...جانتے اور جو اپنے آپ کو برہم گیانی کہتا ہے وہ برہم گیانی نہیں۔ برہم گیانی کو عام لوگ نہین جان سکتے اور نہ ...نا چاہتا ہی یا بتلا سکتا ہی کہ مین برہم گیانی ہون اوسکو تو وے یوگی جن ہے جان سکتے ہین جو اس راستہ مین ...ی برہم گیانی لوگ سنسارک سادہارن آدمیون سے نفرت کرتے ہین اونکی حالت تو کہنے اور لکھنے مین نہین ...و تو پارس ہاتھ لگ گیا ہی پہر کیا ضرورت ہی کہ وہ سنسار مین بہٹکتے اور بیکار پہرین۔

...جکل کے برہم گیانیون ار... [illegible] ...اق رکہا اور ایک ایک سترہ ا... ॥

جو منشیہ ودیا اور اودیا کے سروپ کو جانکر جڑ اور چیتن دونون کو اُن کا سادہک نشچے کر کے شریر آوی جڑ اور چیتن آتما کو دہرم ارتھ کام اور موکش کی سدہی کے لئے ساتھ ساتھ پریوگ کرتے ہین وے لوگ دُکھ سے چہوٹکر پرمارتھ کے سُکھ کو پراپت ہوتے ہین۔

...ودیا اور اودیا کا ایک ساتھ اپدیش ہونے سے ہی منشیہ کا اودھار ہو سکتا ہے۔ اس پرچہ کا بھی اودیش...

आर्य्य बन्धु ॥

آریہ بندھو

بابت ماہ جولائی سنہ ۱۹ ع

قیمت سالانہ پیشگی بلا محصولڈاک عہ معہ محصولڈاک عہ

ایڈیٹر و منیجر و پروپرائیٹر ڈاکٹر رامچندر ورما کی اجازت سے پی۔ آر ورما سب ایڈیٹر نے مرتب کیا

فیض عام پریس میرٹھ مین چھپا

...ی مجموعی ترقی کو صدمہ پہنچ...

...کھنے کا خیال ہر وقت رہیگا۔

۳۔ ملکی معاملات ارتھات راج سمبندھی وشیون پر آریہ بندھو مین رائے زنی کرنیکا کسی مہاشے کو حق حاصل نہ ہوگا۔

۴۔ یہ پرچہ ہر ماہ کی آخیر تاریخ تک اپنے پیارے گراہکون کی دست بوسی کے لئے میرٹھ سے روانہ ہو جایا کریگا۔ جو مہاشیون کو کسی وجہ سے آریہ بندھو کی ماہواری ملاقات پسند نہ ہو اُنکی خدمت مین گذارش ہے کہ بلا تکلف پر... اپنی نارضامندی سے اطلاع بخشین۔ تین ماہ تک کسی مہاشے کا پرچہ قبول فرمانا خریداری کی دلیل متصور ہوگا۔

۵۔ قیمت سالانہ معہ محصولڈاک عہ اور بلا محصولڈاک عہ مقرر ہے۔ جو مہاشے مقررہ قیمت بطور پیشگی عنایت فرماوینگے وہ خاص شکریہ کے مستحق ہونگے۔ آریہ گنون کی معتبری ہمین اس بات کی اجازت نہین دیتی کہ ہم پیشگی قیمت کو آریہ بندھو کی لازمی شرط قرار دین۔

۶۔ آریہ بندھو اپنے عالی دماغ۔ باریک بین۔ دہرم ہتیشی۔ خیر اندیش اور نیک خیال نامہ نگارون کی خدمت مین ہمیشہ بلا قیمت پیش ہوا کریگا۔

۷۔ مراسلات کو نرپکش اور منصفانہ مطالعہ کے بعد اُپیوگی ارتھات ہر طرح سے مفید سمجھا جانے پر بلا کم و کاست چھاپ دیا جائیگا۔ لیکن جو مراسلات اشاعت کے لایق نہین سمجھی جائیگی اُنکا واپس کرنا پرچہ کے اہلکارون پر واجب نہ ہوگا۔

۸۔ آریہ سماج انسٹیٹیوشنون کے اشتہار اور نیز ایسے نوٹس جنسے سراسر پبلک کی بہبودی مقصود ہو اس رسالہ مین بلا اُجرت شائع ہوسکین گے۔ ذاتی فائدہ کے اشتہارون پر بشرح ذیل اُجرت لیجائیگی۔ ایک سطر پر صرف ۲ ر ایک بار نصف صفحہ پر عہ ۱۲ ر پورے صفحہ پر ہے متواتر اشاعت کے لئے خاص نرخون کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کے طے ہوسکتا ہے۔

نوٹ۔ کوئی ایسا اشتہار طبع نہ ہوگا جس مین ناشایستہ۔ فحش یا خلافِ قانون الفاظ ہون یا جو آریہ سماج کے نیموں کے برودھ ہو۔

...ی جانتے اور جو اپنے آپ کو برہم گیانی کہتا ہے وہ برہم گیانی نہیں برہم گیانی کو عام لوگ نہیں جان سکتے اور نہ وہ بتلانا چاہتا ہے یا بتلا سکتا ہے کہ مین برہم گیانی ہون اوسکو تو وے یوگی جن ہے جان سکتے ہین جو اس راستہ مین ہی ہین برہم گیانی لوگ سنسارک سادہارن آدمیون سے نفرت کرتے ہین اونکی حالت تو کہنے اور لکہنے مین نہین ... اونکو تو پارس ہاتھ لگ گیا ہے پہر کیا ضرورت ہی کہ وہ سنسار مین بہٹکتے اور بہکتے پہرین۔

...ین آجکل کے برہم گیانیون ... [illegible]

... یار سے خوف کہا کر ہنسی کو بالائے طاق رکہا اور ایک ایک قطرہ آب ... کو جسے ... یت الارض سے چرایا تہا واپس دینے کے لئے آمادہ ہو بیٹھا۔ دیکہئے تو سہی کیا سہاونی گہٹا چہا رہی ہے ننہی ننہی بوندون سے موسم مین کیسی خنکی سی آئی ہے۔ اہالیانِ جنگل و خوبانِ چمن پر کس غضب کی بہار ہے مانو اونکے لئے آج کوئی بڑا بہاری تیوہار ہے۔ کانون مین بلبلون کے ترانے آنے لگے۔ تالابون کے مینڈک بہی ٹرانے لگے۔ کویل نے پنچم مین تان اُڑانا اور مینا نے دُہرپت گانا شروع کیا۔ مور ناچ کر برسات کو منا رہے ہین پپیہے سریلی آواز مین گا رہے ہین۔ گلستان اگر گل و غنچہ سے چمکتے ہین ٹیلے بہی دہانی پوشاک مین دمکتے ہین۔ ہر ایک پہول کی انوکہی مہک ہے اور ہر ایک طایر کی منقار مین نرالی چہک ندی نالے طغیانی پر آئے ہریاول نے میدانون پر زمردین فرش بچہائے ہر ایک چہرہ پر بشاشت کی سرخی عیان اور ہر ایک طبیعت مین شگفتگی کے آثار نمایان ہین۔ جبکہ چرند پرند نباتات و حیوانات غرض ساری مخلوقات اس عالمگیر دعوت کی خوشیان منا رہی ہے ہمارا رسالہ آریہ بند ہو بہی اس نوروز عالم مین ہم آہنگی سے شامل ہوتا ہوا اپنے اِن فرایض و اغراض کو انجام دینے مین جو کہ اُسکے مالکون اور پبلک کے خادمون کی رائے مین اس پرچہ کا اصلی مقصد ہین نہایت کامیابی اور سرخروئی حاصل کرکے اپنا دوسرا سال ختم کرتا اور تیسرے کو خیر مقدم کہتا ہے۔ اور اُس قدر و عزت و نظرِ التفات کے صلے مین جسکو اسکے پیارے اور امید سے بڑہکر قدر افزائی کرنیوالے گراہکون نے ہمیشہ اسکی خدمات کا انعام سمجہا ہے دہنیاد دیتا ہوا اپنے کرمفرما دوستون کی قدمبوسی مین حاضر ہوتا ہے آریہ بند ہو اپنے اُن لیق و شفیق نامہ نگارون کا بہی تہ دل سے شکریہ گذار ہی جنکی قلم سے وہ اس سال وقتاً فوقتاً مدد حاصل کرتا رہا ہے اور آیندہ بہی جنکا مورد عنایت و شفقت بنا رہنے کی قوی امید رکہتا ہے ہمارا پرچہ اس بات کو فخر سے کہ سکتا ہے کہ اسنے اپنے جادۂ مقصد سے کبہی تجاوز نہین کیا۔ جس تحریر کو پیشانی پر لئے ہوئے نکلا تہا ظاہری اور باطنی دونون طور سے آجتک اُسکو اپنے کالمون مین نقل کرتا رہا ہے شاریرک سماجک اور آتمک اونتی کا اپدیش کرنا اس پرچہ کا مکہہ ادیش ہے اور اسی مقصد کی رہنمائی کرنے

[illegible]

ہم انکی بلکہ مہاشیون کی ہمت کی داد دیتے ہین۔ مظفر نگر مین ڈیپیوٹیشن

اور بیگم آباد مین بہی خاص آؤبہگت ہوئی۔ اگر کالج کمیٹی کے معزز ممبرون نے اپنے فرائض کے انجام دہی

نکی اور ڈیپیوٹیشن نے بہی اوتساہ پورک کام کیا تو بہت بڑی کامیابی کی امید ہے۔ پرنتو یدی ہمارے معزز اصحاب

اسکول کی ترقی کا ذریعہ صرف اسی بات کو سمجھا کہ بلاوجہ اسکول کے خیرخواہون پر اتہام لگائین اور اپنے عیوب دور

کرنے کی بجائے دوسرون کو سخت سست الفاظ سے یاد کرین تو جو کچھ کامیابی ہونا ممکن ہے اوسکا اندازہ ہر شخص

آسانی کے ساتھ لگا سکتا ہے۔ بناوقتیکہ مینجنگ کمیٹی کے ممبرون سے لیکر اسکول اسٹاف تک اوتساہی آریہ نہون تب

تک ڈاکٹر صاحب اور پانڈے جی کی یاترا سے اسکول کا ایک حقیقی اور سچا ویدک انسٹیٹیوشن ثابت ہونا معلوم!

آتم پرساد

यस्यामतं तस्य मतं मतंयस्य नवेदसः।। अविज्ञातं बिजान ताम् बिज्ञातम् बिजान ताम्॥

ارتھ جس بدوان کا مت ایسا ہے کہ برہم من سے نہین جانا جاتا اوسکو برہم کا گیان ہے اور جس کا مت

یہہ ہے کہ من ادی اندریون سے برہم جانا جاتا ہے وہ اُسکو نہین جانتا کیونکہ برہم گیان کے ابہمانیون کو کبہی

برہم کا گیان نہین ہوتا۔ پرنتو جو ابہمان کو چہوڑ چکا ہے اوسکو برہم کا گیان ہوتا ہے۔

(تشریح) ہمارا آشے یہہ ہی کہ جس نے یہہ جان لیا کہ برہم من آدی اندریون سے نہین جانا جاتا اور نہ وہ اندریون کا وشے ہی اوسکو برہم کا گیان

ہے اور جس کی رای یہہ ہی کہ برہم کو اندریون دوارا جان سکتے ہین وہ غلطی پر ہے اصل مین اوسنے برہم کو نہین

جانا منتر کے دوسرے حصہ مین رشی بتلاتے ہین کہ جسکو یہہ ابہمان ہے کہ مین برہم کو جانتا ہون سمجھ لو کہ اوسکو مطلق

برہم کا گیان نہین ہی اور جس نے ابہمان کو تیاگ پرماتما کی شرن لی ہی وہ ضرور برہم گیانی ہے۔ غرض یہہ کہ جسکو عام لوگ

...انی جانتے اور جو اپنے آپکو برہم گیانی کہتا ہے وہ برہم گیانی نہین برہم گیانی کو عام لوگ نہین جان سکتے اور نہ
...و بتلانا چاہتا ہی یا بتلا سکتا ہی کہ مین برہم گیانی ہون اوسکو تو وے یوگی جن ہے جان سکتے ہین جو اس راستہ مین
...ہی ہین برہم گیانی لوگ سنسارک سادہارن آدمیون سے نفرت کرتے ہین اونکی حالت تو کہنے اور لکہنے مین نہین
...تی اونکو تو پارس ہاتھ لگ گیا ہی پہر کیا ضرورت ہی کہ وہ سنسار مین بہٹکتے اور بہٹکاتے پہرین۔
...ن آجکل کے برہم گیانیون اور ... یہ ہی اصل جن تو ...
...سب کہے ہین وہ بہی اپنے آپکو برہم گیانی کہتے ہین اونمین سے اکثر تو شراب مین غرق رہتے ہین دن رات گالی
...دیتے ہین جو لوگ اونکے پاس جاتے آتے ہین اور اعتقاد رکہتے ہین اونکو ایسی بے نقط مغلظ گالیان سناتے
...ہین کہ توبہ ہی بہلی ہی اور وہی مورکھ آنکھ کے اندہے اور گانٹھ کے پوری ان گالیون کو اپنے حق مین ایک بڑی فیض رسانی
...سمجھ کر پہولے نہین سماتے اور سمجہتے ہین کہ مہاراج یا سائین جی ہماری اوپر بڑی دیال ہو رہی ہین ایسے مکار اور نام کے
برہم گیانی آجکل بہت ہین دن رات واہی تباہی بکنا کسی نہ کسی قسم کے نشے مین چور رہنا اور خوب مال اوڑانے اکثر
...نیچ قوم ایسے برہم گیانی بہت بن بیٹھے ہین وہ تو اپنا مطلب سیدہا کر رہی ہین افسوس تو ان پڑہے لکہے
اور سمجھ دار آدمیون پر ہے جو باوجود علم و عقل رکہنے کے بہی ایسے ایسے احمقون اور ابلہ فریبون کے پیچہے پیچہے
پہرتے ہین اور اونکو رسیدہ سمجہ کر اون سے دہن دولت یا بیٹا بیٹی یا نوکری وغیرہ کے خواستگار ہوتے ہین نہ معلوم
ان لوگون کی عقل پر کیون پتھر پڑ گئے ہین پڑہ لکہکر کیون جہالت کے کام کرتے ہین انکو اتنی بہی عقل نہین رہی کہ
ذرا وچار شکتی کو کام لاوین اور سوچین کہ بہلا کہین ایسے واہی تباہی مہا مورکھ آدمی برہم گیانی ہو سکتے ہین ایسے
بہرشٹ آچرن والے کیونکر رسیدہ بن سکتے ہین۔ برہم گیانی تو وہی ہو سکتے ہین جنکی تعریف اوپر کے منتر مین کی گئی
ہین باقی سب ٹہگ گدا اور دہوکہے باز ہین ہے جگدیشر آپ ہماری دیش تو اسی بہایون کی بدہی کو سدگن گراہی
کیجئے کہ جس سے یہ بہلے اور برے کو پہچان سکین۔ اوم شم

شیکشائین

दुर्जनं सज्जनं कर्तुमुपायो नहिंभूतले।अपानंशत
धाधौतं नश्रेष्ठ मिन्द्रियं भवेत्॥

(ارتھ) درجن کو سجن بنانے کے لئے پرتہوی تل مین کوئی اوپائے نہین - مل تیاگ کرنے والی اندری کو سو بار بہی دہوئی

دہوئی جائے تو بھی سرلیشٹ اندری نہیں بن سکتی۔

(نوٹ) درحقیقت جنکے سبھاؤ مین ہی کٹلتا بہری ہے جنکی عادات شروع سے ہی خراب ہین اونکا سُدھار کسی طرح نہین ہو سکتا کیونکہ جبلی خصلتون کا دور ہونا ناممکن ہے اسلئے بہت ہی ٹھیک ہے کہ دُرجن سجّن نہین بن سکتا جس طرح پاخانہ کے مقام ... ہونے سے بھی شُدہ پوتر نہیں ہو سکتا اسی طرح دُرجن بھی کسی ادپار سے سجّن نہین ہو سکتا اسلئے دُرجنون سے ... ہو ...

वरं वने व्याघ्र गजेन्द्र सेवितं द्रुमालये पत्र फलांबुसेवनम्
तृणेषु शय्या शत जीर्ण वल्कलं न बंधुमध्ये धनहीनजीवनम्

(ارتھ) بن مین باگھ اور بڑے بڑے ہاتھیون سے سیوت برکش کے نیچے پہل پہلیری کہا کر جینا اچھا ہے چھلکون سے سو ٹکڑون سے بدن ڈہکنا اچھا ہے لیکن دہن ہین ہو کر باندھوؤن مین رہنا اچھا نہین۔

(نوٹ) سچ ہے ہم چشمون مین تردہن ہو کر رہنا نہایت ذلت اور حقارت کی بات ہے اس غیرت سے مرجانا بہتر ہے اسلئے ہر ایک آدمی کا فرض ہے کہ دہن کو کمانے کی کوشش کرے تاکہ باندھوؤن مین حقیر بننا نہ پڑے دہن کو بڑی ساؤدہانی کے ساتھ خرچ کرنا چاہئے فضول خرچی دہن کی دشمن ہے اس سے ضرور پرہیز کرو ورنہ کمائی کرتے ہوئے بھی نردہن رہو گے۔

अन्तर्गतमलो दुष्टस्तीर्थस्नानशतैरपि। न शुद्ध्यति तथा भांड सुराया दाहितं च यत्॥

(ارتھ) جس کے ہردے مین پاپ ہے وہ دُشٹ ہے وہ تیرتھ مین چاہے سو بار اشنان کرے تو بھی شُدہ نہین ہوتا جیسے شراب کے گھڑے کو چاہے سو بار آگ مین ڈالو تب بھی شُدہ نہین ہوتا۔

(نوٹ) کسی نے سچ کہا ہے کہ "من مین گھُنڈی پاپ کی تو رام جپے کیا ہو" جو پاپی ہے چاہے روزمرہ گنگا مین غوطے لگاوے کبھی شُدہ نہین ہو سکتا نہ اوسکے پاپ دور ہو سکتے ہین آجکل ہزارہا آدمی ایسے ہین جو دن رات پاپ کرتے ہین اور گنگا مین اشنان کر کے سمجھ بیٹھے ہین کہ ہمارے پاپ سب دور ہو گئے ایسے مورکھون کو نیتی کے اس اشلوک کی طرف دہیان دینا چاہئے پیارے سجّنو پاپ تو تبہی کٹین گے جب نیک کام کرو گے تیرتھ برت کرنے سے کچھ فائدہ نہین۔

شاریرک اور ساماجک اونتی
سنتان اونتی

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ بندھو جلد دویم نمبر ۱۲ کا صفحہ ۳۶۴)

استری مذکورہ بالا اوپاؤن کو کرتی ہوئی بڑی ساؤدہانی کے ساتھ گربھ کی رکشا کرتی رہے جس کہانے پینے یا استعمال کی چیز کو جی چاہے اوسکو ضرور کام مین لاوے صرف اتنا خیال رکہنا ضروری ہے کہ اوسمین کوئی ایسی چیز نہ ہو کہ جس سے گربھ کو نقصان پہونچے یہ قدرتی نیم ہے کہ جس چیز کی خواہش گربھ وتی کو ہوتی ہے اگر اوسکو وہ نہ ملے تو گربھ کو تکلیف پہونچتی ہے اور اوسکے گن کرم سبھاؤ مین فرق آجاتا ہے جیسا کہ شسرت جی کہتے ہین۔

...माननात्कुब्जं कुणिं खञ्जं जडं वामनं विकृताक्षम नक्षं वा नारी सुतं जनयति। तस्मात्सा यद्यदिच्छेत् तत्तस्यै दापयेत् लब्धदौहृदा हि वीर्य्यवंतं चिरायुषञ्च पुत्रं जनयति॥

ارتھ) استری کو من چاہی چیز نہ ملنے سے سنتان کبڑی۔ لونٹی۔ مورکھ۔ بونی۔ کانی۔ بھینگی اور اندہی پیدا ہوتی ہے اسلئے اوچت ہے کہ جس وستو پر استری کی اِچہا ہو اوسکو وہ ضرور دیوے جن استریون کو من چاہی چیزین مل جاتی ہین وے بہی ویریہ وان اور دیرگھ آیو پتر ونکو اوتپن کرتی ہین پس یہ ضروری بات ہے کہ گربھ وتی استری کی خواہش کو ضرور پوری کرے چوتہے مہینے مین گربھ کا ہردا اوتپن ہو جاتا ہے اسی لئے چوتہے مہینے کے بعد گربھ وتی استری کو (दौहृद یعنی دوہردے والی کہتے ہین مطلب یہ ہے کہ چوتہے مہینے سے گربھ وتی کے اندر دو من ہو جاتے ہین ایک اپنا اور دوسرا بالک کا اسی لئے چوتہے مہینے مین ہی سیمنتونین (सीमन्तोन्नयन سنسکار کرنا لکہا ہے سی منتونین سنسکار کے کرنیکا پریوجن یہ ہے کہ اب گربھ وتی کے اندر دو من ہو گئے ہین اس لئے اوسکی خواہشین زیادہ ہو جاتی ہین اونکو ضرور پورا کرنا چاہئے اور پشٹی دایک غذا کہانی چاہئے مثلاً ہر روز دودہ مین مکہن یا گہی ڈال کر پلانا واجب ہے یا کہچڑی مین خوب مکہن ڈال کر کہلایا کرین مطلب یہ ہے کہ گربھ وتی اور بالک ہرشٹ پشٹ بنے رہین اور اونکی خواہشین پوری ہوتی رہین جو اونکے من مین آوے اوسکو پورا کیا جاوے اسیکا نام سی منتونین سنسکار کہتے ہین غرضیکہ ۹ مہینے تک گربھ وتی کو سب طرح خوش و خورم رکہنا چاہئے کام کرودہ لوبھ موہ اہنکار جہگڑا فساد رنج تکلیف کو پاس نہ آنے دے ورنہ سنتان کا سبہاؤ بگڑ جاویگا۔

نوین مہینے کے شروع سے ہی اوس مکان کو درست کر رکہنا چاہئے جس مین بچہ پیدا ہوگا جسکو زچہ خانہ یا سوری کہتے ہین اوس گہر کو لیپ پوت کر نہایت صاف اور ستہرا کر دینا چاہئے مکان ہوادار ہونا چاہئے اوسمین خوشبو کی اشیاء سلگاتے رہین۔ زچہ خانہ مین اشیاء ذیل بہی مہیا کر دینی چاہین کیونکہ انکی اکثر ضرورت پڑتی ہے۔ بیل۔ تیندوا۔ گوندنی۔ برنا۔ کہمیر۔ انکی لکڑی یا پتے اوڑہنے بچہانے کے بستر۔ آگ۔ پانی۔ ہاون دستہ۔ گہی۔ تیل۔

شہد - پانچون نمک - بار بڑنگ - گڑ - دیودارو - سونٹھ - پیپلا مول - گج پیپل - الائچی - بچ - چیب
چیتا - ھینگ - السی - سرسون - لہسن - بھوج پتر - سل بٹا ان چیزون کی وقت وقت پر اکثر ضرورت پڑجاتی
ہے مہرشی چرک کہتے ہین کہ موقع پڑنے پر کوئی وستو نہ ملنے سے گربھ اور گربھ وتی کو اکثر بہت نقصان پہونچ جاتا
[illegible]ات ضروری ہے کہ وید کی رائے کے موافق ہر ایک شے پہلے ہی سے موجود رہے اونکی یہ بھی آگیا
[illegible]چہ پیدا کرنے کی شستر اور استر بھی موجود رہنے چاہئین تاکہ شاید پیدا ہونے کے وقت بچہ وضع قیام اولٹا
ہو تو وید فوراً ان شسترون سے بچہ کو باہر نکال سکتا ہے جس استری کے بچہ پیدا کرانے کے لئے مذکورہ
بالا سامان موجود ہونگے وہ بڑی بھاگ وتی ہے اور اوسکی سنتان ضرور اوتم ہوگی جس زچہ خانہ مین مذکورہ بالا
اشیا موجود کی گئی ہون تو نوین مہینے کے شروع مین ہی گربھ وتی کو اوس مکان مین رکھین اوس مکان مین سرروز
ہون اور وید پاٹھ ضرور ہونا چاہئے گربھ وتی کو دن رات یہی وچار رکھنا چاہے کہ ہے پرماتمن میرے براہمن
گن کرم سبھاؤ والی سنتان اوتپن ہو۔ (باقی آئندہ)

مفید اور کارآمد باتین

(سریس) یہ کاریگرون کے بڑے کام کی چیز ہے خاصکر بڑہی - جلد ساز اور دیگر کاغذ کی اشیا بنانے والے
کاریگر سریس کو بہت استعمال مین لاتے ہین سریس کی لئی سے لکڑی اور کاغذ آپس مین بڑی مضبوطی کے
ساتھ جوڑے جا سکتے ہین ہمارے دیس کے کاریگر بوجہ لاعلمی کے سریس کی کیفیت ماہیت اور بھلے برے
کی شناخت سے بالکل بے بہرہ ہین وہ نہین جانتے کہ اچھے سریس کی کیا پہچان ہے سریس کے پکانے کی کیا
ترکیب ہے کن کن اشیاء کے جوڑنے کے لئے کس کس قسم کی لئیان سریس سے طیار ہوتی ہین اس لئے
ہم سریس کی کیفیت مشرح طور پر بیان کرین گے تاکہ کاریگر لوگ اس سے وقفیت حاصل کر کے فائدہ اوٹھا دین
عمدہ سریس کی یہ پہچان ہے کہ وہ شفاف سخت اور چمکدار ہوتی ہے توڑنے سے بڑی مشکل سے ٹوٹتی ہے
رنگت مین سرخ ہوتی ہے اوسمین بدبو نہین ہوتی سرد پانی مین حل نہین ہوتی بلکہ صرف نرم ہو جاتی ہے
عمدہ سریس پانی زیادہ جذب کرتی ہے تجربہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ بڑھیا سریس اپنے وزن سے
بارہ گنا پانی ۲۴ گھنٹے کے اندر جذب کر لیتی ہے مذکورہ بالا جانچ سے عمدہ سریس کی پہچان ہو سکتی ہے۔
سریس شراب مین تحلیل نہین ہوتی اور نہ تیل مین حل ہو سکتی ہے سریس چونکہ حیوانی چیز ہے اس لئے اسکو

مرطوبیت سے بہت بچانا چاہیے ورنہ بہت جلدی سڑ جاویگی اس لئے اسکو خشک جگہ اور بند برتن مین رکھنا چاہیے

سریس پکانے کی ترکیب) جسقدر سریس پکانی ہو اوسکا وزن کرو اگر عمدہ سریس ہے تو سریس سے بارہ گنا پانی وزن کرکے لیلو اب سریس کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے ایک مٹی یا لوہے کے برتن مین ڈالو اوپر سے پانی چھوڑ دو اور ڈہک کر ۱۲ گھنٹہ تک رکھ چھوڑو اس عرصہ مین سریس اوس کل پانی کو اپنے مین جذب کریگی اور خوب پہول جاویگی اب اسکو پانی کی بہاپ پر پکاؤ اور لکڑی سے ہلاتے رہو جب [illegible] اکا گل جاوے گانٹھ وغیرہ کچھ نہ رہے تب اوتار کر کام مین لاؤ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے نہ [illegible] رہتے رہتے کام مین لے آنا چاہیے سرد ہونے پر وہ طاقت نہین رہتی اس لئے سریس اوسیقدر پکانی چاہیے کہ جسقدر اوسیوقت کام مین آسکے یعنی جب ضرورت ہو تازہ طیار کرنی مناسب ہے کیونکہ سرد ہوجانے پر سریس مین جو جوڑنے کی طاقت ہے آدہی رہجاتی ہے بہت گاڑہی بہی نہین لگانی چاہیے پتلی سریس مین گرفت طاقت بہت ہوتی ہے جن لکڑی یا اور کسی کاغذ وغیرہ کے سرون کو سریس سے جوڑنے کے بعد ۲۴ گھنٹہ تک بوجہہ کے نیچے دبائے رکھو اس عرصہ کے بعد نکال لو اس ترکیب سے پکائے ہوئے سریس کے ساتھ جوڑی ہوئی لکڑی کا جوڑ برسون تک نہین کہلتا۔

علوم و فنون

علم کیمیا

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ بندہو جلد دویم نمبر ۱۲ کا صفحہ ۳۶۶)

یہ ظاہر ہے کہ گرمی چونکہ اتصال کو روکنے والی ہے اس لئے جب اتصال مین منجمد اشیار کا ہونا ہارج ہوتا ہے تب گرمی امتزاج کیمیادی مین بہت مدد کرتی ہے یہی سبب ہے کہ کیمیادی عمل کرنے مین گرمی بے حد بڑہ جاتی ہے جیسا کہ کچی دہاتون کے پگہلاتے وقت گرمی بے انداز ہوجاتی ہے لیکن جب اتصال کیمیادی مین حد سے زیادہ گرمی بڑہ جاتی ہے اور اشیار ہوا کی شکل مین تبدیل ہوجاتی ہین تب اتصال مین ایک نئی رکاوٹ پیدا ہوجاتی ہے یعنی گرمی کی زیادتی کے سبب اشیار کے ذرّے اسقدر دور دور ہوجاتے ہین کہ اتصال کے مرگز یا قابو مین آنا مشکل ہوجاتا ہے۔ اس لئے اگر دونون اشیار ہوائی شکل مین ہون تو آپس مین ایک دوسرے پر اتصال کیمیادی کے لئے بہت کم اثر کرتی ہین جب تک کہ دونون ہواؤن مین بہت زبردست طاقت اتصال کی نہ ہو جیسا کہ ہیڈرو کلورک ایسڈ گیاس اور امونی گیاس مین یا بذریعہ بجلی کی طاقت کے ہوائی اشیار مین اتصال پیدا کیا جاتا

ہے جیساکہ کلورین اور ہیڈروجن گیاس مین چونکہ گرمی القصال کیمیاوی کی مخالف ہے اس لئے اوسکا علاج سردی اور دباؤ ہے کیونکہ انہین دو ذریعون سے ہوائی ذرّے نزدیک نزدیک ہو سکتے ہین یعنی مل سکتے ہین لیکن بعض دفعہ ایسا ہی ہو جاتا ہے کہ گرمی کے شعلے اور بجلی کی چنگاڑی دو ہواؤن کو آپس مین ملا دیتے ہین لیکن تاہم گرمی القصال کی مخالف ہے۔

... شے ہوائی شکل مین ہے اور دوسری منجمد حالت مین تو البتہ القصال کیمیاوی مین بڑی دقّت واقع ہوتی ... مین اگر اشیار رقیق اور منجمد ہون تو ہوائی اجسام پر آہستہ آہستہ اثر کر لیتی ہین جیساکہ انسانون اور حیوانون کے سانس لینے مین واقع ہوتا ہے یہی عمل نباتات کے پیدا اور فنا ہونے مین کام کر رہا ہے بعض حالتون مین جیسا کہ ہیڈروکلورک ایسڈ گیاس کے بنانے مین ہوا اور پانی مین القصال کیمیاوی ایسے زور کے ساتھ ہوتا ہے کہ وہ آپس مین بڑے زور کے ساتھ ملتے ہین۔

(باقی آیندہ)

مراسلات

(اوڈیٹر نامہ نگارون کی رائے کا ذمہ وار نہین ہے)

برہمن لوگون کی چالاکی اور فریب

ڈیر ایڈیٹر آریہ بندہو نمستے۔ مضمون مندرجہ ذیل کو درج رسالہ ماہ جولائی سنہ ۱۹ء کر کے مشکور کرین از حد مہربانی ہوگی۔

۱۱- ماہ جولائی سنہ ۱۹ء کو دالارام زرگر ساکن نادون کی بھینس نے ایک نر بچہ دیا چونکہ ۱۱- جولائی سنہ ۱۹ء کو بدہ وار تہا جو کہ منحوس خیال کیا جاتا ہے اسلئے برہمن لوگون نے شور مچایا کہ بدہ وار کو بھینس کے بچہ پیدا ہونا بہت بُری بات ہے ضرور کوئی نہ کوئی بُرا کام ہو کر دالارام زرگر کا دہرم بہرشٹ ہوگا برہمنون کا خیال ہے کہ اگر بدہ وار کے روز ماہ اساڑھ و ماگھ مین بھینس کے بچہ پیدا ہو اور ماہ کاتک مین عورت حاملہ اپنا حمل وضع کرے تو ضرور کوئی نہ کوئی کوپ ہوتا ہے۔ اب برہمن لوگ دالارام زرگر کو کہتے ہین کہ یا تو دس بیس برہمن سے گایتری منتر کا جاپ کرا دو اور روپیہ برہمنون کو برہم بہوج کرا کر دچھنا دو ورنہ تمہارا ستیاناس ہو جاوے گا یا ایک گائے بھینس کے بدلے پُن کر دو تب تم بھینس کو گھر رکھ سکتے ہو اب بیچارہ حیران ہے کہ کیا کرے اور کیا نہ کرے۔ برہمن کہتے ہین کہ سکھدیال بہابڑہ کی بھینس نے بدہ وار کو بچہ دیا تھا اسی سبب سے وہ فوت ہو گیا تھا غرضیکہ برہمن لوگون کے عجب طرح کے خیال ہین پوراون نے ان کے گندہ دماغ کو اور بھی خراب کر دیا ہے۔ بدہ وار کے روز بھینس کے بچہ پیدا ہونے پر اب ان کے منہ مین پانی بھر

آیا ہے کہ کسی طرح سے کھیر کرکڑاہ پرشاد اُڑاوین بیچارے زرگر کا سو دوسو روپیہ خراب کرین - سچ مچ برہمن زندون کو بھی کہاتے ہین اور مردون کو بھی - ان کی ہر وقت پانچون اُنگلیان گھی مین ہین - یہ بڑی ہی لالچی قوم ہے - دالارام زرگر کے خیالات پنڈت لیکہرام جی کے قتل ہونے پر تہوڑے بہت ویدک دہرم کی طرف مایل ہو گئے تھے چنانچہ اسلئے پنڈت لیکہرام جی کے قتل کی خبر سنکر ۸ روز کے اندر ہی ثبوت تناسخ اور حجت الاسلام منگوائی تہی اور ستیارتھ پرکاش ... نے سنی ہے گو وہ خود ناخواندہ ہے مگر اُسکے ہر دو پسران پڑہے ہوئے ہین غرضیکہ کچھ کچھ خیالات اُسکے آریہ سماجی ... رعب داب بھی اُسپر جھٹ پڑ جاتا ہے - اب دو روز سے اُسکی دوکان پر برہمنون کا اجتماع رہتا ہے اسے ہر چند سمجھایا گیا کہ بدہ دار کے روز کا کوئی اثر نہین ہوتا ہے سب دن یکسان ہوتے ہین - مگر برہمن اسکو اپنے جال مین پہنسا رہے ہین - بیچارے نے سو روپیہ کو بھینس لی قریباً سو روپیہ کے خوراک پر صرف کیا دودہ پینے کا وقت آیا دس دن باقی رہے تہے مرزا غلام احمد قادیانی کے مرید حکیم شہامت خان نے الہام کیا - کہ تم کو دودہ پینا نصیب نہ ہوگا چنانچہ ایسی ہی بات ہوئی وہ اب دودہ پینا حرام سمجھتا ہے جب تک گنگا نہ نہاوے برہمنون کو کھیر نہ کہلادے گایتری کا جاپ کرا کر دچھنا نہ دے تو بدہ دار کا اثر دور نہ ہووے گا - ایڈیٹر ایڈیٹر مین آپ سے ملتمس ہون کہ آپ اس امر پر رائے عالی ظاہر کرین کہ آپ کی رائے مین اُسے کیا کرنا لازم ہے آیا اب اُسے برہمنون کو کچھ کہلانا لازم ہے یا نہین اور بدہ دار کی بابت آپ کی کیا رائے ہے - امید ہے کہ آپ اپنی رائے عالی ضرور بالضرور درج رسالہ کرین گے اور اس امر پر خوب بحث کرین گے اور امید ہے کہ آپ کے رسالہ کے ناظرین مین سے بھی کوئی نہ کوئی صاحب آپ کے رسالہ کے ذریعہ سے ہی اپنی رائے ظاہر کرین گے تاکہ یہ مسئلہ حل ہو جاوے کہ برہمن لوگون نے یہ جو مکر پھیلا رکہا ہے یہ سب اُن خیالات کا اثر ہے جو کہ پورانون کے مطالعہ سے اُنکے دماغ مین بھر گئے ہین - باقی حال اس واقعہ کا اگر برہمنون نے کچھ کھیر یا کڑاہ پرساد اُڑایا تو پہر تحریر کرونگا اور ان کی تمام حالات مکر و فریب کے پہر کسی وقت تحریر کرونگا -

راقم امیر چند آریہ مسافر از نادون ضلع کانگڑہ مورخہ ۱۳ - جولائی سنہ ۱۹۰۶ء

حکما، عقلا، فضلا، اور صلحا کے قیمتی اقوال

بابت ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء

(۱) کہلا دروازہ ولی کو بھی چوری کی ترغیب دیوے گا - (۲) خواہ دوسرا تیری تعریف کرے تو اپنے آپ کو دیکھ -

(۳) اپنے آپ خود بین نہ ہو دوسرے پر بدبین نہ ہو - (۴) جسکے پاس ضروری چیزین موجود ہین زاید کی آرزو نہین وہ غریب نہین -

(۵) وہ بڑا خوش نصیب ہے جو صبح کو اُٹھتا ہے اور کسی فکر مین مبتلا نہین - (۶) ایمانداری سب سے عمدہ دولت ہے -

(۷) جسکی خواہشین بہت تہوڑی ہین وہی بڑا دولتمند ہے - (۸) یہ انسانی کمزوری ہے کہ اورون کی کوئی خطا معاف نہ کرین

اور اپنی سبقت کرانا چاہین (۹) مصیبت دوستون کے آزمانے کے لئے عمدہ معیار ہے۔ (۱۰) راستہ خواہ کتنا ہی لمبا ہے
آخر اُسکا کوئی موڑ آویگا۔ (۱۱) لوگ دولت اور عزت کو ڈھونڈتے ہین جو نہین ملتی۔ اگر وہ نیکی ڈھونڈتے پالیتے۔
(۱۲) جو دوست ہماری عیب سنکر بدل جاتا ہے وہ ہرگز دوست نہین۔ (۱۳) روپیہ دنیا مین بڑا کارآمد ہے مگر اُسکے بدلے ضمیر
مت بیچو۔ (۱۴) ہمکو دنیا مین سہولت سی بسر کرنے کے لئے ایمانداری سے روپیہ کمانا چاہئے۔ (۱۵) محنت ایمانداری
[illegible]ی روپیہ کمانے کے لئے عمدہ اصول ہین۔ (۱۶) یہ نہ سمجھو کہ چھوٹا سا گناہ ہے اسکو کرلین۔
(۱۷) پیاسا ہونے سے اول کنوان کہود دو۔ (۱۸) اچھے کامون کی تعریف کرو اُنکی غرض پر بحث نہ کرو۔
(۱۹) جو اپنی روٹی تنہا کہاتا ہے اپنا بوجھ بہی اکیلا اُٹہاتا ہے۔ (۲۰) دغاباز اپنے آپ سے دغا کرتا ہے۔
(۲۱) جو شخص ایک پیسے کی پرواہ نہین کرتا روپے جمع نہین کرسکتا۔ (۲۲) کانٹرے آدمی کے سامنے اُسکو کانٹرا کہکر
پکارنا عقلمندی نہین۔ (۲۳) تعلیم یافتہ بلا تربیت اچھے تراشے ہوئے پتھر کی مثال ہے۔ (۲۴) مجرد آدمی شادی
کی آرزو کرتا ہے متاہل شادی کرکے پچھتاتا ہے۔ (۲۵) جو دولت ظلم سے حاصل کی جاوے وہ جلدی ضائع ہوجاتی ہے
(۲۶) محنتی آدمی کے دروازہ کے اندر محتاجی گھس نہین سکتی۔ (۲۷) بداصل آدمی بُرا کرنے سے نہین چُوکتا۔
(۲۸) بُری عادت پہلے ملاقاتی۔ پہر مہمان۔ پہر مالک ہوجاتی ہے۔ (۲۹) آدمی آدمی کا شیطان ہے۔
(۳۰) بُری صحبت سے کبہی فائدہ نہین ہوسکتا۔ (۳۱) انسان کا بہترین مطالعہ انسان ہے۔

راقم امیر چند آریہ مسافر از نادون ضلع کانگڑہ مورخہ ۱۳۔ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء

مورتی پوجا پر سوالات

ڈیر ایڈیٹر آریہ ہند نمستے۔ مورتی پوجا پر چند سوالات ارسال ہین کرپا کرکے درج رسالہ آریہ ہند بابت ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء کر
مہربانی ہوگی۔

(۱) ایشور کے لکشن گن کرم اور سبہاؤ کیا ہین۔ (۲) یدی پرماتما ساکار مجسم ہے تو کس کے آدہار ٹھیرا ہوا ہے
کیونکہ ساکار پدارتھ بنا آدہار کے نہین ٹھیر سکتا۔ (۳) پہر اُس ساکار ایشور کا روپ رنگ کس پرکار کا ہے ساکار بنا
رنگ ڈہنگ کے نہین ہوتا۔ (۴) ساکار وستو دیاپک ہوسکتی ہے یا نہین۔ (۵) ساکار وستو کا ماپ
ہوسکتا ہے یا نہین اگر ہوسکتا ہے تو پرماتما کی لمبائی چوڑائی کتنی ہے۔ (۶) ساکار وستو ست ہوتی ہے
است انادی یا سادی۔ (۷) اگر ایشور مورتی مان ہے تو اُسکی مورتی منش پشو پہاڑ یا درخت کے موافق
یا اور کسی قسم کی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اُسکی مورتی ایک ہی حالت مین رہتی ہے یا کچھ تغیر و تبدل ہوتا

(۸) ویدون مین کوئی منتر ایسا بتلائے جس مین کہ یہ لکھا ہو کہ ایشور کی مورتی فلان آدمی فلان طریقہ سے بنا سکتا ہے اور اُسے بھوگ بلاس کرا سکتا ہے۔ (۹) دہرم سبھا جن جن پُستکون کو پرمان مانتی ہے۔ اُن مین پاشان آدی مورتی پوجا کا کہنڈن ہے یا نہین۔ (۱۰) پرماتما کا کوئی ایسا نام آپ کو وید مین ملا ہے کہ جس سے ایشور کا مجسم ہونا ثابت ہووے تو بتلائے۔ (۱۱) اگر پرماتما ساکار ہے تو وہ پرتیکش روپ مین نظر کیون نہین آتا [illegible] کال مین جن مورتیون کی پوجا ہندو لوگ کرتے ہین اُن مین کچھ شکتی یا کرامات ہے یا نہین۔ (۱۳) ویدون آج کل برتمان ہین اُن مین سے آپ کس کو نِھارتہہ اور پرمانک مانتے ہین (۱۴) جبکہ تم نراکار پرماتما کی مورتی بنا سکتے ہو تو آکاش شبد۔ شکہہ۔ دُکھ۔ آتما۔ من۔ وایو کی مورتیان ہم کو بنا کر دکھلاؤ۔ (۱۵) جب کہ تمہارا پرماتما دیہہ دہاری ہے تو اُس کا شریر ایشر ہے یا آتما یا دونون۔ (۱۶) جب مورتیون کے اُپاسک دیوی جی کو مانس مدرہ کرشن جی مہاراج کو ماکہن مصری۔ مہادیوجی کو آکہ دہوترہ۔ جگن ناتھ جی کو بہات۔ گنیش جی کو پان سپاری کا بھوگ لگاتی ہین تو کیا بھگوان کی مورتی کو کسی بھوگ کی ضرورت ہے۔ (۱۷) پرماتما کو جب کہ تم نے دیہہ دہاری بنایا ہے اور چوری وغیرہ دیگر کئی قسم کے پاپ اور کلنک اُسپر لگائی ہین تو اُس کرم کا پاپ تم کو ہوگا یا کسی اور کو (۱۸) اگر مورتیون مین کرامات ہے تو سومنات کے مندر کی مورتی کا بُت محمود سے کیون ٹوٹ گیا۔ (۱۹) مورتی پوجا نے ہندوستان کو فائدہ پہونچایا یا نقصان۔ (۲۰) سب مندرون مین رام کرشن اور کئی دیوتاؤن کی مورتیان نظر آتی ہین مگر ایشور کی مورتی کسی جگہ دکھلائی نہین دیتی اس کا کیا سبب ہے۔ (۲۱) جس ریتی سے پاشان آدی مورتیون کے دوارا ایشور کا پوجن کیا جاتا ہے وہ کیا پرماتما کی اوپاسنا کہلا سکتی ہے۔ اور جو پھول اور کہانے پینے کی اشیا مورتیون پر چڑہائی جاتی ہین وہ قبل ازین ایشور کو پراپت ہین یا نہین۔

نوٹ ۔ جو صاحب جواب دیوین وہ اسی رسالہ مین چھپوا دیوین مہربانی ہوگی جواب مدلل گرنتھون کے پرمانون سے پُر ہونے لازم ہین۔ اور ماہ اگست یا ستمبر سنہ ۱۹۰۰ع کے رسالہ آریہ ہند ہو مین چھپنے لازم ہین۔

راقم امیر چند آریہ مسافر از نادون ضلع کانگڑہ مورخہ ۱۳۔ جولائی سنہ ۱۹۰۰ع

ڈی۔ اے۔ وی اسکول میرٹھ

(سلسلہ کے لئے دیکھو رسالہ بابت ماہ جون سنہ روان کا صفحہ ۴۷)

پیارے ناظرین! آپنے ہمارے معروضہ پر دہیان بھی دیا۔ ۱۸۹۵ع تک نہین بلکہ سچ پوچھئے تو کچھہ روز بعد تک ہمارے اسکول نے رجسٹرڈ نام سے سوامی جی کے اسم مبارک کو تعلق نہ تہا۔ آپ اس امر واقعہ کو بھولے گا

نہین کیونکہ اسی ایک چمکتے ہوئے فیکٹ کو نظر انداز کرنا ہماری بہت سی پریشانیون کا باعث ہوا ہے کاش
ہم معاملہ کی اصلیت کو فراموش نکرتے۔ نہ تین برس تک گہولے مین پڑتے اور نہ دہرم کے پلیٹ فارم پر
کالت کے پینترے دیکہتے۔ اگر ہمین یاد آتا کہ مجوزہ کالج کی قسمت اوہین پالیسی کے ہاتہون مین لوٹ رہی
[illegible] ہوسکے نام سے سوامی دیانند سرسوتی کے نام کو الگ رکہنے مین اپنی کانشنس کے اضطراب کو
[illegible] یا تو ہرگز ممکن نہ تہا کہ ہم بانس ہی کہاتے اور ملاحی بہی دیتے! یہی وجہ ہے کہ ہم بار بار آپ سے
درخواست کرتے ہین کہ آپ اوس اسپرٹ کو یاد رکہئے گا جس نے ہمارے انسٹیٹیوشن کے نام کو اس بیدردی
کے ساتہ قینچ کیا تہا۔ اس امر واقعہ کا علم آپ کو ہمارے بیان کی تہ کو پہونچنے مین بہت کارآمد ثابت ہوگا۔ آپ
جانتے ہین کہ ہمین اپنے کڑوے کریلے کو گلاب جامن کا ذائقہ دینے مین بہت کچھ قند و نبات گہولنا ہے۔ ایسا
نہو کہ ہماری شیرین کلامیان گلو سوزی کا اثر رکہین اور یار لوگون کی طرح سے آپ بہی ہمین کو ڈپٹ بتلائین۔ آپ
دیکہینگے کہ جنہین آج ہمارے لئے گز گز بہر کی زبانین لگی ہین اور جو اپنی سوزن عقل کی بخیہ گری مین اپنے سروپ کو
بہول کر موسم برشگال سے پہلے ہی نہال ہو رہے ہین اونہون نے باین زعم کہ ہم قطعہ وبریدہ مین یدطولے رکہتے
ہین اسکول مینجمنٹ مین کیا کیا گل کترے ہین۔ اگرچہ اتہامون کی تراش اور صلواتون کی چہانٹ مین ان مہاشیون کا
قلم برنگر صاحب کی ایجاد کے پرزے ڈہیلے کر رہا ہے لیکن آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اس تمام کتر بیونت کی جان
توڑ کوشش کا اصلی مطلب کیا ہے۔

کالج کی تحریک کے حامیون کا پورشارتھ

سماجونکی اوتساہ کی مندگتی

ہمارے وہ دوست جو پرتی ندہ سبہا کے اون اجلاسون مین شریک ہوئے تہے جنمین کالج کی تحریک پر صاد ہوا تہا اور
نیز وہ مہاشے جنہین مختلف سماجون کی اون اوتسیون مین شریک ہونے کا فخر حاصل ہوا تہا جنمین تحریک مذکور کی
کامیابی کے لئے اپیلین کی گئی تہین۔ نہین نہین بلکہ جنہین تحریک مذکور کی ہسٹری کا وہ اسٹیج یاد ہے جبکہ لوگون
کے کانون مین چند ہونہارون کے نام یہ کہکر پروئے جاتے تہے کہ یہ ابہرتی ہوئی طبیعتین مجوزہ کالج پر اپنی زندگیان قربان
کرنے کو تیار ہین وہ کہہ سکتے ہین کہ ان صوبجات مین بہی آریہ پبلک مہرشی دیانند سرسوتی کی یادگار کو سر آنکہون پر جگہ دینے
کے لئے اوسی جوش کے ساتہ تیار تہی جس نے پنجاب مین کامیابی حاصل کی تہی۔ پرتی ندہ سبہا کے سرگرم ممبر کالج سوسائٹی
کے پرجوش ممبرون کے ہم آہنگی کا دم بہرتے تہے اور کالج کمیٹی کے سر برآوردہ اصحاب کو پرتی ندہ سبہا کے سبہا سدون کی

رضا جوئی سے کبھی انکار نہ تھا۔ اگر کوئی تھا شئے خلوص ارادت مین کافی طور پر کامل نہ تھے تو نیک نیت اور با ہمت آریہ پرشون کی کثرت اونکے عیوب کو اس خوبی کے ساتھ مخفی کئے ہوئے تھی کہ کسی قسم کی سامااجک خرابی کا احتمال نہ تہا۔ باقی دارد

راقم سینے کو چمن بنائینگے ہم + گل کہائینگے گل کہلائینگے ہم

بیر راجپوتون کے تذکرے

مہارانا پرتاپ سنگھ

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ ہند ہو جلد ۲ نمبر ۱۱ کا صفحہ ۲۳۹)

اب ہم اپنے تواریخی سلسلے مین ایک ایسے بہادر راجپوت کا قصہ درج کرتے ہین جسکا نام ہندوستان کی تواریخ اسلام کے اس حصہ مین جو خاندان مغلیہ کے سب سے زبردست بادشاہ اکبر کے عہد حکومت کو بیان کرتا ہے گوہر آبدار اور دُر شہوار کی طرح ٹنکا ہوا نظر آتا ہے۔ اور جسکی تلوار مسلمانون کے جاہ و جلال کی گھنگہور گہٹا مین بجلی کی مانند چمکتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ اسمین شک نہین کہ ہماری سوسائٹی مین بہت کم اصحاب ایسے ہین جو مہارانا پرتاپ سنگھ کے نام سے واقف نہ ہون مگر یہ بہی ہم بخیتہ یقین سے کہہ سکتے ہین کہ یہ واقفیت عام حالتون مین صرف چند ایک ایسے مشہور واقعات پر ختم ہو جاتی ہے جو کہ اس بیر راجپوت کی مکمل سوانح عمری کا عشر عشیر بہی نہین کہلا سکتے۔ اسلئے ہم مناسب سمجھتے ہین کہ اس سولہوین صدی کے سب سے بہادر اور جنگ آزمودہ سپاہی کا پورا قصہ اپنے ناظرین کی خدمت مین گذارش کرین۔ کیونکہ جب تک کسی مہان پُرش کی پیدائش سے موت تک کے تمام واقعات کو بغور مطالعہ نہین کیا جاتا ہم اُسکی خوبیون سے ہرگز مستفیذ نہین ہوتے۔

مہارانا پرتاپ سنگھ کا باپ مہارانا اُدے سنگھ سمبت ۱۵۹۷ بکرمی یا ۱۵۴۰ء عیسوی مین چیتوڑ کی راج گدی پر بیٹھا۔ انہی دنون مین اکبر نے چیتوڑ پر ایک بڑا بھاری حملہ کیا مگر شکست کہا کر واپس آیا۔ اس بدنامی کا داغ مٹانے کے لئے اکبر جانت چیتا ہی تہا کہ اسکو چیتوڑ پر دوبارہ حملہ کرنیکا پہر موقع ہاتھ لگ گیا۔ کیونکہ وارثان چیتوڑ مین باہمی پہوٹ پڑگئی اس دفعہ اکبر کامیاب ہوا۔ مہارانا اُدے سنگھ جان بچا کر پہاڑون کی طرف بہاگ گیا۔ چیتوڑ مین جو راجپوت باقی رہے وہ جیمل اور پتا کے ماتحت خوب جان توڑ کر لڑے جب تک ایک راجپوت سپاہی بہی زندہ رہا چیتوڑ کو ہاتھ سے نہین دیا۔ جیمل اور پتا نے جو ایک دوسرے کے بھائی تھے سپہ گری کے وہ وہ ہنر دکہائے اور ایسی ایسی بہادریان ظاہر کین کہ دشمن بہی عش عش کرتا تہا۔ حق تو یون ہے کہ جب تک آسمان کے تلے علم تواریخ کا چرچا اور فن سپہ گری کی قدر بنی نوع انسان مین باقی رہیگی ان بہادرون کے نام شہرت کی سمت الراس پر ستارے بنکر چمکین گے۔ خیر یہ تمام شور بیر

راجپوت چتوڑ کی حفاظت کرتے ہوئے اس معرکہ مین کام آئے تمام راجپوت استریان جل کر راکھ کا ڈھیر ہوگئین خالی
چتوڑ مسلمانون کے ہاتھ مین آیا۔

اب رانا اودے سنگھ کا حال سنئے۔ پہلے وہ پپلی کے جنگلون مین گوہل قوم کے ساتھ کچھ مدت رہا پھر اروَلی پہاڑ کی گھاٹی
مین چلا گیا۔ پہلے ہی اس نے وہان ایک جھیل بنائی تھی جسکا نام اودے ساگر تھا۔ اب اسی کے کنارے پر ایک چھوٹا سا
محل بنوا کر رہنے لگا۔ اور لوگون نے بھی آکر اسکے پاس گھر بنا لئے اور وہان آکر - - - - - - - - -
آباد ہو گئے اور رفتہ رفتہ یہ ایک قصبہ ہوگیا جس کا نام اودے پور ہوا جو کہ ابتک میواڑ کی راج دہانی ہے۔ چتوڑ
چھوڑنے سے ۴ سال بعد ۴۲ سال کی عمر مین اودے سنگھ نے شریر کو تیاگا اور مرتے وقت خلاف دستور خاندان کے اپنے
چھوٹے بیٹے جگمل کو اپنا جانشین مقرر کر گیا پرتاب سنگھ کا جنم جیٹھ سدی ۱۳ سمبت ۱۵۹۶ بکرمی کو ہوا اور پھاگن سدی
۱۵ سمبت ۱۶۲۸ بکرمی کو ۳۲ برس کی عمر مین تخت پر بیٹھے۔ تخت نشینی کی رسم گوگھوندا نام گاؤن مین ادا ہوئی تھی پرتاپ سنگھ
ایک راج کے مالک تو ہوگئے مگر اُنکے پاس نہ تو کوئی بڑا بھاری لشکر تھا اور نہ سلطنت کے دیگر سامان موجود تھے
مزید بران مقابلہ اُس شہنشاہ دہلی سے تھا جسکے پاس نہ روپے کا شمار تھا اور نہ فوج کی گنتی۔ مگر ان باتون نے بیر
راجپوت کے دل پر ذرا بھی خوف پیدا نہین کیا۔ اُنکا مقولہ تھا اگر تلوار ہاتھ مین ہے تو چتوڑ کا چھڑا لینا کونسی بات ہے"
سردار اور سپہ سالار لڑتے لڑتے تھک جاتے تھے اور بالکل مایوس ہو کر بیٹھ جاتے تھے مگر جو ہین پرتاب سنگھ کے
ساہس اور اوتساہ کو دیکھتے تھے اُنکی ٹوٹی ہوئی کمرین پھر مضبوط ہو جاتی تھین اور وہ لڑنے کے لئے آمادہ
ہو جاتے تھے۔ جب پرتاپ سنگھ کے پاس دیگر راجپوتون کے سلطنت دہلی کی متابعت اختیار کرنیکی خبرین پہنچتی
تھین وہ جلکر آگ بگولا ہو جاتے تھے اور دیش بھگتی کی سپرٹ مین ان راجپوتون کو دھکار کہنے لگتے تھے۔ سب سے
بڑھکر خوفناک بات یہ تھی کہ جو راجا پہلے پرتاپ سنگھ کا دم بھرتے تھے وہ سب اکبر کے ساتھی ہو گئے۔ یہان
تک کہ اُن کا سگا بھائی سگر جی بھی اکبر سے جا ملا۔ مارواڑ بیکانیر آمیر اور بوندی کے راجا اکبر کے مطیع ہو گئے
جسقدر پرتاپ سنگھ کے خلاف سامان بڑھتے جاتے تھے اسیقدر اُنکا جوش بھی زیادہ ہوتا جاتا تھا۔ آخر کار
اُنہون نے اپنی جننی کی سوگند کھائی کہ اگر پران باقی رہے تو چتوڑ کو اودش چھڑا لونگا۔ (باقی دارد)

دھرم اُپدیش

اے پیارے بھائیو یہ سرشٹی کرم کا نیم دکھلائی دیتا ہے کہ جب جب دھرم کا لوپ اور ادھرم کی بردھی ہوتی ہے تب تب ایشر
پرماتما جیوون پر دیا درشٹی کر کے کسی مہاتما دوارہ دھرم کا اُپدیش کر کے ادھرم کا ناش کرتے ہین جیسا کہ جب راون نے

ادہرم کیا تو رامچندر جی مہاراج نے اوسکو نشٹ کیا جب کوروں نے اوپدرو کیا تو پانڈوں نے اونکو بدہنس کیا جب
کنس نے ادہرم پہیلایا تو سری کرشن جی مہاراج نے اوسکے برے کاموں کا مزہ چکہایا علی ہذا القیاس جب بام مارگیونکا
زور ہوا تو مہاتما بدہ نے بیڑا اوٹھایا اور جب بدہ کے چیلے چانڈو نین ادہرم پہیلا تو شنکر آچارج جی نے اونکو مار بہگایا
جب شنکر آچارج کے مت والوں نے ادہرم مین قدم رکہا تو گورو نانک و کبیر آدی مہاتماؤں نے اوپدیش کرکے
بہت کچہہ لاجہہ پہونچایا دور کیوں جاتے ہو فی زمانہ جب پاپ پربل ہوا ویدونکا لوپ ہوا تو یہی ضرورت ہوئی کہ ایک
مہاتما جنم لیں چنانچہ رکہشن دیشا کے ملک کاٹہیاوار مین سری سوامی دیانند جی مہاراج اوتپن ہوئے اور چاروں
طرف ویدونکا ڈنکا بجایا اس سے سدہ ہوا کہ دہرم کی جی اور ادہرم کی چہے سدا ہوتی ہی رہتی ہے اور یہہ ہی سرشٹی
دہرم کا نیم پرتیت ہوتا ہے سجنو تنک بچارو کہ منش دیہہ کیول دہرم کے سنچے کرنیکے لئے ملی ہے یدی منش دیہہ
پاکر دہرم نکیا اوسکا جنم سروتہا ویرتھ ہے اوس سے پشو ہی اچہے ہیں جیسا کہ شاستر نے کہا ہے۔

आहार निद्रा भय मैथुनञ्च समान्य मेतत्पशुभिर्नराणाम।
धर्म्मो हितेषा मधिको विशेषो धर्म्मेण हीना पशुभि समाना॥

ارتہات۔ کہانا پینا سونا ڈرنا استری پرسنگ کرنا پشو اور منشو نین برابر ہے۔ دہرم ہی ایک وستو ہے جو منش کو پشوؤں کی پنگتی سے علیحدہ کرتا ہے۔
پس جس منش مین دہرم نہیں وہ پشو کی برابر ہے۔ ناظرین میرے اتنے کتھن سے آپکو ودت ہو گیا ہوگا کہ سنسار مین
دہرم ہی ایک سار پدارتھ ہے اور سالنمارک و پارلوکک دونو پرکار کے سکہہ دہرم ہی سے پراپت ہو سکتے ہین ۔
آج کل آریہ ورت دیش جو دکہوں پر دکہہ اوٹہا رہا ہے وہ کیول ادہرم کا پہل ہے پیارے بہائیو کوئی ضرورت
نہیں کہ مین اون ادہرموں کا ذکر کروں کہ جنکے کارن آریہ ورت دکہی ہو رہا ہے۔ آپ خود ہی عقلمند ہین آپکی آنکہوں کے
روبرو ان گنت پاپ ہو رہے ہین لیکن مجہے تو اتنا شوک ہے کہ آپ لوگ جاگتے ہوئے کیوں سو رہے ہین دیکہتے ہوئے
کیوں اغماض کر رہے ہین اوٹہو جیتو آنکہیں کہولو غیر ملکونکی طرف دیکہو کس قدر ترقی کرکے اوس سے سکہہ اوٹہا رہے
ہین یہ مت سمجہو کہ ادہرم سے روپیہ جمع کرکے راج یا مرتبہ پاکر سکہہ اوٹہا کوگے کیونکہ سرشٹی کے آرمبھ سے ان گنت
کروڑ پتی ان گنت چکرورتی ہو گذرے آج جنکی خاک کا بہی پتہ نہیں نہ اونکا کوئی نام لیوا پانی دیوا باقی ہے لیکن
جس غریب سے غریب مفلس سے مفلس چہوٹے سے چہوٹے درجہ والے نے بہی دہرم کو گرہن کیا اوسکا نام نامی روز
روشن کی طرح صفحہ ہستی پر درخشاں و تاباں ہے کیا نانک دیو کے پاس کوئی فوج تہی یا کروڑ پتی تہے کبیر صاحب کہاں کے
راجا تہے سوامی دیانند کس ملک کا بادشاہ تہا لیکن دنیا اونکا لوہا مان رہی ہے۔ اوم شم۔ آپکی بہگنی پر کاشوتی۔

پہاڑ کی استریون مین ویدک دہرم کا پرچار

ڈیر ایڈیٹر آریہ بند ہو نمستے - مضمون ذیل کو درج رسالہ کر دین - لالہ جیگوپال صاحب سپرنٹنڈنٹ دیانند اینگلو ویدک سکول بورڈنگ ہوس لاہور کی استری اور ساس کے ویدک دہرم پر آنے سے سارہ کا سارا موضع دریلی جہان کہ لالہ جیگوپال کی سسرال ہے ویدک دہرم قبول کرنے کو طیار ہو پڑا ہے - لالہ جیگوپال موضع چوڑو علاقہ نادون کے باشندہ ہین اور دریلی مین وہ بیاہے ہوئے ہین وہان تمام استریون مین نمستے ہی نمستے پھیری پونہ یا متھا ٹیکنا کے بجائے ہوتی ہے - استریون کا اتساہ قابل تعریف ہے - لالہ جیگوپال نے اپنے سسر کو ہر گز کبھی نہین کیا تھا اور انکی ساس نے ۱۰ روپیہ یتیم خانہ فیروزپور کو دیے تھے - جناب لالہ جیگوپال صاحب کی عورت و ساس مای پربھو دی ویدک دہرم کو قبول کر چکی ہے اور امید ہے کہ سارے کا سارا دریلی آریہ دہرم قبول کرے گا مین اس کامیابی پر لالہ جیگوپال کو مبارک باد دیتا ہون -

راقم امیر چند آریہ مسافر از نادون ضلع کانگڑہ مورخہ ۵ جون ۱۹۰۸ء

آریہ بند ہو کو پندرہ روزہ کرنے کے لیے رائین

جناب ایڈیٹر صاحب جی نمستے - بہ کمال ادب جون کے بند ہو مین رسالہ مذکور کی ترقی کے وسایل کے بارہ مین جو امیر چند صاحب آریہ مسافر نادون رقم فرماتے ہین مین انکی قیمتی راے کے ساتھ حرف بحرف متفق ہون اور مین ۲ ارسال کرنے کو تیار ہون - جناب اس کارڈ کا جواب بخشین کہ مین بھجدون - مضامین کے بارے مین کسی مہاتما کی لایف ضرور بالضرور ایزاد ہونی چاہیے -

خادم لکشمی چند ولد لالہ سوداگر مل صاحب ریڈر جہلم خریدار آریہ بند ہو

جناب اڈیٹر صاحب آریہ بند ہو جی نمستے - آنجناب کے ماہ جون کے اشو مین آریہ بند ہو کے پندرہ روزہ کرنے کے حالات دیکھکر دل کو کمال خوشی حاصل ہوئی - اگر ایسا ہو جاوے - تو پبلک کے واسطے بہت بہتر ہوگا میری راے ناقص مین اگر یہ پرچہ ہفتہ وار ہو جاوے - تو بندہ اس سے ڈبل قیمت دینے کو تیار ہے کیونکہ ایسی انمول چیز آجتک ہم لوگون کو نصیب نہین ہوئی - اگر آپ اس پرچہ کو پندرہ روزہ کرین تو پہلا پرچہ بذریعہ ویلیو پے ایبل جو اس خاکسار کے ذمہ نکلے ارسال فرماکر قیمت وصول کر لین -

آپکا داس بندہ ہرنام سنگھ ٹائم کیپر مینل نمبر ۲ ڈاکخانہ فودنگ ضلع کچھار ملک آسام

شریمان سمپادک آریہ بندہو جی نمستے - کرپا کرکے اس سماج کی ایک تھوڑی کارروائی کو درج رسالہ کرکے پبلک کو خوش کیجئے

ایک شخص بنام رتی رام ولد ارجن قوم جاٹ ساکن موضع لہوڈہ پرگنہ بڑوت ضلع میرٹھ کو کچھہ دنون سے مسلمانون نے بہکار کہا تہا اتنا ہی نہین بلکہ اُسکو روٹی بہی کہلادی تہی - ممبران آریہ سماج بڑوت نے صلاح کرکے اُسکو ۲۶ - جون سنہ ۱۹۰۰ء کو مجمع عام مین شدہ کیا کل آریہ بہائی اور بہت سے ہندو صاحبان بہی موجود تھے - رتی رام کے ہاتھ سے سب کو مٹہائی تقسیم کرائی گئی - اسمین سب سے زیادہ کوشش ہمارے لائق بہائی چودہری راج سنگھہ سکرٹری آریہ سماج ہذا کی ہے جنکی اوتساہ اور ہُشیار تھے سے یہ موقع ہمکو نصیب ہوا کہ بڑوت جیسا چہوٹا سا سماج بہی اپنے بچہڑے ہوئے بہائیون کو اپنے مین شامل کرنے کا فخر حاصل کرے -

آپکا نیازمند چہتر سنگھہ اُپ پردہان آریہ سماج قصبہ بڑوت ضلع میرٹھ

دنیا مین تندرستی سے بڑہکر کوئی راحت نہین ہے

(ہماری اکسیر صفت دواؤن کے صحت بخش تاثیر کے تازہ کرشمے)

جناب بابو جی صاحب - تسلیم عرض ہے - ۹ - جون کو شیشی ادویہ جو آنجناب نے عنایت کی تھی اوس نے بخار وغیرہ کو بالکل فائدہ بخشا - مین شکر ہے اوس خالق کا اور آپکی عنایت کا شکریہ ادا نہین کرسکتا -

کمترین ہرنند لعل از مبارک پور ضلع مظفر نگر ۲۳ - جون سنہ ۱۹۰۰ء

مہاشہ نمستے - آپ کے یہان سے ۲ شیشی شربت عشبہ وچوب چینی قیمتی چار روپیہ منگائی تہین اُنکے سیون سے بہت کچھ آرام ہوا اب کرپا کرکے ۲ شیشی شربت کی اور جلدی بہیجدیجئے -

آپکا کرپا ابہلاشی لالہ درگا سہائے جکھوال سب اورسیر ضلع نینی تال ۲۹ - مئی سنہ ۱۹۰۰ء

جوگ لکہی اشٹہ سے سیٹھ رام لال چُنی لال کی جے گوپال بچنا پہلے جو آپ نے ہیضہ کی شیشیان بہیجی تہین اون سے بہت کامیابی ہوئی اور سینکڑون آدمیون کی جان بچی - اب مہربانی کرکے ۴ شیشی فوراً بہیجدیجئے کیونکہ یہان ہیضہ بڑی زور شور کے ساتھ پہیلا ہوا ہے -

الراقم سیٹھ رام لال چنی لال مقام اشٹہ ریاست بہوپال متی آساڑہ سُدی ایکادشی سمبت ۱۹۵۷ بکرمی

مہاشہ جی نمستے۔ خضاب کا سفوف آدھ سیر قیمتی ۸ر کا بھیج دیجئے۔ پہلے جو آپ نے بھیجا تھا وہ بہت اچھا تھا۔

آپکا شبھ چنتک شوبرن سنگھ ورما موضع تاراپور ڈاکخانہ بھوگانون ضلع مین پوری مورخہ ۲۵- جون سنہ ۱۹۰۶ء

پریہ ورمہاشہ جی نمستے۔ بعد آداب کے عرض ہے کہ مین نے اکثر دفعہ آپکی دوای منگوائی اور بہت موثر ثابت ہوئی ہے۔ اب گذارش ہے کہ مفصلہ ذیل اشیا بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل ارسال فرماوین۔

(۱) مچھر کا علاج ۔ (۲) بچھو کاٹے کا علاج ۔ (۳) بخار کا علاج تقریباً ۸ر۔ (۴) کونین ۸ر۔

(۵) دھوپ ۸ر۔ (۶) ٹکیا صابون ۲ر۔

نیازمند بشمبر داس آریہ سب اورسیر۔ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء بمقام پابینان ڈاکخانہ کدورہ تحصیل کالپی ضلع جالون۔

شریان مہاشے جی نمستے۔ کرپا پتر آپکا آیا کرتارتھ کیا۔ آپکی کرپا کا بہت مشکور ہوں کرپا کرکے وہی دوا جو پیشتر بھیجی تھی اوسکی دو ہم خوراک برائے استعمال میری استری کے بھیج دیجئے۔ اور آپ کے بال اوڑانے کا عرق ویسا ہی پایا گیا جیسی کہ تعریف سُنی تھی۔

پرتاپ نراین کلرک ڈاکخانہ بریلی مورخہ ۹- جولائی سنہ ۱۹۰۶ء

مکرم بندہ جناب ڈاکٹر صاحب تسلیم۔ اس سے پیشتر چار شیشی عرق ہیضہ کا جو طلب کیا تھا وہ اس عارضہ کو بہت مفید ثابت ہوا لہذا تکلیف دیجاتی ہے کہ مہربانی کرکے آٹھ شیشی اور بذریعہ ویلیو پے ایبل بہت جلد روانہ کر دیجئے قیمت حسب سررشتہ ارسال ہوگی فقط مرقوم ۱۴- جولائی سنہ ۱۹۰۶ء

اس پتہ پر مقام سرونج ریاست ٹونک ڈاکخانہ خاص سرونج پاس مرزا محمد سکندر بیگ مہتمم میونسپل کمیٹی

جناب ڈاکٹر صاحب نمستے۔ مین نے آپ کے یہان سے چند بوتل سوزاک کے تیل کی شاہ پورہ مین منگائین اُنہون نے پورا پورا فائدہ کیا میرے ایک دوست کو وہی بیماری ہے مہربانی کرکے ایک بوتل سوزاک کی قیمتی ۲ر بذریعہ ویلیو پے ایبل کے بھیج دیجئے۔

راقم لال سنگھ از مقام ایٹہ مورخہ ۱۵- جولائی سنہ ۱۹۰۶ء

جناب ڈاکٹر راحچندر صاحب دربار ادعنایتہ - ازاں بعد نیاز جناب کا بھیجا ہوا صابون اور سفوف صابون پہونچا۔ استعمال کرکے آزمایا اور مقابلہ دیگر صابونوں سے ہر پہلو سے کیا واقعی سب سے عمدہ اور سستا اور شدہ پایا۔ یہ ایجاد جناب نے فی الواقعہ قابل تعریف کے ہے۔

خاکسار لکشمی چندر ولد لالہ سوداگر مل صاحب ویڈر جہلم

مہاشے ڈاکٹر رامچندر صاحب نمستے۔ تسلیم کے بعد گذارش ہے کہ آپکی سریع التاثیر ادویات ہر ملک کو بڑا فیض بخشا ہی چنانچہ ہمارے مدرسہ کے طالب علم گنگا چرن نے چھیپ کو آرام کرنیکا روغن منگایا تہا عرصہ پندرہ روز میں چھیپ بالکل نیست و نابود ہو گئی ایشور آپکے کارخانہ کو روز بروز ترقی بخشے - اب امیدوار ہوں کہ میرے ہاتھوں اور رانوں کے میدان پر خارش کی پھنسیاں ہو رہی ہیں امید کہ ہر کی ایک ٹکیہ صابون دافع خارش بذریعہ ویلیوپے ایبل مرحمت فرمائے۔

راقم درگاپرشاد طالب علم درجہ ۴ مدرسہ بہیڑی تحصیل وضلع مظفر نگر

نمستے - آگے آپ سے خشک چٹنی منگوائی تہی - اسکی تعریف میں کیا بیان کروں جیساکہ اشتہار میں درج تہا اُس سے بڑہ کر تہی - اب براہ مہربانی ادھ ½ پونڈ خشک چٹنی اور سوزاک کی دوائی جلدی بذریعہ ویلیوپے ایبل ارسال فرمائے عین مہربانی ہوگی۔

مرسلہ میلا سنگھ دوکاندار مقام کان ڈاک خانہ کنگو ضلع پگو ملک برہما

جناب من - آپکے شربت عشبہ اور چوب چینی نے مجکو بڑا فائدہ پہونچایا - مہربانی کرکے بہت جلد مفصلہ ذیل اشیاء اور بہیجدیجئے - عشبہ ۵ بوتل - آتشک کے زخم پر لگانیکی دوائی ایک روپیہ کی - صابون کا سفوف ہر منجن ایک تولہ چٹنی ایک چہٹانک سانپ کی دوائی وغیرہ وغیرہ۔

بالاپرشاد اسسٹنٹ اکوٹنٹ پولیس مین پوری ۲۰ - جولائی سنہ ۱۹۰۶ء

ریویو

ہمارے دفتر میں ایک کتاب "ناگری سیکھنے کی کل" ریویو کے لئے موصول ہوئی ہے - اردو دان پبلک کو

جو ناگری سیکھنا چاہین انکو ضرور بالضرور منگانی چاہیے بہت جلد ناگری آجاویگی کتاب ۱۶ صفحے تقطیع خورد اور کاغذ دبیز قیمت ۱ر بابو موہنچند ومرلیدہر ورما محلہ بہوٹا کنوان شہر میرٹھ سے ملسکتی ہے۔

نمبر ۲ بابو مرلیدہر پستکادھیکش آریہ سماج کانپور کی تصنیف سے ایک کتاب "ہردے پہار" جس مین مختلف بھجنون کے علاوہ ایک جنتری بہی ہے ریویو کے لئے ہمارے پاس آئی ہے۔ چیدہ چیدہ بھجنون کا خوب سنگرہ کیا گیا ہے۔ چہوٹی تقطیع۔ کاغذ عمدہ ٹائیٹل پیج رنگین صفحے ۲۴ قیمت ار ہے۔ ملنے کا پتہ یہ ہے ایم ڈی فیربلے اینڈ کمپنی نیا چوک کانپور۔

باقیداران آریہ بندہو کی سیوامین نوید

ناظرین بندہو کا دوسرا سال بہی ختم ہو گیا جن سجنون نے اسکا چندہ عنایت فرما دیا ہے اُنکا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ لیکن جنہون ابھی تک عنایت نہین فرمایا وہ ہمارے اس نویدن پر ضرور خیال فرماکر چندہ بہت جلد بہیجدینگے۔ کیونکہ یہ کام بلا روپیہ کے نہین چل سکتا۔ دیکہیئے ہمیشہ کسطرح سے ٹہیک وقت پر آریہ بندہو آپ کی خدمت مین حاضر ہوتا ہے اور کیسے کیسے مفید مضامین سے آپ کی طبیعت کو خوش کرتا ہے توکیا آپ کا فرض نہین ہے کہ صرف ۲ر ماہوار سے اسکی مدد کرین؟ پیشگی اگر عنایت نہ فرما سکے توکیا اب سال کے خاتمہ پر بھی نہ دینا چاہیے؟ باوجود اس گذارش کے بھی جو چندہ عنایت نہ فرماوینگے انکی خدمت مین آیندہ رسالہ ویلیوپے ایبل بہیجا جاوے گا۔ ہم امید کرتے ہین کہ باقیداران ضرور بالضرور ویلیوپے ایبل لیلوینگے اور واپس نہ کرینگے کیونکہ واپس کرنیسے ہمارا سراسر نقصان ہوگا اور آپکا کچھ فائدہ نہین کیونکہ اگر آپ منی آرڈر کرا کر روپیہ بہیجین گے توبہی آپ کے ۲ر فیس منی آرڈر کے خرچ ہونگے اور ویلیوپے ایبل کی فیس بہی صرف ۲ر ہی ہے۔ ہم امید کرتے ہین کہ ہمارے باقیداراصحاب ضرور دہیان دینگے اور ہمکو آیندہ لکہنے کا موقع نہ دینگے۔ اور ویلیوپے ایبل لیکر ممنون ومشکور فرماوینگے۔

مینیجر

سماجک اور عام خبرین

پیرس کی نمایش مین اول روز ایک لاکھ ۸۰ ہزار اور دوسرے دن ایک لاکھ ۲۳ ہزار آدمی دیکھنے آئے - اندازہ لگایا گیا ہے کہ نمایش کے کل تماشایون کی تعداد پونے چار کروڑ سے کم نرہیگی - نمایش ۶ ماہ تک کھلی رہیگی - سب سے زیادہ شوق اسکی سیر کا جرمنی والون مین دیکھا گیا ہے -

پیرس کی نمایش مین ایک بہت بڑی دوربین سے آفتاب کے سطح پر شعلے دریافت کئے گئے ہین - پہلے یہہ صرف کنارون پر دریافت ہوئے تھے -

لاہور آریہ سماج نے ۲۰ - جون کو ایک لڑکے کو شدھ کیا جو کہ مسلمان ہو گیا تہا -

ستیارتھ پرکاش کا بنگالی ترجمہ چھپکر تقریباً تیار ہے بیز باوا ارجن سنگھ جی ایڈیٹر آریہ پترکا کا ترجمہ کیا ہوا سوامی دیانند کرت ویدانتی دہوانت نوارن بھی ویدک پریس اجمیر مین چھپ رہا ہے -

قصبہ ادہو وہ تحصیل وضلع انبالہ مین پنڈت بہوجدت پرچارک کی کوششون سے آریہ سماج قایم ہو گیا ہے - جسکے پردہان منشی رگھو ناتھ داس مدرس اول ہین - اور منشی کندن لعل نایب مدرس منتری ہین -

کلکتہ کے بیرسٹر مسٹر پلت کی پتری مس پلت نے بی - اے کے امتحان مین اول درجہ حاصل کرکے وظیفہ لیا ہے - اور اب ایم - اے کی طیاری کر رہی ہین -

کلکتہ کے پروفیسر جے - سی بوس صاحب پیرس کی اس سائینٹفک سوسائٹی مین شامل ہون گے جسمین تمام دنیا کے سائینس دان حصہ لین گے -

آریہ سماج گوکل پور ضلع آگرہ کیطرف سے دیانند سنسکرت پاٹ شالہ کھولی گئی ہے - جس مین ۳۲ لڑکے ابھی سے درج رجسٹر ہو گئے ہین - ایشور کرے کہ ایسی پاٹ شالائین ہر ایک شہر اور گاؤن مین کہلجاوین -

ہمارے والیسرائے صاحب کے نیک باپ لارڈ سلکارسرل صاحب نے قحط زدگان ہندوستان کے واسطے جہان بہت امداد دی ہے - وہان ایک نئی طرح سے روپیہ جمع کیا ہے کہ زیادہ مدد کرین - آپ نے اپنا عالیشان محل ایک ماہ کے واسطے رفاہ عام کے لئے کھولدیا ہے کہ لوگ اگر اُس کی سیر کرین - اور محفوظ ہووین اور اندر جانے سے جو فیس وصول ہو وہ قحط زدگان ہندوستان کو دیجاوے گی - چنانچہ اسطرح سے ڈیڑہ ہزار روپیہ انہون نے بھیجدیا ہے - سچ ہے - اگر ارادہ نیک ہو تو تجویز ضرور نکل آتی ہے -

ملتان مین لالہ کانشی رام پلیڈر - لالہ چیتانند پلیڈر اور مہتہ جیمنی جی کے عیسائی دہرم کے برخلاف لکچرون سے بڑا اثر ہوا - چنانچہ ایک شخص سوامی نراین داس جو کہ عیسائی ہونے والا تہا اُس نے اپنے ارادہ کو ترک کرکے

ویدک دہرم کی روشنی کو محسوس کر لیا ہے لوکل گوسوامی
کمیونٹی آریہ سماج کے ساتھ اس بات پر بہت خوش ہے
آریہ سماج دارجلنگ (جو کہ موسم سرما مین بند ہو گیا تہا)
اب پہر ترقی پکڑتا جاتا ہے۔

سر ونشا پیٹٹ ملک التجار بمبئی نے ایک تدبیر
قحط زدگان کی مدد کی یہ سوچی ہے کہ فی کس دو آنہ
چندہ لیا جائے دو آنہ سے زیادہ نہ مانگا جاوے اور
جس شخص سے دو آنہ لیے جاوین اوس سے کہا جاوے
کہ کم سے کم تین آدمیون سے آپ اور چندہ جمع کرین
چنانچہ اس طرح سے ایک ماہ مین ۷ ہزار کا چندہ ہوا۔
اسی کی نقل ولایت مین ہو رہی ہے اور فی کس تین
پنس کی رقم جمع کیجاتی ہے۔ دو آنہ ایک مزدور بہی دے
سکتا ہے بشرطیکہ چار روز تماکو کے خرچ مین کمی کرے۔

امرت سر مین کرنل سردار جوالا سنگھ جی نے تخت
اکال بنگہ کے سامنے ایک بڑا بہاری ہون کرایا۔ اور
یہ بہی سنا گیا ہے کہ وہان ایک مستقل ہون کنڈ بنانے
کی بہی صلاح ہے۔

ویدک یتر الہ اجمیر نے مہرشی دیانند کرت رگوید
بہاشیہ کی قیمت (جہان تک کہ وہ چہپ چکا ہے) بجائے
۹۰ روپئے کے اب کمیشن کاٹ کر صرف ۴۵ روپیہ
کر دی ہے۔

آریہ سماج کبیر والہ ضلع ملتان جو کہ کئی کارنون سے
بند ہو گیا تہا پہر قایم ہو گیا ہے۔

بمبئی کے آم لندن مین قدر پانے لگے۔ پانچ شلنگ
تک ایک آم بک جاتا ہے۔

صاحب وزیر ہند نے ایک بنگالی شاعر بابو [illegible]
نبر جی کے لیے ۲۵ روپیہ ماہوار کی پنشن بخیال اوسکی
اعلیٰ قابلیت اور تنگدستی کے منظور کی ہے۔

پچہلے سال ہندوستان مین ۱۰۸۴ نئی ایجادون کی
درخواستین گذرین۔ ۱۲۵ ہندی باقی ولائتی۔

جنوبی افریقہ مین ہندی مزدورون کی مدد کیلئے
کے اخبار گلوب نے چندہ کہولا۔ ۲۰ ہزار روپیہ تک [illegible]

ماہ مئی کے دو ہفتون مین ممالک وسطی کے [illegible] ضلع
مین ۱۰ ہزار کیس ۷ ہزار فوتیان ہیضہ سے ہوئین۔

علاقہ پٹنہ مین کئی گہرانے طاعون سے ایسے
معدوم ہوے کہ عظیم مقدار لاوارث زیورات طلا
ونقری کی پائی گئی۔

لارڈ رابرٹس صاحب نے ہندوستان سے تقسیم تمغہ
کے لیئے پانچ کلرک منگوائے جو بہیجے گئے۔

امسال بمبئی اور بنگال اور مدراس مین گیارہ بیوہ
کی شادی ہوئین۔

ہندوستانی سوشل کانفرنس کا پہلا رزولیوشن [illegible]
یہ قرار پایا کہ زنانہ تعلیم کی اشاعت کے بغیر مستقل [illegible]
ناممکن ہے۔

ریاست نظام مین قحط زدون کی امداد کیلئے ڈیڑہ
لاکہ روپیہ ماہواری کا خرچ ہے۔

پیشینگوئی کا شکریہ حضور والیسرائے نے پنڈت
منسکھ لال بھٹاچارجی کا شکریہ ادا کیا کہ انہون نے قبل
فتح پریٹوریہ کے لکھدیا تھا کہ ملکہ معظمہ کی بیاسیون سالگرہ
سے ۳۰ روز پہلے پریٹوریہ پر قبضہ ہو جائیگا۔ پنڈت صاحب
کی پیشینگوئی ہے کہ آخر سال ہذا مین ایک بہت بڑا جلسہ
لندن مین ہوگا اور وزارت حضور ملکہ معظمہ کی نسبت
اصلاح ہوگی۔

...اہ سیام کی طرف سے چند لڑکے ہر سال مختلف علوم
حاصل کرنے کے لئے انگلستان کو بھیجے جاتے ہین۔ ہر ایک
لڑکا الگ الگ خاص علم مین تعلیم پاکر واپس آتا ہے اور لوگون کو
سکھانا شروع کر دیتا ہے۔ ایڈیٹر کیا کوئی ہندوستانی
راجہ یا نواب ایسا نہین کر سکتا؟

...علقہ کالکا ریلوے کی تعمیر پر ۱½ لاکھ روپیہ فی میل خرچ ہوگا۔

ایک شخص مصنوعی مہاراجہ جودھپور بنکر بمبئی مین آیا حیدرآباد
پہنچا۔ آخر بھید کھلا گیا اور گرفتار ہوا۔

...کلکتہ مین ایک عورت نے ایک بنگالی کو ایسا گھونسا مارا کہ
بیچارہ فوراً مر گیا۔ عورت گرفتار ہے۔

ضلع پٹنہ مین دیسی حکیمون اور ویدون نے دفعیہ
طاعون کا علاج جونکون کے لگانیکے ذریعہ سے کیا ہے۔

نیویارک مین خاص عورتون کی تفریح کے لئے ایک
کلب قایم ہوا۔ عمارت و سامان آرائش پر ۲۷ لاکھ روپیہ
...لگا۔ اسمین اعلیٰ خاندان کی متمول لیڈیان شامل ہونگی۔
...کود کے علاوہ تیرنے کا سامان بھی مہیا ہوگا۔

اضلاع جالندھر اور ہوشیارپور مین ٹیکا طاعون لگانیکا
کام بسرعت ہو رہا ہے۔

موسم گرما سنہ ۱۹۰۱ء مین ایک عظیم تماشگاہ بمقام گلاسگو
ہوگی۔ خرچہ کے لئے ۴ لاکھ ۴۷ ہزار روپیہ چندہ ہو گیا ہے

سوامی وویکانند پیرس کی نمایش گاہ مین مدعو ہوئے
ہین جہان مذہبی کانگریس ہوگی۔

بابو چُنّی لال سیٹھ کوٹھی نمبر ۱۲۷ ۔ اپر سرکلر روڈ کلکتہ
بواسیر کی گولیان مفت تقسیم کرتے ہین جو سریع التاثیر
ہین اور ایڈووکیٹ کا نامہ نگار بنگال سے لکھتا ہے
کہ ہزارہا آدمی مستفید ہو چکا ہے۔

سررشتہ ڈاک مین حکم ہوا ہے کہ آیندہ کوئی ملازم
نرکھا جائے جسنے انٹرینس امتحان پاس نہ کیا ہو۔

کابل مین ہیضہ زور شور سے چمکا۔ سو سو فوتیان روز
ہوتی ہین آدھا شہر اجڑ گیا۔

جیسلمیر یہان کی تخمیناً ۸ ہزار آبادی مین سے ایکہزار
آدمی تو سندھ چلے گئے اور بقیہ آبادی مین یہان گذشتہ
ہفتہ مین سخت خوفناک ہیضہ پھیلا۔ جس سے دو تین سو
آدمی ہر روز مرنے لگے۔ ابتک دو ہزار آدمی راہی ملک
عدم ہوئے ہین اور صدہا خاندان بے چراغ ہو گئے۔

پرانے مصریون کا کپڑا ایسا مضبوط تھا کہ ابتک کفن
سالم نکلتے ہین اور غربا پہنتے ہین۔

جرمنی کے ایک محقق کی رائے ہے کہ ان والدین کے
بچے زیادہ بیمار ہوتے ہین اور مرتے ہین جنکی عمر بوقت

پیدائش اولاد بیس برس کے قریب ہوتی ہے۔

آسٹریلیا مین فی کس ۴۲۔ برطانیہ کلان مین ۳۴
صوبجات متحدہ مین ۲۷۔ کناڈا اور ہالینڈ مین ۳۶۔ اور
فرانس مین ۲۵ پونڈ سالانہ کماتا ہے۔

افریقہ کے ملک مین ایک قسم کی زہریلی مکھی ہوتی ہے۔ جب وہ مویشی کو کاٹتی ہے تو اُنمین تاب و توان نہین رہتی۔ نہ بوجھ کھینچ سکتے ہین اور گُھل گُھل کر مرجاتے ہین

امریکہ مین اخبارات کے سات ایڈیٹر کروڑپتی ہین

راجہ صاحب دربہنگہ کی ریاست مین ایک عجیب درخت ہے اُسکا پھول ایک فیٹ چوڑا اور چار فیٹ چار انچہ لمباہے۔

امریکہ مین ......۵ پونڈ کی لاگت سے ایک بوٹانیکل باغ بننا شروع ہوا ہے۔

الجیریا اور ارجنٹاین ہی دُنیا مین دو ملک ہین جنمین گھوڑون کی تعداد آدمیون سے زیادہ ہے۔

قلم کی طاقت دیکھیے کہ تلوار اور بندوق پر اسقدر لوہا صرف نہین ہوتا جسقدر کہ لوہے کی قلمون کی تیاری پر صرف ہوتا ہے۔

جزائر غرب الہند مین اکثر لوگ لیمون کے عرق مین غسل کرتے ہین۔

قوت حافظ کا کرشمہ۔ ایک دکھنی پنڈت نراین رنگناتھ سکھا بجی ساکن پونا جسکی عمر ۲۰ سال کی ہے حیرت انگیز حافظہ رکھتا ہی۔ اس نے لاہور کے گورنمنٹ کالج کے پرو[فیسرون کے] سامنے اپنا کرتب دکھلایا۔ اس نے پندرہ بیس بیس ہند[سون] کی رقمون کو دم زدن مین ضرب کردیا یا جذر وغیرہ اُن[کا] بتلادیا۔ اتنی لمبی رقم بلا کاغذ پر لکھے یاد نہین رہ سکتی اُنکا ضرب وغیرہ کرنا انسان کی طاقت سے باہر کام [ہے۔] مثال کے واسطے ایک سوال درج کرتے ہین مثلاً ۱۵۷۴۲۸۰۶۷۰۰۷۶ کا جذرالجذر نکالو۔ یہ کہنا مش[کل] کام ہے زبانی حل کرنے کیواسطے۔

عجیب اخبارات۔ اسٹریلیا مین ایک ہوٹل کے مالک نے ر[وٹی] پر خبرین چھاپنی شروع کی ہین تاکہ مسافر شوق سے اُنکو [کھانے سے] پہلے خبرین پڑہ لے پھر انہین نوش جان کرے۔

ولایت کا ایک اخبار صابون کے کاغذ پر چھپتا ہی۔ پڑھنے [کے بعد] شوق سے اوسے جسم پر لگا لیجیے۔ اخبار ٹائمز لندن کا [حال سنئے] ہی جسکی اشاعت بھی لاکھون ہی۔ اُسکا ایک بڑا ورق [ہے] جو تمام ایک ساتھ چھپ جاتا ہی۔ اتنے بڑے پرچے کو کمپو[ز کرنے] کے لئے کتنے ملازم چاہئین یہ تعجب انگیز ہی کیونکہ وہ [اخبار] صبح چھپکر تیار گلی گلی بکتا پھرتا ہی اور رات بھر جو دا[قعات] شہر کی محلہ والونے بھی نہ سنی ہو وہ اسمین موجو[د ہوتی ہین۔ پارلیمنٹ کے] اجلاس کے کمرے مین اوسکا ٹیلیفون لگا ہی جو خبر [بھیج] دیتا ہے وہ بجنسہ اسی وقت دفتر مین پہونچتی اور انجن کے [ذریعہ] اوسکے حرف کمپوز ہوتے جاتے ہین۔ اور شام کو جب [ممبر] جلسہ سے باہر نکلے ہین تو دروازہ پر انہین تمام [کارروائی] اخبار مین چھپی ملتی ہے۔

کُتب! کُتب!! کُتب!!!

ہمارے کتب خانہ مین آریہ دہرم سمبندہی کل پستکین سنسکرت - ہندی - اُردو - انگریزی وغیرہ موجود ہین جن مین سے کچھ کتابون کے نام نیچے لکھے جاتے ہین۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
آئینہ رسوم	۶ر	ایک دردناک نظارہ	-ر	جیون چرتر سوامی دیانند سرستی جی مہاراج مصنفہ لالہ دلپت رائے	۴ر
آئینہ تخفیف	۱ر	بقائے نعمت	۲ر		
آریہ ناٹک	۱ر	بھاگوت گیتا اُردو	۶ر	جیون چرتر پنڈت گوردت جی مرحوم	۱۰ر
آریہ درشن	۵ر	بواہ بیوستھا	۱ر	جیون چرتر سوامی شنکراچاریہ	-ر
الجوہر القرآن	۳ر	بدھواہ بیوستھا	۵ر	چانک نیتی۔	۲ر
آجکل کے سادھوؤنکی کرتوت کی اپیل	۵ر	برہم سماج مین کلجگی دیوشکتی۔	۱ر	حقیقت رای کا جیون چرتر	-ر
استغاثہ خرقہ مظلوم	۱۰ر	بدھواہ ازاری	۱ر	خدا کی ہستی کا ثبوت	۱ر
آریہ سماج کیا ہے	۵ر	بیر چرتر (بہادران قوم راجپوت		خبط دولت	۱ر
آریہ سماج کے اصول معہ تشریح	-ر	کی جانبازیان)	۴ر	دہرم کسوٹی	۳ر
انجیلی خدا کا فوٹو	-ر	پرتماپوجن نشیدہ	۴ر	دیسی رہنما ہر دو حصہ	۵ر
انیسوین صدی کا سچا شہید یعنی		پاکھنڈ نوارن	۱ر	دان پتر	-ر
سوانح عمری پنڈت گوردت مرحوم	۱۲ر	ترجمہ وصیت نامہ سوامی دیانند سرسوتی جی	-ر	دیو دہرمی پیغمبر کا پول	۱ر
ایک ضروری واقفیت	۵ر	تحفہ درویش	-ر	دیو سماج اور اُسکے بانی کی حقیقت	-ر
ایک چوکیدار کی رپورٹ	۵ر	تحقیق الالہام	۵ر	دیو سماج کی اندرونی تصویر	۲ر
اگنی ہوتر	-ر	تردید گوشت خوری	-ر	داستان شہر وینس کے سوداگر کی	۴ر
استریون پر سماجک انیائے	۲ر	تحقیق الحق	عصہ	دہرم ارتھ بلی دان	۱ر
ادبھت سُپن	۱ر	ٹھگون کی ٹھگائی	۵ر	دہرم مہا یگیہ بلی دان	-ر
آریہ سماج مین تیسرا بلی دان	۱ر	جگت پرشارتھ دربارہ نیوگ	۲ر	ریاض راز	-ر

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
رسالہ آتشک و سوزاک	۳ر	شرادہ بیبیک	۱ر	علاج الاطفال	۱ر
رسالہ مفید النسوان	۶ر	شراب نوشی کی کی خوفناک برائیان	—ر	فن تقریر	۵ر
سندھیا اردو مجلد	۱ر	شراب پر دو ہزار ڈاکٹرون کی رائے	۰ر	قصہ امیر و نادر	—ر
سماج درشن	۳ر	شراب اور دیگر منشی اشیا پر ایک		کتھا انت چودش	۱ر
سقیاست بیبیک یعنی مباحثہ بریلی	۲ر	ڈاکٹرون کی رائے۔	۱ر	کلجگ کے ستہرون کی کرتوت	—ر
ست دہرم وچار یعنی مباحثہ چاندپور	۱۰ر	شرابی کا حال	—ر	گنگا بھاگیرتی	۲ر
سولہ سہیلیان	۸ر	شرابی کی بی بی	—ر	گنگا اشنان	—ر
ست است پرکاش	۱۰ر	صحت کا دوست	۱۰ر	گلدستہ اصلاح یہ کتاب	
ستیانند اگنی ہوتری کا سچا حملہ	—ر	صدائے بیداری	۰ر	ضرور دیکھیے۔	۷ر
ست بیبیک درپن	۳ر	طریق معاش	۳ر	گرو تیغ بہادر جی کی دہرم پر	
سادہو کیشوانند کی حقیقت	۱ر	طلسمات ناٹک	۲ر	قربانی۔	۱ر
سقراط کی موت	۸ر	علاج الاوہام۔ بھوت۔ کیمیا		گلدستہ رحم	۳ر
سچا یاتری (نہایت عمدہ ناول)	۱۲ر	پہلت جوتش کا بیان۔	عمر	لاہوری سیاپا	ر

المشتہر ڈاکٹر رامچندر ورما شہر میرٹھ

پی۔ آر۔ ورما کی جنرل ایجنسی

(اگر مفصلہ ذیل چیزون مین سے کوئی درکار ہو تو ہماری ایجنسی سے طلب فرمائی)

ہون سامگری فی سیر ۹ر پاؤ بھر اور آدہ سیر کی تھیلیون مین تانبے کے لیے جوڑ ہون کنڈ ۲ر فی سیر۔ نئے نئے فیشن کا لودہیانہ کلا تھ تین روپیہ فی تہان سے سات روپیہ فی تہان تک۔ یہ تہان ۲۰ گز کا ہوتا ہے۔ ممالک مغربی و شمالی کی درسی کتابین آریہ سماج کی پستکین ہر ایک قسم کا کاغذ اور اسٹیشنری کی کل اشیا میرٹھ کی بنی ہوئی قینچیان۔ صابون۔ ٹوپیان گیندین۔ نہایت عمدہ ٹائم پیس عـہ فی ٹائم پیس۔

المشتہر پی۔ آر۔ ورما شہر میرٹھ بڑہانہ دروازہ

لوکل

۴ جولائی کو پنڈت دیوی دیال جی اوپدیشک آریہ پرتی ندہی پنجاب کا ویاکھیان بالس ہیکشن لنشیدہ پر نہایت عمدہ ہوا آپنے بالس ہیکشن لنشیدہ کے بارے میں بہت پرمان دیے لوگ بہت خوش ہوئے۔

آریہ سماج میرٹھ کے معمولی ہفتہ وار جلسے برابر اچھی طرح ہوتے رہے ۲۲ ماہ حال کو اتوار کے دن سری سوامی اچوتانند سرسوتی جی مہاراج کا ویاکھیان دہرم وشئے پر بڑا اوتم اور گمبھیر سار ہوا سوامی جی مہاراج سنسکرت کے بڑے ودوان ہیں حاضرین بڑے ہی محظوظ ہوئے۔ اب آپ دہرہ دون کو پدہارے ہیں۔

آریا کنیا پاٹھ شالہ اور استری سماج کے معمولی جلسے آنند پوربک ہوتے رہے اناتھ کنیاؤں کی حالت اب اچھی ہے اس ماہ میں حسب ذیل دان پراپت ہوا۔ منشی بوتارام انت دہاری ساکن کویل ضلع کرنال نے مبلغ ؎ پاٹھ شالا کے لیے دان دیے آپکا شکریہ تہ دل سے ادا کیا جاتا ہے۔ پنڈت تاراچند شرما و لالہ مہادیو گپت مقام ایلچ پور نے مبلغ ؎ بذریعہ منی آرڈر بھیجے ایشر پرماتما آپ کی منوکامنا پوری کرے۔ لالہ مہتاب سنگھ صاحب وکیل غازی آباد نے اپنے پتر کے بواہ کی خوشی میں مبلغ للعہ دان دیے پرم پتا پرماتمن پر اور بدہو کو چرآستہایو کری۔ سری سوامی اچوتانند جی مہاراج نے مبلغ لعہ کنیاؤں کو مٹھائی قلم دوات تختی وغیرہ کے لیے دان کیے کنیا پاٹھ شالا کی طرف سے آپکو اتینت دھنیاد دیا جاتا ہے۔ بابو تیجرام صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل افسر کرنال کی دہرم پتنی جی نے عصر کی مٹھائی یتیم کنیاؤں کو تقسیم کی اور ایک فوٹوگرافی وعصر کی مٹھائی جاوتری دیوی جی نے تقسیم کی ان دونوں بہنوں کو اتینت دھنیاد دیا جاتا ہے۔ اور بابو کالی سرن کی استری اور بابو دولت رام کی استری نے کنیاؤں کو ...

یکم جولائی کو لالہ جگن پرشاد صاحب پریذیڈنٹ آریہ سماج لال کرتی کی کنیا کا بواہ سنسکار ویدی کی ریتی سے ہوا سنسکار پنڈت تلسی رام د پنڈت دیوی دیال جی اور پنڈت بدری دت جی نے کرایا بدہار کے دن پنڈت دیوی دیال جی نے برہم چریہ آشرم کی ضرورت بتلاتے ہوئے بچپن کی شادی سے جو جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اونکو موثر الفاظ میں جتلایا جسکا اثر سامعین پر بہت اچھا پڑا اسکے بعد پنڈت بدری دت جی اوپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا ممالک مغربی شمالی و اودہ نے بھی اسی مضمون پر مختصر سا لکچر دیا۔

۳ جولائی کو رائے کیدار ناتھ صاحب ایم ۔ اے ۔ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوشیار پور نے اپنے بھتیجے کی شادی تھی رائے صاحب نے فضول خرچی کے وشئے پر ایک عمدہ ویاکھیان دیا اسکے بعد لالہ رام چندر صاحب سکریٹری آریہ سماج لال کرتی نے رائے صاحب کے لکچر کی تائید مختصر الفاظ میں کی لڑکے والے کی طرف سے مبلغ للعہ روپیہ مختلف انسٹیٹیوشن کے لیے دان ہوئے جنکی تفصیل ابھی معلوم نہیں ہوئی معلوم ہونے پر درج رسالہ کی جاوے گی علاوہ اس دان کے مبلغ لعہ پنڈت صاحبان کو دان دیے۔

آریہ بندھو کا پیشگی چندہ دینے والون کے لئے ہمارے تحفے

گذشتہ سالون کی طرح اس سال بہی ہم پیشگی چندہ ارسال کرنیوالے خریدارون کی خدمت مین نہایت مفید اور کار آمد تحایف پیش کرنا چاہتے ہین۔ چونکہ پبلک نے پچھلے سال ہماری تحایف کی نہایت قدر کرکے ہمکو ممنون و مشکور فرمایا تہا اسلئے ہماری عین خواہش ہیکہ ابکی بار بہی ہماری تحایف ویسے ہی مفید بلکہ اُن سے بہی زیادہ نافع ہون اور چونکہ ہم ان مجرب دوائیون سے بڑھکر جو امراض کو دور کرنیکے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہین کسی دوسری چیز کو زیادہ فائدہ مند تصور نہین کرتے۔ اسلئے ہم اپنے نئے سال کے تحفون مین کسی خراب مرض کو استیصال کرنیوالی دوائی کا رکھنا لازمی جانتے ہین۔ چنانچہ آخر ستمبر سنہ ۱۹ء تک آریہ بندھو جلد سوئم کا چندہ پیشگی ارسال کرنیوالے اصحاب کو ایک شیشی داد کی جسکی قیمت ۱۰ ہے اور جسکی صرف چند بار کے استعمال سے اس مرض کا نام و نشان باقی نہین رہتا جس سے ہزارون مریضون کو آرام ہوچکا ہے سینکڑون سارٹیفکٹ موجود ہین مع اُردو زبان کی کتابون کے مفت نذر کرینگے۔

المشتہر ڈاکٹر راجندر وہا بو پراپرائٹر آریہ بندھو میرٹھ

رسید زر

بابو ہری نراین صاحب زمیندار شیرپور۔ عہ	بابو رام پرشاد صاحب منیجر جنٹلمین اینڈ کو متہرا۔ عہ
پنڈت جے نراین صاحب انجنیر میرٹھ۔ عہ	بابو مگن لال صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ نہر میرٹھ۔ عہ
لالہ منالال صاحب رئیس و ساہو میرٹھ۔ عہ	لالہ بنارسی داس صاحب رئیس میرٹھ۔ عہ
لالہ رامانند پال صاحب رئیس و ساہو میرٹھ۔ عہ	بابو جگناتہ صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر۔ عہ
منشی لچھمن سنگھ صاحب تحصیلدار نوای۔ عہ	بابو جیالال صاحب سکنڈ ماسٹر۔ عہ
بابو برج بہاری صاحب سیٹھ گورکھپور۔ ے	بابو گہنشام داس صاحب وکیل میرٹھ۔ عہ
پنڈت چنڈی پرشاد صاحب تیواڑی امروہیہ۔ عہ	لالہ کنہیا لال صاحب رئیس میرٹھ۔ عہ
چودہری بہگوانداس صاحب مستری لوکل بورڈ دہلی۔ عہ	پنڈت جوتی رام صاحب ماسٹر رسالہ نمبر ۲۔ عہ
رام کرشن صاحب مستری دہلی جنرل ملس کمپنی دہلی۔ عہ	لالہ بوٹا رام صاحب انت دہادی کول۔ عہ
منشی نہال سنگھ صاحب وکیل میرٹھ۔ عہ	لالہ شنکر لال صاحب مختار میرٹھ۔ عہ
منشی مراری لال صاحب سپرنٹنڈنٹ کلکٹری میرٹھ۔ عہ	لالہ بابو رام صاحب وکیل میرٹھ۔ عہ
حکیم رام پرشاد صاحب میرٹھ۔ عہ	بابو نراین داس صاحب سرویر موہ پانی۔ عہ

REGISTERED No. A 68.

ओ३म्

विद्यां चाविद्यां च यस्तद्वेदोभयं सह।
अविद्यया मृत्युं तीर्त्वा विद्ययामृतमश्नुते॥

جو منشیہ ودّیا اور اودّیا کے سروپ کو جانکر جڑ اور چیتن دونون کو اُن کا سادھک نشچے کرکے شریر آدی جڑ اور چیتن آتما کو دہرم ارتھ کام اور موکش کی سدھی کے لیے ساتھ ساتھ پریوگ کرتے ہین وے لوکک دُکھ سے چھوٹکر پارتھ کے سُکھ کو پراپت ہوتے ہین۔

انسان کی لوکک و پارلوکک اُنتی کا ایک ساتھ اپدیش ہونے سے ہی منشیہ کا اودّھار ہو سکتا ہے۔ اس پرچہ کا یہی اودیش ہے

आर्य्यबन्धु
آریہ بندہو

بابت ماہ ستمبر سنہ ۱۹۰۰ء

قیمت سالانہ پیشگی بلا محصول ڈاک عہ معہ محصول ڈاک عہ

ایڈیٹر و منیجر و پروپرائیٹر ڈاکٹر راجندر ورما کی اجازت سے پی۔ آر ورما صاحب ایڈیٹر نے مرتب کیا

فیض عام پریس میرٹھ مین چھپا

آریہ بندھو کا دستور العمل

۱ - سلیس اُردو زبان کے لباس مین سہتیا اور وچار پورنک آتمک شاریرک اور ساماجک اُنتی سمبندہی مضامین اپنے معزز خریدارون کی خدمت مین التماس کرنا اس پرچہ کا اودیش ہوگا۔

۲ - جن مضامین سے آریہ پبلک کی مجموعی ترقّی کو صدمہ پہونچنے کا احتمال ہوگا اُنسے اس پرچہ کے کالمون کو پاک رکھنے کا خیال ہر وقت رہیگا۔

۳ - ملکی معاملات اور تھات راج سمبندہی وشیون پر آریہ بندھو مین رائے زنی کرنیکا کسی مہاشے کو حق حاصل نہ ہوگا۔

۴ - یہہ پرچہ ہر ماہ کی آخیر تاریخ تک اپنے پیارے گراہکون کی دست بوسی کے لیئے میرٹھ سے روانہ ہوجایا کریگا۔ جن مہاشیون کو کسی وجہ سے آریہ بندھو کی ماہواری ملاقات پسند نہ ہو اُنکی خدمت مین گذارش ہے کہ بلا تکلف پر دیر ایڈیٹر کو اپنی نارضامندی سے اطلاع بخشین۔ تین ماہ تک کسی مہاشے کا پرچہ قبول فرمانا خریداری کی دلیل متصور ہوگا۔

۵ - قیمت سالانہ معہ محصولڈاک عہ اور بلا محصولڈاک ۱۲ مقرر ہے۔ جو مہاشے مقررہ قیمت بدیہ پیشگی عنایت فرماوینگے وہ خاص شکریہ کے مستحق ہون گے۔ آریہ گنون کی معتبری ہمین اس بات کی اجازت نہین دیتی کہ ہم پیشگی قیمت کو اربنبا کی لازمی شرط قرار دین۔

۶ - آریہ بندھو اپنے عالی دماغ۔ باریک بین۔ دہرم ہتیشی۔ خیر اندیش اور نیک خیال نامہ نگارون کی خدمت مین ہمیشہ بلا قیمت پیش ہوا کریگا۔

۷ - مراسلات کو نرپکش اور منصفانہ مطالعہ کے بعد اُپیوگی ارتھات ہر طرح سے مفید سمجھا جانے پر بلا کم و کاست چھاپ دیا جایئگا۔ لیکن جو مراسلات اشاعت کے لایق نہین سمجھی جاینگی اُنکا واپس کرنا پرچہ کے ادہکاریون پر واجب نہ ہوگا۔

۸ - آریہ سماج انسٹیٹیوشنون کے اشتہار اور نیز ایسے نوٹس جن سے سراسر پبلک کی بھبودی مقصود ہو اس رسالہ مین بلا اُجرت شایع ہوسکین گے۔ ذاتی فایدہ کے اشتہارون پر بشرح ذیل اُجرت لیجایگی۔ ایک سطر پر صرف ۲ر ایکبار نصف صفحہ پر ۱۲ پورے صفحہ پر ۲ متواتر اشاعت کے لئے خاص زخون کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کے طے ہوسکتا ہے۔

نوٹ - کوی ایسا اشتہار طبع نہ ہوگا جس مین ناشایستہ۔ مخش یا خلاف قانون الفاظ ہون یا جو آریہ سماج کے نیمون کے برودہ ہو۔

آریہ سنداہو

آریہ جاتی مین ویدک سنسکارونکی اوشکنا

ہم بارہا اپنی جسمانی روحانی کمزوریون کو محسوس کرتے ہوئے بھی سُکھ کی اِچھا کو نہین چھوڑتے اور بعض حالتون مین تو اسکے لئے اسقدر جدوجہد کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہین کہ دین دنیا دونون کو بھول جاتے ہین۔ مگر خواہ ہم کتنی ہی کوشش کیون نہ کرین اُس پرماتما کے بنائے ہوئے اٹل نیمو نمین ایک بال کا فرق نہین آسکتا مطلب یہہ ہے کہ جس چیز سے جو مقصد ہوتا ہے وہ کداپی ست گت نہین ہوسکتا جبتک وہ چیز اپنی ترکیب بیرونی و باطنی کے لحاظ سے بالکل مکمل نہو ۔ یہی وجہ ہے کہ انسان کو ہر ایک چیز کے اوپر اپنے مفید مطلب بنانے کے لئے بڑی محنت کرنی پڑتی ہے چھوٹے سے چھوٹے کام کی چیز پر بھی اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جب تک وہ کئی ایک سنسکارونسے شُدہ نہین کیجاتی ہم اُسسے کچھ لابھ نہین اُٹھا سکتے۔ ایک چپاتی پر ہی خیال کرنا چاہئے کہ کتنے تغیر و تبدل کے بعد ہمارے کھانے کے قابل ہوتی ہے۔ پہلے کھیت مین بیج بویا جاتا ہے کھاد ڈالکر پرندون سے حفاظت کیجاتی ہے۔ جب پودے اُگ کر باہر نکل آتے ہین اُنکو پانی سے سینچتے ہین۔ کھیت کو گھاس پھوس سے صاف کرتے ہین مویشیون سے محفوظ رکھتے ہین جب اناج پک جاتا ہے اوسکو کاٹ کر بھوسے سے الگ کرتے ہین پھر سُکھانے اور پیسنے کے بعد روٹی پکائی جاتی ہے اگر انمین سے ایک سنسکار بھی چھوڑ دیا جائے یعنی پکانے کے بجائے کچّا آٹا کھالیا جائے تو فوراً پیٹ مین کھلبلی مچ جائیگی کھانیوالا درد سے بیچین ہوکر گھبرا جائیگا اور اگر متواتر کچھ دن اسطرح کیا جائے تو اُسکی جان کے لالے پڑ جائینگے۔ اب غور کرنیکا مقام ہے کہ جس انسانی زندگی کے لئے ہر ایک سنسکرت یعنی سنسکار کی ہوئی چیز کی ضرورت ہے اگر وہ خود سنسکارون سے رہت ہو تو کسقدر حیرت انگیز اور خوفناک معاملہ ہوگا کیونکہ انسان کی زندگی جو کہ قصداً تمام سوسائٹیون کو فائدہ پہنچانے اور اُسکی اپنی ذات کو ترقی کرنیکا موقع دینے کے لئے بنائی گئی معلوم ہوتی ہے پیدایش سے ہی اصلاح کی محتاج ہے۔ باغبان پودون سے پھل حاصل کرنے کے لئے اسقدر محنت کرتا ہے کہ سر کا پسینہ پانْون تک پہنچ جاتا ہے مگر افسوس کہ ہم اپنی اولاد کی ذرہ بھی پرواہ نہین کرتے اسکی وجہ سوائے جہالت کے اور کیا ہوسکتی ہے ؟

واقعی ہمنے اپنی سنتان کو جنگل کی خاردار جھاڑیان تصور کر رکھا ہے کیونکہ اگر ہم انکو اپنے چمنستان کے نونہال سمجھتے تو ہرگز ممکن نہین تھا کہ اُنکے چون کو مفید اور کارآمد بنانے کے لئے ہم اُسقدر محنت اور کوشش نہ کرتے جسقدر باغبان

پودھوں کی حفاظت مین کرتا ہے۔

سچ پوچھو تو انسانی زندگی ہی کلپ برکش ہے جس سے دہرم - ارتھ - کام موکھش آدی میٹھے پھل حاصل ہوتے ہین۔

سولہ سنسکار جنکی ویدک دہرم مین ہدایت کی گئی ہے اور جن سے منش کا جیون سپھل ہو سکتا ہے یہہ ہین۔

(۱) گربھا دان سنسکار یعنی ۲۵ سے ۴۸ سال تک کے جوان اور پورن ودوان برہمچاری کا ۱۶ سے ۲۴ سال تک کی ودوشی کنیا کو پراپت ہوکر سنتان اُتپتی کرنا۔ (۲) پنسون جوکہ حمل ٹھیرنیکے دو یا تین مہینے بعد کیا جاتا ہے (۳) سی منتونین سنسکار جوکہ گربھ استھت ہونے سے چوتھے مہینے مین کیا جاتا ہے گربھ ہی مین بچہ پر ماتا کے کرم وچن اور وچار کا اثر پڑنا شروع ہوتا ہے اسلئے ایام حمل مین عورت کے لئے لازمی ہے کہ صاف کپڑے پہنے حتی الامکان مکلف اور ہوادار مکان مین رہے - دہرم سمبندہی پستکون کو پڑہے اور عمدہ اچھی غذا کہاوے - (۴) جات کرم یعنی جنم کا سنسکار اُسوقت پتا بالک کو گود مین لیکر اُسکے کان مین وید و می یعنی تو وید ہے کہے اور شہد سے سونے کی سلائی کے ساتھ اُسکی زبان پر اوم لکھے استری کو نئے کپڑے نہاوے اور دس روز تک صبح و شام دونو وقت ہون کرتا رہے (۵) نام کرن یعنی نام رکھنے کا سنسکار جوکہ پیدایش سے گیارہ دن بعد کرنا لکھا ہے نام ہمیشہ شاستر انکول اچھا رکھنا چاہئے۔ (۶) نش کرمن یعنی بالک کے تبدیل مکان کا سنسکار (۷) ان پراشن یعنی بالک کو ان کہلانے کا سنسکار یہ گریہ سوترون مین جنم سے چھ ماہ بعد کرنا لکھا ہے (۸) چوڑا کرم یعنی بال کا سنسکار جوکہ جنم کے دوسرے یا تیسرے سال کے شروع مین کرنا مناسب سمجھا گیا ہے (۹) کرن ویدہ یعنی کان بیندہنے کا سنسکار پیدایش سے تین یا چار سال بعد کرنا چاہئے (۱۰) اوپنین یعنی یگیوپویت سنسکار یہہ سنسکار ۸ سال سے ۱۲ سال کی عمر تک ہونا چاہئے اسکے بعد گرو سے گایتری کا اپدیش پاکر بالک برہمچریہ آشرم مین پرویش کرتا ہے۔ (۱۱) سماورتن سنسکار یعنی برہمچریہ مین پورن ودیا حاصل کرکے گھر کو واپس آنیکا ہے (۱۲) بواہ سنسکار یعنی ۲۵ سے ۴۸ سال تک کی عمر والے برہمچاری کا ۱۶ سے ۲۴ سال تک کی برہمچارنی کنیا کے ساتھ بواہ ہونا۔

(۱۳) گرہست آشرم مین پرویش کرنیکا سنسکار یعنی بواہ کرکے گرہست مین داخل ہونا (۱۴) بان پرستھ آشرم مین پرویش کرنیکا سنسکار (۱۵) سنیاس مین پرویش کرنیکا سنسکار۔

(۱۶) مرتک سنسکار یعنی انتشٹی کرم - گھی چندن اور دیگر خوشبودار چیزین ڈالکر مردہ کو آگ مین جلا دینا چاہئے اُسکی راکھ کو کسی ندی مین بہا دینا چاہئے۔

ہر ایک سنسکار مین ہون ہونا چاہیے۔

نوٹ اور رایئن

اتنا وسیع ملک اور آریہ سماج کا محدود کام

کوئی علمی مسلہ اسقدر مشکل نہین جسکو سمجھنے کے لئے ہم ناقابل ہون کوئی جانبازی کا ایسا کام نہین جسکو اس وقت ایسی گری ہوئی حالت مین بھی ہماری قوم کے لوگ سرانجام نہ دیتے ہون لیکن غریب بھارت کی تکالیف اور مصایب کو کم کرنیکا سوال بیشک وہ سوال ہے جسکو ابھی تک ہم حل کر نہین کامیاب نہین ہوئے سچ مچ یہ وہ کٹھن کام ہے جسکی مشکلات کو دیکھکر ہم سب لوگ فرداً فرداً گھبرا کر نراش ہو جاتے ہین مگر مشکلات کو سدراہ پاکر نراش ہونا شیوہ عقلمندی نہین کیونکہ۔ مشکلے نیست کہ آسان نشود ٭ مرد باید کہ ہراسان نہ شود ٭ اگر ہم سب ہمت کی کمر باندہکر کام کرنا شروع کرین تو جس طرح کامیابی شروع مین دور نظر آتی ہے پھر ناکامیابی ناممکن دکھائی دینے لگے۔ موجودہ یتیم خانے سکول کالج اور کنیاؤن کی پاٹھ شالائین وغیرہ جو ان دس پندرہ سال کے عرصہ مین قایم ہوئی ہین کیا وہ صرف اُن چند معدودے اصحاب کی ہمت اور جوانمردی کا نتیجہ نہین جنکے ہر دن مین آریہ سماج کے اپدیش سچے دیش بھگتی کا پرکاش کر چکے ہین۔ اگر سوچ کر دیکھا جائے تو ملک کی آبادی کے مقابلہ مین ان لوگون کی تعداد وہی نسبت رکھتی ہے جو آٹے مین نمک کو ہوتی ہے۔

پس ضرور ان کی محنت کا پھل بھی اسقدر وسیع ملک کے مقابلے مین بہت قلیل اور تھوڑا ہو گا۔ اگر ہم سب ملکر ان دلیش حقیقی بھائیون کی طرح ہمت سے کام کرین تو بیشک بہت جلدی ملک کا سدہار ہو سکتا ہے اگر ہماری قوم کے پاس دو چار غریب یتیم خانون کی بجائے بیس پچیس اچھے اچھے یتیم خانے ہوتے تو کب ممکن تھا کہ ہماری قوم کے یتیم دوسرے ۔ ون کے ہاتھ پڑتے اور ہماری آنکھون کے سامنے انکو بیتسمہ دے جاتے اسی طرح کالجون اور پاٹھ شالاؤن پر وچار کر لیجئے۔

اے رشی سنتان کے ہمدردو بھی اوپاؤ قومی اور مذہبی ترقی کے ہین۔ آؤ ہم سب ملکر ان ذریعون کو بڑھانے کی کوشش کرین۔ اور پبلک کامون مین تمام خود غرضیون سے الگ ہوکر کام کرنا سیکھین۔ ادم شم

دھرم مہامنڈل کے گذشتہ انعقاد نے جو دہلی ایسے غدار شہر مین ہوا تھا نہ صرف پورانک مت کو ڈھول کی پول ثابت کر دیا بلا ایک گونہ آریہ دھرم کی سچائی کا نقارہ بھی بجا دیا۔ ویدک دھرم کے پورانک مت پر فتح پانے کا ثبوت اس سے بڑھکر اور کوئی نہین ہو سکتا کہ باوجود کاشی کے کئی شرومنی پنڈتون مثلاً شیو کمار شاستری کے

پنڈت رام مصر شاستری وغیرہ کے موجود ہونیکے بھی مہامنڈل آریہ سماج کے ساتھ شاستراتھ کرنے کے لئے
اُدیت نہین ہوسکا - سچ ہے جھوٹ مین سچائی کا مقابلہ کرنیکی طاقت ترکال بھی نہین ہوسکتی گیا یہ ہمارے لئے
کم خوشی کی بات ہے کہ اس موقع پر پورانک مت کے بڑے بڑے مانینہ پنڈتون کے مُکھ سے صغیر سنی کی شادی کی
تردید کی شکل مین سچائی پھوٹ کر نکل پڑی پرماتما کرے وہ دن جلد آئے کہ ہمارے اور ہمارے پورانک بھائیون کے
خیالات ایک ہون -

آتم پرساد

इह वेद चेदी दथ सत्यमस्ति न चेदिहावेदी न्महती विनीष्टुः॥
भूतेषु भूतेषु विचिन्त्य धीराः प्रेत्यास्माल्लोकादमृता भवन्ति॥

(ارتھ) اس برتمان ہی جنم مین یدی آتما کو انوبھو کر لیوے تو منش جنم اور اوسکا پریشرم سپھل ہے
یدی اس جنم مین انوبھو نہ کیا تو مہان ناڑتا مین آنے والے شریر وا اندریونکے بندہن مین چھیدن کا ترنتر
برتمان روپ دیو او تم پرکار کے جن - منش - تریک - پشو - اور ستھاور برکش آدی یونیون مین جنم
مرن کا بار بار ہونا روپ دُکھ کا - وناش ہوتا ہے اسلئے ستھاور پرینت یونیون مین ایک کہون سے
پورت پرانیون کے آواگمن کو دیکھتے ہوئے یوگی لوگ دھیان شیل وِدوان جن یوگ دھیان سے
چراچر جگت مین وِشیش چنتلے پرماتما کو ساکشات کر اس پُتر دھن اور پرتشٹھا کی اچھا روپ پریکش
سنسار سے گرہن کئے ہوئے شریر کو چھوڑ کے ارتھات مرن کو پراپت ہو کے کیول پرماتما ہی کا دھیان
کرتے ہوئے اودیا آدی سے ہونے والے دُکھون سے پرتھک ہو کے مُکت ہوتے ہین -

(تشریح) رشی اُپدیش کرتے ہین کہ ہے شِشیہ جس انسان نے اسی جنم مین پرماتما کو انوبھو کر لیا تو اوسکا سچا
مقصد زندگانی حاصل ہو گیا اوس نے اپنے جنم اور پریشرم کو سپھل کر لیا اور جس نے منش دیہہ پا کر پرماتما کو نہین
جانا اوسکو نانا پرکار کی یونیون مین پڑ کر جنم مرن کے کشٹ ضرور اوٹھانے پڑین گے نہ معلوم کتنے جنمون کے دُکھ اوٹھا کر
پھر منش جنم پراپت ہوگا اسی لئے یوگی جن اور دھیر پُرشون نے نانا پرکار کی یونیون کے کشٹ آواگمن کے دکھون کو
دیکھ کر چراچر جگت مین ایشر کو ویاپک جان کر یوگ کے سادھنون کے ذریعہ سے پرم پتا جگدیشر مین مگن ہو جاتے
ہین اور اس دیہہ کو تیاگ کر موکش دہام کو پراپت ہوتے ہین - اصل بات یہ ہے کہ منش دیہہ بڑی مشکل سے پراپت
ہوتی ہے منش جنم مین ہی انسان موکش یا نجات کے لئے اوپاے کر سکتا ہے اور جتنی یونیان ہین وے سب

بہوگ یونی کہلاتی ہین انہین صرف معیاد مقررہ تک بڑے یا بہلے نتایج بہوگنے پڑتے ہین اس جیو کو انیک بہوگ یونیان بہوگ کر تب پہر انسانی جسم ملتا ہے پس جس آدمی نے انسانی زندگی مین پرماتما کو انوبہو نہین کیا اوس نے اپنے جنم کو اکارتھ کھو دیا جس طرح پشو پکشی اِس سنسار مین آکر کہا پی کر مرگئے اسی طرح اوس انسان کی زندگی بہی نسپہل ہی گئی جس نے موکش کے لئے اودّم نہین کیا جسطرح مورکھ ہیرے کو کنچ سمجھکر پھینکدیتا ہے اوسی طرح اگیانی پرُش اِس مُنش دیہہ روپی رتن کو جو بڑے اُتم کرمون کرکے پراپت ہوتا ہے سنساری وشیون مین پہس کر نشٹ بہرشٹ کر دیتا ہے دہن ہین وہ پرُش جنھون نے اپنے شریر کو ایشور پرماتما کی آرپن کر دیا مبارک ہین وہ انسان جنکی زندگی پرماتما کی یاد مین گذرے آدسجنون پرم پتا پرماتما کی شرن لین اپنے آپکو اونکے چرنون مین ڈالدین اور موکش کے بہاگی ہون ۔ اوم شم

شکشائین

सत्यंमातापिताज्ञानंधर्मोभ्राता दया सखा॥शान्ति पत्निक्ष-
मापुत्रः षड़ेते मम बान्धवाः ॥

(ارتھ) ست میری ماتا ہے اور گیان پتا ۔ دہرم میرا بہائی ہے اور دیا متر شانتی میری استری ہے اور چہما پُتر یہی چھہ میرے بندہو ہین ۔

(تشریح) واقعی جو شخص مذکورہ بالا چھہ گنون کو اپنے اصلی رشتہ دار سمجھتا ہے وہ سچا کُٹمب دار ہے وہ سدا سُکہی رہتا ہے کسی سنساری مُنش نے ایک گیانی کو آنند اور سکہی دیکھکر کہا کہ سنسار مین سُکہہ اوسکو ملتا ہے جسکے ماتا پتا بہائی استری پُتر آدی رشتہ دار اچھے ہوتے ہین آپکو آنند مین مگن دیکھتا ہون مگر تمہارے رشتہ دار نظر نہین آتے مین بڑا حیران ہون کہ پہر آپکو آنند کہان سے پراپت ہوا گیانی نے کہا بہائی جن سنساری رشتہ دارون سے تم سُکہہ کی پراپتی بیان کرتے ہو در حقیقت اون سے سچا سُکہہ نہین مل سکتا چاہے وہ کیسے ہی اچھے ہون لیکن جو میرے رشتہ دار ہین وہ سچے سُکہہ کے دینے والے ہین سُن میری کُٹمبی یہ ہین یعنی ماتا تو میری ست ہے گیان میرا پتا دہرم میرا بہائی ہے اور دیا متر شانتی میری استری ہے اور چہما میرا پُتر یہہ چہہ ون مجھکو سدا آنند ہی آنند دیتے ہین ۔

अनित्यानि शरीराणि विभवोनैव शाश्वतः
नित्यंसन्निहितोमृत्युः कर्त्तव्योधर्मसंग्रहः

(ارتھ) شریرا نت ہے بی بھو (دہن دولت) بھی سدا نہین رہتا مرتیو سدا نکٹ ہوتی جاتی ہے اس کارن دہرم کا سنگرہ کرنا چاہیئے۔

(تشریح) جو سجن شریر اور دہن دولت کو ناپائدار اور آنے جانے والا سمجھہ کر دہرم کو جمع کرتے ہین اونکی نجات ہے سنسار ساگر سے شیگہر ہی پار اوتر جاتے ہین اور جو لوگ شریر کے بہوگون اور دہن دولت کی لالساءین پہنسے رہتے ہین وہ مہان دُکھ کو پراپت ہوتے ہین پس متر و دہرم کا سنچے کرو۔

नविप्रपादोदककर्दमानि न वेदशास्त्रध्वनिगर्जितानि।
स्वाहास्वधाकारविवर्जितानि श्मशानतुल्यानि गृहाणि तानि॥

(ارتھ) جس گھر مین ودوانون کے چرنون کی دھول نہین پہونچے اور نہ وید شاستر ون کے شبدون کی گرجنا ہوتی ہو اور جس گھر مین سواہا اور سودہا کی دُہنی نہ آتی ہو نشچہ کرکے جانو کہ وہ گھر شمشان کی سمان ہے۔

(تشریح) اس اشلوک کا مطلب یہہ ہے کہ جس گھر مین ودوان (عالم) لوگون کی آمد رفت نہین ہوتی اور وید شاستر ون کا پڑہنا پڑہانا نہین ہوتا اور جس گھر مین ہون یگ نہین ہوتے وہ گھر مرگہٹ کی برابر ہے آریہ ورت نواسی -- اگر رشی کے اس وچن پر عمل کرکے عالم فاضلون کی عزت اور قدر کرین مورکھ براہمنون کو مہاراج اور پنڈت جی کہنا چھوڑ کر سچے ودوان کو گھر پر بلا کر آدر ستکار کرین بجائے عربی اور فارسی کے وید اور شاسترون کو پڑہا پڑہایا کرین اور صبح شام ہون یگ کیا کرین تو تہوڑے ہی عرصہ مین اس دیش کی کایا پلٹ جاوے سارے دُکھ دور ہو جاوین جگت پتا بہارت نواسیون کی ایسی بدہی کب ہو گی ؟

मातृवत्परदारांश्च परद्रव्याणि लोष्टवत्। आत्मवत्सर्वभूतानि यः पश्यति स पश्यति॥

(ارتھ) دوسرے کی استری کو ماتا کے سمان دوسرے کے درویہ (دولت) کو ڈہیلے کی سمان سب بہوتون کو اپنی آتما کے سمان جو دیکھتا ہے وہی دیکھنے والا ہے۔

(تشریح) بہت ٹہیک ہے جو شخص سوائے اپنی استری کے دنیا بھر کی استریون کو ماتا کی برابر جانتا ہے اور پرائے دہن دولت کو پتھر کے برابر سمجھتا ہے اور جیو ماتر کو اپنی آتما کی برابر جانتا ہے وہی دیکھنے والا ہے وہی آنکھ والا ہے مبارک ہین وہ لوگ جو اس رشی کتھن پر عمل کرتے ہین لعنت ہے اون نالائقون پر جو پرائی استری کی طرف بُری نگاہ سے دیکھتے ہین یا پرائے دہن کو چُراتے ہین اور جیودن کو دُکھ دیتے ہین ایسے پاپی منش ہی نرک گامی ہوتے ہین۔

سنتان اوتپتی

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ بندہو جلد ۳ نمبر ۲ کا صفحہ ۴۲)

جات وید سنسکار ہونے کے بعد بالک اور ماتا کی رکشا (حفاظت) اچھی طرح سے ہونی چاہئے دسوین روز بالک سمیت ماتا کو خوشبو دار اوشدہیان سفید سرسون اور لودہ کا اوبٹن ملکر اشنان کرانا چاہئے کپڑے ہمیشہ صاف اور ستھرے رہنے چاہئین میلاپن بالکل نہ رہنے پاوے ہر روز صبح شام اوس مکان مین ضرور ہی ہون کرنا چاہئے دس پندرہ روز تک گھرانے کی بڑی بوڑہی دو چار استریان ماتا اور بالک کے پاس دن رات بنی رہین تاکہ حفاظت اچھی طرح ہو سکے بالک تو ماتا کا دودہ ہی پیے گا ماتا کو ایسی غذا دینی چاہئے جو پشٹی کارک اور سریع الہضم ہو اور بچے کو بھی کسی طرحکا نقصان نہ پہونچا دیوا گو یعنی ہریرا سب سے اچھی غذا ہے اور دودہ اور چاولون کی کھیر بھی نہایت عمدہ مقوی غذا ہے اوسکو بھی کبھی کبھی کھلایا کرین اور ہر روز پیپل۔ پیپلا مول۔ چب۔ چیتا۔ سونٹھ اور الائچی کا سفوف ایک ماشہ دو تولہ گھی مین ملاکر صبح اور شام دینا چاہئے پندرہ روز تک مذکورہ بالا غذا کا استعمال کراتے رہین اگر نمکین چیز کو جی چاہے تو گیہون کا بہنا ہو دلیا نمک ڈال کر جس مین خوب گھی ڈالا گیا ہو کہلا وین ۱۵ روز کے بعد دودہ گھی دال روٹی سبزی ترکاری وغیرہ ہر قسم کی چیز کہا سکتی ہے اس عرصہ کے بعد نام کرن سنسکار کی کارروائی شاسترون کی موافق کرے اب بالک کی پرورش اور حفاظت کرنا ماتا کے اختیار مین ہے براہمن گُن کرم سبہاؤ والی سنتان بنانے کے لئے ماتا کا عین فرض ہے کہ صبح اور شام بالک کو گود مین لیکر ہون یگ کیا کرے اونچے سُر سے وید منترون کا اوچارن کرے ہمیشہ دہرم شاسترون کو پڑہتی رہے بالک کو بڑے بڑے رشی مُنیون اور دہرماتماؤن کی چترد کہلایا کرے سدا بالک کے کان مین دہرم سنبندہی شبد ڈالتی رہے اوہرم اور پاپ یکُت کوئی کام اور چیشٹا نہ کرے براہمنون کے جو گُن کرم سبہاؤ پہلے بیان کر چکے ہین اونہین کے انکول اچار اور بیوہار کرے چار پانچ برس کی عمر تک بالک کو ماتا سے ہی کام پڑتا ہے لہذا اس عمر تک ماتا کو بڑی ساؤدہانی کے ساتھ بچّے کی حفاظت اور تربیت کا دہیان رکہنا اور اپنا فرض پورا پورا ادا کرنا چاہئے کیونکہ سنتان کی گُن کرم سبہاؤ کی بنیاد ماتا کے گربھ سے ہی شروع ہو جاتی ہے اس لئے گربھ سے لیکر چار پانچ برس کی عمر تک ماتا کو بڑی ہی ہوشیاری کے ساتھ بالک کے ساتھ برتاؤ کرنا مناسب ہے جس ورن کی سنتان بنانی ہے ویسا ہی اچار بیوہار اور بالک سے بات چیت بول چال بہی اوسی طرح کی ہونی چاہئے اب اس عمر کے بعد بالک پتا کے پاس زیادہ آنے جانے لگتا ہے

اوسکو چاہئے کہ وہ بھی پچھے براہمنون کی طرح بالک کی تعلیم اور تربیت مین کوشش کرے بچے کو سدا وید اور شاستروں کی باتین سنایا کرے اور اونکی طرف رچی بڑہاوے اور ورنون کا بھی بودھ کراتا جاوے یا ۵ برس کی عمر تک پتا کا فرض ہے کہ سنتان مین براہمنون کے سے گن کرم سبھاؤ پیدا کرنے کی کوشش سدا کرتا رہے جہان وید شاستروں کی سبھا ہوتی ہو یا اوردہرم کے اوپدیش ہوتے ہون وہان اپنے ساتھ لیجایا کرے ہر وقت اپنی صحبت مین رکھے کسی بُری صحبت مین نہ جانے دے ۸ یا ۹ برس کی عمر مین یگوپویت کرا کے کسی ودوان براہمن کی سیوا مین یا کسی اوتم گروکل مین ودیا دھین کے لیئے بہرتی کردے ۲۵-۳۶ یا ۴۸ سال تک ودیا آدہین کراوے وہی ودیا پڑہانی لازم ہے جسکی آگیا ویدون مین براہمن کے لیے دی گئی ہے اگر اس ترکیب سے جو ہمنے بیان کی ہے سنتان اوتپن کیجاوے گی تو وہ سنتان اوس ہی براہمن گن کرم سبھاؤ والی ہوگی اسمین کسی طرحکا سندیہہ نہین رکہنا چاہیے پہلے زمانہ مین ایسا ہی کیا کرتے تہے تب ہی براہمن کی سنتان براہمن اور کشتری کی کشتری ہوتی تہی چونکہ ہزاردن اور لاکہون برس تک اسی قسم کا سلسلہ جاری رہا اور براہمن کا بیٹا براہمن ہی ہوتا رہا لیکن آجکل جہالت کے زمانہ مین مورکہون نے ورن ویوستہا کو جنم پر قایم کرلیا حالانکہ یہہ بڑی بہاری غلطی ہے۔

(باقی آیندہ)

مفید اور کار آمد باتین

(ٹوٹے ہوئے سنگ مرمر کے برتن کو جوڑنیکا نہایت عمدہ مصالح) مردہ سنگ اور سندور کو ہموزن لیکر سل پر خوب باریک پیسو اور اوسمین تہوڑا سا گلا سیری نم ملاکر پتلی سی لئی بنالو اور اس لئی سے ٹوٹے ہوئے سنگ مرمر یا دیگر پتھر کے برتن کو جوڑ دو اور خشک ہونے دو البتہ خشک ہونے مین کئی روز لگین گے لیکن خشک ہونے کے بعد اسقدر پایدار ہو جاوے گی کہ پتھر ٹوٹ جائے مگر جوڑ نہ کہلے اس مین پانی اور آگ بالکل اثر نہین کرتی (کیکر کا گوند) کیکر کا گوند لعاب کی شکل مین بناکر کاغذ جوڑنے کے کام مین آتا ہے ہمارے دیسی کاریگر گوند کا لعاب عام طور پر پانی مین گہول کر بنا لیتے ہین با قاعدہ اور عمدہ لعاب بنانا نہین جانتے خالص گوند کا لعاب استعمال کرنے سے گوند خشک ہو جانے پر تڑخنے لگتا ہے اور کاغذ کی سطح کو چہوڑ دیتا ہے اور جس طرح ہمارے دیس مین گوند کا لعاب بناتے ہین وہ چند روز مین سڑ جاتا ہے اوسمین بدبو ہو جاتی ہے ہم اسکے لعاب بنانے کی ایک ایسی عمدہ ترکیب ہدیہ ناظرین کرتے ہین کہ جو مدت تک نہین سڑتا اور نہایت پایداری کے ساتھ کاغذ کو گرفت کرتا ہے برسات مین نمی نہین لاتا ترکیب یہ ہے کہ کیکر کا گوند اور کتیرہ گوند ہموزن لیکر دونون کو خوب باریک پیسو پھر اسمین پانی کے بجائے سرکہ ملاکر آنچ پر گرم کرو اور اوسمین تہوڑا سا شہد بھی ڈالدو جب سب خوب گہل جاوے اور لعاب ایک جان ہو جاوے تب

چہاں کر سرد ہو جانے پر شیشی میں بہر کر کہہ چہوڑو شیشی کا منہ کاگ سے بند کر دو یہ لعاب برسوں تک بہی خراب نہیں ہوتا اور نہ بدبو ہوتی ہے چیپ ایسا زوردار ہوتا ہے کہ سریس کو مات کرتا ہے۔

(کتیرہ گوند) ہمارے دیس میں کتیرہ گوند کو دوایوں میں خرچ کرتے ہیں گرمی رفع کرنے کے لئے اُسکے لعاب کو پلایا کرتے ہیں مرض اسہال میں دست بند کرنے کے لئے بھی یہ ایک عمدہ چیز ہے چنانچہ کتیرہ - کیکر کا گوند - کتھ - اور چینی ہموزن لیکر خوب باریک سفوف کر کے ۶ ماشہ کی مقدار سے دنمیں ۳ دفعہ پانی سے پہانک لینے سے اسہال اور پیچش کے دستوں کو بند کر دیتا ہے ماسوائے اسکے کتیرہ گوند سے ایک لئی بہت اچھی طیار ہوتی ہے جس سے کنچ اور چینی کے ٹوٹے ہوئے برتن بڑی مضبوطی کے ساتھ جوڑے جا سکتے ہیں چنانچہ اوسکا نسخہ حسب ذیل ہے - مردہ سنگ ۳ حصہ بجہا ہوا چونا ۲ حصہ کتیرہ گوند ایک حصہ تینوں چیزوں کو روغن السی کے ساتھ سل پر خوب باریک پیسکر لئی سے بنالو اور اس سے ٹوٹے ہوئے برتنوں کو جوڑدو بہت پایداری کے ساتھ جوڑ جاوینگے ۔

علوم و فنون

علم کیمیا

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ بندھو جلد ۳ نمبر اول کا صفحہ ۱۲)

اور بھی ایسے موقعے ہیں کہ جنمیں منجمد اشیاء معمولی گرمی کی حالت میں ہوائی اشیاؤں کے ساتھ ملنے کے قابل ہوتی ہیں لیکن جنمیں گرمی کا درجہ زیادہ ہوتا ہے اگرچہ وہ کشش کیمیاوی کے خلاف ہے لیکن تاہم بعض موقع پر گرمی کی طاقت انفصال کیمیاوی کی طاقت کو دوبالا کر دیتی ہے لکڑی اور کوئلہ جب اوکسیجن کے ساتھ ملتے ہیں یعنی جب جلتے ہیں اُسکا سبب گرمی ہی ہوتی ہے یہ ایک زندہ ثبوت اوپر کے مسئلہ کی تائید میں موجود ہے اس قسم کے تجربوں میں جب ایک دفعہ اتصال کیمیاوی شروع ہو جاتا ہے تو خارجی گرمی نہایت شدت کی پیدا ہو جاتی ہے جیسے کہ کوئلہ اور لکڑی کے جلنے سے پیدا ہوتی ہے اس طریقہ کو جان کر آگ پیدا کی گئی اور اُس سے فائدے اوٹہائے گئے ۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ دو اجسام کے ملنے میں ایک تیسرا جسم (جو ان دونوں میں سے کسی کے ساتھ بھی ملنے کے قابل نہیں ہے) اور نہ ان کے ساتھ مل کر کوئی مرکب بناتا ہے اتصال میں بہت مدد دیتا ہے جیسا کہ اگر اوکسیجن اور ہیڈروجن ملائی جاویں تو نہیں ملتی لیکن اسپنجی پلاٹینم کے لگاؤ سے یہ دونوں ہوائیں آپس میں فوراً اتصال پاتی ہیں حالانکہ پلاٹینم دہات ان دونوں میں سے کسی کے ساتھ ملنے کی قابلیت نہیں رکہتی اور نہ ہی پلاٹینم پانی کے ساتھ ملتی ہے - لیکن جہاں دو اجسام کے ملنے میں تیسرا جسم ایک سبب ہوتا ہے اور ایک مرکب بنتا ہے یہ بات ظاہر ہے کہ اوسکا اثر

نہایت ہی تیزی کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ جیسا کہ اکیلا جست پانی کے اجزا کو علیحدہ نہین کر سکتا لیکن اگر اوس مین گندہک کا تیزاب ملا دیا جاوے تو فوراً پانی کو پھاڑ کر علیحدہ کر دیتا ہے اور پانی کی اوکسیجن ہوا جست کے ساتھ مل جاتی ہے اس سے ظاہر ہے کہ اکیلا جست اکسیجن اور ہیڈروجن کو کہ جنکے ملنے سے پانی بنا ہوا ہے علیحدہ کرنے کی قابلیت نہین رکھتا لیکن گندہک کا تیزاب ملانے سے کئی ایک اتصال کیمیاوی واقع ہوتے ہین خاصکر جست گندہک اور اکسیجن کے اتصال سے ایک مرکب پیدا ہوتا ہے جسکو سلفٹ اف زنک کہتے ہین۔

جب دو اجسام آپس مین ملے ہوئے ہوتے ہین جس طاقت کے ساتھ وہ اوس مرکب مین قایم رہتے ہین وہ نہ صرف اونکی باہمی کشش کیمیاوی پر منحصر ہوتی ہے بلکہ اونکی متناسبہ مقدار پر بھی اسکا بہت کچھ دار و مدار ہوتا ہے مثال کے طور پر ہم یون کہہ سکتے ہین کہ ایک مرکب جس مین ایک حصہ الف ہے اور ایک حصہ ب ہے اوسکی نسبت وہ مرکب جس مین ایک حصہ الف اور دو حصہ ب ہے الف کو کھینچنے کی زیادہ طاقت رکھتا ہے اسی طرح جس مین دو حصے الف ہے اور ایک حصہ ب وہ سب سے پہلے بیان شدہ مرکب کی نسبت ب کو کھینچنے کی زیادہ طاقت رکھتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ جس قدر کسی چیز کی مقدار زیادہ ہوتی ہے اوسیقدر اوسمین کیمیاوی کشش بھی طاقت ور اور زیادہ ہوتی ہے زیادہ توضیع کے لئے یون سمجھئے کہ اگر ایک مرکب مین دو حصہ الف اور دو حصہ ب ملے ہوئے ہین تو اوسمین سے ایک حصہ الف یا ب کو علیحدہ آسان ہوگا یا یون کہئے کہ کم طاقت صرف کرنی پڑے گی بہ نسبت اسکے کہ اینمین سے ایک حصہ الف یا ب خارج ہو جانے کے بعد دوسرا حصہ نکالا جائے کیونکہ اوسوقت ایک جزو دو حصے ہے اور وہ دوسرے ایک جزو کو زیادہ طاقت سے کشش کر رہا ہے۔ (باقی آیندہ)

جیون ودیا

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ ہند ہو جلد ۲ نمبر ۱۱ کا صفحہ ۳۳۶)

چونہ کاربانک ایسڈ کے ساتھ ملنے کی ایسی ہی کشش رکھتا ہے جیسے ایلیومینیا ایمونیا کے ساتھ ملنے مین رکھتا ہے اگر چونہ ہوا مین رکھا جائے تو یہ اسمین سے تری اور کاربانک ایسڈ کو کھینچ لیتا ہے اور اُن سے ملکر ایک نرم مرکب کاربونیٹ اوف لایم بن جاتا ہے۔ چاک یا کھریا مٹی اصل مین یہی نرم مرکب ہے۔ گارا کھلی ہوا مین رہنے سے سخت ہو جاتا ہے کیونکہ کاسٹک چونہ جو اسمین ملا ہوتا ہے کاربانک ایسڈ کو جذب کر کے کاربونیٹ مین تبدیل ہو جاتا ہے۔ اکثر مٹیون مین کم و بیش مقدار مین چونہ ضرور پایا جاتا ہے۔ چنانچہ پنڈول یا چکنی مٹی اور کاربونیٹ اوف لایم ہی کا مرکب ہوتا ہے۔

جب کوئی تیز ترشی ملائی جائے تو چونہ سے کاربونک ایسڈ علیحدہ ہوجاتا ہے۔

کاربانک۔ کاربانک ایسڈ اصل مین نہایت کمزور کہٹائی ہے اسلئے قریبًا تمام کہٹایان اسکو چونہ کے مرکبات سے علیحدہ کردیتی ہین۔

تمام زرخیز زمینون مین علاوہ چونہ اور چکنی مٹی کے پیپونڈی بہی ہوتی ہے۔ یہ پیپونڈی اُن گلتے ہوئے ترکیب الیہ کہنے والے مادّون سے بنتی ہے جو کہ مرنے کے بعد زمین پر گر کر اسمین پیوست ہوگئے ہون۔ اسطرح زمین مین بہت سے پردے ہین مگر یہ سب اُن چار ضروری عناصر کے ملنے سے ہی بنے ہوتے ہین جنکو اوکسیجن ہائڈروجن نائیٹروجن اور کاربن کہتے ہین۔

زمین کی پیپونڈی کے دو حصے ہوتے ہین۔ ایک وہ جسمین ترکیب الیہ کے نشانات باقی پائے جاتے ہین دویم وہ جسمین ایسے نشانات نہین ہوتے۔ پہلے حصے مین ریشے سے باقی ہوتے ہین مگر دوسرے حصے مین ایک سیاہ مادہ بنا ہوتا ہے اور ریشہ کا نام و نشان تک نہین پایا جاتا۔

جو حصہ بالکل گلا ہوا ہوتا ہے اسکو انگریزی کی کیمسٹری مین ہومک سبسٹینس Hymic Substance کہتے ہین۔

یہ مادہ اصل مین وہ آسان حالت مین آئی ہوئی پہلی شکل ہوتی ہے جسمین سے ترکیب الیہ کے چار لازمی عناصر اصول زندگی کو چھوڑنے کے بعد گذرتے ہین اور اسمین سے گذر کر لامحدود کیمیائی طاقت کے زیر اثر ہوجاتے ہین۔ ہومک مادہ مین ہمیشہ ترشی کی خاصیتین پائی جاتی ہین۔ ایسو جہ سے یہ تیز الکلی اور پانی کے مرکبات مین بہت جلدی تحلیل ہوجاتا ہے اور جب تیز ترشی ملائی جائے تو فوراً الکلی سے علیحدگی اختیار کرلیتا ہے۔ یہ خالص پانی مین ہرگز تحلیل نہین ہوتا۔

(باقی آیندہ)

مراسلات و متفرقات

(نامہ نگارون کی رائے کا ایڈیٹر ذمہ وار نہین ہے)

ڈی۔اے۔وی۔اسکول میرٹھ

(سلسلہ کے لئے دیکھو رسالہ آریہ بند ہو بابت ماہ اگست کا صفحہ ۴۸)

میرٹھ سماج کے ممبرون کے لئے اور آریہ سماچار میرٹھ کے خریدارون کے لئے ہمارے معزز احباب بابو صاحبان گنگا پرشاد ایم۔اے۔ دگھاسی رام ایم۔اے کی تقریری اور تحریری مخالفت کل کی بات ہے۔ ان ہر دو وِ دوان مہاشیون کا

ایک سبہا جاتی تعلیم گاہ کے خلاف ہونا خالص طور پر حیرت کا نظارہ تہا۔ اس سے بڑہکر تعجب انگیز وہ کوشش تھی
جوان اصحاب کی طرف سے میرٹھ سماج کو موم کی ناک بناکر جادہ مستقیم سے ہٹانے کے لئے ظہور مین آرہی تھی۔ خوش
قسمتی سے ہماری انترنگ سبہا ان دنون اچھی حالت مین تہی۔ معزز سبہا سدون نے معاملات زیر بحث پر معقول غور
کے بعد بابو صاحبان موصوف کے مشورون پر صاد کرنے مین کالج کی تحریک کا سراسر نقصان تصور کیا اور بذریعہ ایک مدلل
رزولیوشن کے ظاہر کردیا کہ میرٹھ آریہ سماج ایک پرانی اور پختہ تحریک کے مقابلہ مین ایک غیر مستند اور غیر ضروری تجویز کو
امنا دھد قنا کہنے کے لئے تیار نہین ہے۔ ہمنے بہی اپنی معزز سبہا کے فیصلہ کی معقولیت کی حمایت مین مقدور بہر حصہ لیا
اور جونہین کہ شریمان منشی لچہمن سروپ صاحب کے پرزور قلم سے ویدک انسٹیٹیوٹ نامی سلسلہ شائع ہوا وہین کالج
کی تحریک کے لئے ہمارا ناچیز اولتساہ دوبالا ہوگیا۔ کالج کمیٹی کے اجلاس منعقدہ مقام رڑکی مین اسبات کا فیصلہ ہوتے
ہی کہ جس مقام کی آریہ سماج مصارف کی کفیل ہو وہان پر مجوزہ کالج کا بنیادی اسکول کہول دیا جائے۔ ہم اور ہمارے
چند احباب اس مضمون پر وچار کرنے لگے اور آخرالامر اس نتیجہ پر پہونچے کہ کالج کمیٹی کی خدمت مین بدین مضمون درخواست
کرین کہ اگر مجوزہ اسکول میرٹھ مین کہولا جاوے تو ہم لوگ مستقل فنڈ کی آمدنی سے زاید مصارف کو برداشت کرنے
کے لئے تیار ہین شریمان منشی نہال سنگھ صاحب۔ شریمان بابو کشن لال صاحب۔ شریمان بابو کنور پرشاد صاحب
اور شریمان لالہ گہاسی رام صاحب تانونگوے۔ . . . . ہمارے اس مشورہ مین شریک تہے۔ تمام نشیب و فراز
پر غور ثانی کے بعد مجوزہ درخواست کے قریبًا جملہ معاونین کا ایک ڈیپوٹیشن شریمان منشی لچہمن سروپ صاحب کی
خدمت مبارک مین حاضر ہوا منشی صاحب نے اپنی معمولی منکسر المزاجی کے مطابق بہت دیر تک اس مضمون پر تقریر
فرمائی کہ ہمین اسکول کے متعلق کاروبار کے انجام دہی کی نہ تو لیاقت ہے نہ فرصت۔ جب ڈیپوٹیشن کی طرف سے
اس باضابطہ تقریر کا معمولی خوشامدانہ جواب بہگت چکا تو سلسلہ گفتگو اس ٹیک پر ختم ہوا کہ مجوزہ درخواست کو داخل
کرنے اور اوسکی شرائط کی تعمیل کے لئے ایک باقاعدہ کمیٹی وضع کی جائے۔ آپ جانتے ہین کہ "از یار یک اشارہ واز
ما بسر دویدون" منشی صاحب کا ایما پاتے ہی یار لوگون نے جہٹ پٹ کالج یونین کے نام سے ایک کمیٹی وضع کروائی
اور ہمنے جملہ احباب کے حکم سے آنریری سکرٹری کا جامہ زیب تن کرکے گہٹ سے درخواست داغ دی یہی وہ کالج
یونین ہے جسکا نام لے لیکر ہمین صلواتین سنائی جارہی ہین۔ ابہی مغفور و مرحوم کمیٹی کیسے ذمہ داریان ہین جنکے گہٹنے
کو دربار کے سامنے ٹیکنے کی عوض مین ہمین مردود قرار دیا جاتا ہے۔ ناظرین! آپ چندے اور تامل فرمائین اب ہم آپکو
اپنی داستان کے باب اول تک لے پہونچے ہین۔ یہانتک کے سفر مین ہمین جن جن مصائب کا شکار ہونا پڑا ہے اونکا

ذکر خیر بھی آپ صاحبان کے گوش گزار کیا جاویگا۔ ہمنے اوس کڑوے کریلے کو شیرہ نبات مین لپٹانے مین کسر نہین رکھی لیکن بعض خوش خور احباب اسدرجہ نازک مزاج ہین کہ الامان! ایک ایک لقمہ پر ناک بھون سکوڑتے ہین اور ہمین پہاڑون پر چڑہکر سنگسار کرنے کی فکر مین ہین۔ (باقی آیندہ)

راقم۔ سینے کو چمن بنائینگے ہم وہ گل کہائینگے گل کہلائینگے ہم

حکماء۔ عقلاء۔ فضلاء اور صلحاء کے قیمتی اقوال

۱۔ اس بات سے مت ڈرو کہ مرنے کے بعد تمہاری بدنامی ہوگی ۲۔ راستی کی تائید کرنے سے دل مضبوط ہوتا ہے ۳۔ جہالت زندون کی موت ہے ۴ جو جہوٹی تعریف کرتے ہین ہمکو راستہ سے گمراہ کرتے ہین اور عیب چنین اس راستہ کی مشکلات سمجہاتی ہین ۵۔ جو شخص سُن نے سے پہلے جواب دیتا ہے وہ احمق ہے ۶۔ کسی کی بات کاٹکر بولنا عقلمندی کی علامت نہین ۷۔ پوری معافی قصور کو بُہلا دینا ہے ۸۔ جو دانش کو تلاش کرتا ہے عقلمند ہے۔ جو سمجھتا ہے ملگئی وہ نادان ہے ۹۔ جو شخص اپنی نیکی کافی سمجھتا ہے وہ اُسکو برباد کرتا ہے ۱۰۔ عزم بالجزم سے انسان صعب ترین مشکلات پر غالب آسکتا ہے ۱۱۔ جو سب سے زیادہ دولتمند ہے ضرور نہین کہ سب سے زیادہ خوشحال بھی ہو ۱۲۔ آزادی دولت سی ترجیح کے قابل ہے ۱۳۔ ہماری زندگی کا ہر دن ہماری تاریخ کا ایک صفحہ ہے ۱۴۔ جہان تک ہو سکے دوست کو قرضہ نہ دو اگر دو تو فراموش کردو ۱۵۔ بہائیون کی طرح ملو اور بیگانون کی طرح معاملہ کرو ۱۶۔ جس قرضے کے وصول ہونے کی امید ہو مگر طلب نہ کیا جاوے وہ گیا ۱۷۔ تمہاری خوبی اعلیٰ نسب سے نہین بلکہ ذاتی لیاقت سے چاہئے ۱۸۔ دل لگاکر محنت کرنے کا نتیجہ شہرت اور شوکت ہے ۱۹۔ جو ہماری خواہش ہوتی ہے ہم اُسپر فی الفور اعتبار کرلیتے ہین ۲۰۔ جو پڑہتا ہے مگر علم سے کام نہین لیتا وہ "چار پائے بر وکتابے چند" کی مثال ہے ۲۱۔ جو برائی کو پسند کرتا ہے جلدی ہی برا کرنے لگتا ہے ۲۲۔ ہم اکثر ایسی چیزون کے لئے اضطراب کرتے ہین جو اکثر ہماری مفید مطلب نکل آتی ہین ۲۳۔ دُکھ بہاگا رام بسرا ۲۴۔ ضامن بنو تو ضمانت کی رقم اپنے گھر سے دیدو ۲۵۔ زیادہ بہونکنے والے کاٹنے والے نہین ہوتے ۲۶۔ بھید جب دو لبون سے نکلا تو زمانے بھر مین مشہور ہوگیا ۲۷۔ احمقون کی ہمنشینی سے تنہائی بہتر ہے ۲۸۔ ناجایز وسائل سے روپیہ حاصل کرنے سے غریبی بہلی ہے ۲۹۔ جہوٹ بولنے کی نسبت خاموش رہنا اچھا ہے ۳۰۔ انسان ارتکاب سے نہین بلکہ ارادے سے مجرم ٹھیرتا ہے۔

راقم امیر چند آریہ مسافر از نادون ضلع کانگڑہ

لڑکیون کی تعلیم

گذشتہ اشاعت سے آگے

نمبر ۲

اگر یہ تعلیم سے بہرہ ور ہوتین اور اپنے فرایض کو بخوبی سمجھتین - تو کوئی کلام نہین ہے کہ گھر کو اچھی طرح سمبھال سکتین - اور ایثار برین کا نمونہ بتا دیتین - صدہا تکلفین جو اسوقت محسوس ہوتی ہین وہ خواب و خیال مین بھی نہ آتین - جس گھر کا انتظام ہو جہان کے بچے نیک اطوار اور سلیقہ شعار ہون - جہان آپس مین خانگی تعلقات خوشگوار ہون کنبہ کے آدمی پاکیزہ کے ہون تب وہان کسی بات کی کمی نہین ہوتی - اور سب طرف سے راحت ہی راحت نظر آتی ہے یہ تو ہمارا پختہ عقیدہ - ہندوستان مین کل دنیا کے مقابلہ مین بڑی فضیلت کی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہان کے باشندے صرف دنیوی اور دنیوی جاہ و حشمت کو ہی اپنا ملجا و ماوا اور معراج نہین بناتے رہے ہین - بلکہ روحانی ترقی کو ہر موقعہ پر عزت کی نگاہ سے دیکھتے رہے ہین - یہان کے ہر مذہب و ملت کے آدمیون مین روحانی مسلک کے نشان پائے جاتے جاہل سے جاہل آدمی بھی اپنی روزمرہ کی زندگی مین ایسی شہادتین دیتا ہے جو اُسکی روحانی صفات کو ظاہر کرتی ہین ممالک کی تواریخون مین ایسی باتین نظر نہین آتین کہ بڑے بڑے چکرورتی مہاراجہ اور راجہ سیٹھ ساہوکار مقتدر اور بادشاہ اور نواب ایک عرصہ تک دنیوی بادشاہت اور سلطنت کرکے یکدم دنیا کو لات مار کر یاد خدا مین مصروف ہو گئے اور ہزارون روحون کو روحانی برکتین دینے کا موجب ہوئی - غیر ممالک کی تواریخون مین ایسے تذکرے کم نظر آتے ہین - کہ بڑے بڑے مہاراجہ اور ادہراج عالیشان محلون اور آراستہ پیراستہ کمرون کے ایک گوشہ مین ایک چٹائی پر سو رہتے تھے - اور پانی پینے کے لئے سرہانے ایک مٹی کا برتن رکھتے تھے - اور آدھی رات کو اٹھ کر کے دکھ درد کے حالات سنا کرتے تھے - بادشاہ اور بیگم جن کے باورچی خانہ سے کئی اونٹ پیاز کے چھلکے روز نکلتے تھے - وہ خود صرف اُس دال روٹی پر گذارہ کرتے تھے جسکی جنس بیگم صاحبہ کے کاڑھے ہوئے رومال کی قیمت آئی ہے یہان قدرتی طور پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ سب باتین اُس زمانہ مین کیون تھین اور اب کیون نہین رہین عمیق غوض کرنے سے معلوم ہو جاوے گا - کہ اُندنون خانگی تعلقات ایسے گرے ہوئے نہین تھے جیسے کہ اب ہین - عورتون اور مردون کا باہمی رشتہ نہایت مستحکم تھا اور وہ رشتہ روحانی اور مذہبی چٹان پر قایم تھا - دونون ایک دوسرے کی ہر حالت مین ممد اور معاون تھین - اُن کی زندگی کا معراج بہت اعلیٰ تھا - دنیوی ترقی جاہ و حشمت کو پیدا کرتے ہوئے اپنے روحانی فرایض کو بھول نہین جاتے تھے مگر مخفی نہ رہے کہ روحانی زندگی

حالت مین ہرگز حاصل نہین ہوسکتی جب تک کہ اخلاقی زندگی مکمل نہ ہووے جن کا دل و دماغ اور جسم اچھی حالت مین نہین ہے وہ روحانی زندگی مین قدم رکھ نہین سکتے - روحانی زندگی کی اول منزل یہ ہے کہ انسان پاک خیال اور پاک ارادہ ہووے - اسوقت اسی ملک مین آریہ بندہو کے ناظرین خود سوچ سکتے ہین کہ ایسے آدمی کتنے ہین - اگر بہ نظر تحقیق دیکھا جاوے تو اخلاق ہمارے ملک مین روز بروز تحت الثرے کو چلا جارہا ہے - آگے کہان لین دین مین اسقدر تمسک اسٹامپ کے کاغذ اور رجسٹریان تہین اور کہان جہوٹی شہادتین ہوا کرتی تہین اسقدر مقدمہ بازی کہان تھی اسقدر بدنیتی اور نیز اتنی بے ایمانی تجارت مین کہان تہی اتنا جہوٹ اور دغا فریب تہا - کہان اس درجہ کی شرارتین اور بدکاریان ہوا کرتی تہین ؟ عمیق نگاہ سے اگر دیکھا جاوے - تو ان سب امور کی تہ مین یہ باعث پایا جاوے گا کہ سارا نقص ہمارے گہرون مین موجود ہے - گہرون کے علاوہ برادریون اور مجلسون سے اخلاق کا اعلیٰ معراج گم ہوگیا ہوا ہے اور یہی سبب ہے کہ جب کبھی امتحان کا وقت آتا ہے اور ترغیب و تحریص پیش نظر ہوتی ہے تو ہم رہ جاتے ہین اور اپنی بزدلی اور کمزوری کا ثبوت دنیا کے آگے دیدیتے ہین - اسکی صاف وجہ یہ ہے کہ ہماری تعلیم ناقص ہے ہمارے خیالات اصلی نہین ہین ہماری باتین بناوٹی ہین - مائین جن کا فرض تہا کہ ابتدا سے ہماری کیرکٹر (Character) کو سانچے مین ڈہالین ہمین بچپن سے ہی میٹھی میٹھی اور پیاری پیاری باتون مین زندگی کے اغراض و مقاصد کا سبق دین اور ہماری عادات پر قابو رکہین - اُنہون نے اپنا سارا لاڈ پیار اور محبت ہمین اچھا کہلانے پہنانے پلانے مین صرف کر دیا - اور ہمیشہ ہماری لغو اور ناشائستہ حرکات کو لڑکپن کی شوخی سمجھا - روز اول سے درون خانہ زندگی کا ہم پر ایسا اثر پڑا - کہ اخلاق کا کوئی درجہ قایم نہین ہونے پایا - مذہب سے ہم بالکل بے بہرہ رہے - نیکی اور بدی مین اوسوقت سے ہمین اچھی طرح سے تمیز کرنا سکہلایا گیا جبکہ ہمارے بے غل و غش دل دنیا کی آلایشون سے متاثر ہوچکے تہے - مذہب مین ہم ایسے ڈہلمل یقین رہے کہ غیرون نے ہمین ہمیشہ اپنا شکار سمجہا - غرضیکہ اسوقت جسقدر مشکلات کا سامنا ہے - وہ ان وجوہات سے پایہ ثبوت کو پہونچتا ہے - کہ ہماری درون خانہ زندگی کی خرابیون کی وجہ سے ہے - عورات کی جہالت کا اثر بچون اور پشت در پشت اُن کی اولاد پر پہونچتا ہے - اکثر دیکھا گیا ہے کہ اچھے خاصے لکھے پڑہے اور اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ اشخاص کی اولاد جاہل مطلق رہ گئی ہے - پڑہنے لکھنے سے انہین عار ہے شرافت اور اچھے کامون سے وہ دور بہاگتے ہین اور ہر جگہ خدائی خوار پہرتے ہین - یہان قدرتی طور پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس کا باعث کیا ہے ہم اپنے طور پر نہایت وثوق سے اسکا جواب دے سکتے ہین - کہ اسکا سبب وہی درون خانہ زندگی ہے اگر عورتین تعلیم یافتہ ہوتین تو وہ بچپن سے ہی اُن کی ایسی تربیت کرتین کہ پڑہنے لکھنے کا مذاق اُن کی سرشت کا ضمیر ہوجاتا

ان کے دلون مین ایسا مادہ پیدا ہو جاتا کہ تعلیم کے بغیر انہین چین نہ آتا - جیسے وہ بچے جو لڑکپن مین چھوڑے ہو جاتے ہین - بڑے ہو کر اُن کی عادات بہت کچھ ویسی ہی رہتی ہین ایسے ہی جن کو علم کی چاشنی شیر خواری کی حالت مین چکھادی جاوے - وہ اُس کا مزہ عمر بھر نہین بھولتے - سن شعور سے پہلے ہی اُن کی زندگی مین اعلیٰ درجہ کی شرافت - بردباری اور پاکیزگی کے آثار نمودار ہو جاتے ہین جو عمر کے ساتھ ساتھ نشو و نما ہوتے جاتے ہین - اس بات کا ثبوت افراط سے ملا ہے کہ جن اشخاص مین قدرتی عقلمندی اور خداداد ذہانت کے آثار پائے جاتے ہین - وہ اقرار کرتے ہین کہ ہماری خصلت پر ہماری ماؤن کا بہت بڑا اثر پڑا ہے یہ اب مسلم الثبوت مسئلہ ہے کہ بچہ کی تعلیم و تربیت رحم مادر مین ہی شروع ہو جاتی ہے -

(باقی آئندہ)

راقم امیر چند آریہ مسافر از نادون ضلع کانگڑہ ۳ - اگست سنہ ۱۹۰۰ء

بیر راجپوتون کے تذکرے

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ بندھو میرٹھ جلد ۳ نمبر اول صفحہ ۱۸)

مہارانا پرتاپ

اکیلے جری پرتاپ سنگھ ایسے زبردست دشمن کے ساتھ ۲۵ برس تک بڑے زور و شور کے ساتھ لڑتے رہے اور کچھ فتح بھی ہوئی مہاراجہ مان سنگھ گجرات کو فتح کر کے واپس آتے ہوئے اودے پور کے راستہ آئے پرتاپ سنگھ نے اُسکی خاطرداری کی لیکن کھانے مین شریک نہوئے اسی وجہ سے لڑائی شروع ہوئی -

جب مان سنگھ دہلی آیا تو بادشاہ نے رانا پر خفا ہو کر مان سنگھ کے ساتھ چیت سدی ۵ سمبت ۱۶۳۳ کو پانچ ہزار فوج روانہ کی اس فوج کے ساتھ آصف خان - میر بخش - غازی خان سید احمد سید ہاشم رائے لونکرن وغیرہ سردار بھی تھے ٹاڈ صاحب کہتے ہین کہ اس لڑائی مین شاہزادہ سلیم بھی آئے تھے لیکن یہ دیکھئے کہ شاہزادہ سلیم اسوقت صرف سات برس کے تھے یہ لڑائی ہلدی گھاٹی کے نام سے مشہور ہے گوالیار کے راجہ رام سنگھ کا اکلوتا بیٹا اسی لڑائی مین شہید ہوا - مگر اس سے راجہ صاحب موصوف رنجیدہ نہوئے - بلکہ اور بھی ہمت و دلیری سے لڑے اور آخرکار خود بھی کام آئے اور گوالیار کی گدی لاوارث چھوڑ گئے - رانا نے اپنے گھوڑے چیتک کو مان سنگھ کے ہاتھی پر کدا کر ایک برچھی ماری لیکن وہ وار خالی گیا ہودے کو توڑ کر برچھی مہاوت کے لگی اور مہاوت مارا گیا پھر تو شاہی فوج انپر ٹوٹ پڑی اور قریب تہا کہ رانا مارے جاتے لیکن وفادار خدمتگار جہالا مان سنگھ چھتر اور جھنڈے کو لیکر ایکطرف کو بھاگے - مسلمان یہ خیال کر کے کہ رانا اُسطرف بھاگے جاتے ہین تمام اُسی طرف جھک گئے اور رانا موقع پا کر نکل گئے اور جہالا مان سنگھ اپنے تمام ساتھیون کے ساتھ وہین مارے گئے اور ایسی دلیری کے ساتھ اپنے آقا کو بچا لیا کہ دشمن بھی حیران رہ گئے رانا نے اس عمدہ خدمت کے صلہ مین اُنکے کنبہ کے آدمیون کو اپنے داہنی طرف جگہ دی اور یہہ حکم دیدیا کہ یہہ لوگ محل تک نقارہ بجاتے اپنے چہتر اور جھنڈے کے ساتھ آیا کرین -

رانا کو جاتے ہوئے پہچانکر دو مغلون نے اُنکا پیچھا کیا لیکن ایک برساتی ندی بیچ مین آگئی اور رانا کا گھوڑا چیتک بہت زخمی ہونے پر بھی اپنے مالک کو لیکر ندی پہاند گیا۔

ادہر اس بیکسی مین رانا کو دیکھکر اُنکے بھائی سکتا جی کا بھی دل اُمڈ آیا اور اُنھون نے قدیم دشمنی کو بھولکر اونکا ساتھ دیا اور جسوقت دونون مغل ندی اُتر نیکے واوین تھے اُنکو للکارا اور دونون کو مارکر جہنم داخل کیا اسطرح رانا دوسری جان جو کھونے بچا چیتک کی پشت سے جونہین رانا نیچے اُترے وہ وفادار جانور زمین پر گر پڑا اور چند ہی لحون مین راہی ملک بقا ہوا۔ رانا نے اسپر بڑا افسوس کیا اور اسکی یادگار مین وہان ایک چبوترہ بنا دیا۔ اور اکثر وہان جاکر اسکو یاد کیا کرتے تھے اس معرکہ مین رانا کے ۵۰۰ سپاہی اور راجہ رام سنگھ والئے گوالیار کے ۳۵۰ آدمی کام آئے۔ اکبر نامہ کا مصنف راوی ہے کہ بادشاہی فوج کے پاؤن اُکھڑ چکے تھے اور قریب تہا کہ وہ بہاگ نکلے مگر مہتر خان نے یہ فریب کیا کہ چنڈول کی فوج کو دوڑاے ہوئے آیا اور مشہور کر دیا کہ اکبر اپنی ساری فوج کو لے کر آرہا ہے۔ اس سے دل شکستہ شاہی فوج کی پہر ہمت بندہ گئی۔ رانا کی فوج قلیل التعداد تو تہی ہی بہت سے بہادر سپاہی مارے گئے اور جو کچھ باقی رہے وہ اس قدر جمیعت پر فتح پانے سے ناامید ہو کر لوٹ پڑے۔ باقی آئندہ

ویدوکت غزل من تصنیف منشی کاشی ناتھ فدا پردہان آریہ سماج گڈہی عبد اللہ خان ضلع سہارنپور

کبھی دیش باغ و بہار تہا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو	کبھی بے نظیر دیار تہا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو
کسی فن کی یا کسی علم کی نہین کچھ خبر ہمین اب رہی	کبھی موجدو ہمین شمار تہا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو
کبھی آریہ ورت کے آدمی تہے جہان بہر کے شرومنی	کبھی سب مین عز و وقار تہا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو
ذرا آپ دیکھئے ہسٹری ہوئی کیسی دیش کی ابتری	عرب اس کا باج گذار تہا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو
کبھی گارگی سی تہین استری نہین کوئی کرتا تہا ہمسری	کبھی علم ان کا سنگار تہا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو
ہوئی برہمن ہین نرادر اب کہ ادہ ودان بنے ہین سب	کبھی ان پہ دار و مدار تہا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو
ہوا مدہ مالس کا شمق ہے جو پڑا گلے مین یہ طوق ہے	کبھی انمین پہولون کا ہار تہا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو
نہ ستارہ اپنا خراب تہا نہین چاند زیر سحاب تہا	یہ چمکتا آئینہ دار تہا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو
ذرا مہرشی کو تو دیکھئے کہ سدھار دیش کا کر گئے	یہی دھیان لیل و نہار تہا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو
نہین لیکھرام سا ویر اب کہ گہٹا ہے بحث مین لوگ سب	نہین اور کچھ انہین کار تہا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو
کبھی ہوم اپنی تہی جان سو۔ کبھی شہرت اپنی تہی کو بہ کو	نہین آریہ ورت یہ خوار تہا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

بڑی وِدوان تھے ہم فدا بڑے بُدھی وان تھے ہم فدا	جسے دیکھو ہم پہ نثار تھا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

پریہ ور مہاشہ اڈیٹر صاحب آریہ بندہو جی - نمستے - کرپا کرکے مضمون ذیل کو اپنے پرچہ انمول آریہ بندہو کے کسی گوشہ مین استہان دیکر ممنون فرمائیگا - جملہ سماجک صاحبان وخاصکر سوامی اچوتا نند سرستی و اتمانند سرستی و سوامی گرانند سرستی و مہاشکرانند سرستی جی مہاراج کی سیوا مین نویدن ہے کہ جب کوئی مہاشہ اندور راج کیطرف پدہارین تو کرپا کرکے مقام سونکچھ جو دیواس سے نو کوس ہے تکلیف گوارا کرکے ضرور درشن دین کیونکہ اس طرف آریہ اوپدیشکونکی ازحد ضرورت ہے گو اسوقت یہان سماج نہین ہے آشا ہے کہ مہاتما سنیاسیون اور ودوان کی کرپا ہوتی رہیگی تو ضرور سماج اسجگہ قایم ہو جاویگا -

آپکا سیوک شوز این درباگرد اور قانونگوی مقام سونکچھ مالوہ

مانیہ ور مہاشیہ نمستے - آریہ بندہو کے پندرہ روزہ ہونے کی خبر سننے سے ازحد خوشی ہوئی کہ جس کے بیان کی طاقت نہین اور اگر طاقت بہی ہو تو کیونکر جبکہ یہ بے نظیر رسالہ ہر خاص و عام کے لئے مفید اور معاون ثابت ہو رہا ہے اور جن اصولون کو مدنظر رکہکر اس نے کام کرنا شروع کیا ہے اور جسقدر کامیابی حاصل کی ہے وہ قابل داد اور لایق امداد ہے میری رائے مین جسقدر اسکی مدد کیجاوے روا ہے اور جسقدر اسکی اشاعت ہو وہ کم ہے لیکن جہان یہ بے نظیر رسالہ پندرہ روزہ کیا جاوے وہان مضمون کا ضمیمہ دیشی بہاشا کے اُدہار کے لئے علاوہ اردو رسالہ کے زیادہ کیا جاوے جسمین ویدک دہرم سمبندہی اوپدیش اور ویدون کی مشرح تفسیر بہاشا زبان مین نکالی جاوے اور تمام اعتراضات جو آج ویدون پر ہو رہے ہین دور کئے جاوین اس طریقہ پر عملدرآمد کرنے سے نئے دہرم جگیاسون کو بڑا لابھ پہونچیگا اور آریہ بندہو اپنے مقاصد مین کامیاب ہوکر ایک اعلی رسالہ بنجاویگا - علاوہ ازین اڈیٹر صاحب کا فرض لازمی ہونا چاہئے کہ رسالہ کے خط کو بھی حتی المقدور باریک کردین اور ضمیمہ مجوزہ بندہ کو بہی باریک ٹائپ مین چہپوا کر شامل رسالہ کرین اس سے اس رسالہ کے چند صفحون مین بہت سے مضامین نکل سکین گے چنانچہ آپ اسکے اڈیٹر ہین لہذا آپکی توجہ اس طرف کہینچ کر آپکو مطلع کرتے ہین کہ اس ذریعہ سے آپ اپنے اُدیس مین اعلی کامیابی حاصل کرسکین گے - دیش بہاشا کے اُدہار کے لئے اگر ست دہرم پرچارک وغیرہ دیگر آریہ اخبارات ورسالے بھی میری تجویز پسند کرین تو کیا ہی عمدہ ہو -

علاوہ ازین جہان مین آریہ بندہو کے پندرہ روزہ ہونے کی خوشخبری سننے سے بے بس ہوکر آپکو رائے دینے کی جرات کی ہے وہان ساتھ ہی ساتھ افسوس بھی ہے کہ مین یہ کیا بک رہا ہون جبکہ مین اسقدر بھی مقدور نہین رکہتا کہ آریہ بندہو کی

مدد کر سکون کیونکہ مفلسی اور تہیدستی ایسی غالب ہے کہ کہ دم لینے کی فرصت نہین دیتی اور کمزوری حافظہ اور گٹھیہ کی بیماری بھی ساتھ لگی ہوئی ہے جس سے اور بھی طرح طرح کی پریشانیان وقوع پذیر ہین کہ بس ؎

مفلسی نے ہم کو مارا ورنہ ہم اکسیر تھے		کیا کرین کچھ بس نہین چلتا کسی تدبیر سے	

اگر مجھ مین ذرا بھی مقدور ہوتا تو دو چار سال کی قیمت پیشگی ادا کر دیتا اور آریہ بندہو کی ابتدائی دو جلدین بھی خرید لیتا جو میری نظرون سے نہین گذرین اس حالت مین مین ایکسال کی بھی قیمت پیشگی ادا کرنے سے معذور ہون نہین تو جسوقت آپکا نوید ن بہتر پڑہا تہا ضرور بہ ضرور ارسال خدمت کرتا۔ لیکن تاہم مجھے اُمید ہے کہ آپ مجھ جیسے غریب خریدار کو قیمت پیشگی سے معاف کرکے مابعد قیمت لینا قبول کرین گے اور آپکے معزز خریدار صاحبان اپنی فیاضی سے آریہ بندہو کی ابتدائی دو جلدین بھی بلا قیمت و محصول ڈاک چندہ کرکے دلوا دین گے اس حالت مین آپ اور آپکے خریدار مہاشے میری مدد کرین تو اُمید قوی ہے کہ مین بھی دہرم سمبندہی معلومات حاصل کر کے نیکی کے لایق ہو سکون اور بیماریون سے نجات حاصل کرکے تندرستی حاصل کرکے آپ کو اور آپکے خریدار صاحبان کو دعائے خیر سے یاد کرنے کے لایق ہو سکون۔ اوم شم

آپکا کرپا ابہلاشی دہرم جگیاسو پنڈت نرام آچرج پرشاد شرما شہر بہرائچ

(اڈیٹر) ہم نہایت خوشی کے ساتھ دیوناگری بہاشا کا ضمیمہ باریک ٹایپ مین ۸ صفحہ کا آریہ بندہو کے ساتھ نکالنے کو طیار ہین مگر یہ سب کچھ خریدار صاحبان کے اختیار مین ہے اگر نصف مہاشے بھی اس تحریک کو پسند فرمادین تو ہم پندرہ روزہ کرنے کے ساتھ ہی اس ضمیمہ کو بھی جاری کر دین لیکن ابھی تو پندرہ روزہ ہونے کے لئے بھی سوائے چند صاحبان کے باقی سب کے سب خاموش ہین۔

آپ کے لئے اودیہ گٹھیا کھانے اور لگانے کی بلا قیمت بھیجدی گئی ہے یقین ہے کہ اوس سے ضرور آرام ہوگا خاطر جمع فرمائی۔

جناب مخدوم مکرم ڈاکٹر صاحب دام اقبالہ۔ بعد نمستے کے عرض یہہ ہے۔ کہ آریہ بندہو جو ماہ جون مین آپ نے جورائے پتر بذکور کو پندرہ روزہ نکالنے کی تجویز کی ہے۔ مجکو دل وجان سے منظور ہے۔ بلکہ یہہ پرچہ ہفتہ وار نکالا جاوے تو بہتر ہے۔ اور جو قیمت تجویز کیجاوے مجکو دینے مین کوئی عذر نہین ہے بلکہ پہلا پرچہ اس خاکسار کے نام بذریعہ ویلوپے ایبل پارسل مرحمت فرمائیگا۔ کیونکہ اس پترسے دینی و دنیوی دونون فائدہ نکلتے ہین۔ امید کہ اور صاحبان خریداران اس طرح پندرہ روزہ پرچہ نکلنے کی خواہش کرینگے اور خوشی سے قیمت ادا کرینگے۔ فقط

آپکا خادم بابو رام ریخ افسر از قصبہ بہاگڈہ ضلع کہنڈوہ مورخہ ۱۵ ار ستمبر سنہ ۱۹۰۸ع

جناب ڈاکٹر صاحب زاد عنایۃ۔ نمستے۔ گزارش خدمت اقدس مین یہہ ہے کہ مبلغ ؎ روپیہ بذریعہ منی آڈر ارسال خدمت ہین۔ بہ تفصیل ذیل مبلغ ؎ روپیہ یتیم کنیاؤن کی پاپوش کیواسطے۔ اور مبلغ ؎ روپیہ رسالہ آریہ بندھو کے پندرہ روزہ کا پیشگی چندہ۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ماہ اگست کے اشو مین صرف دو صاحبان نے رسالہ کے پندرہ روزہ کرنے کی رائے دی ہے۔ کیا یہہ رسالہ دوسرے اخبارون سے اچھا نہین۔ اگر معزز خریدار صاحبان کچھ تہوڑی سی کوشش کرین یعنی چندہ پیشگی ادا کردین تو اس پرچہ کے پندرہ روزہ کرنے مین بہت سہولیت ہوگی۔ مجھے امید ہے کہ خریدار صاحبان اس پرچہ کی قدر کرین گے اور امیر چند صاحب کی قیمتی رائے کو منزل مقصود پر پہونچانے کے لیے تن من دہن سے کوشش کرینگے کیونکہ یہہ رسالہ اسوقت مین بے نظیر ہے۔ اور ایسی انمول چیز اس تہوڑی رقم پر حاصل ہورہی ہے۔ جس سے ہم لوگ ڈاکٹر صاحب کے ازحد شکر گذار ہین۔ معزز خریدار صاحبان اس پرچہ کی قدر کرو اور اس کلجگ کے زمانہ مین لابھ اٹھاؤ۔ زیادہ حد ادب

آپکا داس بندہ ہرنام سنگھ ٹائیم کیپر تنل نمبر ۲ پوسٹ فوڈنل نارتھ کچہار ہل

مہاشہ ڈاکٹر صاحب جی۔ نمستے۔ مین نے آپ کا رسالہ آریہ بندھو دیکھا۔ بلحاظ مضامین متعلقہ آریہ دہرم وہ ایک اعلیٰ درجہ کا رسالہ ہے۔ مجھے اپنے نام جاری کرانے کا شوق پیدا ہوا ہے اسلئے خدمت مین التماس ہے کہ رسالہ ماہ جولائی سنہ ۱۹ء سے یعنی رسالہ کے شروع سال سے رسالہ میرے نام جاری بھیجا جاوے اور جولائی سے ستمبر تک کے تین پرچے اکٹھے بواپسی ڈاک میرے نام بھیج دیوین قیمت عـ؎ آج سے دو ماہ بعد ماہ نومبر مین ارسال خدمت ہوگی۔

دیوان چند گڈھوک از مقام بہون تحصیل چکوال ضلع جہلم۔ پنجاب

بخدمت شریف جناب ڈاکٹر رامچندر صاحب زاد عنایۃ نمستے۔ اگر آپ اس اخبار کو پندرہ روزہ کر دین تو جسقدر قیمت ہوگی ادا کرنیکو طیار ہون اور وہ بھی پیشگی۔

آپکا داس جوتی رام از پٹیالہ کمپ شملہ

ریویو

(گھر کا درزی) اس نام کی کتاب لالہ سالگ رام صاحب منیجر آریہ پستکالہ لاہور نے ہمارے دفتر مین ریویو کے لئے بھیجی ہے یہ دیوناگری کے عمدہ ٹائپ مین چہوٹی تقطیع پر ۸۰ صفحہ کی کتاب ہے اسمین پارچہ جات مثلاً کرتہ پاجامہ کوٹ پتلون واسکٹ وغیرہ وغیرہ کی کاٹ چھانٹ کی ترکیبین بڑی عمدگی کے ساتھ بتلائی گئی ہین

پڑھی لکھی استریون اور پرشون کو درزی کا کام سیکھنے کے لئے اس کتاب سے بہت مدد مل سکتی ہے قیمت فی جلد ۴ر

(بہاگوت پریکشا) یہ چھوٹی تقطیع پر ۱۶ صفحہ کی دیوناگری ٹائپ کی پستک ہے اسکو پنڈت بنسی لال سکنڈ ماسٹر اسکول پریچہت گڈہ ضلع میرٹھ نے چھپوایا ہے اسمین بہاگوت کے گپوڑون کی خوب قلعی کہولی گئی ہے قیمت فی جلد ۱ر

شب عروس - نامی ایک ناول جو نامی پریس مین منشی محمد نذیر سعد مالک نامی جنتری میرٹھ کے زیر اہتمام مرتب ہو کر شایع ہوا وہ ہمارے دفتر مین بغرض ریویو آیا - یہ ایک دلچسپ اردو زبان کا پڑہنے کے قابل ناول ہے اسمین مان باپ کی اس بری غفلت کے نتایج کو بیان کیا گیا ہے جو وہ اپنی اولادون کی شادی کے بارے مین روا رکہتے ہین - تقطیع خورد ۲۲×۲۹ کی صفحے ۷۹ ہین قیمت ۱۰ر - شایع کنندہ سے مل سکتا ہے -

---

بریہ درمہاشے - نمستے - آپکا نوازش نامہ نمبری ۷۰۶ محررہ ۵ - جون ۱۹۱۰ء کل ملا - اور یہان ۲۷ - تاریخ کو جہاز پہنچا - مگر خط مجھے کل ملا کیونکہ مین نے نیرولی سے ادہر کو تبدیلی کرائی ہے - گو پہلے نیرولی کا ایڈریس دیا تہا مگر اب پوسٹ ماسٹر صاحب کو ادہر کا ایڈریس دیدیا ہے - اور رسالہ ہائے بہی تین موصول ہوئے - مشکور ہون - بجواب آپ کے استفسارون کے تحریر کرتا ہون کہ یہان ساٹھ روپیہ ماہوار پر مین لاہور سے مقرر ہو کر بہیجا گیا ہون - اور ۲۳ - مارچ کو دس بجے رات کے جہاز موسوم بہ "نوارپیہ" مین ہم سات سگنیلرون اور آٹھ سو قلیون کو لیکر کراچی سے روانہ ہوا - ۲۹ - کو عدن مین آکر لنگر ڈالدیا گیا - اور جہاز وہان پر واسطے اتارنے چڑہانے مال و مسافران کے دو روز رہا پھر ۲ - مارچ ۱۹۱۰ء کو ۳ بجے شام کے قریب روانہ ہو کر ۱۱ - اپریل ۱۹۱۰ء کو مقام زنجبار مین آیا - جہان پر کہ اس نے Royal Mail دینی تہی - جو کہ اسکو عدن ہی دی گئی تہی - اور ۱۲ - اپریل ۱۹۱۰ء کو آٹھ نو بجے کے قریب صبح یہان آ موجود ہوا یہان اور کلنڈنی پورٹ مین سب آدمیون کو اتارا - کیونکہ ریلوے کا تمام کارخانہ او ہیڈ کوارٹر کلنڈنی مین ہے اور یہی اس وقت (Terminal) ٹرمیل سٹیشن تہا - اور اب اس ماہ کی بیس تاریخ سے ممباسہ خاص سٹیشن کھل گیا ہے - اور صرف ڈیڑہ میل کے فاصلہ پر ممباسہ سے ہے - یعنی ممباسہ کا ایک حصہ تصور کیجیے عین بندر کے نزدیک ہے - یعنی اس قطعہ کے ایک طرف ممباسہ بندر اور دوسری طرف کلنڈنی ہے اور یہ ممباسہ جزیرہ ہے - یعنی چارون طرف پانی ہے - اگر ایک آدمی ممباسہ کے بندر سے کشتی پر بیٹھے تو گرد پھر کر پھر وہین آجاوے گا جہان سے کشتی چلی تہی - یہان کنارے پر اتر کر پلیگ ڈس انفکشن کیمپ مین گئے - اور وہان سے پہر ہم چونگی والون کے پاس گئے جوڑہ بوٹ -

جو کہ نئے تھے اور . . . . ایک ہارمونیم باجہ کا محصول لیا گیا - تین روپیہ محصول دینا پڑا - اور ایک بابو جن
کے پاس کپڑے پہننے کے بہت سے نئے تھے - ان سے بھی محصول چونگی چارج کیا - بعدہ ہم صاحب چیف سٹور کیپر کے
دفتر مین واسطے دینے اُن چھٹیات کے آئے - جو ہم کو ایجنٹ اِن انڈیا یوگینڈہ ریلوے نے کراچی سے دی تھین
اور وہ چیف انجینیر کے نام تھین - مگر چیف انجینیر اسوقت نیروبی سٹیشن پر ہیڈ کوارٹر مین تھے - اور پھر جو لوگ ٹریفک سے
تعلق رکھتے تھے - وہ اسسٹنٹ ٹریفک مینجر کے پاس گئے - مثلاً ہم سگنیلر اور جو انجینیر تک سے تعلق رکھتے تھے وہ چیف سٹور کیپر کے
پاس رہے - اور لوکو والے لوکو سپرنٹنڈنٹ کے پاس - ہمارے واسطے پھر اسسٹنٹ ٹریفک مینجر نے ٹریفک مینجر کو تار
دیا کہ نیروبی سٹیشن مین اتنے آدمی انڈیا سے سگنیلر وغیرہ فلان سٹیمر مین آئے ہین ان کو آدھے ماہ کی تنخواہ پیشگی
اور ملنی چاہیے - چنانچہ اس تار کے آنے پر ہم کو تیس روپیہ اور ملا - اور ساٹھ روپیہ پیشگی پہلے انڈیا مین مل چکا
تھا - پھر کوئی کہین مقرر ہوا اور کوئی کہین - مین نے نیروبی تک لائن دیکھی ہے کلنڈنی ممباسہ اور سٹیشن
چنگاموی - تک کی بہت عمدہ آب و ہوا ہے مگر آگے پھر آب و ہوا خراب ہے - اور ہر ایک چیز نہایت گران ملتی ہے
مگر ہم لوگون کو راشن اور مکان ملتا ہے - اور جہان مکان نہ ہو وہان خیمہ ملتا ہے - اور ۲۲ روپیہ الاؤنس
ملتا ہے - راشن مین دال جیسی چاہو - گھی - آٹا - چاول - نمک - مرچ - ملتا ہے ان مین سے دال - آٹا - نمک
مرچ - عمدہ ہوتے ہین - یہان کے باشندے کچھ کچھ شائستہ ہو رہے ہین - سیاہ فام ہین ننگے رہتے ہین - اور کچا
گوشت کھا جاتے ہین - اپنے ہم قوم تک کو اگر مرا ہو حسب الضرورت کھا جاتے ہین - تیر لوہے کے جن کے منہ پر
زہر ہوتا ہے - استعمال کرتے ہین - کمان و بھالا ان کے ہتھیار ہین مگر ممباسہ کے لوگ اچھے شائستہ ہو گئے ہین -
نیروبی مین بالکل برہنہ تن صرف چمڑہ حیوانون کا آگے اور پیچھے استعمال کرتے ہین بدن کو رنگتے ہین - چھوٹے قد کے
ہوتے ہین - بوڑھے کم دیکھنے مین آئے ہین مشن سکول چھ سات جگہون پر جاری ہین مشنری ان کو تعلیم دیکر
عیسائی بناتے ہین - بہت جگہون پر شیر ببر ملتا ہے جن مین سے مشہور جگہ سٹیشن بنام (کیما) ہے جہان
تھوڑا عرصہ ہوا مسٹر رائل سپرنٹنڈنٹ پولیس کو گاڑی مین سے رات کو شیر لیگیا کیونکہ گاڑی وہان رات کو ٹھیری
تھی اور کلنڈنی سے آگے نیروبی تک رات کو ٹرین نہین چلتی یہ لین خراب ہے - اور مرغزار وغیرہ مین ہرن - زیبرے
یعنی گورخر گینڈے جنگلی بھینسے - گائین - بکثرت گاڑی مین سے دیکھنے مین آتی ہین - چیتے بکثرت ہین - چنانچہ
یہان پر بھی چند روز سے چیتا آنا شروع ہوا ہے - اور چند ایک اصلی باشندون کو جو باہر پڑے رہتے ہین - لیگیا ہے
ابھی پرسون کی بات ہے کہ مین کوارٹر مین کھانا کھا رہا تھا - اور دس بجے کا وقت تھا کہ ایک روشنی کی آواز سنائی دی

اور معلوم ہوا کہ اصلی باشندے پر چیتے نے حملہ کیا ہے - اور اُس کے رخسارے پر منہ مارا ہے مگر بھاگ گیا ہے مکان لکڑی
اور لوہے کی چادروں کے ہین - زمین نیرولی سے آگے اور ممباسہ سے چانگا موئی تک اچھی قابل زراعت ہے درمیان
مین خراب ہے - کیونکہ کوئی بڑا دریا سیراب نہین کرتا - اور لڑائی کی بابت یہان نہایت امن ہے - روز کے ٹیلیگرام
آتے ہین - مگر برٹش کی فتح ہے - یوگنڈہ تک ریلوے بنی ہے اور جھیل وکٹوریہ منیزا پر ایک ریلوے سٹیمر ہوگا - اور
پھر ختم ہوجاوے گی - یہان اس مقام پر ناریل بکثرت ہین - آم بکثرت ہین - مگر آگے نہین - مگر زنجبار مین
ہر ایک چیز انڈیا کی طرح بکثرت ہے - آم - ناریل - سنگترہ - جامن - وغیرہ اور ممباسہ ایک جزیرہ ہے - جسکا
تھوڑا سا ہی فاصلہ ساحل افریقہ سے ہے - اور وہ بذریعہ پل آہنی کے ریل کے واسطے ملایا گیا ہے - ہاتھی بکثرت ہین -
ہاتھی دانت یہان سے ممالک غیر کو جارہا ہے - ابھی تک مستقل کارروائی نہین ہے - ابتدا ہے - آب و ہوا چانگا موئے
تک اچھی ہے - اگلے حصہ مین نیرولی تک خراب ہے آگے پھر اچھی ہے - دودہ اور گھی نایاب چیزین ہین - گو یہان
گائے بہت عمدہ ہوتی ہین - مگر انڈیا کی طرح پرورش کا رواج نہین گائے بہت خوبصورت اور کوہان والی ہوتی
ہین - سکھون نے اپنے گوردوارے دو جگہون پر بنائے ہین - اور کتھا بارتا ہوتی ہے - آریہ سماج کا کوئی کارکن نہین -
خاموشی ہے - کہین چار بھائی بیٹھکر سماج نہین کرتے - آگے ایک قسم کا کیڑا ہوتا تھا - جو پاؤن مین پڑجاتا تھا مگر اب
اس سے امان ہے - یہان پر دودہ کچا گائے کا ۸ فی سیر ہے مگر خالص دودہ ملنا مشکل ہے اور ادھر کے ٹکٹ
انڈیا سے لگ کر نہین آسکتے - اور تین سال کا اقرار نامہ نوکری دینے کا ہے - مگر ملازمون نے کام بند کر کے
(یہ میرے آنے سے پہلے کی بات ہے) یہ درخواست کی تھی کہ ۲۰ ماہ بعد چار ماہ کی رخصت اور انڈیا کا ریٹرن
پاس جہاز کا بھی ملے سو ابھی یہ معاملہ ولایت مین گیا ہوا ہے - اور نوکر بھی انڈیا سے ساتھ لایا جا سکتا ہے مگر اُسکی
تنخواہ بارہ ۱۲ روپیہ اور راشن کا چھ روپیہ سرکار خود کاٹ کر نوکر کو دیتی ہے - اور آقا کے اٹھارہ ۱۸ روپیہ کٹ جاتے
ہین - نیرولی مین اور آگے سرد مقام ہین یعنی وہ سب سرد جگہین ہین - سرما کی طرح اور نیرولی مین رات کو کوئی
شام کے بعد نکل نہین سکتا - کیونکہ وہان جنگلی لوگ بھالا مار کر خون پیتے ہین - مگر اب انتظام ہو رہا ہے -
اور آگے سے امن ہے فقط -

آپکا داس دھنپت رائے سگنیلر - یوگنڈہ ریلوے - برٹش ایسٹ افریقہ کلنڈنی

خریداران نمبر؟ آپکی بھیجی ہوئی سوزاک کی دوائی ملی سوزاک پرانا تھا آپکی کرپا سے بالکل آرام ہوگیا اور کوئی شکایت

باقی نہیں ہے اب آپ کرپاکرکے ایک شیشی سوزاک کی ادویہ بھیجدیجئے۔
آپکا کرپاکانکشی راجکمار رانا دہرم تلا اسٹریٹ نمبر ۱۳ کلکتہ

مہاشہ جی نمستے۔ آپکے یہاں سے سوزاک کی دوائی منگائی تہی اُس دوائی سے روگ اچہا ہوگیا آپکی بڑی دیا ہوئی
گوری شنکرلال اجاردار دوکان مقام منگرول دستگیر ضلع امراوتی برار

ڈاکٹر رام چندر جی ورما نمستے۔ آپ نے جو دوائی پیشتر ادہرنگ کی بہیجی تہی وہ کارگر ہوئی بیماری اچہی ہوگئی
رگہناتہہ پرشاد مقام مہت پور جاورہ ڈاکخانہ جہلر ضلع بتول ممالک متوسط

شریمان ڈاکٹر صاحب جی نمستے۔ مجکو عرصہ ۶ روز سے بخار آتا تہا آپکے یہاں کی گولیاں بخار کی کہائیں فوراً آرام ہوگیا۔ یہ گولیاں بہت ہی فائدہ مند ہیں۔
ٹہاکر نیادر سنگھ رئیس کٹھہ ڈاکخانہ ڈولہ ضلع میرٹھ

شریمان نمستے۔ آپکی بہیجی ہوئی دوائی سوزاک قبضیت کی گولیاں اور بال بڑہانیکا تیل پہونچیں۔ قبضیت کی گولیوں نے مجکو بہت فائدہ کیا کرپاکرکے ۲ درجن گولیاں اور بہیجدیجئے۔
آپکا کرپاکانکشی راجکمار رانا دہرم تلا اسٹریٹ نمبر ۱۳ کلکتہ

شری یُت پربراجکارک سری ڈاکٹر رامچندر جی نمستے آپ کا اوشدہوں کا سوچی پتر دیکہا گیا۔ اور بہی بہت سے سجن پرشوں سے آپ کی ایمانداری اور دہرما دلی سدیوکال سنی جاتی ہے۔ بندہ نے اپنے متر کے واسطے دوسال پیشتر ساٹھ پوڑیہ جریان منی کی آپ کے ہاں سے طلب کی تہیں درحقیقت اونہیں آپ کی تحریر سے زیادہ فائدہ دیکہا گیا تہا۔
رام رچھپال پٹواری حلقہ اہروان تحصیل فتح آباد ضلع حصار

مکرم بندہ جناب ڈاکٹر رامچندر ورما صاحب زاد لطفہ۔ نمستے۔ پیشتر ازیں آنجناب سے ۱۲ عدد شیشی بخار کی

طلب کی تہین جن سے بہت اشخاص کو فائدہ ہوا - دو خوراک کے استعمال سے خواہ کسی قسم کا بخار ہو یکدم کافور ہوگیا
بے شک آپ کی ادویات تیر بہدف ہین -

آپکا داس بندہ ہرنام سنگھ ٹائم کیپر ٹنل نمبر ۲ پوسٹ فوڈنگ نارتھ کچھار ریل ملک آسام

جناب بزرگوار بابو راجچندر جی نمستے - عرض ہے آپکی دوا سے فدوی کو فائدہ ہوگیا ہے - اگر یہ دوا نہ پہونچتی تو زندگانی کی امید نہ تہی - کیونکہ فدوی کے ساتھ پہاڑ کو چار آدمی گئے تہے - وہ گانو مین آتے ہی چار پانچ روز کے بعد سب کے سب بیمار ہوگئے - فدوی بہی اونکے ساتھ ہی بیمار ہوگیا - اونمین سے دو آدمی بخار سے مرگئے - باقی ہم تینون کا آپکی دوا سے فوراً بخار خبر نہین کہان چلا گیا - اب سات روز ہوئے بالکل نہین آتا - مگر چارپائی سے قدم اوٹہانا محال ہے اب رات کو نیند بالکل نہین آتی ہے فدوی کا تو کیا کہنا ہے - سمدیوا ولد پربہو - آتما رام پسر بہیرو و بوہلو رام بہگت جنکا بخار آپکی دوا سے جاتا رہا ہے وہ ہر وقت ایسا جس کرتے ہین کہ لکہنے کی طاقت نہین ہے اونکی زندگانی آپکی دوا سے نئی ہوئی ہے -

رلا رام ولد نانک چند کہتری از مقام داکھ ضلع لودہیانہ

ڈاکٹر بابو راجچندر صاحب دربار زاد عنایتہ - تسلیم مزاج شریف جو دوائی آنکھ کے دکھنے کی مین نے آپ سے بذریعہ ویلیو پے ایبل منگائی تہی اوسکا مین نے استعمال کیا تو اوسنے مجھکو فوراً شفا دی علاوہ اسکے میرے لڑکے کی بہی آنکھیں دکھنے آئی تہین اوسکو بہی اس سے فوراً آرام ہوگیا یعنی دوبارہ دوائی ڈالنے کی ضرورت نہ رہی اس عرصہ مین کئی شخصون کی آنکھین دکھنے آئی تہین جنکو مین آپکی دوائی دیتا ہون فوراً آرام ہوتا ہے مین آپکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہون بمقابلہ فائدہ کے قیمت اسکی کچھ بھی نہین ہے اسکا عوض آپکو ایشور دیگا -

بندہ اندر پرشاد رئیس قصبہ بجی گڈہ ضلع علیگڈہ

جناب ڈاکٹر صاحب تسلیم مزاج شریف صورت حال یہ ہے کہ بندہ نے آپکے پاس سے بہت سی شیشی دوائی عرق آنکھون کا قصبہ بہگوانپور مین منگایا ہمروز آپکی دوائی نے بہت آدمی کو فائدہ دیا ہے اب بندہ دو ماہ سے بمقام دہرہ دون آیا ہوا ہے یہان پر ایک میرا دوست ہے اسکو آنکھون کی دوائی کی ضرورت ہے سو آپ مہربانی فرماکر ایک شیشی دوائی آنکھون کی جسکی قیمت اپنے مبلغ ۸ تحریر کیا ہی بہت جلدی روانہ کر دینا بندہ کا پتہ یہ ہے بمقام دہرہ دون بردوکان لالہ طوطا رام اڑتی کے پاس بہکم سین بہگوانپور والے کے بہر پہنچے -

جناب ڈاکٹر صاحب بندگی مین آگے مبلغ عـہ کی دوائی منگوا چکا ہون بہت فائدہ پایا ایک گلہڑ کی اور دو پارسل تلی کی اور گٹھیا کی اور ایک آنکھ کی اتنی دوائی منگوا چکا ہون۔

مقام تحصیل نورپور ضلع کانگڑہ ڈاکخانہ گہنگتہ مقام تیپالہ سے مہان سنگھ نے لکھا

شریمان پراوپکاری ڈاکٹر رامچندر صاحب جی نمستے۔ پہلی شیشی سوزاک کے تیل کی جو آنجناب نے بہیجی تہی اوس سے اسقدر فائدہ نہین ہوا تہا۔ لیکن دوسری دوائی نے پورا فائدہ کیا بلکہ بجائے بارہ روز کے ساتوین روز کلی آرام ہوگیا تہا تاہم دوای ۱۲ روز استعمال کی گئی۔ اب مجھے کسی قسم کی شکایت نہین ہے۔

عریضہ نیاز آپکا داسی رلارام مہرہ معتبر لالہ گنیش داس صاحب بیوپاری   ازمقام کنڈرکھ تہرو ڈاکخانہ رماسی ریاست جموں و کشمیر

سماچک و عام خبرین

گورنمنٹ انڈیا ۲۰ لاکھ ۹۰ ہزار پونڈ جو جینی فوج کشی مین صرف کریگی وہ رقم تمام دکمال خزانہ لندن سے ملیگی۔

گورنمنٹ انڈیا نے اس امر کا تصفیہ کردیا کہ اسٹامپ کورٹ فیس کی قیمت واپس کردیجائیگی اگرچہ عرضہ دعوی لکہا بھی جاچکا ہو اور اب پیش کرنے کی ضرورت نہ ہو۔

ولایت کے اخبارات پرنس رنجیت سنگھ کے فن کرکٹ بازی کے آجکل بہت مداح ہین۔ حال مین جو موسم کرکٹ بازی کا ختم ہوا ہے اومین پرنس صاحب نے وہ اعزاز حاصل کیا ہے جو آجتک کسی کرکٹ باز کو حاصل نہین ہوا تہا۔ یعنی یہ اس موسم مین آپ نے بارہ مرتبہ سو سے زاید رن ایک ہی کھیل مین کئے۔ اسقدر کسی کرکٹ باز نے تمام یورپ مین ایک ہی موسم مین رن نہین کئے تہے ۹-اور ۱۰ سے کسی کے زیادہ نہین ہوئے تہے۔ یہ انگریزون کا وصف ہے کہ شکست دینے والے کی بھی قدر کرتے ہین چنانچہ وہ اس وصف کا اظہار کررہے ہین اور پرنس رنجیت سنگھ کے گذشتہ اعزاز کے بعد جدید اعزاز کے حصول پر مبارکباد دے رہے ہین۔

چین کا قرضہ۔ یہ امر خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ گورنمنٹ چین تمام یورپین ممالک کی مقروض ہے چنانچہ اس قرضہ کی فہرست حسب ذیل ہے۔

چین برطانیہ کلان کا ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ جرمنی کا ایک کروڑ ۹۰ لاکھ روس کا ایک کروڑ ۹۰ لاکھ پونڈ فرانس کا ایک کروڑ پونڈ اور جاپان کا ۹۰ لاکھ پونڈ کا مقروض ہے۔

دہلی مین یورپین آبادی کو بہت ترقی ہوجائیگی کیونکہ ایسٹ انڈیا ریلوے کمپنی نے تجویز کی ہے کہ تمام اپنے انتظامی عملہ کو ٹونڈلہ سے دہلی مین منتقل کردے۔

۱۷ وین پلٹن مدراس کے دو سپاہی بجرم نقب سرقہ دنیرہ ۲ ۱/۲ سال اور ۵ ۱/۲ سال قید سخت کے سزایاب ہوئے۔

میسور مین طاعون ترقی پر ہے یہان ضروری صفائی پر خرچ کرنے کو ۴۰ ہزار روپیہ منظور کیا گیا ہے۔

حال مین گیلوسٹن (امریکا) مین ایک غضبناک طوفان آیا جس سے پندرہ سو آدمی ہلاک ہوئے۔ مال واسباب کا جو کچھ نقصان ہوا ہے اوس کا تخمینہ دس ملین ڈالر ہے شہر اور آٹھ دخانی جہاز تباہ ہوگئے۔ اس طوفان نے ٹکسال کے کارخانہ روئی کو بھی غارت کر دیا۔

گذشتہ سال ۲۰۲ ریاستین جنکی سالانہ آمدنی ۸۱½ لاکھ تھی زیر کورٹ آف وارڈس تھین۔ ریاست بلرامپور کے نکلجانے سے اب ۵۴½ لاکھ سالانہ کی نکاسی کی ریاستین زیر کورٹ آف وارڈس رہین گورنمنٹ کو ۳۲ لاکھ بطور مالگذاری دیا گیا۔

ڈیوک آف ابروزی اپنی آرکٹک مہم سے واپس آئے یہ اونیس دقیقہ اوس مقام سے آگے پہونچے تھے جہان ننسن کی رسائی ہوئی تھی۔ برف نے قریب قریب اونکا جہاز چھلنی کر دیا تھا۔

تجویز ہے کہ اون دستکاریون کی جو بمبئی کے علوم وفنون کے اسکول کے طالبعلمون نے طیار کی ہین ایک نمائشگاہ ماہ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء مین قایم کیجائے۔ ہز اکسلنسی لیڈی نارتھ کورٹ نے اسکے افتتاح کو منظور فرمایا ہے اس نمایش کا مقصد یہ ہے کہ ان دستکاریون کو ترقی دیجائے

تخمینہ کیا گیا ہے کہ گذشتہ سال برطانیہ کلان اور آئرلینڈ کے لوکوموٹو انجن تعداد مین ۱۹۸۲۵ تھے۔ یہ تعداد انگریزی قوم کی بڑی نمایان ترقی پر دلالت کرتی ہے کیونکہ سنہ ۱۸۶۰ء مین ان انجنون کی تعداد صرف ۵۸۰۱ تھی اگر ہر ایک انجن کی قیمت ۲۰۰۰ پونڈ فرض کیجائے جو کم از کم لاگت ہے تو بھی کہہ سکتے ہین کہ انگریزی قوم نے ایک ارب روپیہ انجنون پر صرف کر دیا۔ لنڈن کی نارتھ ویسٹرن کمپنی کے قصبہ مین تین ہزار انجن ہین جنکی لاگت ۹۰ لاکھ پونڈ سے ہرگز کم نہ ہوگی۔

۲۵ سال ہوئے دنیا مین کوئلہ کا سالانہ خرچ ۲۶ کروڑ ٹن تھا جسکا تقریباً نصف حصہ برطانیہ کلان سے آتا تھا اندازہ کیا گیا ہے کہ سٹیم انجن کی ایجاد وغیرہ سے کوئلہ کا سالانہ خرچ ۲۶ کروڑ ۸۰ لاکھ ٹن ہوگیا ہے جسمین سے ۴۰ کروڑ ٹن کوئلہ برطانیہ کلان اور اضلاع متحدہ (امریکہ) مہیا کرتے ہین انگلستان کے جس حصہ مین کوئلہ پیدا ہوتا ہے اسکا رقبہ ۹ ہزار مربع میل ہے اور اضلاع متحدہ امریکہ کے کوئلہ بہم پہونچانیوالے حصہ کا رقبہ ایک لاکھ ۹۴ ہزار مربع میل ہے۔

منجملہ اوس بیشمار دولت کے جو شاہ ایران کے قبضہ مین ہے تخت طاؤسی کا نمبر اول ہے۔ یہ تخت ایسا زیادہ قیمتی ہے کہ انسان کا وہم وگمان بھی اوس حد تک نہین پہونچ سکتا۔ اسکا چوکھٹا خالص چاندی کا ہے اور اوسکے اوپر پھر طلائی خالص کا تختہ ہے جو بالکل الماس سے لپا ہوا ہے۔ اوس کی پشت پر ایک بہت بڑا استارہ ہیرون کا بنا ہوا ہے جسکی جگمگاہٹ سے نظر خیرہ ہوجاتی ہے وہ مسند جسپر شاہ نشست کرتے ہین نہایت عمدہ جواہرات کی بنی ہوئی ہے اور وہ تکیہ جسپر شاہ سہارا دیکر بیٹھتے ہین اوسپر

بیش بہا موتیون کی جہالر لگی ہوئی ہی برٹن کا تخمینہ ہے کہ یہ تخت طاؤسی پچاس لاکھ پونڈ کی قیمت کا ہے۔

گلاسگو مین طاعون کی سولہ وارداتین ہوئین اور ایک سو تین مکانات خالی کرائے گئے ہین۔

بنارس سے کپڑا بننے والون اور سوزن کارون کا پہلا گروہ پیرس سے واپس آیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہان کی نمایش اب قریب الاختتام ہے ان جولاہون نے تو پیرس کی نمایشگاہ کے کامون سے ناامیدی ظاہر کی ہو اسکا سبب یہ ہے کہ انکو کوئی عمدہ جگہ نہین دیگئی تہی اور نہ عمدہ انتظام کیا گیا تہا۔ امید ہے کہ ارباب نشاط کا جو گروہ بنارس سے گیا ہے اوسکو زیادہ تر کامیابی ہوگی۔

لارڈ رابرٹس صاحب وسط اکتوبر کو جنوبی افریقہ سے لوٹین گے اور یکم نومبر کو لارڈ وزلی صاحب کمانڈر انچیف برٹش افواج سے چارج لین گے۔

دموہ سے اٹاوہ تک ۱۵۱ میل جو ریل بنیگی ۳۶ لاکھ صرف ہوگا اور ایک جو کہریان سے اورایہ تک یہ ۲۸ میل ہی خرچ ۱۰ لاکھ ہوگا۔ ایک شاخ دہولپور تا باری ایک شاخ مرار سے سیل گڈھ تک ہوگی۔

پادری کیلاش صاحب نے امریکہ پہونچکر سفرنامہ اضلاع قحط چہاپا۔ لکہا ہی کہ انسانی مصائب کا نظارہ اس سے بڑہ کر اونہون نے کبہی نہین دیکہا وہ لکہتے ہین کہ مویشیون کا کیا ذکر انسان بدتر از جانوران تہے خاندان کے خاندان تباہ ہوگئے ہین۔ ۳۰ سو میل تک ادنکو گہاس نظر نہین آئی تہی۔

دہرہ دون آریہ سماج کے اُپ پردہان ماسٹر گوپال سنگہ جی کا دیہانت ہوگیا ہی۔ یہہ بہائی ایک طرح سے دہرہ دون آریہ سماج کی بُنیاد ڈالنے والون مین سے تہے۔ سوامی دیانند جی مہاراج کو انہین نے دہرہ دون مین بُلایا تہا۔ ہمارے سورگباشی بہائی کی ارتہی کے ساتہ جم غفیر تہا۔

آریہ سماج بنون کا سالانہ جلسہ ۳۰ ستمبر و یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ع کو ہوگا

آریہ سماج بیانپور ضلع گورداسپور کا سالانہ جلسہ ۲۲ و ۲۳ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ع کو ہوگا

آریہ سماج ملتان شہر کا سالانہ جلسہ ۲۹ و ۳۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ع کو ہوگا

سُنا گیا ہے کہ پہگواڑہ مین بابو ہری چند صاحب کلکٹر کپورتہلہ نے پردہان بنکر ایک دہرم سبہا قایم کی ہے۔ امید کہ اب بہت جلد اُس جگہ آریہ سماج بہی قایم ہوگا۔

آریہ سماج تکیریان (ضلع ہوشیارپور) کا سالانہ جلسہ ۲۲ و ۲۳ اکتوبر کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ نگر کیرتن ۲۱ کو ہوگا۔ منتری مہاشہ آریہ بہائیون اور آریوپدیشکون کو بڑے پریم سے نمنترن دیتے ہین۔

پنڈت شونات‍ہ مصر اپدیشک کاشمیر اور کوہ مری سے پرچار کرتے ہوئے راولپنڈی مین آگئے ہین۔ جہان اُن کے اُپدیش بڑا اچہا اثر پیدا کر رہے ہین۔

آریہ سماج میانمیر کا سالانہ جلسہ ۳ و ۴ نومبر سنہ ۱۹۰۰ع کو قرار پایا ہے

شملہ آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر ۲۹۰ روپیہ چندہ ہوا۔

جموں کونسل نے واسطے تیاری یادگار سمادہ راجہ رام سنگہ صاحب مرحوم پچاس ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔

جرمنی مین زیادہ بر وعلی غیرہ کہیلین شطرنج ہی جنکی کلب وغیرہ بہی بنی ہوئی ہین

لوکل

۲۶ - اگست سنہ ۱۹۰۰ع کو ڈاکٹر رامچندر ورما کی کوٹھی پر بڑا بھاری ہون یگ ہوا اور حسب تفصیل ذیل دان دیا گیا۔

پنڈت چندر بہان صہ - آریہ سماج میرٹھ صہ - دیانند اینگلو ویدک اسکول میرٹھ عہ - یتیم خانہ بریلی عہ - یتیم خانہ فیروزپور عہ - ہوتا للعہ - کنیا پاٹھ شالا صدر میرٹھ عصہ - آریہ سماج صدر میرٹھ عنعہ - آریہ سماج لال کرتی میرٹھ عصہ - بھجن منڈلی کھروہ عہ -

آریہ سماج میرٹھ کے معمولی ہفتہ وار جلسہ بہت اچھی طرح ہوتے رہے اس ماہ مین دس بارہ نئے ممبر بھی داخل رجسٹر ہوئے - ایک دو دفعہ پنڈت بدری دت صاحب و پنڈت تلسی رام جی کے ویاکھیان بھی ہوئے۔

۱۶ - ستمبر سنہ ۱۹۰۰ع کو آیندہ سال کے لئے نئے عہدہ دارونکا انتخاب حسب ذیل ہوا۔

منشی نہال سنگھ صاحب وکیل پریسیڈنٹ - پنڈت تلسی رام صاحب سینیر وایس پریسیڈنٹ - لالہ جگن ناتھ صاحب جونیر وایس پریسیڈنٹ - بابو گھاسی رام صاحب ایم - اے منتری - منشی جوالا پرشاد صاحب اوپ منتری - لالہ مراری لعل صاحب گپت اوپ منتری - لالہ متا لعل صاحب ساہو خزانچی - لالہ جگن ناتھ پرشاد صاحب ہیڈ ماسٹر پستکادھکش۔

آریہ کنیا پاٹھ شالا اور استری سماج میرٹھ خوب ترقی کر رہے ہین کلکٹر صاحب بہادر نے ایک اور یتیمہ لڑکی ہماری پاس بھیجی ہے لڑکی جاٹ قوم کی ہے ۳ سال کی عمر ہے بہ وجہ لاوارثی کے ابھی تک کسی نے بولنا بھی نہین سکھایا آٹھ دس روز مین کوشش کرنے سے کچھ کچھ ہان ہون کرنے لگی ہے یقین ہے کہ دو چار ماہ مین بولنے لگ جاویگی پہلی اناتھ کنیایئن بہت اچھی حالت مین ہین خوب کھانے پینے لگی ہین پڑھنے لکھنے بھی لگی ہین ان اناتھوں اور کنیا پاٹھ شالا کے لئے حسب ذیل دان ملا جسکے لئے دینے والی بہنون اور بھایون کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے - لالہ جگن ناتھ پرشاد صاحب ہیڈ ماسٹر دیانند اینگلو ویدک اسکول اناتھ کنیاؤن کے دودھ پینے کے لئے عصہ - بابو ہر نام سنگھ صاحب ٹایم کیپر ٹنل نمبر ۳ ڈاکخانہ فوڈنگ ضلع سلچر ملک آسام اناتھ پتریون کو جوتے پہنانے کے لئے صہ - بابو کالی چرن صاحب کی استری یتیم کنیاؤن کو مٹھائی تقسیم کرنے کے لئے عصہ - بابو بوہلو رام صاحب ورما کی ماتا نے یتیم کنیاؤن کو مٹھائی تقسیم کرنے کے لئے عصہ - منشی مراری لعل صاحب سپرنٹنڈنٹ کلکٹری کی استری نے یتیم کنیاؤن کو مٹھائی تقسیم کرنے کے لئے عصہ - پنڈت گوری دت صاحب جوتشی صدر بازار کی استری نے یتیم کنیاؤن کو مٹھائی تقسیم کرنے کے لئے عصہ - بابو دولت رام صاحب کی دہرم پتنی جی نے یتیم کنیاؤن کو مٹھائی تقسیم کرنے کے لئے عصہ -

استری سکھشا کے سہایکون کو خوشخبری

مہاشیو یہ بات تو اچھی طرح سدہ ہو چکی ہے کہ جبتک استری جاتی مین ودیا کا پرچار نہین ہوتا تب تک شاریرک ساماجک اور

اسوقت تک ادھتی کا خیال محض ایک ڈہکوسلا ہے۔ گو اسوقت شری سوامی دیانند کی کرپا اور آریہ سماج کے اُدیوگ سے ملک مین استری سکہشا کا خیال پہیلنے لگا ہے اور کہین کہین پتری پاٹھ شالائین بہی قایم ہوگئی ہین مگر اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے صرف یہی کام نہین کہ پاٹھ شالائین کہولی جائین بلکہ ایسی پُستکون کی بہی اشد ضرورت ہے جو ہماری جاتی کی چہوٹی چہوٹی کنیاؤن کو ودیا کے مارگ پر چلانے کے لئے خاص طور پر غور و فکر کرکے بنائی گئی ہون۔ ہمنے اس ضرورت کو محسوس کرکے استری سکہشا کی سلسلہ وار کتابین بنانا شروع کی ہین۔ چنانچہ استری سکہشا کا پرتہم اور دُتیہ بہاگ تو ہم بیشتر ہی چہاپ چکے ہین اب استری سکہشا ترتیہ بہاگ چہپ کر مکمل ہوگیا ہے اسمین پہلے ۲۲ صفحون مین دہرم اُپدیش کرتے ہوئے اور ودیا کا مہت (بزرگی) دکہاتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ ویدمارگ کیسا سکہ سمپت کا دینوالا اور کلیان کاری ہے ۔ اسکے بعد پدارتھ ودیا کے متعلق پشو پکشیون کا بیان کیا گیا ہے اسکے پنچات برکشون اور دہاتوؤن کے بیانات یکے بعد دیگرے دئے گئے ہین۔ اسکے پیچہے سرشٹی اُتپتی اور آریہ ورت کا پراچین اتہاس درج کیا گیا ہے۔ پہر رسوئی ارتہات کہانا بنانے۔ آیوروید ارتہات چکتسا اور شلپ کاری ارتہات کپڑا رنگنے کی بابت وچار پورک لکہا گیا ہے آخر مین ناپ تول وغیرہ کے پیمانے دئے گئے ہین حاصل کلام یہ کہ پستک کو ایسا بنا دیا گیا ہے جس سے کنیاؤن کے دل پر اپنے دہرم اور جاتی کا مہت بہی قایم ہو اور سنسارک ودیا کا وہ بہاگ بہی پراپت ہو جو انکے لئے اتی اوشیک ہے۔ کتاب ہذا کے ۱۳۲ صفحے ٹائیٹل پیج رنگین تقطیع خورد کاغذ چکنا اور دہماق ناگری ٹائپ مین چہپوائی ہے قیمت صرف ۴ر ہے حصہ اول کی قیمت ۱ر حصہ دویم کی ۲ر ہے۔ المشتہر ڈاکٹر رامچندر ورما شہر میرٹھ

رسید زر

ہگوپی ناتھ صاحب سب اورسیر حصار ۔ ۔ ۔ عہ
لالہ منشی لال صاحب مختار میرٹھ ۔ ۔ ۔ عہ
لالہ تول سنگھ بنواری داس صاحبان مقام سوہنا ۔ عہ
پنڈت متھراداس صاحب کلرک رالی برادرسی ہانسی ۔ مے
بابو پرتھی سنگھ صاحب میرٹھ ۔ ۔ ۔ عہ
پنڈت کدارناتھ صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر الہ آباد ۔ ۔ عار
پنڈت پورنچند صاحب گرداور چنگی میرٹھ ۔ ۔ ۔ عہ
منشی پرشادی لال صاحب مختار علی گڈھ ۔ ۔ ۔ عہ
پنڈت کالورام صاحب مسافر میان میرٹ ۔ ۔ عار
بابو بیجی رام صاحب سب پوسٹ ماسٹر چاندنی بازار دہلی عہ
منشی راجارام صاحب موضع برکتہ ۔ ۔ ۔ عہ
منشی ہیرالال صاحب مدرس شاہدرہ ۔ ۔ ۔ عسہ
لالہ میالال صاحب ٹھیکدار کالکا ۔ ۔ ۔ عہ
ٹھاکر گہیندر صاحب موضع بہوارہ ۔ ۔ ۔ عہ
بابو سندرلال صاحب ضلعدار نہر بیتوا ۔ ۔ ۔ عہ

ہرچند لال صاحب زرگر مبارکپور ۔ ۔ ۔ عہ
منشی گنگا پرشاد صاحب مختار عدالت کلکٹری الہ آباد ۔ ۔ عہ
بابو ہرپرشاد صاحب مقام آرہ ۔ ۔ ۔ عہ
لالہ رام چندر صاحب مقام بلکم آباد ۔ ۔ ۔ عہ
پنڈت بانکے بہاری صاحب پیشکار کلکٹری الہ آباد ۔ ۔ عہ
بابو دولت رام صاحب سب اورسیر میرٹھ ۔ ۔ ۔ عہ
چودہری موہن سنگھ صاحب موضع ٹہرکی ۔ ۔ عہ
پنڈت شیام سندرلال صاحب بہارگو وکیل جے پور ۔ عہ
پنڈت کرن سنگھ صاحب موضع نگلہ جیت ۔ ۔ ۔ عہ
بابو گوپی ناتھ صاحب مقام بیسلپور ۔ ۔ ۔ عہ
منشی کشن سروپ صاحب سررشتہ دار شہر میرٹھ ۔ ۔ عہ
پنڈت دیوی سہائے صاحب سب اورسیر بابوگڈھ ۔ ۔ عہ
بابو حاکم سنگھ صاحب منقابرہا ۔ عہ
لالہ لکشمی چند صاحب جہلم ۔ ۔ ۔ عہ
بابو آنند سنگھ صاحب نینی تال ۔ ۔ ۔ عہ

مطبوعہ فیض عام پریس میرٹھ

REGISTERED No. A 68.

ओ३म्

विद्यां चाविद्यां च यस्तद्वेदोभयं सह॥
अविद्यया मृत्युं तीर्त्वा विद्ययामृतमश्नुते॥

جو منشیہ ودیا اور اودیا کے سروپ کو جانکر جڑ اور چیتن دونوں کو ان کا سادہک نشچے کر کے شریر آدی جڑ اور چیتن آتما کو دہرم ارتھ کام اور موکش کی سدہی کے لئے ساتھ ساتھ پریوگ کرتے ہیں وے لوک دکھ سے چھوٹکر پرمارتھ کے سکھ کو پراپت ہوتے ہیں۔

اتہاس پرکرتی اور مہاجنتی کا ایک ماتر اپدیش ہونے سے ہی منشیہ کا اودھار ہو سکتا ہے۔ اس پرچے کا یہی اودیش ہے

आर्य्य बन्धु॥

آریہ بندھو

بابت ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰ء

قیمت سالانہ پیشگی بلا محصولڈاک عہ معہ محصولڈاک عہ

ایڈیٹر و منیجر و پروپرائیٹر ڈاکٹر رامچندر ورما کی اجازت سے پی۔ آر۔ ورما سب اڈیٹر نے مرتب کیا

نامی پریس میرٹھ میں چھپا

آریہ بندہو کا دستور العمل

۱ ۔ سلیس اُردو زبان کے لباس مین سہتیا اور وچار پورک آتمک شاریرک اور ساماجک اُنتی سمبندہی مضامین اپنے معزز خریدارون کی خدمت مین التماس کرنا اس پرچہ کا اودیش ہوگا۔

۲ ۔ جن مضامین سے آریہ پبلک کی مجموعی ترقی کو صدمہ پہونچنے کا احتمال ہوگا اُنسے اس پرچہ کے کالمون کو پاک رکھنے کا خیال ہر وقت رہیگا۔

۳ ۔ مُلکی معاملات ارتہات راج سمبندہی وشیون پر آریہ بندہو مین رائے زنی کرنیکا کسی مہاشے کو حق حاصل نہوگا۔

۴ ۔ یہ پرچہ ہر ماہ کی آخیر تاریخ تک اپنے پیارے گراہکون کی دست بوسی کے لئے میرٹھ سے روانہ ہوجایا کریگا۔ جن مہاشیون کو کسی وجہ سے آریہ بندہو کی ماہواری ملاقات پسند نہ ہو انکی خدمت مین گذارش ہے کہ بلا تکلف پرو پرائیٹر کو اپنی نارضامندی سے اطلاع بخشین۔ تین ماہ تک کسی مہاشے کا پرچہ قبول فرمانا خریداری کی دلیل متصور ہوگا۔

۵ ۔ قیمت سالانہ معہ محصولڈاک ۱ور بلا محصولڈاک ۱مقرر ہے۔ جو مہاشے مقررہ قیمت بذریعہ پیشگی عنایت فرماوینگے وہ خاص شکریہ کے مستحق ہون گے۔ آریہ گنون کی معتبری ہمین اس بات کی اجازت نہین دیتی کہ ہم پیشگی قیمت کو آریہ بندہو کی لازمی شرط قرار دین۔

۶ ۔ آریہ بندہو اپنے عالی دماغ۔ باریک بین۔ دہرم ہتیشی۔ خیر اندیش اور نیک خیال نامہ نگارون کی خدمت مین ہمیشہ بلا قیمت پیش ہوا کریگا۔

۷ ۔ مراسلات کو نکتہ چینی اور منصفانہ مطالعہ کے بعد ایڈیٹری ارتہات ہر طرح سے مفید سمجہا جانے پر بلا کم و کاست چہاپ دیا جاویگا۔ لیکن جو مراسلات اشاعت کے لایق نہین سمجہی جائینگی انکا واپس کرنا پرچہ کے ادہکاریون پر واجب نہ ہوگا۔

۸ ۔ آریہ سماج اور اوسکی معاون انسٹیٹیوشنون کے اشتہار اور نیز ایسے نوٹس جن سے سراسر پبلک کی بہبودی مقصود ہو اس رسالہ مین بلا اُجرت شایع ہوسکین گے۔ ذاتی فائدہ کے اشتہارون پر بشرح ذیل اُجرت لیجائیگی۔ ایک سطر پر صرف ۲ ر ایکبار نصف صفحہ پر ۱۲ پورے صفحہ پر ۱ ہے متواتر اشاعت کے لیئے خاص نرخون کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کے طے ہوسکتا ہے۔

نوٹ ۔ کوئی ایسا اشتہار طبع نہ ہوگا جس مین ناشایستہ۔ فحش یا خلاف قانون الفاظ ہون یا جو آریہ سماج کے اصولون کے برعکس ہو۔

آریہ ہند ہو

آریہ جاتی کے تیوہار

ہمارے پاٹہک مہاشیون مین سے ہر ایک نے دسہرہ تو ضرور کسی نہ کسی قصبہ یا شہر مین دیکہا ہی ہوگا - اور ہمکو یہ بہی کامل یقین ہے کہ اس قومی اُتسب کو ملاحظہ فرماتے وقت ہمارے اکثر دوستون نے اپنی آریہ جاتی کے پراچین مہتو کو بہی ادشیہ ہی انبہو کیا ہوگا - کیونکہ جسقدر نشانیان کسی زندہ اور اونتی کی شکہر پر پہنچی ہوئی قوم مین پائی جایا کرتی ہین وہ سب کی سب رام لیلا مین بہارت کے پراچین تواریخی ایٹماسفیر پر چمکتی ہوئی دکہائی دیتی ہین دسہرہ مین جس قدیم زمانہ کی نقل دکہائی جاتی ہے یہ ہماری جاتی کے لئے وہ مبارک زمانہ تہا جبکہ شوروِیرتا پورے طور سے ہمارے خون مین موجزن تہے - اس زمانے مین ہم دہرم کو تیاگ کرسنہ ایک سکہون سے بہرپور زندگی کو بہی پسند نہین کرتے تہے - انہی سمون کا ذکر ہے کہ آریہ سنتان ماتا پتا کی اگیا پالن کرنیکو راج پراپت ہونے پر ترجیح دیتی تہی - یہ انہی نون کی بات ہے کہ سوتیلے بہائی اپنی پریم پریتی سے راج تلک کو تچہ جانتے تہے - جانکی ایسی پتی برت دہرم کو پالن کرنیوالی استریان انہی زمانون مین تہین جو کہ جہان کٹھن اور دُکہ کے سمون مین بہی اپنے پتیون کا ساتہ نہین چہوڑتی تہین بیشک اس زمانہ سے بڑہکر ہماری جاتی کے لئے کوئی مبارک زمانہ نہین ہو سکتا - اس زمانہ کی ہماری قومی اقبالمندی کا ثبوت صرف اسی بات سے ملجاتا ہے کہ رام لچھمن دو بالک نہتے گہر سے گئے چودہ برس ڈنڈک بن ایسی بہیانک جگہ مین رہے اور آخر کار لنکا ایسی دور دراز کی عظیم الشان سلطنت کو فتح کر کے واپس آئے - آریہ سنتان اس سچے اور مبارک واقع کی یادگار مین جسقدر خوشی منائے بجا ہے اور جتنی دہوم دہام سے اس تواریخی وقوعہ کی نقل کر کے دکہائے روا ہے -

ایک دسہرے پر کیا منحصر ہے تیوہار سب کے سب قوم کے زندہ ہونے کا نشان ہوتے ہین کیونکہ انمین قومیت کا جوش اور مذہب کا خیال پیدا ہوتا ہے - بڑے بڑے ضروری معاملات مثلاً شادی وغیرہ کو اسی لئے سچ دہج اور سنجیدگی کے ساتہ انجام دینا لازمی ہے کہ وہ معاملہ کافی طور سے لوگون کے نوٹس مین آجائے اور وہ دہارنک رسم بہت لوگون کو معلوم ہو کر زیادہ پرچار پائے جس سے ہر کہ و مہ اسپر عمل کرنا سیکہین - اسیطرح مذہبی یا قومی رسومات کو تیوہار کی شکل مین نہایت دہوم دہام کے ساتہ کرنے سے لوگون کے دلون پر انکا زیادہ مہتو قایم ہوتا ہے اسمین شک نہین کہ اور ہر رسم و رواج کی طرح تیوہارون مین بہی اصلاح ہونی ضروری ہے مگر انکو بالکل دور کرنا مناسب نہین -

ہولی کے موقع پر جبکہ شرد رتو ختم ہو کر موسم بہار شروع ہوتا ہے - اسوقت حالت گرمی اور سردی مین تبدیلی
واقع ہونے سے خون جسم مین دورہ کرتا ہے - اسلئے انسان کو پرسّن چت رہنا چاہئے - کیونکہ غم کا اثر دل پر پڑتا ہے
اور اس سے خون کے دورہ مین رکاوٹ ہوتی ہے - ہولی کا تیوہار صرف اسی لئے منایا جاتا ہے - کہ لوگ سب پرکار
کے رنج و فکر کو چھوڑ کر اور ایشور کے بھجن مین انندت ہو کر اور گتا ارتہات تندرستی کو پراپت ہون - بھجن کیرتن کے
علاوہ ہولی پر باہمی میل ملاپ اور ایسی دل لگی جسمین کسیطرح کا نقصان نہ ہو - کرنا نامناسب نہین - کیشر آدی خوشبودار
چیزون کا رنگ بنا کر کپڑون پر اسلئے چھڑکا جاتا تہا - کہ دل لگی کی دل لگی ہو - اور لوگ موسم سرما کا لباس اوتار کر
دوسرے موسم انکول بستر دھارن کرلین - اس سے یہ مطلب ہرگز نہین تہا - کہ دھول اور راکھ اڑائی جائے جیسا
کہ ہولی مین آجکل کیا جاتا ہے - اس کے علاوہ ہولی کے موقع پر فصل کی پریکشا ہوتی تہی - ہر ایک کسان اپنے
کہیت سے نمونہ کے طور پر اناج کاٹ کر لایا کرتا تہا اور دیکہا جاتا تہا کہ فصل پک گئی ہے یا نہین اب اس اصلی مقصد کو
بہول کر لوگ صرف ایک رسم کے طور پر ہولی کرتے ہین -

دیوالی اُس مبارک دن کی یادگار مین منائی جاتی تہی جس روز شری رامچندر جی مہاراج لنکا کو فتح کر اور سیتا کی
اگیا انکول چودہ برس بن مین زندگی بسر کرکے اپنے بہائی لچھمن اور پیاری استری سیتا سمیت اجودھیا مین واپس
تشریف لائے تہے - اُس راتری کو اجودھیا مین ساری پرجا نے اس خوشی مین دیپ مالا یعنی روشنی کی تہی جب تک
رشی سنتان اس بہوگول منڈل پر زندہ رہیگی اور اپنے بزرگون کے کارنامون کو دل سے بہلانا نامناسب خیال نہین کریگی
تب تک دیوالی کی راتری کو سارا بہارت ورش جگمگاتا ہوا دکہائی دیگا - لیکن افسوس ہے کہ آج کل ہماری سوسائٹی
مین دیوالی کے موقع پر ہون یگ کرنے اور ایشور سمبندہی بہجن گانے کی بجائے - جوئے کی قبیح رسم جاری ہوگئی ہے
جس کے باعث ہزارون متمول خاندان تباہ ہو چکے ہین بڑے بڑے بہلے مانس سفید ریش سفید پوش معزز دولت مند
لوگ فصلی بیٹرون کی طرح اس موقع پر جوئے خانون کی طرف بہاگتے ہوئے دکہائی دیتے ہین - ہمارے دیش مین
تیوہار تو بہت سے منائے جاتے ہین - مگر سب سے مشہور یہ ہین - لوہڑی - سکٹ - بسنت پنچمی - شیو راتری - سلونو - جنم اشٹمی
اننت چودش - دیوالی -

یہ تمام تیوہار بلا وجہ نہین ہین - بلکہ ہر ایک سے کچھ نہ کچھ قوم کا مطلب نکلتا تہا - مثلاً سلونو پر رشی لوگ امتحان
لیکر بدیہارتہیون کو ڈگریان دیا کرتے تہے - اور رشیون کا ستکار کیا جاتا تہا جیسا کہ آجکل خاص خاص موقعون پر
بڑے لوگون کو ڈریس دئے جاتے ہین - اور استری جاتی کی رکشا پر وچار ہوتا تہا - ہر ایک تیوہار پر مکان اور

بسترون کی صفائی اور یگیہ ہون کرنے چاہئین۔

انکے علاوہ اکثر تیوہار مثلاً سوموتی اماوش اور سورج یا چندرمان کو گہن ہونا وغیرہ بھی منائے جاتے ہین۔ ایسے موقعون پر بھی بڑے بڑے ہون یگیہ کرنے چاہیئے اور گہن وغیرہ کی نسبت وچار کرنا چاہئے جیسا کہ آجکل یورپ کے دیشون مین کیا جاتا ہے خاص خاص تیوہارون پر بعض جگہ ہجوم یا میلے لگتے ہین۔ دور دور کے خاص وعام امیر و غریب عالم و جاہل غرض ہر قسم کے لوگ جمع ہوتے ہین ملک ملک کی چیزین فروخت کے لئے آتی ہین درحقیقت کسی خیال یا چیز کو عوام الناس مین پہیلانے کا عمدہ موقع ایک بہاری ہجوم سے بڑہکر کوئی نہین تجار لوگ اپنی تجارت کو عام لوگون مین انٹروڈیوس کر سکتے ہین دہرم کے اپدیشک ستید کی دہونی ہر کہ ومہ کے کان مین ڈال سکتے ہین چنانچہ شری سوامی دیانند جی نے ہردوار کے کُمبہ سے یہی کام لیا تہا۔ مگر افسوس کہ بجوموں پر جہان اپنے دیش کی تجارت کو پہیلانے کا موقع ہے غیر ممالک کی تجارت کا پرچار کیا جاتا جس سے ہمارے دیش کی تجارت روز بروز کمزور ہورہی ہے اور ستیہ اپدیشون کی جگہ فحش گیت گائے جاتے ہین دُراچار ہوتے ہین غرض ہمنے مفید چیزون کو بہی اپنے حق مین مضر کرلیا ہے امرت مین زہر ملاکر پان کر رہے ہین کاش کہ ہماری سماج یا سوسائٹی کے تعلیم یافتہ اصحاب اپنی توجہ تیوہارون اور بجوموں کی طرف بہی مبذول کرین جنکی اصلاح کرنے سے بہت سے قومی اور مذہبی اغراض حاصل کئے اور فواید عظیم اُٹہائے جاسکتے ہین۔ اوم شم

نوٹ اور رائین

دہرماتما سداچاری مَنش کے لئے یہ سنسار ایک سوندر یہ آدرش ہے جگت کی ایک ایک وستو اوسکے لئے سُکھ کی کان پرتیت ہوتی ہے اوسکے من مین بھی کالیش بھی نہین ہوتا چونکہ دہرماتما آدمی کسی سے ویر بھاؤ نہین رکھتا اس لئے اوس کا بھی کوئی شترو نہین ہوتا پرانی ماترا وسکو متر درشٹی سے دیکھتے ہین سنساری مَنش اوسکا انوکرن کرتے ہین اوسکا سداچار سیکڑون آدمیون کے جیون کو شدہ اور پوتر کردیتا ہے دہرماتما منش کی دہیرتا۔ گمبھیرتا اور پرشارتھ آشچریہ جنک ہوتے ہین وہ بہاری سے بہاری کشٹ کو بہی سبہاؤ سے سہن کرلیتا ہے بہے۔ لوبھ۔ وشے آدی اوسکے من کو کبھی وکپت نہین کرسکتے وہ اپنے دہرم پر پربت کی سدرش استہر رہتا ہے مرتیو اوسکے لئے کبہی بہے کا کارن نہین ہوسکتی وہ ایشر کی گود مین جانے کیلئے سدا تیار رہتا ہے ایسے منش اس سنسار مین سُکھ بہوگتے ہوئے انت کال کو پرم پتا جگدیشر کے چرنون مین جا پراپت ہوتے ہین پرماتما انکو اپنی گود مین جگہ دیتی ہین اور وہ اپنے جیون کو سپہل کرلیتے ہین دہن ہین ایسے دہرماتما منش پرنتو پاپی منش کے لئے یہ جگت مہان بہیانک اور نرک کا نمونہ بن جاتا ہے سنسار کا ایک ایک پدارتھ اوسکے لئے دوکھ دائی ہوتا ہے پرانی ماترا اوسکے

شترو ہو جاتے ہین وہ سدا بہو بیت رہتا ہے ایک پاپ کے چہپانے کے لئے اوسکو اور بہت سے پاپ کرنے پڑتے ہین وہ
موت سے بڑا ہی ڈرتا ہے چونکہ پاپی آدمی سے سبکو دوکھ ملتا ہے اس لئے اوسکو بہی سب ہی کشٹ دیتے ہین پاپی کا من سدا
وکنپت رہتا ہے اوس سے کوئی بہلا کام نہین بن پڑتا پاپی آدمی سنسار مین سدا خوار خستہ اور بے عزت رہتا ہے اوسکا کوئی
آدر ستکار نہین کرتا دن رات جہان دوکہی رہتا ہے یگ یگ پر ٹہوکرین کہاتا ہے موت کے سمیہ سب پاپ اوسکے آنکہون
کے سامنے آجاتے ہین انت کو مہان کشٹ بہوگ کر نرک گامی ہوتا ہے دہکار ہے ایسے منشون پر ایشر پرماتما ایسے پاپیون
کی سنگت سے بچاوے۔

جس سبہا یا سوسائٹی مین جس خاندان مین جس قوم مین دہرماتما سجن اور سداچاری آدمی ادہک ہوتے ہین وہ سبہا
وہ سوسائٹی وہ خاندان وہ قوم دن دونی رات چوگنی ترقی کرتا چلا جاتا ہے اومین سدا استہ ار کی بہلائی کے کام ہوتے
ہین دہرماتما آدمیون کی سبہا سے دنیا کو بڑا ہی لابہ پہونچتا ہے چونکہ دہرماتما آدمی ہمیشہ نیار اور دہرم کے انکول کام کرتے
ہین اسلئے اوس سبہا مین جہگڑے فساد کبہی نہین ہوتے ایسے بزرگوارون کی سبہا دنیا مین بڑی عزت کی نگاہ سے دیکہی جاتی
ہے اومین شامل ہونے کو ہر کسی کا دل چاہتا ہے اسی لئے دن بدن اوسکی اونتی ہی ہوتی جاتی ہے برخلاف اسکے جس سبہا یا
سوسائٹی مین پاپی ادہرماتما خودغرض اور فسادی آدمی ادہک ہو جاتے ہین اوسکی ترقی بالکل مسدود ہو جاتی ہے لوگ
اوس سبہا یا سوسائٹی سے گہرنا کرنے لگتے ہین آہستہ آہستہ بہلے آدمی کنارہ کشی اختیار کرتے ہین بدقسمتی سے آجکل آریہ سماج
جیسی مبارک سبہا مین بہی خودغرض شہرت کے بہوکے اور فسادی آدمی بہت گہس گئے ہین اسی لئے آریہ سماج کی عزت اور وقعت
خاک مین ملتی جاتی ہے دس سال پہلے اور آجکی حالت کا مقابلہ کیا جاوے تو زمین آسمان کا فرق ہے دن رات کے باہمی
جہگڑون نے اسکی جڑکو کہوکہلا کر دیا جب تک اس مبارک سبہا مین دہرماتما اور سجن پرشون کی ادہکتا رہی تب تک اس نے
خوب ترقی اور عزت حاصل کی جب سے خودغرض آدمیون کی زیادتی ہوئی ہے تب سے وہ ترقی اور وہ عزت نہین رہی
کارن اسکا یہ ہے کہ سماجون مین بہرتی ہونے وقت کوئی جانچ پڑتال کا قاعدہ مقرر نہین ہے کوئی نہین پوچہتا کہ بہرتی
ہونے والے ممبر کا چال چلن کیسا ہے کس غرض کے لئے داخل ہوتا ہے اسکا دہرم بہاو کیسا ہے عام لوگ اسکو کیسا
سمجہتے ہین انہا دہند بہرتی کر لیا جاتا ہے اسی خرابی کی وجہ سے ہر قسم کے آدمی داخل ہو گئے اور سماج کی عزت کو برباد کر دیا
اگر کوئی قاعدہ جانچ پڑتال کا مقرر ہوتا تو خودغرض اور فسادی آدمیون کی کثرت نہ ہونے پاتی اس نفاق کی زہریلی ہوا
سے سوسائٹی پاک رہتی یہ ٹہیک ہے کہ ممبرون کی تعداد ضرور کم ہوتی لیکن یاد رہے دہرماتما سداچاری اور پرشارتہی تہوڑے
آدمی بہی بہت کچہ کر سکتے ہین اور نکمے ہزارون بہی کسی کام کے نہین اس لئے ہم آریہ سماج کے لیڈرون آریہ پرتی ندہی سبہاؤن

کی سیوا مین نویدن کرتے ہین کہ وہ اس کا ضرور کچہہ انتظام فرماوین ورنہ دن بدن حالت ابتر ہی ہوتی جائیگی اب تو اس کا
علاج آسانی سے ہو سکتا ہے کیونکہ ابہی مرض اول درجہ مین ہے لیکن جب تیسرے درجہ مین پہونچ جاوے گا تب علاج
کرنے سے کچہہ فائدہ حاصل نہین ہوگا پہر پچہتائے کیا ہوت جب چڑیان چگ گیئن کہیت۔

آریہ سماج مین خودغرضی کا رسوخ۔ جن اصحاب کو علم تواریخ کی سیر کا شوق ہے اُنسے یہ امر پوشیدہ نہین کہ کوئی سوسایٹی
یا سماج اپنے مشن کا پرچار مکمل طور سے نہین کر سکتی جب تک اسکے ممبرون مین آچار بیوہار کی پوترتا اور قربانی کی سپرٹ موجود
نہ ہو۔ مزید بران ہر ایک ملک کی ہسٹری کو پڑہنے سے یہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ جہان کسی سوسائٹی مین خودغرضی نے جگہہ
پائی اسی دم سے اسمین زوال آنا شروع ہوا۔ سچ پوچہیے تو یہ اصول نہ صرف دہرم کے پرچار ہی مین کام کرتا ہوا دکہائی
دیتا ہے بلکہ سنسار کے تمام ایسے کامون مین جو لوگون کے ملنے اتہوا سماج سے انجام پاتے ہین عروج یا زوال اسی اصول
کے موافق ہوتا ہے وہ گرہست بہت جلدی تباہ ہو جاتا ہے جسکے گرہستی برے چال چلن والے اور خودغرض ہوتے ہین
برخلاف اسکے جس گہر کے لوگ نیک اور اپنے گہر کے خیرخواہ ہوتے ہین وہ دن دوتی رات چوگنی ترقی کرتا ہے۔ وہ گورنمنٹ
بہت مدت تک قایم نہین رہ سکتی جسکے ادہکاری لوگ انیائی اور خودغرض ہوتے ہین کیونکہ انمین سے ہر ایک کی
خواہش یہی رہتی ہے کہ ملک ویش مین دبالون ملک پرانت سے مجہے لابہہ ہو۔ اسی طرح ایک دہارمک سوسائٹی کے لئے بہی
خودغرض لوگون کی موجودگی زہر ہلاہل یا مار آستین کا حکم رکہتی ہے جس سوسائٹی مین خودغرضی کی تخم پاشی ہوتی ہے
وہین نفاق کا خاردار شجر پیدا ہوتا ہے ممکن ہے کہ سانپ کا کاٹا جی جائے مگر جس سماج نے پہوٹ کے پہل کو چکہا وہ
کبہی سرسبز اور زندہ نہین رہ سکتی۔ اگر اس کا علاج ہے تو فقط یہی کہ پہوٹ یا نفاق کو برباد کر دیا جائے خودغرضی کی
نہر کو بند کر لیا جائے جس سے یہ طراوت پاتا ہے آریہ بہائیو کیا تعجب ہونے کا مقام نہین کہ رشی قوم کو سدہارنے کا
بیڑہ رکہے۔ تمام خودغرضیون کو چہوڑ کر تمہارے لئے اپنے آپ کو قربان کرے اور پران دے۔ مگر اس پر بہی خودغرضی
ہمارا پیچہا نہ چہوڑے۔ آؤ ہم سب ملکر اپنے دروبہیون اور خودغرضیون کو اُس رشی کے رچے ہوئے یگیہ مین سواہا کر
کر ڈالین۔ اور پوتر ہو کر پرمیشور پر پریتی رکہتے ہوئے سنسار کا اپکار کرین یہی شری سوامی جی مہاراج کا مشن تہا۔
یاد رکہو جب تک ہماری قوم مین سوارتہہ سدہی پردہان رہیگی اونتی کداپی نہین ہو سکتی۔

آتم پرساد

ब्रह्म ह देवेभ्यो विजिग्ये तस्य ह ब्रह्मणो विजये देवा अमही
यन्त॥ तऐक्षन्तास्माकमेवायं विजयोऽस्माकमेवायं महिमेति॥

(**پدارتھ**) نشچے کرسب سے بڑا ایشر سوریہ آدی دیوون سے وجے کو پراپت ہوا وجے ہوتے سمہ اوس برہم کے تیج سے ہی بلوان ہوکر سوریہ آدی دیوا ایسا ماننے لگے کہ یہہ بل ہمارا ہی ہے ہمکو کسی سے پراپت نہین ہوا ہماری ہی مہما ہے ہماری ہی جیت ہے ۔

تشریح یہہ منتر بطور استعارہ کے بیان کیا گیا ہے رشی نے اس منتر مین النکار کے طور پر بیان کیا ہے کہ سوریہ آدی پرکاش والے پدارتھون نے یہ ابھمان کیا کہ ہمارے مین جو کچھہ گُن ہین وہ سب ہمارے ذاتی ہین یعنی ہمارے ہی ہین کسی نے ہمکو دئے نہین ہین ہماری مہمان ہماری بزرگی ہمارے ہی بل سے ہے ہم ہی سب سے بڑے ہین حالانکہ پرتھوی ۔ سوریہ ۔ چندرمان ۔ اگنی ۔ وایو ۔ جل آدی مین جو کچھہ گن اور بل ہے وہ سب برہم کا دیا ہوا ہے لیکن ان دیوون نے اہنکار کیا کہ یہ بل ہمارا ہی ہے کسی کا دیا ہوا نہین جس طرح کوئی شش گرو سے پڑہ لکھہ کر لایق ہو جاوے اور پہر اہنکار سے یہ خیال کر لیوے کہ اس لیاقت کے حاصل کرنے مین گرو نے کچھ بہی نہین کیا بلکہ مین نے اپنی محنت اور ذہانت سے خود یہ لیاقت حاصل کی ہے اسی طرح ان پدارتھون نے بہی ابھمان سے ایسا ہی خیال کر لیا مطلب یہ ہے کہ رشی نے بطور النکار (استعارہ) کے شش کو سمجہایا ہے کہ سنسار مین جو پدارتھہ ہین یہ سب ایشر کے رچے ہوئے ہین اور ان مین جو کچھہ گُن بل اور پرکاش آدی ہین یہ سب برہم کے دئے ہوئے ہین رشی کا مطلب یہ تہا کہ دنیا دار لوگ سورج چاند بجلی ہوا وغیرہ کی طاقتون اور چمتکارون کو دیکھکر اونہین کو ایشر مان لیتے ہین اور بجائے برہم کے اونہین کی پوجا کرنے لگتے ہین اسی لئے رشی نے اس النکار کو باندہکر شش کو سمجہایا ہے کہ یہ سب طاقتین برہم کی بخشی ہوئی ہین یہ کئی النکار منترون مین بیان کیا گیا ہے جیسا کہ آیندہ ظاہر ہوگا ۔ ناظرین یہ نہ سمجہہ لین کہ سورج آدی پدارتھہ تو جڑ ہین اونین سوچنے اور وچار کرنیکا مادہ کہان سے آیا بیشک یہ تو ٹہیک ہے کہ یہ سب جڑہ پدارتھہ ہین لیکن یہ تو صرف سمجہانے کے لئے رشی نے بطور استعارہ کے بیان کیا ہے اس منتر سے النکار شروع کیا گیا ہے اگلے منترون مین اس کا بہید کھلیگا جس طرح عالم لوگ کسی مسئلہ کو اچہی طرح سمجہانے کے لئے بے جان اشیا کو نطق کا لباس پہنا کر مسئلہ کی کیفیت بیان کرتے ہین اسی طرح اس اوپنشد کرتا نے برہم کی بزرگی جتلانے کے لئے سوریہ آدی جڑ پدارتھون کو ذی روح کا لباس پہنایا ہے ۔ اوم شم

شیکشائین

विद्यामित्रं प्रवासेच भार्या मित्रं गृहषुच ॥०॥
व्याधिस्थस्यौषधो धर्मो मित्रं मृतस्यच ॥

(ارتھ) پردیش مین ودیا متر ہے گھر مین استری متر ہے روگ مین اوشدہی اور مرنے کے بعد دہرم متر ہے۔

(نوٹ) ودوان کے لئے دیش اور پردیش یکسان ہے جہان ودوان بیٹھے گا وہین اوسکی قدر اور منزلت ہوگی کیونکہ اوسکے پاس ودیا کا رتن ایک امولیہ پدارتھ موجود ہے اس لئے اوسکے لئے کہین بہی کمی نہین۔ گہر مین جیسا کہ استری سے کام نکلتا ہے اور جیسی سہایتا اپنی استری کر سکتی ہے ویسی اور کوئی رشتہ دار نہین کر سکتا مرض کے لئے دوائی سے بڑہ کر اور کوئی متر نہین آجکل کی لاکہون مورکھ استری پرش۔ بیماری مین کسی لایق حکیم سے علاج نہ کرا کر جہاڑ پہونکی کرتی اور دیوی دیوتاؤن کی منتین مانتی ہین جس سے آرام تو کیا ہوتا تہا مگر بیمار بیچارہ اپنی جان سے جاتا رہتا ہے۔ مرنے کے بعد سوائے دہرم یعنی نیک افعال کے اور کوئی سہایتا نہین کر سکتا اس لئے زندگی مین ضرور دہرم کو سنچے کرنا چاہئے موت کا کچھ ٹہکانا نہین کب آجاوے۔

अनालोक्य व्ययंकर्ता अनाथः कालहप्रियः।
आतुरः सर्वक्षेत्रेषु नरः शीघ्रं विनश्यति॥

(ارتھ) بناوچارے خرچ کرنے والا سہایک کے نہ رہنے پر بہی کلہ مین پریتی رکہنے والا اور سب جاتی کی استریون مین بہوگ کے لئے ویاکُل ہونے والا پرش شیگھر (جلد) نشٹ ہوجاتا ہے۔

(نوٹ) جو شخص بناوچارے یعنی آمدنی سے زیادہ خرچ کریگا اوسکا دیوالہ ضرور نکلے گا۔ جسکا کوئی یار اور مددگار نہین وہ بے خوف اگر جہگڑا کریگا تو ضرور منہ کی کہائیگا اور دو چاری پرش کے شیگھر نشٹ ہونے مین سندیہہ ہی کیا ہے ایسے پاپی پرش ہمیشہ خوار اور خانہ خراب رہ کر جلد ہی اس دنیا سے بدہنا بوریا باندہکر داخل جہنم ہوتے ہین۔

धनधान्य प्रयोगेषु विद्या संग्रहणेतथा॥
आहारे व्यवहारे च त्यक्तलज्जः सुखीभवेत

(ارتھ) دہن دہانیہ کے ووہار کرنے مین ویسے ہی ودیا کے پڑہنے پڑہانے مین اہار اور راجا کی سبہا مین جو سنکوچ چہوڑ دیگا وہ سکہی رہیگا۔

(نوٹ) بیوپار کے معاملہ مین جو شخص شرم کریگا وہ ضرور خسارہ اوٹہاویگا اسی طرح وہ ودیا پڑہنے مین اگر شرم کریگا تو مورکھ رہیگا اگر کہاتے وقت شرم کریگا تو بہوکہا مریگا اسی طرح راجا کی سبہا مین شرم کرنے سے اپنے اوپر الزام عاید ہوگا اس لئے مذکورہ بالا موقعون پر لحاظ نہین کرنا چاہئے۔

जलबिन्दु निपातेन क्रमशः पूर्यते घटः ॥०॥
सहेतुः सर्व विद्यानां धर्म्मस्यच धनस्यच ॥०॥

(**ارتھ**) کرم کرم سے جل کے ایک ایک بند و کے گرنے سے گھڑا بھر جاتا ہے یہی سب ودیا دھرم اور دھن کے اکٹھے ہونیکا بھی کارن ہے

(**نوٹ**) مطلب یہ ہے کہ ایک ایک قطرے سے گھڑا بھر جاتا ہے اسی طرح اگر ہم ایک ایک لفظ بھی ہر روز یاد کرین تو علم کا ذخیرہ اکٹھا ہو جاتا ہے اور تھوڑا تھوڑا دھرم بھی کرتے جاوین تو بہت دھرم ہو جاویگا یہی دھن کا حال ہے اگر دو دو پیسے بھی ہر روز جمع کئے جاوین تو کچھہ مدت مین بہت سا روپیہ اکٹھا ہو جاویگا غرضیکہ دھرم دھن اور ودیا کو آہستہ آہستہ بھی جمع کریگا تو بھی بہت الکھ دایک ہوگا ان تینون پدارتھون کے جوڑنے مین ہمیشہ دھیان رکھنا چاہیئے۔

شاریرک اور ساماجک اونتی

سنتان اوتپتی

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ بندھو جلد ۲ نمبر ۳ کا صفحہ ۴۷)

ہم پچھلے کئی نمبرون مین براہمن گن کرم سبھاؤ والی سنتان کے اوتپن کرنے کی بدھی بتلا چکے ہین ناظرین کو اس بات مین ذرا بھی شبہ نہین رکھنا چاہیے کہ اگر مذکورہ بالا ترکیب کے ساتھ سنتان اوتپن کی جاویگی تو وہ ضرور براہمن گن۔ کرم سبھاؤ والی ہوگی کیونکہ رشیون کا کتھن کبھی متھیا نہین ہوتا آپت پرشون کی واکیہ ست ہی ہوتے ہین۔

اب ہم کشتری گن کرم سبھاؤ والی سنتان کے اوتپن کرنے کی بدھی درج کرتے ہین کشتری کے گن کرم سبھاؤ از روئے ویدک اور دھرم شاستر حسب ذیل ہین۔ سر بڑا اور گول آنکھین سرخی مایل اور بڑی چہرہ رعب دار رنگ گندمی سرخی مایل۔ چہرہ سے شور بیرتا اور نڈرپنا چمکتا ہو۔ بدن گٹھا ہوا اور پھرتیلا ڈیل ڈول خوب لمبا چوڑا قد آور انصاف پسند پرجا کی رکشا کرنے والا ودیا اور دھرم مین پریتی ہر کسی کے دکھ مین سہار کرنے والا دان مین پریتی رکھنے والا شور بیر و شیون مین لپت نہ ہونے والا جسکے شریر اور آتما خوب بلوان ہون شترون سے نہ ڈرنے والا تیجوان دھیرج وان یودہ مین کبھی پیٹھ نہ دکھلانے والا پرتگیا کو پورن کرنے والا مذکورہ بالا گن۔ کرم اور سبھاؤ کشتری ورن کے شاسترون مین لکھے ہین پچھلے زمانہ کے کشتری دشرتھ۔ رامچندر لکشمن بدھشٹر ارجن بھیم آدی انہین صفات سے موصوف تھے۔ کشتری ورن کی سنتان اوتپن کرنے کے اوپار اوسی ڈھنگ کے ہین جیسے کہ براہمن ورن کے اوتپن کرنے مین بیان کئے گئے ہین سب سے پہلا اوپار تو وہی ہے کہ والدین اپنے مین کشتری ورن کے گن کرم سبھاؤ ادتپن کرین پتا شور بیر اور یودہ سے نہ ڈرنے والا ہونا چاہیئے ماتا مین بھی کشترانی کے گن ہونے چاہئین تب کشتری ورن کی سنتان اوتپن کرنیکا ارادہ کرین گربھادہان کے وقت بھی دونون کا یہی خیال ہونا چاہیے کہ ہمارے کشتری گن کرم سبھاؤ والی سنتان پیدا ہو جب گربھ استھت ہو جاوے تب ماتا کو ایسے مکان مین رکھین جس کا رنگ سرخ ہو جس مین بڑے شور بیرون کی تصویرین لگی ہوئی ہون بڑی بڑی لڑائیون کے

نوپوڈ نکلتے ہون جنمین ایسے ایسے نظارے دکہائی دیتے ہون کہ گولون کی بارش ہورہی ہے تلوارون سے آدمیون کے سر کٹ رہے ہین خون کی ندیان چل رہی ہین کسیکا سر کٹا پڑا ہے کسیکا دہڑ الگ ہے غرضکہ لڑائی کے موقع کی تصویرین ماتا کو بار بار دکہلائی جاوین اور اگر ممکن ہو تو کسی سنگرام مین ماتا کو ضرور لیجانا چاہئے سدا شور بیرون کے جیون چرتر سنانے چاہئین جو بہادر دیش قوم اور دہرم پر قربان ہوئے ہون اونکی کہانیان سنانی لازم ہین اوس مکان مین ہر قسم کے استر شستر بہی ضرور موجود ہون مطلب یہ ہے کہ جو جو سامان کشتریون کے لئے ضروری ہین وہ اوس مکان مین مہیا ہون لازمی ہے ماتا کی غذا بہی بلشٹ پشٹ اور تیکشن ہونی چاہئے گربہ سے ہی اوس بالک کے سنسکار بہی کشتریون کے سے ہی ہونے ضروری ہین جنکا ورنن گریہہ سوتر و نمین موجود ہے جب بالک پیدا ہو جاوے تب ماتا کو چاہئے کہ شروع سے ہی اوس بالک کے کان مین شور بیرتا کی باتین ڈالتی رہے اوسکو استر شستر دکہلایا کرے اوس بالک کے کہلونے بہی اسی قسم کے ہونے چاہئین کہ جن سے بہادری کے کہیل ہو سکین غرضکہ بالک کو شروع سے ہی جنگی خیالات کا بنانا چاہئے جون جون وہ بڑا ہوتا جاوے تون تون اوسکو معاملات جنگی اور فوجی مین زیادہ رجوع کرنا چاہئے یہان تک کہ جب اوسکی عمر آٹھ دس برس کی ہو جاوے تب یگیو پویت کر کے اوسکو کسی بڑے لایق شور بیر اور ماہر علم جنگ کی خدمت مین کام سیکہنے کے لئے چہوڑ دینا چاہئے آجکل ہماری گورنمنٹ کا فوجی محکمہ سب دنیا مین اول درجہ کا ہے جو لوگ اپنی سنتانون کو کشتری بنانا چاہین اونکو چاہئے کہ لڑکون کو فوجی افسرونکی خدمت مین کام سیکہنے کے لئے بہیجین جب کام کرنے کی لایق ہو جاوین تو فوج مین ہی بہرتی کرادین ان اوپاؤن سے سنتان ضرور کشتری گُن کرم سبہاو والی ہوگی ایسی سنتانون سے ملک اور قوم کو بہت فائدہ پہونچیگا سرکار بہی اونکی قدر کرے گی فوج مین معزز عہدون پر ممتاز ہونگے کیونکہ ہماری گورنمنٹ عادل گُن گراہی اور علم دوست ہے جس مین جسقدر علم اور لیاقت ہوتی ہے اوسکی اوسیقدر عزت و منزلت کرتی ہے اگر اس ملک کے آدمی بہادر جفاکش اور فوجی کام کے لایق ہونگے تو ضرور سرکار اونکو فوج مین بہرتی کرے گی جیسا کہ آجکل سکہون کی عزت و قدر ہو رہی ہے ہم اپنے راجپوت بہایون سے نویدن کرتے ہین کہ وہ اپنی سنتانون کو باقاعدہ کشتری بنائین اور ملک قوم اور سرکار کو فائدہ پہونچائین آخیر مین اتنا لکہنا اور ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بچپن مین کشتریون کے بالکون کو بہی ودیا اور دہرم کی شیکشا ساتھ ساتھ ہونی چاہئے کیونکہ ودیا اور دہرم کی ضرورت منش ماتر کے لئے ہے۔ ایشر پرماتما کرے ہمارے دیش کے شور بیرون کو نیم پوربک سنتان اوتپن کرنیکا شوق پیدا ہو۔

(باقی آیندہ)

مفید اور کارآمد باتین

فولاد کے برادہ سے ایک نہایت مضبوط اور پایدار مصالح طیار ہوتا ہے جس سے لوہے کی نلیون کے سوراخ بڑی عمدگی کے ساتھ بند ہو سکتے ہین چنانچہ برادہ فولاد ۵ پونڈ۔ نوسادر ۲۔ اونس۔ گندہک ایک اونس ان تینون کو کھرل مین پیسکر خوب باریک کرلو اب اسمین اسقدر پانی ملاؤ کہ پتلی لئی سے ہو جاوے اسکو لوہے کی نلی کے سوراخ مین بھردو اور خوب اچھی طرح رگڑ دو ایک دو روز مین یہ ایسا سخت ہو جاویگا کہ لوہے کو مات کریگا بڑے بڑے زوردار بھاپ کی کی نالیون کے سوراخ اس مصالح سے بند کئے جاتے ہین ریل کا انجن اگر کہین سے بھاپ دینے لگتا ہے تو اسی مصالح سے بند کرتے ہین۔

سریس ماہی کو ہمارے دیش کے آدمی بہت ہی کم جانتے اور استعمال کرتے ہین لیکن یورپ مین اسکی بڑی قدر ہے اور واقعی یہ بڑے کام کی چیز ہے چونکہ سریس ماہی نہایت سفید۔ شفاف اور چمکدار ہوتی ہے اس لئے اس سے ہاتھی دانت کی بنی ہوئی اشیا کے پرزے بڑی عمدگی کے ساتھ جوڑے جاتے ہین اور جوہری لوگ قیمتی پتھرون اور ہیرون کے ریزے اس سے جوڑتے ہین چنانچہ ہم بھی ایک عمدہ نسخہ واسطے جوڑنے اشیا ہاتھی دانت و ریزے ہائے قیمتی پتھرون کے ہدیہ ناظرین کرتے ہین (**نسخہ**) سریس ماہی ایک حصہ۔ رومی مصطگی ½ حصہ۔ بھوکا ہوا جست ایک حصہ ان سبکو تھوڑی سی برانڈی شراب مین ڈال کر آنچ پر گرم کرو جب سب خوب گھل جاوے تب اس سے پرزے جوڑو اور دہوپ مین خشک کرو بڑی مضبوطی سے جڑتے ہین۔

مردہ سنگ سے چینی۔ سنگ مرمر۔ اور کانچ کے ٹوٹے ہوئے برتنون کو جوڑنیکا ایک نہایت بڑھیا مصالح طیار ہوتا ہے جس سے برتن ایسے پائیداری کے ساتھ جڑتے ہین کہ پھر وہان سے اونکا علیحدہ ہونا مشکل ہو جاتا ہے چنانچہ مردہ سنگ دو حصہ باریک ریت ایک حصہ نیا بجھا ہوا چونا ایک حصہ ان سبکو پیسکر السی کے تیل مین ملا کر پوٹین کی موافق بنالو اور ٹوٹے ہوئے برتنون کو اس سے جوڑو اور دہوپ مین خشک کرو۔

چمڑہ کو جوڑنے کا مصالح ہمارے ملک مین کاریگر لوگ چمڑے کے ٹکڑون کو آپس مین جوڑنے کے لئے صرف ایک ہی چیز استعمال کرتے ہین یا تو کہل یا آٹے کی لیئی مگر یہ بہت پائیدار نہین ہوتے ہم ایک نسخہ نہایت عمدہ اس مطلب کے لئے درج کرتے ہین (**نسخہ**) سریس ماہی اور عام سریس مساوی وزن لیکر جو کوب کرکے ایک برتن مین ڈالو اسکے اوپر اسقدر پانی ڈالو کہ وہ ڈھک جاوین۔ ۱ گھنٹہ تک پڑا رہنے دو پھر آنچ پر پگھلاؤ جب خوب گھل جاوے تب اسمین ماجو کا سفوف اسقدر ملاؤ کہ گاڑھی لیئی سی ہو جاوے گرم رہتے رہتے اس سے چمڑے کے ٹکڑونکو جوڑنا

چاہئے لیئی چیڑے کو ایسی گرفت کرتی ہے چھوڑنا ہی نہین جانتی۔

سنگ مرمر یا دیگر پتھر کے ٹکڑونکو جوڑنے کا نہایت عمدہ مصالح (نسخہ) مردہ سنگ ۲۰ حصہ چونا ایک حصہ ان دونون کو خوب باریک پیسو اور السی کا تیل ملا کر پوٹین کی موافق طیار کرلو دونون ٹکڑون کے بیچ مین اسکو لگا کر جوڑ کر خوب ملا دینا چاہئے اور اوپر سے بوجھ رکھہ دینا چاہئے جب تک خوب خشک ہو جاوے۔ تب تک بوجھ رکھا رہنا چاہئے آٹھ دس روز مین خشک ہوگا

علوم و فنون

علم کیمیا

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ بندہو جلد ۳ نمبر ۳ کا صفحہ ۷۶)

ایک جسم فرض کرو کہ وہ الف ہے دو جسمون سے جنکو ب اور س فرض کر لینا چاہئے اور جنین سے ہر دو کے ساتھ الف کشش کیمیاوی رکھتا ہے اگرچہ وہ مختلف ہی کیون نہو مگر جب کوئی اور بات مانع نہ ہو تو الف اپنے آپکو ب اور س مین اوس کشش کیمیاوی کی مطابق ملائیگا جو کہ وہ علیحدہ علیحدہ اون اجسام کے ساتھ رکھتا ہے لیکن مقدار کا اثر یہان بھی پایا جاتا ہے کیونکہ اگر س کی مقدار (جو کہ فرض کرو کہ الف کے ساتھ کمزور کشش کیمیائی رکھتا ہے) ب کی نسبت بہت زیادہ ہے تو الف کی تقسیم اوس کشش کی نسبت سے نہین ہو گی جو کہ الف کو علیحدہ علیحدہ ب اور س سے ہے بلکہ س الف کا زیادہ حصہ حاصل کریگا اور ب کم بہ نسبت اسکے کہ صرف کیمیائی کششون کا اثر ہوتا۔

جب ایک مرکب جسم الف ب مین دوسرا جسم س ملایا جاتا ہے جو کہ ب کے ساتھ کشش کیمیائی رکھتا ہے تو ترکیب اور علیحدگی ہر دو واقع ہوتے ہین کیونکہ الف ب علیحدہ ہوتے ہین اور اوسیوقت ب جو الف سے علیحدہ ہوتا ہے فوراً س کے ساتھ مل جاتا ہے یہ اکثر واقع نہین ہوتا کہ صرف کشش کیمیائی کی طاقت اس تبدیلی کو کرنے کے لئے کافی ہو بلکہ ایسی صورتین ہین جیسا کہ فولاد تانبے کے نمک پر یا تانبا چاندی کے نمک پر ایک دہات دوسری کی جگہ لیتی اور دوسری بالکل الگ ہو جاتی ہے عموماً صرف ب کا ایک حصہ الف سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور س سے مل جاتا ہے پس دو مرکب الف ب اور ب س بن جاینگے جبکہ الف اور س کے زاید حصے الگ رہجا دینگے۔

اب اگر علیحدہ شدہ الف خارج ہو جائے تو علیحدہ شدہ س بے روک ہو کر آخر کار الف کو بالکل الگ کر دیتا ہے۔ علیحدہ شدہ الف کا خروج دو صورتون مین ہوتا ہے۔ یا تو جب وہ جسم کشش اتصال کے زیادہ ہونے سے ٹھوس حالت اختیار کرتا ہے یا جب کشش اتصال کے کم ہونے سے گیس کی شکل مین تبدیل ہوتا ہے۔ کسی ناقابل تحلیل اوکسایڈ کا کسی تحلیل ہونے والی الکلی سے تہ نشین ہونا یا کسی دہات کا دوسری دہات سے اپنے حل سے تہ نشین ہو جانا قبل الذکر کی

مثالین ہین۔ پوٹاسیم سے پانی کا پھٹنا جبکہ ہائیڈروجن علیحدہ ہو جاتی ہے اور سلسک ایسڈ کے کاربونیٹ آف پوٹاش کے ساتھ لگانے سے شیشے کا بننا مابعد الذکر کی مثالین ہین ایسی حالتین ہی متواتر واقع ہوتی رہتی ہین۔ باقی آیندہ

جیون ودیا

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ ہند مہو جلد ۳ نمبر ۳ کا صفحہ ۷۷)

ہومک مادہ مین اوکسیجن ہائیڈروجن اور کاربن مقررہ نسبتون سے ملے ہوتے ہین جب پہلے یہ ریشہ دار مادون سے بنتا ہے تب اسکے ہر ایک مخلوط جز مین۔ ۴۰ اجزا کاربن کے ۱۴ ہائیڈروجن کے اور ۱۲-اوکسیجن کے معلوم ہوتے ہین اسلئے اسکی بناوٹ کا نشان مقابل کی شکل سے ظاہر کیا جاتا ہے۔
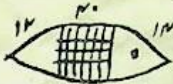
ہومک مادہ مین نائٹروجن نہین ہوتی کیونکہ سڑتے ہوئے جسم مین سے اسکی کل مقدار ہائیڈروجن کے ساتھ یہ جاتی ہے جسمین وہ مٹی کی ایمونیا کے طور ملی رہتی ہے۔

ہومک مادہ ہوا مین پڑا رہنے سے کاربن اور ہائیڈروجن سے خالی ہوتا رہتا ہے (یہ دونون گیسین کاربانک ایسڈ اور پانی مین تبدیل ہوکر نکلتی رہتی ہین) اور اوکسیجن کو حاصل کرتا جاتا ہے یہ سڑتے ہوئے جسم کی آخری حالت ہوتی ہے اسی وقت ہومک مادہ بننا شروع ہوتا ہے۔

اسلئے زرخیز زمینون مین ہمیشہ ہومک مادہ کاربانک ایسڈ اور ایمونیا مع اپنے معدنی اجزا کے ہوتے ہین۔ پس زرخیز زمینون کے کیمیائی اجزا ذیل کے ہونے چاہئین۔

ہومک مادہ۔ کاربانک ایسڈ۔ سلسک ایسڈ۔ فاسفورک ایسڈ۔ سلفیورک ایسڈ۔ ایمونیا۔ چونہ۔ میگنیشیا۔ پوٹاس اور سوڈا لوہے اور مینگنیز کے اوکسایڈ۔ درمیانی اجزا جو اکسایڈ اور ایسڈ ہر دو کا کام دے جاتے ہین۔ ایلومینا۔ فاضل اجزا جو کچھ کام نہین دیتے۔ پانی۔

انکے علاوہ زمین مین ایک جز پایا جاتا ہے جسکو کلوراین کہتے ہین۔ جو کہ عموماً اوکسیجن کے مرکبات سے علیحدہ رہتا ہے لیکن چونکہ انہین خاص حالتون مین بذات خود اوکسیجن کا کام دیتا ہے اسطرح نمک جو زمین مین بہت جگہ پایا جاتا ہے کلوراین اور سوڈا کا مرکب ہوتا ہے۔ کلوراین اپنی اصلی حالت مین سبزی مائل رنگ کی ایک گیس ہوتی ہے اسکو کلورس کہتے ہین جو یونانی زبان کا ایک لفظ بمعنی سبز ہے (باقی آیندہ)

ویر راجپوتون کے تذکرے

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ ہند مہومیرٹھ جلد ۲ نمبر ۳ کا صفحہ ۸۳)

رانا پرتاپ اور سکتا کی یہ ملاقات صرف چند منٹ تک رہی۔ سکتا نے تمسخر کے طور پر پرتاپ سنگھ سے کہا کہ آدمی جان بچانے کے لئے کسطرح بہاگا بہاگا پہرتا ہے اور پہر انکو یقین دلایا کہ جو ہین مجہے موقع ملا فوراً مین تمہارے پاس آجاؤنگا۔ سلیم کے پاس جاکر سکتا نے پہلا تو یہ کہا کہ پرتاپ نے نہ صرف دونون مغلون کو قتل کیا بلکہ اپنے گہوڑے کو بہی مار ڈالا جس سے مجبوراً اسکو خراسانی گہوڑے پر لوٹنا پڑا مگر جب سلیم نے اسکے سامنے اقرار کیا کہ اگر تم سچ سچ بتادوگے تو تمہاری جان بخشی ہوگی تب سکتا نے کہا کہ بہائی کی محبت نے مجہکو مجبور کردیا کہ دونو مغلونکو قتل کرکے اسکی جان بچالون سلیم نے اقرار کے موافق اسکی جان تو بخشدی مگر نوکری سے موقوف کردیا سکتاجی کچہہ دن نظر بند رہے اور پہر موقع پاکر بہاگ آئے اور پرتاپ سنگہ سے آملے۔ ساون سمبت ۱۶۳۲ کا دن ایک ایسا دن تہا جو میواڑ کی تواریخ مین ہمیشہ یادگار کے قابل رہیگا۔ کیونکہ اس روز میواڑ کے پوتر خون سے ہلدی گہاٹ کا درہ سینچا گیا تہا۔

سلیم نے دہلی کو کوچ کیا اب موسم برسات کا آگیا اور رانا پرتاپ سنگہ کو آرام کرنے کا موقع مل گیا مگر موسم بہار کے آتے ہی دشمن پہر لوٹا اور رانا پرتاپ سنگہ نے کوملمیر مین قیام کیا مگر کنوؤن کا پانی خراب ہونے سے وہ جگہ بہی چہوڑنی پڑی کہتے ہین کہ یہ شرارت دیوارا سردار آبو کی تہی جو کہ اکبر سے ملا ہوا تہا اب رانا صاحب چوند مین جاکر قیام پذیر ہوئے اور کوملمیر کی حفاظت سونی گر سردار نے کی مگر وہ حملہ مین کام آیا اسی موقع پر میواڑ کا سردار بارڈ بہی قتل ہوا جس نے اپنے گیتون اور کارگذاریون سے ظالم بادشاہ کی سخت مخالفت کی تہی اوسکے بنائے ہوئے قابل تعریف چہند اور کبت جن سے اوسکے آقا رانا پرتاپ سنگہ کی بہادری ظاہر ہوتی ہے ابتک گائے جاتے ہین وہ ضرور مارا گیا مگر اوسکے ساتھ اوسکی شاعری نیست و نابود نہین ہوئی کیونکہ کیا ہندو کیا مسلمان جو اوسکے گیتون اور رانا صاحب کی معرکہ آرائیونکو سنتا ہے وہ داد دئے بغیر نہین رہ سکتا کوملمیر کے فتح ہوجانے پر راجہ مان نے دہرمیتی اور گوگونڈا کے قلعو نپر قبضہ کرلیا جنوب کی جانب سے فریدخان لپکا اور چپن پر حملہ کرکے چوند تک پہونچ گیا اسطرح جبکہ رانا صاحب چارونطرف دشمنون سے گہرے ہوئے جابجا بہاگتے پہرتے تہے اونکے لئے اپنے ملک موروثی پر دوبارہ قبضہ کرنیکی کوئی امید نہ رہی مگر اس حالت مین بہی وہ بعض وقت دشمن کی فوج پر اسطرح حملہ آور ہوتے تہے جیسے ایک شیر مویشیونکے ریوڑ کو آ دباتا ہے فریدخان اس زعم مین رہا کہ جب موقع لگیگا رانا صاحب کو قید کرونگا مگر ایک درہ مین رانا صاحب نے اوسپر ایسا سخت حملہ کیا کہ بہاگنے کی بہی فرصت نہ دی اور وہ اپنی ساری فوج کے ساتھ وہین کام آیا۔

عقلا۔ حکما۔ فضلا۔ صلحا کے قیمتی اقوال

(۱) دنیا کی تمام لذتین عارضی اور ناپائدار ہین ان پر کبھی فریفتہ نہ ہو جانا۔ (۲) چکی مین گیہون ڈالو۔ تو آٹا پیسے۔ خالی گھماؤ۔ تو چکی خراب ہو جائے۔ یہی حال دل کا ہے۔ پس ہمیشہ اسے کسی مفید مشغلے مین لگائے رکھو۔ (۳) برا سلوک کرنے والے سے اگر انتقام لینے کا ارادہ نہ ہو۔ تو تم بڑے شیر مرد ہو۔ (۴) کسی معذور یا ناقص الخلقت کو دیکھکر ٹھٹھے نہ اڑاؤ۔ بلکہ شکر کرو کہ تم ایسے نہین ہو۔ (۵) دنیا مین جیسی نیت ہو۔ ویسی مراد ملتی ہے۔ بدنیت ہو جاؤ گے تو بڑی مصیبت اٹھاؤ گے۔ (۶) حرفت و دستکاری کرتے ہو۔ تو کھوٹی چیز بنا کر لوگون کو دہوکا نہ دو۔ ورنہ ملک کو بدنام کرو گے۔ (۷) حلیمی ایسا زبردست ہتھیار ہے۔ کہ جدہر لیکر چلو۔ فتح و نصرت پیشوائی کرے۔ (۸) طبیعت کو لاپرواہ بناؤ گے۔ تو عقل سے خالی ہو گے (۹) اپنے تئین اگر اورون سے بہتر سمجھو گے۔ تو کبھی بہتر نہ ہو گے۔ (۱۰) غصہ انسان کو گنہگار بنا دیتا ہے۔ اس قوی دشمن سے بچتے رہو۔ (۱۱) قناعت پائدار خوشی کی مضبوط سیڑہی اور دل کے اضطراب کی سخت دشمن ہے۔ (۱۲) غفلت کُل بدانتظامیون کی جڑ ہے۔ (۱۳) جو اپنی طبیعت پر قابض ہے۔ وہی بہادر ہے۔ (۱۴) تنگدستی دوستون کی خالص محبت دیکھنے کا عمدہ معیار ہے۔ (۱۵) اپنے ایمان کو ضرورت کے تابع ہونے نہ دو۔ (۱۶) یاد رکھو چغل خور کا منہ کالا ہوتا ہی (۱۷) صرف تعلیم سے اخلاق درست نہین ہوتے۔ تاوقتیکہ اسپر عمل نہ کیا جاوے۔ (۱۸) نیکی کر کے اسکا عوض چاہنا نیکی نہین ہے۔ (۱۹) پرہیزگاری مذہبی پابندی۔ انسانی ہمدردی کا ہمیشہ خیال رکھو۔

مراسلات و متفرقات

(نامہ نگارون کی رائے کا اڈیٹر ذمہ وار نہین ہے)

لڑکیون کی تعلیم

نمبر ۳

گذشتہ دو نمبرون مین ہمنے جن واقعات اور دلائل کی بنا پر لڑکیونکی تعلیم کی ضرورت کو ثابت کیا ہی انکی معقولیت اور زور کا اندازہ ہمارے ناظرین خود لگا سکتے ہین اس سلسلہ مین ہمنے منطق نہین چھانٹا اور لایعنی باتون پر بحث نہین کی ہی بلکہ روزمرہ کے برتاؤ کو اپنا مرکز ٹھیرایا ہی کیونکہ ایک مثل مشہور ہی کہ ایک واقعہ ہزار قیاسی اور سماعی باتون پر فوقیت رکھتا ہی سب کہتے ہین کہ کمزور اور دائم المریض آدمیون سے کوئی ہمت اور طاقت کا کام ظہور مین نہین آسکتا۔ گویا کہ صحت جسمانی کو مقدم امر سمجھتے ہین۔ اور اس مین شبہ نہین ہے کہ جب تک دل و دماغ طاقت ور نہ ہو جب تک جسم صحت ور نہو دنیا مین رہنے کا کچھ لطف نہین اخلاق کو تقویت دینے کے صحت کی امداد ضروری ہے قوت چونکہ صحت کا نتیجہ ہے ہمین نیک باشندے بنا سکتی ہے جس سے ہم وقت ضرورت اپنی گورنمنٹ اپنے —

ملک اور قوم کی خدمت کر سکتے ہین بیرونی حملون سے انہین بچا سکتے ہین اور اندرونی امن کو ہر طرح سے قایم رکھ سکتے ہین
مگر ایسا ضروری امر اس بری طرح سے فراموش کیا گیا ہے کہ جسکے نتایج اسوقت نہایت افسوسناک نظر آتے ہین اور ان کو تفصیل
کے ساتھ بیان کرنا نہایت مشکل ہے جسمانی حالت کی درستی بھی درحقیقت والدہ کے فرایض مین سے ایک ہے یہ نسل ایسی دبلی
پتلی دایم المریض انتہا درجہ کی کمزور بدشکل اور غیر طبعی طور پر بڑہی ہوی نہ ہوتی اگر عورتین علم فزیالوجی کا پہلا اصول
سمجھ سکتین مگر فزیالوجی کا تو کیا ذکر ہے انہین حفظان صحت کے سادے اصول بھی معلوم نہین ہین۔ وہ ٹھیک ٹھیک نہین
جانتین کہ بچونکی اصلی اور عمدہ خوراک کیا ہے جو زود ہضم بھی ہو اور جس مین غذائیت بھی ہو کتنی کتنی دیر بعد خوراک دینی
چاہیے قسم قسم کی مٹھائیان اور اتم غلّم بچون کو کھلا دیتی ہین۔ اور جب وہ بیمار پڑ جاتا ہے تو جھو منتر اور گنڈے تعویذون
سے معالجہ کرتی کراتی ہین۔ وہ سمجھتی ہین کہ جلیبی۔ امرتی۔ ملائی کے لڈو وغیرہ طاقت بخش چیزین ہین اسلیے بچون کے
منہ مین ٹھونسے چلی جاتی ہین یہ خیال نہین کہ ذرہ سے بچے کے معدہ کی بساط کیا ہے ایسی ثقیل چیزونکو ہضم کس کا معدہ
کرے گا۔ یاد رہے کہ جن بچونکا معدہ بچپن مین خراب ہو گیا ہے وہ عمر بھر دایمی قبض بدہضمی وغیرہ کی شکایت کرتے
رہتے ہین۔ کپڑے پہنانے کا انہین طرز تو معلوم نہین۔ کہ کس موسم مین کیا کپڑا پہنانا چاہیے۔ کیا نہین پہنانا چاہیے
یا تو بچون کو وہ ننگ دھڑنگ چھوڑ دیتی ہین۔ کہ مٹی مین لوٹین اور جسم کو میلا کرین یا گوٹے کناری دار کپڑے
جن سے بظاہر بچہ خوبصورت اور امیر گھر کا معلوم ہو وے پہناتی ہین غرضیکہ اسی قسم کی چھوٹی چھوٹی سی باتون سے
وہ نقص پیدا ہوتے ہین کہ تمام عمر انسان کو کسی نہ کسی صورت مین بھگتنے پڑتے ہین اور یہ سارا قصور عورتون کے جاہل
ہونے کا ہے جبکہ زمانہ نے تجربہ سے یہ بات اچھی طرح سے ثابت کر دی ہے کہ تعلیم یافتہ خاوند کی جاہل بیوی سے جیسا
کہ چاہیے نبھنا محال ہے تو یون سمجھنا چاہیے کہ ابتک جو یہ بات دبی رہی اس کا باعث رسم و رواج کے تشددات جہالت
یعنی تعلیم کا نہ ملنا ہر دو جنس کے حقوق سے ناواقفیت اور قدرتی اور واجبی جذبات پر بیجا دباؤ کا ہونا رہا ہے۔ خاوند کی
دلی خواہش کہ بچونکی تعلیم و تربیت اچھی ہو مگر اُسے اتنی فرصت نہین ہے کہ اُنپر نگرانی کر سکے لیکن بیوی اتنی قابلیت
نہین رکھتی کہ بچونکا چال چلن ابتدا سے راہ راست پر رکھ سکے۔ اور ان موٹے موٹے چند نقصون کے علاوہ ہماری خیال
مین قومی اور برادری کی اصلاح کے راستہ مین زیادہ عورتین ہی سد راہ ہین جب کبھی کہین کوئی سوشیل اصلاح کا
سوال پیش ہوتا ہے تو فوراً یہی جواب ملتا ہے کہ "یہ سب کچھ ٹھیک ہے اور ہونا بھی چاہیے مگر عورتین کب مانینگی"
یہ بات غلط نہین ہے کیونکہ بہت سے سوشیل فرائض عورتون کے ہی متعلق ہوتے ہین جب وہ انجام نہ دینا چاہین تو
کسی کا بھی نہین چلتی گھر مین ہر وقت کی کائین کائین کے علاوہ اور کئی طرح کی دقتین جھیلنی پڑتی ہین۔ اس کا سبب
بھی اگر تلاش کیا جاوے گا تو وہی عورتونکی جہالت پایا جائے گا۔ شاید بعض اصحاب یہ کہین گے کہ آپ سوشیل اصلاح کرنا

چاہتے ہین تو تہوڑی سی سینہ زوری اور سختی سے کام لیوین مگر حقیقت تو یہ ہے کہ ایسا کہنا تو آسان ہے مگر کرو کہانا مشکل
ہے۔ نظایر کی کچہہ کمی نہین ہے بڑے بڑے سوشیل ریفارمر اور قومی اور ملکی اصلاح کے مدعی اس مرحلہ مین پہونچکر قدم
قدم پر ٹہوکرین کہا کر منہ کے بل گر پڑے ہین شادی صغیر سنی کا دفعیہ بہ ظاہر کیا بڑی بات ہے اسوقت جو شادی کی عمر
ہے اُس سے دو چار برس بعد شادی کرنا سوشیل اصلاح سمجہا جاتا ہے مگر اس مین بہی ایسی ایسی فاضل اجل اور خدائی
بہر کی سوشیل اصلاحون کے بانی مبانی (دگر زبانی) رہ گئے ہین کہ جن کا اس موقعہ پر ذکر کرنا بلا شبہ رقت انگیز ہوگا۔
ہندوستان کے کسی علاقہ مین چلے جاے عورتون کے خیالات قریب قریب یکسان پایئے گا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ تعلیم یافتہ اشخاص
مین راے کا اختلاف ناممکن نہین ہے۔ اور بہت زیادہ پایا جاوے گا جسکا سبب انکی تعلیم کی وسعت خیالات کی بلندی
صحبت۔ اور انکی اخلاقی حالت کا اچہا برا ہونا ہے۔ مگر ہمارے ملک کی عورتون کے دل و دماغ قریب قریب ایک مقررہ
حد تک نشو و نما پاتے ہین۔ اور چونکہ اُنکے حقوق کی نسبت بہی یکسان خیالات ہین اسلیئے اُن کی تربیت بہی ایک سی ہی
کیجاتی ہے۔ رشتے ناطے وہ خود کر لیتی ہین۔ مردونکو اُسیوقت خبر ہوتی ہے جبکہ سب طرح بات پخت و پز ہو جائے اور
سوائے تسلیم کے اور کوئی چارہ نہ رہے اسلیئے ہمیشہ یاد رہے کہ اصلاح اندرونی حب سے ہوتی ہے۔ زبردستی اور دباؤ کر
نہین ہوا کرتی۔ پس اگر عورتین پڑہی لکہی اور روشن دماغ ہون تو کبہی ایسا فضیحتا نہ ہو۔ اب سب سے دقیق اور اہم
سوال جس نے کہ سینکڑون آدمیونکے دماغ کو پریشان کر رکہا ہے یہ ہے کہ عورت کے فرایض کیا ہین جنکو انہین انجام
دینا چاہیئے اور انہین فرایض کی بنا پر اور اُنہین کو ملحوظ خاطر رکھکر ہمین اُن کی تعلیم کا مسودہ تیار کرنا چاہیے جہان
تک کہ ہم خیال کرتے ہین اس پیچیدہ معمّہ کے حل کرنیکی یہی ترکیب آسان معلوم ہوتی ہے کہ پہلے ہم متانت کے ساتھ
اسبات پر غور کرین کہ جن تعلیم گاہون مین لڑکون کو تعلیم دیجاتی ہے وہ لڑکیون کے مصرف کی کہانتک ہین۔ اور ان کی
ضروریات کو کسدرجہ تک پورا کر سکتی ہین۔ اور اس مسئلہ کو عملی طور پر حل کرنے کے لئے ہمین یہ بہی سوچنا ضروری ہے
کہ ایسی تعلیم گاہون سے لڑکون کو کیا کیا فواید اور کیا کیا نقصان ہوئے ہین۔ ہائی سکول یعنی انٹرنس تک تعلیم جیسی
اسکی اسوقت حالت ہے نہ بہت ادنی درجہ کی تعلیم ہے۔ اور فی الحقیقت کچہہ بہی وقعت نہین رکہتی۔ کیونکہ یہ تعلیم
اُس طالب علم کے دل مین جو اسدرجہ تک پڑہتا ہے علم سے محبت نہین پیدا کر سکتی۔ کیونکہ وہ ابتک علم کی تحصیل علم
کی خاطر نہین کر سکا اُسنے صرف سررشتہ تعلیم کی دُم بریدہ کتابون پر امتحان پاس کرنے کے لئے اندہا گہوٹا لگایا ہے
اسلیئے نہ ابتک اُسے مادی لیاقت پیدا ہوئی۔ اور نہ وہ تعلیم سے محفوظ ہو سکا۔ انٹرنس پاس کیئے ہوئے طالب ایسے
نہین نکلتے جو کہ اپنے فرایض سے جیسا کہ چاہیئے واقف ہون اسدرجہ کے طالب علم ایسے نہین ہوتے جنکی راے متعین ہو

یا جنکا کیرکٹر Chare cter اس قابل ہو جاوے جسپر بہروسہ کیا جا سکے - سچ پوچھا جاوے تو انٹرنس پاس کرکے طالب علم صرف اس قابل بنتا ہے کہ وہ علم کی چاشنی چکھہ سکے یا دوسرے الفاظ مین تحصیل علم کیلئے کمربستہ ہو - جب ہائی اسکول کی تعلیم سے لڑکون کی یہ کیفیت ہے تو لڑکیونکا اندازہ بہت آسانی سے لگایا جا سکتا ہے - کہ وہ کہانتک قابل بن سکتی ہین - ہماری اس دلیل سے کوئی صاحب ہرگز یہ نتیجہ نہ نکالین کہ ہم لڑکیونکو امتحان پاس کرانے کی تائید مین ہین - یا انہین ٹھیک ایسی تعلیم دلانا چاہتے ہین جیسے ہائی سکولون اور سرکاری مدارس مین ہوتی ہے - یا بقدر مضامین پڑہوانے کے حامی ہین جتنے کہ لڑکون کو پڑہائے جاتے ہین یا وہی مضامین سکہلانا چاہتے ہین جو کہ لڑکون کو سکہلائے جاتے ہین - ہماری اس دلیل کے پیش کرنے سے صرف یہ غرض تہی کہ ہم لڑکون اور لڑکیون کی تعلیم کا مقابلہ کرکے ناظرین کو دکہلائین کہ کس طرح کی تعلیم ہم لڑکیوں کیلئے پسند کرتے ہین یہ توضیح آیندہ نمبرون سے واضح ہوگی - بغیر اس سلسلہ کے ختم ہوئے ہماری تجویز پر رائے زنی کرنا قبل از وقت شمار کیا جاوے گا - باقی آیندہ

راقم امیر چند آریہ مسافر از نادون ضلع کانگڑہ

مستورات کا پردہ اور اُس کے نقائص بے شمار

آجکل کون عورت پنجاب ممالک مغربی و شمالی مین ایسی ہے جو کہ گہونگٹ نکالنا پاکدامنی کا ایک جزو نہین سمجہتی اگر کسی عورت سے اسکے فوائد پوچھو تو یہی جواب دیگی کہ زمانہ قدیم سے یہ رواج چلا آرہا ہے اب ہم اسبات کو سوچنا چاہتے ہین کہ آیا پردہ عورتون کے لئے مفید صحت ہے یا نہین اول قدرت کاملہ کی طرف نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سب حیوان اور انکی مادہ ایک جیسی حالت مین رہتی ہین اگر کتا بندر وغیرہ ننگے رہتے ہین تو انکی عورتین بہی ننگی انہین کی مانند رہتی ہین کہین بہی ایسا دیکہنے مین نہین آتا کہ بندر تو کہلے منہ پہرے اور بندریا گہونگٹ نکالے اگر یہی مثال انسان پر گہٹائی جاوے تو عورتون کو مردون جیسی حالت مین رہنا چاہئے - آدمی اپنے جسم کو مچہر - بھنجنگا - کٹمل چیونٹی مکہی راکھ دہول سردی گرمی سے بچانے اور شائستہ ہونے کے باعث کپڑے پہنتے ہین - اسلئے عورتونکو بہی آدمیونکی طرح شائستہ ہونے اور گرمی سردی وغیرہ سے بچنے کے لئے کپڑے پہننے لازمی ہوئے ہان اگر مرد منہ پر کپڑا ڈال لیا کرتے تو لازم تہا کہ عورتین بہی ڈالین بعض لوگ کہتے ہین کہ گہونگٹ کا یہ فائدہ ہے کہ خراب آدمی حسین نیک بخت عورت پر نگاہ بد نہ چلا سکین - اسکے جواب مین یہ کہنا پڑتا ہے کہ پہر تو حسین نیک بخت آدمیونکو بہی خراب عورتون کی بدنگاہ سے بچنے کیلئے پردہ کرنا چاہئے اگر پردہ عورتونکی پاکدامنی کا محافظ ہو تو کیا یہ آدمی کی پاکدامنی کا محافظ نہین ہو سکتا ہے - یہ تو صریح بے انصافی ہے کہ آدمی نیک چلن رہنے کے لئے پردہ نہ کرین اور عورتین گہونگٹ نکالین -

دوئم - کئی آدمی اور عورتین یہ کہتے ہین کہ جب کوئی عورت بازار وغیرہ سے ننگے منہ نکلتی ہے اسوقت سب لوگ اُسکی

طرف دیکھنے لگ جاتے ہین۔اسلئے گھونگٹ نکالنا اچھا ہے۔سوچو تو یہ بات بھی درست نہین ہے۔قاعدہ ہے کہ مصنوعی زیبایش انسان کو
قدرتی زیبایش سے زیادہ اچھی معلوم ہوتی ہے۔مٹی کے بنے ہوئے خربوزے کو آدمی بڑی خوشی سے گھر لا رکھتے ہین۔اور قدرتی خربوزے
کو تب خریدتے ہین جبکہ وہ نہایت ہی سستے ہو جاوین۔اس سے ظاہر ہے کہ انسان اپنی بنائی ہوئی چیز سے زیادہ پیار کرتا ہے۔اور انکی
حاصل کرنے مین زیادہ مائل ہوتا ہے بہت سے سفر مصنوعی عمارت کے دیکھنے کی غرض سے ہی کئے جاتے ہین۔بہت کم آدمی ایسے ہین
جو کہ باغات اور جنگل دیکھنے کے لئے سفر کرتے ہون۔قدرتی سورج چاند اور درخت آدمیون کے دلون کو ایسے لبھانے والے نہین ہین جیسا
کہ مصنوعی تھیٹر کے چاند سورج اور درخت وغیرہ ناٹک گھر مین جب چاند نکلتا ہے تو تمام لوگ خوشی کے مارے تالیان بجاتے اور تماشہ کرنیوالے
لوگونکو واہ! واہ! کہتے ہین۔مگر کتنے آدمی ایسے ہین جو کہ قدرتی چاند کو دیکھکر تالیان بجاوین اور اسکی تعریف کرین قدرتی چاند کو دیکھکر تالیان
بجانا تو درکنار بہتسی آدمیون کو مہینے گذر جاتے ہین کہ چاند کا درشن تک نصیب نہین ہوتا ہے۔اسطرح بے شمار مثالین دیکر واضح کر سکتے
ہین کہ آدمی اپنی بنائی چیز کی طرف زیادہ شوق سے مائل ہوتے ہین بہ نسبت اسکے کہ وہ قدرتی چیز کی طرف راغب ہون اگر عورتین قدرتی
حالت مین اپنے چہرون کو رہنے دیوین تو غالباً یقین ہے کہ کوئی بھی آدمی اُنکی طرف نہ دیکھے لیکن جاہل عورتین ہونٹھون پر سرخی یا
دندانسے کا رنگ چڑھا لیتی ہین۔اسلئے جس آدمی نے ایسی عورت کی طرف نہین بھی دیکھنا تھا۔وہ بھی مصنوعی زیبایش یعنی سرخی کو
دیکھنے کی غرض سے اس عورت کی طرف پھر کر نگاہ ڈالتا ہے اور یہ تو ثابت ہوئی گیا ہے کہ جاہل لوگ مصنوعی زیبایش کی طرف زیادہ مائل ہوتے
ہین یہ بات تجربہ سے بھی ظاہر ہے کہ جب دو خوبصورت عورتین بازار مین سے گذر رہی ہون اور اُن مین سے ایک نے ہونٹھون پر سرخی ملی
ہوئی ہو وے تو تمام آدمیونکی نگاہ اس عورت پر پڑے گی جس نے کہ سرخی ملی ہوئی ہے اور بعض جاہل لوگ ایسی آراستہ عورات کو
چھیڑتے بھی ہین۔بندی جگنو لگانا ٹیکا کا جمانا اور دیگر زیباشین عورتین اکثر کیا کرتی ہین اور اس سے بڑھ کر ناک مین تیلی لونگ نتھ کان
مین بالے بالیان مرکیان پانون مین چھلے وغیرہ مصنوعی زیبایش کرنے کے لئے ڈال لیا کرتی ہین جب کہ اتنے زیور ڈالے ہوئی بازار مین
چلتی ہین تو انکا بھولا بھالا چہرہ اب ایک مصنوعی قسم کا بن جاتا ہے۔جسکی طرف جاہل لوگ دیکھنے سے رک نہین سکتے۔ایسی حالت مین اگر
وہ گھونگٹ نہ نکالین تو اونکا چلنا دشوار ہو جاتا ہے۔اگر عورتین زیور نہ ڈالین اور بناؤ سنگھار نہ کرین جو کہ سب فضول اور نکمے ہین۔اور قدرتی
حالت مین چہرے کو رہنے دیوین تو پھر کوئی بھی اُن کے چہرے کو نہ پرکھے گا۔کیونکہ کشش کرنیوالے سامان تو زیور اور مصنوعی زیبایش ہی
ہین خلاصہ یہ ہے کہ جو عورتین مصنوعی حالت مصنوعی زیبایش سے اپنے تئین ملبوس کرینگی اُن کے لئے گھونگٹ نکالنا ضروری ہو جاویگا
اور جو عورتین اپنے تئین ان مصنوعی پھندون سے بری رکھین گی اُنکو گھونگٹ نکالنے کی کچھ بھی ضرورت نہ ہوگی۔

-گھونگٹ کا نکالنا عورتون کے لئے قدرتی نہین ہے اگر ہوتا تو کیون بمبئی گجرات کی ہندو عورتین بغیر اسکے پھرتین جب بمبئی وغیرہ
کی عورتین گھونگٹ نہین نکالتین۔تو پھر پنجاب کی عورتونکو بھی پردہ نہین کرنا چاہئے۔گجرات مین بڑے بڑے راجہ سیٹھ ساہوکارون کی

عورتین بالکل پردہ نہین کرتین پنجاب مین یہ پردہ پوشی ہندو عورتون نے مسلمان عورتون سے سیکھی ہے مسلمان لوگ بمبئی وغیرہ اضلاع مین کم پائے جاتے ہین۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہان کی عورتون نے یہ بد رسم اختیار نہین کی ہے ہماری پنجابی و پہاڑی ہندو عورتون کو مسلمان عورتون کی نقل کرنا ضروری نہین ہے۔ نیک اور معقول رسم کی نقل کرنا برا نہین ہے مگر سراسر فضول رسم کی نقل کرنا تو بالکل نادرست ہے۔

-ہندو لوگون کو معلوم ہے کہ مندرون ٹھاکر دوارون مین جتنی تصویرین شو۔ پاربتی۔ درگا۔ سیتا۔ رام چندر وغیرہ مہاتماؤن کی ہوتی ہین اُن سے صاف پایا جاتا ہے کہ زمانہ قدیم مین ہندوستان مین پردہ کی رسم نہ تہی۔ اگر یہ رسم ہوتی تو مندرون مین سیتا۔ رادہکا وغیرہ کی تصویرین ننگے منہ نہ بنائی جاتین۔ اور جہان سیتا جی رام چندر کے ساتھ کھڑی ہین وہان انہون نے بالکل گہونگٹ نہین نکالا ہوا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ یہ دیویان تہین تو ہم کہتے ہین کہ ہماری عورتین بہی عالم بنکر دیویان کہلانے کی مستحق ہو سکتی ہین۔ پھر گہونگٹ نکالنے کی کیا ضرورت رہیگی۔

-تاریخ کے مطالعہ سے بہی ظاہر ہے۔ کہ چندر گپت راجہ کے زمانہ مین جب کہ سکندر بادشاہ ہندوستان مین آیا تہا۔ تو تب یہان کی عورتین گھونگٹ نہین نکالتی تہین کیونکہ میگس تہانیز لکہتا ہے کہ مینے عورتون کو آدمیون کے ہمراہ ہاتھیون گہوڑون رتھون پر چڑھے ہوئے دیکہا اور بہت سی عورتین سب قسم کے ہتھیار باندہے ہوئی تہین۔ گویا کہ وہ لڑائی فتح کرنے جارہی تہین۔ اگر عورتین منہ ڈہانپے ہوئی ہوتین تو وہ مورخ ضرور بیان کرتا پس اس سے دو باتین عیان ہین اول تو یہ کہ وہ گہونگٹ نہین نکالتی تہین۔ دوئم عورتین آدمیون کی مانند بہادر اور لڑائی فتح کرنیوالی تہین۔

-رامائن کے دیکہنے سے یہ بات اور بہی پایۂ ثبوت کو پہونچ جاتی ہے۔ دیکہئے کہ رانی کیکئی اپنے خاوند راجہ دشرتھ کے ساتھ لڑائی مین اور زار لے برابر گئی تہی۔ اور اپنی بہادری کی بدولت راجہ کی جان بہی بچادی کیا رانی کیکئی گہونگٹ نکال کر ہمراہ راجہ کے لڑنے گئی تہی۔ گہونگٹ نکال کر کوئی نہین لڑسکتا جب کہ رانی کیکئی نے فوج کے درمیان گہونگٹ نہین نکالا تو ہماری عورتین کیون پردہ پوش بنین۔ گہونگٹ نکالنا سب ملکون مین رایج نہین ہے۔ اور جو بات سب ملکون مین رایج نہ ہو سکے وہ کبہی مفید اور عام پسند نہین ہوتی یورپ امریکہ کی عورتین بالکل گہونگٹ نہین نکالتین۔ مہارانی وکٹوریہ کیا پردہ پوش ہے۔ یورپین عورتین کیا ہندو عورتون سے کم خوبصورت ہین ؟ اُن مین سے اکثر تو نہایت ہی خوبصورت ہوتی ہین۔ مگر پھر وہ پردہ نہین کرتین کیا آپ نے ریلوے اسٹیشن پر میمون کو صاحبون کے ساتھ ننگے منہ پہرتے ہوئے نہین دیکہا ہے ؟

-گھونگٹ نکالنے سے بے شمار بیماریان پیدا ہوتی ہین حکیم اور ڈاکٹر بتلاتے ہین کہ جو سانس اندر سے باہر آتا ہے وہ عفونت سے بہرا ہوا گرم ہوتا ہے۔ جبکہ کئی گھنٹے برابر لگاتار گہونگٹ نکالنا پڑتا ہے۔ تو ایسی حالت مین گندہ سانس

ٹھیک طور سے باہر نہین نکل سکتا ہے۔ اور لاچار اسی سانس کا دم لیا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کہانسی ریشہ تپ دق
اور دیگر چہاتی کے امراض پیدا ہو جاتے ہین۔ ڈاکٹر ایلین سن فرماتے ہین کہ باہر آئے ہوئے سانس کا دوبارہ دم لینے سے
تپ دق کی بیماری ہو جاتی ہے۔ اگر گہونگٹ نہ ہوتا تو گرم گندہ سانس جو کہ قدرتاً زہر سے ملا ہوا ہوتا ہے دور چلا جاتا اور
تازہ اوکسیجن سے بہری ہوئی ہوا اُسکی جگہ لیتی۔ اور تازہ ہوا کے دم لینے سے کوئی بہی بیماری پیدا نہ ہوتی ذرا اپنے دل
سے پوچہئے تو سہی کہ گرمیونکے دنون مین رات کو منہ ڈہانپنے سے کیسی تکلیف ہوتی ہے اور ڈاکٹر بتلاتے ہین کہ سب موسمون مین
ننگا منہ رکہکر سونا چاہئے۔ تاکہ تازہ ہوا برابر دم لینے کے لئے ملتی رہے (دیکہو سینٹری پرائمر مولفہ ڈاکٹر جے ایم کنہگم صاحب ایم ڈی)
اب اُن عورتون کی صحت کا اندازہ آپ ہی لگا سکتے ہو جو کہ عموماً گہونگٹ نکالتی ہین۔ ہائے افسوس کیسا اندہیر ہے کہ ایشور نے
ہوا جسکے بغیر کوئی پل بہر نہین جی سکتا مفت دیرکہی ہے لیکن جاہل عورتین گہونگٹ نکالنے سے گندہ ناپاک ہوا کا دم
لینے کے لئے مجبور کی جاتی ہین۔

-گہونگٹ نکالنے سے علم کا دروازہ بند ہو جاتا ہے آنکہون کو تمام ہند کے رشی گیان اندری یعنی آلہ علم کہتے
ہین اور زمانہ حال کے کل فاضل یورپ اور امریکہ بہر مین تسلیم کر چکے ہین کہ علم مشاہدہ اور تجربہ سے حاصل ہوتا ہے مشاہدہ
کیا ہے؟ آنکہون سے قدرتی اشیا کیطرف بہ نظر غور دیکہنا مشاہدہ کہلاتا ہے۔ اگر آنکہون پر پردہ ڈال لین تو کیا پہر بہی مشاہدہ
کر سکتے ہین۔ یہی جواب دوگے کہ نہین ہرگز نہین آجکل کے مینڈل وغیرہ نامی سائنس دالون کا قول ہے کہ جو آنکہون کا بجا استعمال
نہین کرتا وہ اندہا ہے۔

-بدی یا گناہ من مین خیال سے پیدا ہوتا ہے بہائی بہن کو اور باپ لڑکی کے چہرہ کو برابر دیکہتا ہے مگر ایسا کرنے سے
گناہ نہین کرتا۔ اگر کسی کے چہرہ کو دیکہنا ہی گناہ ہوتا تو کہنا پڑے گا کہ باپ گناہ کر رہا ہے مگر ایسا ہرگز نہین ہے۔ پاپ تو من سے
پیدا ہوتا ہے۔ آنکہون سے دیکہتے جاؤ مگر جب من سے بُرا خیال کروگے تب گنہگار ہوگے۔ جس کا من صاف ہے وہ گناہ نہین کریگا
لکشمن جی سیتا رانی کے ہمراہ رہتے تہے مگر سیتا جی اُن سے پردہ نہین کرتی تہین۔ گہونگٹ نکالنے سے پاپ دور نہین ہو سکتا
بلکہ راستی پر عمل کرنے سے من صاف ہو جاتا ہے اسلئے پردہ کی بجائے بُرائی کی جڑھ یعنی من کو صاف کرنا چاہئے۔ یعنی دل کو
خوب شدہ اور پاک بنانا چاہئے۔

سب جانتے ہین کہ جاہل بہ نسبت عالمون کے زیادہ بدمعاش اور کمینہ ہوا کرتے ہین چہابڑی فروش کہار جہبری نوکر
وغیرہ سب جاہل ہین اور یہ بہ نسبت لکہے پڑہے لوگون کے زیادہ شریر اور بدمعاش بہی ہوتے ہین۔ مگر حیرانی کی بات یہ ہے کہ نوکر
مہرے وغیرہ شودر لوگون سے عورتین بالکل پردہ نہین کرتین۔ تعلیم یافتہ اور معزز اصحاب سے جہٹ پردہ کر لیتی ہین۔ اور اس سے

حیرانی اسبات مین ہے کہ اماوش وغیرہ کے دن عورتین بالکل ننگی ندیون تالابون کے کنارون پر آدمیون کے سامنے نہاتی ہین۔ کجا تو پردہ پوشی اور کجا بر سر بازار ننگا نہانا یورپ امریکہ کی عورتین اور آدمی سب کی سب جسم اور چھاتی اور پیٹ ڈہانپے رکھتی ہین۔ اسواسطے لازمی ہے کہ ہماری عورتین چھاتی اور پیٹ کو ڈہانپنے کے لئے سب موسمون مین کرتہ وغیرہ پہنا کرین مگر افسوس صد افسوس چھاتی اور پیٹ تو ننگا کر لیتی ہین اور منہ بے فائدہ ڈہانپ لیتی ہین اگر عورتون کو اعلیٰ تعلیم دیجاوے تو ممکن ہے کہ وہ اعلیٰ اخلاق سیکھ سکین۔ اور پہر سچ مچ دیویان کہلانے کی مستحق ہوجاوین اور زیورات مصنوعی زیبایش اور فضول گہونگٹ سے سبکدوش ہوجاوین۔

جو صاحب اس مضمون کو برا خیال کرین یعنی وہ پردہ کے حق مین ہون وہ مستورات کو پردہ مین رکھنے کی دلائل ماہ نومبر کے آریہ بندہو مین لکھین تب معلوم ہوجاوے گا کہ وہ کس لیاقت کے آدمی ہین۔ ایڈیٹر آریہ بندہو کی سیوا مین بہی التماس ہے کہ وہ بہی مہربانی سے مستورات کے پردہ مین رکھنے کے نقائص کی بابت اسی پرچہ مین جسمین کہ یہ مضمون شائع ہو کے درج کرین۔

راقم امیر چند آریہ مسافر از نادون ضلع کانگڑہ

نوٹ۔ ہم کافی بحث ہو چکنے کے بعد اپنی رائے پرکاشت کرینگے۔

شریمان بابوجی صاحب نمستے۔ پرارتہنا ہے کہ سنسکار مذکورہ ذیل کو اخبار گوہر بار آریہ بندہو کے کسی گوشہ مین جگہ دیکر کرتارتہ کیجیئگا تاریخ یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء کو موضع دیوئی مین پنڈت گنگا سہائے شرما کے پوتر کا ان پراشن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا جسمین مبلغ لعہ؎ حسب ذیل پنڈت گنگا سہائے جی نے دان دیے۔ گروکل ویدک پاٹ شالہ سکندر آباد کو عہ؎ ۔ آریہ سماج سکندر آباد کو عہ؎ ویدپرچار فنڈ عہ؎ ۔ اناتھ آلہ بریلی کو عہ؎ ۔ کنیا پاٹ شالہ میرٹہ کو عہ؎ ۔ پنڈتون کو للعہ؎ ۔

ایکا سیوک گنگا سہائے ورما مہیہ اوپ پردہان آریہ سماج سکندر آباد ضلع بلند شہر ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء

مہاشہ نمستے۔ مین مضمون حسب ذیل ارسال خدمت کرتا ہون۔ امید کہ آپ براہ مہربانی پرچہ آریہ بندہو مین مندرج فرمادیجیگے وجہ یہ ہے کہ ہم لوگون نے یعنی بابو گنگا پرشاد سنگہ و بابو جالپا پرشاد سنگہ وارد حال مچہلی شہر اور اس خاکسار نے آپس مین مشورہ کرکے ڈبیٹنگ کلب قایم کیا ہے اس مین دہرم وشئے کی زیادہ تر اسپیچین ہوتی ہین اور روز بروز ترقی پر ہے اور آریہ سماج مچہلی شہر اس کلب سے از حد متفق ہے کہ جس سے امید ہے کہ اس کلب کے ممبران بہت جلد آریہ خیالات کے ہوجاوینگے۔

نیاز مند راجہ رام چندر ورما از مچہلی شہر

شریان سمپادک جی نمستے - براہ عنایت و کرم اپنے اخبار گوہر بار مین شائع کرکے ممنون فرمائے - انترنگ سبہا آریہ سماج شاہجہان پور منعقدہ ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۱۰ء رزولیوشن نمبر ۶ بابت مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء -

چونکہ نقشہ جات مردم شماری مین کوئی خانہ آریون کے واسطے نہین ہے - جسطرح - ہندو مسلمان - عیسائی - جینی وغیرہ کے واسطے ہے لہذا جملہ آریہ سماجون و آریہ سبہا سدون سے نویدن ہے کہ وہ عادل گورنمنٹ سے ایک خانہ آریون کے واسطے اضافہ کرنیکی درخواست کرین اور وقت مردم شماری اپنے آپکو آریہ لکہانے کا خیال کرین -

رائے بہادر لالہ نہال چند صاحب رئیس مظفر نگر نے مبلغ سو روپیہ بنائے تعمیر آریہ سماج مندر شاہجہان پور کو دان دینا منظور فرمایا ہے اسلئے یہ سماج رائے بہادر موصوف کا شکریہ ادا کرتے ہوئے پرماتما سے نویدن کرتا ہے کہ رائے بہادر موصوف کی ہمیشہ خواہش دہرم کامون کی طرف مائل کرے -

تاریخ ۲۰ - ستمبر سنہ ۱۹۱۰ء کو منشی بختاور سنگہ صاحب پردہان سماج کے مکان پر ابوٹنگ پارٹی ہوئی قریب قریب جملہ ممبر آریہ سماج شریک جلسہ ہوئے - بہجن گان کئے گئے پردہان صاحب کا اتساہ سراہ نیہ ہے -

چنکو لعل شرما اسسٹنٹ سکرٹری آریہ سماج شاہجہان پور

شریان سمپادک جی نمستے - براہ عنایت و کرم مضمون ذیل کو اپنے اخبار گوہر بار مین شائع کرکے ممنون و مشکور فرمائے

واقعہ ۲۲ - ستمبر سنہ ۱۹۱۰ء یوم شنبہ کو ۷ بجے شام کے ہفتہ وار کارروائی شروع ہوئی اول منتری نے پرارتہنا و اپاسنا کے بعد گذشتہ ہفتہ کی کارروائی پڑہکر سنائی - ویاکہیان کا دشے تہا کہ (تیرتہون سے مکتی ہوتی ہے یا نہین) مکتی کو ثابت کرنیوالون نے بیان کیا - کہ - گیا جانے - جگناتہ کا جہوٹا بہات کہانے اور کاشی مین گنگا پر نہانے سے ضرور مکتی ہوتی ہے لیکن اسکی تردید کرنیوالون نے ثابت کیا تہا کہ اگر ان تیرتہون سے مکتی مان لیجاوے تو ایشور کے نیم مین فرق آتا ہے پس ان تیرتہون سے مکتی ہرگز نہین ہو سکتی - آیندہ کے لئے پوپون کا بہرشٹاچار نیت ہوا ہے جس پر ہر ممبر تحریری لکچر پیش کریگا اور جس کا سب سے اچہا ہوگا اسکو کلب کی طرف سے ایک کتاب انعام دیجاویگی

چنکو لعل شرما پردہان

بانیہ ور ایڈیٹر صاحب آریہ بندہو - نمستے - کرپا کرکے مضمون ذیل کو اپنے اخبار گوہر بار کے کسی گوشہ مین جگہ دیجئے - شریان لالہ لاجپت رائے صاحب کسی کارن سے ہردوار تشریف لائے تہے - وہان سے آپنے ساہو شیام سندر صاحب کو مراد آباد

تشریف لانیکے لئے بذریعہ چٹھی اطلاع دی کہ جسپر ساہو صاحب نے کمال اشتیاق ظاہر فرماکر یہ مضمون اس شعر کے جواب بھیجدیا کہ

چشمۂ شوق کا کھلا در ہے ۔ آپ آئین تو آپ کا گھر ہے

اسکے بعد آپ کی تشریف آوری مین جب کسیقدر توقف ہوا تو دوسری چٹھی ساہو صاحبنے آپ کی سیوا مین اس غرض سے اور بھیجی کہ آپ کی آمد کا انتظار ہے تاریخ تشریف آوری سے اطلاع دیجئے ۔ جسکے جواب مین دو تار بنام ساہو صاحب و سکرٹری سماج بااطلاع تشریف آوری آئے چنانچہ آپ حسب وعدہ تاریخ و وقت معینہ پر ۲۴ ستمبر کی شب مین مراد آباد تشریف لاکر ساہو صاحب کے مہمان رہے ۔ ممبران انترنگ سبھا کی منظوری کے بعد ۲۵ ستمبر کو بعد تقسیم نوٹس آپ کی دلکش تقریر (قومی زندگی) کی مضمون پر سماج مندر مین پانچ بجے شام سے ۱۰۰ سو - ۱۲۵ سوا سو - استری اور پرش کی حاضری مین قریب ڈیڑھ گھنٹہ تک ہوئی لیکچر کے خاتمہ پر آپ نے یہ بھی اشارہ فرمایا کہ چونکہ جگہ کشادہ اور ہوادار نہین ہے اسلئے سامعین کو زیادہ تکلیف نہ دی جاویگی چنانچہ ۲۶ ستمبر کو ٹون ہال مراد آباد مین جہان سماج کی جانب سے سب سے پہلی دفعہ اس سے ایک ماہ پیشتر گورو کل کا اپیل ہو چکا تھا بعد تقسیم نوٹس منجانب سکرٹری سماج پانچ بجے شام سے (ہندو یعنی ہندو قومیت کے نشانات) پر بصدارت پنڈت تلشی رام صاحب ایم ۔ اے ۔ نہایت جوش اور فصاحت کے ساتھ آپ کا پر مغز اور مدلل لیکچر ۲۰۰ اصحاب کی حاضری مین بڑی خوبی کے ساتھ شستہ الفاظ مین ہوا ۔ آخر مین آپ نے ممالک متوسط کے قحط زدہ یتیمون کا قابل الرحم خاکہ کھینچتے ہوئے سامعین کے دلون کو تسخیر کرلیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ پانچ یتیمون کی تین قطعہ تصاویر کو دیکھکر منگا دینے کے لئے خاص ساہو صاحب نے اور نیز دیگر اصحاب نے درخواست کی دوسرے روز صبح کو آپ بریلی تشریف لیگئے ۔

نوٹ ۔ ۲۶ ستمبر کے نوٹس کا یہ آخری نوٹ (کہ اس جلسہ مین سوائے لیکچر کے کسی قسم کا اپیل نہین کیا جاویگا) اگر ہمارے لیکچرار صاحب کے خلاف طبیعت یا ناگوار خاطر ہوا ہو تو اوسکے لئے آریہ سماج مراد آباد اس واسطے قابل معافی ہے کہ اس سال مختلف چندون کی وجہ سے آریہ سماج کے پریمیون کو چند بار تکلیف دی جا چکی ہے اور گورو کل کا پبلک چندہ ابھی ۱۴۰۰ چودہ سو روپیہ کا ہو چکا ہے اور اب سالانہ جلسہ کا چندہ اور پھر اوسمین وید پرچار کا اپیل عنقریب ہونے والا ہے علاوہ اسکے اگر یہ ضروری نوٹ نہ دیا جاتا تو سامعین جو کل کے لیکچر مین عیسائی مشنریون کی قحط زدگان ممالک متوسط کی بابت کارروائی پر دلسوز فریاد کا اشارہ لیکچرار صاحب سے پا چکے تھے بخیال چندہ بہت کم تشریف لاتے اور آپ کے قیمتی خیالات کا اون تک پہونچنے کا مقصد فوت ہو جاتا ۔

امید ہے کہ لالہ ہنس راج و لالہ دیوراج و پنڈت رام بھجدت و بابو بیچا رام چٹرجی و ماسٹر درگا پرشاد صاحبان بھی مراد آباد پر اسی طرح کرپا کرکے اپنے اوپدیش کی خواہشمند طبیعتون کو مستفید فرماوینگے ۔

ڈی-اے-وی اسکول میرٹھ

(سلسلہ کے لئے دیکھو رسالہ آریہ ہند ہو بابت ماہ ستمبر کا صفحہ ۷۹)

کالج یونین کی درخواست کا گزرنا تہا کہ لکھنؤ - کانپور وغیرہ مقامات کی سماجون مین ہماری مبادرت پر وچار ہونے لگا - آریہ چار کے کالمون مین ہمارے مجوزہ مقام کی تائید مین بڑے زور کے ایڈیٹوریل نوٹ شائع ہوئے - کالج کمیٹی کے معزز پریزیڈنٹ صاحب نے ایک معقول عرصہ تک اسبات کا انتظار کیا کہ کوئی اور مقام بھی تجویز ہوتا ہے یا نہین - جب دیکھا کہ صدائے برنخاست کا مضمون ہے تو کمیٹی کے ایک باقاعدہ جلسہ مین کالج یونین کی درخواست کو پیش کر دیا - اس جلسہ مین کالج کمیٹی کی کورم کے علاوہ یونین کے تمام ممبر شریک تہے - بریلی اسکول کے حق مین کلمۂ خیر کہنے کے لئے ہمارے معزز بہائی بابو بلدیو پرشاد صاحب پلیڈر بھی رونق افروز تہے -

اس موقع پر یہ بات یاد رکہنے کے لایق ہے کہ شریمان منشی لچھمن سروپ صاحب یعنی کالج کمیٹی کے پریزیڈنٹ یونین کے بھی میر مجلس تہے - بابو بلدیو پرشاد صاحب نے بریلی اسکول کی تقدیر آزمائی کی غرض سے دو تین بار لب کشائی فرما کر خاموشی اختیار کی - یونین کی درخواست کے بارے مین سب سے پہلا سوال جسپر وچار ہوا یہ تہا کہ مجوزہ اسکول کے مصارف کی کفالت کا اطمینان کیونکر ہو - اس ضروری سوال کو ہماری سماج کے پشت پناہ شریمان رائے منالال صاحب نے اوٹہایا تہا - اسکے جواب مین خاکسار نے یہ التماس کیا کہ ممبران یونین کی حیثیت مالی پر غور فرما لیا جاوے - اگر شریمان منشی لچھمن سروپ صاحب و منشی نہال سنگہ صاحب پلیڈران و ڈاکٹر رامچندر صاحب ورما - بابو کنور پرشاد صاحب - بابو کشن لال صاحب - ماسٹر شادی رام صاحب - لالہ گہاسی رام صاحب و دیگر ممبران کی مالی حالت کی طرف سے اطمینان ہو سکتا ہے تو کفالت پر حرف زنی فضول ہے - اس ریمارک کے بعد معزز کمیٹی نے باطمینان تمام یونین کی درخواست کو شرف قبولیت بخشا اور مجوزہ اسکول کے انتظام کے لئے فی الفور ایک ایگزیکیٹو کمیٹی وضع فرمائی - اس سے پہلے کہ ہم اسمی انتظامیہ کمیٹی کی کانسٹیٹیوشن اور اوسکی کارروائیون کا چربا اوتارین ہم اپنے معزز ناظرین کی خدمت مین یہ گزارش کرنا چاہتے ہین کہ جلسہ مذکورہ بالا کی کیفیت کو جسکا ہمنے اوپر ذکر کیا ہے ہمارے کرمفرمائے شریمان منشی لچھمن سروپ صاحب نے اپنی عتابی لینگویج مین یون بیان فرمایا ہے کہ جے رام شرما نے کمیٹی کے اجلاس مین ڈاکٹر رامچندر صاحب ورما کو اپنی گود مین اوٹہا کر پیش کیا اور کہا کہ آپ مجوزہ اسکول کی مصارف کے مجسم کفالت ہین - ہم منشی صاحب سے بادب دریافت کرتے ہین کہ جے رام کا کونسا گود ہے جس نے حضور انور کو اس قسم کے وقائع نگاری کی ہدایت کی ہے ؟ کیا ہمین تخلیہ مین ڈپٹنے والے حضرات یا شوالک کی چوٹیون پر سے سنگدلی کے ساتھ نکتہ چینی کرنے والے دیالو مہاتما کہہ سکتے ہین کہ ہمارے سلسلۂ مضامین مین صداقت سے یون دست و گریبان ہونے والے کون کون سے فقرے ہین ؟ لیکن افوہ ! ہم بہولتے ہین - ہمین معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہے

کہ ہمارے معزز دوست یعنی منشی صاحب نے محبان یکرنگ کے اصرار پر بہی اسبات سے انکار کر دیا ہے کہ اپنے اسپ خامہ کو بیقاعدہ مہمیز کرین - اس حالت مین ہمارے لئے بہی مناسب نہین ہے کہ انکشاف واقعات کی راہ راست کو چہوڑ کر اون مہربانون کی چٹکیان لین جو پبلک پرنٹ مین آتے ہوئے اس شعر پر عمل کرنا ضروری سمجہنے لگے ہین - ؎

خیالِ خاطرِ احباب چاہیئے ہر دم	انیس ٹھیس نہ لگ جائے آبگینون کو

آغاز داستان

پیارے ناظرین! آپ جانتے ہین کہ ہمین اور آپ کے معزز ایڈیٹر مہاشے کو صاف لفظون مین اسکول کے دشمن - فریبی اور رقمین ڈکارنے والے قانونی مجرم بتلایا گیا ہے بتلانے والے بزرگوار ہمارے معزز دوست شریان منشی لچھمن سروپ صاحب ہین - آپ کے پرمتانت اور مہذب قلم کو اس خاردار بحث مین ڈالنے والے حضرات اوس ایگزیکٹیو کمیٹی کے باقیماندہ ممبر ہین جسکی زبردستیون کی تاب نہ لا کر ہم لوگون نے کنارہ کشی اختیار کی تہی اب ہم ثابت کرینگے کہ اسکول کی شنزوتا - آریہ پبلک کے ساتھ پالیسی بازی اور چالاکی ہمارا شیوہ نہین ہے بلکہ یہہ سعادت اونہین صاحبان کا حصہ ہے جنہون نے غیظ وغضب کے طومار مین معاملہ کی اصلیت کو چہپانے کی بیفائدہ کوشش کی ہے - رہا ہمارا مجرم ہونا سو واقعات اپنی زبان سے پکارینگے - اور بغرض قانون دان اصحاب کے منصفانہ رائے ظاہر کریگی کہ ہمنے بقول ایڈیٹر مہاشے کو تساڈاکہ مارا ہے - ضرورت اشد نے تقاضا کیا تو ہم یہہ بہی بتلائینگے کہ قانونی جرایم مین لپٹے لپٹائے حضرات کس جوش وخروش کے ساتھ آریہ دہرم سمبندہی معاملات پر فتوی دینے کے لئے پلے پڑتے ہین اور اون سے بپاس خاطر کوی یہہ بہی نہین پوچہتا کہ آپ کے منہ مین کے دانت ہین - باقی آیندہ

راقم ؎ سینے کو چمن بنائینگے ہم ✤ گل کہائینگے گل کہلائینگے ہم

شریان اوڈیٹر آریہ بندہو جی نمستے - پہلے مینے آریہ بندہو کے پندرہ روزہ ہو جانے مین اسلئے رائے ارسال نہین کی کہ میری ایک رائے سے کیا ہو سکتا ہے - مگر جب دیگر احباب بہی پسند فرماتے ہین تو میری عین خوشی ہے کہ آریہ بندہو پندرہ روزہ ہو جاوے - سب سے پہلے آریہ بندہو پندرہ روزہ کے خریدارون مین سے آپ مجہے شمار کیجئے اور میری اس رائے کو اخبار مین شایع کر دیجئے -

راقم ماسٹر بھگوانداس کرہٹری نواسی

مانیہ ور مہاشیہ اڈیٹر آریہ بندہو نمستے ۔ آریہ بندہو ماہ جون سنہ ۱۹۰۰ء کو بیشک پڑہ رہا تہا لیکن بابتہ مضمون آریہ بندہو کے پندرہ روزہ ہونے کے لئے بہ سبب کثرت کار ملازمت و تبدیلی مکانات اپنی راے دینے مین دیر کردی ۔ اسلئے پہلے تو امیدوار معافی کا ہون ۔ بعدہ مین اپنی راے کو پرکاش کرتا ہون کہ مجھے بہی آریہ بندہو کا پندرہ روزہ ہوجانا تہ دل سے منظور ہے اور جو چندہ تجویز ہے اوسکو ادا کرنے کو طیار ہون لیکن اتنا کہنے مین بہی مجھے دریغ نہین ہوسکتا کہ آپکا پتر جو زیادہ تر لوگون کو پسند ہے اسکی وجہ صرف ماہواری نکلنے ہی کی ہے کیونکہ کم قیمت بالانشین کا درجہ اسمین موجود ہے ۔ علاوہ برین آپ خود اپنے آپکا اپنے ہی پورشارتھ سے بڑہا رہے ہین یعنی جو مضمون چیدہ چیدہ آپ اپنے پتر مین دیا کرتے ہین وہ صرف مثل اور اخبارات کے معمولی نہین سمجھنے کے قابل ہوتے ہین نہ کہ محض یک نظر دیکہکر فائل کردئے جاوین بلکہ ہمیشہ مطالعہ کے لایق سمجھے جاسکتے ہین لیکن چونکہ مہاشہ بابو امیر چند آریہ مسافر کی کوشش اس معاملہ پر بہت ہے سرپشٹ اور سمجھنے کے قابل ہے اسلئے یدی آپ کے جملہ خریداران اسپر رای ظاہر کرین تو اوسکو پندرہ روزہ کردیجئے ۔ آپکا نیازمند شیو پرشاد نمبر ۱۸ خریدار آریہ بندہو

آریہ سماج سمبندہی سماچار

۱۰ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء کو منشی رامراج سنگہ صاحب منصف دہہ ممبر آریہ سماج کرنہل کے مکان پر ایک جلسہ بتقریب صحت پانے منشی صاحب منعقد ہوا اول پنڈت چندر بہان اور پنڈت ہردت سنگہ و پنڈت بہاری لعل صاحبان نے ہون کرایا بعد ہون یگ کے پنڈت بہاری لعل صاحب اور منشی رام سنگہ صاحب ممبر لوکل بورڈ اور دسٹرکٹ بورڈ نے چند بہجن اور لاؤنی ایشور پرارتہنا و پاپتا کی گا کر سنائی حاضرین جلسہ بہت خوش ہوئے بعد دوپہر کے منشی راج سنگہ صاحب دیوہ لنے قریب ۱۰۰ - آدمیون کی موجودگی مین بہت اچہے لکچر دئے منصف صاحب نے اس خوشی مین حسب ذیل دان دیا و یانند انگلو ویدک اسکول میرٹہ ۵ر - پاٹہشالا ڈاکٹر رامچند صاحب ۱ر ویدپرچار فنڈ ۶عہ - آریہ سماج کرنہل ۶عہ - اور دوپہر کو قریب ۲۰۰ - آدمیون کے پرتی بہوجن ہوا اور حاضرین جلسہ نے جناب سر انٹہونی میکڈانل صاحب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی و اوادہ کا ناگری کے لے اجازت دینے کا شکریہ ادا کیا گیا جسکی نقل حضور ممدوح کی خدمت مین ارسال کیجائیگی ۔

آریہ سماج راولپنڈی کا وارشک اوتسب ۲۷ - اکتوبر سے ۲۹ - اکتوبر تک ہوگا ۔

آریہ سماج گوجرانوالہ کا وارشک اوتسب ۳ و ۴ نومبر کو ہونا قرار پایا ہے ۔

شوک سے پرکاشت کیا جاتا ہے کہ آریہ سماج پٹیالہ کے پردہان پنڈت رامیشور پرشاد جی کے پتا کا دیہانت ہوگیا

پرماتما پردھان صاحب کو شانتی دین۔

آریہ سماج بریلی کا وارشک اوتسب ۲۷ و ۲۸۔ اکتوبر کو ہوگا۔

آریہ سماج ہوشیارپور کا وارشک اوتسب ۲۲۔ و ۲۳۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۵ کو ہونا قرار پایا ہے۔ ۲۱۔ اکتوبر کی دوپہر کو آریہ سماج مندر سے نگر کیرتن شروع ہوگا۔

سکندرآباد کی گوروکل پاٹھ شالا کا سالانہ جلسہ ۲۔ اکتوبر کو ہوگا۔

گرام جگت ضلع سورت مین بہی ماسٹر ہری بہائی پراگ جی دیسائی کی کوشش سے بالکون کا آریہ سماج قایم ہوگیا۔

آریہ سماج کوٹہ کا سالانہ جلسہ ۲۵ دسمبر سے ۲۷ دسمبر تک ہوگا

رائے نہال چند اسسٹنٹ انجینیر نے ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور کے بورڈنگ ہوس مین ایک کمرہ بنوانے کے لئے جہلم سے تین سو پچاس روپیے کالج مذکور کی ادہکاریون کے پاس بہیجے ہین۔ آریہ سماج مین ایسے دہرم ہتیشی اور فیاض پرشون کی موجودگی مبارک ہے۔

لالہ لاجپت رای صاحب نے دیرہ دون مرادآباد اور بریلی مین مختلف مضامین پر لکچر دیئے۔

آریہ سماج آگرہ مین ۱۰۔ اگست کو ایک عیسائی کا پرائشچت کرایا گیا۔ شہر مین اسپر چہ میگویان ہو رہی ہین۔

بدایون مین ناگری حروف کے اجرا سے بہت بڑا فائدہ ہوا۔ تمام عدالتون مین ناگری کی درخواستین گذرنے لگین۔ اور حکام بہی بلا کسی دقت کے احکام صادر فرماتے ہین۔

جلالپور جٹان مین بہی پتری پاٹھ شالا قایم ہوگئی پرماتما اسکو اونتی پر پہنچاوے۔

شدہی۔ ان گیارہ مہینون مین سات آدمی جو اپنے دہرم سے پتت ہوئے تہے پشاور آریہ سماج نے شدہ کئے۔

سیوک منڈلی۔ پشاور مین بابو شو سہائے جی کی کوشش سے ایک سیوک منڈلی قایم ہے جسمین کچھہ تو سماج کے ممبر و سبہاسد ہین اور کچھہ سناتن دہرم سبہا کے ممبر و دیگر اشخاص شامل ہین۔ صاحبک پرشون کا ذکر مین آگے چلکر دونگا۔ مگر دیگر ممبران سیوک منڈلی مین سے لالہ سالگ رام صاحب دہون قابل خاص تذکرہ ہین علاوہ سیوک منڈلی کا کام کرنیکے اون کو شدہی کی کام سے بڑی الفت ہے ہمیشہ اون کی یہ کوشش رہتی ہے کہ اول تو کوئی اپنے دہرم سے پتت نہو جاوے۔ اور اگر ہوگیا ہو تو واپس لایا جاوے۔ چنانچہ بارہا وہ اس کوشش مین شامل رہے ہین۔ جو بہت ہی پرسنشا یوگیہ کام ہے۔ علاوہ اس کے لالہ سندرداس صاحب بہی اچہا کام کر رہے ہین۔ سیوک منڈلی کا کام یہہ ہے کہ بیمارون کی تیمارداری کرین۔

دیانند اینگلو ویدک کالج ۱۲۔ تاریخ اکتوبر کو کھل گیا ہے۔

تمام دنیا مین پندرہ لاکھہ ایکڑ زمین تمباکو کی کاشتکاری مین لگائی جاتی ہے۔

عام خبرین

لنڈن کے بازارون مین اور کوچون مین ہر سال دس
ہزار پونڈ کے خرچ سے ریت بچھایا جاتا ہے تاکہ گھوڑے
پھسلا نہ کرین۔

جاپانی زبان مین ۶۰۰۰۰ الفاظ ہین اسلیئے ایک
آدمی مکمل طور سے ساری زبان سیکھ نہین سکتا۔ ایک
اچھا تعلیم یافتہ جاپانی دس ہزار الفاظ جان سکتا ہے۔

نکولا ٹیسلا نامی ایک ڈاکٹر نے ایک ایسا برقی آلہ دریافت
کیا ہے جس سے تپ دق جیسے امراض کا جنکو اب تک
طبابت مین ناقابل علاج سمجھا جاتا تھا علاج کیا جائیگا۔

سوامی ابھے نند نامی ایک انگریزی لیڈی جس نے
سوامی وویکانند جی سے فیض حاصل کیا ہے امریکہ
مین ادویت پکش پر بڑے زور سے لکچر دے رہی ہے
ہر شہر و قصبہ مین اسکی دہوم ہے۔

روس مین کوہ کمنیکا کے نزدیک ہیرے کی کان دریافت
ہوئی ہے جسکی نسبت چند سال ہوئے ایک مشہور
علم معدنیات کے عالم ایم۔ این۔ کوک شراون نے
پیشین گوئی بہی کی تہی۔

اخبارون مین ایک یہ عجیب خبر شائع ہوئی ہے کہ
افریقہ کی ایک قوم سانپون کو کہا کر گذارہ کرتی ہے۔
اس قوم کے لوگ پرلے درجے کے بزدل ہین کیونکہ
سانپ بہی نہایت بزدل ہوتا ہے اور آدمی جس حیوان
کا گوشت کہاتا ہے اسلئے کسیقدر خواص بہی حاصل
کرتا ہے۔ مگر ان لوگون کا چمڑا حبشیون کی طرح
سیاہ نہین ہے۔

مختلف ممالک کے نقشہ جات سے معلوم ہوتا ہے
کہ بہ نسبت مردون کے عورتون کی زندگی بڑی ہوتی ہے
جرمن مین فی ہزار ۴۱۲ آدمی پچاس برس کی عمر کے
ہین فی ہزار ۵۰۰ عورتین پچاس برس کی ہین بمقابلہ انکی
ممالک متحدہ مین سو برس کی عمر کے ۱۲۹۸ آدمیون کے
مقابلہ مین سو برس کی عمر کی عورتون کی تعداد ۲۵۹۰
ہے فرانس کے سن رسیدہ مرد و عورتون مین کی دس
کی تعداد مین سات عورتین اور تین مرد ہین باقی کل
یورپ مین سن رسیدہ عورتون اور مردون مین فی ۲۱
کی تعداد مین سولہ عورتین اور ۵ مرد ہین۔

کل دنیا مین ایک لاکھ پچاس ہزار آدمی کوئلہ کی
کان مین کام کرتے ہین۔

حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند یوم شنبہ کو شاہی خاندان
کے لیئے نہایت منحوس و نامبارک خیال کرتی ہین۔ انکو
اس کے بہت تجربات ہو چکے ہین۔

جزیرہ جاوا مین ایک ریاست کی منتظم عورتین ہین
مرد صرف ایک بادشاہ ہے وہ بہی بالکل عورتون
کی رائے پر کام کرتا ہے ۳ عورتین ریاست کی کونسل
کی ممبر ہین وہی جو کچھ اپنی رائے دیتی ہین
بادشاہ کو اسی کے مطابق کرنا ہوتا ہے۔

ایک نامی ڈاکٹر کا قول ہے کہ جس شخص کو ۲۰ برس کی عمر تک کوئی بیماری نہ ہو وہ کم از کم ۷۰ برس کی عمر تک زندہ رہتا ہے۔

شاہ ایران کے تخت طاؤسی کی قیمت انگریزی تخمینہ کے مطابق پچاس لاکھ پونڈ ہے۔

ملک جاپان مین غریب آدمی اپنے بچون کے گلے مین ٹکٹ جسپر بچون کے نام و پتہ تحریر ہوتا ہے ڈالدیتے ہین تاکہ اگر بچے کھو جاوین تو باسانی مل سکین۔

ایک ہفتہ وار نقشہ سے جو پیپر کرنسی آفس مین تیار ہوتا ہے معلوم ہوا کہ ۲۲۔ اگست سنہ ۱۹۰۶ء کو ہندوستان مین ۲۹۲۶۶۷۶۶۷۵ کے قیمتی نوٹ جاری تھے۔

نمائش گاہ پیرس سے جو لوگ لوٹ کر بمبئی آئے ہین ان مین ایک شخص نور خان نامی ہے اسکی عمر ۲۰ برس کی ہے لیکن وہ بڑا قوی ہیکل ہے اسکی لمبائی ۸ فیٹ ہے

جرمن مین شطرنج کھیلنے کا لوگون کو بڑا شوق ہے بچون سے شطرنج کے متعلق سوالات حل کرائے جاتے ہین۔

ٹائپ یعنی چھاپہ کے لکھی ہوئی درخواستین ہوس آف کامنس مین نہین لیجاتی ہین۔

روس ۔ دس ارب اسی کروڑ کا قرضدار ہے اس کا تہائی قرضہ فرانس سے لیا ہے۔

فرانس مین ایک لاکھ سے زیادہ آدمی انگور کی کاشت کرتے ہین۔

لندن مین ہر روز ایکہزار سور کہائے جاتے ہین۔

لنڈن مین فی طلبا کے لئے ہر سال ۲۰۰ پونڈ خرچ آتے ہین۔

ایک مصنف اور ایڈیٹر فرانس مین ایک ناول نویس کی آمدنی کا یون شمار کیا گیا ہے کہ بیس سال مین اُس نے اپنی لکھی کتابون سے چار لاکھ ۸۰ ہزار حاصل کیا۔ اور ایک ماہوار رسالے کی ایڈیٹری سے اڑہائی لاکھ حاصل کیا اور ایک اخبار کی آمدنی سے دو لاکھ ۴۰ ہزار حاصل کیا ہمارے ملک مین اس قسم کے لوگون کو بھر پیٹ روٹی بھی نصیب نہین ہوتی۔

انگلستان مین بقول ایک انگریزی اخبار کے ہر سال جو صابن طیار کیا جاتا ہے اس کی مقدار کتنی عظیم ہے جبکہ ایک ہفتہ کی طیار کردہ مقدار بحساب اوسط کے پچاس ہزار ٹن ہوتی ہے اور ایک ٹن ۲۸ من کے برابر ہے وہان جسمانی صفائی کے لئے صابن ایسی ہی ضروری چیز ہے جیسا کہ ہمارے ہان پانی ہے

ایک اور اخبار نے اندازہ کیا ہے کہ افریقہ مین ساٹھ ہزار ہاتھی بحساب اوسط ہر سال مارے جاتے ہین اور یہ اس لئے ہین کہ ہاتھی دانت حاصل کیا جائے۔

اس عظیم ہلاکت سے خوف کیا جاتا ہے کہ وہان ہاتھیونکی نسل تہوڑے ہی سال مین معدوم ہو جاویگی

امتحان۔ آیندہ امتحان تحصیلداران نائب تحصیلداران ڈپٹی سپرنٹنڈنٹان بندوبست اور ان عہدون کے امیدوارونکا ۱۵۔ اکتوبر اور اسکے اگلے دنون کو لاہور مین ہوگا

لوکل

آریہ سماج کے سپتاہک جلسے حسب معمول ہوتے رہے۔ پنڈت تلشی رام سوامی اور پنڈت بدری دت آپدیشک ڈی اے۔وی کالج پنچم اوتر کے دیاکھیان مختلف وشون پر ہوتے رہے۔ وسہرے کا تیوہار بڑی دہوم دہام اور رونق کے ساتھ انجام کو پہنچا۔ استری سماج میرٹھ کے جلسے حسب معمول ہوتے رہے۔ پتری پاٹھ شالا میرٹھ بڑی کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔ استری سماج کے جلسون کی کارروائی کو پاٹھ شالا کی پتریان ہی کرتی ہین۔ ہون یگیہ بڑی اُتم ریتی سے کرسکتی ہین ہر روز کنیائین ملکر سندھیا کرتی ہین۔ وید منتر پڑہتی ہین۔ سہارنپور سے بابو بہاری لال صاحب نے اپنے لڑکے کی مرتیو پر پتری پاٹھ شالا میرٹھ کے لئے عـ۵ر دان بہیجا۔ ہم لالہ صاحب کے اس شوک مین شامل ہوتے ہوئے پرماتما سے پرارتہنا کرتے ہین کہ انکو شانتی پردان کرین۔ شریمان چودہری نامرج سنگہ منصف وہ و ممبر آریہ سماج کرنال نے اپنی صحت یابی کی خوشی مین مبلغ عـہ کنیا پاٹھ شالا میرٹھ کو دان دے پرماتما منصف صاحب کو سدا ارو گیہ رکھین۔ شریمان بابو تیجرام صاحب ڈویزنل کرنال نے یتیم کنیاؤن کے گرم کپڑے بنانے کے لئے مبلغ عـہ مرحمت فرمائے ہین سچا دان اسیکا نام ہے آپ بڑے ہی دانشیل آریہ دہرم کے سچے پریمی دیش کے پورے خیرخواہ اور سجن پرش ہین آپ کی ذات سے کنیا پاٹھ شالا کو بہت ہی لابھ پہونچا ہے اور آیندہ پہونچنے کی امید ہے ایشر پرماتما آپکو سدیو آنند رکہے۔ جناب کلکٹر صاحب بہادر ضلع میرٹھ نے ایک اناتھ کنیا ہمکو اور عنایت کی ہے دو اناتھ کنیائین سرکار سے پہلے مل چکین ہین یہ کنیا جو اب ملی ہے اسکی ۲ سال کی عمر ہے قوم سے جاٹ ہے اتینت ہی ہین اوستہا مین ہے صرف ہڈیان ہی ہڈیان باقی ہین ایشر پرماتما کرپا کرینگے تو یہ بہی جی جاوے گی پہلی کنیائین سب اچھی حالت مین ہین۔

قابل توجہ پرتی ندہی سبہا ممالک مغربی و شمالی۔ بابو کدارناتھ پلکہرہ سے شکایت لکہتے ہین کہ باوجود کئی مرتبہ لکہنے کے بہی پرتی ندہی سبہا نے انکے گاؤن مین کوئی اپدیشک نہین بہیجا۔

شریمان اڈیٹر آریہ بندہو نمستے۔ مہربانی کرکے ذیل کے چند الفاظ اپنے اخبار مین شائع کر دیجئے گا۔ ایک صاحب قوم سنار۔ ال مہتر زادہ عمر ۲۲ سال محکمہ جنگلات مین عہدہ داروغہ ملازم ہین للعہ روپیہ تنخواہ ہے اپنی شادی کرنا چاہتے ہین لڑکی کی عمر ۱۲ سال سے کم نہو آریہ دہرم اور ہندی اکشرون سے واقف ہو۔ خوبصورت بہی ہو۔ ذات سنار ال بہی اچھی ہو باقی کل باتون کا تصفیہ خط کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے جو صاحب خط و کتابت کرنا چاہئین وہ ذیل کے پتے سے کرین۔ بابو رام رنگ افسر بہاگڑہ ضلع کہنڈوہ

جلد سوم REGISIERED Nº: A 68. نمبر ۵

ओ३म्

विद्यां चाविद्यां च यस्तद्वेदोभयं सह। अविद्यया मृत्युं तीर्त्वा विद्ययामृतमश्नुते ॥ ० ॥ ० ॥

جو منشیہ وِدّیا اور اودیا کے سروپ کو جانکر جڑ اور چیتن دونوں کو اُن کا سادھک نشچے کرکے شریر آدی جڑ اور چیتن آتما کو دھرم ارتھ کام اور موکش کی سِدھی کے لیے ساتھ ساتھ پریوگ کرتے ہیں وے لوکک دُکھ سے چھوٹکر پرمارتھ کے سُکھ کو پراپت ہوتے ہیں۔

[illegible] اور سماجک اُنتی کا ایک ساتھ ایدیش ہونے سے ہی منشیہ کا اُدّھار ہو سکتا ہے۔ اس پرچہ کا بھی اودیش [illegible]

आर्य्यबन्धु॥

آریہ بندھو

بابت ماہ نومبر سنہ ۱۹ء عیسوی

قیمت سالانہ پیشگی بلا محصولڈاک ؏ معہ محصولڈاک ؏

ایڈیٹر و منیجر و پروپرائیٹر ڈاکٹر رامچندر ورما کی اجازت سے پی۔ آر۔ ورما منتب ایڈیٹر نے مرتب کیا

نامی پریس میرٹھ مین چھپا

آریہ بندہو کا دستور العمل

۱ - سلیس اُردو زبان کے لباس مین سبہیتیا اور وچار پوربک آتمک شاریرک اور ساماجک اُنتی سمبندہی مضامین اپنے معزز خریدارون کی خدمت مین التماس کرنا اس پرچہ کا اودیش ہوگا۔

۲ - جن مضامین سے آریہ پبلک کی مجموعی ترقی کو صدمہ پہونچنے کا احتمال ہوگا اُنسے اس پرچہ کے کالمون کو پاک رکھنے کا خیال ہر وقت رہیگا۔

۳ - مُلکی معاملات ارتھات راج سمبندہی وشیون پر آریہ بندہو مین رائے زنی کرنیکا کسی مہاشے کو حق حاصل نہ ہوگا۔

۴ - یہ پرچہ ہر ماہ کی آخیر تاریخ تک اپنے پیارے گراہکون کی دست بوسی کے لیئے میرٹھ سے روانہ ہوجایا کریگا۔ جن مہاشیون کو کسی وجہ سے آریہ بندہو کی ماہواری ملاقات پسند نہ ہو اُنکی خدمت مین گذارش ہے کہ بلا تکلف بدرو پرایڈیٹر کو اپنی نارضامندی سے اطلاع بخشین۔ تین ماہ تک کسی مہاشے کا پرچہ قبول فرمانا خریداری کی دلیل متصور ہوگا۔

۵ - قیمت سالانہ معہ محصولڈاک عہر اور بلا محصولڈاک عہہ مقرر ہے۔ جو مہاشے مقررہ قیمت بطور پیشگی عنایت فرمادینگے وہ خاص شکریہ کے مستحق ہون گے۔ آریہ گنون کی مُعتبری ہمین اس بات کی اجازت نہین دیتی کہ ہم پیشگی قیمت کو آریہ بندہو کی لازمی شرط قرار دین۔

۶ - آریہ بندہو اپنے عالی دماغ۔ باریک بین۔ دہرم ہتیشی۔ خیر اندیش اور نیک خیال نامہ نگارون کی خدمت مین ہمیشہ بلا قیمت پیش ہوا کریگا۔

۷ - مراسلات کو نرپکش اور منصفانہ مطالعہ کے بعد اُمیدوگی ارتہات ہر طرح سے مفید سمجھا جانے پر بلا کم وکاست چھاپ دیا جاویگا۔ لیکن جو مراسلات اشاعت کے لایق نہین سمجھی جاینگی اُنکا واپس کرنا پرچہ کے ادہکاریون پر واجب نہ ہوگا۔

۸ - آریہ سماج اور اوسکے معاون انسٹیٹیوشنون کے اشتہار اور نیز ایسے نوٹس جن سے سراسر پبلک کی بہبودی مقصود ہو اس رسالہ مین بلا اُجرت شایع ہوسکین گے۔ ذاتی فائدہ کے اشتہارون پر بشرح ذیل اُجرت لیجائیگی۔ ایک سطر پر صرف ۲ر ایک بار نصف صفحہ پر عہ۔ پورے صفحہ پر ۱۲ متواتر اشاعت کے لئے خاص نرخون کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت کے طے ہوسکتا ہے۔

نوٹ

کوئی ایسا اشتہار طبع نہ ہوگا جس مین ناشالیستہ۔ فحش یا خلاف قانون الفاظ ہون یا جو آریہ سماج کے نیمون کے برودہ ہو۔

آریہ بندہو

آتمک بل کی پراپتی سداچار سے ہوتی ہے

اتہاس مین بہت سے ایسے ایسے مہان پرشون کے درشٹانت ہمکو نظر آتے ہین جنکے آتمک بل کے سامنے بڑی بڑی عظیم الشان سلطنتون کو سر جہکانا پڑا۔ جنکی اخلاقی جُرأت نے نہ شمشیر آبدار سے زک پائی نہ لالچ اور طمع سے لچک کہائی سقراط نے کشادہ پیشانی سے جام ہلاکت کو پیا اور لوتہر نے یورپ کی تمام طاقتون کے گرو پوپ کا بے دہڑک مقابلہ کیا۔ اس قسم کی سینکڑون مثالین آریہ ورت کے اتہاس مین بھی پائی جاتی ہین۔ شری رامچندر جی مہاراج اور انکے بہائی لکشمن اور بہرت وغیرہ کیسی بلوان آتمائین رکھتے تھے۔ پورن بہگت مین کسقدر آتمک بل تہا۔ بھیشم پتامہ جی نے اخلاقی جرات کا کیسا ثبوت دیا تہا۔ پیارے ناظرین اگر مذکورہ بالا تواریخی تمثیلات پر غور سے وچار کیا جائے تو بیشک ایک بڑا بہاری اصول معلوم ہوتا ہے جسکی بدولت ہر زمانے کے مہاتما لوگ آتمک بل حاصل کرتے ہین یہہ اصول کوئی دقیق علمی مسلہ نہین اور نہ ہی کوئی ناقابلِ حل معمّا ہے بلکہ ایک نہایت سیدہی اور سادہی بات ہے مطلب یہ کہ آتمک بل کا سارا بہید سداچار مین اسیطور پوشیدہ ہے جیسے ایک بیج مین درخت چھپا ہوتا ہے اگر آپ ان مہان پرشون کے حالات پر وچار کرینگے جنکو ہم پیشتر بطور تمثیل بیان کر چکے ہین تو ضرور آپکو اُنکی زندگیون مین ایک پرکار کی پوترتا دکہائی دیگی۔ یہی پوترتا آتمک بل ہو کر پرگٹ ہوا کرتی ہے۔ اور تمام نفسانی خواہشون کا مقابلہ کیا کرتی ہے بھیشم پتامہ کے جیون مین جہان ہمکو پتری آگیا کا پالن کرنا برہمچریہ کا پورن ریتی سے سیون انیادی دہرم کے انگ نظر آتے ہین وہان ساتھ ہی آخر مین اس درجے کا استقلال اور دہیرج معلوم ہوتا ہے جسکی نظیر ڈہونڈنا گویا عنقا کے پر تلاش کرنا ہے وہ اپنے آخر مین ایک کشتری بانون کی سیجا پر لیٹا ہوا اپنے کشتر توکو پالن کر رہا ہے نہین نہین دہرم اور آتمک بل جہان سے وداع ہوتے ہین اور وہ بہادر سپاہیانہ طریقے سے انکو رخصت کرتا ہے شری رامچندر جی مہاراج کے جیون مین آتمک بل اس سے پرتیت ہوتا ہے کہ انہون نے باوجود فقیرانہ حالت مین ہونیکے بھی لنکاپتی راون سے بیہہ نہین کہایا۔ بلکہ ستہ کی جے ہوئی ہے اسکو سچا کر دکہایا۔ اور سداچار کو دیکہیے پتا کی آگیا کے سامنے راج پاٹ کے تمام سکہون کی کچھ حقیقت نہین سمجھی گورو نانک جی مکہ اگر کے مین جاکر مسلمانون کو اور گنگا پر ہندون کو بے دہڑک سچے جواب سنا کر آتمک بل کا ثبوت دیا سداچاری بھی وہ مقدار تہے کہ چھل کپٹ کا نام نہین جانتے تہے اور ہر وقت تلقین کرنا اور لوگون کو نیکی کے راہ پر لانا اپنا فرض جانتے تہے بہائی تارو سنگہ بڑا سداچاری پرش تہا اس نے بھی مرتے وقت آتمک بل کا ثبوت دیا۔ پورن بہگت حقیقت راے وغیرہ ایسے لوگون کی تواریخین آپ دیکہین گے آپ ضرور انکو سداچاری پائینگے۔ جس قوم مین نیک آدمی ہوتے ہین وہی فروغ

آخرمین ہم پرم پتا پرمیشور سے پرارتھنا کرتے ہین کہ وہ ہمکو اپنے بزرگون کیطرح
پاتی ہے - اتہات دہرم ارتھ موکش کو پراپت ہوتی ہے -
نیک بننے کی سامرتھ دین -

نوٹ اور رائین

پروفیسر میکس مولر کی مرتیو - گذشتہ اکتوبر کی ۲۸ تاریخ کو پروفیسر میکس مولر بھی جوکہ تمام یورپ مین سنسکرت کے ایک ادوتیہ ودوان سمجھے جاتے تھے کال وش ہوگئے - آپکا جنم ۱۸۲۳ء مین ہوا تھا اپکی جنم بھومی ویشاؤ نام ایک جرمنی کا شہر ہے آپکے والد ایک اچھے شاعر تھے اپکو شرقی زبانون کے سیکھنے کا شوق عالم شباب ہی سے تہا چنانچہ جرمنی کے کالج سے نکلکر آپ فرانس مین کچھ مدت عربی فارسی اور سنسکرت پڑھتے رہے پہر انگلینڈ مین آئے اور سنسکرت پڑھنے مین ہمہ تن مصروف ہوئے آپکی تمام دنیا مین شہرت پھیلنے کا باعث بھی سنسکرت ہی تھی سنسکرت کی بہت سی پراچین پستکون پر آپنے بہاشیہ کئے ہین حتی اکہ رگوید کا ترجمہ انگلش زبان مین کردیا ہے جوکہ ساری دنیا کی پستکون سے پراچین سمجھی جاتی ہے - اسمین شک نہین کہ آپکے کئے ہوئے وید بہاشیہ پرمانک نہین ہوسکتے کیونکہ آپ یورپ کے سنسکرت ودوانون مین سب سے بڑہکر تھے نہ کہ آریہ ورت کے ودوانون سے جوکہ ۵ برس کی عمر مین دیوبانی کو پڑھنا شروع کرتے ہین اور ساری عمر اسی مین لگے رہتے ہین - لیکن پہر بہی ہم انکے کام اور علمی لیاقت کی داد دئے بغیر نہین رہ سکتے کیونکہ ایسے ممالک مین جہان سنسکرت کے ودوانون کا ملنا نہان کٹھن ہو ویدآدی پراچین پستکو کے بہاشیہ لکہنے کے قابل ہونا کوئی آسان کام نہین خیر ہم پروفیسر صاحب کی مرتیو پر شوک کرتے ہوئے پرماتما سے پرارتہنا کرتے ہین کہ ابکی بار انکو کاشی مین کسی ودوان پنڈت کے گہر جنم دے تاکہ انکی آتما پورن سنسکرت ودیا کو پڑہکر شانتی کو پاوے - اوم شم

(ایک اتی شوک جنک مرتیو) ہائے شوک کہ بخشی جیشی رام پلیڈر لاہور بھی ہم سے ہمیشہ کے لئے علیحدہ ہوگئے - لاہور کے تعلیم یافتہ اور برگذیدہ اصحاب مین قومی بہبودی اور رفاہ عام کی جسقدر تحریکین ہوتی تہین بخشی جی ان سب مین تن من دہن سے سہایتا دیا کرتے تھے ابھی تھوڑے دن ہوئے کہ آپ صوبہ کے مختلف مقامون پر جاکر کانگرس کے جلسہ کے واسطے روپیہ مانگ کرلائے تھے افسوس کہ بے رحم موت نے اس جلسہ کو دیکھنے کی بھی اجازت نہ دی - ہمنے سنا ہے کہ آپنے بڑی شانتی سے پران تیاگے - دہرم کا یہی پری نام ہے دہرماتما پرش کو موت سے ذرا بھی خوف نہین ہوتا - وہ پرانے چولے کو تیاگتے وقت کبھی پریشانی ظاہر نہین کرتا ہم آخرمین بخشی صاحب کی موت پر انکے پس ماندگون کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہوئے پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہین کہ انکو شانتی پردان کرین - اوم شم

نفش ابھمان کرتا ہے کہ مین اتنے بڑے راج کا مالک ہون کروڑون بندگان خدا میرے حکم مین ہین ہزارون ہاتھی گھوڑے سواری کے لئے موجود ہین بڑے بڑے محل ماڑیان میرے آرام کے لئے طیار ہین مین سیکڑون خزانون کا مالک ہون لیکن اگر واستو مین دیکھا جاوے تو نفش کا کچھ بھی نہین ہے سب سے زیادہ محبت جیو کو اپنے شریر سے ہے لیکن چلتے وقت یہہ شریر بھی اسکا ساتھی نہین

یہ بھی جواب دیکر الگ ہو جاتا ہے لاچار جیو کو شریر بھی تیاگنا پڑتا ہے بڑے بڑے محل ماڑیان اوس کے بالکل کام مین نہین آتے وہ تو صرف ایک کہاٹ پر بسرام کرتا ہے بیشک ایک کہاٹ کی برابر جگہ ضرور اوسکے کام مین آتی ہے بلکہ جب کروٹ لیکر سوتا ہے تو آدہی چارپائی کا ہی مالک رہ جاتا ہے پاؤ بہر یا آدہ سیر بہوجن اوسکے کام مین آتا ہے باقی چاہے سیکڑون کوٹھے ان آدی پدارتھون سے بہرے ہون اونکو اور ہی استعمال مین لاتے ہین یہی حقیقت دیگر ساز و سامان کی ہے اصل مین نگاہ غور سے دیکہا جاوے تو انسان کا اپنا کچھ بھی نہین اس تجہتا پر یہہ ابھمان کیسا بیجا ہے یہہ سار او شو ایشور پرماتما کا ہے وہی اس سبکا مالک ہے اوس نے جسقدر انسان کو دے رکہا ہے یہہ اوسکی پرم کرپا اور دیا لتا ہے پرائے مال کو اپنا بنانا اور جہوٹھا ابھمان کرنا بڑی نادانی کی بات ہے پس جو انسان جاہ و حشمت پر غرور کرتا ہے وہ پرماتما کی نظر سے گرجاتا ہے اور اوس سے سب سامان چہین لیا جاتا ہے بہایو اگر ایشور دہن دولت سکھ سمپتی دے تو پرماتما کا دہنیواد کرو اور نمرتا پوربک اوس سے سکھ اوٹھاؤ اور دوسرون کو بھی سکھ پہونچاؤ۔

پنڈت تلسی رام صاحب سوامی کی شرمیلی خفگی

ہمنے آریہ بندہو بابت ماہ اگست مین ہمعصر ست دہرم پرچارک جالندہر کے حوالہ سے پنڈت تلسی رام صاحب کی منوسمرتی انوواد کا ذکر کرتے ہوئے آریہ پرتی ندہی سبہا کو اوس خطرہ کی طرف متوجہ کیا تہا جسمین کہ پنڈت صاحب ایسے آزاد نگار حاشیون کی نظر عنایت سے آریہ لٹریچر دہکیلا جارہا ہے۔ پنڈت صاحب ہمارے ریمارکس پر بے طرح طیش مین آئے ہین اور رسالہ آریہ سماچار میرٹھ مین اپنے معترض لالہ جیون داس جی سے اولجہتے ہوئے ہماری طرف بہی کچھ یون کنکہیون جہانکے ہین کہ الامان! پہلے تو ہمارے بہاشیہ کار دوست نے ہماری تحریر کے اس comment پر غیظ و غضب کی بوچہار کی ہے پہر اوسکی بنا پر کسی ناقابل الاظہار خصوصیت کو ٹہرا کر ہماری الفاظ کو ناشایستہ اور غیر مہذب ظاہر کیا ہے۔ ہم پنڈت صاحب کے اصول ٹالرنشن کو اچہوتا چہوڑتے ہوئے دریافت کرتے ہین کہ وہ کونسی کثرت رائے یا پالیسی ہے جس نے حضور انور کو اوس خصوصیت کے اظہار سے روکا ہے جسپر بقول آپکے ہمارے سناتن دھرم کی مینار قایم ہے! پنڈت جی مہاراج۔ سب سے پیشتر آپ شایستگی اور تہذیب کا معیار نشچے کیجیے پہر اوسے اپنی عملی زندگی مین نقل کر کے اس ارشاد کے حوصلے کو ٹٹولیے کہ فلان تحریر کا ٹون یا اوسکے الفاظ پایہ تہذیب سے گرے ہوئے ہین یا کیا آپ فرماتے ہین کہ ہمارے ریمارکس مین بہت کچھ غلط بیانی ہے۔ ہم یہہ دریافت کرتے ہین کہ لالہ جیون داس جی کو آپنے اپنے انوواد کی ڈیفینس مین خط لکہا یا نہین۔ آپکی تحریر ثابت کر رہی ہے کہ ضرور لکہا۔ اوسی خط کا اقتباس لالہ صاحب موصوف نے اخبار ست دہرم پرچارک مین شایع کر کے جتلایا ہے کہ آپ نے نہ صرف سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے کئے ہوئے ارتہون سے اکثر مقامات پر اختلاف کیا ہے بلکہ اس انوواد مین جسقدر ویپار کی ضرورت تہی اوسے آو شیک نہین سمجہا۔ آپ خواہ مخواہ اسبات پر اڑتے ہین کہ لالہ صاحب نے آپکی چٹہی کو کلیتاً درج نہین کیا اور نہ ہمنے آپکے الفاظ کو عن وعن نقل کیا ہے۔ اس سقیم تحریر پر آپکی طویل تفسیر لالہ جیون داس صاحب کے

اعتراضون اور ہماری نکتہ چینی کے نفس مطلب پر کچھ اثر نہین ڈال سکتی - آپ خود فرماتے ہین کہ ہمنے یون لکھا تہا کہ "منو جیسے پستک چہیاوریگیہ وچار کرنے کی ضرورت ہے وہ مین کر نہین پایا اور نہ مجھے ایسا وچار کرنے کی جیون بہر مین آشا ہی یاہے"- چہ خوش - ویرگیہ وچار کی ضرورت کے حضور قائل ہین - اوس وچار کو کر پائے نہین اور نہ زندگی بہر مین اوس ضروری وچار کی امید رکہتے ہین لیکن باینہمہ سام وید بہاشیہ کے زیر سایہ ایک درجن بہر ترجموں کی موجودگی مین ایکانے ویرگیہ وچار شونیہ ترجمہ شایع کرنے کے شوق کو جواب دینے سے بالکل عاری یا شاباش - جہاتے - شاباش - اس علم کے قربان اور اس جرأت کے صدقے - ہمنے بلا وجہ نہین لکہا تہا کہ آپنے ضروری وچار کو اپنے لئے اوشیک نہین سمجہا کیونکہ اگر آپ اوشیک سمجہتے اور اپنی زندگی مین اوسکا موقع دیکہتے تو آپ کی اس فوق البہڑک ترجمہ کو بہی دنیا کی ہوا کہانا نصیب نہوتی - رہا سدہانت کا سوال سو جناب من ہین باتون مین [illegible] نہین - سوامی جی کی تصانیف کے ہر ایک لفظ کو سدہانت قرار دینا آپ ایسے مغرورن کو ہی مبارک ہو - آپ نے پوچہا تہا کہ آریون کا سدہانت کیا ہی ہمارا جواب تہا کہ ہم آریہ سدہانت اوس کو ملتے ہین جسکو شری سوامی جی مہاراج نے اپنی پستکون مین تحریر فرمایا ہے - ایک معمولی عقل کا مالک ہمارے مقصود کو آسانی کے ساتہ سمجہ سکتا ہے - فی زمانہ جبکہ آریہ سماج مین تحقیقات کا بازار بالکل سرد ہے آریہ سدہانت کی تلاش کے لئے سوامی جی کی پستکون کو ایک کوچہ دربستہ سمجہنا آپ کے نزدیک جایز ہو تو ہو ورنہ ہمارے ایسے ناچیز قدر شناس اور احسانمند آریہ بہائیون کو اس امر مین کلام ہونا بالکل ناممکن ہے - آپ کا یہہ دعوے کہ آپ نے سدہانتون کی پاسداری کی ہے محض ایک لن ترانی ہے - کیا آپ نے ادھیائے اول کے اشلوک ۸ - ۹ و ۱۰ - کا ترجمہ یہہ نہین کیا کہ پرماتمانے جگت کو اپنے شریر سے پیدا کیا - پرمیشور کا سوریہ کی سدرش انڈے مین سے نکلنا وغیرہ بہی آپ کی راے مین آریہ سدہانت مین داخل ہوگا - حق یہہ ہے کہ آپ نے سدہانت وغیرہ سے چشم پوشی کرنے کو جایز اور اپنے پریس کو کاغذی غذا دینا ضروری سمجہا ہے ورنہ آپ ہی بتلایئن کہ شری مت راؤ کرشن جی کی ٹیکا مین کونسی بات نہین تہی جسے آپ کے مغرورانہ قلم نے بہم پہونچایا ہے کہین کہین اشلوکون کو شٹ بدہ کر دینا اور اپنی رائے لکہہ دینا آپکو یہہ استحقاق نہین دیتا تہا کہ آریہ پبلک کامیابی کا سہرا آپکے فرق مبارک پر باندہے اور آپکے پوشار بچہ کو بطور ایک قومی خدمت کی ویلکم کرے -

ہم مذکورہ بالا نوٹ لکہکر ہی چکے تہے کہ ست دہرم پرچارک جالندہر مین لالہ جیون داس صاحب کی ایک اور تحریر نظر پڑی جس مین ہمارے بہاشیکار دوست کے منوسمرتی انوواد پر کسیقدر اور بہی شدومد کے ساتہ نکتہ چینی کی گئی ہے اور ساتہ ہی پنڈت جی کی ودیہ چہٹی بہی الف سے لیکر یے تک شایع کر دی گئی ہے جسکے لئے پنڈت صاحب بہت کچہہ بیقراری ظاہر کرتے تہے لیکن افسوس کہ اس چہٹی کے کسی لفظ سے پنڈت جی کا پکش سدہ نہین ہوتا -

آتم پرساد

ओ३म

तद्धैषां विजज्ञौ तेभ्योह्यादुर्बभूव। तन्नव्याजानन्तकिमिदंयक्षमिति॥

(پدارتھ) وہ برہم اون سوریہ آدی دیوؤن کی چیشٹا کو جانتا ہوا اونکے لئے نشچے سے اونہین دیوؤن مین
پرگٹ ہواوے دیو چکت ہو کر وچارنے لگے کہ یہ ہمارے تیج کو دبانے والی سب سے ادہک تیجسوی کیا وستو
ہے ہم اسکو نہین جانتے۔

(تشریح) ہم پچھلے منتر کی تشریح مین لکھ چکے ہین کہ یہ کئی ایک منتر استعارہ کے طور پر لکھے گئے ہین رشی نے اس النکار کو
اس طرح بیان کیا ہے کہ سوریہ چندرما بجلی اگنی وایو وغیرہ تیجوان پدارتھون کو یہ ابھمان ہوا کہ ہمارے مین جو شکتی ہے جو تیج اور چمتکار
ہے وہ ہمارا ہی ہے سنسار مین جو بھلا ہو رہی ہے وہ ہماری ہی ہے جو کچھ ہمارے مین بل اور تیج ہے وہ ہمکو کسی نے دیا نہین ہے ایشر
پرماتما کو یہ ابھمان ان دیوؤنکا برا معلوم ہوا انکا ابھمان توڑنے کے لئے کہ مبادا سنساری منش اگیان کے کارن انہین پدارتھون
کی اوپاسنا کرنی لگین اتھاہ تہیا گیان ہٹانے کے لئے برہم اونہین دیوؤن مین پرگٹ ہوا برہم کے مہان تیجوان سروپ اور پرکاش کو دیکھکر
یہ سب پدارتھ چکت رہ گئے اور وچار کرنے لگے کہ یہ ہمارے تیج کو توڑنے والا اور ادبھت پرکاش والا ایکش کیا وستو ہے ہم اسکو نہین جانتے۔
مطلب یہ ہے کہ جب برہم نے اونکا ابھمان توڑنے کے لئے اپنا مہان تیجسوی سروپ اون پدارتھون کے روبرو پرکاش کیا تب یہ دیو
حیران ہوئے کہ یہ کیا پدارتھ ہے وہ برہم کے سروپ اور پرکاش کو جان نہین سکے اصل بات یہ ہے کہ کین اوپنشد کے کرتا
رشی نے اپنے شش کو برہم کا مہت (بزرگی) جتلانے کے لئے النکار کے طور پر سمجھایا ہے کہ سوریہ آدی پدارتھون کا متھیا ابھمان اور
متھیا گیان مٹانے کے لئے اپنا سروپ اونکے روبرو پرگٹ کیا تاکہ اونکو گیان ہو جاوے کہ جو کچھ تیج اور بل اونمین ہے اور
جو کچھ اونکی مہما ہے وہ برہم کی دی ہوئی ہے پس یہ جان لینا چاہئے کہ سنسار مین جتنے پرکاشوان پدارتھ ہین سورج چندرما
پرتھوی وایو جل آدی مین جو کچھ شکتیان ہین وہ سب ایشر کی دی ہوئی ہین اس لئے کیول ایک پرماتما ہی اوپاسنا کرنے کے
لایق ہے دوسرا کوئی پدارتھ اوپاسنا کرنے کی لایق نہین ہے ناظرین ان منترون کے مطلب کو ذرا یاد رکھنا کیونکہ یہ استعارہ ہے
کئی منترون مین ختم ہوگا اس لئے پچھلے منترون کے مطلب کو ملا کر اگلے منتر کا مطلب اچھی طرح سمجھ مین آتا ہے۔ اوم شم

شیکشائین

महत्तम जीवेश्वनरः शक्लेन कर्मणा।
नकल्प मपि कष्टेन लोकद्वय विशोधना॥

(ارتھ) اوتم کرم کرتے ہوئے منش کا ایک مہورت بہر جیون شریشٹ ہے دونون لوکون ورودہ ہی دُشٹ کرم کرنے والیکا کلپ بہر جینا بہی اچھا نہین۔

(نوٹ) سچ ہے دہرماتما آدمی کا جیون ایک گہڑی بہر کا بہی سریشٹ ہے کیونکہ دہرماتما آدمی گہڑی بہر مین بہی اوتم کرم ہی کریگا برخلاف اسکے پاپی آدمی جتنا ہی زیادہ جیویگا اوسیقدر زیادہ پاپ کریگا اور سنسکار کو دکھ پہونچاویگا انسان کو وہی لمحہ اپنی اصلی زندگی کا سمجہنا چاہئے جس لحظہ مین نیک کرم کرے باقی کو یہہ سمجہ لو کہ رایگان گئی پس پیارے سجنون نیک کرنے مین سدا ادت چت رہو

अहोवत विचित्राणि चरितानि महात्मनाम्।
लक्ष्मीं तृणाय मन्यन्ते तद्भारेण नमन्ति च॥

(ارتھ) مہاتماؤن کے چرتر بہی اشچریہ جنک ہین لکشمی کو ترن وت جانتے ہین اور یدی مل جاوے تو اوسکے بوجہ سے نمر ہو جاتے ہین

(نوٹ) اسمین کوئی شبہ نہین کہ دہرماتما آدمی دہن دولت کی بہت کم پرواہ کرتے ہین دہن کے لئے ہائے ہائے کرتے نہین پہرتے دہرم کے مقابلے مین روپیہ پیسہ کی کچہہ عزت نہین کرتے بلکہ تنکے کی برابر جانتے ہین لیکن اگر اونکو دہن دولت مل بہی جاوے تو وہ پہلی کی نسبت زیادہ نمر (حلیم) اور بُردبار ہو جاتے ہین چہوٹے آدمیون کی طرح اتراتے نہین پہرتے وہ جانتے ہین کہ لکشمی سدا کسی کے پاس نہین رہی جانے کسوقت چلی جاوے اگر فوق ایہٹر کی دکہلائین گے تو کل ہمکو سرنیچا کرنا پڑیگا اس لئے وہ دہنوان ہوکر اور بہی دب جاتے ہین جس طرح درخت پر جب پہل آتے ہین تو نیچے کو جہک جاتا ہے دوستو دہن دولت یا جاہ حشمت پاکر غرور مت کرو۔

अनागतविधाता च प्रत्युत्पन्नमतिस्तथा॥
द्वावेतौ सुखमेधेते यद्भविष्यो विनश्यति॥

(ارتھ) آنے والے دوکہ کا پہلے سے اوپار کرنے والا اور بپتی پڑجانے پر جسکی بدہی مین اوسکا اوپار شیگہر ہی آجاوے ایسی بدہی والے منش سدا اونتی کرتے ہین اور جو یہہ سوچتے ہین کہ بہاگ وش سے جو ہونے والا ہے اوش ہوگا وہ نشٹ ہو جاتے ہین۔

(نوٹ) اس اشلوک کا مطلب یہہ ہے کہ جو عقلمند آدمی آنے والی تکلیف کا فکر اور تدبیر پہلے سے سوچتے ہین اور جو مصیبت آجانے پر فوراً اوسکی تدبیر کر لیتے ہین ایسے عقیل اور جفاکش آدمی ترقی کرتے ہین اور آرام سے رہتے ہین اسکے برخلاف جو بیوقوف تقدیر کے بہروسے پر بیٹھے رہتے ہین وہ ہمیشہ پستی مین گرتے چلے جاتے اور دن رات تکالیف اوٹہاتے ہین جس طرح سے آج کل ۲۰ کروڑ ہندوستانی تقدیر کے بہروسے پر آلسی ہوکر دن بدن ذلالت مین گرتے جاتے ہین اور

انگریز اگرچہ بہت تھوڑے ہین مگر با تدبیر اور محنتی ہونے کے سبب دنیا بھر کے بادشاہ بنے بیٹھے ہین سچ ہے پرشارتھ بڑی چیز ہے تقدیر سے دکھہ اور سکھہ ضرور ملتے ہین لیکن تقدیر بھی تو ہمارے کئے ہوئے کرمون سے ہی بنی ہے اگر ہم اچھے کرم کرین گے تو آیندہ کو ہماری تقدیر بھی اچھی ہوگی اگر ہاتھ دہرے بیٹھے رہین گے تو اچھی تقدیر کہان سے آوے گی اس لئے تقدیر کا بہروسا چھوڑ کر انسان کو ہمیشہ پرشارتھ اور تدبیر کرنی چاہئے سست پڑے رہنا بزدلون اور بیوقوفون کا کام ہے۔

شاریرک اور ساماجک اونتی

سنتان اونتی

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ بندہو میرٹھ جلد ۳ نمبر ۴ کا صفحہ ۱)

ناظرین ہم آپکو براہمن اور کشتری گن کرم سبھاؤ والی سنتان کے اوتپن کرنے کی بدہی اور اوپاؤ تو بتلا چکے ہین اب صرف ویش گن کرم سبھاؤ والی سنتان کے پیدا کرنیکا طریق اور باقی رہا ہے سو سُنئے ویش کے گن کرم اور سبھاؤ حسب ذیل ہین رنگ سانولا سر نہ بہت بڑا نہ چھوٹا قد درمیانہ سوچ وچار اور عقلمندی کے نشان چہرہ سے ظاہر ہوتے ہین سبھاؤ نمر یعنی نرم کھیتی کی ودیا مین رُچی والا علم سوداگری سے ماہر پشوؤن کی پالنا سے واقف مسافری مین چتر دہن دولت سے پریم رکھنے والا فضول خرچی نہ کرنے والا وغیرہ وغیرہ ویش کے لکشن ہین یہہ بھی ہم پہلے اچھی طرح سمجھا چکے ہین کہ جس ورن کی سنتان اوتپن کرنے کی خواہش ہو والدین کو وہی گن کرم سبھاؤ اپنے مین پیدا کر لینے چاہئین بلا اسکے حسب دلخواہ اولاد کا پیدا ہونا نا ممکن ہے اس لئے ماتا پتا کو مناسب ہے کہ پہلے خود ویش ورن کی لیاقت پیدا کرین آپس مین ہمیشہ پشو پالن کرشی ودیا اور سوداگری کا چرچا کرتے رہین روپیہ پیسہ کو خوب جمع کرنے والے ہون گربھ استہاپن کرنے کے وقت ویسے ہی خیالات رکھین جب بالک گربھ مین ہو اُس وقت اوسکی ماتا کو مسافری کرانی چاہئے بڑے بڑے مشہور دہناڈھون اور سوداگرون کی کتھائین سنانی چاہئے اور رہنے کے مکان مین بھی اسی قسم کے آدمیون کی مورتیان ہونی چاہئین ماتا پشوؤن کی خوب سیوا کرے جب بالک اوتپن ہو تو اوسکے خیالات کو چھوٹے پن سے ہی حساب کتاب پشو پالن تہا کرشی ودیا مین پرورت کرین ماتا پتا ہمیشہ بالک کو روپیہ کی عزت کرنا سکھلاوین اور فضول خرچی کی طرف بالکل رجوع نہ ہونے دین لکھہ پتی اور کروڑ پتیون کی کہانیان سنایا کرین کھیتی کی ودیا پڑہاوین اور سوداگری کے اصولون سے واقف کراوین بڑے ہونے پر کسی بڑے لایق اور ہوشیار سوداگر کی شاگردی کراوین مطلب یہہ ہے کہ والدین کا عین فرض ہے کہ اپنی اولاد کو ویش ورن بنانے کے لئے کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑین پہر ممکن نہین کہ اونکی سنتان ہو بہو پوری ویش گن کرم سبھاؤ والی نہ ہو ان اوپاؤن سے ضرور ہی کامیابی ہوگی اسمین کسی طرح کا شبہ نہین ہے ویش ورن کا ہونا دنیا کے لئے نہایت ہی ضروری ہے بلا ویش ورن کے سنسار کا کوئی کام نہین چل سکتا پشو پالن کھیتی اور سوداگری کے ذریعہ دہن جمع کرنا یہہ بڑے بہاری اور عزت کے کام ہین جس ملک جس قوم جس خاندان مین روپیہ سوداگری اتی او

پشو زیادہ ہوتے ہین وہ ملک وہ قوم وہ خاندان دنیا مین بڑی عزت کی نگاہ سے دیکہا جاتا ہے اس لئے ہر ملک کے لئے ضروری ہے کہ اوسمین دیش ورن بہی نہایت شایستہ اور اپنے کام سے خوب واقفیت رکہنے والا ہو جو اوپر رہنے بتلائے ہین اگر انکو کام مین لایا جاوے تو ضرور کامیابی حاصل ہوگی ملک اور قوم کی ترقی ہونے مین کسی طرح کا شبہ نہین ہو سکتا ناظرین ہمنے تینون ورنون کی اونتی کے ایسے مضبوط اور پایئدار طریقے آپکو بتلادئے ہین کہ اگر اونکو باقاعدہ استعمال مین لایا جاوے تو ملک اور قوم کی ترقی ہونے مین کسی طرح کا کلام نہین رہ سکتا کیونکہ بنیاد پختہ اور پایئدار ہونے سے محل بہی مضبوط ہوگا جب سنتانین لایق اور حسب طریقہ طب بیدا کی جاوین گی تو قوم کی ترقی مین کسکو شبہ ہو سکتا ہے۔ یہہ سنتان اونتی کا مضمون تو ختم ہو چکا لیکن اسکے متعلق ایک بات باقی رہگئی وہ یہہ ہے کہ گربہا ستہاپن کرنے سے پہلے استری پرش کے رج اور ویرج کی پریکشا بہی ضرور ہونی چاہیے جس سے یہہ معلوم ہو جاوے کہ دونون کے رج ویرج مین کسی طرح کی خرابی تو نہین ہے اور سنتان اونتی کے متعلق یہہ حصہ بہی نہایت ضروری ہے لہذا آیندہ پرچہ مین ہم اسکو بہی پورا کردین گے۔

مفید اور کار آمد باتین

معمارون کے لئے پتھرون کے ٹکڑے یا اینٹ وغیرہ کو جوڑنے کا مصالح۔ دریا کا صاف ریت ۱ سیر۔ مردہ سنگ ایک سیر۔ بنا بجہا چونہ آدہ سیر ان سکو خوب باریک پیسکر اسقدر السی کا تیل ملانا چاہیے کہ نرم لیہی جیسی بن جاوے اس سے پتھر یا اینٹ وغیرہ جوڑی جاوین تو نہایت پایئدار اور مضبوط جوڑ لگتا ہے۔

عمارت کے لئے پانی کے اندر سخت رہنے والا مصالح۔ بہت سی عمارتین ایسی بہی ہین کہ جن مین ہر وقت پانی کی آمد رفت رہتی ہے مثلاً ندیون کے پل دریاؤن کے کنارے کی عمارتین کوئین۔ باوری تالاب وغیرہ وغیرہ ان عمارات کے بنانے کے لئے جو مصالح لگایا جاوے وہ ایسا ہونا چاہیے کہ پانی مین تحلیل نہ ہو سادہ چونہ پانی مین گہل جاتا ہے اور بہت مدت تک قایم نہین رہ سکتا اس لئے ماہران علم عمارات نے ایسے مصالحے بہی ایجاد کئے ہین جو پانی کے اندر رہ کر ہزارون برس تک خراب نہین ہوتے بلکہ پانی کے اندر سخت رہتے ہین ایک نہایت عمدہ نسخہ ہم بہی درج کرتے ہین۔ خشک اور چکنی مٹی ۳ حصے۔ لوہے کا زنگ ایک حصہ ان دونون کو خوب باریک پیسکر اس مین اوبالا ہوا السی کا تیل ملاکر گاڑہا پلاستر کی موافق کر لینا چاہیے اب اس سے جو چنائی پانی کے اندر کی جاوے گی وہ بہت مضبوط اور پایئدار ہوگی اور یہہ مصالح پانی کے اندر بڑا سخت ہو جاتا ہے۔

دہات اور کانچ کو آپس مین جوڑنیکا مصالح۔ کوپل وارنش ۱۵ حصہ۔ اوبالا ہوا روغن السی ۵ حصہ۔ تارپین کا تیل ۲ حصہ۔ ان سکو پانی کی بہاپ پر گرم کرکے پگہلا دین اور ۱۰ حصہ بجہا ہوا چونہ ملا دین اور گرم رہتے رہتے کانچ اور دہات کو آپس مین اس مصالح سے جوڑ دین۔

دیگر۔ کوپل وارنش ۱۵ حصہ۔ اوبالا ہوا السی کا تیل ۵ حصہ۔ تارپین کا تیل ۵ حصہ۔ سریس پکا ہوا ۵ حصہ ان سبکو پانی کی بھاپ پر پگھلاکر ۱ حصہ چونا ملاکر استعمال مین لاؤ (دیگر) تھوڑی سی رال کو پگھلاؤ اسمین اسقدر چونا ملاؤ کہ لیہی سی بن جاوے اب اسمین اوبالا ہوا السی کا روغن اسقدر ملاؤ کہ شہد کی موافق گاڑہا ہوجاوے اس سے دہات اور کنچ کے پرزون کو جوڑدیجئے نہایت مضبوط ملجائینگے (دیگر) کاسٹک سوڈا ایک حصہ رال ۳ حصہ۔ سفیدہ ۲ حصہ۔ پانی ۵ حصہ ان سبکو اوبالو ایک گھنٹہ مین یہ مرکب گاڑہا ہوجاویگا اس سے پیتل اور کنچ کی اشیار خاصکر جوڑی جاتی ہین نہایت بڑھیا مصالح ہے۔

علوم و فنون

علم الکیمیا

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ بندہو میرٹھ جلد ۲ نمبر ۴ کا صفحہ ۱۱۰)

دونون حالتون مین جسقدر انفصال کنندہ جسم کی مقدار زیادہ ہوتی ہے اسی قدر انفصال زیادہ آسان اور مکمل ہوتا ہے اور اس سے یہ عجیب بات واقع ہوتی ہے کہ کسی خاص درجہ حرارت پر اگر ہم دونون اجسام مین سے جو ایک دوسرے پہ اثر کرتے ہین کسی ایک کی شکل یا مقدار کو بدل دین تو تجربے کا نتیجہ بھی بدل جائیگا بلکہ ممکن ہے کہ بالکل خلاف ہو۔ اگر گشتہ فولاد کو سرخ گرم کرکے ہائیڈروجن کے رو مین رکھ دیا جائے تو اسکی اوکسیجن علیحدہ ہوکر ہائیڈروجن سے ملجائیگی اور پانی بنجائیگا۔ لوہا خالص دہات کی شکل مین رہ جائیگا۔ لیکن اب اگر لوہے کو سرخ گرم کرکے بخارات آبی کے رو مین رکھ دیا جائے تو پانی پھٹ جائیگا اسکی اوکسیجن لوہے سے ملکر اوکسائیڈ اوف آیرن یعنی زنگ بن جائیگا اور ہائیڈروجن علیحدہ رہ جائیگی۔ پہلی حالت مین جو ہین ہائیڈروجن کا رو پانی بنتا ہے وہ اوکسیجن کو باہر نکال دیتا ہے اور ہائیڈروجن کی زیادہ مقدار باقیماندہ اوکسائیڈ سے ملی رہتی ہے۔ دوسری حالت مین پانی کے پھٹتے ہی جسقدر ہائیڈروجن نکلنا ہوتا ہے نکل چکتا ہے اور لوہے کی باقیماندہ دہات مین اوکسیجن کا کچھ حصہ ضرور رہ جاتا ہے گو ایسا ممکن ہے کہ یہ بالکل خلاف تبدیلیاں اسی درجہ حرارت پر واقع نہ ہوتی ہون مگر بہت زیادہ فرق بھی نہین ہوسکتا تجربے سے ثابت ہوچکا ہے کہ اگر پارہ کو ابلنے کے درجہ تک کی حرارت پہنچائی جائے تو پارہ ہوا کی اوکسیجن سے ملجاتا ہے مگر جب یہ کچھ ہاتون کے ابلنے کے درجہ تک گرم کیا جائے تو پارہ کا کشتہ جو پہلے بنا تھا پھٹ جاتا ہے یعنی اوکسیجن اور پارہ علیحدہ علیحدہ ہوجاتے ہین انفصال صرف تب ہی مکمل نہین ہوتا جب علیحدہ شدہ الف ٹھوس حالت اختیار کرتا ہے۔ بلکہ اس وقت بھی جبکہ الف رقیق حالت مین رہتا ہے اور نیا پیدا شدہ جسم تب تک ٹھوس حالت اختیار کرلیتا ہے یا قابل تحلیل حالت مین ہوتا ہے۔ بس تجربے کا نتیجہ حاصل کرنے کے لئے سیال کا ہونا ہی ضروری ہے۔

مراسلات و متفرقات

(نامہ نگارون کی رائے کا ایڈیٹر ذمہ وار نہین ہے)

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ بندھو میرٹھ جلد ۳ نمبر ۴ کا صفحہ ۱۱۹)

ہمین سُکھ کہان کسی شہر مین چلے جاؤ جس گلی یا کوچہ مین گذرو جس دوکان یا بازار مین پھرو یہ آواز نہایت افسوسناک تمہارے کان مین پڑے گی "ہمین سُکھ نہین،، دولت سے صندوق بھرے پڑے ہین کوٹھی ساہوکاری کی چل رہی ہے۔ باغات موجود ہین نوکر ہر وقت حاضر ہین مگر صاحب خانہ بیمار ہین اور کہتے ہین کہ بھائی سکھ نہین بابو صاحب کے مکان یا بیٹھک پر جاؤ کرسی میز جھاڑ فانوس لٹک رہے ہین تصویرین لگ رہی ہین موم بتیان جل رہی ہین پنکھے اور ٹٹیان موجود ہین۔ ولائتی بوٹ جرابین سب سامان حاضر ہے۔ کیون نہ ہو بابو صاحب کو پانسو روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ مگر باہمہ بابو صاحب کو روٹی کھانے کی فرصت نہین صاحب کا ڈر خدا کے ڈر سے بڑھ کر جان کھا رہا ہے۔ جھوٹی خوشامد کے فکر مین دن رات پڑے پھرتے ہین۔ لاچار کہنا پڑتا ہے کہ ہمین سکھ نہین۔ طالب علم کی حالت کو دیکھیے بچارہ موسم برسات کی راتون مین بھی امتحان کے لئے جبکہ مچھر ڈانس کاٹتے ہین لیمپ رکھکر مغز ماری کرتا ہے ماں باپ کے مرجانے کا اتنا فکر نہین جتنا کہ امتحان مین فیل ہوجانے کا ہے امتحان کے دن نزدیک آتے جاتے ہین بیچارہ ٹھنڈے سانس بھر کر کہتا ہے کہ کیا مین کبھی سُکھ کو پاؤن گا؟ امتحان مین بیٹھا ہے نتیجہ کی فکر مین منہ چھپائے پھرتا ہے ایسا نہ ہو کہ کہین فیل ہو جاؤن۔ نتیجہ نکل آیا اور بیچارہ دو نمبرون کے لئے فیل ہو گیا سب مضامین مین پاس ہے مگر ریاضی مین فیل ہو گیا بہت نادم ہوتا ہے جی مین آتا ہے کہ کسی تالاب مین ڈوب مرون یا زہر کھالون۔ یا کہین کو نکل جاؤن لوگون کو کیا منہ دکھاؤن گا۔ لاچار دوسرے سال کے امتحان کی طیاری مین وقت لگاتا ہے مگر دل مین کہتا ہے کہ زندگی وبال ہے۔ جی مین آتا ہے کہ اگر پاس بھی ہو گئے تو نوکری کا ملنا محال ہے۔ خدا جانے کیا دُرگت ہوگی والدین اسی فکر مین ہین کہ کسی نہ کسی طرح سے یہ پاس ہو جاوے آنکھین اندھی ہو جاوین تو بلا سے چہرہ زرد ہے تو پرواہ نہین رات بھر جاگے تو جاگے مگر ہمین کما کر کھلا دے۔ طالب علم سے پوچھو کہ بھائی دنیا کیسی ہے۔ جواب دیگا کہ سب سکھی ہین مگر ہم مظلومون کے لئے سُکھ کہان۔ گھر مین آؤ لالہ صاحب کی عورت موجود ہے بیچاری چاہتی ہے کہ باہر نکل کر سیر باغ کرون۔ دیکھون کہ دفتر اور کچہری کیا ہوتی ہے۔ ریل اور تار کیونکر چلتی ہے۔ مگر پردہ کی بیڑی لاچار اُسکو گھر مین بیٹھنے کے لئے کہتی ہے چپ رہ تو بیٹھی رہ سب جہان جس طرف چاہے جائے ہمین سُکھ نہین۔ اس دُکھ کو اس اشانتی کو جو چارون طرف کالی گھٹا کی مانند چھائی ہوئی دکھائی دے رہی ہے کون دور کریگا؟ جنکے پاس لیمپ یا چراغ ہین انہین سے امید ہو سکتی ہے ڈوبتی کشتی کو بھنور سے ملاح ہی بچایا کرتے ہین۔ مگر افسوس صد افسوس آریہ ورت کے ملاح اور چراغ گیر بے پروائی کی گردان کئے جارہے ہین ریفارمیشن اور ترقی چاہتے ہین۔ مگر اتنا ہی کہکر شانت ہو جاتے ہین کہ ابھی زمانہ نہین آیا صاحبان زمانہ کیسے آوے گا جب کہ آپ تعلیم یافتہ ہو کر اُسکو لانیکی کوشش نہ کروگے۔

قدرتی اصولون اور سچی ہدائتون کی امیر غریب لالہ بابو سب مین پرچار کی ضرورت ہے اس ضرورت کو وہی پورا کر سکتے ہین جنکے ہاتھ مین علم کا چراغ ہے۔ اندہا اندہے کو راستہ نہین دکہا سکتا جو بجھگیا ہے اورونکو بچانا اُس کا فرض ہے۔

راقم امیر چند آریہ مسافر از نادون ضلع کانگڑہ

سٹریمان اڈیٹر آریہ بندہو جی نمستے۔ مضمون ذیل کو اخبار مین چہاپ کر ممنون فرمایئے۔ مین نے ایک نوٹ ست دہرم پرچارک مین دیکہا تہا جسکی سرخی یہ تہی (مخالفان سماج) خلاصہ مطلب اوسکا یہہ تہا کہ سماج کے مخالف زیادہ تر براہمن لوگ ہین ظاہرداری مین نمستے نمستے کہکر سماجون کو سخت نقصان پہونچارہے ہین۔ مین گڈہ مکتیسر کے ہجوم کو جاتے وقت پنڈت تلسی رام جی کے ملنے کے لئے اونکے مکان پر گیا اثنا گفتگو مین اس نوٹ کا ذکر بہی اونسے آگیا مین نے پوچہا کہ یہہ نوٹ کہان تک ٹہیک ہے پنڈت جی نے حسب ذیل جواب دئے (۱) میرا خیال تہا کہ سماجون مین انگریزی کے کچہہ ودوان ہونگے مگر یہہ ٹہیک نہین بلکہ سناتن دہرم والون مین بڑے بڑے اعلیٰ درجے کے انگریزی خوان موجود ہین (۲) سماجون مین ظاہری ٹیپ ٹاپ بہت ہے (۳) سماجون مین سنسکرت کی طرف سے تو بالکل صفر ہے اگر کوئی معمولی جانتا بہی ہے تو وہ کس گنتی مین ہے۔ یہہ باتین پنڈت جی نے ایسے ڈہنگ سے کہین کہ پنڈت جی کی نگاہ مین سماجون کی کچہہ حقیقت ہی نہین گفتگو تو بہت کچہہ اور بڑی دیر تک ہوئی مگر مین نے اوسمین سے صرف چند باتین لکہی ہین یہہ باتین تو پنڈت جی کے مکان پر ہوئین گڈہ مکتیسر مین پنڈت جی ویاکہیان دے رہے تہے ایک پورانک پنڈت نے سوال کیا کہ گنگا اسنان سے مکتی اور گیان حاصل ہو سکتے ہین یا نہین پنڈت تلسی رام جی نے اوتر دیا کہ گنگا گیان اور بدہی کے بڑہانے مین سہایک زیادہ ہے پورانک پنڈت نے کہا کہ گنگا اسنان سے جب گیان اور بدہی بڑہتی ہے تو مکتی ملنے مین کیا سندیہ باقی رہا کیونکہ مکتی گیان سے ہوتی ہے ایک اور پورانک پنڈت دیوک رام ساکن مبارک پور ضلع میرٹہ نے پنڈت تلسی رام جی سے سوال کیا کہ شریر چہوڑنے کے کتنے دن بعد جیو کو دوسرا شریر پراپت ہوتا ہے پنڈت جی نے جواب دیا کہ تین دن آکاش تین دن وایو تین دن اگنی اور چار روز اور کہین بتائے (مجہے یاد نہین رہا) مین جیو رہتا ہے اور تیرہوین دن شریر ملتا ہے اسپر پورانک پنڈت نے کہا کہ گرڑ پران مین بہی اسی طرح لکہا ہے کہ جیو تیرہوین دن شریر پاتا ہے اور کہا کہ بولو سناتن دہرم کی جے اور بڑا شور مچا کر چلا گیا۔ میری رائے مین پنڈت تلسی رام جی کے دونون جواب بالکل ناکافی اور نامکمل تہی اسپر سماجی بہائیون مین چرچا بہی ہوئے۔ جب میری اور پنڈت تلسی رام جی کی گفتگو ہوئی تہی تو پنڈت جی نے یہہ بہی فرمایا تہا کہ سماجین سوامی جی کے لیکہہ پر لکیر کی فقیر بن رہی ہین لیکن ہم براہمن لوگ کبہی نہین مان سکتے ہم موقع پا کر نکتہ چینی کئے بغیر باز نہ آئینگے اور یہ بہی کہا کہ ہم جو پستکین چہاپتے ہین آمدنی کی خاطر پریس کر رکہا ہے آمدنی کی خاطر او جو کچہہ کام کرتے ہین

سب آمدنی کی خاطر اور بہی بہت سی گفتگو اسی قسم کی ہوتی رہی جس سے مجھکو معلوم ہو گیا کہ پنڈت تلسی رام جی کو سماجون کی کچھہ پرواہ نہین اور نہ ہی اونکو کچھہ آریہ سدہانتون کا خیال ہے دیگر ایک دو اوپدیشکون سے جو بات چیت ہوی تو اونکے خیالات بہی کچھہ اسی قسم کے پائے گئے (میرا سب اوپدیشکون کی نسبت ایسا خیال نہین ہے) پس مجھکو یقین ہو گیا کہ رت دہرم پرچارک کا وہ نوٹ جس کو مین نے شروع مین لکھا ہے بہت ہی ٹہیک ہے۔

اے سماجی بہایو اگر سماجون مین یہی غفلت رہی تو اسمین شبہ نہین کہ آریہ سماج کا دیوالا ضرور نکلنے والا ہے اندر سے پورانک باہر آریہ سماجون کا شکار کرکے حصے بخرے بانٹ کر کہا جائین گے بہت سے اخبارونکا دیوالہ نکل چکا بہت سے فنڈ بیٹھ چکے بہت سے آرج بہایون کی کیسے خالی ہو گئے پھر روپیہ کہان گیا انہین اندر سے پورانک اور باہر سے آریون کے پیٹ مین۔ پہلے پنڈت بہیم سین جی سماجونکا ہزارہا روپیہ ڈکار کر پورانک بن بیٹھے اسی طرح اورون کو بہی سمجھہ لیجئے آؤ مترو ہوش سمہالو خبردار ہو جاؤ اپنے آپ کو بچاؤ کیونکہ آریہ سماجون مین بہی پوپ گہس گئے۔

آریہ سماج کا سہایک سیتارام ویش ساکن موضع کہیکڑہ ضلع میرٹھ

साभार्या या शुचिर्दक्षा साभार्या या पतिव्रता।
साभार्या या पतिप्रीता साभार्या सत्यबादिनी॥

دوہا ستیہ مدہور بہاکی پھن اور ستو رشوچی ہوئے ۔ پتی پیاری پتی برتا رتیہ جانیہ سوئے۔

معدن کرم مصدر ہمم شریمان ایڈیٹر آریہ بندہو جی نمستے۔ مرقومہ ذیل گلدستہ مضمون کو انجمن آریہ بندہو مین مزین کر ممتاز و سرفراز کیجیے مہربانی ہوگی۔ فی زمانہ اکثر نامہ نگاران نکتہ سنج و ایڈیٹران بلند حوصلہ و خیر اندیش کا شبدیز قلم عرصہ ترقی تعلیم نسوان مین رواں دواں منزل مقصود سے ثمر شیرین لانے والا ہے آریہ کنیا پاٹھ شالاؤن کی ترقی کا نظارہ دل پژمردہ و خاطر افسردہ کو پر بہار رشک ارم اور باغ باغ بنا رہا ہے واعظون کی فصاحت ترشح باری کشت امید زنان لہلہاتی نظر آنے کے دن قریب ہی لا رہی ہے علاوہ برین حکما ذی فہم و دانائے والا ہمم تربیت عورتین سرگرم کوشان معہ جان و مال وجاہ و جلال ہین جملہ آثار نمایان امید قوی دلا رہی ہین کہ عورتون کا حق ماہتاب جوکہ اودیا اندہکار مین غروب سا ہو گیا تہا اب منور اور مشتیل شعاعون سے آبحیات پلا مسرور کریگا عورتون کی بہبودی عقل و علم سے ملک کی ترقی اور اوسکے ستارہ زوال کا گرداب نحوست سے نکلکر کمال اوج پر جلوہ گر ہوتا ممکن اور لازمی ہے اس قول کو ہر ایک تسلیم کرتا ہے کہ تربیت دراصل زینت و زیبایش انسان کیا بلکہ زندگی انسان اور انسان ہونیکا فخر اشرف المخلوقات کہلانیکا باعث ہے دنیا کی مہذب قومین مثال ہین۔

مین بہی اس گوہر سخن کو حقہ تجربہ مین تکمیل کر دل صادق سے سر تسلیم قبول جہکائے ہون لیکن قطع نظر قدر عقل ناقص سے گوش

گذارکر سامع خراشی کرتا ہون اے صاحبان اہل ہوش وخیال میرے وہم وگمان کو کسوٹی تجربہ پر پرکہئے اگر اسمین نقص ہوئے تو اوسکو مشتہر کیجئے تاکہ اوسکے عیب عوام پر منکشف ہون اور مین غلطی سے آگاہ ہون اور اگر کہرا پاؤ تو عمل مین لاؤ یہی التماس ہے کیونکہ علم بغیر عمل کے بیکار ہے برائے نہادن چہ زرچہ سنگ ہمارے کام جواد ہورے رہتے ہین اوسکا اعلیٰ سبب وہ تخفیف عمل اور ضعیف الاعتقادی ہے اب مین اصلی مطلب جوکہ میرا منشا ہے اوسکو عرض کرتا ہون اور وہ کئی ایک سالون مین پورا ہوگا سنسکرت وِدوانون نے استری کے چھ گُن بیان کئے ہین بموجب شلوک ذیل۔

कार्य्येषु मंत्रीकरणेषु दासी स्नेहेषु माता शयनेषु रम्भा।
धर्म्मेषु सांख्या क्षमया धरित्री षाड्गुण्ययुक्ता त्विव धर्म्मपत्नी॥

یعنی کسی کاریہ کرنیکے وچار مین منتری (وزیر) کا کام دیتی ہے کام کرنے مین داسی کے تلہ ہے ماتا کے سمان پریتی رکہتی ہے شین کے وقت رمبہا ہے دہرم کاریہ مین ریتی کی سہایک ہے اور اکشما دہارن کرنیوالا ہے یہہ چہہ گن ہونے سے ودوانون نے دہرم پتنی کہا ہے۔

مہربان باتمکگن ذرہ وچار کیجئے کہ آج کل کتنی استریان دہرم پتنی کہلائے جانے کے یوگیہ ہین تجربہ سے متعددی نظر انداز ہونگی جو آریہ ورت ودیا کا ریعنی معدن علم تہا آج اوسکی آدہی سے کہین زیادہ سنتان مورکہ لاعلم ہے یہہ کرمون کی گتی ہے لیکن خیر اوسکو بہولا نہ کہئے جو صبح کا شام کو آجائے جملہ وصفون مین سے استریون کا اعلیٰ وصف پتی برت دہرم یعنی عصمت پناہی ہے جیساکہ شلوک مین نتی کار فرماتے ہین۔

कोकिलानां स्वरो रूपं स्त्रीणां रूपं पतिव्रतम्॥
विद्यारूपं कुरूपाणां क्षमारूपं तपस्विनाम्॥

دوہا۔ روپ کوکلن سور ہین پتی برت روپ انوپ ٭ ودیا روپ کوروپ کو اکشما تپسون روپ۔

اسی وصف کے وسیلہ سے بہارت کی پتی برتاؤن نے اس ملک کو چمتکار بنا دیا تہا (اس سخن کو ہر ایک عالم وفاضل قبول کرتا ہے کہ پتی برتا استریان ہونے سے اولاد قوی ہیکل زود فہم راست گو سخت اعضا تولد ہوتی ہے جو بیماری کے صدمون سے آزاد پوری عمر تک زندگی بسر کرتی ہے) جنکے حیرت انگیز افسانون کو سنکر طائر عقل وخیال آشیانہ دماغ سے پرواز کرجاتے ہین آیا ہم اونکو شاعری مبالغہ خیال کرتے ہین یا سم وہم سے رہجاتے ہین۔ پتامہ بہیشم۔ ارجن۔ ابہمینو۔ کرن وغیرہ کی شجاعت اور بہادری جنگ آرائی صادق کلامی تہا انکے وصفون کو مہابہارت سے سن کر رومہرشت ہوتے ہین (آجکل ہم غبار کی اوریل تہا توپ وغیرہ سامان کو دیکھہ متعجب ہین جوکہ اوس وقت کے بیانون اسلحہ اور ودیا کی گرد کو بہی نہین پہونچ سکتے) یہہ بل بہادری پتی برتاؤن ہی کی سنتان تہے پتی کے ساتھہ محبت کا وفا کرنا اور اوسکی جدائی کو مرنے سے بدتر جاننا یہہ آریہ استریون

کا سوبھاوک دہرم تہا شری سیتا - دمینتی - دردپدی - سوتری وغیرہ کے اتہاس شاہد ہین -
یہہ مسلہ پلے ثبوت کو پہونچ چکاہے کہ تربیت انسان کیا بلکہ حیوان پر بہی بہت بڑا اثر رکہتی ہے نہین نہین بلکہ اوسکے قالب کو پلٹ کر اپنے جیسا بنالیتی ہے یعنی جیسا معلم ہوتاہے ویساہی عکس متعلم کی شیشہ دل پر منعکس ہوتاہے اگر شیشہ دل بالکل صاف ہے تو عکس بہت جلد جائے پذیر ہوتاہے۔ (باقی آئندہ)

نویدک کندن سنگہ ورما از کنعان نگر

مہاشہ نمستے - مین مضمون حسب ذیل ارسال خدمت کرتاہون امید کہ آپ براہ نوازش اخبار گوہربار آریہ بندہو مین شائع کرکے ممنون و مشکور فرمائینگے وہ یہہ کہ ہم لوگون نے یعنی منشی بندولعل صاحب ورما اور اس خاکسار نے ایک ایل - بی کلب مقرر کیاہے جس مین کہ دہرم وشئے پر زیادہ تر اسپیچین ہوا کرتی ہین اور بابو لالتا پرشاد صاحب وائس پریسیڈنٹ و پنڈت ہری بلبہ پانڈے سکرٹری جو کہ آریہ خیالات کے نہ تہے لیکن دہرم وشئے کی اسپیچ نے ان لوگون کے دل پر بہت کچہہ اثر کیا جس سے کہ ان لوگون نے آج ۱۲ - نومبر سنہ ۱۹ء کو آریہ خیالات قبول کئے امید ہے کہ اسے طرح اس کلب کے ممبران بہی بہت جلد آریہ خیالات کے ہوجائین گے

نیازمند رائے گنگا پرشاد دہر پوری طالب علم الہ آباد

شریمان مہاشہ ایڈیٹر صاحب آریہ بندہو جی نمستے - مضمون ذیل کو درج اخبار فرمادیجئے - شریان سوامی ودیانند سرسوتی جی مہاراج بتاریخ ۲۰ - اکتوبر سنہ ۱۹ء کو اس سماج مین پدہارے آپکا دو روز چوپال مین ودیا دہرم وشئے پر ویاکہیان ہوئے ویاکہیان کی تعریف سننے پر ہی منحصر ہی کہ سامعین بہت ہی محظوظ ہوئے اور عام لوگون پر انکے مذہب والون پر ایسا اثر کیا کہ سب نے سر تسلیم خم کیا اور واہ واہ کرتے رہے اور کہا کہ ایسا اوپدیشک انکے کان مین نہین آیا تہا در حقیقت سوامی مہاراج کا آچار اور ویاکہیان قابل تعریف ہے -

راقم بندہ رام راج سنگہ منصف حلقہ کرتھل

مہاشے ایڈیٹر صاحب جی نمستے - مین جولائی سنہ ۱۹ء سے رسالہ آریہ بندہو کا خریدار رہاہون - چونکہ رسالہ کے مضامین اس قسم کے ہین - کہ جو ہر ایک آریہ بہائی کے لئے نہایت مفید اور کارآمد ہین - اس لئے جو آدمی رسالہ کو دیکہتاہے اس پر فریفتہ ہوجاتا ہے - میرے رسالہ منگوانے کا یہ اثر ہوا - کہ ۲ چر نداس گڈہوک اس رسالہ کی خریداری پر آمادہ ہوگئے - متہ صاحب عنقریب آپکی خدمت مین قیمت رسالہ بہیجدین گے - خریداری کی درخواست نیچے اپنے قلم سے لکہی ہوئی ہے -

راقم دیوان چند گڈہوک ز ہہون

ایڈیٹر صاحب نمستے۔ آپکا رسالہ منشی دیوانچند صاحب گڈھوک کے پاس دیکھا گیا واقعی رسالہ مضامین کی عمدگی مین بے نظیر ہے ماہ اکتوبر ۱۹۰۵ء سے رسالہ میرے نام جاری کر دیوین قیمت ماہ اپریل مین ارسال خدمت ہوگی۔

الراقم چرنداس گڈھوک مقام بہون ضلع جہلم

معظم ایڈیٹر آریہ بندہو جی نمستے۔ آریہ بندہو سے جتنے فواید دینوی اور دینی متصور ہین اونکو کہنے اور لکہنے کی حاجت نہین کیونکہ مشک آن ست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ اور اسکے ۵ یومیہ ہونے کا جو آپ نے نوٹس دیا ہے اوسکو مین بڑی خوشی کے ساتھ قبول کرتا ہون اور آریہ بندہو کی پاکشک ملاقات سے ازحد مسرور ہون اور میری رائے مین تو آریہ بندہو کے پاکشک ہونے کو اوسکے سبہی خریدار رضامند ہین کیونکہ الخاموشی نیم رضا اسلئے آپ یہی اسکو پاکشک پرکاشت کرنیکو کٹی بدہ ہوجینگے۔

عریضہ نیاز کندن سنگہ ورماکنعان پوری

سری یت مہاشے ایڈیٹر جی آریہ بندہو۔ نمستے۔ کرپا کرکے مضمون ذیل کو ماہ نومبر ۱۹۰۵ء کے پرچہ مین درج فرماکر مشکور فرمائیگا۔

وہوہذا

عرصہ دو ماہ سے آریہ بندہو مین پندرہ روزہ کئے جانے کی نسبت بحث ہو رہی ہے اور ابہی تک اس امر کا فیصلہ نہین ہوا کہ پندرہ روزہ کیا جاوے۔ پندرہ روزہ کیا ہفتہ وار ہو جانا کوئی مشکل امر نہین ہے اور یہ کام مالک اخبار اور ایڈیٹر کے حیطہ امکان سے باہر ہے ناظرین کی قدردانی پر جلد کام چل سکتا ہے۔ لیکن یون نہین کہ ایک پیسے کے کارڈ سے اخبار تو جاری کرا دیا مگر قیمت پیشگی کیا مابعد بہی دینا گران اور شاق گذرتی ہے۔ ناظرین۔ پہر بتلائے کہ ایڈیٹر کے پاس کونسا خزانہ جمع ہے جو صرف کرے۔ آریہ اخبارون مین مضامین کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ سوائے بحث مباحثہ کے دہرم ادیکار اور درستی اخلاق و اتفاق کا کوسون پتہ نہین۔ قدردان ناظرین باین وجہ اور بہی مذہبی اخبارون کی خریداری سے بیزار ہین۔ ساتھ ہی ارزان قیمت اور عمدہ مضامین کے اخبار زیادہ فروخت ہوتے ہین۔ پیسہ اخبار لاہور ہفتہ وار کی قیمت صرف دو روپیہ سالانہ ہے پیشگی قیمت ادا کرنیوالیکو مقررہ انعامی کتاب بہی دیجاتی ہے یہ کام خریدارونکی قدردانی اور قیمت ادا کرنے پر منحصر ہے۔ ورنہ اسقدر کم قیمت پر اخبار کا چلنا بہت مشکل کام ہے۔ میری رائے ناقص مین آریہ بندہو بحیثیت مضامین علمی و دہرم اوپدیش و مفید عام وغیرہ اول درجہ کا پرچہ ہے اس لئے اسکو ضرور ہفتہ وار کرنا چاہئے اور ساتھ ہی ایک ضمیمہ ناگری بہاشا مین خواہ عمدہ مضامین یا آنکہ کسی عمدہ سنسکرت کتاب مثل وید یا اوپنشد یا منوسمرتی وغیرہ کا ترجمہ نہایت سلیس بہاشا مین ہوا کرے جو کہ بعد کو بشکل کتاب کر لیا جاوے جیسا کہ بعض بعض اخبارات کے ساتھ ناول دو ورقہ و چو ورقہ وغیرہ بطور ضمیمہ نکلتے ہین۔ اور قیمت

سالانہ پیشگی عام شائقین سے تین روپیہ سالانہ اور طلباء سے ؟ مقرر کیجاوے اور اوس حالت مین کہ جب خریداروں کی درخواستین معہ قیمت پیشگی کے دفتر اخبار مین کہ (جنکی تعداد اڈیٹر کی رائے پر موقوف ہے) آجاوین تب جاری کیاجاوے۔ اور شروع صفحہ مین ایشور پرارتہنا یا کوئی عمدہ بھجن جس سے کہ ایشوری گیان پیدا ہو شائع کیاجاوے کر مین اس تجویز پر آمادہ ہے جوقت ارشاد ہو فوراً درخواست معہ نقد قیمت ارسال کرے۔ اوم شانتی۔

راقم راج بہادر ورما از مقام قصبہ پسگوان ضلع کہیری خریدار نمبر ۱۲۴۸

شریمان عنایت فرمائے قدیم ڈاکٹر راجندر ورما جی نمستے۔ میری بھی رائے ہے اخبار آریہ بندہو پندرہ روزہ ضرور ہونا چاہئے یہہ اخبار بے انتہا خدمت ملک کی کرتا ہے کہ جسمین مضامین شاریرک سمبندہی اور آتمک اونتی کا بہلی پرکار پر چار ہوتا ہے مین خریدار ہون اخبار مین شائع کردیجئے۔

راقم بندہ رامراج سنگہ منصف کرتہل ضلع میرٹھ

ڈاکٹر صاحب نمستے۔ جلد ۳ نمبر ا میرے معائنہ مین آیا جسقدر مجہپر قیمت آریہ بندہو معہ پیشگی جلد ۳ واجب برآمد ہوتی ہو وہ آیندہ پرچہ ویلیو پے ایبل بھیجکر طلب فرمالیجئے مین بخوشی ویلیو پے ایبل لینے کو راضی ہون اور جو درباب پندرہ روزہ کرنے آریہ بندہو کی رائے طلب ہے۔ بجواب التماس ہے کہ اگر پندرہ روزہ آپ کرین تو بدل خریدنے کو طیار ہون اور اگر ناگوار خاطر نہو تو عرض ذیل قبول فرماوین اور وہ یہہ ہے کہ اکثر آریہ بندہو مین آریہ سماج کے جلسون کی تاریخ بہت دیر مین شائع ہوتی ہین اور وہ بہی شاذ و نادر اسواسطے مجھے مناسب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہر جگہ کے جلسہ کی تاریخ ایک ماہ قبل شائع فرمایا کرین غالباً وہ شخص جو شریک ہونا چاہتے ہون شریک ہوجایا کرین فقط

رام لعل ورما

جناب مہاشہ ور جناب منیجر صاحب نمستے۔ چند ایک پرچون مین رسالہ ہذا کے پندرہ روز کرنے کی تجویز دیکھکر نہایت خوش ہون اگر آپ ایسا کرین۔ تو اس سے زیادہ بڑی اور خوشی خریداران رسالہ ہذا کے واسطے نہین ہوسکتی۔ پہلا پرچہ ویلیو پے ایبل کرکے قیمت وصول فرماوین۔ امید کامل ہے کہ جہانتک ممکن ہوگا۔ آپ اس تجویز کی اجرا مین کوئی دقیقہ کوشش باقی نہین رکہین گے اور وہ دن نزدیک ہوگا کہ ہم لوگ دلی خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اور آپکے احسان کی داد دیتے ہوئے آپکو مبارک باد دین گے آمین۔

آپکا تابعدار بندہ رام ایڈیشن از لائیل پور ضلع جہنگ

مہامانیہ ورمہاشہ جی شریمان مہاشہ ڈاکٹر راجیندر ورماجی ــ نمستے۔ مبلغ عنہ روپیہ اس غرض سے ارسال خدمت ہین کہ ان روپیہ سے یتیم بچون کے موسم سرما مین کپڑے بنوا دیجئے گا۔ جسقدر بچون کے کپڑے بن سکین بالکل مکمل اور اچھے ہون۔ نیز ایک عرصہ سے آپ کے آریہ بندھو مین اس بات کی تجویز ہے کہ اسکو پندرہ روزہ کیا جاوے اور اسمین کچھ مہاشہ بھی شامل کی جاوے۔ یہہ تجویز نہایت ہی معقول ہے اور یہان کے کل خریدارون سے مینے دریافت کرلیا ہے ہر ایک شخص زاید چندہ دینے کو لیا ہے۔

داس آپکا بندہ تیجرام از کرنال

پریہ ور مہاشے نمستے۔ آپ کے پتر کو جو پندرہ روزہ کرنیکی تحریک چند صاحبان نے فرمائی ہے وہ مجھے بھی بدل منظور ہے بلکہ ایسے مفید پرچہ کو ہفتہ وار کردیا جاوے تو اور بھی بہتر ہو۔

مادھو پرشاد سب انجینئر جس پور برانچ ڈاکخانہ رام نگر ضلع نینی تال

مہاشے اڈیٹر آریہ بندھو جی نمستے۔ اخبار آریہ بندھو ضرور پندرہ روزہ ہو جانا چاہیے۔ مجھے اس کا پندرہ روزہ ہونا بدل منظور ہے۔

راقم نیادر سنگھ از کہٹہ

ڈی۔اے۔وی اسکول میرٹھ

(سلسلہ کے لئے دیکھو رسالہ آریہ بندھو بابت ماہ اکتوبر کا صفحہ ۱۴۴)

کالج یونین کی درخواست کا منظور ہونا اور مجوزہ اسکول کے انتظام کے لئے ایک ایگزیکٹو کمیٹی کا وضع کیا جانا صوبجات مغربی و شمالی کے دیانند اینگلو ویدک کالج کی تحریک سے متعلق قابل یادگار واقعات تھے۔ اون لوگون کو جنہون نے ویدپرچار فنڈ موومنٹ اور تحریک مذکور کے حامیون کو چند ماہ پیشتر بالمقابل مورچہ بندیون مین سرگرمی کے ساتھ مصروف دیکھا تہا اسوقت خالص طور پر ایک دوسرے کے برخلاف کام کرنے والے دو فریق نظر آتے تھے لیکن پالیسی مرداسے ایشور بچے جس نے آناً فاناً ہمارے کارکنون کے تلوؤن کے نیچے کانٹون کا فرش بچھا دیا۔ بڑے بڑے مدبر مہاشیون نے یار لوگون کی بھولی بھالی باتون پر فریفتہ ہوکر پرچار فنڈ کے کٹرے حامیون اور تحریک کالج کے بڑے مخالفین کو کامل اعزاز کے ساتھ ایگزیکٹو کمیٹی کے زمرہ مین شریک کیا۔ اس پالیسی پر کثرت رائے کا سایہ تہا چنانچہ یہہ کھٹ میٹھا مرکب بڑے تکلف کے ساتھ ناگوار ست ناگوار لقمون کو تعلیم پرست اصحاب کے پیٹ مین پہونچانے لگا۔ آپ جانتے ہین اسکول ہونا کوئی دل لگی تو ہے نہین سب سے پہلے مبلغ علیہ السلام کی ضرورت ہے اور پھر اوسکے ذریعہ سے بیٹن بکھیڑون کو انجام پر پہونچانے کی۔ شہر میرٹھ مین مڈل تک تعلیم دینے والے پانچ اسکول پہلے سے ہی موجود تھے۔ ان کے مقابلہ مین

ایک مڈل اسکول کی کامیابی کے ساتھ بنیاد ڈالنا ایک کام تہا جسے تجویز کرنا آسان تہا مگر انجام دینا ٹیڑہی کہیر نظر آیا۔ معقول اسٹاف کا بہم پہونچانا۔ پبلک کو مجوزہ انتظام کی برتری کا معترف بنانا۔ فرنیچر وغیرہ طیار کروانا اور مصارف ماہوار کی تدبیر کرنا اور آیندہ کے لئے ترقی کے وسایل پیدا کرنا ایسے کام نہ تہے جنکے خیال کو دماغ مین جگہ دیکر ہم لوگ آرام کی نیند سوتے۔ ہر روز شام کے وقت ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس رہنے لگا چونکہ یونین کے ممبر بہی قریب قریب وہی لوگ تہے جنہین ان اجلاسون مین جماہیان لینے تک کی نوبت پہونچ جاتی تہی اسلئے یونین کے جلسے جنکی دراصل ضرورت تہی خواب وخیال ہوگئے۔ لایق پریزیڈنٹ صاحب یعنی شریمان منشی لچہمن سروپ جی کو خیال نہ آیا کہ یونین بہی کوئی چیز ہے یا اوسکی فرایض کے بوجہ کو آپسمین بانٹنا بہی کوئی کام ہے۔ ایجاب کے سر پر آنریری سکرٹری کی دستار فضیلت تو ضرور رکہدی گئی تہی لیکن مجہے قدم قدم پر پیچ نظر آئے۔ باقی دارد۔

راقم۔ سینے کو چمن بنائین گے ہم ؛ گل کہائین کے گل کہلائین گے ہم

جیون ودیا

(سلسلہ کے لئے دیکہو آریہ ہند جلد ۳ نمبر ۴ کا صفحہ ۱۱۰)

زمین مین جو مرکبات پائے جاتے ہین وہ اکثر مرکبات ثلاثہ یا تین اجزا کے مرکب ہوتے ہین اوکسایڈ یا کشتہ جات ایسڈون یا کہنایون کے ساتہ کیمیائی طور سے ملتے ہین۔ اس کیمیائی ملاوٹ کے اثر سے مرکبات مین اگر دو اجزا کی ترکیب ہوتی ہے وہ بالکل دور ہو جاتی ہے۔ نہ وہ ایسڈ رہتے ہین نہ الکلی بلکہ ایک قسم کا پرورشی نمک بن جاتے ہین۔ ایسے نمک کا خاص نام وہ ہوتا ہے جو اسکو اوکسیجن سے ملتا ہے اور عام نام وہ ہوتا ہے جو ایسڈ کے لحاظ سے دیا جاتا ہے۔ مثلاً سیر اکیس کا عام نام سلفیٹ اوف آیرن اور خاص نام گرین ویٹرایل ہے۔ ان پرورشی نمکون مین سے بعض پانی مین تحلیل ہونے کے قابل ہوتے ہین اور بعض نہین مثلاً پسی ہوئی چاک اگر ہلاکر پانی مین گہولی جائے وہ تہوڑی دیر کے بعد نیچے بیٹہ جائیگی کیونکہ یہ تحلیل ہونیوالی نہین لیکن کاربونیٹ اوف سوڈا اگر پانی مین گہولا جائے وہ بے معلوم طور سے پانی مین ملا رہیگا اسلئے زمین مین کے بہت ایسے نمکون کو جو حل ہونیوالے نہین ہوتے مینہ کا پانی اپنے ساتھ بہا نہین سکتا یہی وجہ ہے کہ زمین مین پرورش کرنیوالے نمکون کی کچہہ مقدار ہر وقت موجود رہتی ہے۔ جو نمک تحلیل ہو جانیوالے ہوتے ہین انکو مینہ کا پانی بہا کرلے جاتا ہے اور پودہون کے اندر پہنچا دیتا ہے۔ مفصلہ ذیل نمکون کو مینہ کا پانی بہا سکتا ہے۔ پہوتدی کے تمام نمک سوائے ایلومینا کے اور سلفر کے تمام نمک سوائے چونہ کے۔ پوٹاس سوڈا اور امونیا کے کاربونیٹ اور فاسفیٹ ایک وقت مین زمین کا بہت ہی تہوڑا حصہ تحلیل ہونے کے قابل ہوتا ہے اگر پانی مین مٹی کو گہولا جائے تو صرف اسکا ۲ فیصدی حصہ پانی مین حل رہتا ہے مگر یہ قلیل حصہ نباتات کی پرورش کرنے کے لئے کافی سمجہا جاتا ہے۔ پانی کے ساتھ حل ہونیوالے

مکون کی زمین مین بہت قلیل مقدار ہونیسے یہ چیز دو فائدے اٹھاتی ہے ایک تو یہ کہ نباتات کی پرورش کے لئے جسقدر ضرورت کافی ہوتا ہے اسنا ہروقت طیار رہتا ہے دویم اتنے عرصہ مین اور نمک بن کر زمین مین موجود ہوجاتا ہے۔

ویر راجپوتون کے تذکرے

اس طرح برسون گذر گئے اور رانا صاحب کے امدادی وسایل دن بدن کم ہوتے گئے اور مصایب و تکالیف نے ترقی پائی۔ رانا صاحب کو زیادہ فکر اپنے خاندان کا رہتا تہا کیونکہ وہ اس بات سے بہت ہی ڈرتے تہے کہ شاید انکے متعلقین کہین گرفتار ہوجائین اور اکثر موقعون پر درحقیقت ایسا ہونے مین کچھہ ہی کسر رہ جاتی تہی ایک موقع پر انکو کہوہ کے بھیلون نے بچایا جوکہ انکو ٹوکرون مین اٹھاکر لے گئے اور جاورا کی ٹین کی کانون مین چھپادیا وہان انکی حفاظت کی اور کہانے پینے کی خبر لیتے رہے۔ جاورا اور چوند کے گرد نواح مین وہ کُنڈے ابہی تک درخت کے ساتھ محفوظ ہین جنکے ساتھ ٹوکرے لٹکائے گئے تہے۔ ریشمی پلنگون کی بجائے یہی میواڑ کے شاہی خاندان کے بچون کو شیر اور بھیڑیے سے محفوظ رکہنے کے لئے ہنگوڑے تہے۔ ایسی پریشان حالت مین بھی پرتاپ سنگھ کے چہرے پر رنج وملال کے آثار کبھی نمایان نہین ہوتے تہے وہ دہیر اور ویر پرش ہمیشہ استقلال کے ساتھ اپنے کشتہ توکے نیمون کو پالن کرتا ہوا گردش روزگار کا مقابلہ کرتا تہا۔ اور ہر ایک آدمی کے ساتھ اس طرح پیش آتا تہا جس طرح اسکے منصبی فرایض اسکو اجازت دیتے تہے۔ ایک قاصد نے جوکہ اکبر کے دربار سے آیا تہا اسکو اس حالت مین ملاحظہ کیا جبکہ وہ اپنے سردارون کے ساتھ بھوجن کرنے کو بیٹھا تہا۔ گو اس دعوت مین نہایت ہی معمولی قسم کا کہانا تہا مگر تمام رسوم آداب کو اسیطرح ملحوظ رکہا گیا تہا جیسے نہایت اقبالمندی کے دنون مین کیا جاتا ہے رانا صاحب نے ڈونا سب سے بڑے سردار کو عنایت کیا اور گو اسمین صرف جنگلی پہل تہے مگر اسنے اسکو اسطرح تسلیمات بجالاکر قبول کیا جیسے حکمرانی کے زمانے مین کیا جاتا ہے۔

راناصاحب کے اس پکے استقلال نے اکبر کے دل پر بھی بڑا بہاری اثر کیا اسنے راجستھان کے تمام راجون کو تابعداری سے آزاد کردیا اور جو لوگ بادشاہ کی نہایت شاندار مجلس مین بڑی ٹیپ ٹاپ سے رہتے تہے انکو بھی راناصاحب کی تعریف مین لب کشائی کرنی پڑی بلکہ خانخانان کے وہ الفاظ تو تواریخ مین بھی موجود ہین جو اسنے راناصاحب کو لکھے تہے اور جنکا مطلب یہ ہے "اس ناپائدار دنیا مین ہر ایک چیز فانی ہے الابزرگ نام ہمیشہ بنا رہتا ہے زمین اور دولت جاتی رہیگی مگر بہادرون کے نام اس صفحہ ہستی سے کبھی معدوم نہین ہوسکتے۔ رانا پرتاپ سنگھہ نے زمین اور دولت کو چھوڑدیا مگر سرکو نہین جہکایا ہندوستان کے تمام حکمرانون مین سے پرتاپ سنگھہ کا نام مبارک ہے جسنے اپنی قوم کی عزت کو محفوظ رکہا۔ اوم شم (باقی آیندہ)

دنیامین تندرستی سے بڑہکر کوئی راحت نہین ہے

ہماری اکسیر صفت دواؤن کی صحت بخش تاثیر کے تازہ کرشمے ہا

جناب ڈاکٹر صاحب نمستے مزاج شریف - آپ کے یہان سے جو دو شیشیان عرق عشبہ کی منگائین تہین اوس سے نہایت فائدہ پہونچا اب براہ عنایت کی ایک شیشی اور بہیجدیجئے بہت جلد عین نوازش ہوگی -

دولار سنگہ ازمقام موضع تولی ٹکنہ ڈاکخانہ داتاگنج ضلع بدایون

مانیہ ورشری یت ڈاکٹر رامچندر جی صاحب نمستے - آپکے شفاخانہ سے جوکہ بخار کی گولیان آریہ بند ہو کے تحفہ مین مرحمت ہوئین تہین اونہون نے کئی مریضون کو شفار کامل بخشی یہہ گولیان بیماری بخار کو مسیحائی اثر رکہتی ہین یا آہوے تپ لرزہ کے تعاقب کو شیر غران ہین یومیہ اور تیئہ بخار تو ان گولیون سے کافور ہوگیا اور ایک مریض چوتہئے کو بہی کسیقدر فائدہ بخشا ان گولیون کی جسقدر تعریف کیجاوے بجا اور سزا ہے ایسے تحفہ تقسیم ہونے سے بہت ہی فائدہ ممکن ہین جو مریض بستر بیقراری پر پڑے بخار کے صدمہ سے پامال ہورہے تہے اب وہ شفار کامل حاصل کر بیٹہے چنگے ہو آپ کو دعا رخیر دیتے ہین فقط

معروضہ کندن سنگہ ورما کنعان پوری

جناب ڈاکٹر راجندر ورماصاحب - بعد تسلیم کے عرض پرداز ہون کہ بندہ آجکل مرض آتشک سے بیمار ہے - جوکہ بندہ کو ایک جاپانی عورت کے نزدیک جانے سے ہوئی - اور بندہ کو کوئی چار پانچ روز کے بعد یہہ بیماری ظاہر ہوئی پہلی پہل تین زخم نمودار ہوئے - جوکہ چند روز کے بعد ملکر ایک بن گئے - بندہ نے اس بیماری کا علاج ایک دیسی حکیم سے کروایا بندہ کو اس کی دوا سے فائدہ ہوگیا ہے - مگر ابہی اصلی جڑ بیماری کی نہین گئی ہے - اس لئے آپ کو تکلیف دیجاتی ہے - امید کامل ہے کہ آپ ضرور بالضرور پوری کروگے - بندہ نے ایک دفعہ تقریباً چار سال کا عرصہ ہوا - جبکہ بندہ لودہیانہ مین تہا - آپ سے اس مرض کی دوائی منگوائی تہی جس نے بندہ کو کلی فائدہ دیا اور امید ہے کہ اگر آپکے پاس پورانے کاغذ ہونگے - تو بندہ کی خط وکتابت ضرور پاؤگے - چونکہ بندہ کو آپ کا پتہ بہول گیا - کہ آیا چہاؤنی میرٹہ مین رہتے ہین یا کہ شہر میرٹہ مین اس لئے بندہ آپ کو ایک خط چہاؤنی کے پتہ پر روانہ کراتا ہے یہہ ایک خط شہر کے پتہ پر روانہ کرتا ہے - آپ برائے مہربانی بندہ کے واسطے دو عدد بوتل عرق عشبہ اور کچہہ دوائی زخمون پر لگانے والی ضرور بضرور مرحمت کرین - یا کوئی اور چیز جوکہ آپ مناسب سمجہتے ہین - قیمت کے بارے مین بندہ کا یہہ لکہنا ہے - چونکہ بندہ کو آپ کا پتہ ٹہیک ٹہیک معلوم نہین ہے اس لئے پیشگی روانہ کرنے سے لاچار ہون -

اور بڑی مشکل کی بات یہ ہے کہ ادہر کے لئے دیلیو پے ایبل پارسل نہین ہو سکتا ہے - اس کے واسطے بندہ کا یہ لکھنا ہے -
کہ جسوقت آپ کی طرف سے پارسل یا خط قیمت کے بارے مین پہونچیگا - آپکو قیمت فوراً روانہ کی جاویگی - چونکہ دور دراز کا فاصلہ
ہے اس لئے آپ کی خدمت مین تاکید ہے کہ پارسل حفاظت سے کرادین تاکہ بوتلین ٹوٹ نہ جاوین اور ½ عدد صابون کی
ٹکیا بھی روانہ کرین صابن عمدہ قسم کا ہو - بندہ کا پتہ یہ ہے -

بیسا کھیرام کلرک لوکو آفس - یوگینڈا ریلوے مشرقی افریقہ نیروبی

جناب ڈاکٹر صاحب دام اقبالہٗ - عرض یہ ہے کہ آپ کے یہان کی دوائی کئی بار بندہ نے آزمائی ہے - عرصہ ۸ سال کا ہوا
کہ جسکی عمر اب ۲۴ سال کی ہے آتشک ہو گئی تھی وہ اچھی ہو گئی بعد مین دو سال سے بیماری گٹھیا بائی کی کبھی کم کبھی زیادہ ہوتی
رہی اب عرصہ ایک ماہ سے گٹھیا بائی گانٹھ گانٹھ ہاتھ پیر کے بلکہ تمام جسم کی گانٹھون مین ورم و چبک کا درد از حد ہے اور گرم چیز
کے کہانے سے کچھہ فائدہ معلوم ہوتا ہے اسکے واسطے جو دوائی آپکی رائے مین آوے بذریعہ پارسل میرے پاس بھیجدیجئے یا ایک
دوائی آپ کے اشتہار کے صفحہ ۵ مین وجع مفاصل یعنی گٹھیا کو دور کرنے والی پوڑیان اور لگانے کا تیل درج ہے - اسکو اگر
لکہن بھیجا جاوے اور اس موسم مین فائدہ بخش ہو تو ضرور اور جلدی بھیجدیے ۴۸ پوڑیان اور ایک شیشی تیل کی اور جو کوی دوائی
آپکی رائے مین بہتر ہو وہ بھیجدینا عین عنایت ہوگی -

اودمی رام بختاور سنگھ پٹواری ساکن موضع سنگاؤلی اہیر ضلع میرٹھ تحصیل باغپت ڈاکخانہ لوہارہ سرائے

ڈاکٹر بابو رامچندر جی - تسلیم - مزاج شریف دوائی جاڑے بخار کی مرسلہ آپکی آئی جس نے ایسی شفا دی جسکا بیان نہین
ہو سکتا ہے اسکا بدلہ آپکو ایشور دیگا و دوم دوائی آنکھ کی ایک شیشی بہت جلد مرسل فرمائیے عین عنایت ہوگی از حد
ضرورت ہے اس دوا سے سینکڑون کو نفع پہونچا ہے فقط

اندر پرشاد رئیس ضلع علیگڈہ

جناب ڈاکٹر صاحب نمستے - جو کہ خشک چٹنی جناب سے منگائی تہی البتہ عمدہ چیز ہے قابل تعریف ہے اور بندہ نے
رام سوامی کے نام ایک پارسل مبلغ عنہ کی دوائی منگوائی ہے - وہ پارسل بھی لیا جاویگا -

میلا سنگھ از گنگو

پیارے مہربان ڈاکٹر صاحب دام اقبالہ - آداب عرض ہین آپکا نہایت ممنون ومشکور ہون کہ آپ نے غلام پر اسقدر رحم
کیا کہ تازیست احسانمند رہونگا جناب من دوائی کے آنے پر بندہ اور دوا استعمال کر رہا تھا اسواسطے اسکا فائدہ دیکھنے
کے واسطے رکھ چھوڑی اور نہ اتنی فرصت تھی کہ استعمال کرتا اب رخصت ۲ ماہ کی لیکر گھر کو گیا تھا اور دوا نایاب کا استعمال
کیا خداوند کریم ورحیم کی مدد سے بالکل آرام پایا مین آپکا نہایت ممنون ومشکور رہونگا اور دیگر عرض یہ ہے کہ ایک میرا
دوست بھی اسی مرض مین مبتلا تھا انشاء اللہ تعالی دو چار روز تک الجناب کو دوائی کے واسطے تکلیف دونگا۔

الراقم آپکا تابعدار حیدر بیگ کنسٹبل نمبر ۱۶۱ پولیس لاہور حال قلعہ پھلور ضلع جالندھر کمپنی بی سیکشن اول

مہاشے ڈاکٹر رامچندر ورما جی نمستے - چونکہ میرے کئی ایک دوست روغن طلا سے شفا پا چکے ہین اس لئے
مین بھی آپکو تکلیف دیتا ہون آپ بہت جلدی ایک شیشی روغن طلا بھیج دیجئے - بڑی مہربانی ہو گی -

سلیکھ چند طالب علم درجہ ناگری مدرسہ بہیڑی ضلع مظفر نگر

ریویو

بالا بودھنی واپتا کا ایڈیشن پتری کو اس نام کی ایک ناگری ٹائپ مین چھپی ہوئی کتاب ہمارے دفتر مین بغرض
ریویو موصول ہوئی ہے اس کتاب کے پرکاش کرتا شریمان پنڈت سورج پرشاد وید ہین ہماری رائے مین بلحاظ
عمدگی مضمون کے یہ ایک نہایت اچھی کتاب ہے - جو تعلیم یافتہ اصحاب اپنی لڑکیون کو اچھی سکھشا دینے کا شوق رکھتے
ہین وہ اس کتاب سے بہت لابھ اٹھا سکتے ہین کتاب ہذا کے صفحے ۶۰ اور کاغذ عمدہ رایل سایز کا لگا ہوا ہے ٹائیٹل پیج رنگین
اور قیمت ۵ر ہے ملنے کا پتا یہ ہے پنڈت سورج پرشاد وید شہر میرٹھ محلہ موری پاڑہ

نوٹس

مہاشہ ایڈیٹر صاحب آریہ بند ہو میرٹھ جی نمستے - سیوا مین نویدن ہے کہ مضمون ذیل کو اپنے اخبار مین شائع کر دیجئے گا -
کہ بتاریخ ۹، ۱۰ - دسمبر سنہ ۱۹۱۰ع بروز سنیچر و اتوار کو گروکل سمبندھی ویدک پاٹھ شالہ آریہ سماج سکندر آباد ضلع بلند شہر کا
جلسہ بمقام متصل اسٹیشن ریلوے سکندر آباد خاص استھان گروکل پر مقرر ہوا ہے اسلئے آریہ پرشون دھاتما
سنیاسیون و اپدیشکون کی سیوا مین پرارتھنا ہے کہ اس موقع پر پدہار کر جلسہ کو سوشوبھت کرین اور اپنے اپنے انگون سے
سوچت کرین۔

آپکا سیوک مراری لال شرما منتری آریہ سماج سکندر آباد ضلع بلند شہر

ساماجک سماچار

آریہ سماج گوجرانوالہ کا سالانہ جلسہ ۲۶ و ۲۷ جنوری ۱۹۱۰ء کو ہوگا۔

پنڈت دولت رام اُپدیشک حیدرآباد سے کراچی پہنچے اور ۳۰ سے ۵۰ تک کی حاضری مین کئی ایک لیکچر دئے۔

کچھ دن ہوئے امرتسر کے آریہ سماج اور دہرم سبہا مین ایک شاسترارتھ ہوا مضمون زیربحث مورتی پوجا تہا۔ ہمعصر آریہ پتر کا لکہتا ہے کہ ہرچند دہرم سبہا والون سے شرتی کا پرمان مانگا گیا مگر وہ نہین دے سکے (سدا ستیہ کی جے ہوتی ہے)

بابو جگن ناتھ جی کے پرشارتھ سے غریب اناتہون کے لئے سلہ مین ۲۵ روپئے ۶ آنہ ۶ پائی چندہ ہوا۔ ایسے دہرماتما اور اتساہی پرش قوم کے لئے مبارک ہین

بابو جیشی رام کی یادگار قایم کرنے مین ہندو پبلک بہی حصہ لیتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

سوامی اچیتانند جی مہاراج خوشاب مین تشریف لے گئے۔ اتوار کے روز بوقت ۵ بجے شام کٹک منڈی مین آپکا منوہر ویاکہیان ہوا وشیہ یہ تہا کہ منشیہ کیونکر سپہل ہوتا ہے سوامی جی نے دہرم کی دس لکہشن اور سیاتر دان کی تعریف مستند شاستروں کے حوالے اور عمدہ عمدہ درشٹانون سے سامعین کو سُنا کر اُن کو ایسا محظوظ کیا کہ اُنہون نے اُن کے چندروز اور قیام فرمانے کیلئے التجا کی مگر سوامی جی نے موضع بھکر کو جانا تہا اس لئے وہ ٹھیر نہ سکے۔ خوشاب سوامی جی کی جنم بہومی ہے اور جب کبہی وہ تشریف لاتے ہین لوگ جوق درجوق اُن کے اوتم اُپدیش سُننے کو جاتے ہین۔ جتنے آدمی ابکی باران کے اُپدیش کے وقت جمع ہوئے پہلے کبہی کسی مہاتما کے آنے پر اتنے نہین آئے۔ اس لئے امید پڑتی ہے کہ اگر سوامی جی چند ماہ متواتر اپنے دل لبہانے والے لکچرون سے خوشابیون کو خوش کرین تو تقریبًا کل شہر آریہ سماج کا سبہاسد ہوجاوے سوامی جی کا اُپدیش لوگون کے دلون مین گھر کرنے والا تہا اور ہر ایک فرقہ کا آدمی اونکا ثناخوان تہا۔ برہمنون نے بہی بڑے پریم اور توجہ سے انکی پرازلیاقت اُپدیش کو سنا اور غیرمعمولی طور پر اُن کے اُپدیش مین وہ نہ تو ہارج ہوئے اور نہ کوئی شوروغل ہوا۔

پنڈت دیندیال میرٹھ مین تشریف لائے آپنے دہرم سبہا مندر مین ۳ یا ۴ روز تک قیام کیا مگر جیسے لب بستہ آئے تھے ویسے ہی چپ چاپ بدہار گئے۔ نہ معلوم آپ میرٹھ مین لب کشائی کرنے سے کیون باز رہتے ہین شعر

بے زبان کہتا ہے کوئی کوئی کہ ہوشیار ہین۔ باتین سنواتی ہین کیا کیا لب خاموش تمہین۔

عام خبرین

سرکاری طور سے بیان ہوا ہے کہ ہونڈراس کے طوفان سے چاولون کی فصل مین ۵۰ فیصدی نقصان ہوا۔

اخبارون مین یہ خبر شایع ہوئی ہے کہ شاہ جاپان آیندہ مئی کو یورپ کی سیر کرینگے انھون نے شہنشاہ اسٹریان کی دعوت کو منظور کرلیا ہے جو کہ امپریل برگ پیلس مین ہوگی۔

سٹیون کی دکان واقع کان وینٹ گارڈن لنڈن مین ایک ریشمی ٹوپی اور ایک پائپ جو پہلے مسٹر کروگر کی ملکیت تھے نیلام ہوئے ٹوپی ۲۵ پونڈ کو فروخت ہوئی اور پائپ ۱/۲ ۹ گنی کو بکا۔

جاپان مین ہر ایک بچہ کی پیدایش کے وقت ایک درخت لگایا جاتا ہے جسکو اسکی شادی کے وقت کاٹکر مختلف اسباب بنایا جاتا ہے نوجوان لوگ اس اسباب کی خوبصورتی کو باعث فخر سمجھتے ہین۔

مانچیسٹر مین ایک نوجوان لڑکا کھویا گیا۔ وارثون نے خیال کیا کہ کہین سمندر پار چلا گیا۔ کچھ دن کے بعد کسی نزدیک کے بندرگاہ مین ایک لاش پائی گئی۔ جب اس گم شدہ لڑکے کے باپ کو دکھائی گئی اس نے اپنے فرزند کی لاش سمجھکر رونا پیٹنا شروع کیا ابھی گھر کے لوگ رنج والم مین ہی مصروف تھے کہ لڑکا بھی آپہنچا سب حیران ہوئے مگر بعد مین معلوم ہوا کہ لڑکے کے باپ نے لاش کے پہچاننے مین غلطی کی۔

افسوس کہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ عالم شباب ہی مین اس جہان سے کوچ کر گئے۔

کنور سرہرنام سنگھ پنجاب میل ٹرین مین شام کے ۶ بجے ۴۰ منٹ پر جالندھر سے لاہور تشریف لائے لفٹنٹ گورنر پنجاب چناب کے قرب وجوار مین دورہ کرتے ہوئے ۱۷ - تاریخ نومبر کو لائل پور مین رونق افروز ہوئے اور ۱۲ بجے دوپہر کے حضور ممدوح نے خیمے مین دربار منعقد فرمایا۔ (ٹریبون)

ہانگ کانگ مین ۱۱ - نومبر کو ایک طوفان آیا جس مین سینڈ پایپر نام گن بوٹ ڈوب گئی مگر خلاصی لوگ بچ گئے (آریہ پترکا)

لالہ کرشن لال - ایل - اے بیرسٹرایٹ نے لاہور سے ایک رسالہ بنام کپاس اور تجارت جاری کیا ہے ہمعصر آریہ پترکا نے یہ نہین بتایا کہ یہ رسالہ کس زبان مین شائع ہوگا۔

ایک فیلوی کا ستی ہونا - اخبار پبلک گزٹ اپنے نامہ نگار سے ایک خبر شائع کرتا ہے۔ کہ ایک شخص ہری ہردت ضلع جیر املاک بہار مین محرر تھا۔ کچھ عرصہ بیمار رہا ڈاکٹر دن نے ناامیدی ظاہر کی۔ اسکی نیک نہاد بیوی اپنے وطن مین تھی۔ یہ خبر پاکر بیوہ شوہر کے پاس آئی۔ اس کی ناقابل صحت دردزار حالت دیکھکر نہایت دردمندی سے رونا شروع کیا خاوند اسکو اس حال مین دیکھکر آہستگی سے بولا اسطرح

رونے اور چلانے سے کچھہ فائدہ نہین تم ایشور سے پرارتھنا کرو کہ وہ مجھہ پر دیا کرے یہ بات سنکر اس نیک عورت نے اسنان کیا اور کپڑے بدلے۔ سورج کیطرف دھیان کر کے پرارتھنا کرنے لگی کچھہ عرصہ بعد اُدہر خاوند کی روح پرواز کر گئی۔ اِدہر یہہ دیوی جان بحق تسلیم ہوئی۔

انوکھی شادی۔ اسٹریا مین ایک شخص اکاون سال کے عرصہ سے ایک مہ پارہ لڑکی کا عاشق تھا جسکی شادی کا اب موقعہ آیا ہے۔ اس وقت میان کی عمر تہتر برس کی اور بیوی کی عمر اکہتر برس کی ہے۔ گذشتہ اکاون برسون مین تمام مشکلات جو اس شادی مین حایل تہین دور ہوئین۔

لاہور مین انگلو انڈین سوسائٹی نے عورتون کیواسطے دستکاری کا کارخانہ جاری کیا ہے۔

زراعتی بینک۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے ایک کمیٹی زراعتی بینکون کے قایم کرنے کی تجویز کے متعلق مقرر کی ہے۔ یہ کمیٹی کلکتہ مین اس مسئلہ پر غور کریگی۔ سردست اس کمیٹی کا یہ کام ہوگا کہ پنجاب مین ایکٹ انتقال اراضی کا عملدرآمد ہوتے ہی زمینداروں کے لئے روپیہ بہم پہونچانے کا بندوبست کرے۔ کیونکہ غالباً ساہوکار زمینداروں کو قرضہ دینا بند کر دینگے۔ دیگر صوبون مین زراعتی بینک قایم کرنے کے سوال پر بھی غور کیا جاویگا۔

۱۱۔ نومبر کو راجکوٹ مین وایسرائے کا عالیشان دربار ہوا۔

سلطان المعظم کی رعایا پروری سلطان المعظم نے اس مضمون کا ایک ضروری اعلان جاری کیا ہے کہ تمام مڈل سکولون مین صنعتی اور تجارتی تعلیم جاری کیجاوے۔

ایک انگریزی اخبار نے تجویز پیش کی ہے کہ ہند مین بنادیون پر ٹیکس لگایا جاوے جس سے ۴۳ کروڑ کی آمدنی ہوگی۔

خیرات۔ امریکہ کے ایک ڈاکٹر نے لکہا ہے کہ خیرات سے عمر بڑہتی ہے۔ اُس کا یہ عقیدہ نہین ہے کہ خیرات پانے والون کے دُعا سے یہ اثر ہوتا ہے بلکہ اُنکی رائے مین خیرات دینے والے کی خوشی ہی عمر کو ترقی دیتی ہے۔

سوئٹزرلینڈ مین ۴۹ ہزار عورتین گھڑی سازی کا کام کرتی ہین۔ کاش کہ آریہ ورت مین بہی صنعت وحرفت کے کام پر توجہ کیجاوے۔

وزیر ہند نے خوشحال گڈہ۔ کوہاٹ ریلوے بننے کی منظوری دیدی ہے۔ جسپر ۲۷ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا لاین ۲ ½ فیٹ چوڑی ہوگی۔

مڈل سکول پنجاب کا امتحان ۷۔ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء سے شروع ہو کر ۱۵۔ جنوری کو ختم ہوگا۔

حضور وایسرائے نے ولایت کو خط لکہا ہے کہ جو سرکاری ملازم ۲۵ سال سے پہلے بوجہ کمزوری پنشن لینا چاہین تو بیس برس کی خدمات کے بعد انکا حق پنشن تسلیم کیا جانا چاہئے۔

انجمن نعمانیہ لاہور کا تیرہوان سالانہ جلسہ ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ جنوری ۱۹۰۹ء کو جمعہ و ہفتہ و اتوار کے دن بمقام لاہور بڑے تزک و احتشام سے منعقد ہوگا۔

چینی شطرنج مین ہماری شطرنج سے چھ گنے خانے ہوتے ہین اور دو کھلاریون مین کھیل کئی دن تک جاری رہتی ہے۔

اخبار ٹریبون بحوالہ سٹیٹس مین لکھتا ہے۔ کہ مسٹر شریر ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس صوبہ جات ممالک مغربی و شمالی و اودہ کا درجہ اس وجہ سے کہ اس نے لکھنؤ کے کوتوال کے مقدمہ مین چند معزز دیسی گواہون پر رعب ڈالا کم کر دیا گیا ہے۔

بجلی سے ایک شخص کی یادداشت جاتے رہنے کی ایک عجیب خبر شائع ہوئی ہے۔ یہ شخص ایک چھوٹا سا کسان ہے جبکہ وہ ہل جوت رہا تھا۔ اسپر بجلی گری۔ اور ٹوپی مین سے گذر کر گردن کے نیچے ہوتی ہوئی ہل کے دستے سے پار ہوگئی۔ شخص مذکور کچھ دن بیمار رہا۔ اور جب صحت یاب ہوا۔ اُسکی تمام یادداشت جاتی رہی۔ اڈیٹر خدا کی باتین خدا ہی جانے۔

جاپان گورنمنٹ نے جو کمیشن بغرض پھیلانے تجارت اور صنعت کے روس کو بھیجی تھی وہ سنٹ پیٹرزبرگ مین پہنچ گئی۔ چند مہینون مین جاپان کی اشیار تجارت اور کاریگرون کی وہان ایک بڑی بھاری نمایش کھولی جائیگی۔ واہ رے جاپان مشرق کی تو نے ہی رکھہ دکھائی۔

گورنمنٹ ہند نے بلیک ہول کی جگہ پر کلکتہ مین ایک یادگار تعمیر کرنا منظور فرما لیا۔ اور گورنمنٹ بنگال سے رضامندی طلب فرمائی ہے۔

طاعون خانہ خراب نے کپڑے کو گران کر دیا بنگلور کے جلاہون کا مال فروخت نہین ہوتا وہ بیچارے تکلیف اٹھا رہے ہین۔ گورنمنٹ میسور نے ڈپٹی کمشنر کے نام حکم جاری کیا ہے کہ وہ انکا مال خرید کر جمع رکھے اور جب مانگ ہو فروخت کرا دے۔

مسٹر سینڈرس سیشن جج کانپور نے وہان کے آٹھ بلوائیون کو موت کی سزا دی جو کہ ہائی کورٹ سے بھی بحال رہی اب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی شمالی کے حضور مین اپیل دایر کیا گیا ہے۔ دیکھین کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

ا رشیا کے لوگ یون تو اصلاح کے نام سے ڈرتے ہین مگر بعض وقت اسقدر دلیری سے کام لیتے ہین کہ تمام مغربی ممالک دنگ رہ جاتے ہین چنانچہ حال ہی مین تمام یونیورسیٹیون کا طریقہ تعلیم تبدیل کر دینے کی وہان ایک بڑی زبردست تحریک ہوئی ہے بڑے بڑے شہرون اور قصبون مین لیکچر دئے جا رہے ہین۔ تجویز یہ ہے کہ ۱۸ سال کا ہر ایک نوجوان بلا فیس یونیورسٹی مین داخل کیا جائے گا اسمین مفصلہ ذیل مضامین ہونگے۔ علم ریاضی۔ علم کیمیا۔ علم طبعی۔ علم تشریح جسم۔ علم معدنیات۔ علم حیوانات۔

علما فضلا عقلا کے اقوال

(۱) اپنے فرض منصبی کو پوری طرح ادا کرنا ایمانداری ہے۔

(۲) عبادت جو لوگون کو دکھلانے کے واسطے کی جاتی ہے وہ ریاکاری ہے اس سے نہ کرنی بہتر۔

(۳) اپنے ملک والون کے ساتھ نیکی کرنے کی برابر اور کوئی عبادت نہین۔

(۴) کسی کو کچھ دیکر پچتانا نیکی کو مٹاتا ہے۔

(۵) مصیبتون مین حوصلے کا امتحان ہوتا ہے۔

(۶) اگر تقلید کرنی چاہتے ہو۔ تو کسی نیک کام کی کرو۔

(۷) جس چیز کو تم جانتے ہو کہ خراب ہے۔ اورون کو لینے کی رغبت نہ دلاؤ۔

(۸) روپے کے خرچ کرنے اور قرض لینے مین کبھی دلیری نہ کرو۔

(۹) دولت عزت کے حاصل کرنے کا بڑا بھاری وسیلہ ہے۔

(۱۰) بچے کو جھوٹے قصے کہانی پڑھنے سے نہ روکنا خود بدافعالی کا محرک ہوتا ہے۔

(۱۱) لڑکے کو لوگون کے سامنے بار بار شرمندہ کرنا اور سزا دینا اسکو بےحیائی اور بےغیرتی مین استاد بناتا ہے۔

(۱۲) جس مین صبر اور دور اندیشی نہین اسکو دانشمند نہ کہنا چاہئے۔

(۱۳) اقبالمندی کے وقت پر مغرور اور مصیبت مین غمناک نہ ہونا چاہئے۔ کیون یہ دونون عارضی ہین۔

(۱۴) لالچی آدمی عزت کو دولت پر قربان کردیتا ہے۔

(۱۵) اپنے ظاہر اور باطن کو یکسان کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(۱۶) تلوار کا زور لوگون کو اتنا مطیع نہین کرسکتا۔ جتنا انصاف و رحم کا۔

(۱۷) مال و دولت کو کارروائی کا وسیلہ سمجھنا چاہئے۔ اس سے زیادہ محبت کرنی اچھی نہین۔

(۱۸) موت کی یاد گناہ سے بچاتی ہے۔

(۱۹) ہمیشہ اپنی مدد آپ کرنے کے اصول پر چلتے رہو۔ یہی ہر ایک ترقی کی جڑ ہے۔

(۲۰) تم اپنے ملک اور قوم کی ہمدردی کرتے ہو۔ تو گویا ذاتی اغراض پوری کرتے ہو۔

لوکل

آریا کنیا پاٹھ شالا اور استری سماج میرٹھ کے معمولی پندرہ روزہ جلسے بڑی رونق سے ہوتے رہے حاضری معقول ہے ۱۷- تاریخ نومبر کے جلسہ مین پنڈت گنگا سہائے صاحب رئیس دیوٹہ ضلع بلند شہر کی استری نے جو بغرض علاج مندر استری سماج مین ٹھیری ہوئی ہین اپنی صحت یابی کی خوشی مین مبلغ صر ہون کے لئے دان دے مبلغ صر روپیہ جوالا دیوی جی نے اپنے پاس سے ملا کر عہ کا ہون اسی وقت کر دیا بڑا انند ہوا سب استریان بڑی پرسن ہوئین واقعی ہون کا اثر عوام پر بہت ہی اچھا پڑتا ہے ہماری سب آریا بہنون کو ہر خوشی کے موقع پر ضرور ہون کرنا چاہئے تاکہ عام استریون مین ہون کا پرچار ہو نیچے لکھے بہائی اور بہنون کو دھنیاد دیا جاتا ہے جنہون نے پاٹھ شالا کے لئے دان دیکر سہایتا کی ایشر اُن کے منورتھ پورن کرے - بابو ہری رام سنگہ اسسٹنٹ منیجر ڈہا پور ضلع بجنور عا - لالہ رتن لعل صاحب ممبر آریہ سماج پلول ضلع گڑگانون برائے امداد یتیمہ عہ - لالہ گنپت رائے آریہ ساکن سولہن ضلع سملہ برائے تقسیم مٹھائی عہ - لالہ سیتارام آریہ پتر کے مونڈن سنسکار پر عہ

میرٹھ شہر سے نوتن بیوپاری نام کا ایک ماہواری اخبار نکلنے والا ہے جسکے ۱۶ صفحے اور تقطیع کلان قیمت سالانہ صرف ۱۶ر اور محصول ڈاک ۲ر علاوہ ہوگا۔ اس اخبار سے خاص کر تجارت پیشہ لوگ بہت فائدہ اٹھا سکین گے - پرماتما کرے یہ اسقدر ارزان اخبار بہت جلد جنم لے کہین مشتہر ہو کر ہی نہ رہجائے -

نانک چند مرحوم رئیس میرٹھ کا مال و اسباب ہر دو سہ تیرہ روز زیر نگرانی جناب تحصیلدار صاحب شہر میرٹھ نیلام ہوتا ہے کیونکہ لالہ صاحب مرحوم کی کل جائداد لاوارث ہونے کی وجہ سے کورٹ آف وارڈس کے سپرد ہو چکی ہے -

آریہ سماج میرٹھ کے ہفتہ وار جلسے بدستور سابق ہوتے رہے - شہر و رتو مین ہمارے اکثر سماجی بہائی رات کے وقت آریہ سماج مندر تک آنے کی تکلیف گوارا کرنے مین تساہل کرجاتے ہین یہی وجہ ہے کہ حاضری کسیقدر کم ہوتی ہے اسلئے ہم معزز عہدہ داران سماج کی توجہ اس طرف مبذول کرتے ہین کہ وے رات کا وقت بدل کر سماج کے ہفتہ وار جلسے دن کے کسی ایسے وقت مین کیا کرین

جب کہ لوگ کثرت سے آ سکیں۔

آریہ ڈیبیٹنگ کلب میرٹھ اب سومبوار کی بجائے منگل کے روز ہوتا ہے۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہیڈ ماسٹر ڈی۔اے۔وی۔سکول میرٹھ بھی اس غریب کلب کے ساتھ ہمدردی فرمانے لگے چنانچہ انہوں نے قیمتی سکول ٹائم کا حصہ دیکر کلب مذکورہ کو رونق دینے کی کوشش کی ہے۔ مگر کاش کہ ہیڈ ماسٹر صاحب اس فیاضی کو عمل میں لاتے وقت یہ بھی سوچ لیتے کہ آیا منگل کے روز ۲ بجے وقت مقرر کرنے سے دیگر سکولوں کے طلبا اور ویدک سدہانت کے سہایک بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں یا نہیں۔

۱۶۔ نومبر کو ڈی۔اے۔وی۔سکول میرٹھ میں جادو کے لیمپ کا تماشا ہوا۔ تماشا گر ایک بوڑھا عیسائی اور اس کا نوجوان لڑکا تھا۔ طالب علموں کو تماشے کا ٹکٹ خریدنے پر اندر جانے کی اجازت دیجاتی تھی۔

شکر ہے کہ سڑکوں پر کچھ دن سے چھڑکاؤ ہونے لگ گیا ورنہ دھول کے مارے سڑکوں پر چلنا دشوار ہو گیا تھا۔

شہر میں چوریاں کثرت سے ہوتی ہیں حکام پولیس کو ہوشیار ہو جانا چاہیے۔

رسید زر

- بابو جگن ناتھ پرشاد صاحب ہیڈ ماسٹر ڈی اے وی سکول میرٹھ — عہ ۱۲/
- بابو بھگت سنگھ صاحب پوسٹ ماسٹر نوکانگ برہما — عہ ۱۲/
- چودھری کنک سنگھ صاحب موضع ٹھیکری — عہ ۱۲/
- پنڈت کشن لال صاحب مرحوم اہلکار سلیرتال ریاست جاورہ — عہ/
- بابو موتی لال صاحب کمپوزیٹر آگرہ — عہ/
- بابو سوہن لال صاحب مستری امین پور ضلع جھنگ — عہ/
- بابو دولت رام صاحب ضلعدار نہر گھاٹم پور ضلع کانپور — عہ/
- پنڈت نارائن لال صاحب ایم۔اے۔ منصف بستی — سے/
- بابو ... ن لال صاحب پیشکار جہانسی — عہ/
- لالہ سیتا رام صاحب پنساری کھیکڑہ ضلع میرٹھ — ۸/
- پنڈت ... رام صاحب مدرس گاؤں ... ضلع بدایوں — سے/
- بابو شیو رام صاحب اوورسیر نہر ریاست جیند — عہ/
- بابو جیت رام صاحب مختار مظفر نگر — عہ/
- دفعدار سردار رام سنگھ صاحب جالندھر چھاؤنی — عہ/
- منشی بال سنگھ صاحب پٹواری دیوسیال ضلع لاہور — عہ/
- منشی رام لال صاحب مقام بریلی ریاست بھوپال — عہ/
- بابو راج بہادر صاحب ورما مقام پیگوان ضلع کھیری — سے/
- لالہ مراری لال صاحب اکونٹی نیل موضع کوری کھیڑہ ضلع فرخ آباد — عہ/
- بابو بھگوتی پرشاد صاحب مراد آباد — عہ/
- بابو گرجا دیال صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری میونسپل بورڈ بلرام پور — عہ/
- بابو بلدیو سنگھ صاحب چیف کمشریٹ آفس پونہ — عہ ۱۲/
- پنڈت ہری چمن لال صاحب ترپاٹھی ہیڈ کانسٹیبل راحت گڈھ ضلع ساگر — ۱۰/
- بابو تلسی رام صاحب ڈپٹی کلکٹر مین پوری — عہ/

بخدمت خریداران آریہ بندھو ایک ضروری التماس

ہم ان تمام اصحاب کا تہ دل سے دھنیاد کرتے ہوئے جنھون نے سالانہ چندہ عنایت کرکے آریہ بندھو کی مدد کی ہے اپنے ان دوستون کی سیوا مین جنھون نے ابھی تک قیمت اخبار ارسال نہین کی باادب گذارش کرتے ہین کہ وے بہت جلدی قیمت ارسال کر کے ممنون و مشکور فرماوین کیونکہ اخبار کا چلنا گراہکون کے قیمت ادا کرنے پر ہی منحصر ہوتا ہے ہم اپنے حق شناس قدردان دوستون سے قوی امید رکھتے ہین کہ وہ اشارہ کو سمجھکر ہماری التماس کو اعزاز قبولیت بخشین گے۔ نیز ہم اتنا اور عرض کرنا چاہتے ہین کہ تاہنوز دفتر مین آریہ بندھو کو پندرہ روزہ کرنے کی صرف چند ایک خط آئے ہین حالانکہ تحریک ہوئی کو تین چار مہینے ہوگئے پس جو احباب آریہ بندھو کی پندرہ روزہ ملاقات کو پسند کرتے ہین انہین اب خاموشی کو اور زیادہ دیر تک روا رکھنا روا نہین ہم نصف خریدارون کے خط اور پیشگی قیمت آجانے پر آریہ بندھو کو پندرہ روزہ کردینگے۔

اڈیٹر آریہ بندھو

پی آر۔ ورما کی جنرل ایجنسی

(اگر مفصلہ ذیل چیزون مین سے کسی کی ضرورت ہو تو ہم سے منگالو)

تانبے کے ہون کنڈ ۱۲ فی سیر (پاؤ بھر سے دو سیر تک کے تیار ہوتے ہین)
کٹی کٹائی ہون سامگری ۹ فی سیر۔
ہر ایک قسم کا کاغذ اور سٹیشنری کا تمام اسباب۔ ویدک دھرم کی تمام پستکین اور مدرسون کی کتابین مذکورہ بالا اشیا کے علاوہ ہماری دکان سے قینچیان۔ ٹوپیان اور دریان وغیرہ جو میرٹھ مین نہایت عمدہ تیار ہوتی ہین باہر کو بڑی کفایت سے بھیجی جاتی ہین۔

المشتہر پی۔ آر۔ ورما جنرل مرچنٹ بڈہانہ دروازہ شہر میرٹھ

REGISTERED NO. A.68

نمبر ٦
جلد سوم

ओ३म्

विद्यांचाविद्यां चयस्तद्वेदो भयथंसह॥ अविद्य
यामृत्युंतीर्त्वा विद्याया मृतमश्नुते॥ ॥०॥०॥०

جو منشیہ ودیا اور اودیا کے سروپ کو جان کر جڑ اور چیتن دونوں کو اُن کا سادھک نشچے
کر کے شریر آدی جڑ اور چیتن آتما کو دھرم ارتھ کام اور موکش کی سدھی کے لئے ساتھ ساتھ
پریوگ کرتے ہیں وے لوگ دکھ سے چھوٹکر پرمارتھ کے سکھ کو پراپت ہوتے ہیں۔

منتش ایک آریہ ساماجک اُنتی کا ایک ساتھ ودیش ہونے سے ہی منشیہ کا اودھار ہو سکتا ہو اس پرچہ کا بھی اودیش ہے

आर्य्यबंधु
آریہ بندھو

بابت ماہ دسمبر ۱۹۰ ع

قیمت سالانہ پیشگی بلا محصول ڈاک عہ معہ محصول ڈاک عہ
ایڈیٹر و مینیجر و پروپرائیٹر ڈاکٹر رامچندر ورما کی اجازت سے پی۔ آر ورما اسسٹنٹ ایڈیٹر نے مرتب کیا

نامی پریس شہر میرٹھ میں چھپا

فی پرچہ ۲/

آریہ بندھو کا دستور العمل

۱۔ سلیس اُردو زبان کے لباس مین سبھیتا اور وچار پورنک آستک شاستریہ اور ساماجک اُنّتی سمبندھی مضامین اپنے معزز خریدارون کی خدمت مین التماس کرنا اس پرچہ کا اودیش ہوگا۔

۲۔ جن مضامین سے آریہ پبلک کی مجموعی ترقی کو صدمہ پہونچنے کا احتمال ہوگا اُن سے اِس پرچہ کے کالمون کو پاک رکھنے کا خیال ہر وقت رہیگا۔

۳۔ ملکی معاملات ارتھات راج سمبندھی وشیون پر آریہ بندھو مین رای زنی کرنیکا کسی مہاشئے کو حق حاصل نہ ہوگا۔

۴ یہ پرچہ ہر ماہ کی اخیر تاریخ تک اپنے پیارے گراہکون کی دست بوسی کیلیئے میرٹھ سے روانہ ہو جایا کریگا۔ جن مہاشیون کو کسی وجہ سے آریہ بندھو کی ماہواری ملاقات پسند نہو اُن کی خدمت مین گذارش ہے کہ بلا تکلف پروپرائیٹر کو اپنی نارضامندی سے اطلاع بخشین۔ تین ماہ تک کسی مہاشئے کا پرچہ قبول فرمانا خریداری کی دلیل متصور ہوگا۔

۵ قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ؏ اور بلا محصول ڈاک ؏ مقرر ہے۔ جو مہاشئے قیمت مقررہ بمد پیشگی عنایت فرماوینگے وہ خاص شکریہ کے مستحق ہون گے۔ آریہ گنون کی معتبری ہمین اس بات کی اجازت نہین دیتی کہ ہم پیشگی قیمت کو آریہ بندھو کی لازمی شرط قرار دین۔

۶ آریہ بندھو اپنے عالی دماغ۔ باریک بین دھرم ہتیشی۔ خیر اندیش اور نیک خیال نامہ نگارون کی خدمت مین ہمیشہ بلا قیمت پیش ہوا کریگا۔

۷ مراسلات کو نکتہ چینی اور منصفانہ مطالعہ کے بعد اُنہوں کی ارتھات ہر طرح سے مفید سمجھا جائیگا بلاکم و کاست چھاپ دیا جاویگا لیکن جو مراسلات اشاعت کے لائق نہین سمجھی جائینگی اُن کا واپس کرنا پرچہ کے ادھیکاریون پر واجب نہ ہوگا۔

۸ آریہ سماج اور اوسکے معاون انسٹیٹیوشنون کے اشتہار اور نیز ایسے نوٹس جن سے سراسر پبلک کی بہبودی مقصود ہو اس رسالہ مین بلا اُجرت شایع ہو سکینگے۔ ذاتی فائدہ کے اشتہارون پر بشرح ذیل اُجرت لیجائیگی ایک سطر فی حرف ۳ر۔ ایکبار نصف صفحہ پر ؏ ۔ پورے صفحہ پر ؏ ۔ متواتر اشاعت کیلیئے خاص نرخون کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کے طے ہو سکتا ہے

نوٹ

کوئی ایسا اشتہار طبع نہ ہوگا جس مین ناشائستہ فحش یا خلاف قانون الفاظ ہون یا جو آریہ سماج کے نیمون کے برود ھ ہو۔

آریہ بندھو

منشتو

سنسارک پدارتھون مین سے شاید ہی کوئی ایسا ہو جس کی بیرونی کیفیت اور اندرونی خاصیت پر منش کا وچار نہوا ہو اپنے جسم کی نس ناڑی سے وہ بخوبی واقف ہے اور دیگر اجسام حیوانی و نباتی سے اچھی طرح ماہر۔ ستارون اور سیارونکی گردشون کو پہچانتا ہے۔ ایک ایک مرض کے اسباب اور ایک ایک دوائی کے خواص جانتا ہے۔ غرض انسان علم الاشیاء کا ایک بے بدیل عالم ہے۔ مگر اسپر بھی وہ اکثر اوقات اپنی اصلیت سے بالکل ناواقف و بیخبر پایا جاتا ہے اور واقعی یہہ شعر اسپر صادق آتا ہے۔ ع

ہم وہان ہین جہان سے ہمکو بھی ٭ کچھہ ہماری خبر نہین آتی ٭

یوروپ کے فلاسفرون نے منش کو ہستی کی زنجیر کی سب سے مضبوط اور اونچی کڑی (Supreme link) تصور کیا ہے۔ عرب والون نے اشرف المخلوقات قرار دیا ہے۔ آریہ ورت کی تو درشی رشی مہرشیون نے کلپ برکش کہکر پکارا ہے۔ اب فرمایئے کہ ہماری لئے اپنی ذات سے بڑھکر کونسا وچارنیہ وشے ہو سکتا ہے۔ سچ پوچھیئے تو اپنے جیون کی اور سے وچار شونیہ ہونے ہی کا کارن ہے کہ بنی نوعِ انسان اپنی زندگی کے اصلی مقصد سے بہت دور ہو گئی ہے۔ ایشیا اور افریقہ وغیرہ مشرقی ممالک افلاس اور جہالت سے بلبلا رہے ہین۔ یوروپ۔ امریکہ غرض ساری مغربی دنیا لذائذ نفسانی کی بے حد خواہش سے تنگ آ رہی ہے۔ لیجیئے اب ایک سوال پیدا ہوا کہ کیا اس کلپ برکش کا پھل دکھ ہے؟ نہین! نہین!! ایسا ہرگز نہین ہو سکتا کہ رشی جسکو کلپ برکش کہین اور تمام زمانہ کے عالم متفق ہون کہ اس برکش کا پھل سب پھلون سے میٹھا ہے۔ پھر اسکا پھل بالکل کڑوا اور پھینکدینے کے قابل ہو۔ غور فرمایئے کہ کچا آم کیسا ترش ہوتا ہے اور پکا ہوا ہونیکی حالت مین کسقدر مٹھاس پائی جاتی ہے۔ یہی حالت منش کی بھی ہے اپنی معراج پر پہونچکر سچ مچ یہہ وہ برکش ہے جسکا پھل باقی تمام دنیاوی پھلون سے شیرین اور سکھدائک ہے۔ مگر ناقص ہونیکی حالت مین اس سے بڑھکر کوئی پھل کڑوا نہین۔ آیئے اب ہم وچارین کہ یہہ کڑواپن کیسے دور ہو۔ دکھ جہان سے کیسے کافور ہو۔ سنیئے ہم اس وچار کا سیدھا رستہ عرض کرتے ہین۔ (ع) گر قبول افتد زہے عز و شرف

رشیون کے کتھن انوسار منش کو کلپ برکش تصور کر لیجیئے۔ چونکہ ہر ایک پودھا حفاظت کا محتاج ہے اس لئے کیون اس کی برہمچریہ سے رکھشا نہ کیجائے۔ برہمچریہ سے رکھشا کیا ہوا اور ستیہ ودیا کے جل سے سینچا ہوا

منش ۵۰ برس کی عمر مین دسو کہلاتا ہے۔ ارتھات اس مین دوسرا پودا پیدا کرنے کے لئے بیج اُتپن ہوجاتا ہے۔ اگر اس حفاظت کو متواتر جاری رکھا جائے تو ۷۰ سال کی عمر مین رُدر ارتھات دُشمنون کو رُلانیوالا ہوتا ہے اسکے پشچات ۴۸ برس کی آیو تک رکھشا کیجائے تو اس کی آدتیہ سنگیا ہوجاتی ہے جس سے وِدیا کی شعاعین نکلکر دُنیا کو روشن کرتی ہین۔ اب کلپ برکش اپنی معراج پر پہونچگیا۔ اِس وقت اوس کی چوٹی پر سیلف سیکریفائس (sacrifice Self) قربانی کا پھل لگتا ہے۔ یہی پھل امرت ارتھات پرم آنند کا دینے والا ہوتا ہے۔ اپنے کمال پر پہونچے ہوئے ایسے ہی ستپرشون کی شان مین بھرتری جی مہاراج فرماتے ہین۔

पद्मा करंदिन करो बिकचो करोति।।
चन्द्रो बिकाश्यति कैरव चक्रबालम्
नाभ्यर्थितो जलधरोऽपिजलं ददाति
सन्ता स्वयं परहिते सुकृता भियोगा।।

ارتھ۔ سوریہ بنا مانگے کمل کے پھولون کو کھلاتا ہے۔ چندرمان بنا مانگے اوشدھیون کو رس دیتا ہے بادل بنا مانگے برشا کرتے ہین اسی طرح ستپرش بھی سُبھاؤ سے ہی دُنیا پر اُپکار کرتے ہین۔

جیسے ہاتھ کا کرتویہ سارے شریر کیلئے کمانا۔ منھ کا سارے شریر کے لئے چبانا۔ کانون کا سُننا اور آنکھون کا دیکھنا ہے اسی طور سے منش کا کرتویہ یہی ہے کہ وہ اپنا جیون سارے جہان کے لئے وقف کرے۔ ہاتھ تبھی پرورش پاکر قایم رہ سکتا ہے جب وہ غذا کو اوٹھا کر منھ کے حوالے کردے۔ اگر وہ خودغرضی سے جس نوالہ کو اُٹھائے اپنے پاس رکھنا چاہے تو وہ سوکھ کر کانٹا ہوجائے۔ اسی طرح خودغرض آدمی نہ صرف دُنیا کے دوسرے لوگون کو نقصان پہونچاتا ہے بلکہ خود بھی دُکھ اوٹھاتا ہے۔ اگر ہم چاہتے ہین کہ سُکھ پائین تو سیدھا مارگ یہی ہے کہ دیگر لوگونکو سُکھی بنانیکی کوشش کرین یہی ہمارا کرتویہ ہے۔ اوم شم۔

نوٹ اور رائین

گروکل کے پیارے پوتر اور سناتن نام سے زمانۂ حال کی ضروریات سے راضی نام کرکے ایک قسم کا اینگلو سنسکرت کالج کھولنے کا سوال جب سے آریہ پبلک کے سامنے پیش ہوا ہے اُسی وقت سے آریہ ہند ہو کے کالمون مین اس مضمون پر آزادی کیساتھ بحث ہوتی رہی ہے۔ اس بحث کو اثنا مین ہمارے کان مین اکثر اوقات یہ آواز بھی آتی رہی ہے

کے شریمان پنڈت کرپارام شرما جگراؤنی کے اُدیوگ سے اگر یہ کے پھیر مین رہنے والے اِحباب کی برخلاف بیدھ سچے آریون کے ایک باوقعت گروہ یعنی آریہ سماج سکندرآباد کے ممبرون وشری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے نشچیت سدھانت کی انکول گروکل کے مہان یگیہ کو آرمبھ بھی کر دیا - اس اپتر انسٹیٹیوشن کے شبھ سماچار بھی ہمارے کالمون مین کبھی کبھی شایع ہوئی ہین - ہمارا ارادہ تھا کہ ہم بہت جلد اس پاٹھ شالا کو بچشم خود دیکھنے کا موقع حاصل کرین -

ہم اس فکر مین ہی تھے کہ ہمارے سکندرآبادی بھائیون نے اپنے متبرک کام کی آنز مین ایک میلہ جاری کرنیکی تجویز پاس کردی - اس ہجوم مین شامل ہونیکے نمتران پتر ہمین اور ہمارے احباب کو بھی موصول ہوئے چنانچہ ہم اور پنڈت جی رام شرما - ماسٹر رام ناتھ صاحب گپتا اور مسٹر پی - آر - ورما یہان سے روانہ ہوکر عین ہجوم کے روز سکندرآباد پہونچ گئے - اسٹیشن سے نکلکر جنگل مین منگل کی کیفیت نظر آنیلگی - گروکل کا استھان قصبہ سکندرآباد سے خاصی دوری پر ریلوے اسٹیشن کے متصل واقع ہے - پاٹھ شالا کے احاطہ کے باہر دوکانین سجائی گئی تھین اور اون کی قرب مین ہی مہمانون کے قیام کیواسطے ایک وسیع قطعہ زمین کو گھیر کر نہایت قرینہ کے ساتھ ڈیرہ جات نصب کئے گئے تھے - اس کیمپ کے عین بیچ مین گرم اور سرد پانی کا ڈیپو تھا جسکے قریب اشنان دہیان کیواسطے چوبی تخت بچھے ہوئے تھے - روشنی کیلئے لالٹینین اور لیمپ جابجا لٹکائی گئی تھے - کیمپ کیا تھا گویا رشی بھومی مین آریون کی ایک پوری آبادی تھی -

گوروکل پاٹھ شالا کے اندر ایک طرف زمین کے لیول سے کسیقدر بلند یگیہ شالا کو آراستہ کیا گیا تھا - اس پلیٹ فارم کے متصل پاٹھ شالا کی چھوٹی سی مگر تر و تازہ پالٹکا تھی جس کی رونق خبر دے رہی تھی کہ شالا کے ودیارتھی نت پرتی اس کی رکشا کو بھی ضروری سمجھتے ہین - اس چمن کی برابر دیا کھیانون کیواسطے ایک ٹرا پنڈال تیار کیا گیا تھا ضلع بلند شہر کے بہت سے آریہ سجن تشریف لائے تھے - آریہ پرتی ندھی سبھا پشچم اوتر کے مشہور اوپدیشک پنڈت نندکشور بھی شامل ہجوم ہوئے تھے - شریمان پنڈت کرپارام جی جنہون نے اس پودے کو اپنے ہاتھ سے لگایا ہے وہ بھی پدھارے تھے پنڈت تلسی رام جی سوامی پہلے روز کسی باعث سے شریک میلہ نہو سکے مگر دوسرے روز اتوار کو وہ بھی آپہونچ گئے -

پہلے روز پراتہ کال ہون ہوا اور پھر کچھ بھجن گائے جانیکے بعد سوامی شانتا نند جی نے پرارتھنا کرائی - دوسرے وقت ۱۲ بجے سے ۲ بجے تک بھجن ہوئے - اسوقت حاضری بڑی معقول تھی قریباً پانچ سو آدمی کی بھیڑ بھاڑ

ہو گی - پہلے ہمارا ویاکھیان سنتان اُتپتی پر ہوا - پھر شریمان پنڈت جیرام شرما نیشنل سنتر یعنی قوم سبھا کے نوجوان ودیارتھی پیدا کرنے پر تقریر فرمائی - اسکے بعد پنڈت کرپارام کا ویاکھیان "خود غرضی کو چھوڑکر دھرم کا کام کرنا چاہیئے" اس وشے پر ہوا - رات کو شنکا سمادھان ہوا اور آریہ سماج کی حالت پر وچار کرنیکے لئے ایک کانفرنس منعقد ہوئی - دوسرے دن پراتہ کال پھر ہون ہوا اور لڑکون نے وید منتر اُچارن کئے - پھر سوامی شانتانند جی نے پرارتھنا کرائی - اسکے بعد پنڈت گنگا دت جی نے پاٹھ شالا کے لڑکون کو ادھیاپک ہین ایک دھرم اُپدیش دیا پھر پی - آر - ورما نے برہم چریہ پر ویاکھیان دیا - جسکے بعد مُراری لال شرما سیکریٹری آریہ سماج سکندرآباد نے اسی وشے پر کچھہ تقریر فرمائی -

دوپہر کو پاٹھ شالا کے انتظام پر وچار کرنے کے لئے ایک سبھا ہوئی - قرار پایا کہ فی الحال ودیارتھیون کی تعداد ۳۰ تک محدود کی جائے اور تمام ودیارتھیون کو بلا وصول کئے فیس اور خرچ کے تعلیم دی جائے -

اسکے بعد شریمان پنڈت تلسی رام جی کا ویاکھیان اس وشے پر ہوا کہ "جبتک خود عمل نہین کیا جاتا اُپدیش کا اثر نہین ہو سکتا - پشچات شریمان پنڈت کرپارام نے پاٹھ شالا کے لئے اپیل کیا - مبلغ دو ہزار روپیہ نقد اور پانسو من غلہ کا وعدہ ہوا جو ہر سال آیا کریگا - سکندرآبادی آریہ بھائی بڑے پریمی اور اتساہی ہین - پرماتما انکی اتساہ اور پریم مین دن دُگنی اور رات چوگنی ترقی دے - اوم شم -

۲ر دسمبر کے روز لوکل آریہ سماج کے سپتاہک جلسہ مین ایک بڑا دلچسپ سین نظر آیا - معمولی اوپاسنا اور وید پاٹھ کے بعد شریمان پنڈت تلسی رام صاحب سوامی کے چھوٹے بھائی پنڈت چھیٹن لال جی مہاراج ویاکھیان دینے کے لئے اپستھت ہوئے - ہم سمجھتے تھے کہ آپ چونکہ ہمارے بھاشیہ کار تر کے لگھو بھراتا ہین غالباً اُنکے دیرگھ وچارون مین شریک بھی رہتے ہون گے - ہمارے اس خیال کی بداہت اس امر سے بھی ہوتی تھی کہ پنڈت چھیٹن لال صاحب کالج کمیٹی کے اُپدیشک بھی رہ چکے تھے - نظر بران ہمین اُمید تھی کہ آپ آج کسی مسئلہ اہم کی تفسیر کرین گے - لیکن ایک طویل تمہید کے بعد آپنے یون دُر فشانی کی :-

کہ آریہ ورت کی دُردشا اور سماجون کے پرسپر درودھ کا کارن کیول یہہ ہے کہ آجکل اس اُجڑے دیار مین کل یُگ کا پربھاؤ ہو رہا ہے اور اس پربھاؤ کا کارن سوائے ستارون کی گردش کے اور کچھہ نہین - پنڈت صاحب یہہ کہکر بیٹھے اور اعتراضون کے ولولے اُٹھے - وہ تو شریمان سبھاپتی صاحب کی دور اندیشی کام کر گئی جنکا ایما پاتے ہی لیکچرار صاحب کے بڑے بھائی صاحب نے معترضین کو یہہ کہکر سادھ لیا کہ آریہ سماج کی تعلیم درحقیقت ایسی نہین ہے اور یہ کہ سوال

زیر بحث پنڈت چھیدن لال صاحب کی وچار کوٹی مین شامل ہے۔ ہماری منتری آریہ سماج میرٹھ کی سیوا مین صرف یہہ گذارش ہے۔ ؎ سرچشمہ باید گرفتن بمیل ؛ چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل۔

آتم پرساد

ओ३म्

तेऽग्नि मब्रुवन जातवेद एतद्विजानी हि कि मेतद्यक्ष मितितथेति॥

(پدارتھ) وے چکشو آدی دیو اشچریہ یو پرکٹ اگنی سے بولے کہ ہے جات وید تم یہ جانو کہ یہہ ادبھت پرکاش والا یکش کون ہے۔

(تشریح) ہم پہلے ظاہر کر چکے ہین کہ یہہ چند منتر استعارہ کی طور پر بیان کئے گئے ہین اس لئے پچھلے دو تین منترون کے ساتھ ملا کر پڑھنے سے ٹھیک مطلب سمجھہ مین آویگا۔ چنانچہ اُن سب دیوون نے اگنی کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ ہے جات وید (منبع زر و دولت کیونکہ شلپ ودیا مین اگنی سب سے زیادہ ضرورت کی چیز ہے اور شلپ ودیا سے دھن دولت پیدا ہوتا ہی اس لئے اگنی کو جات وید کے نام سی پکارا گیا) تو دریافت کر کہ یہہ اَدبھت پرکاش یعنی نورانی صورت والا یکش کون ہے۔ مطلب یہ ہے کہ سوریہ آدی دیوون کے بیچ مین جب برہم اپنے مہان تیج کو لیکر پرگٹ ہوا تب ان سب کو اشچرج ہوا کہ یہہ مہا تیجسوی مہا بلوان اشچریہ سروپ والا پدارتھ کیا ہی۔ اُس کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے گویا پہلے اگنی کو مقرر کیا کہ ہے اگنی تو اس اَدبھت پدارتھ کو معلوم کر کہ کون ہے؟۔ اسلئے اگنی نے کہا کہ بہت اچھا۔ چنانچہ

तदभ्य द्रवत्तम भ्यवदत कोऽसीति। अग्निर्वा ऽ अहमस्मीत्य
ब्रवीज्जात वेदा वा अहमस्मीति॥०॥०॥

(پدارتھ) اگنی اوس پرگٹ ہوئے تیج سروپ برہم کے سنمکھہ پراپت ہوا۔ برہم دیو نے اگنی سی کہا کہ تو کون ہے اسپر اگنی نے اوتر دیا کہ مین اگنی ہون۔

(تشریح) اگنی اوس نورانی پدارتھ کے سنمکھہ ہوئی۔ نورانی صورت نی کہا کہ تو کون ہے۔ اگنی نے کہا مین آگ ہون۔ مین وہ چیز ہون کہ جو کل خوبصورتی۔ تیزی۔ چمک اور دھن دولت وغیرہ پدارتھون کا منبع ہون۔ مطلب اس منتر کا یہی ہے کہ پرگٹ ہوئی پربرہم کے سامنے اگنی، جا کر کھڑی ہوئی۔ تیج مے برہم نی پوچھا،

لکون ہے؟ اوسنے جواب دیا کہ مین آگ ہون۔ روپ میرا گن ہے۔ پرکاش میرے سببسے ہوتاہے۔ جوہن دولت رتن آدی پدارتھون مین میراہی جلوہ ہے۔

شکشائین

जीवन्तम्मृतवन्मन्ये देहिनन्धर्मवर्जितम्।
मृतो धर्मेण संयुक्तो दीर्घजीवी नसंशयः॥

(ارتھ) دھرم رہت جیتے ہوئے کو بھی مُردہ کے سمان سمجھتا ہون۔ نشچے ہے کہ دھرم یُکت مرا ہوا بھی چرنجیوی ہے۔

(تشریح) سچ ہے جن لوگون کے پاس دھرم کا دھن نہین ارتھات جو منش دھرم کو گرہن نہین کرتے وہ مری کو سمان ہین یعنی ادہرمی اور پاپی آدمی مُردہ کی سمان ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ پاپی آدمی کا مرنا ہی بہتر ہے اور جو سجن دھرم یُکت ہین مرنے پر بھی اون کا نام دُنیا مین قایم رہتا ہے۔ دیکھیے مہاراجہ رام چندر یدہشٹر آدی راجے ویاس آدی رشی مُنی بابا نانک آدی بھگتون کو باوجود ہزارون اور سینکڑون برس گذر جانیکے بھی ساری دُنیا عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ مطلب یہہ ہے کہ دھرم یُکت ہو کر ہی مرنا بھلا ہے۔

धर्मार्थकाममोक्षाणां यस्यैकोऽपि न विद्यते।
अजागलस्तनस्येव तस्य जन्म निरर्थकम्॥

(ارتھ) دہرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش انمین سے جسکے پاس ایک بھی نہین ہے اوس کا جنم بکری کے گلے کے ستن سمان نشپھل ہے۔

(تشریح) اسکا مطلب یہہ ہے کہ منش شریر پاکر جس آدمی نے نہ تو دہرم ہی کیا نہ دھن اکٹھا کر کے اوسکو اچھے کامون مین خرچ کیا نہ اچھے بھوگ ہی بھوگے۔ نہ موکش ہی پراپت کی اوسکا پیدا ہونا اس طرح نشپھل ہے جیسا کہ بکری کے گلے کا تھن یعنی بکری کے گلے مین جو دو تھن جیسے لٹکے رہتے ہین اون سے کسی قسم کی مطلب برآری نہین ہوتی۔ اسی طرح اوس آدمی کی زندگی سے کیا فائدہ ہے جسنے دہرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش مین سے ایک کو بھی حاصل نہین کیا۔

दह्यमानाः सुतीव्रेण नीचाः परयशोऽग्निना॥
अशक्तास्तत्पदं गन्तुं ततो निन्दां प्रकुर्वते॥०॥

(ارتھ) دُرجن دوسرے کی کیرتی روپ اگنی سے جلکر اوسکے پد کو تو پا نہیں سکتے پرنتو اوس کی نِندا کرنے لگتے ہیں۔

(تشریح) آجکل ایسے آدمی دیکھنے مین بہت آتے ہین جو ناحق کسی کی عزت حُرمت اور وقار کو دیکھکر حسد کرتے ہین اسی کا نام للّہی بُغض ہے۔ جو شخص نیک کام کرتے ہین یا پراوپکار کرتے ہین یا کوشش و محنت کرکے دھن دولت جمع کرتے ہین۔ نالایق اور کم ہمّت آدمی جو خود کچھ نہین کر سکتے اون بھلے آدمیون کو ناحق بدنام کرنے لگتے ہین۔ بیفائدہ حسد کی آگ مین جلتے رہتے ہین دِن رات جلنا ہی اون کی سزا ہے۔

वधाय बिषया संगो मुक्तयै निर्विषयम्मनः

मनएव मनुष्याणां कारणं बन्ध मोक्षयोः॥

(ارتھ) وِشے مین آسکت من بندھ کا ہیتو ہے اور وِشے سے رہت موکش کا۔ منشون کی بندھ اور موکش کا کارن من ہی ہے۔

(تشریح) جب من وِشیون مین پھنسا رہتا ہے تب آتما کو اون کا پھل بھوگنے کے لئے بارم بار جنم لینے پڑتے ہین اسی کا نام بندھن ہے اور جن کا من وِشیون سے الگ ہوکر ایشور پرماتما کی آگیا کے انکول آچار ویوہار کرتا ہے اور سداچاری ہوکر اپنے جیون کو وِتیت کرتا ہے وہ جنم مرن سے چھوٹ جاتا ہے اسی کا نام موکش ہے۔ اسلئے منش ماتر کو چاہیئے کہ اپنے من کو سنساری تُچھ اور چھن بھنگر وِشیون سے سدا الگ رکھے۔ من بڑا ہی چنچل ہے۔ وِشیون کی طرف دوڑنا اسکا سبھاوِک گُن ہے۔ یہی پاپی من آتما کو دوشت کر دیتا ہے اس لئے جس طرح بنے من کو قابو کرنا چاہیئے۔ اگر من قابو ہو جاوے تو بس پو بارہ ہین۔

شاریرک اور ساماجک اونتّی

سنتان اونّتی

{ ویریہ پرکشا }

ناظرین! سنتان اونتی کا مضمون تو ہم پچھلے اشو مین ختم کر چکے ہین لیکن ویریہ پریکشا کا حصّہ جو سنتان اونتی سے بالکل متعلق ہے باقی رہگیا تھا اب اوس کو ہدیۂ ناظرین کرتے ہین۔

صاحبان! سینکڑون نہین بلکہ ہزارون اور لاکھون آدمی ایسے دکھلائی دیتے ہین جن کے اولاد پیدا نہین ہوتی۔ باوجود متعدد شادیان کر لینے کے بھی وہ لوگ اولاد جیسی بخشش بہا نعمت سے محروم رہتے ہین

خاصکر امیر لوگ اس مرض مین زیادہ مُبتلا ہین۔ لیکن اگر حقیقت پر غور کیا جاتا ہے تو اس بارے مین استری پُرشون کا ہی قصور ظاہر ہوتا ہے۔ ایشور پرماتمانے تو اٹل نیم باندہ دیا ہے کہ جب تندرست استری پُرش قاعدہ کے موافق پرسنگ کرین گے بلا شبہہ حمل قرار پاویگا۔ اب جن استری پُرشون کے پرسنگ کرنیسے گربھ نہین ٹہیرتا ظاہر ہے کہ اون مین کسی قسم کی کمی ضرور ہے یا تو باقاعدہ جیسا ویدک مین لکہا ہے اوس کے موافق پرسنگ نہین کیا جاتا جسکو ہم سنتان اُتپتی کے شروع مین لکہہ چُکے ہین یا استری کے رج مین یا پُرش کے ویرج مین کسی قسم کی ضرور خرابی ہے۔ ورنہ ایشور پرماتما کا باندھا ہوا نیم ٹل نہین سکتا۔ آجکل جہالت کے سبب یہ خرابی پیدا ہوگئی ہے کہ نہ تو باقاعدہ سنتان اُتپتی کے لئے کوئی یتن ہی کیا جاتا ہے اور نہ پرسنگ کرنے سے پہلے رج اور ویرج کی پریکشا کی جاتی ہے بلکہ برعکس سنتان کا مُطلق خیال نہ رکھکر صرف لذات نفسانی کے لئے استری سے صُحبت کیجاتی ہے۔ خاصکر شروع شروع مین تو اولاد کا خیال بالکل نہین ہوتا البتہ قریب اد ہیڑ عُمر ہو جانے پر خیال آتا ہے لیکن (اب پچہتائے کیا ہوت جب چڑیان چُگ گئین کہیت) اُسوقت قریب قریب علاج معالجہ کا زمانہ ہی نکل جاتا ہے بس بیچارے ہاتہہ ملتے رہجاتی ہین تب تقدیر یا ایشور پر دوش لگاتے ہین لیکن یہ اون کی سراسر بہول ہے کیونکہ اگر وہ ایشور کی آگیا کے انکول کام کرتے ضرور صاحب اولاد ہوتے۔ آجکل امیر لوگ اس مرض مین کثرت سے مُبتلا ہین دیکہئے غریب کنگالون کی یہان جن کو فاقہ پر فاقے گذر رہے ہین دس دس چہ چہ لڑکے موجود ہین برخلاف اس کے امیرون مین فیصدی پچاس لا ولد نظر آتے ہین۔ وجہ اس کی ظاہر ہے کہ فی زمانہ امیرون کی صحبت بچپن مین ہی خراب ہو جاتی ہے۔ ابہی سن بلوغت یا درجہ رجولیت کو پہونچتے نہین کہ کچے ویرج کو نشٹ کرنا شروع کر دیتے ہین۔ آٹھ دس برس کی عُمر مین شادی اور گیارہ بارہ سال کی عُمر مین گونا ہو جاتا ہے۔ بس پہر کیا تہا گونا ہوتے ہی دن رات بِشئے بہوگ مین پہنسے رہتے ہین چونکہ رج اور ویرج پُختگی کو نہین پہونچے ہوتے اس لئے اون کی وہی حالت ہوتی ہے جو کچے پہل کو درخت سے علیحدہ کرنے سے ہوا کرتی ہے یعنی جسطرح کچا پہل توڑ لینے سے بہت جلدی گل اور سڑ جاتا ہے اسی طرح کچا ویرج بہی خارج ہونے سے گندہ اور خراب ہو جاتا ہے۔

امیرون کے لڑکے صرف استری کے ذریعہ سے ہی اپنے کچے ویرج کو نشٹ بہرشٹ نہین کرتے بلکہ اون کے پیچہے دوسری نامُراد لتین بہی پڑ جاتی ہین جیسا کہ خلاف وضع فطرتی۔ جلق وغیرہ جن کے سبب سے پندرہ بیس برس کی عُمر مین ہی حضرت بالکل ناقابل اور ناکارہ ہو جاتے ہین۔

ناظرین! اب آپ ہی خیال فرمائیے کہ ایسے آدمیوں کے یہاں اولاد کس طرح پیدا ہو سکتی ہے اور اگر شاذ و نادر پیدا بھی ہو جاوے تو وہ زندہ کس طرح رہ سکتی ہے اور بفرض محال اگر زندہ بھی رہے تو وہ تندرست کسی طرح نہیں رہ سکتی۔ اپنی زندگی کے دن پورا کرنے تک ہمیشہ روگی۔ دربل اور زندہ درگور رہیگی۔

علاوہ امیروں کے بعض استری پُرش ایسے بھی دکھلائی پڑتے ہیں جو دیکھنے میں رشٹ پُشٹ موٹے تازے اور تندرست معلوم ہوتے ہیں۔ بھوک اچھی لگتی ہے غذا اچھی کھاتے ہیں لیکن اُن سے اولاد پیدا نہیں ہوتی۔ ایسے آدمی اولاد کے لئے کئی کئی شادیاں بھی کر لیتے ہیں مگر پھر بھی اُن کے سنتان نہیں ہوتی۔ اصل میں اس قسم کے لوگ بھی غلطی کرتے ہیں۔ متعدد شادیاں کرنے سے پہلے اُن کا فرض تھا کہ جب پہلی استری سے سنتان نہیں ہوئی تھی تب اپنی اور استری کی پریکشا کراتے کہ دونوں میں سے کس کا قصور ہے لیکن ایسا نہ کر کے استری کا قصور فرض کر کے جھٹ دوسری شادی کر لیتے ہیں۔ اگر اوس کے بھی سنتان نہ ہوئی تو فوراً تیسری کر لیتے ہیں۔ لیکن بیوقوف یہ نہیں سوچتے کہ شاید ہمارا ہی قصور ہو۔ مگر سوچے کون جہالت نے تو اندھا کر رکھا ہے۔ استریاں علیحدہ گنڈے تعویذ کراتی پھرتی ہیں۔ مرد الگ ہی پریوگ کرانے میں مشغول ہیں۔ ان سارے دکھوں کا مول کارن صرف مور کھتا ہے۔ اگر ویدک کے انکول عمل کیا جاوے اور ویرج کی شروع میں پریکشا کر لیجاوے تو یہ دقتیں کبھی پیش نہ آویں۔ اس لئے یہ نہایت ہی ضروری بات ہے کہ استری پُرش جب سنتان اُتپن کرنے کا ارادہ کریں گربھ استھاپن کرنے سے پہلے رج اور ویرج کی پریکشا ضرور خود کر لیں یا کسی وید سے کرا لیں جب معلوم ہو جاوے کہ دونوں کا رج اور ویرج شدھ ہے تب گربھ استھاپت کریں اور اگر کوئی نقص ہو تو اوس کا علاج کراویں۔ (باقی آیندہ)

مُفید اور کارآمد باتیں

برتنوں، شیشیوں اور پارسلوں پر جو مُہریں لگائی جاتی ہیں اون کا مصالح عام لوگ صرف لاکھ کو پگھلا کر اور اس میں سیندور ملا کر بتیاں بنا لیتے ہیں۔ لیکن یہ بتیاں مُہر لگانے کے لئے اچھی نہیں ہوتیں اس کی لگائی ہوئی مُہر بہت جلد ٹوٹ جاتی ہے اور اس میں صفائی بھی عمدہ نہیں آتی۔ نیز خوشرنگ بھی نہیں ہوتی اسلئے ہم مختلف رنگوں کے نہایت عمدہ کئی ایک نسخے درج کرتے ہیں۔

نیلے رنگ کا مصالح - چپڑا ۱ حصہ - تارپین کا تیل ۶ حصہ - رال ۳ حصہ - کھریا مٹی ۲ حصہ

نیل ۲ حصہ چپڑے۔ تارپین اور رال کو ایک لوہے کے برتن مین ڈال کر آنچ پر پگھلاوین۔ جب خوب پگھل جاوین تب کھریا مٹی اور نیل کو باریک پیسکر اوس مین ڈالکر خوب ہلاوین۔ جب اشیا آپس مین خوب مل جاوین تب اس مصالح کو گرم رہتے رہتے چھان لین اور سانچون مین ڈھالکر بتیان بنالین۔ سانچے پیتل کے ہونے چاہئین۔ ڈھالنے سے پہلے سانچون کو خوب صاف کر کے اون مین ذرا تیل چپڑ دینا چاہئے تاکہ سرد ہونے پر بتیان اچھی طرح سے نکل آوین۔

اس مصالح سے جو مہر لگائی جاویگی وہ نہایت پائدار خوشرنگ ہوگی اور جلدی نہین ٹوٹیگی۔

مُہر لگانیکے لیئے سیاہ رنگ کی بتیان - رال ۳ چھٹانک - چپڑا ایک چھٹانک - کاجل ۴ چھٹانک تارپین کا تیل ایک چھٹانک - رال چپڑے اور تارپین کو آنچ پر پگھلاؤ جب اچھی طرح مل جاوین تب کاجل کو باریک پیسکر اس مین ڈال دین اور خوب ہلا کر چھان لین اور سانچون مین ڈھال کر بتیان بنالین - اس سے بڑی چمکدار سیاہ رنگ کی مُہر لگتی ہے۔

مُہر لگانیکے لئے ہرے رنگ کی بتیان - چپڑا ۵ حصہ تارپین کا تیل ۴ حصہ - رال ۸ حصہ کھریا مٹی ۲ حصہ نیل ۳ حصہ ہڑتال ۶ حصہ چپڑے اور رال کو تارپین کے تیل مین ڈالکر آنچ پر پگھلاؤ - جب خوب پگھل جاوین تب کھریا مٹی نیل اور ہڑتال کو باریک پیسکر اُس مین ڈال کر خوب ہلا دو تاکہ آپس مین اچھی طرح مل جاوین پھر چھان کر سانچون مین ڈھالکر بتیان بنالو اس سے نہایت شوخ ہرے رنگ کی مُہر لگیگی۔

سُرخ رنگ کی بتیان - چپڑا بارہ حصے - تارپین کا تیل ۶ حصہ - سندھور ۹ حصہ - کھریا مٹی ۳ حصہ سب کو پگھلا کر اور چھان کر سانچون مین ڈھال لین۔

زرد رنگ کی بتیان - چپڑا ۷۶ حصہ رال ۴۵ حصہ تارپین کا تیل ۸۵ حصہ - کھریا مٹی ۱۵ حصہ ہڑتال ۴۵ حصہ چپڑے اور رال کو تارپین کے تیل مین پگھلاوین - کھریا مٹی اور ہڑتال کو خوب باریک پیسکر اُسمین ڈالین - جب خوب مل جاوین تو چھان کر سانچون مین ڈھال دین نہایت عُمدہ زرد رنگ کی مُہر لگیگی۔

علوم وفنون

علم کیمیا

{سلسلہ کیلئے دیکھو آریہ بندھو جلد ۳ نمبر ۵ کا صفحہ ۱۳۹}

جب دو مرکب اجسام آ ب اور س د آپس مین ایکدوسرے پر اثر کرتے ہین تو علیحدہ گی اور ہلاوٹ دونون ساتھ ہی

واقع ہوتے ہین - جب یہہ فعل یعنی جب دو مرکب اجسام آپس مین ایک دوسرے پر پورا پورا اثر کرتے ہین تو اس تبدیلی کو ڈبل ڈیکمپوزیشن کہتے ہین - جبکہ دونون آ ب اور س د علیحدہ کئے گئے ہون لیکن اوسی وقت آ د اور س ب دونون مرکب بہی پیدا ہوتے جاتے ہین - اگر مذکورہ بالا دونون مرکب اجسام کی تبدیلی کے ساتھ واقع ہوگی تو آپس مین ملے ہوئے چار مرکب بنینگے یعنی آ ب س د - آ د - اور س ب ڈبل ڈیکمپوزیشن اکثر واقع ہوتے رہتے ہین -

بعض موقع پر جبکہ ایک مرکب آ ب ایک جسم س کی طاقت سے علیحدہ نہین ہوسکتا چاہے اوسکو سخت گرمی بہی پہونچائی جائے تو چوتھے جسم د کی زیادتی - اگر یہہ د کے ساتھ کشش کیمیائی رکھتا ہے جبکہ س اور ب مین بہی کشش کیمیائی ہوتی ہے اجسام کی علیحدگی کا موجب ہوجاتی ہے اسی طرح اوکسائڈ آف الیومنیم چارکول سے سفید گرمی کے درجہ تک بھی ڈیکمپوز نہین ہوتا - لیکن جب کلورائین گیس اوس مرکب پر سے گذارا جاتا ہے تو بوجہہ کلورائین کے الیومنیم کے ساتھ کشش کیمیائی رکھنے اور کاربن مین اوکسیجن کے ساتھ کشش کیمیائی ہونیکے ڈیکمپوزیشن واقع ہوتا ہے - اس سے ہمکو دو چیزین حاصل ہوتی ہین - کلورائڈ آف الیومنیم اور اوکسائڈ آف کاربن جب تین یا اس سے زیادہ اجزا والے مرکبون کو بہت زیادہ گرمی پہونچائی جاتی ہے تو مرکبات مذکورہ ایسی مضبوط ترکیب اختیار کرلیتی ہین کہ ممکن درجہ حرارت تک وہ اجزا علیحدہ نہین ہوتے -

اگر ایسے مرکبات کو کسی ایسی چیز کے ساتھ گرمی پہونچائی جائے جو کہ ان عناصر مین سے کسیکے ساتھ زیادہ مضبوطی سے پیوست ہونیکی خاصیت رکہتی ہو تو باقیماندہ عناصر بہی زیادہ مضبوطی سے ملکر نئے مضبوط مرکبات پیدا کرتے ہین - (باقی آئیندہ) -

---

جیون وِدیا

(سلسلہ کیلئے دیکھو آریہ سدھو جلد ۳ نمبر ۵ کا صفحہ ۱۴۹)

زرخیز زمین چکنی ہونے کے علاوہ سوراخدار اور قابل تحلیل اجزاؤن سے پر بہی ہونی چاہئے - کیونکہ جو غذائیت پودہونکو درکار ہوتی ہے وہ زمین مین سے ہی پانی مین حل ہوکر اُن کی جڑون مین پہونچتی ہے - اسلئے زمین پانی مین تحلیل ہونیوالی ہونی چاہئے تاکہ وہ اوس مین سے غذائیت کو بہاکر درختون کی جڑون تک لیجا سکے -

زمین مین کچھہ مقدار ریت کی ہونے سے وہ سوراخدار ہوتی ہے اور ہر ایک زرخیز زمین مین چکنی مٹی - چونے اور پھوس اور ریت کا ہونا ضروری ہے - گو ریت بذاتِ خود زرخیز نہین بلکہ چکنی مٹی چونے اور پھوس کے بغیر یہہ بالکل بنجر

ہوتی ہے۔ ریت اصل مین نہایت چھوٹے چھوٹے سنگریزے ہوتی ہین جن کو بہتا پانی چٹانون پر سے بہا کر اپنے
ساتھ لاتا ہے۔ یہہ ذرّے سلسٹ الیڈ کی قسم سی نہایت چھوٹے اور بیقاعدہ شکل کے ہوتے ہین اسلیئے جس جگہ مین
ریت ملائی جاتی ہیہ اوسکو قابل تحلیل اور سوراخدار بنا دیتی ہے۔ پھوکی زرخیز زمینون مین زندگی کی عناصر پیدا کرتی
ہے اور چکنی مٹی وچونہ پرورش کا کام دیتے ہین۔ ریت زمین کو اس قابل بنا دیتی ہے کہ پانی اچھی طرح سے اوسکے
اندر باہر آجا سکے۔

چار لازمی عناصر یعنی آکسیجن ہائیڈروجن۔ نائیٹروجن اور کاربن کے علاوہ ۱۱ عناصر اور ہین جنکو نیچر زندہ اجسام
کے بنانے مین استعمال کرتی ہے۔

ان چار عناصر مین سے صرف دو آکسیجن اور کاربن ایسے ہین جو سیدھے ہوا سے پتّون کی راہ ہوائی شکل مین
درختون کے اندر جاتی ہین۔ گو یہہ دونون عناصر بھی جڑون کی راہ سی دوسری حالتون مین پودھون کے اندر
جاتی ہین مگر باقی کے گیارہ عناصر صرف جڑون کے رستے نباتات کی اندر داخل ہوتے ہین۔

ابتک علم سائنس نی ۷۶ عناصر دریافت کئے ہین ان مین سے پندرہ زندہ اجسام کی ساخت مین کام آتے
ہین۔ ان مین سے ۴ ایسے ہین جو ترکیب الیہ رکھتے ہین۔ اون کی نام جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے یہہ ہین:۔
آکسیجن ہائیڈروجن۔ نائیٹروجن۔ کاربن۔ باقیماندہ ۱۱ عناصر کے نام حسب ذیل ہین:۔
پوٹاسیم[1]۔ سوڈیم[2]۔ کیلسیم[3]۔ میگنشیم[4]۔ الیومینیم[5]۔ لوہا[6]۔ مینگنیز[7]۔ فاسفورس[8]۔ سلفر یعنی گندھک[9]
سلیکس[10]۔ کلورائین[11]۔ (باقی آئندہ)

ویر راجپوتون کے تذکرے

(سلسلہ کیلئے دیکھو آریہ ہند ہو جلد ۳ نمبر ۵ کا صفحہ ۱۴۹)

لیکن اب وہ زمانہ آگیا کہ اوسکے جان سے پیارے متعلقین کی حاجتون نے اوسکو نہایت متردد اور فکرمند
کر دیا۔ اوس کی محلون مین رہنے والی پردہ نشین بیوی کو غیر محفوظ غارون مین رہنا پڑا اور اوسکے نازپروردہ بچے
جو کہ تخت و تاج کے وارث تھے اوسکے سامنے بیٹھے ہوئے کھانیکو ترستے تھے اور مغل ان کی تعاقب مین اس طرح
لگے ہوئے تھے کہ پکا پکایا بھوجن چھوڑنا پڑتا تھا کیونکہ بعض اوقات اوسکے کھانیکے لئے وقت بھی نہین ملتا
تھا۔ ایک موقع پر اوس کی رانی اوس کے بیٹے کی بہو مول کی آٹے کی روٹیان بنا رہی تہین جن مین سی ایک روٹی

اس وقت ہر ایک کو تقسیم ہونیکو تہی - آدہی فی الحال کہانے کے لیئے اور آدہی دوسرے وقت کے واسطے رکہنے کے لیئے - پرتاپ علیحدہ بیٹہا ہوا گردش روزگار پر وچار کر رہا تہا جبکہ اوس کی لڑکی کی دردناک چیخ نے اوسکو اپنے خیال سے ہٹا دیا - ایک جنگلی بلی آنکہ بچا کر رکہے ہوئے کہانے کو اوٹہا کر لیگئی تہی اور بہوک کی آہ نے اوس لڑکی کی چیخوں کو ناقابلِ برداشت کر دیا تہا - اس لمحہ سے بیشتر پرتاپ سنگہ کی طبیعت پر کبہی صدمہ نہ پہونچا تہا اوسنے اپنے لڑکوں اور رشتہ داروں کو معرکۂ کارزار میں قتل ہوتے ہوئے دیکہا تھا لیکن اوسنے کبہی آنسو نہ بہایا تھا - کیونکہ راجپوت اسی کام کے لئے پیدا ہوتا ہے - لیکن اوس کی بہوکے بچوں کی چیخوں نے اوس کو آگ بگولا کر دیا اور بیساختہ اوس کی زبان سے نکلا کہ افسوس ہے ایسے راج پر جس میں یہہ حالت ہو اور اوسنے اکبر کو سختی سے باز آنیکے لئے ایک خط لکہا -

اس اطاعت کے اظہار سے اکبر بہت ہی خوش ہوا اُسنے اپنی رعیت میں عام خوشی منانیکا حکم دیا اور وہ چہٹی پرتھوی راج کو جو کہ راجہ بیکانیر کا چہوٹا بہائی تہا دکہائی کیونکہ وہ ہمیشہ پرتاپ سنگہ کی تعریف کیا کرتا تہا پرتہوی راج نے اکبر کو یقین دلایا کہ یہہ کسی دوسرے آدمی کی کارسازی ہے وہ بہادر راجپوت ہرگز ہرگز اطاعت نہیں کر سکتا اور بادشاہ سے اس امر کی اجازت حاصل کی کہ وہ پرتاپ سنگہ سے اس معاملہ میں خط و کتابت کر کے فیصلہ کر لیوے چنانچہ اوسنے پرتاپ سنگہ کے پاس جو خط بہیجا وہ ہم آیندہ کے پرچہ میں ہدیۂ ناظرین کرینگے -

مُراسلات و متفرقات

(نامہ نگاروں کی رائے کا ایڈیٹر ذمہ دار نہیں ہے)

پربرہم پرماتمن نے جمیع مخلوقات سے حضرت انسان کو بلحاظ تمیز نیک و بد (جو درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو * ورنہ طاعت کیلیئے کچہہ کم نتہے کر و بیان) اشرف المخلوقات اور باعتبار نظم و نسق و عدل و انصاف کے ملک کائنات بنایا ہے - نیچرل لا اس مسئلہ کو ثابت کر رہا ہے کہ انسان کا بلند اور سید ہا قامت خمیدہ قد والوں کا سردار ہے -

یہہ شرف اور یہہ عزت یہہ قدر اور یہہ منزلت قوم کو اوسی وقت تک میسر رہتی ہے جبکہ وہ الیشوریہ حکم (وید آگیا) کو پالن کرتے ہوئے اپنی قوم کو اپنا ہی جسم جانیں - قوم کی عزت کو اپنی عزت اور اوسکے زوال کو اپنی برائی ہی خیال کرنا کیا نہیں بلکہ اپنی زندگی کا ثمر شیریں سمجہیں - ہر ایک سماج یا سوسائیٹی کی سرافرازی اور کامیابی تب ہی ہے

کہ جبتک وہ متفق الراے ست دہرم آوردہ پکشپات رہت ہون خودغرضی خودنمائی کی بیجا اور بیہودہ خیال نے اون کی خرمن دماغ سے عقل و شعور کے دانہ کو نیست و نابود نہ کیا ہو کیونکہ درصورت نفاق اور فساد اور بُرے ہونے کے خیال کی آتش زوال شعلہ زن ہوکر مقاصد دلی سے منحرف کر پامال کر دیتی ہے - پرتھی راج شاہ دہلی اور جیچند والی قنوج کے تواریخی واقعات روز روشن کی طرح شاہد ہین -

جسوقت کوئی قوم باہمی فساد و نااتفاقی سے اودیا اندہکار مین ظلم کی گرم بازاری کرتی ہے تو پرم پتا پرمیشور اوس کو کسی عادل متفق الرای دہرم آوردہ قوم کا خادم بنا دیتا ہے - یہی سلسلہ زمانہ سلف سے مروج ہے اور آیندہ قایم رہیگا - کیونکہ قوانین ایزدی رد و بدل سے مبرا تخفیف اور تجدید سے کہین دور ہین جسکا شمار ہی نہین - معروضہ بالا مضمون سے یہ ثابت ہوا کہ نیک کام کے انجام دینے کا اور پرم پتا پرمیشور کی آگیا اون کی پالن کرنیکا مستقل ذریعہ اور پختہ وسیلہ باہمی ہمدردی کا استقبال اور اختلاف راے اور تعصب کا تعاقب ہے یعنی سلوک کا بڑھانا اور نفاق کا مٹانا - کسی عالم کا قول ہے ؎ دو دل یک شود بشکند کوہ را ؞ پراگندگی آرد انبوہ را -

لیکن برخلاف مذکورہ بالا نویدن کے اکثر خیر خواہان پبلک جو کہ عقلاے فہیم اور حکماء ندیم ہین اور پبلک کے اگوا تسلیم کئے جاتے ہین اس مین ترقی ہونا تسلیم کر رہے ہین کہ ایک دوسرے کے برخلاف شمشیر قلم تحریر کارزار مین جولان کرین (م ؎ جنگ و صلح بے محل ناید بکار ؞ جای گل گل باش و جاے خار خار) لیکن اس سے آخر نتیجہ کیا یعنی زوال - (چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی) نہین معلوم کہ ہمارے رہنما اس کمبخت زوال ہی کا کمال جانتے ہین (برین عقل و دانش بباید گریست) ہاشوک کہ یہہ کمبخت باہمی کینہ بھارت سنتان کا جو کہ افضل خطاب سے مخاطب کیجاتی تہی اور روے زمین کے علوم و فنون کی معدن مخزن اور منبع مشہور تہی جبلی ہی خاصہ ہو گیا ہے کہ جو اس نیم بسمل بھارت سنتان کو غارت کر پامال اور نیست و نابود کریگا اور ہلاکت کی ثمر تلخ گلا گھونٹ کر چکہا دیگا - اس کمبخت بھارت سنتان کو اوہ متواتر عرصہ دراز سے ہی کر دیا تہا لیکن پرم پتا کا ہی کا ہے اس کی واسطے حکیم دانا بہیجتے رہے ہین اور وہ حکیم بہی ایسے ٹھگو حکیم نہین بلکہ جنہون نے اپنی جان شیرین بھی نسخہ شفا مین تحریر کر دی - عرصہ قلیل ہی منقضی ہوا ہے کہ اس کی شہادت کا شربت سوامی جی مہاراج ہر ایک فرد بشر کو حافظ بنا گئے ہین -

اس کمبخت کی سایہ عاطفت مین جو کمیٹی یا سوسائٹی تہی اوس کی ممبری بظاہر خیر خواہ پبلک لیکن باطن مین

مطلبی یا نام کی خاطر قومی خدمت سے کوسون دور سماجک بار سے بالکل سبکدوش یا حضرت زر کی بیدرم غلام بر سر عیت
یہی فکر ہر گھڑی یہی دہیان کہ ہم نامور ہون ہم ہی بڑے ہون۔ اس خیال کے آدمی میری رای ناقص مین وہ ڈاکو
ہین یا زہر قاتل جو کہ پبلک مین ناانصافی کی نیو دہرتے ہین اور پبلک خدمت کرنا نام اور بڑائی کے لئے چاہتے
ہین۔ یہہ خدمت بڑائی اور نام کے لئے ہی نہین ہے بلکہ ویدک آگیا انوسار ایک رِن (قرض) ادہیرن یعنی سبکدوش
ہوتا ہے۔ لیکن بھارت سنتان مین یہ معاملہ اسوقت منعکس سا ہے۔ اوپر کی تحریر سے میرا یہہ منشا ہرگز نہین ہے
کہ ذی خیر خواہون کی عزت پبلک کرے بلکہ یہہ ہے کہ جو پبلک کی بہبودی مین تن من دھن سے کوشان ہے اوسکی
خود ہی عزت ہوگی اور قوم اوسکو قرۃ العین کی طرح محفوظ رکھیگی۔

اے صاحبو! اس میری عرضداشت کا یہہ مطلب نہین ہے کہ بھارت کی سبہی نر اس طرح ہین۔ نہین نہین
یہ بالکل نہین۔ یہہ خیال تو خواب مین بھی نہین لانا چاہئے کیونکہ انیک بھارت بھوشن اپنے بھائیون کی بھلائی
کو صدق دل سے چاہتے ہی نہین بلکہ اپنے ست اودیوگ سے قوم کے دلون کو تسخیر کر رہے ہین۔

لیکن ہان مین یہہ ضرور کہونگا کہ ان باگمبر دہاری سیارون کو دور کرو۔ اوم۔ شم۔

نویدک ۔ کندن سنگھ ورما از کنعان پور۔ ضلع بہیر۔ پوسٹ آفس مئو خاص

ڈی۔ اے۔ وی اسکول میرٹھ

{سلسلہ کیلئے دیکھو آریہ سندیشہ بابت ماہ نومبر کا صفحہ ۱۴۸-}

ڈیر مسٹر ایڈیٹر! کیا آپ کو یاد نہین ہے کہ اسکول کھولنے کا اعلان دینے کے بعد یہہ عذر کتنی زبانون پر تہا کہ ہم
اپنے پوزیشن کا ہرج گوارا نہین کرسکتے اور نہ ہمنے وعدہ کیا تہا کہ ہم عملی کام مین انٹرسٹ لینگے۔ عہدہ داری کی کرسیان
توڑنے مین سیر ہونیوالی بزرگوارون کی طرف سے اس بیرخی کا اظہار بڑے سے بڑے کارکن ممبر کے جوش کو فرو کرنے کے
لئے کافی تہا لیکن ہماری پنجابی سپرٹ کہان ہار ماننے والی تہی۔ اس بات کو جانتے ہوئے کہ ہمارے سا تہیون کو ہم سے سخت
نفرت ہے اور نیز اس بات کا علم رکہتے ہوئے کہ مشعل پرچارک مہاشیون کے ہاتہ مین ہے ہمنے کندھا ڈالنا مناسب
نہین سمجہا۔ شرمیان ڈاکٹر رامچندر صاحب۔ ورما اپنی معمولی سرگرمی کے ساتہہ اسکول فرنیچر تیار کروا نیمین مصروف
تہے اور اسکول کے افتتاحی جلسہ سے متعلق کام کر رہے تہے۔ اونہین فرصت کہان تہی کہ ان کامون کو چہوڑکر
سنی اور کام کی سدھ لین۔ لیکن میری گذارش پر اونہون نے ماہواری چندہ کے انتظام کی جانب توجہ مبذول

فرمائی ہیمبران یونین نے مجھے سکرٹری بنانیکے بعد کبھی اس بات کا خیال تک نہین کیا کہ اس جماعت متفقہ کی کام
بھی کچھہ ہے یا نہین ؟ - مین نے اور ڈاکٹر صاحب نے بہ تجویز خود ایک رجسٹر خریدہ کہولکر میرٹھہ تو اسی آریہ گنون سے
ماہواری امداد کے وعدے درج کرنا شروع کردئے - اُدہر اسکول کُھلنے کی تاریخ قریب آگئی - اسٹاف کی بھرتی ہماری
پرچاری لیڈر بابو گنگا پرساد صاحب ایم - اے - مشہور ڈپلومیٹک پنڈت تُلسی رام صاحب سوامی اور خوش اعتقاد
بابو مرلیدھر صاحب کے زیر اہتمام تہی - اس مصروفیت مین پیرو مرشد کی زبان سی یہہ کلمہ صادر ہوا کہ پنڈت اُمراؤ سنگہ
صاحب نے اسکول کی خدمت کے لئے سرکاری ملازمت ترک کردی ہے اور وہ دو ایک روز مین داخل میرٹھہ ہونے
والے ہین - استمزاج پر معلوم ہوا کہ پنڈت صاحب کو اسکول کی ہیڈ ماسٹری پر مامور کرنا منظور ہے - ان ظاہری واقعات
کے سامنے کیسے چون وچرا کا یارا تہا - ہرچند ہماری یہہ رائے تہی کہ پنڈت امراؤ سنگہ ایسے عالم بےمثل اور فاضل متبحر
کے لئے مڈل سکول کی ہیڈ ماسٹری ایک بالکل ناموزون کام ہے اور باوجود احتیاط کے یہہ رای ہماری لبون
تک بھی آچکی تہی لیکن چونکہ اس کلمۂ کفر کو کمیٹی کے جلسہ مین زبان پر لانا اپنے برخلاف کثرت رای کی تنور مین ایندہن
جھونکنا تہا - اسلئے ابتدای عشق سمجھکر اختلاف کو بالائے طاق رکھہ دیا گیا - مگر واہ رے ہمارا پنجابی ہونا ! یار
لوگون کو کب نیند آتی تہی جبتک ہمارے ناچیز وجود سے نفرت کرتے ہوئے اپنے ملنے والون کو ہمارا دوست دیکھین
موقع پاکر ایک گرگ باران دیدہ نے بمصداق اسکے کہ آب نادیدہ وموزہ کشیدہ ہماری مہربان شرما پنڈت
امراؤ سنگہ صاحب کے کان مین یہہ منتر پھونک ہی تو دیا کہ ڈاکٹر رامچندر ورما اور جے رام شرما آپکے شترو ہین ان
اوستادیون کی یہان کسی کو خبر تک نہتی - ڈاکٹر رامچندر صاحب ورما اس دُھن مین لگے ہوئے تھے کہ اسکول کا افتتاحی
جلسہ کامیابی کے ساتھ ہو - یہہ آپ ہی کا کام تھا کہ راؤ امراؤ سنگہ صاحب مرحوم کو نہ صرف جلسہ کا پریزیڈنٹ ہونیکے
لئے آمادہ کردیا بلکہ راؤ صاحب موصوف سی پانچہزار روپیہ کے چندہ کا وعدہ بھی کروا دیا - جب راؤ صاحب سے یہ کہا گیا
کہ موقع جلسہ پر کچھہ نقد دان دینا مناسب ہے تو اونہون نے فرمایا کہ سردست روپیہ کا انتظام ہونا مشکل ہے - لیکن
ڈاکٹر صاحب نے اوسی وقت پانسو روپیہ راؤ صاحب کو اپنے یہان سی منگوا دیا جو عین جلسہ کے موقع پر نقد ادا کردیا گیا
اور جسکا بہت اچھا اثر پڑا - یہہ کام ہے ڈاکٹر رامچندر صاحب ورما کی جنہین اب منشی لچھمن سروپ صاحب اسکول کے
شترو - نیری اور قیمین ڈکارنیوالے وغیرہ نامون سے یاد کرتے ہین منشی صاحب کو چاہئے تہا کہ اس قسم کی دشنام دہی سے
پہلے اپنے گریبان مین مُنہہ ڈالتے اور غور سے سُنتے کہ اونکے انتفس کی آواز بھی بانگ گیٹ ہے یا کچھہ اور ؟

ع سینے کو چمن بنائین گے ہم ؛ گل کہائین سے گل کہلائین گے ہم -

(باقی دارد)

لڑکیون کی تعلیم

نمبر ۴

ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا کہ پچھلے نمبر مین ہمنے لڑکیون کیلیئے تعلیم کا قابل عملدرآمد مسودہ تیار کرنے اور جس قسم کی تعلیم و تربیت کی اُن کو ضرورت ہی بہم پہونچانیکا آسان طریقہ یہہ نکالا تہا کہ پہلے لڑکون کی موجودہ حالتِ تعلیم اور اون کو درسگاہون کی کیفیت پر اچہی طرح غور کیا جاوے اور پہر جو جو اُن سے فواید اور نقصان مترشح ہوئے ہین اون کے تجربہ سے لڑکیون کی تعلیم کے لئے فائدہ اوٹہایا جاوے۔ اس سے آسان اور عمدہ ترکیب فی الحال ہماری سمجہہ مین نہین آتی۔ اس مین شُبہہ نہین ہے کہ اعلیٰ تعلیم جس سے آجکل کالج کی تعلیم سے مُراد لیجاتی ہے در حقیقت کئی لحاظ سے برکتون کا چشمہ ہے۔ یہہ دماغی قوتون اور قوائے ذہنی کو خوب نشو و نما کرتی ہے۔ یہہ علوم و فنون کی تحقیقات کرنے اور کسی خاص علم مین اپنے مطالعہ کو تا زیست جاری رکہنے کے لئے دل کے کواڑ کہول دیتی ہے۔ اس تعلیم کی بدولت کام کرنیکے لیئے ایک بڑا بہاری میدان پیش نظر ہو جاتا ہے لیکن اس کے لئے ہین سب سے پہلے تین چیزین درکار ہوتی ہین۔ وقت۔ صحت۔ دولت۔ سب جانتے ہین کہ اگر کوئی کالج کی تعلیم کو تکمیل کرنا چاہے اور حُسن اتفاق سے اوسے ناکامی کا مُنہہ نہ دیکہنا پڑے تو ۲۲ سال کی اوسط رکہہ لینی چاہئے۔ اب اس کے مقابلہ پر لڑکیون کی حالت کو دہیان مین لائیے کہ اون کا عام طور پر تحصیل علم کے لئے اتنا وقت نہین لیا جا سکتا ہے بڑے بڑے شہرون مثلاً کلکتہ۔ بمبئی۔ مدراس وغیرہ کے خاص خاص آدمیون کی بحث کو اگر نظر انداز کیا جاوے جنکی سوشیل حالت افراط و تفریط پر ہے اور جو اپنے اوضاع و اطوار کے باعث سب سے علیحدہ نظر آتے ہین تو پایا جاویگا کہ ملک کی موجودہ حالت کے مُطابق کچہہ آب و ہوا کے لحاظ سے کچہہ اور بیسیون وجوہات سے (جن پر اس آرٹیکل مین بحث کرنا مدعا و مدنظر نہین ہے) عوام الناس کیا امیر اور کیا غریب کیا اوسط درجہ کے لوگ اپنی لڑکیون کی شادیان پندرہ سولہ برس سے زیادہ نہین روک سکتے۔ لڑکون کی شادیان بیس بائیس حد پچیس برس تک روکی جا سکتی ہین اور اس حالت مین بہت دقتین بہی نہین اوٹہانی پڑتی ہین کیونکہ لڑکے اور لڑکیون کی شادیون مین سات آٹہہ سال کا تفاوت رکہنا ضروری سمجہا جاتا ہے۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ جو طریقہ لڑکون کو کالج کی تعلیم دینے کے لئے موزون ہے وہ لڑکیون کے لئے ہرگز نہین یعنی ملک کی موجودہ حالت کے لحاظ سے جسکے بدلنے کو بہی (اگر دلیل کیلیئے تسلیم کر لیا جاوے) کم از کم ایک صدی درکار ہے عوام الناس اپنی لڑکیون کی شادیان ۲۲ برس کی عمر تک نہین روک سکتے۔ (باقی آیندہ)

کیا عورتوں کیلئے پردہ داری مفید ہو سکتی ہے یا مضر؟

پریہ مہاشئے ایڈیٹر آریہ ہند ہوصاحب نمستے۔ صاحب من آپکے پرچہ اخبار گوہریار ماہ گذشتہ اکتوبر مین جو مضمون خلاف پردہ داری گھونگٹ مستورات ہندوستانی منجانب منشی امیرچند صاحب آریہ مسافر شایع ہوا ہے اور جسپر یہ نوٹ ہے کہ جو صاحب پردہ داری کی تائید مین ہون وہ اپنی رائے کا اظہار کرین تاکہ معلوم ہو کہ رائے دہندہ کس لیاقت کے آدمی ہین" نوٹ کے اس فقرہ سے جس مین لیاقت کا اندازہ شامل کیا گیا ہے مجھے خوف ہے کہ آیا مسئلہ رائے طلب پر صرف علما و فضلا اور اچھے تعلیم یافتہ لوگ رائے دہی کا حق رکھینگے یا اوسط اور معمولی عقل کے آدمی بھی اپنے دلی خیالات کا اظہار اس بارہ مین کر سکینگے؟ چونکہ مجھہ مین کوئی قابلیت نہین ہے اور نہ مین بہترین تعلیم یافتون مین سے ہون اور نہ علمی و تاریخی معاملات سے واقفیت رکھتا ہون اس لئے میری ہمت اس بارہ مین بہت ضعیف تھی لیکن نوٹ مین صراحتاً کوئی خصوصیت رائے دہندون کی نہین پائی گئی اور میرے دلی خیالات و ادراک باطنی نے بہت پس و پیش کے بعد مجھکو اس بات پر مجبور کر دیا کہ مین اپنے سیدھے سادے ٹوٹے پھوٹے دلی خیالات کو جو میرے ذہن مین پیدا ہوئے ہین اونکو ظاہر کردون۔ لہذا مین اپنے دلی خیالات ذیل مین ظاہر کرتا ہون۔ مناسب سمجھئے تو اپنے اخبار کے کسی گوشہ مین جگہ دیجئے گا۔

اولاً معترض صاحب کا امر پردہ داری مروجہ انسانی کو قدرتی معیار سے جانچ پرتال کرتے ہوئے اوسکی نفی مین تمثیل حیوانی بندر و بندریا کی دینا اور اوسی تمثیل کو انسان پر گھٹا کر یہ ثابت کرنا کہ پردہ داری قدرتی نہین ہے میری رائے مین یہ تمثیل حیوانی و نیز بے پردگی عورات بمبئی و گجرات کی انسانی پردہ داری کے قدرتی نہ ٹھیرانے کے لئے تسلی بخش نہین ہے کیونکہ سرسری نگاہ سے اگر یہ معلوم بھی ہوتا ہو کہ بلحاظ پیدایشی یکسان حالت کے نر و مادہ کی انسانی و حیوانی جنسون مین بظاہر کوئی آثار قدرتی پردہ کا نہین پایا جاتا تاہم گہری نگاہ ڈالنے سے پہلے جو فرق صریح درمیان حیوانی و انسانی کے ہے اوس کو سمجھنے اور مان لینے سے ہر شخص بخوبی یہ معلوم کر سکیگا کہ انسانون مین پردہ داری کا وجود قدرتی ہے۔ خود قدرت نے اپنی سرشٹی نیم کے مطابق حیوانون اور انسانون مین جو فرق ازلی قایم کر دیا ہے وہ ایسا صاف نمایان ہے جسکو ایک بچہ بھی جان سکتا ہے اسلئے اوس کی زیادہ شرح کرنیکی اس جگہ ضرورت نہین ہے۔ اب حیوانون کی مثال سے انسانکو علیحدہ کر کے دیکھا جاوے تو اون کی عنصری پیدایش ایک ایسی اعلیٰ درجہ پر پائی جاتی ہے جو تمام دیگر عنصری پیدایشون پر فوقیت رکھتی ہے۔ اور نہ کسی دوسری مخلوق عنصری پیدایش کی تمثیل صادق آتی ہے نہ گھٹائی جا سکتی ہے اور وہ خود اپنے لئے ایک تمثیل بے نظیر ہے جس کی کوئی تمثیل نہین ہو سکتی۔ اب دیکھنا چاہئے کہ انسانی پیدایش مین وہ کون ایسا

جزو ہے جس سے اوس کو سب پر ترجیح و فوقیت حاصل ہے - اندک غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جسم انسانی مین قدرت کاملہ
نے وہ ایک جزو اعظم جوہر عقل و تمیز کا ڈالا ہے جسپر اوس کی تمام جسمانی و روحانی ترقیون کا دارمدار ہے اور اسی طاقت
کے ماتحت اوس کی ساری شایستگی و تربیت ایسے وسیع طور پر رکھی گئی ہے جو پردہ داری کی حد تک وسعت پذیر ہے
اور یہی نہین بلکہ جن جن شایستگیون و تہذیبون کی ضرورت انسانی تجربہ و مشاہدہ سے بلحاظ رفتار زمانہ محسوس ہوتی
چاہئے جوہر عقل و تمیز سے اختراع و ایجاد پا سکتے ہیں جس سے انسانون کی جماعت و سوسائیٹیان تمامی نقص و برائیون
سے محفوظ رہ سکتی ہین پس پردہ داری کی قدرتی برائی مین میرا یہی ایک خیال ہے - اس کے بعد مین معترض صاحب
کے ان اعتراضون کو جانچنا چاہتا ہون جو انہون نے چند حوالون کے ساتھ آدمیون کو محض اپنی حفاظت جسم و
شایستہ ہونیکے باعث کپڑے پہننے لازمی گردان کر عورتون کو بھی اوسی شایستگی و حفاظت کی لحاظ سے کپڑے
پہننا لازمی ٹھیرایا ہے اور یہان تک فرمایا ہے کہ اگر مرد منہہ پر کپڑا ڈال لیا کرتے تو لازم تھا کہ عورتین بھی ڈالین
اور بعض لوگون کے اس خیال کو کہ گھونگٹ کا فایدہ یہہ ہے کہ خراب آدمی جبین نیک بخت عورت پر نگاہ بد نہ ڈالسکین
اسطور پر تردید کی ہے کہ اسکے جواب مین یہہ کہنا پڑتا ہے کہ پھر تو چاہیئے نیک بخت آدمیون کو بھی خراب بد عورتون
کی نگاہ سے بچنے کے لئے پردہ کرنا چاہیئے کیونکہ پردہ اگر عورتون کی پاکدامنی کا محافظ ہے تو کیا آدمی کی پاکدامنی
کا محافظ نہین ہو سکتا اور اس امر کو صریحاً بے انصافی مین داخل کیا ہے کہ آدمی ننگے چلین رہنے کو پردہ نکرین
اور عورتین گھونگٹ لٹکا لین - ان وجوہات سے معترض کا ایسا خیال ہے گویا مردون و عورتون کی وضع و رفتار
مین کوئی فرق نہونا چاہیئے بلکہ عورتون پر مردون کی وضع و رفتار کی پوری تقلید کرنا لازمی ہے - اس بارہ
مین میرا خیال اُن سے بالکل مختلف ہے قبل اس کے کہ مین ان دونون کی شایستگی اور حفاظت کی فرق کو
بوجوہ بیان کرون مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے قدرتی فرق کو بھی جو مردون اور عورتون مین صریح طور
پر موجود ہے اوسکو ظاہر کرون - مین ابھی اور حصہ جسم کو چھوڑکر صرف منہہ کے حصہ کا ہی فرق دکھلانا چاہتا
ہون - کیونکہ اس اعتراض مین صرف منہہ کی پردہ داری کی گفتگو ہے - اب غور کرنیکی بات ہے کہ کیا قدرت نے
مردون اور عورتون کے منہہ پر کوئی فرق قایم نہین کیا ؟ - ایک موٹا فرق تو مجھے یہی معلوم ہوتا ہے جو عموماً
مردون کے منہہ و چہرہ کی حلقون پر قدرتی ڈاڑھی و مونچھہ کا بال اس کثرت سے اُگایا گیا ہے جسکو وہ اپنی زیبایش
بہادرانہ خیال کرتے ہین اور بخلاف اسکے عورتون کے منہہ و چہرہ کی سطح اس زیبایش سے بالکل خالی ہے یہی
حالت دوسرے حصہ جسم مین بھی پائی جاتی ہے جو مردون و عورتون کی سینہ و شکم سے مقابلہ کرنیسے دکھلائی دیتی ہے - (باقی آیندہ)

بدر نیتی

(۱) لوبھ کی برابر کوئی بُرائی نہیں۔ سچ کی برابر تپ نہیں۔ دل کی صفائی کی برابر کوئی تیرتھ نہیں اور علم کی برابر دوسرا دھن نہیں۔

(۲) تمام چیزوں کو جمع کرنا چاہئے کسی نہ کسی دن کام آ ہی جاتی ہیں۔ ضرورت کے وقت میں مٹی بھی روپیہ خرچ کیئے سے نہیں مل سکتی ہے۔

(۳) آگ۔ دشمن۔ بیماری اور قرض ان کو تھوڑے میں ہی نہ رکھے کیونکہ یہ چاروں تھوڑی ہونے پر بھی بڑھتی ہیں اور پھر بڑی کوشش سے جاتے ہیں۔

(۴) راجا بُری صلاح سے۔ سادھو کھوٹی سنگت سے۔ فرزند زیادہ محبّت سے اور دوج (برہمن۔ کشتری۔ ویش) بے علمی سے ناش ہوتے ہیں۔

(۵) جس میں کوئی گن ہو اس کو منظور کرے نیتی کی موافق بالک کا کہنا بھی ماننے کے لایق ہے۔ ارتھات اُتّم گن نیچ میں بھی ہو تو لیلینا چاہیئے۔

(۶) دُنیا کے تمام آدمیوں سے محبّت رکھنی چاہئے نہ معلوم کس وقت پر شوکر کی مدد کرے۔

(۷) جو آدمی بلا سوچے سمجھے کام کرتے ہیں پیچھے افسوس کرتے ہیں۔ اس سے پہلے بچار و تمام کام سوچکر کرو۔

(۸) مقسوم میں جو لکھا ہے وہ تو ہونا ہی ہے لیکن کام کو وچار کر کرنا چاہئے جس سے بعد میں دُکھ نہ ہو اور کوئی نندا بھی نہ کرے۔

(۹) راجا۔ نیک آدمی۔ پنڈت۔ ساہوکار۔ ندی۔ حکیم اور نیچ برادری کے لوگ جس شہر میں نہوں وہاں ایک رات بھی نہ رہنا چاہیئے۔

(۱۰) دوسرے ملک میں رہنے والی بھائی بند ہو رشتہ دار۔ تالی کی اندر بند دولت اور کتاب میں علم ضرورت کے وقت کام نہیں دیتے۔

(۱۱) دوست وہ جس میں کپٹ نہیں ہے۔ بھائی وہ ہے جس میں محبّت ہو۔ اپنا ملک وہ ہے جہاں روزگار ہو اور عورت وہ ہے جو آگیا کاری اور دل پسند ہو۔

(۱۲) لاکھ بیوقوفوں کو چھوڑ کر ایک عقلمند پنڈت کو رکھنا چاہئے کیونکہ تالاب کی شوبھا ایک ہنس سے ہوتی ہے نہ کر لاکھ کاگوں سے۔

(۱۳) راجا اور پنڈت برابر نہین ہوتے کیونکہ راجہ تو اپنے راج مین ہی مانا جاتا ہی مگر پنڈت تمام دُنیا مین۔

(۱۴) بیوقوف تب تک ہی بولتا ہے جبتک پنڈت نہین ہوتا۔ کیونکہ تارے آسمان مین تب تک ہی چمکتے ہین جب تک سورج نہین نکلتا ہے۔

(۱۵) ہنس بگلون مین۔ گھوڑا گدہون مین۔ شیر گیدڑون مین اور پنڈت بیوقوفون مین شوبھا نہین پاتا۔

(۱۶) سب دھنون مین ودیا دھن بڑا ہے۔ کیونکہ اول تو ہمیشہ پاس رہتا ہے دوم جسقدر خرچ کرو اوسیقدر بڑھتا ہے۔ سویم راجا۔ زبردستی چھین نہین سکتا۔ بھائی حصہ نہین بٹا سکتے۔ آگ مین جل نہین سکتا پانی مین گلتا نہین اور مرنے تک آدمی کے ساتھ رہتا ہے۔

(۱۷) روگ یعنی بیماری کی برابر تو کوئی دُشمن نہین اور بیٹے کی برابر کوئی محبت کرنیوالا نہین۔ بھاگ ارتھات مقسوم کے برابر بل نہین اور علم کی برابر کوئی دُنیا مین دوست نہین ہے۔

(۱۸) شریر ناشوان ہے۔ دھرم ہمیشہ ساتھی ہے۔ دُنیا کا بنانیوالا ایشور ہے جو ان تینون باتون کو جانتا ہے اوس سے ہرگز بُرائی نہین ہوتی۔

(۱۹) جو اپنی استری کو چھوڑ دوسری تمام استریونکو ماتا کی برابر۔ پرایا دھن کنکر کی برابر اور سب جیو اپنے برابر جانتا ہی وہی پنڈت ہے۔

(۲۰) عورت کو خاوند۔ پُتر کو پتا۔ شاگرد کو اوستاد اور نوکر کو اپنا مالک دیوتا کی برابر جاننا چاہئے ایسا وید و لکہا ہے

(۲۱) عالم کی خدمت اور سنگت کرنی چاہئے کیونکہ اس سے لاانتہا ہنر ملتے ہین اور بُرائیون کا ناش ہوتا ہی۔

(۲۲) بنی بات جلد بگڑ جاتی ہے مگر بگڑی ہوئی دُرست نہین ہوتی۔ جیسے کانچ کا برتن جلد ٹوٹ جاتا ہے اور پھر درست نہین ہوتا۔

(۲۳) بیوقوف آدمی کبھی نہین جُھکتا عقلمند جُھکا کرتے ہین جیسے پھلدار درخت کی ڈالی جُھکتی ہے۔ مگر بے پھل بانس نہین جُھکتا ہے۔

(۲۴) سجن نر اور پھلدار درخت جُھکتا ہے۔ خشک کاٹھ اور مورکھ آدمی کبھی نہین جُھکتے چاہے ٹوٹ جائے۔

(۲۵) دُشٹ آدمی ہٹ نہین چھوڑتا چاہے جان جاتی رہے جیسے رسی جل جاوے مگر اوس کا بٹ نہین جاتا۔

(۲۶) پتھر سے تیل۔ بھبوت مین پھول۔ بنجر زمین مین انگور نکل سکتا ہی مگر مورکھ آدمی مین گُن نہین آسکتا ہے۔

(۲۷) دُشٹ آدمی کی بُرائی کرنے سے پنڈت کا ہرج نہین ہے اوشٹ اوس کا ہی نقصان ہے۔ جیسے سورج

پر دھول ڈالنے سے اوسی کے سر پر آتی ہے۔

(۲۸) اچھی سنگت مین رہنے سے برائیان چھپ جاتی ہین جیسے دودھ کی دکان پر بیٹھکر شراب پینے کو دودھ سمجھتے ہین۔

(۲۹) بری صحبت مین بیٹھنے سے نیکی بھی جاتی رہتی ہے جیسے شراب کی دوکان پر بیٹھکر دودھ پینے کو لوگ شراب سمجھتے ہین۔

(۳۰) دنیا مین سبکی دوا ہے مگر دشٹ آدمی کی دوا نہین ہے۔ کھل ارتھات کھرل مین پڑکر تمام دوائین چور چور ہو جاتی ہین۔

(۳۱) دنیا مین نیچ آدمی دوسرے کی ترقی نہین دیکھ سکتے۔ پرائی نندا کو سنکر جو خوش ہوتے ہین وہ نیچ اور پاپی ہین۔

(۳۲) نیچ اور پاپی اور ملین آدمیون کے ساتھ نہین رہنا چاہئے کیونکہ ان کی سنگت سے بدھی بگڑ جاتی اور دھرم جاتا ہے۔

(۳۳) چھپلیا سے ہمیشہ ڈرتا رہے کبھی اوس کا اعتبار نکرے کیونکہ وہ پاس رہکر موقع پا سب چوری کرتا ہے۔

(۳۴) کوشش کرنے پر بھی مقسوم کے موافق ہی ملتا ہے سمندر مین غوطہ مارنے سے سنکھ یا موتی ملتا ہے۔

(۳۵) چنتا چتا سے بھی زیادہ ہے یہ دونون شریر کو جلاتی رہتی ہین اس سے چنتا کرنا درست نہین ہمیشہ دھیرج رکھے۔

(۳۶) ہے راجن زیادتی کام کرودھ۔ موہ اور لوبھ کی ہمیشہ تکلیف دہ ہے اس سے جو سکھ چاہو تو ان کو کم کرو۔

(۳۷) جہان پریت رکھنا چاہو تو تین بات نکرو۔ جوا۔ داد وستد۔ اور اوس کی عورت کے اوپر نظر۔

(۳۸) نیچ سے علم سخت آدمی سے دھن اور نیچ کل سے روپ وتی استری لے لینی چاہئے۔

(۳۹) ودوان کو پہلے دھرم پرچار کرنا چاہئے اس سے دونون لوک کے شدھ بیوہار پورے ہوتے ہین۔

(منش ماتر کا شبھ چنتک چندر بھان۔ ممبر آریہ سماج میرٹھ)

سے بہت ہی فائدہ ہوا - واقعی آپ کی ادویات قابل تعریف ہیں-

آپکا شُبھ چِنتک کامتا پرشاد چودھری مقام چوبے پور ضلع کانپور

میرے پیارے دوست ڈاکٹر رامچندر ورما زاد عنایتہ - بعد آشیرباد آنکہ اس سے پہلے ہیں اور میری احباب و نیز میرے رشتہ دار میری تحریک سے بہت کچھہ سامان اور ادویات منگا چکے ہیں جن کی فہرست طویل ہے جسقدر سامان آپ سے منگایا عمدہ پایا اور جو دوا آئی موثر پائی - جتنی تعریف تحریر تہی اوسیقدر اثر دیکھا - اب مجکو کئی چیزیں مطلوب ہیں براہ مہربانی بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل فوراً بھیجدیجئے -

الراقم آپکا خیرخواہ کشن لال شرما از چوبے پور ضلع کانپور

جناب ڈاکٹر صاحب تسلیم - چونکہ اس وقت تمام ہندوستان میں آپ کا نام ہو رہا ہے اور درحقیقت جو آپ کی دوائی فائدہ کرتی ہیں وہ دوسرے کی نہیں - بارہا آزمایش ہو چکی ہے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں آپ مجھے گٹھیا کی دوائی بھیجدیجئے -

الراقم بلدیو پرشاد سگنلر ریلوے اسٹیشن ہاتہرس

جناب مکرم و معظم جناب ڈاکٹر رامچندر صاحب ورما زاد عنایتہ - بعد نمستے کے التماس ہے کہ آپنے جو دوائی شربت عشبہ بھیجی تہی وہ بہت ہی اچھی نکلی بندہ کو بخوبی صحت ہوگئی - اب آپ یہہ تحریر فرمائیے کہ پرہیز کب تک رکہنا ہوگا؟ -

الراقم مہی لال مدرس موضع ہنریا ضلع بدایون

جناب ڈاکٹر صاحب جی نمستے - بکمال ادب جناب کی ہاضم چٹنی کی میں بڑے زور سے تعریف کرتا ہوں - یہ چٹنی معدہ کی کل بیماریوں کے لئے ایک ہی دوا ہے نہ معلوم جناب اس میں کیا مقناطیسی قوت بھری ہے یا جڑی بوٹیوں کو ہی برماتا کی بڑی طاقت بخشی ہے -

خاکسار لکشمی چند از جہلم ملک پنجاب

ڈاکٹر رامچندر ورما جی صاحب - رام رام مزاج شریف - دوائی داد کی مرسلہ آپ کی صادر ہوئی اوسکا استعمال سے سبکو فائدہ پہنچا

جسکا شکریہ کمترین اور دیگر صاحب ادا کرتے ہیں اس کا عوض پرماتما آپ کو دیگا - اس دوائی سے میری زندگی دوبارہ ہو گئی

الراقم نیازمند تور مل ملازم قصبہ بجے گڑہ ضلع علی گڈہ

مہاشے جی نمستے - آپنے جو اوپاڑ کی پٹی بھیجی تہی وہ میرے ایک رشتہ دار نے استعمال کی تہی اوس پٹی نے اوسکی نامردی کو بالکل رفع کر دیا - بیماری ایسی بھاگی جیسے سنگہ سے بکری بھاگتی ہے - آپکا ہمیشہ لیش مانتا رہونگا -

الراقم پنڈت کدالی رام کلرک کمپاونڈ

آریہ بندہو کے پندرہ روزہ ہونیکی بابت خطوط

پریہ ور مہاشے ایڈیٹر آریہ بندہو جی - نمستے - آپ کی اخبار گوہر بار کے پندرہ روزہ ہونیکی خبر پڑہکر اسقدر خوشی ہوئی کہ ہم آپکو تحریر کرنا ہی بھول گئے - خیر معاف کریں ہم دونوں کو اس کا پندرہ روزہ بلکہ ہفتہ وار ہونا منظور ہے - دیگر عرض ہے کہ آپ ہر آئندہ ماہ کو استعمال و پرہیز کی بابت ضرور درج کر دیا کریں نیز کچہہ حصہ صفحہ کا پبلک ٹاک (Public Talk) کے لئے ضرور ہونا چاہئے - کسی مہلک مرض کی تشریح ضرور ہو جیسا کہ قبض دایمی اور اسکے اسباب و علاج - آیندہ کیلئے ہماری عقل میں مرگی یا صرع شروع کریں -

آپکے داس متہرا داس شرما و بابو لکہپت رائے کلرکس رالی برادرس ایجنسی ہانسی -

---

مانیہ ور ڈاکٹر راجیندر جیو ورما ایڈیٹر آریہ بندہو نمستے - کچہہ عرصہ سے آپکے رسالہ کے مہینے میں دو بار شایع ہونیکا مضمون چل رہا ہے - مگر تا ہنوز کوئی تسلی بخش نتیجہ گراہکوں کی طرف سے ظہور میں نہیں آیا - آپ کی رسالہ آریہ بندہو بوجہ اس کے نایاب دلچسپ اور عالمانہ مضامین کے اس کے ناظرین کیلئے نایاب کہا جائے تو بیجا نہوگا اور ابتک اس کے دو ہفتہ ہونیکے بارہ میں مضمون کا لٹکتے رہنا اس کے ناظرین کی کمال بے پروائی کا ثبوت ہے - مگر اُن صاحب کو بخوبی یاد رہے کہ ایسا پرچہ جس سے لوکل اور پارمارتہک معلومات میں نہایت مدد ملتی ہے دوسرے کا ملنا نہایت مشکل بلکہ میرے خیال میں ناممکن ہے - اور اگر وہ اس کی سہایتا میں پہلوتہی کریں گے تو نتیجہ معلوم - میں بڑی خوشی سے اس کا چندہ پیشگی جب کی پہلی ارشو نکلیگی دینے کو تیار ہوں -

راقم آپکا داس آنند سنگہ ہیڈ ڈرافٹسمین دفتر گورنمنٹ انجنیئر نظام کھنڈی بہیر انک پل پنجاب

بخدمت شریف جناب پریہ ور مہاشہ ڈاکٹر صاحب جی - دست بستہ نمستے - رسالہ آریہ بندھو کا پندرہ روزہ ہو جانا بڑی خوشی سے منظور ہے - واقعی آتمک شاریرک اور سماجک اونتی کا ایک ساتھ اوپدیش اسی رسالہ مین ہوتا ہے اور اُمید کیجاتی ہے کہ آیندہ بھی آپ مُفید اور دلچسپ مضامین درج کر کے اپنے اُپکار کا ہاتھ بڑھاوینگے -

کشن چند قانونگوی پیشی تحصیلدار جہلم بندوبست دہگوا اندراس عرضی نویس از چکوال ضلع جہلم

پریہ ور مہاشہ ڈاکٹر رامچندر جی نمستے - مجھے آج یعنی ۲۸ تاریخ تک اخبار آریہ بندھو کا پرچہ نہین پہونچا - دل ترستا ہی کرپا کر کے جلد اسکے درشن کرائیے - ایک تو آگے ہی ماہوار ہے پھر دیر کر دیتا ہے کیون نہ اسکو پندرہ روزہ کر کے ہم درشن ابھلاشیون کو کرتارتھ کرینگے - جلد فیصلہ کر کے اسکو پندرہ روزہ کر دین تاکہ مین اُسکی قیمت ارسال کر دون

رام لعل عاجز - کارخانہ ریلوے پارک مستری - از مقام لاہور -

ریویوز

ڈھورونکی بیماریون کا علاج - اس نام کی ایک کتاب بغرض ریویو ہمارے دفتر مین موصول ہوئی - واقعی کتاب لاجواب ہے کیونکہ ہمارے دیس کے کسانون کو ایسی کتاب کی سخت ضرورت تھی - دیہات مین جہان سلوتری نہین ہوتے اس کتاب سے بہت فائدہ اوٹھایا جا سکتا ہے - خوبی یہ ہے کہ ادویات ایسی بتائی گئی ہین جو ہر جگہ نہایت آسانی سے مل سکین - کتاب ہذا کے صفحے ۳۶ - کاغذ عمدہ ولایتی لگا ہوا - ٹائیٹل پیج رنگین - خط ناگری ٹائپ - صفحہ پیشانی پر قیمت کتاب درج نہین اور نہ ملنے کا پتہ ہے - اس کتاب کی پرکاشت کرتا شریمان کنور سنومنت سنگھ صاحب آگرہ ہین - شاید انہین سے مل ہی سکتی ہے -

ایشور بھگتی اور اوسکی پراپتی نام کی ایک چھوٹی سی پُستک شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پشچم اوتر دیش اور اودہ کی پُستک پرچارنی سبھا نے لالہ شکٹ مل رستوگی سبھاسد آریہ سماج بدایون کی سہائتا سے پرکاشت کی ہے پُستک بخط ناگری ٹائپ شایع ہوئی ہے - کاغذ عمدہ ولایتی لگا ہوا ہے صفحہ ۲۶ ہین اور قیمت ۔ ؍ مضمون نہایت عمدہ پڑہنے کے قابل ہے - پُستک آدھکش آریہ پرتی ندھی سبھا مُراد آباد سے مل سکتی ہے -

ہمارے دوست بابو آنند سروپ صاحب وکیل سکرٹری آریہ سماج کانپور کے قلم سے نکلا ہوا ایک رسالہ ہمارے پاس بغرض ریویو موصول ہوا ہے آپ نے پمفلٹ میں بڑی بحث سے صوبجات مغربی شمالی کے اینگلو ویدک کالج موومنٹ اور گورو کل کے سوال پر دلچسپ بحث کرنیکی آڑ مین نہایت شیرین اور محبوب الفاظ استعمال کر کے ہوئے ایک حصول المقصود طریق پر سماجک نفاق کو کالعدم کرنے کی کڑی منزل کو طے کیا ہے - آپکی شیرین نصیحتون کا ماحصل یہ ہے کہ موجودہ

پرتی ندہی سبھا جو ایک رجسٹرڈ اور محدود الاغراض کمیٹی ہونیکی اپنے پرتی ندہی نام کا ادھکار نہیں رکھتی اسلئے آریہ نیشن کی بہبودی کا سخت تقاضا ہے کہ اس کی پوزیشن کو اسکے درجہ اصلی پر گرا کر ایک نئی سبھا کا کالبد تیار کیا جاوے - بابو صاحب کی دلائل بتلا رہے ہین کہ آپ کی تجاویز کی بنیاد ان بزرگوارون کے ایماء خاص پر ہے جو برسون سے موجودہ پرتی ندہی سبھا پر دانت پیس رہے ہین اندنون جبکہ اس معزز سبھا کی کیمپ مین بعض ممبرون کی اوداسینتا اور بعض کی تعرض سے کسیقدر پریشانی کی افواہین سننے مین آتی ہین ان مہاشیون کی طرف سے جو کبھی کالج سوسائٹی کی گھڑی اس معتوب اور مغضوب سبھا کے سر پر رکھکر تیاتوڑ بھاگنے کو ڈپلومیسی کی معراج سمجھتے تھے اس قسم کی کوشش ہونا کہ سبھا موصوف کو ہیچکارہ بنا دین ایک حیرت کا مین ہے - ہمین ہرگز امید نہین ہے کہ سبھا موصوف کی انتظام کی گڑبڑ سے بابو آنند سروپ صاحب کی احباب کو کچھہ بھی فائدہ حاصل ہوگا - نہ ہمین اس بات کا یقین ہے کہ آپکی مجوزہ نئی گھڑنت کو آریہ پبلک آمنا و صدقنا کہنے کے لئے تیار ہوگی -

نوٹس سمبندھ

میرے ایک دوست ویش اگروال گول گوتری ساکن ضلع کرنال اپنی شادی کرنا چاہتے ہین - ہمیش ۲۰ روپیہ ماہوار کے ملازم ڈاک خانہ مین ہین - انٹرینس پاس شدہ عالیخاندان ہین - کنیا بارہ سال سے کم عمر کی نہو - کچھہ خواندہ ہو تو بہتر -

المشتہر ہرسرنداس ایڈیٹر مہیشوری پتر ہاپوڑ ضلع میرٹھ

عام خبرین

چھپرا مین طاعون کمی پر ہے مگر جونپور بدستور کثرت سے مرتی ہین

اوسطاً سلطنت برطانیہ کو ہر روز ترک وطن سے ۸۰ لوگونکی آبادی کا نقصان اوٹھانا پڑتا ہے -

سب سے بڑا ایل سویڈن مین ہوتا ہے جسکی لمبائی ۱۱۷۰۰ گز کی شمار کیجاتی ہے -

دنیا کے باشندون مین سے ایک چوتھائی سات برس تک زندہ رہتے اور نصف تعداد ۱۷ برس تک جیتے ہین - صرف فی ہزار ایک کس ۱۰۰ برس کی عمر تک پہونچتا ہے -

آدمی کی ہڈیون کی وزن کی اوسط ۲۰ پونڈ ہے اور عورت کی ۱۴ پونڈ -

شاہ سویڈن اور ناروے تمام بادشاہون سے زیادہ زبانین جانتے ہین چنانچہ جب سٹاک ہالم مین اوری اینٹل کانگریس ہوئی تھی تو آپنے عالمون کے مختلف گروہون کو ان زبانون مین مخاطب کیا تھا جن کو وہ سمجھہ سکتے تھے -

امید ہے کہ کمیشن قحط بصدارت جناب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی ۲ ماہ مین اپنا کام ختم کریگی -

کمیشن قحط کے ممبر مقرر ہو گئے - ذلیسیون مین سے صرف دیوان جے پور مقرر کئے گئے -

کلکتہ کی ایسوسی ایشن ترقی سائنس درجہ بی اے و بچلر سائنس تک کلکتہ یونیورسٹی سے ملحق کی گئی -

مانچیسٹر کے میونسپل کمشنر مسٹر سبگین باٹم پر ٹھیکون میں شریک ہو کر روپیہ کمانیکا جو الزام لگایا گیا تھا وہ تحقیقات پر صحیح ثابت ہوا -

جرمنی اور امریکہ کے ڈاکٹر لوگ دمہ وغیرہ پھیپھڑے کی بیماریون کا علاج تازہ ہوا مین دم لینے سے کرنے لگے اور یہ طریقۂ علاج بالکل پرانا یام سے مشابہہ ہے جو کہ پراچین سمون مین آریہ ورت کے لوگ کیا کرتے تھے -

چین کی بیگم صاحبہ جب سفر مین ہوتی ہین تو تین ہزار پوشاکین اپنے ساتھ لیجاتی ہین اور ان سی۔ ۱۲ صندوق پر ہوتے ہین اور ان کی حفاظت کیواسطے ۲۰۰ قلی رکھے جاتے ہین -

حبشی کا جسم سفید ہو گیا - ایسی بہت سی مثالین درج ہین - ۱۸۹۷ء مین شکاگو مین ایک حبشی قلی جسکا نام الیشری لوکا تھا سنا گیا ہے کہ اُس کا رنگ بالکل سفید ہو گیا - اسکے جسمانی رنگ مین تبدیلی دو سال پہلے سے شروع ہوئی - جبکہ وہ کھڑا ہوا تھا بجلی اوسکے پاس کڑکڑائی اور اوسوقت اُسنے سفید داغ اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر دیکھا اور دیگر داغ جسم کے مختلف مقامات پر تھے - یہ داغ کروٹے تمام پھیل گئے اور اُسکا تمام جسم سفید ہو گیا آسٹریلیا مین بھی ایک شخص مسمی جبریل کا رنگ تبدیل ہوا -

چونے کی چھوٹی سی تھیلی فولادی چیزون مین رکھنے سے زنگار نہین لگتا -

ٹائمس کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ خوف ہی امریکہ اور انگلستان کے تعلقات مین فرق پیدا ہو جائے -

۱۷ - دسمبر - لندن - لارڈ کچنر کا تار آیا ہے کہ ۱۳۱۰ سپاہی اور ۵ افسران جن کو بوئر قید کر لے گئے تھے آزاد کر دیا ہے -

کاشت ربڑ - گورنمنٹ ہند نے ربڑ کی کاشت کی طرف خاص توجہ کی ہے - آسام مین خاطرخواہ کامیابی ہوئی ہے - گورنمنٹ کے کاغذات سی معلوم ہوا کہ فی ایکڑ ۹۲ درخت پیدا ہو سکتے ہین - ۳۲۲ ایکڑ پر تجربہ کیا گیا - تمام خرچہ دیکر ۷ ہزار روپیہ منافع ہوا - گورنمنٹ ہند تجویز کرتی ہے کہ ربڑ کی کاشت کی توسیع کیجائے -

جرمنی اور سوئیٹزرلینڈ مین ہر سال ۲۰ لاکھ شیشے کی آنکھین تیار ہوتی ہین اور ایک پیرس کا شیشے کی آنکھین بنانیوالا جو کہ اپنے کام کی صفائی کیواسطے مشہور ہے تین لاکھ بناتا ہے -

سوامی دو دیکانند پچھلی ڈاک ولایت سفر امریکہ انگلستان اور فرانس سی واپس آئے اور خاموشی سی داخل کلکتہ ہوئے - سوامی جی کی طبیعت کسلمند ہے آرام چاہتے ہین ولایت سے آنیکے قبل آپنے فرینچ مین کئی لیکچر فرانس مین اور تین لیکچر قسطنطنیہ مین دئیے

سماجک سماچار

سکندرآباد کی گوروکل پاٹھ شالا کا سالانہ جلسہ بطرز میلہ نہایت کامیابی کے ساتھ ہوا۔

رانچی آریہ سماج کا ساتوان سالانہ جلسہ بسنت پنچمی کی تعطیل مین منایا جائیگا۔

لاہور آریہ سماج کا انتخاب براے سال ۱۹۰۷ء بفصلہ ذیل ہوا:-

لالہ ہنس راج پردھان - لالہ لاجپت راے اُپ پردھان لالہ درگا داس منتری - پنڈت گنیش دت خزانچی - لالہ بالورام لائبریرین - لالہ لال چند - لالہ ایشر داس - لالہ سکھ دیال - لالہ شوکت راے - بھائی تیجا سنگھ ممبران -

پنڈدادنخان - یہان ینگ مینز آریہ سماج ۱۲ نومبر ۱۹۰۶ء سے ماسٹر ایشرداس صاحب فیروزپور کی کوشش سے قایم ہوگئی ہے - تعداد ممبران قریب آٹھ کے ہے -

پشاور بخشی رام داس صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس چارسدہ نے ایک معقول رقم اپنی دہرم پتنی سے دان کرائی جس مین سے مبلغ ۶۵ روپیہ یتیم خانہ جات ذیل کو عنایت فرمائی ہین یتیم خانہ فیروزپور عـہ یتیم خانہ امرتسر عـہ یتیم خانہ بریلی عـہ یتیم خانہ لاہور عـہ یتیم خانہ راولپنڈی عـہ ایشور صاحب موصوف کی دہرم پتنی کو صحت کلی عطا فرماوین -

آریہ سماج ہوشیارپور کا انتخاب عہدہ داران و ممبران انترنگ سبھا ۲۰ نومبر ۱۹۰۶ء کو ہوا - نتیجہ حسب ذیل ہے -

مہاشہ رامچندر شرما پریزیڈنٹ (پردھان)
چودہری ہیرالال صاحب (اوپ پردھان)
لالہ برکت رام بی - اے وکیل - منتری -
ماسٹر ایشورداس بی - اے اُپ منتری و دہکش (لائبریرین)
لالہ آتمارام صاحب اگروال - کوشادہکش -
ماسٹر رام پرشاد صاحب بی - اے - لالہ لوبہ چند صاحب مختار - چودہری رام چند صاحب پرتشٹھت ممبران انترنگ سبھا
چودہری گوردتا مل صاحب - لالہ بیلی رام صاحب اگروال - لالہ جیوا رام صاحب - لالہ لبھو رام صاحب ممبران انترنگ سبھا منتخب ہوے۔

لوکل

آریہ کنیا پاٹھ شالا اور استری سماج میرٹھ اپنا کام بڑی عمدگی کے ساتھ کر رہے ہین - دن دونی رات چوگنی اونتی کر رہی ہین - ۱۷ دسمبر ۱۹۰۶ء کو لالہ رام ناتھ صاحب سبھاسد آریہ سماج میرٹھ کی دہرم پتنی جی نے اپنی پُتری دیاوتی کی چوتھی سالگرہ کی خوشی مین اپنے مکان پر ہون یگ کرایا - جوالا دیوی جی نے دہرم وشئے پر اچھا ویاکھیان

دیا بہت اچھا اثر ہوا - شالا کی کنیاؤن نے بھجن کیرتن کیا - بڑا ہی آنند رہا - آشرم کی سب کنیاؤن سماجی
بہنون اور برادری کی استریون کو پریتی بھوجن کرایا گیا اور مبلغ عسہ آریہ کنیا پاٹھ شالا کو دان دئے - آپ
ہر سال سالگرہ کا اتسو کرتے ہین اور دیگر سنسکار بھی ویدک ریتی سے کرتی ہین - ایشور پرماتما بی بی دیاوتی
کو چرنجیو رکھے اور اوس کے ماتا پتا کی منو کامنا پورن ہو -

نمن لکھت آریہ بھائیون اور بہنون نے پاٹھ شالا کے لئے دان دیا اونکو استری سماج کی طرف سے
دھنیاواد دیا جاتا ہے -

لالہ متھرا پرشاد صاحب سوداگر شہر میرٹھ نے اپنی والدہ صاحبہ کے سُرگباش ہونیکی تقریب مین مبلغ للعہ روپیہ
آریہ کنیا پاٹھ شالا کو دان دئے - آپ کو اور آپ کی استری کو کنیا پاٹھ شالا اور استری سماج سے بڑا پریم ہے
ہمیشہ سہایتا کرتے ہی رہتے ہین - آپ کی دہرم پتنی سدا استری سماج مین آتی ہے اور دہرم پر آروڑھ ہے
ایشور پرماتما دونون استری پرش کو سدا آنند رکھے -

بابو دولت رام صاحب کی استری نے مبلغ عسہ کی مٹھائی کنیاؤن کو بانٹی یہ بھی بڑی دان شیل ہین - ہمیشہ
پاٹھ شالا کو کچھ نہ کچھ دیتی ہی رہتی ہین - پرم پتا جگدیشور انکو سدا سکھی رکھے -

آریہ سماج میرٹھ کے سپتاہک جلسے بدستور ہوتے رہے -

آریہ ڈبیٹنگ کلب مین آجکل ہر ہفتے مورتی پوجا پر بحث ہوتی ہے - ڈی - اے - وی اسکول میرٹھ
کے اوستاد لوگ بھی ڈبیٹنگ مین لیکچر دینے لگے ہین -

آریہ سماج میرٹھ کا بائیسوان سالانہ جلسہ ۳۰ و ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ع کو منعقد ہوگا -

رسید زر

بابو متھرا داس صاحب سب اوورسیر آسندھ ضلع کرنال .... عہ ۱۴ر
بابو پیارے لال صاحب زمیندار تواڑی جہان گنج ضلع فرخ آباد .... عہ ۸ر
چودہری جواہر سنگھ صاحب زمیندار محلہ چودہریان گڑھ مکتیسر .... عہ
منشی نتھو سنگھ صاحب سب اوورسیر نہر گنگ شاخ انوپ شہر ۸ر
بابو بہاری لال صاحب اسٹیشن ماسٹر اول میر ضلع خاندیس .... عہ ۸ر
لالہ بھگوان داس صاحب وکیل مظفر نگر .... عہ ۸ر

اعلان

ناظرین آپ کو معلوم ہے کہ ہمنے پرائویٹ کاروبار کی کثرت کی وجہ سے اپنے ہمشیرزادہ بابو پی۔ آر ورما
کو آریہ بندھو کا سب ایڈیٹر مقرر کیا تھا۔ عزیز موصوف نے جس لیاقت کیساتھ پرچہ ہذا سے متعلق اپنے
فرائض منصبی کو ادا کیا ہے آپ صاحبان سے پوشیدہ نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اُن کے
تقرر کے بعد ہمارے پرچے نے آپ صاحبان کی ضیافت طبع میں جو سرگرمی دکھلائی ہے
اوس میں مسٹر پی۔ آر ورما کے پُرزور قلم نے بڑا حصہ لیا ہے۔ انکی تندہی اور جانفشانی نے
ہمیں یہانتک سبکدوش کیا ہے کہ ہم پرچہ کی بہبودی اور ان کی حوصلہ افزائی کے لئے یہہ
مُناسب سمجھتے ہیں کہ آریہ بندھو کے تمام انتظام انکے سپرد کردیں۔ چنانچہ یکم جنوری ۱۹۰۱ء سے
یہ پرچہ انہیں کے زیر اہتمام شایع ہوا کریگا۔ ہماری اور ہمارے دیگر مقامی احباب مثل شریمان پنڈت
جے رام صاحب شرما کی قلمی امداد میں کسی قسم کی کمی واقع نہوگی۔ فرق صرف اتنا ہوگا کہ خانہ ایڈیٹری
کُلیتاً مسٹر پی۔ آر ورما کی ہاتھہ میں ہوگا اور تمام حساب وکتاب کی جوابدہی اور وصول زر کا حق انہیں کی ذات
پر عاید ہوجائیگا۔ التماس ہے کہ آئندہ پرچہ سے متعلق ہرقسم کی خط وکتابت کا رُخ اُنکی جانب رہے اور چندہ کی
رقوم بھی انہیں کے نام ارسال ہوں۔ المشتہر ڈاکٹر رامچند ورما۔

کتبہ محمد محسن عفی عنہ مقیم شہر میرٹھ

REGISTERERED NO. A. 68

جلد سوم نمبر ۷

ओ३म्

विद्यां चा विद्यां चयस्तद्वेदोभयथ्ठसह ॥ अविद्यया
मृत्युं तीर्त्वा विद्ययामृतमश्नुते ॥ ❖ ॥

جو منشیہ ودیا اور اودیا کے سروپ کو جان کر جڑ اور چیتن دونوں کو اُن کا سادہک نشچے کرکے
شریرآدی جڑ اور چیتن آتما کو دہرم ارتھ کام اور موکش کی سدہی کے لئے ساتھہ ساتھہ پریوگ
کرتے ہیں دے لوکک دُکھ سے چھوٹکر پارتھ کے سکھہ کو پراپت ہوتے ہیں۔

[illegible] ہونے سے ہی منشیہ کا ادہار ہو سکتا ہے [illegible]

❖ आर्य्यबन्धु ❖

آریہ بندھو

بابت ماہ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء

قیمت سالانہ پیشگی بلا محصول ڈاک عہ مع محصول ڈاک عہ

حسب الارشاد پروپرائیٹر صاحب ڈاکٹر رامچند ورما طبع ہوا (خاکسار پی۔ آر ورما۔ ایڈیٹر)

نامی پریس شہر میرٹھ میں چھپا

آریہ ہند ھو کا دستور العمل

۱۔ سلیس اُردو زبان کے لباس مین سبھیتا اور وچار پور یک آتمک شاریرک اور سماجک اُنتی سمبندھی مضامین اپنے مُعزز خریدارون کی خدمت مین التماس کرنا اس پرچہ کا اودیش ہوگا۔

۲۔ جن مضامین سے آریہ پبلک کی مجموعی ترقی کو صدمہ پہونچنے کا احتمال ہوگا اون سے اس پرچہ کے کالمون کو پاک رکھنے کا خیال ہر وقت رہیگا۔

۳۔ ملکی معاملات ارتھات راج سمبندھی وشیون پر آریہ ہند ہو مین رائے زنی کرنیکا کسی مہاشے کو حق حاصل نہ ہوگا۔

۴۔ یہ پرچہ ہر ماہ کی اخیر تاریخ تک اپنے پیارے گراہکون کی دست بوسی کیلیئے میرٹھ سے روانہ ہوجایا کریگا۔ جن مہاشیون کو کسی وجہ سے آریہ ہند ہو کی ماہواری مُلاقات پسند نہ ہو اون کی خدمت مین گُذارش ہے کہ بلا تکلف پر ایڈیٹر کو اپنی نا رضامندی سے اطلاع بخشین تین ماہ تک کسی مہاشے کا پرچہ قبول فرمانا خریداری کی دلیل متصور ہوگا۔

۵۔ قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک عہ اور بلا محصول ڈاک ۱ عہ مُقرر ہے۔ جو مہاشے قیمت مقررہ بمد پیشگی عنایت فرماوینگے وہ خاص شکریہ کے مُستحق ہون گے۔ آریہ گنون کی مُعتبری ہمین اس بات کی اجازت نہین دیتی کہ ہم پیشگی قیمت کو آریہ ہند ہو کی لازمی شرط قرار دین۔

۶۔ آریہ ہند ھو اپنے عالی دماغ۔ باریک بین۔ دھرم ہتیشی۔ خیر اندیش اور نیک خیال نامہ نگارون کی خدمت مین ہمیشہ بلا قیمت پیش ہوا کریگا۔

۷۔ مراسلات کو نکتہ چینی اور مُنصفانہ مُطالعہ کے بعد اُنہو گی ارتھات ہر طرح سے مُفید سمجھا جانے پر بلا کم و کاست چھاپ دیا جایگا۔ لیکن جو مراسلات اشاعت کے لایق نہین سمجھی جائینگی اون کا واپس کرنا پرچہ کے ادھکاریون پر واجب نہ ہوگا۔

۸۔ سماجک انسٹیٹیوشنون کو اشتہار اور نیز ایسے نوٹس جن سے سر آریہ پبلک کی بہبودی مقصود ہو اس رسالہ مین بلا اُجرت شایع ہو سکین گے۔ ذاتی فائدہ کے اشتہارون پر بشرح ذیل اُجرت لیجایگی۔ ایک سطر پر صرف ۳ر ایکبار نصف صفحہ پر عہ آر پورے صفحہ پر ۱ عہ۔ متواتر اشاعت کے لئے خاص نرخون کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کے طے ہو سکتا ہے۔

نوٹ ۔ کوئی ایسا اشتہار طبع نہ ہوگا جس مین ناشایستہ فحش یا خلاف قانون الفاظ ہون یا جو آریہ سماج کے نیمون کے برخلاف ہو۔

آریہ ہند ہو

الٰہی غنچۂ اُمید بکشا
گلے از روضۂ جاوید بنما

مُعزز ناظرین! آپکے پیارے آریہ ہند ہو کی عُمر کا تیسرا سال بہی آدھا گذر چکا - اگرچہ یہہ قلیل زمانہ اوس کا عہد بچپن ہی تھا مگر اس عرصہ مین بہی اسنے تیس دفعہ آپ کی ملاقات کا شرف حاصل کیا - ہر ایک موقعہ پر آپ کو اس کی صُحبت پسند خاطر اور ہمکلامی مرغوب طبیعت رہی - اسکے تمام ریمارکس کو پبلک نے عزت کی نگاہ سے دیکہا اور ہر ایک مضمون کو جو اس مین شایع ہوا غور سے پڑہا - "ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات" اسنے کبہی جادۂ مقصد کو چہوڑ کر چلنا اور اصول کے معیار کو ہاتھ سے دینا کبہی پسند نہین کیا - ہر ایک علمی یا دہارمک وشی پر آزادی کے ساتھ بحث کرنا اس کا شیوہ تہا جن وعدون کو پیشانی پر لیئے نکلا تہا ہمیشہ اون کو نبہایا - اب اس کی ابتدائی عُمر کا خاتمہ ہو کر عالم شباب کی آمد آمد ہے - تمام اُمیدین جن کا پیدایش کے وقت بر سبیل پیشین گوئی ذکر تہا دست بستہ حاضر ہین - یہہ اُمیدین فصاحت و بلاغت کا میدان مارنے یا نظم و نثر کی شُہرت کا سکہ جمانیکی نہین - یہہ اُمنگین نئے نئے مذاق سُنا کر یا تہاٹ دکہلا کر نہال کرنیکی نہین - یہہ آرزوئین عارضی جوش کا جوار بہاٹا دکہلانیکی نہین بلکہ ان اُمیدون کے بیچ ایک نہایت سنجیدہ اور صدق دل سے بہرا ہوا اقرار پوشیدہ ہے جسکو ہم پرماتما کی سہایتا سے سرتا پا نباہنے کی اُمید کامل رکہتے ہین - وہ اقرار یہہ ہے کہ جس آزادی اور نرپکشتا کی سپرٹ کو آریہ ہند ہو نے محفوظ رکہا ہے اوس مین بال برابر فرق نہین آئیگا - خانۂ ایڈیٹری کے ساتھ جن عظیم ذمہ داریون کو ہمنے اپنے اوپر لیا ہے ان کی بوجہ برداشت کرنیکی اُمید رکہنا ہمارے لئے طبعی ہے - اس وقت ہم سوا اسکے اور کچہہ نہین کہہ سکتے کہ اپنے وعدہ کو ایفا کرنیکی حتی الامکان کوشش کرینگے - یہہ اُمید ایک بڑی بہاری اُمید ہے - مگر پرماتما کی سہایتا بہی بڑی مہان ہے -

مُشکلے نیست کہ آسان نہ شود
مرد باید کہ ہراسان نہ شود

زیور آن بزرگون کے دست شفقت کا سایہ بہی ہماری دلجمعی کا باعث ہے - شریمان ڈاکٹر رامچندر ورما و شریمان پنڈت جے رام شرما جنکی علم و عقل بہری گود مین آپکے آریہ ہند ہو نے پرورش پائی ہے ان خیر اندیش بزرگون نے

اپنے لطف وکرم سے نہ صرف پرچہ مذکور کی حالت کو پورا پورا استحکام بخشا ہے بلکہ اس کی محافظ کو بھی ہر ایک قسم کے سامان تحفظ سے مسلح کر کے اس قابل بنا دیا ہے کہ وہ تا میعاد حیات اس پرچہ کا رفیق رہ سکے۔

آخر میں ہم اپنے بزرگوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے پرم پتا پرمیشور سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ اس مفید شارع عام پر لگے ہوئے نخل آرزو کو سبز اور ہری بھری پھلت کریں جیسا کہ مضمون کی پیشانی پر لکھا ہے۔

الٰہی غنچۂ امید بکشا | گلے از روضۂ جاوید بنما

لوٹ اور رائین

آریہ پرتی ندہی سبھا پنچم اونتر و اودھ کا ادھی ویشن ۲۶ و ۲۷ دسمبر کو علی گڈھ میں ہوا۔ ہمیں اُمید تھی کہ میرٹھ آریہ سماج کے چیدہ و برگزیدہ اصحاب بھی اس دفعہ پرتی ندہی سبھا کی جلسہ میں شامل ہو کر ریپریزینٹیشن کے ٹوٹے ہوئے رشتہ کو از سر نو گانٹھیں گے۔ مگر افسوس کہ ہماری توقع مبدل بہ مایوسی ہو گئی۔ سیکریٹری آریہ سماج میرٹھ ہمارے نیاز نامہ استفسار کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہاں سے لالہ مُراری لال گپت پرتی ندہی مقرر ہوئے تھے لیکن وہاں پرتی ندہی سبھا کے جلسہ میں بحیثیت پرتی ندہی ممبر سماج ہذا شریک نہیں ہوئے۔ پرتی ندہی میں کیا کیا ریزولیوشن پاس ہوئے اون کی نسبت مجھے پوری پوری اطلاع نہیں ہے"

ہم میرٹھ آریہ سماج کے لائق عہدہ داروں اور ممبران انترنگ سبھا سے نہایت ادب کے ساتھ یہ دریافت کرتے ہیں کہ لالہ مُراری لال صاحب گپت باوجود علی گڈھ تشریف لیجانے کے کیوں پرتی ندہی سبھا کی جلسہ میں بحیثیت پرتی ندھی ممبر کے شریک نہ ہوئے؟۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس معاملہ کی تہ میں مفصلہ ذیل دو وجہوں میں سے کوئی ایک ہے (اول) یہ کہ آریہ پرتی ندہی سبھا نے اون کی شمولیت کو منظور نہ فرمایا ہو۔ (دویم) یہ کہ وہ خود شریک جلسہ نہ ہوئے ہوں۔ پہلی حالت میں معزز پرتی ندہی سبھا سے اس بارہ میں کارسپانڈینس ہونی چاہیئے اور معلوم کرنا چاہیئے کہ اُنہوں نے کس قاعدہ کی رو سے ہمارے دوست کو میرٹھ آریہ سماج کا پرتی ندہی متصور نہ کیا۔ بصورت دیگر لالہ مُراری لال صاحب سے دریافت کیا جائے کہ وہ اس غرض کو پورا کرنے میں کیوں قاصر رہے جسکے لئے میرٹھ آریہ سماج کی انترنگ سبھا نے انہیں علی گڈھ میں بھیجا تھا اور سفر خرچ کی زیرباری اوٹھائی تھی۔؟

سُنا جاتا ہے کہ علی گڈھ میں اس موقع پر جبکہ پرتی ندہی سبھا پنچم اونتر کا جلسہ ہو رہا تھا صوبہ جات ممالک مغربی و

شمالی کے ڈی۔ اے۔ وی کالج اور پرتی ندھی سبھا مین باہم صلح ہوگئی۔ جسکو قایم رکھنے کے واسطے ہمردد انسٹیٹیوشنون کے ارکان اعظم کے ثبت دستخط سے ایک اقرار نامہ باین معنی مرقوم ہوا ہے کہ اگر شرایط ذیل پر عملی کارروائی نہوئی تو دستخط کرنے والے تمام اصحاب دونون انسٹیٹیوشنون سے قطع تعلق کر لین گے۔ شرایط صلح حسب ذیل قرار پائی ہین:۔

(۱) "موجودہ پرتی ندھی سبھا اور ڈی۔ اے۔ وی کالج پر پورا قابو رکھنے والی ایک اور پرتی ندہی سبھا قایم کیجاوے۔

(۲) کالج کے لئے کبھی اور کہین اپیل نہ ہو۔

(۳) اپیل صرف وید پرچار کے لئے کیجایا کرے۔

(۴) جو چندہ وید پرچار کے لئے فراہم ہو اوس کا ایک چوتھائی حصہ ڈی۔ اے۔ وی کالج کے لئے دیا جایا کرے۔

(۵) کالج کمیٹی اوپدیشک نہ رکھنے پائے۔"

نوٹ - چونکہ کوئی تحریری کارسپانڈنس ہمارے پاس اس صلح کی نسبت موصول نہین ہوئی اور یہہ حالات ہمنے صرف زبانی سُنکر قلمبند کئے ہین اس لئے ممکن ہے کہ شرایط مین کسیقدر فرق ہو۔

واقعی اگر ملکی اور قومی بہبودی کے خیال نے یہ صلح کرائی ہے تو ہم اپنے دوستون کو مبارکباد دیتے ہین اور آیندہ اُمید رکھتے ہین کہ خودغرضی اور دویش ہمارے اندر گھُسنے نہین پائین گے۔

آریہ سماج میرٹھ کا بائیسوان وارشک اوتسب ہو چکا۔ ۳۰ دسمبر کو نگر کیرتن ہوا۔ ہم تمام اوپدیشک مہاشیون کی سیوا مین التماس کرتے ہین کہ اونہون نے کیون میرٹھ آریہ سماج کو دل سے بھُلا رکھا ہے؟۔ ہمین اُمید تھی کہ دور دور کے وِدوان اُپدیشک لوگ آکر ہمین اپنے منوہر ویاکھیانون سے کرتارتھ کرین گے۔ مگر یہہ انتظار ہمکو ۳۱ دسمبر کی شام تک کرنا پڑا جو کہ جلسہ کی سماپتی کا وقت تھا۔ حیرانی کی بات ہے کہ سوائے ایک دو اوپدیشکون کے کوئی نہین آیا۔ ایک وجہ یہہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ ان تاریخون مین اور بہت سی جگہون پر جلسے ہون گے۔ اسپر ہم لائق میمبران انترنگ سبھا کی توجہ کھینچتے ہوئے عرض کرتے ہین کہ وے جلسہ کی تاریخین مقرر کرنے سے پیشتر اور شہرون کے جلسون پر بھی وچار کر لیا کرین جن مین آریہ اُپدیشکون کے شامل ہونیکی اُمید غالب ہوا کرتی ہے۔

ہمین یہہ سُنکر نہایت افسوس ہوا کہ پنڈت بھگت رام اوپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کو منتظمان دعوت نے غلطی سے بھوجن کھانے کے لئے نہین بُلایا۔ جسکے کہ اونکو ایک نوکر کی معرفت بازار سے خود بھوجن منگا کر کھانا پڑا۔ اُمید ہے کہ پنڈت صاحب اس غلطی کو نظرِ عفو سے دیکھین گے۔ کیونکہ ایسی غلطیان اکثر ہو ہی جایا کرتی ہین خاصکر

اژدہام کے موقعوں پر ہمارے میرٹھ سماج کے عہدہ داروں کو بھی اس فروگذاشت سے آئندہ کیلئے عملی سبق لینا چاہئے۔

افسوس کہ اس سال آریہ سماج میرٹھ کے وارشک اتسب پر کسی فنڈ کے لئے اپیل نہین کی گئی۔ جہان تک ہمین معلوم ہے پبلک کو اُمید تھی کہ دوسرے روز کے جلسہ مین ڈی۔ اے۔ وی سکول کے واسطے اپیل کی جاویگی۔ گو کہ اس روز صبح سے تقاطر ہو رہا تھا لیکن پھر بھی شام کیوقت جلسہ مین خاصہ ہجوم تھا اور بظاہر کوئی وجہ دکھلائی نہین دیتی تھی کہ حاضرین جلسہ کے دست کرم سے اپیل نہ کیجائے۔ ہمنے اکثر احباب سے سُنا کہ وہ اس اپیل کے لئے تیار ہو کر آئے تھے۔ اور ہمین اُمید ہے کہ اگر اس موقع کو ہاتھہ سے نہ دیا جاتا تو سکول فنڈ کو ایک معقول امداد بہم پہونچتی۔ نظر بحالات موجودہ یہ ایک معمّا ہے جسکے انکشاف مین کسی واقف راز کو ضرور جرات کرنی چاہئے۔

اس سال میرٹھ آریہ سماج کے وارشک اتسب مین ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء کی صبح کو ۹ بجے جلسہ عام مین آریہ سماجون کی حالت پر وچار ہوا۔ ہمارے دیرگیہ درشی وچارشیل متر شریمان منشی جوتش سروپ نے ایک عالمانہ تقریر بیان فرماتے ہوئے کہا کہ آریہ سماجون مین اب پیشتر سا جوش اور پریم نہین۔ آپنے بڑی فصاحت اور بلاغت سے نفاق کو اونتی کی راہ مین روک بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آریہ سماج کے ساتھ اس کی میمبرون کا گہرا تعلق نہین جسکی وجہ سے وہ اسکے کامون مین پورا انٹرسٹ لین۔ اس تعلق کو قایم کرنے کے واسطے آپنے ایک فنڈ تجویز فرمایا جس سے آریہ دھرم کے سچے پریمیون کی موت پر اون کی پس ماندگان کی مدد کی جایا کرے۔ اثنائے تقریر مین آپنے ایک گذشتہ خط کا جو ہمارے نام ارسال کیا تھا ذکر کرتے ہوئے آریہ سماج سے نفاق دور کرنیکے سوال پر بحث کرنیکا ایک فرض ہمارے ہی سپرد کیا۔

ہم حسب ارشاد منشی صاحب موصوف اس مفید عام بحث کو شروع کرتے ہین۔ لایق نامہ نگارون کو دعوت ہے کہ اس مضمون کے لئے آریہ بندھو کے کالم کھلے ہین قلم اوٹھائین اور پراوپکار کے کام مین حصہ لین۔ آخر مین ہم اپنی رائے پر کاربند کرین گے۔

ویر راجپوتون کے تذکرے

(سلسلہ کیلئے دیکھو آریہ بندھو جلد ۳ نمبر ۶ - صفحہ ۱۷۵)

پرتھوی راج نے جو خط پرتاپ سنگہ کو بھیجا اس کا مضمون یہہ تھا۔

"ہندو دھرم کی اُمیدین ہندو راجا پر ہین۔ تاہم رانا صاحب اون کو چھوڑتے ہوئے نظر آتے ہین پرتاپ سنگہ

کے سوا اکبر نے سب کو ملیا میٹ کر دیا - ہماری بہادری اور عزت کو اوسنے خاک مین ملا دیا - راجپوتون کی
قوم کے بازار مین اکبر بمنزلہ ایک خریدار کے ہے اوسنے سبکو خرید لیا سوا اودیپور کے شاہزادہ کے جس کی قیمت کو
ادا کرنا اوس کی طاقت سے باہر ہے - کیا ایک سچا راجپوت نوروز مین اپنی عزت بیچنے کو گوارا کر سکتا ہے؟
مگر تاہم بہت سے اس ذلت کو اوٹھا چکے ہین - جب تمام سردار اپنے چھتری پن سے خالی ہو بیٹھے ہین کیا
چتوڑ بھی اس بازار مین آکر شامل ہو جائیگا ؟ - اگرچہ پتا نے اپنی ساری دولت کو کھو دیا مگر دولت عزت کے
خزانہ کو محفوظ رکھا - مایوسی نے بہت سی لوگون کو اس بازار مین اپنی بےعزتی دیکھنے کے لیئے لا ڈالا مگر ہمیر
کی اولاد اس سے بالکل مبرا ہے - لوگ پوچھتے ہین کہ پرتاپ سنگہ کو یہہ پوشیدہ مدد کہان سے پہونچتی ہے
ہم کہتے ہین صرف مردانگی اور تلوار ہمارے فخر قوم کے مددگار ہین - یہ نسل انسان کے بازار کا خریدار (اکبر) ایک
دن ضرور مغلوب ہوگا - وہ ہمیشہ کے لیئے زندہ نہین رہیگا - تب ہماری ساری قوم پرتاپ کے جھنڈے تلے
آ جائیگی اور اپنی برباد شدہ زمینون مین اپنے بیج کو بوئیگی - تمام کی نظر مین پرتاپ سنگہ پر ہین جس نے
راجپوتی خون کو محفوظ رکھا تاکہ اوس کی پاکیزگی سے وہ پھر روشن اور چمکیلا ہو سکے - راٹھور کے شاہزادہ کے
ان الفاظ نے دس ہزار آدمی کی مدد سے بڑھکر کام کیا - پرتاپ سنگہ کا گرا ہوا دل پھر مستحکم ہو گیا اور جوش مین
آکر وہ شیر ببر کی طرح اوٹھا اور لڑائی مین مشغول ہو گیا - کیونکہ اوس کی شریف روح فوراً بھڑک اوٹھی جبکہ
اوسنے تمام قوم کی آنکھین اپنے اوپر لگی ہوئین پائین - (باقی آئندہ)

جیون ودیا

{ جیون کوش }

(سلسلہ کے لیئے دیکھو آریہ ہند ہو جلد ۳ نمبر ۶ صفحہ ۱۷۴)

جو لوگ صبر و استقلال کے ساتھ ہمارے اس مضمون کو پڑھتے رہے ہین اب زندگی کے بھید کو معلوم کرکے
ہی حظ اوٹھا ئینگے - اب ہمارا مضمون اس حد تک آ پہونچا ہے کہ ہم جیون ودیا کے دروازے مین داخل ہون -
جب عضو یہ تعمیر آخر کار زندگی کے کامون مین استعمال ہونیکے لیئے تیار ہو جاتی ہے تو یہہ ایک کوٹھڑی
کی شکل مین ڈھالی جاتی ہے جسکو جیون کوش کہتے ہین - یہ چھلکا ایک مرکب مادہ سے بنا ہوتا ہے جس مین
زیادہ تر آکسیجن - ہائیڈروجن - نائٹروجن اور کاربن چار عنصر ملے ہوتے ہین - کیمسٹون کو ابھی تک صحیح صحیح

طور سے اس مادہ کی ماہیت معلوم نہین ہوئی مگر زیادہ اغلب ہے کہ یہہ مرکب اجزاء کے ملنے سے بنتا ہے جن مین سے ہر ایک جزو مین ۴۸ اجزاء کاربن کے ۷۳ ہائیڈروجن کے ۱۲ اوکسیجن کے اور ۱۵ اجزا نائیٹروجن کے ہوتے ہین۔ ان کے علاوہ تہوڑی تہوڑی مقدار گندک - فاسفورس اور دیگر عناصر کی بہی ہوتی ہے۔ یہ عضویہ ترکیب رکہنے والے اجسام کے مرکب اجزا عضوی اجزاء کہلاتے ہین اسلئے جیون کوش کے چہلکے کا ہر ایک عضوی ذرہ مقابل کی شکل کے نشان سے ظاہر کیا جاتا ہے ۳۱ ۱۲ ۵ یہ مرکب عضویہ جزو اس طرح بنتا ہے کہ پہلے ۴۸ مرکب اجزاء کاربانک ایسڈ کے اکٹھے کئے جاتے ہین۔ ان مین ۴۸ ذرے کاربن کے اور ۹۶ اوکسیجن کے ہوتے ہین - اوکسیجن کے ۱۲ ذرون کو سوا باقی سب خارج ہوجاتی ہین اور اون کی بجای ۷۳ اجزاء ہائیڈروجن کے اور ۱۵ نائیٹروجن کے مع کسیقدر گندک - فاسفورس و دیگر عناصر کی مقدار کے شامل ہوجاتی ہین - یہ تمام کیمیائی طور سے ملکر ایک مرکب بن جاتا ہے - یہہ مرکب اجزا پہلو بہ پہلو ملکر ایک پتلی سی تہہ کی شکل اختیار کرتے ہین جو کہ جیون کوش کا چہلکا بنتی ہے - (باقی آیندہ)

علم کیمیا

(سلسلہ کیلئے دیکہو آریہ ہند ہو جلد ۳ نمبر ۶ صفحہ ۱۷۳)

آخری دو اصول وہ بڑے قوانین ہین جن پر عضویہ ترکیب رکہنے والی اجسام کا تحلیل ہو کر برباد ہونا منحصر ہے لیکن چونکہ اوکسیجن ایسے اجسام کا ایک جزو لازمی ہوتا ہے اور تہوڑی مقدار مین کاربن ہائیڈروجن کی زیادہ مقدار اور کسیقدر نائیٹروجن کے ساتھ ملا رہتا ہے اسلئے ایک دوسرا اصول ظاہر ہوتا ہے - کاربن اور ہائیڈروجن مین اوکسیجن کے ساتھ ایک بڑی زبردست کشش ہے اسلئے یہہ دونون اوسط درجہ کی گرمی مین مرکبات ثلاثہ پیدا کرتے ہین مثلاً ایسٹک ایسڈ پری اگزالک سپرٹ کریسوٹ وغیرہ مگر زیادہ گرمی پہونچانے پر پانی اور کاربانک ایسڈ ہوجاتے ہین - چونکہ اوکسیجن کی تہوڑی مقدار بہت جلد ختم ہوجاتی ہے اسلئے کاربن اور ہائیڈروجن کے مرکبات زیادہ گرمی پہونچنے سے پہر اپنی اصلی حالت مین آنے شروع ہوجاتی ہین - اس طرح ہم کو کول گیس اور آیل گیس حاصل ہوتے ہین - یہہ پیداوارین لکڑی یا کوئلہ کو جن مین نائیٹروجن نہین ہوتی آگ مین تحلیل کرنے سے حاصل کی جاتی ہین اور جب نائیٹروجن بہی ہوتی ہے تب کاربن ہائیڈروجن اور نائیٹروجن کے بیشمار مرکبات ثلاثہ بنتے ہین جو اوڑنے کے قابل عنصری تیل سمجہے جاتی ہین اور جن مین بہت

سی مجیب و غریب خاصیتین ہوتی ہین - سائنوجن ایک کاربن اور نائیٹروجن کا مرکب ہی جو کسی عضویہ ترکیب
والے جسم مین پوٹاش ملاکر زیادہ گرم کرنے سے بنایا جاتا ہے - اسکو سائنیائیڈ آف پوٹاسیم کہتی ہین
اس طور سی اجسام کیمیائی ترکیب مین ملتے اور علیحدہ ہوتے ہین - اب ہم کیمسٹری کی اس حصہ تک
پہونچ گئے ہین کہ اجسام کس نسبت سی ملتے ہین ؟ - (باقی آئندہ)

آتم پرساد

तस्मिं स्त्वयि किं बीर्य मित्य पीदꣳ सर्बं दहेयम् ॥०॥
यदिदं प्रथिव्या मिति ॥ कनोप निषत मं० १८ ॥

(پدارتھ) تجھ مین برہم نے کہا کہ تجھ اگنی مین کیا پراکرم وا سامرتھ ہے ؟ - اگنی نے کہا کہ جو یہ پرتھوی پر چرا چر جگت دیکھہ پڑتا ہے اس سبکو چہین ماتر مین جلادون اور نہایت بہت ہی تھوڑی کال مین سب جگت کو بہسم بھوت کر سکتی ہون -

(تشریح) ناظرین ! النکار (استعارہ) کو یاد رکھیئے - پچھلے منتر مین برہم نے اگنی سی پوچھا تہا کہ تو کون ہے ؟ جسکے جواب مین اگنی نے کہا تھا کہ مین اگنی ہون - اس منتر مین برہم نے کہا کہ ہے اگنی ! تجھہ مین کیا بل یعنی طاقت ہی - تو کیا کر سکتی ہے ؟ - اگنی نے کہا کہ اس سنسار مین جو کچھہ بھی دکھلائی دیتا ہے اوس کو ایک آن کی آن مین جلاکر خاک سیاہ کر سکتی ہون - یعنی میرے مین ایسی طاقت ہی کہ دنیا بہر کو ایک لمحہ مین بھونک کر بھسم کر سکتی ہون -

तस्मै तृणं निदधावेत द्दहेति तदुपप्रे याय सर्बजवेन॥
तन्नशशाक दग्धुं स तत एव निववृते नैतदशकं बिज्ञातुं
यदेतद्यक्ष मिति ॥ कनोप निषत मं० २१ ॥ ६॥१०॥

(پدارتھ) اوس اگنی کے آگے برہم نے ایک تیرن (تنکا) دہر دیا اور کہا کہ اس تنکے کو جلادے - اوس تیرن کو تچھہ (ناچیز) سمجھ کر اگنی سمپورن ویگ سے (ساری طاقت سے) اوس تنکے کے پاس گئی - پرنتو اوسکو جلانیکے لئے سامرتھہ وان نہین ہوسکی - تب اگنی بے بس ہوکر پیچھے ہٹ گئی - اور واپس آدی دیوتاؤن سے کہا کہ مین نہین جان سکتی کہ یہہ مہابلوان اور سرب پوجیہ کون ہے مین اسکو نہین جان سکتی -

(تشریح) جب اگنی نے برہم کے آگے یہہ شیخی ماری کہ مین ایک لمحہ مین تمام کائنات کو جلاکر خاک سیاہ کر سکتی ہون تب برہم نے ایک بہت ذرا سا تنکا اگنی کے آگے رکھا اور کہا کہ اسکو جلا دے - اگنی اوس تنکے کو نہایت ہی ناچیز سمجھکر اپنی پوری طاقت سے تنکے کو جلانیکے لئے اوس کی طرف دوڑی لیکن باوجود ساری طاقت خرچ کرنے کے اوس تنکے کو نہ جلاسکی اور پشیمان ہوکر پیچھے ہٹ آئی اور وایو وغیرہ اپنے دیگر ساتھیون سے کہا کہ اس مہا پرکرمی اور تیج سروپ پُرش کو جاننے کے ناقابل ہون مین اوس کو نہین جان سکتی۔ مطلب یہہ ہے کہ اگنی وغیرہ پدارتھون مین جو کچھہ طاقت موجود بھی ہے اوس کو بھی بغیر برہم کی اِچھا کے کام مین نہین لاسکتے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ برہم اننت سامرتھہ وان ہے - اوم شم۔

شِکشائین

देहाभिमाने गलिते ज्ञाने नपरमात्मनि
यत्रतत्रमनोयाति तत्र तत्र समाधय:॥

(ارتھ) - پرماتما کے گیان سے جب دیہہ کے ابھمان کا ناش ہوجاتا ہے تب جہان جہان من جاتا ہے اوس کے لئے وہین وہین سمادھی ہے۔

(نوٹ) برہم گیانی کو جب اپنے شریر کا ابھمان نہین رہتا یعنی جب یہ اہنکار (غرور) چھوٹ جاتا ہے کہ یہہ میرا ہے اور یہہ تیرا ہے تب من استھر ہوجاتا ہے - جب من کو استھرتا پراپت ہوجاتی ہے پھر من جہان رہیگا اوس کے لئے وہین سمادھی ہے - مطلب یہہ ہے کہ پرماتما کی گیان سے سب کچھہ پراپت ہوجاتا ہے اسلئے ایشر کے گیان پراپت کرنیکی سدا کوشش کرتے رہنا چاہئے - یہی پرشارتھہ سرودپری ہے۔

यथा धेनुसहस्रेषु वत्सोगच्छति मातरम्॥
तथा यच्च कृतं कर्म कर्तारमनुगच्छति॥१०॥

(ارتھ) جیسے سینکڑون گایون کے رہتے ہوئی بھی بچھڑا اپنی ماتا کے نکٹ جاتا ہے ویسے ہی جو کچھہ کرم کیا جاتا ہے کرتا کو ملتا ہے۔

(تشریح) ایشر پرماتما کا کیسا اَدبھت نیاء ہے کہ جو کرتا ہے وہی بھرتا ہے - باپ کرے باپ بھرے بیٹا کرے بیٹا بھرے - تبھی تو پرماتما کا نام نیاء کاری ہے - اگر وچار کیا جاوے تو اس ایک نیم سے جگت پتا

پرسبو کی کیسی بڑی مہانتا پرگٹ ہوتی ہے - خیال تو فرمائیے کہ ان گنت جیو اور اون کے ان گنت ہی کرم اور کرم بہی مختلف قسم کے - اس پرانتہا حساب کو وہی جان سکتا ہی - یہ شکتی اوسی کو ہے کہ ہر ایک جیو کو اوس کے کرمون کے انوسار پہل دیتا ہے - اسی لئے اوس کا نام انتریامی بہی ہے - اگر انسان اس مسئلہ پر وشواس کرے تو اوس سے کبہی برے فعل سرزد نہین ہو سکتے -

आत्मापराधवृक्षस्य फलान्येतानिदेहिनाम्।
दारिद्र्यदुःखरोगाणिबन्धनव्यसनानिच॥

(ارتھ) آتما کو اپنے اپرادھ روپی برکش کے پہل دردرتا - روگ - دکھ - بندہن اور بپتی آدمی بہوگنی پڑتی ہین

(تشریح) اس مین کوئی شبہہ نہین کہ جن جیون نے پچھلے جنمون مین پاپ کرم کئے ہین وہ جنم انتر مین نانا پرکار کے کشٹ بہوگتے ہین - دردرتا یعنی مفلسی کی تکلیف - امراض کی تکلیف - غلامی کی تکلیف اور اور ہزارون قسم کی تکالیف اوٹھانی پڑتی ہین - جو آتما ئین مصیبتون مین گرفتار ہین جان لو کہ وہ اون کے پچھلے کرمون کا نتیجہ ہے - بعض آدمی کہدیا کرتے ہین کہ فلان شخص بڑے بڑے پاپ بہی کرتا ہے یعنی جھوٹ بولتا ہے - شراب پیتا ہے - ماس کہاتا ہے - پراستری گمن کرتا ہے - غبن کرتا ہے - رشوت کہاتا ہے پہر بھی دیکھئے کیسا اچہا تا پہولتا ہے - دھن دولت بہت ہی - لڑکے بالے سب موجود ہین - نوکرون چاکرون کی کمی نہین یہ نمعلوم کیا بات ہے - لیکن اون کو سمجہہ لینا چاہئے کہ ایسے آدمیون کو جو کچہہ دھن دولت وغیرہ اس جنم مین کنچت ماتر سکہہ مل رہا ہی یہہ اون کے پچھلے کرمون کے بھوگ ہین لیکن جو برے کرم وہ اس وقت کر رہے ہین اون کا نتیجہ کچہہ اسی جنم مین اور کچہہ اگلے جنمون مین ضرور بہوگنا پڑیگا - یاد رکہئے ایسے پاپی آدمی برے کرمون کا پہل ایسا چکہین گے کہ چہٹی کا کہایا پیا سب نکل جائیگا - کوئی کیا ہوا کرم نشپہل نہین جا سکتا - یہ پرماتما کا اٹل نیم ہے +

अग्निरापःस्त्रियोमूर्खसर्पौराजकुलानिच।
नित्यंयत्नेनसेव्यानिसद्यःप्राणहराणिषट्॥

(ارتھ) آگ[1] جل[2] استری[3] - مورکھ[4] - سانپ[5] - اور راج کاکل[6] بہہ ساودہانتا سے سیون کے لوگ ہین یہہ شیگہر پران کے ہرلینے والے ہین

(تشریح) اوپر کے اشلوک مین جو چہہ چیزین لکھی ہین یعنی - آگ - پانی - عورت - جاہل سانپ اور

بادشاہ یا اوس کا خاندان اون کے ساتھہ بہت ہوشیاری کی ساتھہ برتاؤ کرنا چاہئے - کیونکہ اگر اون کے
استعمال مین ذرا بھی غفلت ہوگی تو جان کے لالے پڑجانیکا خوف ہے - آگ ذرا سی دیر مین پہونک سکتی
ہے - پانی ڈوبا سکتا ہے - عورتون کے سببسے آئے دن سینکڑون خون ہوتے ہین جاہل آدمی سے
تو ہمیشہ ہی دُنیا کو نقصان پہونچتا ہے - سانپ کی زہر سے تو ہزارہا آدمی ہرسال ضایع ہوتے ہین راجہ
اگر خفا ہوجاوے تو ایک لمحہ مین جو چاہے سو کر سکتا ہے - اس لئے مذکورہ بالا چہہ چیزون کا استعمال نہایت
ہی ہوشیاری اور عقلمندی کی ساتھہ ہونا چاہئے -

شاریرک اور ساماجک اونّتی

سنتان اوتپتی

ویریہ پریکشا

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ ہند ہو جلد ۳ نمبر ۶ کا صفحہ ۱۶۷)

پچھلے پرچے مین ہم اس بات کی ضرورت کو ظاہر کرچکے ہین کہ سنتان اوتپتی کے لئے گربھادان سنسکار
کرنے سے پہلے استری کے رج اور پُرش کے ویریہ کی پریکشا ضرور ہونی چاہئے کیونکہ اسی غلطی کی وجہ سے
ہزارون آدمی سنتان جیسے امول رتن سے محروم رہجاتے ہین اسلئے لیڈران قوم کا عین فرض ہے
کہ اس بُرائی کے دور کرنیمین پوری پوری کوشش کرین - سب سے بڑی بات اس بارہ مین کم سنی کی شادی
کا روکنا ہے - اگر جوان عمر مین شادیان ہوا کرین تو یہہ بُرائی بہت کچھہ دور ہوسکتی ہے - دوسری بات یہہ
ہونی چاہئے کہ اس قسم کی بُرائیون کے نُقصانات اپنی سنتانون کی ذہن نشین کردئے جاوین تاکہ وہ اوسکی
ضرر سے واقف ہوکر خود بھی پرہیز کرین - تیسری بات یہ ہونی چاہئے کہ شادی کرنیسے پہلے استری پُرش
کے گن کرم سُبھاؤ کا میلان کرلیا جاوے - کیونکہ تجربہ مین ایسا بھی آیا ہے کہ بعض دفعہ اختلاف مزاج سے
اولاد پیدا نہین ہوتی - بلکہ بوجہ مختلف مزاج ہونیکے طرح طرح کے امراض لاحق ہوجاتے ہین گن کرم
سُبھاؤ کے ملانیکا نام ہی جنم پتری کا ملانا ہے - چوتھی بات یہہ ہے کہ سنتان اوتپن کرنے سے پہلے
رج اور ویریہ کی پریکشا کرلی جایا کرے - تاکہ اولاد کے پیدا ہونیمین کسی طرح کا شبہہ نرہے - پہلی تین باتون کی
اصلاح اور انتظام تو عام آدمی بطور خود کرسکتے ہین البتہ چوتھی بات کو عام آدمی بلا واقفیت عمل مین

نہین لا سکتے - پس ہم اپنے ناظرین کی واقفیت کیلئے رج اور ویرج کی پریکشا کا بہت آسان طریقہ
درج رسالۂ ہذا کرتے ہین - جو صاحب مذکورہ بالا باتون پر عمل کرتے ہوئے سنتان اوتپن کرنیکا ارادہ
کرین گے وہ ضرور کامیاب ہون گے اس مین کسی طرح کا شبہہ نہین ہے - اب ہم رج اور ویرج کی پریکشا
شروع کرتے ہین :—

(شُدّھ رج کی پہچان) رج استری کے ویرج کو کہتے ہین - استری کا ویرج پُرش کے ویرج کی طرح بہت گاڑھا
اور سفید نہین ہوتا بلکہ تندرست رج کا رنگ لاکھ کے ہلکے رنگ کا سا ہوتا ہے - سفید کپڑے پر اوس کا داغ
نہین پڑتا - پتلا اسقدر ہوتا ہے کہ اوس کا بندو (لوند) ٹہیر نہین سکتا - یعنی نہ بہت گاڑھا نہ بہت
پتلا - خوشبو یا بدبو بالکل نہین ہوتی - ایسا آرتو (استری کا ویرج) ہی اولاد پیدا کرنے کے قابل ہوتا ہے -

(اَشُدّھ رج کی پہچان) جس استری کے ارتو مین مُردے کی سی سڑی ہوئی بدبو آتی ہو جس مین خون
کی سی رنگت ہو یا سفید کپڑے پر سُرخ یا سیاہ داغ پڑ جاوین پیپ کے موافق بہت گاڑھا یا پانی کے
موافق پتلا ہو جس مین پیشاب کی بدبو آتی ہو یا گانٹھ دار ہو ایسا ارتو اولاد پیدا کرنے کے لایق نہین ہوتا
اوس کا علاج ہونا چاہئے -

(شُدّھ ویرج کی پہچان) کنچ کے موافق شُدّھ - لوہتر اور چکدار - چکنا اور میٹھا - شدھ ویرج مین
سے شہد کی سی خوشبو آیا کرتی ہے - قوام بھی شہد کے موافق گاڑھا ہونا چاہئیے جسکی لوند ہر جگہ ٹہیر سکے -
ایسے لکشنون والی ویرج سے اُتّم سنتان اوتپن ہو سکتی ہے -

(اَشُدّھ ویرج کی پہچان) جو ویرج کسی خرابی کی وجہ سے نکما ہو جاتا ہے اوس مین سڑی ہوئی راڈ
کے موافق بدبو پیدا ہو جاتی ہے - وہ چکدار نہین ہوتا بلکہ گندہ اور گانٹھ دار ہو جاتا ہے - رنگت
پیپ کے موافق زرد یا خون آلودہ یا سیاہی مائل ہو جاتی ہے - قوام پتلا پڑ جاتا ہے - بعض دفعہ کیڑے
رینگتے ہوئے بھی نظر پڑتے ہین - ایسا ویرج سنتان اوتپتی کے یوگ نہین ہوتا اوسکو پہلے شُدھ کرنا چاہئے -

ناظرین! ہمنے رج اور ویرج کی پہچان مہرشی سُشرت اور چرک کے مت انوسار نہایت آسان طور سے
بتلادی ہے جسکو سادھارن سے سادھارن آدمی عمل مین لا سکتا ہے - جو پہچان حُکماء فرنگ نے لکھی ہے
وہ بھی اگرچہ بہت اعلیٰ ہے مگر اوسکو ہر ایک آدمی برتاؤ مین نہین لا سکتا کیونکہ اوس کے لئے کئی ایک ایسے
آلات کی ضرورت ہے کہ جسکو سادھارن آدمی خرید نہین سکتے اور نہ اوس کو عمل مین ہی لا سکتے ہین پس

سرود ھارن کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا پرکیشا کی موافق گردھان کرنے سے پہلے اپنے ویرج یا رج کی پرکیشا کرین اگر رج اور ویرج شدھ ہون تو گربھا دھان کرین ورنہ علاج کرا دین - ہم پھر کسی موقع پر اشدھ رج اور ویرج کے اسباب اور علاج درج رسالہ کرینگے جس سے ناظرین بہت کچھہ لابھ اوٹھا سکینگے -

مُفید اور کار آمد باتین

(کیک بنانیکی ترکیب) کیک ایک ولایتی مٹھائی ہے جو نہایت لذیذ اور مقوی ہوتی ہے - ہندوستان مین اس کو اکثر ڈبل روٹی بنانیوالے طیار کرتے ہین لیکن وہ لوگ اکثر مسلمان ہوتے ہین اس لئے ہندو لوگ اس کیک کے استعمال سے محروم رہتے ہین - ہم اس کی بہت آسان ترکیب درج کرتے ہین تا کہ جسکا جی چاہے طیار کرے - (ترکیب) مکھن آدہ سیر - شکری آدہ سیر - میدہ آدھ سیر - چاول کا آٹا پاؤ سیر - دودھ حسب ضرورت نارنگی کے چھلکے کا سفوف آدھ پاؤ - جا پھل دو تولہ - میوہ جات بادام پستہ وغیرہ پاؤ سیر - ان سب چیزون کو ملا کر ہاتھ سے خوب پھینٹین - دودھ اسقدر ملانا چاہیئے کہ جس مین گندھے ہوئے آٹے کی موافق سب شیاء ہو جاوین - پھینٹنے مین مبالغہ کرنا چاہیئے - جب سب شیاء ایکجان ہو جاوین تب ایک ٹین کے سانچے مین جس کے اندر کیطرف کاغذ چسپان کر دینا چاہیئے بھر کر گرم تنور مین جس مین ڈبل روٹی بنتی ہین رکھہ دو - بہت گرم نہین ہونا چاہیئے - بلکہ اوسط درجہ کی گرمی کافی ہے - آدہ گھنٹہ مین پک کر طیار ہو جاویگا اوسکو نکالکر سرد ہونے پر سانچے مین سے نکال کر رکھہ چھوڑو حسب ضرورت چاقو سے تراش کر تناول فرمایئے نہایت لذیذ اور مقوی چیز ہے -

(مربا انناس بنانیکی ترکیب) انناس ایک پھل ہے جو صوبہ بنگال مین بکثرت ہوتا ہے لیکن اب دیگر صوبہ جات مین بھی بویا جاتا ہے - عام آدمی اسکو جانتے ہین فائدہ اس پھل کا طب کی روسے یہہ ہے کہ انناس صفرا کی گرمی اور تیزی کو رفع کرتا ہے - اوّل درجہ کا مقوی معدہ وکبد ہے - صفراوی مزاج والون کے لیئے اس کا استعمال نہایت ہی مفید ہے - خوش ذائقہ بھی پرلے درجہ کا ہے - چونکہ ہر موسم مین اس کا ملنا دشوار ہے اسلیئے اسکا مربا طیار کر کے رکھہ چھوڑنا چاہیئے تا کہ جب چاہین استعمال مین لا سکین - ترکیب مربا بنانیکی حسب ذیل ہے :- پھل کو لیکر اوپر کے چھلکے کو جو گانٹھدار ہوتا ہے بالکل علیحدہ کر دین یعنی سخت پوست بالکل علیحدہ کر دینا چاہیئے تا کہ اندر سے نرم حصہ نکل آوے - اب اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے

کرکے اون کو جوش دو تاکہ اچھے گل جاوین - خیال رکھو کہ بہت نہ گل جاوین - پہر اون کو نکال کر سرد کرو اور
۱۰ منٹ تک چونہ کے پانی مین ڈال دو اسکے بعد نکالکر سرد پانی سے دو تین دفعہ دھو ڈالو اور دہوپ مین
خشک کرو - دو تین گھنٹہ تک دہوپ مین رکہنا کافی ہوگا - اب اناناس کی ٹکڑون کے دوگنا وزن مصری
لیکر اوس کا قوام تیار کرو - جب قوام خوب گاڑھا ہوجاوے تب ان ٹکڑون کو اوس مین ڈال کر تہوڑی دیر
آنچ پر رہنے دو اور پہر نیچے اوتار کر تہوڑا سفوف دانہ الائچی خورد اوپر چہڑک دو اور چلا دو - سرد ہونے پر مرتبان
مین بہر کر رکھ چہوڑو اور حسب ضرورت استعمال کرو مہینے مین ایک دو دفعہ گھنٹہ دو گھنٹہ دہوپ مین رکہدینا چاہئے

مراسلات

کل شام کو وقت باد بہاری اپنے چہرۂ نورانی کو ارغوانی بنا پوشاک سبز زرین زیب تن کر پیازی دوپٹہ اوڑہ ہمجولیون کے ہمراہ اٹھکہیلیان کرتی ہوئی قدم قدم پر ناز و ادا کی وہ شوخیان دکہلا رہی تہی کہ حیوان و انسان چرند و پرند اوس کے حسن آزاد خداداد پر فریفتہ ہو غلطان و پیچان تہے -

اشجار ستانہ وار برگ و بار کو گود مین لئے قدرت ایزدی کے تماشائی بنے - بنی نوع انسان غمخوار انگشت حیرت و افسوس سی بہہ اشارہ کرتے تہے اور لحن طعن و طنز سے کہتے تہے کہ ہم حکم ایزدی سے ایک دم سر کو نہین اوٹھاتے اور فرائض لازمی سے ایک لمحہ بہی باز نہین آتے - باد غلیظ و متنفر کو باد نسیم و باد صبا کے قالب مین آراستہ کر نذر مخلوق کرتے ہین - ادنی اور اعلی حیوان یا انسان جو ہمارے سایہ مین تمازت آفتاب سے پناہ لیتا ہے مثل آغوش مادر مہربان لطافت و استراحت پاتا ہے صعب ماندگی سے رہا ہوجاتا ہے صعوبت مصائب حرارت سر پر سہتے ہین ایک زیر سایہ کو آرام دیتے ہین -

لیکن حیف صد حیف !! اے حضرت انسان ! تمہاری ذات ستودہ صفات پر کہ اشرف المخلوقات اور احکام کبریا سے بیخبر - نفس امارہ کو غلام بیدرم - فرض مذاہب سے خواب فراموشی - مقاصد دنیوی سے لنگڑا لولا اختلاف و انحراف کو سرگرم شہنشاہ - قومی ہمدردی مین خواب نیمروز - خدمت پبلک کو نیم بسمل تعصب مین شیر غران اصول مذہبی کو سہو طفلان اور مضمون رندانہ سمجہے حافظ جرارہ - بہبودی ملک مین خار سور نجان نفاق کا علم لئے پیشوا -

اگرچہ آپکے گروہ مین تمام خود غرضی کے شیدا اور پہوٹ کی روح بخش العین کی تسخیر نہین ہین - مگر کوئی بہی

گوہر یکتا صدف مادر سے ظہور پاکر بہبودیٔ ملک مین کوشان نمایان ہوتا ہے۔

مغرب کی طرف آفتاب عالمتاب چہرۂ درخشان کو پردۂ ظلمت مین چھپاتا۔ رُخ روشن کو نقاب شام سے ڈھکتا ہوا باآواز بلند یہ نصیحت کرتا تہا کہ اے مغرور نادان۔ مال وسنال شان وشوکت جاہ وجلال اور قوی ہیکل۔ پہلیتن۔ شیرمردان۔ منصور جہان وناصر زمان اور ای خلقت آزار۔ کلفت کی آثار زمانہ کو تکلیف مین ڈالنے والو! اور اے پہلیہ فروش متاع کو گوہر نایاب بنا کر و فریب سی بہکانی والو اور اے کانچ کے مالکو دُنیا کو گوہر شبچراغ بتا جعل مین ڈال کیون پامال کر رہے ہو۔ خوف خدا سے نہین ڈر رہے ہو!۔ اور ای مزرع بہبودی مین تخمِ نفاق کے بونے والو! اس گلشن عیش وطرب کو باد حوادث کا کیون رُخ مکروہ دکہانے کے کوشان ہو۔ تم اس کی لگانے والے کو بہول گئے۔ آپ تو اس کی پرورش کو تھے نہ کہ بیخکنی کو۔

تمھارا بہی ستارۂ اوج دم زدن مین معدوم ہو جائیگا۔ پہر یاس وحسرت کی سوا کچہہ ہاتہہ نہ آئیگا اور یہ رنگ ڈہنگ مثل کافور نابود پائیگا۔ عمل نیک ہی ہی جو پس از مرگ توشۂ آخرت کے کام آئیگا اور سب کچہہ مثل اُفق نیست ہو جائیگا۔ میری حالت شرق سے غرب تک یہ سبق دیتی ہے کہ ایک حالت کی آغاز سے اختتام تک استقلال نہین ہے بلکہ زوال یونہی ہے۔

اسی جلوۂ ظہور کو دیکہتا نیچر کا شیدا صحرائے مرغزار کی طرف نکلگیا۔ سبزہ کا ظہور۔ جانورون کا نزدیک ودور گلِ خورو اور بیل بوٹون کا زبانِ حال سے ثنا خوان ہونا وحشت کی قدم اوکہاڑے دیتا تہا۔ اتفاقاً خوبی قسمت سے ایک مرد بظاہر خوب کہرا لیکن باطن مین شیطان کا بڑا بلا۔ اثنائے گفتگو مین زبان پر یہہ کی چلا کہ آپ کی یہان جو شادی برخوردار ہے اوس مین رنڈی کون کی ہے؟ ۔ آجکل یہان حسین اعلے درجہ کی طوائف ہے۔ مین نی یہہ شلوک پڑھا۔

ब्राह्मो दैवस्तथैवार्षः प्रजापत्यस्था,ऽऽसुरः
गान्धर्वो राक्षसश्चैव पैशाचश्चाष्टमोऽधमः

بواہ آٹہہ پرکار کا ہوتا ہے۔ ایک براہم۔ دوسرا دیو۔ تیسرا آرش۔ چوتہا پرجا پتیہ۔ پانچوان آسور چہٹا گاندہرب۔ ساتوان راکشش۔ آٹھوان پیشاچ۔ شری منوجی نے شلوک مذکور الصدر مین آٹہہ پرکار کے بواہ بتلائے۔ اور پہر ہر ایک کی تفسیر کرتے ہوئی یہہ کہین نہین فرمایا کہ رنڈی نچانا چاہئیے۔

سوال - آپ یہ بتلاوین کہ رنڈی کو پلیدی کہان فرمایا ہے؟

جواب
वैश्या सौ मदनज्वाला रुपेन्धन समेधिता ॥
प्राणाभिर्यत्र हूयन्ते योवनानी धनानीच ॥

یعنی ویشیا ایک طرح کی آتش ہے کہ جو حسن اور دولت (یعنی زیور وغیرہ) کی لکڑیون سے سوزان ہے اور جس آتش میں لوبین دہن اور پیران کی آہوتی دیجاتی ہے یعنی یہہ چیزین نیست ہو جاتی ہین -

سوال - ویشیا اگر مکروہ اور خراب ہین تو پرمیشور نے اون کو کیون پیدا کیا ہے؟

جواب - پرم پتا پرمیشور جیو کو اوسکے کرم انوسار جنم دیتا ہے کرم کرنے مین جیو سوتنتر ہے اور اوسکے پہل بہوگنے مین پرتنتر -

سوال - ہمکو معلوم ہوا کہ آپ آریہ ہین لیکن یہہ تو فرمایئے کہ رنڈیان شادی وغیرہ خوشیون مین نہ جاوین تو کیا کرین؟

جواب - شادیون مین اس لوک اور پرلوک کو شاد کرنیوالی ستنبہ اوپدیش ہونے چاہئیین اور جس طرح انسان گذر اوقات کرتے ہین ویشیا بہی خاوندے گہر بساوین تاکہ دنیا فضول خرچی کے بار سے سبکدوش ہو اور رندمشرب جہان سے جاتے رہین - امن وامان کی افزایش ہو - بدعہدی جہان سے روسیاہ کر کے نکل جائی اور پہر خلقت اسر دہین نہ آئے -

سوال - جناب! آپنے تو رنڈیون کو حد درجہ کا برا بتلایا اور عیبون کا گہٹڑ اون کے سر پر دہرا - ذرا آپ غور تو کرین کہ بازار مین جس شی کی خریداری نہوگی اوس کی صورت دیکہنی بہی آپ کو مشکل سے نصیب ہوگی اور جس کی کم خریداری ہوگی وہ کم موجود ہوگی لیکن مین نے اکثر آریون کے لڑکے لڑکیون کی شادی مین طوائفون کی الاپ سنی ہے - جاتی سبہا اور کانفرنس بہت چلاتی ہین لیکن اون کے ممبر بہی ناچ کی آگ سے کلیجہ ٹہنڈا کرتے ہین تو دیکہے ہین - آپ فرماوین تو مین ایسے مہاشیون کے نام بتلاؤن اور وہ معمولی آریہ بہی نہین ہین بلکہ سر بہیل ہین - اے مہربان کسی کام کو کہنے سے کام نہین چلتا کرنیسے چلتا ہے - حلوہ حلوہ کہنے سے منہہ میٹہا نہین ہو سکتا لیکن ذرا سا نوش کر لیجیے -

جواب - مہربان من! آپنے ماسوای اور چند باتون کے جو آریہ سماج پر نکتہ چینی کی ہے اوسکا جواب دینا بیجا فرض ہے (باقی دارد)

نویدک کندن سنگہ ورما از کنعان نگر - پوسٹ سوخاص - ضلع میرٹہ

لڑکیون کی تعلیم

نمبر ۵

لڑکیون کی تعلیم کا سوال ہمارے ناظرین کو اس وقت تک اچھی طرح سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ ایک نہایت ضروری سوال ہے - مگر اس کے اہم اور نازک ہونے مین کسی کو کلام نہین ہوگا - اس وادی مین پہونچ سے پہونک پہونک کر قدم رکہنا چاہئیے - لڑکیون

کو کسی طرح کا صدمہ پہونچے تو ہرگز یہہ نہین سمجھنا چاہیے کہ تعلیم یا لڑکیون کا قصور ہے بلکہ وہ قصور بالکل سر اسر ہوگا جنہون نے تعلیم دینے کے پہلے اس تعلیم کے حسن و قبح کو دیکھہ بھال نہین لیا ہے۔ اگر تعلیم سے لڑکیون مین کسی قسم کی خامی رہی تو فوراً سمجھنا چاہیئے کہ جس ڈھب سے تعلیم دی گئی ہے اوس مین ضرور نقص تھا۔ لڑکیون کی تعلیم یا تعلیم نسوان کا حامی ہو جانا بہت آسان بات ہے مگر متانت سے اوسکے آغاز و انجام کو سوچنا بہت مشکل بات ہے۔ قریب قریب ہر ملت و مذہب کے اشخاص اپنی مقدس کتابون مذہبی قانون رسم و رواج اور خاص خاص نظائر سے عورتون کو تعلیم کا مستحق اور اُن کا عالم فاضل ہونا ثابت کرسکتے ہین مگر یہان سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا اوس وقت کس قسم کی تعلیم دی جاتی تھی؟۔ اور آجکل کے نوجوان اور لڑکیون کی تعلیم کی جاتی جس قسم کی تعلیم دلانا چاہتے ہین وہ کیسی اور کس قسم کی ہے؟ ۔ ہم اپنے گذشتہ نمبرون مین حتے الوسع ثابت کرچکے ہین کہ جس ڈھب سے اور جس قسم کی تعلیم لڑکیون کو دی جاتی ہے وہ لڑکیون کے لئے سر اسر ناموزون اور طبعی حالت کے خلاف ہے ہمنے جو طریقۂ تعلیم لڑکیون کے لئے اپنے ناظرین کے روبرو پیش کیا ہے وہ مذہب اور لڑکیون کے عمر بھر کے فرائض کی بنا پر ہے۔ اس طریقۂ تعلیم سے لڑکیون کی توہمات باطلہ دور ہوسکتے ہین۔ اس سے وہ آبا و اجداد کے مذہب کو صحیح معنون مین مذہب سمجھہ سکتی ہین۔ نہ کہ کالی بلا۔ اس ڈھب سے اون کے مذہبی فرائض ٹھیک وقت پر ادا ہوسکتے ہین اور اون کی اولاد نیک اور پارسا بن سکتی ہے۔

اور وہ اپنے فرائض کو فرائض سمجھکر ادا کرسکتی ہین۔ اس قسم کے طریقۂ تعلیم سے لڑکیون کو بآسانی ہوکر بخوبی معلوم ہوجاویگا کہ ہم کیا ہین اور دنیا مین ہم کس لئے آئے ہین اور یہان ہمین کیا کرنا چاہیئے؟۔ اگر انصاف سے دیکھا جاوے تو تعلیم کا اصلی مدعا یہی ہے۔ جب وہ ان باتون کو عمدگی سے سمجھہ لینگی تو وہ اپنی زندگی کو نہایت خوشی سے بسر کرسکینگی۔ اُن مین صبر اور تحمل آجائیگا۔ خوشی کے وقت اعتدال سے زیادہ خوش ہوجانا۔ اور رنج و مصیبت کے وقت وحشت زدہ ہوکر بیٹھ جانا اون مین نہین پایا جاویگا۔ وہ آپ بشاش رہین گی اور اپنے متعلقین کی خوشی کا موجب ہونگی۔ جیسی دقتین اور مشکلات بچون کی ابتدائی تعلیم مین پیش آتی ہین اون کو سب جانتے ہین۔ پڑہنے لکھنے کے نام سے وہ کوسون بھاگتے ہین۔ ذرا کسی نے مدرسہ جانیکا نام لیا اور اونہون نے رونا دہونا اور غل مچانا شروع کیا۔ جب وہ پڑہنے سے جی چراتے ہین تو قدرتاً اونہین بہانہ سازی اور حیلہ سازی سوجھتی ہے اور جھوٹ بولنے کی اس جگہ سے شروعات ہوتی ہین۔

(باقی آیندہ)

مسئلہ تقدیر و آریہ سماچار

چونکہ مضمون ذیل مدت سے ہمارے پاس بغرض اشاعت آیا ہوا تھا اور سہواً درج رسالہ نہو سکا تھا اسلئے کچھہ نمبرون تک پرادہسم کی بحث کو ملتوی کر کے ہم اس مضمون کو ہدیۂ ناظرین کرتے ہین:۔ (ایڈیٹر)

"ملبوس ما بریدہ چنین قاطع لباس
حالِ دلم ز چاک گریبان نگفتنت"

مخدوم و مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب (آریہ مسافر) نمستے - آریہ سماچار میرٹھہ جلد ۲۲ حصۂ ہفتم مین لالہ امیرچند ممبر آریہ مسافر نادون" کی طرف سے ایک سوال متضمن بہ مسئلہ تقدیر شایع ہوا ہے اور رسالہ مذکور کے ایڈیٹر سے اوس کی متعلق رائے طلب ہوئی ہے جسکو اونہون نے بسلسلۂ سوال حصہ رسالہ مذکور الصدر کے صفحہ ۲۲۵ پر منطبع فرمایا ہے. ممکن ہے کہ اس رائے یا جواب سے صاحب مستفسر یعنی لالہ امیرچند صاحب موصوف کی تشفی ہوگئی ہو - مگر میان بجاے حصول اطمینان کئی طرح کے خدشے یا کم از کم چند ایسے سوال پیدا ہوتے ہین کہ جن کے بصورت اول ارتفاع و بصورت ثانی حل کے بغیر جواب مشارالیہ کا کوئی صحیح و محدود مطلب سمجھہ مین نہین آسکتا - اسواسطے سوالات مذکور کو حسب ذیل مرتب کر کے بغرض اشاعت، ارسال خدمت مبارک کرتا ہون اور امیدوار ہون کہ ان کا جواب لالہ امیرچند صاحب یا حضرت ایڈیٹر آریہ سماچار منضبط فرما کر بعجلت ممکنہ مشتہر فرمائینگے۔

اگر سماچار کے جواب سے ناحد الفاظ جناب لالہ امیرچند صاحب کا اطمینان کلی ہوا ہو تو وہ نیاز مند کی درخواست مسطور الفوق کے جواب مین خامہ فرسائی کی تکلیف برداشت نفرمائین۔

اگر سوالات مسطور الذیل کا جواب جناب لالہ امیرچند صاحب کی طرف سے مرقوم و مشتہر ہو تو بھی بعض سوالات کا جواب جیسا کہ اون کی نوعیت سے واضح ہوگا (اور جو بمقابلہ تعداد مجموعی کم نہین ہین) آریہ سماچار کے ہی ذمہ پڑتا ہے - اسواسطے یہ توقع کرنا کسی طرح بیجا و نامناسب متصور نہین ہوسکتا کہ رسالہ مذکور کے لائق ایڈیٹر صاحب اس معاملہ مین خاموشی پر کار فرما نہونگے۔

راقم خاکسار امراو سنگھ - از جالندھر - ۷ ستمبر سنہ ۱۹۰ء

(۱) **قولہ** "کرم اور جیو چونکہ دونون انادی ہین اسلئے ہمارے نزدیک جیو کو سنچت کرمون کا خواہ وہ کسی قسم کے ہون پہل ہونے کو ہوا اوسی کا نام قسمت ہے"۔

اقول (۱) سایل نے جو سوال کیا تھا اوس مین حسب تقاضاے استفسار "قسمت" غیر معرف یعنی مجہول بحث تھی

آپنے اوس کو بے استقرار حدود و بے ثبوت مُعرّف کیونکر بنا لیا؟ - مثلاً قسمت کی نسبت اسی سوال کے جواب مین اگر کوئی
یون کہے کہ چونکہ حرکتِ ہوا اور ہوا دونون قدیم ازلی یا انادی ہین اسلئے ہمارے نزدیک ہوا کی مجموعی حرکات کا خواہ وہ
کسی قسم کی ہون جو نتیجہ یا اثر ہونے کو ہے اوسی کا نام قسمت ہے، تو آپ فرمایئے کہ آپ کو قسمت کی اس حدِ معرّفہ سے
اوس حالت مین کیا اور کیونکر انکار ہو سکتا ہے - جب آپ اپنی تعریف قسمت کو جو اوپر منقول ہوئی صحیح سمجھتے ہین؟
اگر آپ کے نزدیک ترتیب مثال مین کوئی فرق ہے یا ممثل و ممثل لہٗ کے اجزای نظیرہ مین کوئی افتراق یا افراق
واقع ہوا یا ہوئے ہین تو اوس کا یا اون کا نام لیجئے اور بقاعدۂ علمی تشریح ضروری کے بعد ترتیب کی تجدید فرمایئے
ورنہ آپ کی تحریر محض بچون کے کہیل یا دیوانہ کی بڑ یا عوام الناس (عامی) بےعلم کے اپنے معمولی اور غیر مطبوع علمار
طریق پر باتین بنانے سے زیادہ ہرگز نہ سمجھی جائیگی اور اوس کو وہ رُتبہ حاصل ہونا محال عقلی ہو جاویگا جو دینی
اور موضوع علوم یقینی رسایل کے ایڈیٹرون اور مضامین نگارون کی تحریرات کو ہوا کرتا ہے -

آپنے اپنی تحریر منقولۂ بالا مین لفظ "چونکہ" استعمال کیا ہے - اس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ ترتیب قضایا کے
بعد انتاج کرتے ہین لیکن آپ کا یہ طریق انتاج تمام جہان سے نرالا ہے جسکا مُنہ خردیان علم مُباحثہ کو آگے
مُنہہ کالا ہے - کیا تماشہ کی بات ہے کہ اثبات صحت قضایا مین تو آپنے ایک حرف بہی نہین لکہا مگر نتیجہ
نکالنے کی راہ مین بے تحاشا دوڑ پڑے -!! (باقی دارد)

کس طرح آریہ سماج ہر دلعزیز بنایا جاسکتا ہے؟

اسی رسالہ کے ایڈیٹوریل ریمارکس کو پڑہنے سے آریہ مت ہو کے پاٹہکون کو معلوم ہوا ہوگا کہ بائیسوین سالانہ جلسۂ آریہ سماج
میرٹھہ کے موقع پر جبکہ مختلف جگہ سے پدہاری ہوئے ویدک دہرم اُلمبھی آریہ سماج کی حالت پر وچار کر رہے تہے شریمان
منشی جوتش سروپ صاحب وکیل دہرہ دون نے ایک تقریر مین آریہ سماج کی موجودہ خراب حالت پر نوٹس لیتے ہوئے حاضرین
کی توجہ اس طرف مبذول کی تہی کہ آریہ سماج کے ساتھہ لوگون کی ہمدردی روز بروز کم ہوتی چلی جارہی ہے اسلئے اسکو
ہر دلعزیز بنانیکی تجاویز پر ایک عام بحث ہونیکی سخت ضرورت ہے -

اس بحث کو بہتر تکمیل پہنچانے کے غرض آپنے آریہ مت ہو اور آریہ سماچار میرٹہہ کے سُپرد کئے تہے - اسی موقع
پر آپنے اس مطلب کے لئے ایک ایسے فنڈ کی تحریک کی جس مین آریہ سماج تئے سہایکون کی موت پر اون کے پس ماندگون
کو مدد ملا کرے -

منشی جیب صاحب کے ارشاد کی بجا آوری کا جسقدر ہمکو فکر تھا اس سے بڑھکر یہ ہے کہ چند ایک تشہ ہست ممبرون کو اس کٹھن سوال پر وچار کرنیکا تہا - چنانچہ کئی ایک رائون تک اس مضمون پر بحث ہی اور آخر جو رائین اس مُباحثہ سے بطور نچوڑ کے نکلی ہین وہ ذیل مین ہدیۂ ناظرین ہین - دیگر جگہون کے وچار شیل آریہ بہائیون سے نویدن ہے کہ وہ بہی اس سوال پر اپنی اپنی بدھی لڑائین اور جو مستقل رائے قرار پائی اوس کو آریہ پتر مین شایع ہونیکے لئے ارسال کرین - فاضلم شرمان منشی جوتش سروپ صاحب سے پرارتھنا کرتے ہین کہ وے ضرور اس بحث مین قلم اوٹہائین -

تجاویز مجوزہ شرمان ڈاکٹر رامچند رورما

(۱) تمام ممبران آریہ سماج کو عملی زندگی حاصل کرنی چاہیے - تا کہ دہرم کے پہل سکہہ کو حاصل کرنیسے وہ دوسرے لوگون کے لئے اس پوتر سماج مین شامل ہونیکے باعث ترغیب ہو سکین -

(۲) ہر ایک آریہ سماج ایک ایسی سب کمیٹی بناوے جو دکہی لوگون کی دکہہ دور کرنیمین پرشرم کیا کرے -

(۳) بڑے بڑے خیراتی شفاخانے بنادے اور روگیون سے روگ دور کرکے اون کو ممنون احسان کرے -

(۴) برے چال چلن والے لوگون کو جب تک اون کے خیالات شدھ نہون آریہ سماج کا ممبر نہ بنایا جاوے -

(۵) استریون مین ودیا کے پرچار سے آریہ دہرم کو پھیلایا جاوے -

تجویز مجوزہ لالہ کدار ناتہہ آریہ بُک سیلر

(۱) آریہ سماج مین دہرم شاستر کے پٹہن پاٹہن کو ترقی دینے سے آریہ سماج ہردلعزیز ہو سکتا ہے -

تجویز منشی مٹہن لال صاحب

(۱) اگر تمام آریہ بہائی ایک جگہ ملکر سندھیا کیا کرین اُن مین اتحاد ہو کر آریہ سماج اونتی کو پراپت ہو اور دوسرے لوگ بہی اوس مین شامل ہونیکی خواہش کرین -

تجاویز مجوزہ لالہ ٹوڈر مل

(۱) آریہ سماج کے ہر ایک ممبر کو اگنی ہوتر کرنا چاہیئے - اس اوپکار کے کام سے لوگون کے دلمین آریہ سماج کی محبت پیدا ہوگی

(۲) آریہ سماج کے ہر ایک ممبر کو سماج کے ستیاہک جلسہ مین خود آنا چاہیئے اور اپنے دوستون کو لانا چاہیئے -

تجاویز مجوزہ شرمان پنڈت جے رام شرما

(۱) آریہ سماج کے ہر ایک جلسہ مین ایک باقاعدہ کیرتن ہونا چاہیئے -

(۲) آریہ سماج کے دولتمند ممبرون کی جانب سے یا معقول گذارہ رکہنے والے آریہ بہائیون کے چندہ سے

کبھی کبھی پریتی بھوجن ہونا چاہیئے جس مین غیر سماجک معززین کو بھی شامل کیا جائے - اس سے آریہ بھائیون مین پریتی بڑھیگی اور دیگر لوگون کو اس پوتر سماج مین آنیکی ترغیب ملیگی -

(۳) دیگر مذاہب کا کھنڈن کرنے مین اپریہ بانی کو کام مین نہ لایا جائے بلکہ دیگر مذاہب کی اون کتابون کا جن مین آریہ دہرم پر کٹاکش ہون بڑی میٹھی اور نرم زبان مین جواب دیا جائے -

(۴) ایک ایسا فنڈ کھولا جائے کہ اوس کی ممبرون کے پس ماندگون یا بچون کا بصورت پابند رہنے اون ممبرون کے اس کی شرائط پر اس سے اپنی حاجت یا تعلیم مین مدد حاصل کرنیکا حق ہو -

(۵) تمام آریہ سماجون مین تجارتی رشتہ قایم ہونا چاہیئے کہ لوگ اوس سے مستفید ہونیکے لئے اسمین داخل ہون -

(۶) تمام آریہ سماجون کی مجموعی کوشش سے ایک بنک جاری ہونا چاہیئے اس سے بیشمار لوگون کو آریہ سماج کے ساتھ ہمدردی ہو جائیگی -

(۷) شدھ آچار والی اوپدیشکائین رکھی جائین جو ہندو گہرون کی استریون مین آریہ دہرم کا پرچار کرین -

(۸) دھارمک پرشنون کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک پنڈتون کی کمیٹی بنائی جائے جس سے نفاق دور ہو کر آریہ سماج مین عام لوگون کو داخل ہونیکی ترغیب ملے -

(۹) دیگر سوسائیٹیون کے اجلاس مین جانیکو برا خیال نہ کیا جائے -

(۱۰) حتی المقدور آریہ لوگ کوشش کیا کرین کہ اون کے بیکار بھائیون کو روزگار ملے -

(۱۱) آریہ سماج اپنے کامون سے یہہ ثابت کر دکھائے کہ وہ گورنمنٹ کا واقعی خیرخواہ ہے -

تجاویز مجوزہ پی - آر - ورما

(۱) ایسے ٹریکٹ اور رسالے لکھے جائین جن سے پبلک کو یہہ ظاہر ہو کہ آریہ سماج ایک مفید عام موومنٹ ہے -

(۲) آریہ سماج کے ہر ایک ممبر کو چاہیئے کہ اپنے پیشے مین پر اوپکار کو مدنظر رکھے -

(۳) آریہ سماج اپنے پرانے کانسٹیٹیوشنون کو جن سے قوم کی بہبودی مقصود ہے مدد دے اور نئے اسی قسم کے کام جابجا جاری کرے -

(۴) عام مصیبتون کے زمانہ مین آریہ بھائی ملکر لوگون کی سہایتا کیا کرین -

(۵) شری سوامی دیانند سرسوتی کی یادگار مین ضرورت کی جگہون پر کنوین - تالاب - باوڑی اور سرائین بنائے -

(۶) غریب آریون کی موتون اور شادیون مین امداد دیا کرے -

(۷) اچہا بھجن کیرتن کرنے والے کچہہ ایسے لوگ پیدا کرے جو ملک مین گہوم کر لوگون کو دہرم سمبندہی بھجنون سے اوپدیش کیا کرین۔

(۸) ہر ایک آریہ مہاشے کو چاہیئے کہ اپنے پیارے آریہ بہنوں کی سہائتا کرے جسکا اودیش آریہ سماج مین پریم اور پرتی پہیلا کر سبکو سکہہ دینے کا ہے۔

راما ناول

دریای گنگا کی پوتر لہرین ایک عظیم الشان مکان کی مضبوط اور سنگین دیوار سے ٹکراتی ہوئین لوٹ لوٹ کر جاتی ہین صبح کو سورج کی زرد افقی شعاعین صاف شفاف پانی مین اپنی جہلک ڈالکر ایک عجیب کیفیت دکہا رہی ہین دریا کی دوسری جانب شوالک کی سبز پہاڑی پر ایک چہوٹے سے مگر نہایت خوبصورت مندر کا نظارہ بڑا ہی دلکش اور فرحت بخش ہے۔ گہاٹ پر لوگون کا ہجوم اسقدر زیادہ ہے کہ تل رکہنے کو جگہ نہین۔ یاتری لوگ ٹیرہیون پر بیٹہے ہوئے پاپون سے نورت ہونیکے لئے خوب مل مل کر اور آپس مین ہل ہل کر اسنان کر رہے ہین۔ کوئی جے گنگا مائی کہکر غوطہ لگاتا ہے۔ کوئی عزیز و اقارب کے نام لیلیکر جہکولے گنتا ہے بعض بہولی بہالی بہائی جو اسنان کر چکے ہین لوٹی ہاتہون مین لئے مختلف مندرون مین جا کر مورتیون کو بہوگ لگاتی۔ پشپ جل چڑہاتی اور درشن کرتے پہرتے ہین۔ کچہہ لوگ نہاتی ہوئے اس طرح بڑ بڑا رہے ہین گویا کسی وید منتر کا پاٹہہ کرتے ہون گے مگر نہین یہہ تو گنگا جی گوداوری تیرتہہ بڑے پراگ۔ چہائی بہری سمندر کی پاپ کٹین ہر دوار" بول رہے ہین۔

ہماری کہانی کا ہیرو اوس عالیشان حویلی کے بالاخانہ مین بیٹہا ہوا جو برلب دریا واقع ہے کہڑکی مین سے اس ساری تماشے کو دیکہہ رہا ہے۔ اوس کے پاس ہی ایک بارہ سالہ لڑکی بیٹہی ہوئی ہے جو خط و خال کے لحاظ سے اوسی کے خاندان کی معلوم ہوتی ہے۔ یہہ دونون آپس مین بڑی بشاشت اور بے تکلفی سی باتین کر رہی ہین۔

لڑکی نے کہا" راما دیکہو! مچہلیان کیسی لپک لپک کر آٹے کی گولیان لیتی ہین۔

راما۔ ہان جسینتی! بعض مچہلیون کی ناک مین نتہہ ڈالی ہوئی ہی معلوم پڑتی ہے۔

جسینتی۔ ہان ہان! یہہ کیسا اچہا تماشہ ہے۔

راما۔ اوہو! کتنی بہیڑ ہے۔

جینتی - ہے ہے! مجھے تو یہاں بیٹھی ہوئی کو ڈر لگ رہا ہے کس طرح دھکے پر دھکا پڑتا ہے لو وہ منہہ کے بل گرا

راما - لو وہ گرا - بس اب اوٹھنے کا نہیں -

جینتی - ہیں! ہیں! وہ تو نیچے ہی پڑا رہا - کیا لوگ اوس کے اوپر سے گذر رہے ہیں ؟ -

راما - ہاں! وہ تو پاؤں کے نیچے کچلا گیا - شاید ابھی کچھہ رمق باقی ہو - مگر اتنا بڑا ہجوم کیسے روکا جاسکتا ہے -

جینتی - بس بہائی مین تمہین آج سارا دن نیچے .... نیچے کا لفظ کہا اور بیہوش ہوگئی -

راما نے ماں جی کہکر پکارا - فوراً ایک معمر عورت دوسرے کمرے سے بہاگی آئی - ایک کہاری گلاس میں پانی لائی - جینتی کے منہہ میں ڈالا اور ماں نے گود میں اوٹھا کر پنکہا کرنا شروع کیا - تہوڑی ہی دیر میں ہوش آگیا

اتنے میں کہار نے نیچے آکر کہا کہ گورداسپور والی بی بی جی آئی ہیں -

معمر عورت نے پوچھا کیا میری بہن دروپدی آئی ہے - ؟ - کہار نے کہا ہاں ماں جی وہی تو ہیں -

یہ سنتے ہی وہ زینے کی طرف بڑہی اور جوہیں دونوں بہنیں مقابل ہوئیں خوب رو رو کر گلے ملیں - شاید

بیسیوں سال گذر گئے کہ اون کو آپس میں ملنے کا اتفاق نہیں ہوا تہا - اہا کیسا اچھا موقع تہا کہ تر نہیں

دونوں بہنیں جوانی کی ساری عمر جدائی میں گذار کر آپس میں مل گئیں - گو صورتوں میں بہت فرق

آگیا ہے - سیاہ آبنوسی بال سفید ہونے لگے ہیں مگر سینوں کی محبت نے ایک سے دوسری کو پہچان نہیں

رکہا - آخر مل جل کر بیٹھ گئیں - (باقی دارد)

ویدو کت غزلیات من تصنیف منشی کاشی ناتہہ صاحب فدا پردھان آریہ سماج گدھی عبد اللہ

از جعفر پور ڈاکخانہ تیترون ضلع سہارنپور

ہنسی اپنے بزرگوں کی کرائے جسکا جی چاہے — کرے تحقیق جو کو سر جھکائے جسکا جی چاہے

ہے ویدک دہرم روپی چشمۂ آب بقا جاری — پیئے جل ہاتھہ منہہ دھوئے نہائے جسکا جی چاہے

دکھائی کرکے تحقیقات ویدک مت کی سوامی نے — کہ اپنے کو مذاہب سے بچائے جسکا جی چاہے

نہیں ہے بحث کرنیمیں ہمیں کچھہ عذر دم بھر کا — ہر اک مذہب کے عالم کو بلائے جسکا جی چاہے

نیوگ آدمی جو مریادا ہے ویدک بھول کر اوسکو — ہر اک صورت سے رنج و غم اٹھائے جسکا جی چاہے

سماجوں کو نہ ہوگی بہم سیں آدمی سے کچھہ ہانی — خوشی ست دہرم کا دشمن منائے جسکا جی چاہے

سماجک کام کرنے مین لگاتی ہین سے کتنا — ہمارے بھائیوں میں سے بتائے جسکا جی چاہے

یہ ویدک دہرم کہتا ہے ہمین ہر وقت ای یارو! — گرگورودت ایم اے ودیارتہی بنکر دکہائی جسکا جی چاہے

نہین ممکن ہے ہوسکتا خدا اوتار الیشورکا — اٹل سدہانت ویدون کا مٹائی جسکا جی چاہے

از شرما جگدانوی

راہ حق مین دل مرا اٹکا اٹک کر رہگیا — سایۂ ظلمات گو سٹکا سٹک کر رہگیا

کر ہمت سے ہوئے آخر فزوسب ولولے — جوشِ باطن لمحہ بہر بہڑکا بہڑک کر رہگیا

کہا گلِ تر تہا چمن مین انڈیا کے وید مت — گو شتون سے اپنی بو مہکا مہک کر رہگیا

آفتاب وید اقدس پر گہٹا چہائی ہے پہر — اختر ہندوستان چمکا چمک کر رہگیا

اڑ گئی دل سے دیا آنند ہو کیونکر کوئی — ساغر او تساہ تہا چہلکا چہلک کر رہگیا

گلشنِ بہارت ہوا صد حیف پہر وقف خزان — غنچۂ خاطر مرا چٹکا چٹک کر رہگیا

منزلِ مقصود تک پہونچا نہین آریہ سماج — پہہ مسافر راہ مین بہٹکا بہٹک کر رہگیا

بت پرستی کے شغل مین ہندوی لیپر تنے — سر کو اپنے مدتون پٹکا پٹک کر رہگیا

بلکہ تہا سکتے کا عالم مدتون سی دیش پر — خانۂ شرما ذرا چہکا چہک کر رہگیا

عام خبرین

ہر آنکہ زاد بنا چار بایدش نوشید
ز جام دہر مئے کلُّ مَن علیہا فان

کال کی اگیا مین کیسے زور آور چلے — کیا مجال اس حکم کی کوئی عدولی کر چلے

شوک مہا شوک کہ ہماری راج راجیشوری مہارانی وکٹوریہ قیصرۂ ہند اس آسار سنسار کو پری تیاگ کرکے سورگ باش ہوگئین- اس دیش کی راجبہ بہگت پرجا کو عموماً اور آریہ بہائیون کو خصوصاً اس مہا دکہہ دائی بجرپات سے اذیک اور کونسا کشٹ ہوسکتا ہے؟ - ہم پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہین کہ اونکی آتما کو شانتی بردان کرے

موت زندہ چہوڑنے والی نہین
اس بلا سے کوئی گہر خالی نہین

لندن مین قحط ہند کے چندہ کی تعداد ۲۱ دسمبر ۱۹۰۰ء
تک قریباً ۵۸ لاکھہ روپیہ تک پہونچگئی۔

گریٹ برٹن مین کان کی زیادہ سے زیادہ گہرائی
۳۵۰۰ فیٹ بیلجیم مین ۴۰۰۰ فیٹ اور آئسلینڈ مین
۴۹۰۰ فیٹ ہی۔

غازی پور مین بہی ایک وبائی موت ہوئی۔ ایک
نوجوان یورپین لڑکی پٹنہ مین اپنے بہائی کے ساتھہ کرسمس
کی تعطیلین گذارنے کے لئے گئی جب وہ ۳۰ دسمبر کو غازیپور
مین واپس آئی اوس کی طبعیت علیل ہوگئی۔ سول سرجن نے
ملاحظہ پر اسے وبا کی واردات بیان کیا اور باوجود ہر ایک
قسم کی احتیاط کے مریضہ تہوڑی ہی دیر مین راہی ملک بقا ہوئی
کچھہ دنون سے یورپ کے سائنس ودیا جاننے والے
دو بیبدل عالم کلکتہ مین رونق افروز ہوئے اون مین سے
ایک کا نام سرجان مرے اور دوسرے کا پروفیسر رمیسے ہے
سرجان مرے انگلینڈ کو جانے کے لئے آگرہ کو روانہ ہو گئے
آپنے سائنس ودیا پر بہت سی کتابین اور رسالے شائع
کئے ہین ابتک آپ مجمع الجزایر ہند چینی مین علم سائنس
کی تحقیقات کرتے رہے ہین اس تحقیقات کا نتیجہ غالباً
کچھہ مدت بعد ظاہر ہوگا۔
پروفیسر رمیسے نے ایک نیا عنصر جسکا نام ارگن ہے معلوم
کیا ہے۔ اسپر آپنے انڈیا کلب کے سامنے ایک دلچسپ
تقریر بیان فرمائی۔ آپ بمبئی کے مسٹر ٹاٹا کے روپیہ سے
جو تحقیقاتی انسٹیٹیوٹ قایم ہونیوالا ہے اوسمین مقرر ہو کر
آئے ہین۔

عیسائی مشنریون نے امیر کابل سے درخواست
کی تہی کہ اون کو وہان وعظ کرنیکی اجازت دی جائے
جواب ملا کہ ایسا نہین ہوسکتا۔ ہان اگر تمکو ہماری
رعایا کے ساتہہ ہمدردی ہے ہمین روپیہ دیدو ہم اوس
روپیہ سے لوگون کو تعلیم دین گے۔

مہاراجہ صاحب جودہ پور بہی اب گہوڑ دوڑ کے شوق سے
کنارہ کش ہوا چاہتے ہین۔

مرحوم مہاراجہ صاحب پٹیالہ کے دو مشہور بالو کلکتہ مین
۷ لہ اور ½ ۸ ہزار روپیہ کو نیلام ہوئے۔

ولیعہد سکم جنوبی ہند و سیلون کی سیر کر رہے ہین۔
بنگالہ مین کل مدارس کی تعداد ۶۴۶۵۳ ہے جنمین
۱۶ لاکھہ ۷۰ ہزار ۵ سو ۹۵ طلبا رتعلیم پاتے ہین۔
حضور لیڈی کرزن صاحبہ شروع موسم گرما مین آگرہ
تشریف لیجائینگی۔

برما کی کان ہائے الماس سے گذشتہ سال مین ۱۳
لاکھہ ۶۳ ہزار کی یافت ہوئی۔ کمپنی کا خالص منافع
تخم ۳ لاکھہ ہے۔

مسٹر ٹاٹا کے تحقیقاتی انسٹیٹیوٹ مین دو وظایف
اون طالب علمون کے لئے مقرر ہوئے ہین جو کہ یونیورسٹی
مین اعلیٰ درجہ کی قابلیت کا ثبوت دیکر یورپ مین مفصلہ
ذیل اعلیٰ درجہ کے چار امتحانات مین سے کسی ایک کو پاس
کرنے کے لئے جانا چاہین وہ امتحانات یہہ ہین:-

سول - میڈیکل - انجنیرنگ - اور محکمۂ تعلیم - ان دو وظایف
مین ایک صرف پارسی طلباء کے لئے ہے اور ایک پورا
تم ہندوستانی طلباء کا حق ہوگا - اینہم غنیمت است -

جاپور کے دیوان صاحب کے سُرگباش ہوجانیسے
کمیشن قحط کا اجلاس منگل کے دن پر ملتوی کر دیا گیا -
شہر کے رؤساء اور حکام مسٹر منرا اندر سیکریٹری کے
مکان سے مرگھٹ تک جنازہ کے ساتھ گئے -

حضور لاٹ صاحب برما رنگون سے اکیاب سکپین
وسینڈوے کی طرف دورہ کو گئے ہین -

نیشنل کانگریس کے اجلاس مین کل حاضرین کی تعداد
۴ ہزار تہی - مقامی زیادہ باہر کے لوگ کم -

بمبئی کے سوداگرون نے پرتگیزی علاقہ گوا مین ایک
کمپنی اس غرض سے قایم کی ہے کہ ناریل کی چہال اور ریشون
سے رسّیان تیار کرے - اگر گوا مین کامیابی ہوئی تو
اس قسم کے کارخانے مدراس اور بنگال مین بکثرت قایم ہونگے

نصف سے زیادہ انسان دُنیا مین عورتون کی زیر حکومت
ہین کل دُنیا کی نصف آبادی تو حضور ملکہ معظمہ انگلینڈ
و شہزادی چین کے ماتحت ہے - پہر دیکہیئے ہالینڈ
و اسپین وہان بہی عورتین ہی حکمران ہین -

مدرسہ جنگلات دہرہ دون مین اسقدر طلباء ہوگئے
ہین کہ نئے اُمیدوارون کو گنجایش نہین رہی ہے -

بمبئی یونیورسٹی کے انٹرینس کے امتحان مین
۳۶۲۳ طلباء مین ۱۱۶۶ طلباء کامیاب ہوئے -

جنوبی افریقہ کی فوجون کے لئے اور دس ہزار جنگی
ٹوپیان روانہ کرنیکا حکم ہوا ہے -

ہندوستان مین خیراتی کامون پر قحط زدگان
کی تعداد مین اور بہی کمی ہوئی - اب صرف ۲ لاکہہ ۲۷
ہزار آدمی پرورش پاتے ہین - ہفتۂ سابق کی نسبت
بیس ہزار کمتر ہین - صرف احاطہ بمبئی مین تعداد
زیادہ ہے جہان موسم کی حالت خلاف خاطر خواہ
ہے - یہان ایک لاکہہ ۹۰ ہزار قحط زدہ پرورش پاتے ہین

پچہلے سال ہند مین سانپون و جنگلی جانورون
سے ۲۷۵۸۷ آدمی ضایع ہوئے اور قریب
ایک لاکہہ مویشی -

جالندہر گورداسپور کے طاعون زدہ دیہات
مین ایک عجیب افواہ مشہور کی گئی ہے کہ نیشکر پیڑنے
کے آہنی بیلنون کا استعمال سرکاری حکم سے بند کر دیا
گیا ہے کیونکہ ان سے سیاہی مائل رس نکلتا ہے
کہ جس سے طاعون پہیلتا ہے اور اس لئے وہ کہتے
ہین کہ چوبی بیلنے ہی استعمال کئے جاوین دیہاتی
لوگ ایسی افواہون کو جہٹ مان لیتے ہین اور بظاہر
یہ افواہ چوبی بیلنون کے بنانیوالون کی طرف سے
محض ہیچ گہڑت پہیلائی گئی ہے -

بحوالہ کسی اخبار کے آریہ گزٹ لکہتا ہے کہ فرانس نیز
جو ہندوستان سے قہوہ اور مرچ سیاہ وغیرہ جاتا ہے اوس پر
محصول لینا ۶ ماہ تک یعنی آخر جون ۱۹۰۱ع تک ملتوی کیا گیا -

سماجک سماچار

ڈسکہ کے آریہ بھائی ایک بڑا سماج مندر بنانیوالی ہین

اُمید ہے کہ سوامی ستیانند اور پنڈت پورن آنند بمبئی سے لاہور آئینگے۔

لودھانہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۶ و ۲۷ جنوری کو نہین ہوگا۔

پنڈت ہیمراج جو گورو کل کے لئے ہردوار پر استہان دیکھنے کے لئے گئے تھے ناکامیاب لاہور مین الپس آئے۔

ویگا آریہ سماج نے لوہڑی کے روز ممبرون کی چار سے دعوت کی اور ایک بڑا بھاری ہون کیا گیا۔

حیدر آباد دکن آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۸ و ۹ دسمبر کو بڑی کامیابی کے ساتھہ ہوا۔

آریہ سماج چترا جاکٹ ضلع فرخ آباد مین بھی ویدک پاٹھشالا قایم ہوگئی - ادہیاپک پنڈت شیو سہاے مقرر کئے گئے ہین جو ابھی کاشی سے ودیا پڑھکر آئے ہین۔

پنڈت آریہ مُنی جی پروفیسر سنسکرت فلاسفی ڈی - اے - وی کالج لاہور نے آریہ سماج رانچی کے اتسو مین شامل ہونیکی اچھا پرگٹ کی۔

شری سوامی آتما نند سرسوتی جی مہاراج ۲۷ دسمبر کو بمبئی مین رونق افروز ہوئے - اب آپ کچھہ دنون تک بمبئی مین ہی قیام پذیر رہین گے۔

شریمان ماسٹر شنکر لعل جی پریذیڈنٹ آریہ سماج اٹاوہ کی کے پوتے کا نام کرن سنسکار مورخہ ۹ جنوری کو ہوا - لڑکے کا نام دیوراج رکھا گیا - ماسٹر جی نے اس موقع پر للوعہ روپیہ مختلف سماجک فنڈون مین حسب ذیل دان دئے :-

ویدپرچار ۵ر ڈی - اے - وی کالج ۵ر لوکل سماج عہ لوکل ہندی پاٹھہ شالا عہ اور ۶ روپیہ سنسکار کرناون کو حاضرین جلسہ کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا - پرماتما لڑکے کی عمر دراز کرین۔

آریہ سماج راجپور ضلع دہرہ دون کا نیا انتخاب

بمخبری جناب بابو صاحب رام لعل جی سکرٹری آریہ سماج منصوری ضلع دہرہ دون - جناب پنڈت نہال سنگھ صاحب شرما - جناب بابو شیو چرن داس جی قانونگو - جناب منشی رام لعل جی شرما جناب بابو ہرنراین جی صاحب شرما و لالہ روپچند جی صاحب ویش و لالہ شنکر لعل جی صاحب ویش و لالہ دوارکا داس جی صاحب ویش و لالہ کنہیا لعل جی صاحب ویش و لالہ پرمانند جی صاحب ویش کے ہوا - کثرت رائے سے یہہ پاس ہوا کہ واسطے آیندہ سال کے عہدہ ممبران انتخاب کئے جاوین - حسب ذیل عہدہ ممبران قایم کئے گئے کہ جن کی تفصیل درج ذیل ہے جناب بابو رام لعل جی پریذیڈنٹ و لالہ روپچند جی وائس پریذیڈنٹ - بابو ہرنراین جی سکرٹری - لالہ دوارکا داس جی وائس سکرٹری اور سب ممبران کارروائی سماج کرتے رہین

آریہ ڈبیٹنگ کلب شاہجہانپور کا نیا انتخاب

پنڈت کامتا پرشاد جی پردہان - بابو بہولا پرشاد صاحب اپ پردھان - برہمانند جی منتری - بابو کلونت رائے اپ منتری - لالہ گوردیال جی خزانچی - بابو دوارکا پرشاد جی پستکادھیکش

بابو چھکو لال
بابو دبی پرشاد
بابو سارداپرشاد
بابو رام چندر
} ممبران انترنگ سبھا

جلال پور آریہ سماج نے اس سال سالانہ جلسہ لاہور پر مبلغ ... روپیہ ڈی - اے - وی کالج اور یتیم خانہ فیروزپور کو دان دیا تھا اور لیکھ ... وکٹوریہ سہرا تری اسکول جلالپور کے طلبا نے کالج کے واسطے چندہ کرکے لاہور سالانہ جلسہ پر دان کیا -

بجواڑہ آریہ سماج کا ہفتہ وار جلسہ ۳۰ دسمبر بروز اتوار چار بجے شام تک منعقد رہا - بھجنوں کا گائن کیا گیا - رام نراین نے اوپاسنا اور لالہ لکھی رام نے ستیارتھ پرکاش سے اوپدیش کیا - آرتی کے بعد سماج ختم کیا گیا -

افسوس ہے کہ لالہ اچھرو رام صاحب اپ منتری فیروزپور سماج کی دہرم پتنی عین عالم شباب میں گذر گئی - سنسکار ویدک ریتی سے ہوا حالانکہ برادری زور دیتی رہی کہ سنسکار پورانک طریق سے ہو مگر لالہ صاحب موصوف نے کچھ پرواہ نہ کی - پرماتما اونکو شانتی دے -

فرمایئے تاکہ ایک دم جڑ سے سوزاک چلا جاوے۔ مرسلہ بندہ مبیلہ سنگہ دوکاندار موضع کان ودگ گنگو ضلع پکوکو - اپربرما۔

جناب ڈاکٹر صاحب تسلیم - گذارش ہے کہ آپ کی ایجاد کردہ آنکھوں کی دوا بیشک اکسیر ہے کیونکہ مجھے تین شیشیوں سے بخوبی فائدہ حاصل ہوا - مین تصدیق کرتا ہون کہ سوزاک کا تیل اور مذکورہ بالا دونون دوائین اکسیر ہین براہ کرم ایک شیشی آنکھون کی دوا کی اور بھیجدیجیئے۔ نیاز مند محمد علی از بمبئی۔

آریہ بندھو کے پندرہ روزہ ہونیکی بابت خطوط

جناب مہاشہ جی - نمستے - مجکو آریہ بندہو کا پندرہ روزہ ہونا بدل منظور ہے بلکہ بذریعہ کارڈ قیمت سے اطلاع فرمایئے تاکہ مطابق تحریر آپکے قیمت آریہ بندہو کی ارسال خدمت کی جاوے۔ خاکسار اندر پرشاد از بجوگڈہ ضلع علی گڈہ

شریمان عنایت فرمای ڈاکٹر رامچندر درماجی - نمستے - آپکے اخبار آریہ بندہو نے بندہ کو بہت ہی فائدہ پہونچایا - چونکہ ایک ایک بات بہت ہی عمدہ ہے اسواسطے یہہ چند کلمے آپکی خدمت مین تحریر کیئے گئے - آپ ضرور ہی پندرہ روزہ آریہ بندہو جاری فرمایئے - کیونکہ بندہ بہی بہت ہی کچہہ طلبگار ہے - آپکا درشن ابہلاشی بہگوانداس لدمقام نواڑی ضلع میرٹہہ

ایڈیٹر صاحب آریہ بندہو نمستے - نویدن بصد آرزو یہہ ہے کہ پرچہ آریہ بندہو نے مدت دراز سے پندرہ روزہ ہوکر اپنے گراہکون کو پرم آنند دینے کا ارادہ کیا ہے سو بجا ہے اگر ایسا ہوجاوے تو بندہ نہایت خوش ہے - بندہ پہلے ہی سے آپسے یہہ درخواست کرنیکو تہا مگر بسبب کاروبار کے زیادہ ہونے و غفلت خاکسار اپنی درخواست نکر سکا - مگراب عرض یہہ ہے کہ آپ جلدی پرچہ ہذا کو پندرہ روزہ کرینگے - اور ہم لوگون کو مشکور ممنون فرماینگے۔

راقم جوتی پرشاد شرما سکول ماسٹر رجمنٹ سوم بنگال کیولری ٹیہر

شریمان مہاشہ ڈاکٹر رامچندر جی نمستے - مین بڑی خوشی سے آپکے اخبار آریہ بندہو جسکا مین بہی ایک ادنی خریدار ہون پندرہ روزہ ہونیکی سفارش کرتا ہون - بہلا وہ کون ہوگا جسکا ایسے بندہو کو روزیا ہفتہ وار کم از کم ماہ مین دوبار درشن کرنیکو من نہ کرتا ہوگا - یہہ وہ بندہو ہے کہ جسکے ذریعہ آتمک شاریرک اور سماجک اونتی بلا شبہہ انسان کرسکتا ہے اسلیئے اول تو چاہئے

کو ہفتہ وار ہونیکی تجویز کرین - اگر نہ ہو سکے تو خیر پندرہ روزہ ہی سہی - آپکا شبہ چنتک برج لال عاجز از لاہور -

ریویوز

تحفہ عاجز - ایک چھوٹی سی بھجنون کی کتاب کو ہمنے مطالعہ کیا - اس کتاب کو بابو برج لال المتخلص بہ عاجز - کلرک کارخانہ بار گماسٹری ریلوے لاہور نے شایع کیا ہی - اکثر بھجن سچے اوپدیش سے بھری ہوئی نہایت موثر درج کیئے گئے ہین چھپائی بھی بہت اچھی نہین کاغذ معمولی رایل سائز آٹھ پیجی صفحے علاوہ ٹائیٹل کے ۳۰ ہین اور قیمت ار ہے - ملنے کا پتہ یہ ہے

" رام سرنداس چوپڑہ کلرک کارخانہ ریلوے بار گماسٹری - لاہور - معرفت جے گوپال ٹھیکہ دار -

سری کرشن اور اونکی تعلیم - یہ کتاب جو ہمارے لایق پنجابی مصنف لالہ لاجپت رای جی کے قلم سے نکلی ہوئی ہے ہماری نظر مطالعہ سے گذری - واقعی آپکے قلم نے آریہ پبلک پر بڑا احسان کیا ہی - خاصکر اس کتاب کی تو بہت ہی سخت ضرورت تھی کیونکہ عام لوگ پرانونکی تعلیم کے سیاہ پردے مین سری کرشن جی مہاراج کے اصلی نیک اوصاف سے واقف نہین ہو سکتے - یہ کتاب درحقیقت اس ضرورت کو رفع کرتی ہی - کاغذ نہایت عمدہ ٹائیٹل رنگین صفحے ۲۶۲ تقطیع رایل سائز آٹھ صفحی اور قیمت ۱۲ ار ہے - لالہ رادہا کشن رنپت رای سوداگران مال دیسی مقابل پنجاب نیشنل بینک لاہور سے مل سکتی ہے -

لوکل

استری سماج اور آریہ کنیا پاٹھ شالا کے معمولی جلسے آنند پورک ہوئے - استریین بڑی شوق سے شامل ہوتی ہین بھجن بھی گاتی ہین - اس ماہ مین حسب ذیل دان پاٹھ شالا کو پراپت ہوا جسکا شکریہ تہ دل سے ادا کیا جاتا ہے :-

پنڈت گنگا سہا صاحب رئیس موضع دیبئی ضلع بلند شہر نے پتر کو موہن سنسکار پر عدر - ایشور پرماتما پتر کو چرنجیو کرے - شریمتی بی بی سوبھدرا دیوی (پاٹھ شالا کی ایک پاٹھکا) نے مبلغ عا اناتھ کنیاؤن کو پارچہ جات کیلئے دان دئے - پرماتما بی بی جی کو ودیا اور گیان پراپت کراوے - آریہ سماج کے سپتاہک جلسے بدستور ہوتی رہے - آریہ ڈبیٹنگ کلب مین ورتی پوجا اور تیرتھون سے نجات ملنے کے وشیون پر بحث ہوتی رہی - اس مہینہ مین بارشین خوب ہوئین - ایسی بہار کئی برسون سے نہین ہوئی تہی - ایک شخص نے کسی لڑکے کو زہر دیا - مقدمہ چل رہا ہے - نمایش نوچندی کی تیاریان ہونے لگین - اس مہینے مین سردی بہت شدت سے پڑی - گیہون کا نرخ آدھ ۱۲ سیر رہا - سُنا جاتا ہے کہ آیندہ محصول چُنگی قیمت خرید پر نہین بلکہ قیمت فروخت پر لیا جایگا - (ایڈیٹر) تجارت پر یہ چال نکلی ہے - اسکو ضرور روکنا چاہیئے - اگر تھوڑے دنون اور خبر نہ لیجاتی تو اکثر لوگون کو آسودہ حال بنادیتی - واہ رے ہندوستان! تیری خوش نصیبی کا کیا کہنا !!! -

رسید زر

بابو دیپ چند صاحب اسٹیشن ماسٹر ٹاپا ضلع پٹیالہ ۱۲ آنہ
بابو جوتش سروپ صاحب وکیل دہرہ دون عہ
بابو چیتر بیج صاحب ریونیو اکاؤنٹنٹ کچہری ضلع بجنور عہ
چودہری نرنجن سنگہ صاحب ورما موضع کالنجری ڈاکخانہ جانی عہ
چودہری سیا رام صاحب آریہ سماج سوجت ضلع اجمیر ۱۲ آنہ
چودہری امراج سنگہ صاحب منصف دہ کرہل عہ

منشی جگن ناتہہ پرشاد صاحب گرداور قانونگو تحصیل علی گڈہ فتح گڈہ
حکیم مہندرا بن صاحب کہتری آریہ بزاز اسمعیل آباد ضلع کرنال
بابو آنند لعل صاحب گماشتہ کمسریٹ گوڑوال بارک پور
جمعدار شیر سنگہ صاحب ورما۔ روڑکی عہ
پنڈت رام پرشاد صاحب۔ نرسنگہ پور عہ
بابو بیج لال صاحب عہ۔ چودہری راج سنگہ صاحب زمیندار

اعلان

ہم آریہ بندہو کے ایسے گراہکوں کی سیوا میں جنہوں نے ابہی تک اس سال کا یا گذشتہ سالوں کا بہی زر چندہ ارسال نہیں فرمایا نہایت ادب کے ساتہہ گذارش کرتے ہیں کہ وہ زر چندہ ارسال فرما کر آریہ بندہو کے ادہکاریوں کو ممنون و مشکور کریں جو صاحب ہمارے اس اعلان پر التفات نفرماینگے اُن کی سیوا میں مجبوراً ہمیں رسالہ ویلیو پے ایبل ارسال کرنا پڑیگا۔ (ایڈیٹر)

ستی برت دہرم پرکاش۔ قیمت ۸ر

یہ وہی کتاب ہے کہ جسکی تعریف دکشن مہاسبہا کی سالانہ رپورٹ میں کی گئی ہے ہندوستان کے عام مشہور اخبارات اسکے مداح ہیں آریہ استریوں کیلئے اس سے بہتر نہ کوئی کتاب آجتک چہپی ہے نہ چہپیگی شاستروں کے ہزاروں پرمانوں سے ستی برت دہرم کی ضرورت اور دہرم کرم قایم رہنے کا مہاتم جن جادوبہرے الفاظ میں مصنف نے لکہا ہے ممکن نہیں کہ وہ استریوں کے دلوں پر اثر نہ کریں۔

ملنے کا پتہ:۔ بنارسیداس منیجر مطبع ودیا پرکاش محلہ قانونگویان میرٹہہ۔

پی۔ آر ورما کی جنرل ایجنسی

ضرور خرید فرمایئے

تانبے کے ہون کنڈ تکرفی سیر (پاؤ بہر سے دو سیر تک کے تیار ہوتے ہیں) گہی کٹوری ہون سامگری ۹ر فی سیر

چاروں ویدوں ویدا منیتر الہ اجمیر کے چہپے ہوئے بڑہیا ولایتی کاغذ اور عمدہ ٹائپ قیمت ۱۲ اور مجلد کے ۱۶

تمام سماج کی کتابیں اور سٹیشنری کی جملہ اشیاء اور میرٹہہ کی مشہور چیزیں مثلاً قینچیاں۔ ٹوپیاں۔ دریاں وغیرہ ہماری ایجنسی میں فروخت ہوتی ہیں۔

المشتہر پی۔ آر ورما جنرل مرچنٹ بڑہانہ دروازہ شہر میرٹہہ

ओ३म्

विद्यां चाविद्यां च यस्तद्वेदोभयं सह।
अविद्यया मृत्युं तीर्त्वा विद्ययामृतमश्नुते

جو منشیہ ودیا اور اودیا کے سروپ کو جان کر جڑ اور چیتن دونون کو اُن کا سادھک نشچے
کر کے شریر آدی جڑ اور چیتن آتما کو دھرم ارتھ کام اور موکش کی سدھی کی لئے سادھن
پرلوگ کرتے ہین وے لوگ دکھ سے چھوٹ کر پرمارتھ کی سکھہ کو پراپت ہوتے ہین

[illegible] آجکل زندگی کا ایک ساتھہ اور پیش ہونی سے ہی منشیہ کا اودھار ہو سکتا ہی [illegible]

आर्य्यबन्धु

آریہ بندھو

بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۰۱ء

قیمت سالانہ پیشگی بلا محصول ڈاک عہ مع محصول ڈاک عمر

حسب الارشاد جناب ڈاکٹر رامچندر ورما پروپرائیٹر شائع ہوا۔ خاکسار پی۔ آر۔ ورما ایڈیٹر

نامی پریس شہر میرٹھ مین چھپا

آریہ بندھو کا دستور العمل

۱ سلیس اُردو زبان کے لباس مین سبھیتا اور وچار پوربک آتمک۔ شاریرک اور سا ماجک اونتی سمبندہی مضامین اپنے معزز خریداروں کی خدمت مین التماس کرنا اس پرچہ کا اودیش ہوگا۔

۲ جن مضامین سے آریہ پبلک کی مجموعی ترقی کو صدمہ پہونچنے کا احتمال ہوگا اون سے اس پرچہ کے کالمون کو پاک رکھنے کا خیال ہر وقت رہیگا۔

۳ مُلکی معاملات ارتہات راج سمبندھی وشیون پر آریہ بندھو مین رائے زنی کرنیکا کسی مہاشے کو حق حاصل نہ ہوگا۔

۴ یہ پرچہ ہر ماہ کی اخیر تاریخ تک اپنے پیارے گراہکون کی دست بوسی کے لئے میرٹھ سے روانہ ہو جایا کریگا۔ جن مہاشیونکو کسی وجہ سے آریہ بندھو کی ماہواری ملاقات پسند نہو اون کی خدمت مین گذارش ہے کہ بلا تکلف پر وپرائیٹر کو اپنی نارضامندی سے اطلاع بخشین۔ تین ماہ تک کسی مہاشے کا پرچہ قبول فرمانا خریداری کی دلیل متصور ہوگا۔

۵ قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک عہ اور بلا محصول ڈاک ۱۲ مقرر ہے۔ جو مہاشے قیمت مقررہ بطور پیشگی عنایت فرماوینگے وہ خاص شکریہ کے مستحق ہون گے۔ آریہ گُنون کی مُعتبری ہمین اس بات کی اجازت نہین دیتی کہ ہم پیشگی قیمت کو آریہ بندھو کی لازمی شرط قرار دین۔

۶ آریہ بندھو اپنے عالی دماغ۔ باریک بین۔ و ہرم ہتیشی۔ خیر اندیش اور نیک خیال نامہ نگارون کی خدمت مین ہمیشہ بلا قیمت پیش ہوا کریگا۔

۷ مراسلات کو نکتہ چینی اور منصفانہ مطالعہ کے بعد اُپیوگی ارتہات ہر طرح سے مفید سمجہا جانے پر بلا کم و کاست چھاپ دیا جاویگا۔ لیکن جو مراسلات اشاعت کے لایق نہین سمجھی جاوینگی اونکا واپس کرنا پرچہ کے ادہکاریون پر واجب ہوگا

۸ آریہ سماج اور اوس کی معاون انسٹیٹیوشنون کو اشتہارات اور نیز ایسی نوٹس جن سے سراسر پبلک کی بہبودی مقصود ہو اس رسالہ مین بلا اُجرت شایع ہو سکینگے۔ ذاتی فائدہ کے اشتہارون پر بشرح ذیل اُجرت لیجائیگی ایک سطر پر صرف ۲ آ ایکبار نصف صفحہ پر عہ اور پورے صفحہ پر ۱۲ ہے۔ متواتر اشاعت کیلئے خاص نرخون کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کے طے ہو سکتا ہے

نوٹ

کوئی ایسا اشتہار طبع نہوگا جس مین ناشایستہ فحش یا خلاف قانون الفاظ ہون یا جو آریہ سماج کے نیمون کے برخلاف ہو۔

آریہ بندھو

اونیسوین صدی مین ہماری دھارمک اوستھا

ہر شیون کی سنتان مین یون کردو منادی
گردون نے صدی عمر کی اک اور گھٹادی

اونیسوین صدی ہی امریکہ اور یوروپ کے گلشنون کو سرسبز کھلے ہوئے سوسائیٹی کو رقص و سرود کرتے ہوئے حکومت کی جھنڈون کو نہایت دور دراز کے ممالک کی سرحد پر پہراتے ہوئے اور تجارتی بازارون و کارخانون کو بڑی بارونق اور مشغول حالت مین چھوڑکر دنیا سے رخصت ہوگئی - اسلئے پچھمی دنیا زبان حال سے اس گذشتہ صدی کا شکریہ ادا کرتی ہوئی آیندہ زمانہ کو خیر مقدم کہہ رہی ہے - دنیاوی جاہ و حشمت کے لحاظ سے بیشک غریب بھارت کو اس خوشی مین شامل ہونیکا کوئی موقع حاصل نہین - اس مین نہ کوئی ایڈیسن ایسا موجد پیدا ہوا جو اس کی تجارت مین جان ڈالتا - نہ کسی گلیڈ اسٹون نے جنم لیا جو پولیٹکل عقدون کو سلجہا کر رہنمائی کرتا - مگر باوجود اس ہزار ہزار شکر کا مقام ہے کہ جہان مشیت ایزدی نے مغربی ممالک کو نئی نئی تحقیقاتین اور عجیب و غریب ایجادین مرحمت فرماکر تہذیب کا خلعت فاخرہ عنایت کیا ہے وہان آریہ ورت کو بھی اپنے خاص عطیہ سے محروم نہین رکھا - نئی دنیا اور یوروپ کے لوگون کا اپنے سولیزیشن پر خوش ہوکر ناچنا بجا ہے - مگر ہمین تو اپنے مذہبی ریفارمر شری سوامی دیانند سرستی جی کا ظہور مبارک ہے - اگر اون کو اپنی بیرونی شان و شوکت پر ناز کرنے اور خوشی منانیکا وقت ہے تو ہمین بھی اپنی دھارمک اوستھا کی سدھر جانی پر پری پھلت ہونیکا موقع ہے - سو برس پیشتر جو ہماری دہرم کی حالت تھی اوس کو اس جگہ معرض بیان مین لانا ایک گونہ ضروری معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب تک ہم اپنی اوس وقت کی دشا کو معلوم نہین کرلینگے یہ اندازہ لگانا ہمارے لئے محال بلکہ ناممکن ہے کہ موجودہ حالت مین کون سی تبدیلی کی ہے -

گو ہمارے دیش پر جہالت کی گھٹا کو چھائے ہوئی ہزارون برس گذر گئے تھے مگر آریہ ورت کا ایسا مسنجر جیسا تاریک اٹھارہوین صدی کے خاتمے پر یا اونیسوین کے آغاز مین دکھائی دیتا ہے - ایسا اور کسی گذشتہ زمانہ مین ہوا نظر نہین آتا - قدرت کا زبردست قانون ہے - ہر کمالی را زوالی - اگر اٹھارہوین صدی آریہ ورت کے

اگیان اور باقی دنیا کے جہوٹے عقیدون کو اس درجہ تک نہ بڑھا دیتی جسکو ہم کمالیت کا درجہ خیال کرتے ہین
تو شاید ہمین ابہی تک آریہ سماج ایسے پوتر انسٹیٹیوشن کو دیکہنا نصیب نہ ہوتا - اسی زمانہ مین یہہ دلیش دنیا بہر کے
توہمات باطلہ کا مرکز بنا - بت پرستی اور قبر پرستی تو پیشتر سے پہلو بہ پہلو جلوہ افروز تہین انتظار صرف انسان پرستی
کا تہا سو وہ بہی آن موجود ہوئی - بت پرستی تو بت کی طرح خاموش تہی اور قبر پرستی زبان حال سے یہہ کہہ رہی
تہی "خفتہ را خفتہ کے کند بیدار" - انسان پرستی نے آتے ہی شور مچایا اور ہزارون کوس کے جہوٹے
عقیدون کی گلی گلی کوچے کوچے منادی سنائی - اور مکتی کی قیمت صرف زبانی جمع خرچ ٹہیرا کر ہزارون بت
پرستون اور قبر پرستون کو اپنے دامن مین سمیٹ لیا - عالم جنات کے خیالات پیشتر سے دماغی قواء کو غتر بود
کر کے لوگون کو اپنا شیدا و فریفتہ بنا چکے تہے مگر کوڑا کرکٹ خس و خاشاک غرض جو کچہہ رستے مین آیا اوسکو
اہتا کیک کرآگے چلنا پاک زندگی کا یہہ معیار اونہین دلون مین قایم ہوا - راستبازی گو مدتون پہلے الوداعی
سلام لیکر رخصت ہو چکی تہی مگر قول و فعل مین حد سے زیادہ تفرقہ اوسی زمانہ مین پڑا - وحدانیت کی آڑ مین
مشرک لوگ پیشتر سے چہپے بیٹہے تہے لیکن نئی نئی تاویلون کی نشانہ بازی اوسی وقت ہونی شروع ہوئی
غرض یہہ وہ زمانہ تہا کہ آریہ قوم دھرم کرم سے بالکل بے بہرہ ہو کر دیگر مذاہب کا شکار ہو رہی تہی - اُس وقت
رام موہن رائے بنگال مین ریفارمر پیدا ہوئے اونہون نے ویدک دھرم کی سچائی کو محسوس کر کے برہمو سماج
قایم کیا مگر افسوس کہ وہ انگلینڈ کی سفارت سے واپس نہ آسکے - بابو کیشب چندر سین نے موقع کو غنیمت پا کر
اوس پر عیسوی کا رنگ چڑھایا - صغیر سنی کی شادی کا کہنڈن لفظون مین اچہا کیا مگر ریفارمیشن کی
سچی سپرٹ نہ ہونے سے اول اپنے اوپر ہی دھبہ لگایا - جب دنیا بہر کی جہالت کا لب لباب اور جہوٹے عقیدون
کا کوڑا کرکٹ جمع ہو چکا پرانی رسومات جو مخرب اخلاق ہین کمالیت کے درجہ پر پہونچکر پہونس کی سمان اوپر رکہی
جا چکین اور بعض چلتے پرزون کے نئے تراشے ہوئے خیالات کا دارو بہی اس ایندہن کی ڈہیر مین ملایا جا چکا
اوس وقت کیسی آگ کی ضرورت تہی - معلوم رہے کہ نیچر اپنی ضرورت مین کبہی رکی نہین رہتی وہ اپنی حاجت کو
فوراً ہی رفع کر لیتی ہے - جب اوسنے ہزارون کوس کے مختلف کمزور اور نکمے عقیدون کو ایک جا جمع کیا تہا
اور اوس کا منشا یہی تہا کہ ان سب کی گہٹالی کر کے کندن بنایا جاوے پہر وہ اپنے منشا سے کس طرح باز رہ سکتی
تہی - ہمارے پاس اس آگ کی ساری ہسٹری بیان کرنیکی گنجایش نہین اسلئے ہم ہنچل کی ان کیبھ راؤ اور دیال
کی ان بربتیون کا حال چہوڑ کر جہان قدرت جلیبی گی مین اس آگ کو سلگانے کے لئے کوشش کرتی رہی صرف

اتنا لکھنا چاہتے ہین کہ اوس کے شعلے یکایک عالمگیر ہو گئے اور سارا جمع شدہ ذخیرہ جلا کر دنیا کی آلایش کو صاف کر گئے - امریکہ تک کی روشنضمیرون نے اس کی شہادت دی - جو اگیان کی خاک مین چھپا ہوا سورن تھا وہ اس آگ مین پڑ کر کندن بن گیا - مگر جان بوجھکر ادہرم پر چلنے والے آنچ پانے ہی الگ ہو گئے اور گئے علیحدگی مین اپنی کرودہم پھیلانے - مگر ستیہ کا مقابلہ کون کرسکتا ہی جو ہین آریہ سماج کے بانی شری سوامی دیانند جی نی بنارس کا شاسترارتھ جیتا لوگ جوق درجوق اس دہرم کے جھنڈے تلے جمع ہونے شروع ہوئے چاندا پور کے مباحثہ مین جب ویدک دہرم تمام مت متانترون کو شکست دے چکا تو اوس کی بنیاد اور بہی مضبوط ہو گئی اسی اثناء مین برہموسماج کو اگنی ہوتری نے چھینایا - سوامی رادھاسنت کا جھنڈا جناب لگب رام جی نے اوٹھایا - الکاٹ صاحب اور میڈم بلیوٹسکی نے تھیوسافیکل سوسائیٹی کی بنیاد ڈالی - ہم یہہ ہرگز نہین کہتے کہ ان متون کے بانی عالم نتھے یا یہہ کہ اون مین ریلفارمیشن کی اسپرٹ بالکل نہین تہی - مگر کہان پرماتما کا دیا ہوا ویدک دہرم اور کہان وہ انسانی خیالات - اِن دونون کی بہلائی بُرائی مین کوئی نسبت قایم کرنا ایسا ہی خبط ہے جیسا کہ کوئی بنی نوع انسان کا خُدا جلّ شانہ سے مقابلہ کرے - دیوسماج الہام کے مسئلہ سے خالی ہونیکے باعث اور مسئلہ تناسخ مین کرم کی گتی کو نظر انداز کرنے سے ناکمّل تہا - تہیوسافیکل سوسائیٹی کا مقصد دنیا مین محبت برادرانہ پہیلانا بیشک بہت اعلیٰ ہے - مگر مختلف عقاید اور خیالات رکہنے والی لوگون کی شیرازہ بندی کے واسطے جبتک ویدک دہرم کے عالمگیر اصولون کو ہاتہہ مین نہین لیتی وہ ہرگز اپنے مدعا پر نہین پہونچ سکتی اسی طرح سوامی رادھاسنت کو اپنی بھگتی کے مشن پر پہونچنے کے لئے ویدک دہرم کی سچی تعلیم کے پرچار کی ضرورت ہی - مُبارک ہو یہہ اونیسوین صدی جس مین ہمکو اپنی پُرانی دھارمک تعلیم یا گم شدہ میراث پہر واپس ملی - جو لوگ ساری دُنیا کو ایک دہرم کے جھنڈے تلے لانا چاہتے ہین - وہ گجرات مین ببھاکر شانتی آشرم کہولنے کی بجائے کیون آریہ دہرم کے سچے مشن مین شامل نہین ہوتے ؟ - کیول یہی ایک دہرم ہی جسکے اندر آکر ساری دُنیا آرام پا سکتی ہے - سائنس کے زبردست مسایل جو دیگر مذاہب کے گلے مین خنجر آبدار کا حکم رکھتے ہین وہ اسکے لئے بالکل بے حذر بلکہ آلات تحفظ کا کام دیتے ہین -

آخر مین ہم پرماتما کا دھنباد کرتے ہین کہ اونیسوین صدی مین اوسنے شری سوامی دیانند سرسوتی کی معرفت ویدک ودیا کو ہمپر پرگٹ کیا - اوم شم -

نوٹ اور رائین

پنڈت بھیم سین نے اپنے آریہ سماجون سے علیحدہ ہونے اور گھوم کر مرتک شرادھ کو پایۂ ثبوت پر پہونچانے کے لئے جو ایک اشتہار کے ذریعہ تانین اُڑائی ہین اون پر ہمارے بعض سناتنی بھائی ریشہ خطمی ہوئے جاتی ہین خاصکر ہمارا ہمعصر اخبار عام تو بےطرح لٹو ہو رہا ہے۔ چنانچہ ۲۲ فروری سنہ ۱۹۰۱ء کے اخبار عام مین زیر عنوان "آریہ سماج کے لاثانی پنڈت بھیم سین جی کا ضروری اشتہار" مفصلہ ذیل تحریر کرتا ہے۔

"پنڈت بھیم سین جی کی سی لیاقت کا دوسرا کوئی پنڈت آریہ سماج مین نہین تھا۔ سماجی لوگ اون کو اپنے پرم سوامی شریمان دیانند سرستی صاحب کا خاص شاگرد رشید سمجھتے تھے اور اپنے پنڈتون کے گروہ مین ان کو مدت مدید تک لاثانی پنڈت سمجھتے اور ایسا ہی اون کی عزت کرتے رہے۔ آپ مشہور رسالہ آریہ سدہانت کے مالک اور ایڈیٹر ہین۔ آپ کی بنائی بہت سی کتابین ہین جن کو آریہ سماجی صاحبان بڑی قدر و منزلت سے دیکھتے رہے ہین۔ اب یہی مشہور آریہ پنڈت جی مہاراج وید شاسترون کے مزید مطالعہ سے اس بات کی قایل ہو گئے ہین کہ مُردہ پترون کا شرادھ جو ہندون مین چلا آتا ہے جسکو آریہ سماج اس زور شور سے کھنڈن کرتا ہے بالکل ویدک دھرم ہے اور ویدک دھرم کانڈ کا پردھان یعنی اعلٰی جزو ہے" اگر اسکو نہ مانا جاویگا تو سارا ہی ویدک کرم نشٹ بھرشٹ ہو جاویگا"۔

وہ ایک سال سے زیادہ عرصہ سے اس بات کو کھلم کھلا طور پر بڑے زور کے ساتھ اپنے رسالہ آریہ سدہانت مین لکھتے رہے ہین اور بڑی آرزو کے ساتھ آریہ سماجی پنڈتون کو آمادہ کر رہے ہین کہ وہ اون سے بحث کرکے اس بات کا فیصلہ کرلین لیکن آریہ سماج اپنے ہی ایک مشہور اور قابل تعظیم پنڈت کی اس بات کو سنکر آجتک اُن کے ساتھ شاسترارتھ یا بحث کیلئے آمادہ نہین ہوا بلکہ کنی کترا رہا ہے۔ افسوس ہے کہ وہ آریہ سماج جو اپنے زعم مین ہندون کو تو کیا بلکہ دُنیا کے تمام مذاہب کو بحث کیلئے لیٹر دھون دھون کی طرح اپنے ہی گھر مین للکارا کرتا ہے اور بڑے زور سے یہہ گھڑا گھڑایا فقرہ کہا کرتا ہے کہ آریہ سماج ست اسّت کا نرنے یعنی سچ جھوٹ کا فیصلہ کرنے کو ہر وقت تیار ہے۔ وہی اپنے ہی ایک مشہور پنڈت کیلئے چیلنج کو منظور کرنے اور میدان مین آکر اوس سے بحث کرنے اور یا اوس کو قایل کرنے یا خود اوس سے قایل ہونے سے برس بھر سے گریز کر رہا ہے نہ فقط گریز کر رہا ہے بلکہ اس کی توہین پر آمادہ ہو رہا ہے اور اوس کے منصفانہ چیلنج کا یہہ جواب آخر کار دیا ہے

کہنے آپ کو یعنی پنڈت بھیم سین جی کو آریہ سماج سے نکال دیا ہے !!! یہہ انصاف اور یہہ ان کے سچ جھوٹ کے فیصل کرنیکی حقیقت ہے۔

سناتن دہرمی پنڈتون کو تو یہہ خود غرض اور مکار وغیرہ نامون سے پکارا کرتے تہتے کہ اپنے مطلب اور فائدہ کے لئے شرادھون وغیرہ نامعقول اور وید سے خلاف باتون کو ملنتے اور زبردستی سے بھولی بھالی ہندوؤن کو منوانے اور ٹھگتے ہین۔ لیکن جبکہ ان کے ہی ایک مشہور و معروف پنڈت بھیم سین جی نے جن کو یہہ اپنے سوامی دیانند صاحب کے بعد اوّل درجہ کا فاضل مانتے رہے۔ عرصۂ دراز کے مطالعہ سے یہہ بات خود بخود اپنے انصاف سے بلا ترغیب کسی غیر کے یکی سناتن دہرمی کی مان لی اور اوس کا اعلان کردیا کہ مُردہ پتردن کا شرادھ بالکل وید کے مطابق ہے اور اسکا کرنا سب پر فرض ہے تو بجائے اسکے کہ ان کی اس بات کو مان لیتے اور اون کی محنت کی داد دیتے یا ان سے بحث کرتے۔ انہون نے اُن کو ہی سماج سے علیحدہ کرنیکا اعلان دیدیا اور گویا کہ اپنی اس کارروائی سے یہ ثابت کردیا کہ یہہ لوگ فقط اپنی من مانی بات کو مانین گے۔ وید شاستر فقط برائے نام ہین۔ اگر کوئی ان کا ہی پنڈت اون کی من مانی بات کی تردید وید شاستر کے پرمانون سے کردے تو اسکو ہی دھتا بتاوین گے اور اسی کو یہہ پنڈت بہی مانین گے جو وید شاستر کی احکام کو تلانجلی دیکر جو یہہ کہین اسکو ماننے اور اسیکا اوپدیش کرنیکو آمادہ ہو۔ کیسی قسم کی حرکت ہے۔ اس کا اندازہ انصاف پسند ناظرین خود ہی لگاوین۔ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیین۔

ان اپنے آریہ سماجی بہائیون کی یہہ کارروائی دیکھکر پنڈت بھیم سین جی نے ایک اعلان شایع کیا ہی جس کی ایک کاپی ہمین بہی دستیاب ہوئی ہے جسکو ہم یہان شایع کرتے ہین اور اپنے سناتن دہرمی اور نیز کل فرقون کے بھائیون سے التماس کرتے ہین کہ وہ اسکو بغور پڑہکر اوس سے پورا فائدہ اوٹھاوین اور آریہ سماج کی حالت کا پورا اندازہ لگاکر پنڈت بھیم سین جی کو اپنے اپنے ہان مدعو کرکے اون کے خیالات سے آنند حاصل کرنے مین دریغ نہین کرین گے۔ کیونکہ یہہ ایک نہایت غنیمت موقعہ ہے کہ آریہ سماج ہی کے ایک ایسے مشہور اور لاثانی پنڈت اپنے مزید مطالعہ سے پہلی غلطی کو مان کر سچائی کیطرف قدم بڑھا رہے ہین پنڈت بھیم سین جی کا اشتہار مندرجہ ذیل ہے:۔

موجودہ آریہ سماج سے میرے علیحدہ ہونے کا باعث
اور دھرم کی تحقیقات کے لئے اشتہار

خاص وعام پر روشن ہو کہ اگرچہ پہلے سے ہی میں وید وغیرہ شاستروں کے مطابق ہی کہنے کہنے اور ماننے
کی کوشش کرتا رہا۔ جب سے مجھے ایک یگیہ کرانے کے لئے[1] شرتی سمرتی کے مطابق کرم کانڈ کے متعلق وید گرنتھ
خاص توجہ سے دیکھنے پڑے۔ تب سے مجھ خاص کر کے اس بات کا علم ہو گیا کہ موجودہ آریہ سماج وید وکت دھرم کرم
کو حقیقت میں نہیں مانتا۔ آریہ سماج میں فقط زبانی طور پر ویدک دھرم اس لفظ کا ہی پرچار ہے۔ لیکن ویدک
دھرم کی اصلیت کو جاننے یا ماننے والی عنقا ہیں۔ جب مجھے قریباً ڈیڑھ برس سے ایسا معلوم ہوا کہ آریہ سماج میں
ویدک دھرم نابود سا ہو گیا ہے تبھی سے میں اس جماعت سے علیحدہ ہو گیا تھا۔ درمیان میں یہہ بھی خیال دل میں
آیا کہ یہہ آریہ سماجی لوگ دھرم کے مطابق دوستانہ طور پر مجھے سمجھا دیں یا مجھ سے کوئی سمجھ لیویں تو، اچھا ہے اسی
باعث میں نے دہلی میں گذشتہ ماہ اگست میں جبکہ سناتن دھرم سبھاؤں کا بڑا جلسہ (بھارت دھرم مہا منڈل)
تھا لالہ منشی رام جی سیٹھ لچھمی رام جی منشی نارائن پرساد جی وغیرہ صاحبان کے سامنے میں نے جو مردہ
پتروں کے شرادھ کو یگیہ کرم کی ایک جزو تسلیم کیا ہوا تھا اس اپنے عقیدہ کو وچار بحث میں لینا یعنی اوس کو
زیر بحث معاملہ قرار دینا منظور کیا تھا جیسا کہ میں رسالہ آریہ سدھانت جلد ۱۰ نمبر ۷-۹ کے صفحہ ۵۴ میں پہلے
ہی شایع کر چکا تھا۔ لیکن تعجب ہے کہ پنجاب اور ممالک مغربی وشمالی کی آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کے لیڈروں نے
وعدہ کرنے پر بھی ان معاملات کی بحث یا فیصلہ کے لئے کچھ بھی کوشش نہ کی بلکہ میری امید کو نا امیدی میں ملا دیا
اگرچہ میں نے ڈیڑھ برس سے آریہ سماج میں جانا بھی چھوڑ دیا تھا اور آریہ سدھانت جلد ۱۰ کے نمبر ۱۰-۱۱-۱۲
میں شایع بھی کر چکا تھا کہ جب تک یگیادی کرم کے متعلق زیر بحث معاملات (شرادھ وغیرہ) کا ٹھیک ٹھیک
فیصلہ نہ ہو تب تک مجھ کو کوئی آریہ نہ سمجھے اور میں موجودہ آریہ سماجی نہیں ہوں۔ تو غور کرنے کا مقام ہے کہ جب
میں خود اعلان کر کے آریہ سماج سے علیحدہ ہو گیا تھا تو آریہ سماج کا یہ اعلان کرنا کہ ہم لوگوں نے اپنے پنڈت
بھیم سین شرما کو آریہ سماج سے الگ کر دیا کیا کسی طرح پر بھی ضروری یا مناسب تھا؟۔ ایسے حسد سے بھرے
ناواجب حملوں کا کچھ بھی جواب دینا میں مناسب نہیں سمجھتا۔ تاہم میں ان صاحبان کے اس اعلان کو اپنے

---

[1] یہ یگیہ پنڈت بھیم سین جی نے ایک مشہور صاحب ثروت آریہ سبھاسد کی درخواست پر کرایا تھا جنکا نام سیٹھ مادھو پرشاد جی ہے اور مقام تحریر علاقہ سیکر ملک راجپوتانہ ہے۔ انہیں سیٹھ جی نے کئی ہزار روپیہ کے خرچ سے اگنی شٹوم نامی یگیہ پنڈت بھیم سین جی سے کرایا تھا اور اسی یگیہ کے سلسلے میں پنڈت بھیم سین جی کو خاص کرم کانڈ کا مطالعہ کرنا پڑا تھا جسنے اون کے خیالات میں نیک تبدیلی پیدا کی اور وہ از خود قایل ہو گئے کہ مردہ پتروں کا شرادھ ویدک کرم ہے۔

لئے خاص مفید سمجھتا ہون یعنی میری خواہش کو اون آریہ لوگون نے پورا کر دیا - اب مجھے اس بات کی نہایت خوشی ہے کہ میرے
ساتھہ کسی فرقہ کا کوئی بندھن نہین رہا - فقط وید شاسترون کا بندھن تو مجھے ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھنا منظور ہی
ہے - مین آریہ پرتی نِدہی سبھا مرادآباد کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ اوس نے میری تجویز کو بھی دوسری طرح پر منظور کر لیا
ہے (یعنی آریہ سماج سے میرا تعلق نہین رکھا جو مین خود چاہتا تھا) - اب مین آریہ سماج اور دہرم سبھا وغیرہ سبھی
سے میل رکھون گا - میرا کسی سے دویش یا بیر (مخالفت) نہین ہے - سب کے لئے بے روک رعایت آزادی
کیساتھہ وید کے مطابق سناتن دہرم کو کہون گا اور لکھون گا - آریہ سماج مین بھی کئی لوگ دہرم کی تحقیقات کے
شایق اور دہرم مین اعتقاد رکھنے والے ہین - اون کے لئے اور دیگر دہرم سے پریم محبت رکھنے والون کے لئے
اب اچھا موقعہ آیا -

میرے ساتھہ موجودہ آریہ سماج کا جو جھگڑا ہوا اوس کا باعث فقط شرادھ یا مینڈہا[1] ہتیا ہی نہین ہے
بلکہ کل ویدک کرم کانڈ ہی جھگڑے کی بنیاد ہے - مین جرأت کیساتھہ صاف صاف یہہ بات کہتا ہون کہ
آریہ سماج شریان سوامی دیانند سرسوتی جی کے مسلّمہ امور پر بھی قایم نہین ہے - اسلئے سوامی جی کی بنائی سنسکار ودہی
بھی آریون مین ٹھیک ٹھیک نہین پائی جاتی - دہرم کے محقق - دہرم کے معتقد - دہرم کے پریمی آریہ یا ہندو
سب لوگون کی خدمت مین میرا خاص کر التماس ہے کہ وہ صاحبان میرے اس قول پر وشواس اور شانتی اور
سنتوکھ رکھین کہ (مرت پترون یعنی آنجہانی بزرگون کا) شرادھ ویدوکت ہے - زندہ مان باپ وغیرہ کی
خدمت سیوا کرنا اگرچہ عمل کرنے کے لایق دہرم ہے مگر اس کا نام شرادھ نہین ہے[2] - اور جگیاسو (دہرم کے
متلاشی) لوگون کو ضرور ہی اسکا ٹھیک یقین ہو جاویگا - اگرچہ ہٹی لوگ اس کو کبھی نہین مانین گے - یہہ
دہرم کا پرچار ہے - کوئی بے سمجھی کا کام نہین ہے جو اپنی من مانی بات چھاپ کر جسکا جو جی چاہے ثابت کر دیوے
مین دہرم کے متلاشی لوگون کو تھوڑے ہی عرصہ مین خود گھوم گھوم کر اس معاملہ کا ٹھیک ٹھیک نشچے یعنی
یقین کرا دون گا - اور تحریرون سے بھی ثبوت وغیرہ دیکر ثابت کر دون گا - تھوڑا انتظار کرین -

---

[1] پنڈت جی نے مندرجہ بالا یگیہ کراتے وقت وید وکت ریتی سے بلی دان بھی کرایا تھا اور جھلی مینڈھے کے بدلے حسب ضرورت آٹے
کے پشو بنا کر بلی دان دیا تھا - اسپر گہاس پارٹی اور بھی برانگیختہ ہو گئی -

[2] کیون آریہ صاحبان! آپ اور لوگون کو تو کہتے ہین اب کیون نہین اپنے ہی ایک مشہور پنڈت کے سامنے مقابلہ کیلئے تیار ہوتے جو شرادھ
کو ویدوکت ثابت کرنے کو تیار ہے - اب آپکا حوصلہ کہان ہو کہ ڈیڑہ برس سے دم دبائے ہو اور بحث کا نام نہین لیتے ؟ -

مجھے پورا یقین ہے کہ میرے ساتھہ تعصب کو چھوڑکر انصاف کو مدنظر رکھکر دوستانہ طور پر کوئی شاستروں کو جاننے والا اچھا لایق آدمی کرم کانڈ کے معاملہ مین چار چھہ دن بھی غور کرے تو مجھے منوا دے یا میری بات کو مان لے - مین پہلے سے بھی ایسا ہی چاہتا تہا اور اب بھی چاہتا ہون لیکن اس کی اُمید بہت کم ہے اور شرادھہ وغیرہ کے معاملہ مین آجکل شور وغوغا زیادہ ہے اور اس معاملہ مین شور مچانے والے عموماً ان پڑہ بہت ہین اور اپنے اپنے سنسکارون کے مطابق لکھتے ہین - ایسے بہت سے لکھنے والون کا مین ایک آدمی اکیلا جواب دے ہی نہین سکتا اور اگر جواب دے بھی سکتا ہون تو بھی اتنے سے ہی دہرم کے محققون کو کس طرح پوری تسلّی دینے والا فیصلہ جلد حاصل بھی نہین ہو سکتا اس لئے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس بات کا تسلی بخش فیصلہ ہونا چاہئے کہ شرادہ وغیرہ کرم ہی خاص ویدک دہرم ہے - یا کوئی اور ویدک دہرم ہے - اس لئے مین نے اس غرض کے پورا کرنے کا آسان علاج یہ سوچا ہے کہ مُلک مین دورہ کرکے ویدک دہرم کا تذکرہ کرون اور کراؤن - اگرچہ گذشتہ زمانہ مین یہہ طریقہ تہا کہ جگیاسو لوگ گیان داتا کے نزدیک آیا کرتے تہے لیکن اب ایسا وقت نہین ہے - اسلئے مین نے یہ ارادہ پکا کیا ہے کہ مین ہی جگیاسوؤن کے پاس جا جاکر اُپدیش کرون - لیکن اس حالت مین میرے چھاپہ خانہ وغیرہ کا انتظام یا بوجھہ کوئی سچا دہرماتما مجھسے کُل لے لیوے وہی مالک یا ادہکاری بنکر اپنی مرضی کے مطابق اس کا بندوبست کرے - اگر کوئی صاحب میری کارخانہ کا پورا اہتمام لینا چاہین تو میرے ساتھہ خط کتابت کرین - یا اگر کوئی سنسکرت کا اچھا لایق پنڈت اسکا منیجر مقرر ہوکر میری طرف سے اس کارخانہ کو چلاوے تو اس صورت مین میرا دورہ ہو سکیگا - اگر کوئی سنسکرت دان مہاشہ انتظام کرنا چاہین وہ مجھے انکھین مناسب تنخواہ بذریعہ خط کتابت مُقرر کیجاویگی - مین مُلک کے مختلف حصّون مین اس دورہ کو ویدک پرچار کے لئے خاص طور پر مُفید سمجھتا ہوا ضرور ہی کرنا چاہتا ہون اسلئے جگیاسو لوگ مجھے اطلاع دیوین کہ فلان فلان جگہ پر ہم لوگ شرادھہ وغیرہ ویدک دہرم کرم کا فیصلہ کرانا چاہتے ہین - اون اون مہاشیون کا نام پتہ دورہ کے رجسٹر مین لکھا جاویگا اور جس علاقہ مین جگیاسوؤن یعنی محققان دہرم کی کثرت دیکھی جاویگی اُدہر کو پہلے پرستہان کیا جاویگا - راقم پنڈت بھیم سین مالک سرولی پرپیا و ایڈیٹر آریہ سدہانت - از سناتن دہرم گزٹ

کاش کہ ہمارے لاہوری ہمعصر کو یہہ معلوم ہوتا کہ آریہ سماج کسی ایک آدمی کے خیالات کا پیرو نہین اس لئے کسی خاص شخص کی علیحدگی سے اوسے کچھہ بھی نُقصان نہین پہونچ سکتا - آریہ دہرم پنڈت بھیم سین کے ملنے یا علیحدہ ہونے سے ویسے کا ویسا بنا رہتا ہے - رہا مسئلہ شرادھہ کا پایۂ ثبوت پر پہونچنا سو اسکا فیصلہ حال کے آگرہ والی شاستر آرتھہ سے بخوبی ہوگیا - پنڈت بھیم سین اپنے پریس کی چارجہ لیواری میں ×۱۰۰۰

ہندو لوگون کے سامنے مُردون کا شرادھ اور آٹے کے پیش پشی کا بلی دان ثابت کر سکتے ہین مگر آریہ پنڈتون
کے مقابل ساری چوکڑی بہول جاتے ہین - کیون اخبار عام کے ایڈیٹر صاحب! آپنے کبھی آریہ متر مُراد آباد اور
آریہ ورت رانچی کو بہی مطالعہ فرمایا ہے ؟ - اگر آپ اون کو اور دیگر سماجک اخبارون کو پڑہتے تو آپ کو یہہ ضرور
معلوم ہوجاتا کہ آریہ سماج نے پنڈت بھیم سین کے ساتھہ کبھی شاستر آرتھہ کرنیسے گریز نہین کیا بلکہ ہمیشہ پنڈت
جی کو وچار کرنیکا چیلنج دیتا رہا -

ہمعصر اخبار عام کو یاد رہے کہ پنڈت بھیم سین کو مرتک شرادھ وغیرہ مسائل کی طرف شاسترون کے مزید مطالعہ نے
نہین جھکایا بلکہ سچ تو یون ہے کہ جب غریب آریون سے حصول زر کی توقع نرہی تو سوائے ہندوؤن کے اور کسکے
پاس جاتے - ذرا خیال تو فرمایئے کہ شاسترون کا مزید مطالعہ کرن کو اپنی جگہ سے ہلا رہا ہے ؟ - کیون جناب!
مختلف برادریون کی کانفرینسون نے بدہوا وواہ کو جایز نہین سمجہا اور بال بواہ کو روک کر استری سیکشا مین
انٹرسٹ لینا اختیار نہین کیا ؟ ہان بتایئے تو دہرم مہا منڈل مین بال بواہ کا کہنڈن تو نہین ہوا تہا یہ بات
تو ہماری آنکہون دیکہی اور کانون سُنی ہے کہ دہرم مہا منڈل کے بعد دہلی سے پنڈت رام کرشن مہو مہو پادہیہ کاشی
کے باشی میرٹہہ مین تشریف لائے اور اونہون نے دہرم سبھا کی سندر مین اوپدیش کرتے وقت بڑے جوش کیساتہہ
فرمایا کہ بال بواہ کے ہونے سے سنتانون کا ستیاناش ہو رہا ہے - اس سے انصاف پسند ناظرین بخوبی سمجہہ سکتے
ہین کہ شاستر ودیا کا پرکاش دن بدن کس کو اندہیرے سے روشنی مین لا رہا ہے -

آتم پرساد

अथ वायु मब्रुवन् वायवे तद्वि जानी हि किमे तद्यक्ष मिति॥

(پدارتھ) شیش رہے دیوتاؤن مین سے بلوان وایو سے اگنی آدی نے کہا کہ ہے وایو اسکو شیش کر جان کہ
یہہ پرکرتی تیجوان یکش کون ہے ؟ -

(تشریح) جب اگنی اپنا سا مُنہہ لیکر واپس چلی گئی تب سب دیوتاؤن نے وایو (ہوا) سے کہا کہ ہے وایو تو
اس پرکرتی تیج سروپ مہابلوان یکش کا حال معلوم کر کہ یہہ کون ہے ؟ - وایو نے کہا بہت اچہا -

तदभ्यद्रवत्तमभ्यवदत्कोऽसीति। वायुर्वा अहमस्मीत्य
ब्रवीन्मातरिश्वा वा अहमस्मीति ॥७॥+॥+॥=॥

(پدارتھہ) وایو اوس برہم کے سنمکھہ پراپت ہوا تب برہم نے اوس سے پوچھا تو کون ہے تب وایو نے کہا مین وایو ہون مین انترکش مین بچرنے والا مات رشیوا نامی وایو ہون -

(تشریح) تب وایو (ہوا) اوس برہم کے روبرو حاضر ہوا - برہم نے کہا تو کون ہے ؟ - وایو نے کہا مین آکاش منڈل مین بچرنے والی یعنی خلا مین گھومنے والی وایو ہون - مات رشیوا میرا نام ہے -

तस्मिंस्त्वयि किं बीर्य्य मित्य पीद ७ं। सर्बं माद दीयं यदिदं पृथिब्यामिति॥

(پدارتھہ) وایو کے پرتی برہم نے ایسا کہا کہ تجھہ مین کیا پراکرم ہے ؟ یا شکتی - اس پر وایو نے کہا کہ جو یہہ چراچر جگت پرتھوی پر دیکھہ پڑتا ہے مین ان سب کا اوڑا لیجاؤن اوٹھا لیجاؤن اس پرکار کی شکتی مجھہ مین ہے -

(تشریح) ہوا سے برہم نے کہا کہ تیرے مین کیا طاقت ہی ؟ تو کیا شکتی رکہتی ہے - وایو نے کہا کہ سنسار مین جسقدر پدارتھہ ہین اگر مین چاہون تو ان سبکو اوڑا لیجاؤن - سب کو تتر بتر کردون اوٹھا کر کہین کا کہین پہینکدون -

तस्मै तृणं निद धावेत दादत्स्वेति तदुपप्रेयाय सर्बं जवेन तन्न शशाका दातं ॥ सतत एव नियवृतेनै तदशंक बिज्ञातुं यदे तद्यक्ष मिति ॥

(پدارتھہ) تب برہم نے اوس وایو کے آگے ایک تنکا دہر دیا اور کہا کہ اسکو اوٹھالیجا اوڑا لیجا - وایو سب ویگ سے اوس ترن کے سمیپ گیا تو بہی اوس ترن کو اوڑا نیکو سامرتھہ وان نہوا - وایو لوٹ آیا اور اگنی آدی دیوتون سے کہا کہ مین نہین جان سکتا کہ یہہ تیج سروپ کون ہی اور کیا ہے ؟ -

(تشریح) جب وایو (ہوا) برہم کے سنمکھہ (سامنے) حاضر ہوئی اور کہا کہ مین سارے برہمانڈ کے پدارتھون کو اوڑا سکتی اور تتر بتر کر سکتی ہون تب برہم نے وہی تنکا جو اگنی کے آگے رکہا تہا وایو کے آگے رکہدیا اور کہا کہ اسکو اوڑا لیجا - وایو نے اپنا سارا ہی زور لگایا لیکن اوس تنکے کو نہ اوٹھا سکی اور نہ اوڑا سکی - شرمندہ ہو کر واپس چلی آئی اور اگنی وغیرہ دیوتون سے کہا کہ مین اس مہا تیجسوی یکش کو نہین جان سکتی کہ یہہ کون ہے اور کیا پدارتھہ ہے - مطلب یہہ ہے کہ اگنی وایو وغیرہ بہوتک پدارتھہ برہم کے آگے کچھہ بہی حقیقت نہین رکہتی کیونکہ برہم نے اون کو رچا - برہم نے ہی اون کو موجودہ شکتی عطا کی ہے - پہر برہم کے سامنے یہہ کیا حیثیت رکہتے ہین اس لئے ایک گہاس کے تنکے تک کو بہی نہ جلا سکے نہ اوڑا سکے - ادم شم -

شیکشائین

सजीवति गुणायस्य यस्य धर्म्मः सजीवति ॥
धर्म्म बिहीनस्य जीवितं निष्प्रयोजनम् ॥०॥

(ارتھ) وہی جیتا ہے جسکے پاس گن ہو اور وہی جیتا ہو جسکے پاس دہرم ہو۔ گن اور دہرم بن پُرش کا جینا ویرتھہ ہے۔

(نوٹ) درحقیقت شلوک مذکورۂ بالا کی نصیحت نہایت ہی عزت کرنے کے لایق ہے۔ آریاورت نواسی اگر اس نصیحت پر عمل کرین تو پہر کیا ہی کہنے ہین۔ واقعی جس شخص کے ہاتہہ مین گن نہین اور جو دہرماتما نہین اوس کا تو مرنا ہی بہتر ہے۔ وہ دُنیا مین کبہی عزت نہین پا سکتا۔ ایسا آدمی ہمیشہ خوار اور ذلیل رہتا ہے اور جو انسان گن اور دہرم رکہتا ہو اوس کے لئے اس سنسار مین کسی بات کی کمی نہین چاہے وہ کہین چلا جاوے اوس کے پاس یہ دونون رتن ایسے عُمدہ موجود ہین کہ جن کے سبب سے اوس کی ہر جگہ عزت ہوگی اور پیٹ بہرنے کو خاطرخواہ دہن بہی ملیگا۔

यदीच्छसि वशी कर्तुं जगदेकेन कर्मणा ॥
पुरा पञ्च दशास्येभ्यो गां चरंतीं निवारय ॥

(ارتھ) یدی کوئی پرش ایک ہی کرم سے جگت کو بش مین کرنا چاہے تو پندرہ کو بش مین کرے یہی ایک کرم ہے۔

(نوٹ) مطلب اس اشلوک کا یہہ ہے کہ جو شخص یہہ چاہے کہ ایک ہی کام سے ساری دُنیا مین میری عزت ہو سارا سنسار میرے بس مین ہو جاوے تو اوس کو چاہیئے کہ حسب ذیل پندرہ اندریون اور وشیون کو اپنے بس مین کرے۔ آنکہہ[1]۔ کان[2]۔ ناک[3]۔ زبان[4]۔ کہال[5]۔ یہ پانچون گیان اندریان کہلاتی ہین۔ مکہہ[6] ہاتہہ[7] پاؤن[8] لنگ[9]۔ گدا[10]۔ یہہ پانچون کرم اندریان کہلاتی ہین۔ روپ[11]۔ رس[12]۔ شبد[13]۔ سپرش[14]۔ گندہ[15]۔ یہہ پانچون وشے یعنی لذات کہلاتی ہین۔ ان پندرہ کو اپنے بس مین کر لینے سے سب جگت اوس کے بس مین ہو جاویگا۔ اس مین کوئی شبہہ نہین کہ جو شخص اندریون کو جیت لیتا ہے۔ لذات محسوسات پر لات مارتا ہے اوس کی نظر مین دُنیا بے حقیقت ہو جاتی ہے۔ چونکہ ایسے شخص بڑے درجے کے نیک چلن ہوتے ہین اس لئے سب سنسار اوس کی عزت کرتا ہے۔ وہ بے پروا اور غنی ہو جاتا ہے۔ دہن ہین ایسے آدمی بہارت ورشیون کے لئے ایک یہی کام ہے کہ جسکے کرنے سے یہ دُنیا مین عزت حاصل کر سکتے ہین۔

شاریرک اور ساماجک اونتی

تُلسی اور اوس کے گن

ناظرین ہندوستان مین تُلسی کے بوٹے کی بڑی بھاری عزت ہے - ہندو ماتر تلسی کو اپنے گھر مین لگانا ایک پوتر اور پُن کا کام سمجھتے ہین اوس کی پوجا کرتے ہین اوس کے نیچے چراغ جلاتے اور جل چڑھاتی ہین تلسی سالگرام کی کتھا ہمارے ناظرین نے سنی ہوگی - الغاٰ آپس مین بیاہ کرتے ہین - ہزارون روپیہ خرچ ہوتا ہے - مطلب ہمارا اس تمہید سے یہہ ہے کہ آریہ ورت مین تلسی کے پودے نے اسقدر عزت حاصل کی ہے کہ ایشور کیطرح پجنے لگا - اس مین کوئی کلام نہین کہ چراغ کا جلانا - بیاہ کرنا وغیرہ وغیرہ کام بیشک بوجہ ناواقفیت اور جہالت کے کئے جاتی ہین - لیکن ایک پودے کا اسقدر عزت حاصل کرنا اور ہر دلعزیز ہونا کچھہ معنی ضرور رکھتا ہے -

آیورویدک اور نیز اوس تحقیقات کو دیکھنے سے جو انڈین میڈیکل بورڈ نے اس پودے کی بابت کی ہے معلوم ہوا ہے کہ واقعی تُلسی بڑے کام کی چیز ہے اوس کے فائدے بہت ہی اعلیٰ ہین - یہہ پودا اسی قابل ہے کہ اسکو گھر گھر لگایا جاوے اور وید کی موافق اس سے فائدے حاصل کئے جاوین - پس ہم بھی اپنے ناظرین کی واقفیت کیلئے تُلسی کے فوائد کا ذکر کرنا اپنا فرض سمجھتے ہین - چنانچہ ذیل مین ملاحظہ فرمائیے :-

(تُلسی) تُلسی دو پرکار کی ہوتی ہے - ایک کا نام سویت تُلسی یا گرام تُلسی دوسری قسم کا نام کرشن تُلسی یا بن تُلسی ہے اس بن تُلسی کو مروا بھی کہتے ہین جسکے پتے پھول اور بیج سبزی اور سفیدی لئے ہوئے ہون اوس کو سویت تُلسی کہتے ہین - یہی قسم گھرون مین لگائی جاتی ہے جسکے پتے پھول اور بیج سیاہی مائل ہون اوس کو کرشن یا بن تُلسی کہتے ہین - یہہ قسم جنگلون مین خود رو بہت پائی جاتی ہے -

(تُلسی کے نام) نگھنٹو مین تلسی کے بہت سے نام دئے ہین جن مین سے چند مشہور نام یہ ہین - تُلسی امرتا سُر بہا - بہو منجری - گوری - گندہ ہرنی - مادھوی وغیرہ وغیرہ اسکو انگریزی مین وائٹ بیسل (White Basil) اور پرپل سٹاک بیسل (Purple stalk Basil.) یعنی سفید اور سیاہ تُلسی کہتے ہین

لاطین مین ان دونون قسمون کا نام اسیم البم (Ocimum album) یعنی سفید تُلسی اور اسیم سینکٹم (Ocimum sanctum) یعنی سیاہ تُلسی ہے - فارسی مین اسکو ریحان کہتے ہین

(تُلسی کے گن) تلسی کڑوی - چرپری - ہردے کو ہتکاری - گرم - پت پیدا کرنیوالی - دیپن یعنی بھوک لگانی والی - کشت موتر کرچھہ فساد خون پسلی کے درد کف باد کھانسی - دمہ - کرم - درگندہ - بش بون دمتی) ابھار اور ہچکی کو ناش کرنیوالی ہے - دونون قسمون کی تُلسیون کے فائدے یکسان ہی ہین -

(تشریح) تلسی دماغ کے سُدّوں کو خارج کرتی ہے۔ خفقان اور ضعف معدہ کے لئے ازحد مفید ہے
وبائی زہروں کے لئے فاد ہے۔ بھوک لگاتی ہے بے نظیر ہے۔ بخار اور کھانسی کو رفع کرتی ہے۔ جذام اور فساد
خون کے لئے بھی ایک ہی دوا ہے۔ پیٹ کے کیڑوں کو مار دیتی ہے۔ خاصکر وبائی امراض یعنی ہیضہ اور وبائی
بخارات پر تلسی کا اثر بے نظیر ہوتا ہے۔ جن دنوں وبائی امراض پھیلے ہوئے ہوں چاہئے کہ ہر روز صبح کے وقت
پانچ چار پتے تلسی کے اور پانچ چار سیاہ مرچ۔ الائچی خورد ۳ دانہ پانی میں گھوٹ کر اور تھوڑی مصری ملا کر
ٹھنڈائی کی طرح پی لیا کریں اور پینے کے پانی کے گھڑوں میں اسکے پتے ڈالدیا کریں۔ ایسا کرنے سے
وبائی امراض کبھی نزدیک نہیں آنے پاوینگے۔ سردیوں کے موسم میں اگر اس کی چائے بنا کر پی جاوے تو بخار
کھانسی۔ دمہ زکام وغیرہ کو بالکل رفع کر دیتی ہے۔ ترکیب چائے بنانے کی حسب ذیل ہے۔ جوان آدمی کے لئے
۵ پتے تلسی کے۔ الائچی خورد ۳ دانہ۔ سونٹھ یا ادرک ۱ ماشہ۔ مویز منقے ۳ دانہ۔ گلقند ۲ تولہ ان سب کو
کچلکر پاؤ بھر پانی میں پکاویں جب ایک یا دو جوش آجاویں تب چھان لیں اور آدہ پاؤ دودھ ملا کر گرم گرم
پی لیں اسی طرح شام کو پیویں۔ انگریزی چائے اس تلسی کی چائے کے آگے کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ ہمارے بھائیوں کو
انگریزی چائے سے بالکل پرہیز کرنا چاہئے۔ کیونکہ اس بات کو ڈاکٹروں نے ثابت کر دیا ہے کہ چائے میں ایک قسم
کا نشہ اور زہر ہے جو اعضاء رئیسہ کو بہت نقصان پہونچاتا ہے۔ پس جن کو چائے پینے کی عادت ہو وہ سردیوں
میں تلسی کی چائے اور گرمیوں میں تلسی کی ٹھنڈائی پیا کریں۔

ہمارا ذاتی تجربہ ہے کہ تلسی کے استعمال سے حرارت غریزی میں تیزی آتی ہے اور قوت باہ میں خاطر خواہ
ترقی ہوتی ہے۔ خاصکر ضعیف اور عمر رسیدہ آدمیوں کے لئے تلسی کا استعمال اکسیر اعظم کا حکم رکھتا ہے
تلسی کو اگر بڑھاپے کی لاٹھی کہیں تو بجا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ انہیں صفات کی لحاظ سے ہمارے بزرگوں
نے اسکو گھر گھر لگانیکا رواج دیا ہے لہذا ہم بھی سفارش کرتے ہیں کہ ہر ایک آدمی کو تلسی کے پانچ چار پیڑ
اپنے گھر میں ضرور لگا رکھنے چاہئیں۔ واقعی تلسی بڑے کام کی چیز ہے اس سے ضرور فائدہ اوٹھانا چاہئے۔
ہم نے تلسی کے رس سے ایک معجون طیار کی ہے جسکے استعمال سے امراض ذیل کو خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے ضعف باہ
ضعف دماغ۔ ضعف معدہ۔ کھانسی۔ زکام۔ ہچکی۔ بدبو تنفس وغیرہ۔

مفید اور کارآمد باتیں

(سونٹھ کا جوہر نکالنے کی ترکیب) ۳ چھٹانک عمدہ گودے دار سونٹھہ کو جوکوب کرکے ۱۰ چھٹانک رکٹی فائڈ اسپرٹ مین ۵ اروز تک بھگو رکھین کبھی ہلادیا کرین - بعدہ ۵ اروز کے اوسکو چھان لین نہایت بڑھیا سونٹھہ کا جوہر طیار ہوجاویگا - اگر خوشبودار کرنا چاہین تو سونٹھہ کے ہمراہ ایک چھٹانک نارنگی کے خشک چھلکے کو جوکوب کرکے بھگودین ایک عمدہ بینظیر خوشبودار سونٹھہ کا جوہر حاصل ہوگا - خوراک اسکی ۵ قطرے آدہی چھٹانک تازی پانی مین ملاکر پیٹ کی درد سوءہضمی اور اپھارے کے لئے ازحد مفید ہے -

(فایر پروف) ذیل کا روغن اگر لکڑی پر لگادیا جاوے تو وہ لکڑی آگ مین نہین جلتی - ولایت مین لکڑی کے شہتیرون اور کڑیون پر اس روغن کو لگاکر مکانون پر چڑھاتے ہین تاکہ مکان آگ سے محفوظ رہے - ترکیب حسب ذیل ہے :- کنچ ۱۰ سیر چکنی مٹی ۱۰ سیر سفید پتھر کے ٹکڑے ۱۰ سیر چونا ۵ سیر مُردار سنگ ۵ سیر - ان سب چیزون کو نہایت باریک پیسکر السی کی تیل مین ملادین - بشرے کے موافق گاڑھا کرلین اور لکڑی کے اوپر گاڑھا گاڑھا روغن کرکے دہوپ مین خشک کرلین اور کام مین لاوین -

(نشان لگانیکی سیاہی) ذیل کی سیاہی سے اگر لکڑی پر یا کسی دھات یا کپڑے پر لکھدیا جاوے یا کسی قسم کا نشان کردیا جاوے تو وہ تحریر یا نشان نہ پانی سے چھٹتا ہے نہ تیزاب سے الگ ہوسکتا ہے ایسی پختہ سیاہی اکثر کارخانہ والون کی بڑی کام کی چیز ہے - نسخہ حسب ذیل ہے :- ۲ ڈرام نیل کو ۴ ڈرام نمک کے تیزاب اور ۳ اونس رکٹی فائڈ اسپرٹ مین حل کرو - اب اس مین گوند کا پانی ملاکر سیاہی کی طرح بنالو اور جہان چاہو تحریر یا نشان کرو - اسکا نشان کسی طرح نہین مٹے گا -

علوم و فنون

علم کیمیا

علم کیمسٹری کے جاننے والون نے ہزارون تشریح کے تجربون سے ذیل کے قواعد مقرر کئے ہین لیکن یہہ صرف تحقیق شدہ واقعات کا اظہار ہین - ان کو کسی قسم کے خاص اصول قرار نہین دیا جاسکتا -

(۱) کسی جسم ب کی وزنی مقدار کسی جسم آ کے خاص وزن سے ملکر ایک خاص مرکب لازمی طور سے پیدا کرتی ہے - اس طرح ایک گرین ہائیڈروجن کو پانی پیدا کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ ۸ گرین اوکسیجن کے ساتھہ ملے یا دوسرے الفاظ مین ۹ گرین پانی ضرور ۸ گرین اوکسیجن اور ایک گرین ہائیڈروجن کے ملنے سے بنا ہوتا ہے -

(۲) جب کوئی جسم ا کسی جسم ب کے ساتھہ ایک سے زیادہ نسبت مین ایک سے زیادہ خاص خاص مرکبات پیدا کرتا ہوا ملتا ہے تو ب کی وزنی مقدار جو ا کی ایک ہی مقدار سے مختلف مرکبات مین ملتی ہے - ذیل کی دو نسبتون مین سے کسی ایک سے بڑہتی جاتی ہے -

ایک نسبت کے لحاظ سے مرکبات کا سلسلہ اس طرح ہوتا ہے :-

ا + ب	اول مرکب	ب = ۱
ا + ب ب	دویم مرکب	ب = ۲
ا + ب ب ب	سویم مرکب	ب = ۳
ا + ب ب ب ب	چہارم مرکب	ب = ۴
ا + ب ب ب ب ب	پنجم مرکب	ب = ۵

دوسری نسبت کے لحاظ سے مرکبات کا سلسلہ حسب ذیل ہوتا ہے :-

ا + ب ب ب	اول مرکب	ا : ب = ۱ : ۳
ا + ب ب ب ب ب	دویم مرکب	ا : ب = ۱ : ۵
ا + ب ب ب ب ب ب ب	سویم مرکب	ا : ب = ۱ : ۷

نائیٹروجن اور اوکسیجن کے مرکبات اول قسم کی نسبتون کے سلسلہ کو ظاہر کرتے ہین - چنانچہ ان کے ابتدائی مرکبات اس طرح بنتے ہین -

۱۴ گرین نائیٹروجن	+ ۸ گرین اوکسیجن	مرکب نمبر ۱
۱۴ گرین نائیٹروجن	+ ۱۶ گرین اوکسیجن	مرکب نمبر ۲
۱۴ گرین نائیٹروجن	+ ۲۴ گرین اوکسیجن	مرکب نمبر ۳
۱۴ گرین نائیٹروجن	+ ۳۲ گرین اوکسیجن	مرکب نمبر ۴
۱۴ گرین نائیٹروجن	+ ۴۰ گرین اوکسیجن	مرکب نمبر ۵

سنکہیا اور اوکسیجن کے مرکبات دوسری نسبتون کے سلسلہ کی مثال ہین ان کے ابتدائی مرکب یہہ ہین :-

۷۵ گرین سنکہیا	۲۴ گرین اوکسیجن	مرکب نمبر ۱
۷۵ گرین سنکہیا	۴۰ گرین اوکسیجن	مرکب نمبر ۲

(باقی آیندہ)

ویر راجپوتون کے تذکرے

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ ہند ہو جلد ۳ نمبر ۷ - صفحہ ۱۹۹)

جس نوروز کا بیان پرتہوی راج نے اپنے خط مین کیا ہے لاکلام وہ شاہی محلات مین بڑی خراب رسم تہی اس موقع پر اُمرا و وزرا کی مستورات کی عفت بڑی خطرناک حالت مین ہوتی تہی - صرف پرتہوی راج کی عورت تہی جسنے اپنی عفت کو اس طوفان سی بڑی بہادری کے ساتھہ بچایا تہا - ایک دن نوروز مین جبکہ وہ ایک پیچیدہ راستے سے آرہی تہی - اکبر نے اوس کو روک لیا - میواڑ کی راجپوتنی نے فوراً نیچے گرایا اور کٹار سے سینہ چاک کرنے پر آمادہ ہوگئی - آخر کار اکبر نے اوس کو ماں کہکر اس سی نجات پائی اور اقرار کیا کہ آیندہ کبھی کسی امیر وزیر کی بہو بیٹی سے اس طرح پیش نہین آوٗنگا - جب پرتاب سنگہ نے دیکہا کہ مصائب و لتکالیف کا طوفان اوسکی طاقت کیلئے ناقابل برداشت ہوتا چلا جا رہا ہے اور اوس کی ہمقوم لوگ روز بروز غنیم کے ساتھہ ملتے جاتی ہین تب اسنے ارادہ کیا کہ اپنے کنبے کو مع سیسوادی راجپوتون کے لیکر اٹک کی جانب چلا جائے تاکہ اوسکے اور نہایت طاقتور غنیم کے بیچ مین ایک بڑے بھاری جنگل کی روک بنجائے - یہ وچار کر وہ سوگدی کے چوطرفہ پانی سی گہری ہوئے دار الخلافہ کو جانے کے لئے اروَلی پربت سی نیچے اُترا - مگر انہین دنون مین ایک ایسا امر واقع ہوا جسنے اوس کو نہ صرف اپنے اس ارادہ سی باز رکہا بلکہ میواڑ ہی مین رہکر چتوڑ کو چہڑا لینے کے لئے اس کی اُمیدین از سرِ نو قایم ہوگئین جس طرح چتوڑ مین پرلے درجہ کی سختی اور دلیری کا ثبوت ملتا ہی اسی طرح اس کی تواریخ وفاداری کے بینظیر واقعات سی پُر ہے - پرتاب سنگہ کی وزیر نے جسکے بزرگ مدتون سی میواڑ کے راج مین اس اعلیٰ رُتبے پر ممتاز تہے اس موقع پر اپنی ساری دولت شاہزادہ چتوڑ کے قدمون پر ڈالدی کہتے ہین کہ یہ دولت پچیس ۲۵ ہزار آدمی کے لئے ۱۲ برس کے واسطے کفایت کرنیکے قابل تہی اس وزیر کا بہاما شاہ نام بہاما شاہ تہا جسنے اس طرح میواڑ کو غنیم کے تصرف مین جانے سے بچا لیا -

پرتاب سنگہ جسکو پرتہوی سنگہ کے الفاظ نے آگ سی بہڑکا دیا تہا اس دولت کو پاکر ہی شیر ببر کی طرح اوٹھا اور جب غنیم کو یہ خیال تہا کہ وہ جنگلون کیجانب مراجعت کر رہا ہی اسنے شہباز خان پر دلوا مین حملہ کیا اور اوس کی تمام لشکر کو گاجر مولی کی طرح تہ تیغ کر ڈالا اور مغلون کو امیت تک تعاقب کر کی قتل کیا گیا اور جو محصور ہوئے اون کی بہی یہی گت ہوئی - ابہی ان کی پریشانی دور نہین ہوئی تہی کہ پرتاب سنگہ نے کوملمیر پر حملہ کیا

عبداللہ مع اپنے تمام لشکر کے لڑائی مین کام آیا۔ اسی طرح ۳۲ قلعے یکے بعد دیگرے فتح کئے گئے۔ جسقدر سلطان
کا تہا برباد کر دیا گیا۔ تواریخون مین اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ پرتاب سنگہ نے میواڑ کو صحرا بنا دیا۔ اسکے
میدانون مین جو کوئی آباد تہا اوسکو تلوار کی بہینٹ کیا۔ سمت ۱۵۵۶ مین اسنے تمام میواڑ کو سوائے چتوڑ، جہیر
اور منڈل گڑہ کے چہڑا لیا اور راجہ مان کو ان الفاظ کا مزہ چکہانے کے لئے کہ "پرتاب سنگہ تکلیف اوٹہائیگا"
اسپر چڑہائی کی اور اس کی مشہور تجارتی منڈی یعنی مالپورہ کو جلا کر برباد کر دیا۔

مراسلات و متفرقات

(نامہ نگارون کی رائے کا ایڈیٹر ذمہ دار نہین ہے)

مسئلہ تقدیر و آریہ سماچار

(سلسلہ کیلئے دیکہو آریہ سندیش جلد ۳ نمبر ۷ صفحہ ۲۰۲)

ہمنے جو تمثیلاً ترتیب قصداً کر کے استخراج نتیجہ کیا ہے وہ حرف بحرف آپکے طریق پر ہے۔ اگر آپ فرمائین
اسی طرح کی پچاس اور تمثیلین مرتب کر کے ہدیۂ حضور کرین اور کیا مجال جو آپکے طریق استدلال سے سر مو بہی فرق
آجائے۔ نتیجہ سب کا نام "قسمت" ہوگا اور آپکے منطق کی بدولت اکیلی قسمت پچاس مختلف چیزون یا
باتون کا نام ہو جاویگی۔ مرحبا۔ صد مرحبا! تعریف اسی کو کہتے ہین!!!

اقول (۲) آپ فرماتے ہین "کرم اور جیو چونکہ (یہہ چونکہ مبتدا اور خبر کے درمیان بہت خوب واقع ہوا۔
آپکے نزدیک تو آپ کی یہہ نثر مزہ نظم دینے کے لائق ہوگئی ہوگی!) "دونون انادی ہین"۔ لفظ یہہ "چونکہ"
اپنی قوت تعلیلی سے کرم اور جیو دونون پر یکسان موثر ہے اور وہ دونون اوس کے محکوم علے الوحدت ہین۔
جیو ذات ہے۔ باقی رہا کرم سو وہ کوئی ذات نہین ہے۔ بلکہ بقاعدہ اصطلاح حکما یون کہنا چاہئے کہ وہ
قائم بالذات نہین ہے۔ پس وہ کوئی صفت یا اضافت ہوا اور وہ صفت یا اضافت آپکے قول کے موافق انادی ہے۔

(الف) اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اوس اضافت یعنی کرم کا انادی ہونا بالقوۃ ہے یا بالفعل۔ اسکا جواب دیجئے۔

(ب) اگر بالقوۃ ہے تو فرمائیے کہ نوعیت افعال کیا معنی رکہتی ہے اور تاریخ و وقت ولادت سے لیکر تا دم مرگ
ہر انسان کی قسمت یکسان کیون نہین رہتی اور جیسا کہ ظاہر ہے اس مین اختلافات و انقلابات کیون واقع
ہوتے ہین اور تمام خدائی کے افراد مخلوقہ واحد القسمت یا مشترک المقسوم کیون نہین ہوتے؟

(ج) اور اگر بالفعل ہے تو اس بات کا جواب دیجیئے کہ اوس کی اس قسم کی ازلیت کا اثر آپکے نتیجۂ مستخرجہ پر کیا پڑا آپکے ذہن رسا کی سوافق تو وہ اثر کوئی بڑا ہی زبردست اثر ہے جسکا اظہار تاکیدی آپ کی بابی معروفت آپکے کلمۂ "اوسی" کے تحت مین بیٹھی کر رہی ہے - یعنی آپ فرماتی ہین کہ "اوسی کا نام قسمت ہے" اس سے صریح مستفاد ہوتا ہے کہ قسمت کا انادی ہونا آپ کی رائے مبارک مین داخل متعارفات ہے یا اون مین سے ایک علم متعارفہ ہے اور آپنے یہہ بہی مان لیا معلوم ہوتا ہے کہ اس تعارف سمجھنے سے آپکے ناظرین رسالہ کو ہرگز کسی طرح کوئی انکار نہین ہے اور اگر بالفرض اون کو یا اون مین سے کسی کو ہو تو ہو - کم از کم لالہ امیر چند صاحب جو مستفسر اولی ہین اس تعارف کو بالتحقیق داخل مسلمات یا شامل بدیہیات سمجھتے ہین -

(د) اگر یہہ معاملہ یون نہین ہے تو اس بات کو صاف تحریر فرمایئے کہ کرم اور جیو پر استدلال کرتے وقت آپنے اوسکی مقابل قسمت کو مستدل کیون گردانا؟ اور اوس کی تاکید کلمۂ "اوسی" سے کیون کی؟ -

(س) اور اگر آپ شق دیگر متذکرہ اول کو طوعاً و کرہاً یا محض مجبوراً تسلیم کرنیکا حوصلہ کرتے ہین جو بہی متعلق عقیدۂ ناظرین رسالۂ آریہ سماچار یا دربارۂ اعتقاد لالہ امیر چند صاحب آپکے ضعف استقرار جج کی حالتکے مطابق کی حمایت مین پیش کیا ہے تو آپکا فرض ہے کہ آپ اس کا ثبوت کامل و کافی لاوین اور پہر اسکے بعد اوس کی صحت کو ثابت کرکے حسب قاعدہ مناظرۂ فریق معترض مثلاً ہم سے اوس کو تسلیم کراوین جب یہ مرحلہ طے ہو جائے تب اپنے دعوی کی تائید مین آپ آگے قدم بڑھاوین ورنہ ؎ ترسم نرسی بکعبہ ای اعرابی * کین رہ کہ تو میروی بترکستان است

(باقی دارد)

رپورٹ سالانہ آریہ سماج ہاپوڑ ضلع میرٹھ

دھنیہ ہے ایشور سرب شکتیمان کا کہ جسکی کرپا درشٹی سے آج ہماری سماج اپنی زندگی کی تین سال سماپت کرکے چوتہی برس مین قدم رکہتی ہے - جو ترقی آریہ سماج ہذا نے اس عرصہ مین کی ہے وہ اس بات کا ایک اچہا نمونہ ہے کہ انسان اپنی لگاتار کوشش کرنے پر سب کچھ کر سکتا ہے جس لوپ گڈہ ہاپوڑ جیسے قصبہ مین آریہ اوپدیشکون پر اینٹین برسائی گئی تہین آج اوسی جگہ لوگ ویدک دہرم پرچار کو بڑے پریم سے سنتے ہین جس کی واسطے ہمارے مرحوم راؤ امراؤ سنگہ جی رئیس کہیپہرے نے کئی مرتبہ کوشش کرنے اور اوسپر کامیاب نہونے پر یہہ رائے قایم کرلی تہی کہ چاہے دنیا بہر مین آریہ سماج قایم ہو جاوے لیکن ہاپوڑ مین اس مبارک مشن کا قدم جمنا بالکل ہی ناممکن ہے - وہین آج آریہ دہرم کا مبارک مشن بڑے زور کیساتہ کام کر رہا ہے - یہہ سب آریہ پرشون کی لگاتار کوششون اور ناکامیابی پر ناکامیابی ہونے پر بہی قدم پیچہے نہ ہٹانیکا نتیجہ

ہے - اول اول سماج ہذا کی بُنیاد ۲۶ اگست ۱۸۹۳ع کو بمکان منشی دلیپ سنگہ کلرک پولیس ڈالی گئی تہی جسکے بانی لالہ ہرسنداس و لالہ رام سروپ جی ماسٹر وغیرہ مہاشی تہے - مگر تہوڑے عرصہ کے بعد ہی ناکامیابی کی باد تند نے اس پہلے پہولے لہلہاتے ہوئے پودے کو اوکہاڑ دیا - مگر جڑ ابہی قایم تہی - پہر بعد کوشش بسیار کے ۱۱ مارچ ۱۸۹۵ع کو لالہ ہرسنداس بہٹوری کے مکان پر جلسے ہونے تجویز ہوئے - مگر کچہہ دور چلنے پائے تہے کہ پہر اوسی منحوس ناکامیابی کا منہہ دیکہنا پڑا - مگر گرتے گرتے پہر سنبہل گئے - اور فروری ۱۸۹۶ع کو پہر اسکا سر اونچا ہوا اور ایک مکان کرایہ پر لیا گیا - مگر اس مرتبہ بہی دُشمنون کی دستبرد سے نہ بچ سکے اور مالک مکان نے مکان خالی کرا لیا - اس مرتبہ آریہ پُرشون کو سخت نااُمیدی ہوئی اور قریب تہا کہ ہاتہہ پر ہاتہہ دہر کر بیٹہہ رہین کہ ایشور کیطرف سے کچہہ سہایتا ہوئی جیسی کہ اچہے کامون مین عموماً ہوا کرتی ہے یعنی پنڈت رام پرشاد جی سب اوورسیر ضلع مین لوری چہٹی پر بالپور تشریف لائے اور تہک کر بیٹہنے والی لوگون کے دل مین پہر بہادری کا جوش بہر دیا خود وہ سر توڑ کوشش کی کہ جسکا نتیجہ آج ہم دیکہہ رہے ہین یعنی یکم اکتوبر ۱۸۹۷ع کو آریہ سماج پہر ستہاپت ہوئی اور جب سے اب تک ایشور کرپا سے برابر کاربند کر رہی ہے - گذشتہ برسون مین جو خدمات سماج ہذا نے کی ہین وہ پہلے ہماری پاٹہک سُن چکے ہین اب مین یکم اکتوبر ۱۸۹۹ع سے ۳۰ ستمبر ۱۹۰۰ع تک جو خدمات سماج موصوف نے کی ہین اونہین کی رپورٹ آپ کی خدمت مین پیش کرتا ہون -

پرچار زبانی

علاوہ جلسہ ہاے معمولی کے جسمین اکثر ویدکشوری لال جی شرما و لالہ ہرسنداس ویاکہیان دیتے رہے - پنڈت پریاگ دت جی و پنڈت جانکی پرشاد جی اوپدیشکان شرمتی آریہ پرتی ندہی سبہا کی ویاکہیان منڈی بازار اور سماج مندر مین ہوئے اور منجانب سماج ہذا مہلہ کانگی گڈہ مکتسر پر بار سال بڑے زور شور کے ساتہہ پرچار ہوا جہان شریمان پنڈت تُلسی رام جی ایڈیٹر ویدپرکاش میرٹہہ پنڈت شنند کشور دیو شرما جی و پنڈت بہوتتر شرما جی - پنڈت واسیشور شرما جی اوپدیشکان شرمتی آریہ پرتی ندہی سبہا ممالک مغربی و شمالی و لالہ شب لعل جی رئیس پلول وغیرہ سجن مہاشیون کے منوہر ویاکہیانون نے لاکہون آدمیون کے کانون مین ویدک دہرم کا اوپدیش پہونچایا -

آمدنی و خرچ

عہ ۸ پہلے سال کا بقایا تہا اور ۱۶۹۱ سہہ اس سال مین آمدنی ہوئی یعنی کل ۱۶۹۸ سہہ ہوئے اور اخراجات حسب ذیل ہوئے یعنی ۱۴۹ صرف سماج مع کرایہ مکان ۱۴۶ گو دکل فنڈ کو دان ۶۸ - وید پرچار فنڈ کو دان ارلی مہلہ گڈہ مکتسر پرچار فنڈ مین صرف ہوئے - یہ کُل رقم سو روپیہ گیارہ آنہ صرف ہوئے اس وقت ۲۰ لالہ بہاری پرشاد کو شادیکش کے سماج کی طرف باقی ہین - بڑے افسوس کیساتہہ لکہنا پڑتا ہے کہ سماج کی مالی حالت

اچھی نہیں ہے - اس کا خاص باعث یہہ ہے کہ آریہ سماج کے ممبران چندہ ماہواری ادا کرنے مین تساہل کرتے ہین
اسواسطے آریہ سبھا سدون کو ذرا اُدارتا سے کام لینا چاہیئے -

سنسکار اس سال مین ۸ یگیوپویت سنسکار مینہ کاکی گدڑہ مکتیسر پر اور ۳ سماج مندر مین ہوئے - اس طرف ویدک دہرم کے پریمیون کو زیادہ دھیان دینا چاہیئے - جبتک ویدک سنسکارون کا رواج اچھی طرح سے پرچلت ہوگا کبھی ہمارے خیالات شدھ نہین ہو سکتے -

دان سال زیر رپورٹ مین ۵ روپیہ گروکل ۸ روپیہ پرچار فنڈ کو دان دئے گئے - سماج ہذا کے سبھاسد بابو رتن لعل جی اور سیر جال ڈاکو نے پنجاب گروکل کو دان دئے - اس طرف سماجک پرشون کو اپنی دان شیلتا کا نمونہ اچھی طرح سے دکھلانا چاہئے -

سماج مندر زیادہ تر گہمن سماج ہذا مین بوجہ قلت مکان کا پڑے ہین اس برس مین ۴ ماہ تک سماج ہذا کو بوجہ نہ ملنے مکان کے بڑی دقت اوٹھانی پڑی - اس وقت مندر مین تبلیغ منوں روپیہ بابو دیبی پرشاد جی شہر مانزر رہلوے کے ذمہ ۵ لالہ ہرمنداس جی بہیشوری و بلغ ۵ وید کشوری لعل جی شرما اور ماسٹر مہین لال جی کے لکھے ہوئے ہین - اس مین سماجک بہائیون کو زیادہ ادیوگ کرکے اس قلت کو رفع کرنا چاہئے

پستک پرچار سماج ہذا کی طرف سے تہوڑا بہت پستک پرچار بہی ہوا ہے - وید کشوری لعل جی اوپ پردھان آریہ سماج ہذا نے ۵۰۰ کاپیان دہرم تقسیم کرنے کے لئے ولیشا برت دہاتم نامی ٹریکٹ کی دان کین اور لالہ ہیر آنند جی نے بہی کئی ٹریکٹ دہرم کے اپیوگی لکھے ہین -

شاسترارتھ یون تو سال بہر مین کوئی بہی دن ایسا نہین جس روز سماجک پرشون پر لوگون سے سوال و جواب نہ ہوتے رہے ہون مگر خاص قابل ذکر صرف یہہ امر ہے کہ ایک سرپنچ شاسترارتھ ہوا یعنی ایک شخص کو سرپنچ کا نام پانچ روز تندرست رہا - چھٹے روز تبالی بجی - سرپنچ جی نے شخص مذکور کے خلاف شروع کیا مگر آریہ سماج کے سبھاسدون نے اچھی طرح سے ناگ دیوتا کی پول کہول دی اور پبلک پر ظاہر کر دیا کہ یہہ شخص مذکور کا مکر اور فریب ہے - شہر مین بڑی چرچا رہی -

ودیا پرچار اگرچہ منجانب سبہا کوئی پاٹہ شالا نہین ہے مگر ہمارے پرشادی بہائی لالہ بدری پرساد جی لیسنکا دکہش طلبار کو ناگری سماج مندر مین روزانہ دو گہنٹہ پڑھاتی ہین ہماری بہائی کی تعلیم کا بڑا اچھا اثر پڑتا ہے یعنی تمام طلبار سواء ناگری اچھی پڑھنے لکہنے سیکھنے کے پکے آریہ بن گئے - اُمید ہے کہ دیگر سماجک

بھائی بھی اس مین سہایتا دین تو خاصی پاٹھ شالا بن سکتی ہے۔

جلسۂ خاص — ایک جلسۂ خاص پر پیشور یا فتح ہونیکی خوشی مین کیا گیا ہون یگ کے بعد گورمنٹ کے بنائی تشیل راجیہ اور آریہ سماج کی راج بھگت سکشا پر اوتم ویاکھیان ہوئے - بعد مین ایک تار مبارکبادی کا شہر جالن پہوٹے لاٹ کی سیوا مین بھیجا گیا -

آریہ بھائیون کا سیوک — سوہن لعل تواڑی منتری آریہ سماج ہاپوڑ ضلع میرٹھ

لڑکیون کی تعلیم

نمبر ۵

(سلسلہ کیلئے دیکھو آریہ ہند ہو جلد ۳ نمبر ۷ صفحہ ۲۰۲)

اب یہ مسلم الثبوت امر ہے کہ مائین اپنے چہوٹے چہوٹے بچون کو جس پیار اور خوبی کے ساتھ پڑھا سکتی ہین اور انہین علم کی چاشنی چکہا کر آیندہ کے لیئے اون کے دل مین تعلیم سے بہرہ ور ہونیکا شوق پیدا کر سکتی ہین ویسا دو ہزار روپیہ ماہوار کا پروفیسر بہی نہین کر اسکتا ہی - لڑکیون کو اگر پندرہ سولہ برس تک باقاعدہ تعلیم دیجاوے تو بلا شک وہ اس قابل ہو سکتی ہین کہ چہوٹے چہوٹے بچون کو وہ ابتدائی تعلیم دے سکین اور اپنے سلسلۂ تعلیم کو بہی ترقی دے سکین - اگر چاہین تو عمر بہر تک جاری رکہہ سکتی ہین - تعلیم مین امداد کے وسایل ہم بیان کر چکے ہین مگر مخفی نر ہے کہ یہ اوسی وقت ہو سکتا ہی جبکہ لڑکیون کو پانچ چہہ برس کی عمر سے ہی باقاعدہ تعلیم دینی شروع کر دی جاوے - یہ نہو کہ نو دس برس کی عمر مین ابجد پڑھائی جاوے اور دو چار برس کے اندر تکمیل تعلیم سمجھ لیجاوے اس سے کوئی نفع نہین ہوگا - لڑکیون کی تعلیم کے دو حصے ہونے چاہئین ایک علمی دوسرا ہنر اور دستکاری کے متعلق - علمی تعلیم دینے کے لئے وہ کتب لڑکیون کو پڑھانی چاہئین جن کو لایق اشخاص کی مجمع نے لڑکیون کیلیے پسند اور منتخب کیا ہے جس سے مذہبی معاملات کے علاوہ مناسب حد تک عام واقفیت بہی ہو سکے - حساب کتاب کی لیاقت پیدا ہو جاوے اور کوشش کی جاوے کہ زبانی حساب وہ زیادہ سیکہہ سکین اور گرون کے ذریعہ سے قیمت اشیا کی نکال لیا کرین - کچہہ دیسی کتب بہی تیار کیجاوین جس مین وہ اجرام فلکیہ - دھنک - دمدار ستارے ستارون کا ٹوٹنا - کہکشان - گرہن وغیرہ کی بابت سمجہہ سکین اور ان کتابون کی عبارت جسقدر سلیس اور عام فہم ہوگی اُسیقدر فائدہ ہوگا - اور اگر طرز بیان دلچسپ ہو تو یہہ کتابین تفریح طبع کا بہی موجب ہو سکتی ہین

اس سے یہہ بڑا بہاری فائدہ ہوگا کہ وہ لوگ جو کہ عورتون کی ضعیف الاعتقادی سے فائدہ اوٹہاتی ہین ان کا روگ مارا جاویگا - چونکہ لڑکیون کو آگے چلکر اپنے بچون کی صحت درست رکہنے سے بہت واسطہ پڑیگا - اون کو فزیالوجی کے اصولون کا ضروری علم ہونا مُقدم امر ہے اسکے لیے اس سے بہتر اور ترکیب نہین ہے کہ ہمارے بلند حوصلہ اور اور قومی خیر اندیش ڈاکٹر اور حکما اپنے وقت کا کچھہ حصہ دین اور اپنے ملک کی حالت اور اوس کی ضروریات پر خوب غور کر کے ایسی کتابین بناوین جن کو پڑہکر لڑکیان ہوشیار ہوجاوین اور حتے المقدور لڑکون کی صحت کو خراب نہ ہونے دین - اور یہ بات جو کہ لکھی جاوین وہ ایسی ہون کہ ہر جگہ مل سکین اور کم قیمت ہون - کیونکہ ملک اور قوم کی حالت صاف پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ وہ کوٹہیون سے پر فضا جنگلون مین نہین رہ سکتین بیش قیمت لباس امیرانہ غذا اور گران اشیا کی متحمل نہین ہوسکتین - دوسرا حصہ لڑکیون کی تعلیم کا ہنر و دستکاری سکہلانا ہے اگر غور سے دیکہا جاوے تو لڑکیون کی قدرتی خوبصورتی اور تعریف اوسی وقت ہوتی ہے جب وہ ہنرمند ہون اگر وہ صرف لکھہ پڑھ سکتی ہین اور ہاتھہ سے کرنا کچھہ نہین آتا تب بہی کوئی خوبی کی بات نہین ہے - آج کل شہرون کی لڑکیون کو جو دیہات اور قصبات کی لڑکیون پر شرف ہے وہ یہی ہے کہ شہرون کی لڑکیان نسبتاً گانؤن کی لڑکیون سے زیادہ سلیقہ شعار اور ہنرمند ہوتی ہین - اون کی بول چال شستہ ہوتی ہے - اونکو گانؤن کی لڑکیون سے عام واقفیت زیادہ ہوتی ہے اون کا مشاہدہ دیہاتی لڑکیون سے بہت زیادہ بڑھا ہوا ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ - اگر ہم انہین اصولون کو مد نظر رکہکر یکسان لڑکیون کی تعلیم کا انتظام کرین - بغیر اس خیال کے وہ شہر کی لڑکی ہے یا گانؤن کی تو تہوڑے ہی عرصہ مین اون کی شہرون اور دیہات مین بہت کچھہ مغائرت دور ہوسکتی ہے - اور اب جو ایک دوسرے کے دلون مین حقارت بسی بیٹھی ہوئی ہے وہ آسانی سے رفع ہوسکتی ہے شہر کے آدمی دیہات کی خوبیون اور آسایش سے فائدہ اوٹہا سکتے ہین اور گانؤن کے لوگ شہر والون کی نفاست اور صحبت سے فیضیاب ہوسکے ہین - اگرچہ کسیقدر قدرتی فرق رہنا قرین قیاس ہے - مگر اس سے کچھہ نقصان نہین پیدا ہوسکتا - اس وقت بالعموم شہر والے دیہاتیون سے رشتہ اور قرابت پیدا کرلے مین گھبراتے ہین اوس کا خاص باعث یہی ہے کہ وہ اون کو اپنے مذاق اور خیالات کا آدمی نہین پاتے - تعلیم وہ شے ہے کہ وہ حیوان کو انسان بنا دیتی ہے تو گانؤن والون کو جو ہمارا ہی جز دہین کیا نہین کر سکتی - جب دیہاتی اور شہر والون کی آپس مین رشتہ داریان ہونے لگین گی - تو آیندہ کی نسل نہایت تندرست اور توانا پیدا ہوگی کیونکہ تازہ خون انسان کے دل و دماغ کی جس عمدگی سے پرورش کر سکتا ہے ویسا اور نہین - لڑکیون کو گشیدہ کا کام

جالی سلمہ ستارہ - کلابتون کا کام لایق عورتین ہی اچھی طرح سے سکھلا سکتی ہین - یہان کتابون سے کام نہین چلتا - نئے قسم کے کھانے پکوانے بغیر ہاتھ سے ساجھ کرائے نہین آ سکتے - البتہ مہمان نوازی کے اصول - آئے گئے کی خاطر تواضع رشتہ دارون سے برتاؤ - امور خانہ داری مین کفایت شعاری گھر کا انتظام ایسی باتین ہین جو سمجھانے اور پڑھانے سے سمجھ مین آ سکتی ہین - مگر جبتک انہین عملی سبق نہ دیا جائے پختگی محال ہے - کیونکہ برتاؤ کے متعلق باتین برتنے سے ہی آتی ہین - باقی آیندہ - راقم امیر چند آریہ مسافر - از نادون ضلع کانگڑہ -

نکات حکمت

(از چودھری منشی ٹیکارام صاحب درمائیس قصبہ سونڈارہ ضلع مراد آباد)

(۱) پانچ چیزین معیشت کی مانع ہین - کثرت اولاد - مرض - کاہلی - عورتون سے بہت رغبت رکھنا - کثرت بیماری (۲) چار چیزین نادانی کی دلیل ہین - آپ سے دانا سے لڑنا - ناآزمودہ کا اعتبار کرنا - لڑکون کیسا تہہ صحبت کرنا بغیر سوال کے جواب دینا - (۳) دوست تین طرح کے ہوتے ہین - ایک اپنا دوست - دوسرا دوست کا دوست تیسرا اپنے دشمن کا دشمن (۴) تین چیزین تین چیزون سے تباہ ہو جاتی ہین - بادشاہت ظلم سے - رعیت نافرمانی سے - دولت عیاشی - (۵) تین چیزین تین چیزون سے بڑہ جاتی ہین - علم بحث سے مال تجارت سے ملک عدل سے - (۶) تین چیزون سے نام ہوتا ہے - کھانا کھلانے سے - شیرین کلامی سے خیرات کرنے سے

مہارانی ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کی وفات پر آریہ سماج مظفر نگر کا ماتم

پیارے سمپادک جی آریہ بندھو - نمستے - آریہ سماج مشن کو مادر مہربان ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی وفات حسرت آیات سے جو کچھ صدمہ پہونچا ہے اوس کو اظہار کی تحریر مین گنجایش نہین ہے - اس مین شک نہین کہ اس وقت آریہ سماج کی امیدین شہنشاہ معظم ہند اعلیحضرت ایڈورڈ ہفتم سے وابستہ ہین مگر آریہ سماج مشن کی طرف سے مادر مہربان کا لفظ سچ مچ ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند مرحومہ ہی کو لئے شایان تھا - اس حادثۂ جانکاہ کی خبر پاکر ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۰۱ع کو مکان آریہ سماج پر ۵ بجے شام کے ایک ماتمی جلسہ واسطے اظہار رنج کے منعقد ہوا - اول بابو سیہ گوبند اس وکیل نے سلطنت برطانیہ کی خوبیون کا ذکر کرتے ہوئے مرحومہ کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ کیا اور اوسکے بعد لالہ خیراتی رام پردھان آریہ سماج نے مرحومہ کی مختصر سوانح عمری اور رحمدلی اور عنایات بیغایات خسروانہ کا جو مرحومہ نے رعایای ہند کے حال پر مبذول فرمائین ذکر کرتے ہوئے یہہ دکھلایا کہ آریہ سماج مشن سنے جو اس کمزوری کی حالت مین ترقی کی

جابجا ویدک دہرم کا پرچار کیا وہ سب مرحومہ کی عطا کی ہوئی آزادی - امن اور حمایت کا نتیجہ ہے - اسلئے مرحومہ کی وفات آریہ سماج مشن کے لئے خصوصیت کیساتہہ سخت اندوہ ناک ہی - تمام جلسہ دریائے غم مین غرق تہا - ایشور پرماتما کی [illegible] قیصرۂ ہند مادر مہربان مرحومہ کی روح کو شانتی بردان کرنے کیلئے پرارتہنا کی گئی اور یہہ تجویز ہوا کہ اظہار ماتم کی سبہا بزریعہ تار بحضور لوکل گورنمنٹ بہیجی جاوے - تار کا مضمون یہہ تہا :- "آریہ سماج مشن نے حضور ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کے عہد حکومت مین جنم لیکر اب تک اونکے سایۂ عاطفت مین امن و آزادی سے پرورش پائی ہی - ممبران آریہ سماج مظفرنگر اسلئے حضور ممدوحہ کی وفات کا اتنا ہی صدمہ محسوس کرتے ہین جتنا کہ ایک معصوم بچہ کو اپنی مادر مہربان کے مرنے پر ہوتا ہی - اور دعا کرتے ہین کہ پرماتما اون کی آتما کو شانتی پردان کرے" بروز تجہیز و تکفین مادر مہربان ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند مرحومہ ۲ فروری ۱۹۰۱ء کو چند ممبران آریہ سماج مظفرنگر بمکان جیت رام منتری آریہ سماج جمع ہوئے اور شوک ساگر مین ڈوبے ہوئے اور مرحومہ کے اوصاف حمیدہ و شفقت مادرانہ کا ذکر کرتے ہوئے مرحومہ کو شانتی بردان کی پرارتہنا کرتے رہے - بابو دیا رام اپدیشک آریہ سماج نے حسب ذیل نوحہ پڑہا اور سب اپنے گہرون کو واپس ہوئے -

نوحہ

ہند کس رنج والم مین مبتلا ہے اندنون	اور وہ انگلینڈ کیون ماتم سرا ہے اندنون
کیون ہر اک ہندو مسلمان رو رہا ہے اندنون	آج کس آغوش مادر سے جدا ہے اندنون
کون سی مادر تہی ایسی مہربان جسکو کہ ہم	ہم نہین اوسکو زمانہ رو رہا ہے اندنون
کیلئے ہر شہر ہر قریہ کا ہر فرد بشر	پیرہن کالا کئے وقف بکا ہے اندنون
دوستو یارو عزیزو تم سبہی آگاہ ہو	دہر مین جو اسقدر محشر بپا ہے اندنون
ملکہ وکٹوریہ شاہ زمان باعدل تہین	اون کا ظل مادری ہم سے اوٹہا ہے اندنون
جنوری بائیس سے تا حال فرط گریہ سے	آنسوؤن کا دیکہہ لو دریا چڑہا ہے اندنون
مادرانہ مہر کو اونکی جو ہم کرتے ہین یاد	چشم تر سے خون روان صبح و مسا ہے اندنون
خاندان شاہی کو اور اونکی رعایا کو شکیب	دے خدا یہہ ہی دعا کرتا دیا ہے اندنون

یادداشت

ہمارے پاس جناب انڈر سکرٹری صاحب بہادر گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی و اودہ کی چٹہی نمبری ۲۸۳ مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۰۱ء کے ساتہہ ایک یادداشت بزبان انگریزی موصول ہوئی ہے جسکی اردو ترجمہ بغرض آگاہی

عوام درج کیا جاتا ہے :-

ترجمہ یادداشت "ممالک مغربی و شمالی و اودھ کی طرف سے مجسٹی ملکہ معظمہ مرحومہ کی مجوزہ یادگار سے متعلق جناب لفٹننٹ گورنر بہادر بمقام لکھنؤ بروز سنیچر بتاریخ ۲۳ فروری بوقت دوپہر بارہ دری قیصر باغ میں ایک جلسہ منعقد فرمائیں گے۔"

پیغام شاہی

ہمارے پاس جناب چیف سکرٹری صاحب گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی و اودھ کی چٹھی نمبر ۲۸۲ سنہ ۱۹۰۱ع کے ساتھ ایک پیغام شاہی موصول ہوا ہے جسکو ہم تعمیلاً برای آگاہی ہر خاص و عام درج ذیل کرتے ہیں :-

صیغہ ہوم

پبلک

نمبر ۵۱

اشتہار

مقام کلکتہ - ۵ فروری سنہ ۱۹۰۱ع

اعلیحضرت ملک معظم و قیصر ہند دام اللہ ملکہ نے مندرجہ ذیل فرمان والیان ریاست و رعایاے ہند کے نام بھیجا ہے

"بنام والیان ریاست و رعایاے ہند"

جناب والدہ مکرمہ مرحومہ کی وفات حسرت آیات کے باعث ہمیں تاج و تخت کی وراثت ملی ہے اور یہ امانت ایک زمانہ دراز سے ہماری خاندان میں رہکر نسلاً بعد نسلاً ہم تک پہونچی ہے - اب ہماری خواہش یہہ ہے کہ والیان ریاست و رعایاے ہند کو ہم اپنا سلام بھیجکر ادنہیں اس بات کا یقین دلائیں کہ اون کی بہبود نہ دل سے ہماری مدنظر ہے - ہماری نیکنام مادر مرحومہ اس ملک کی پہلی حکمران تھیں جنہوں نے معاملات ہند کا انتظام خود اپنے ہاتھ میں لیا تھا اور اوس وسیع ملک کی حکومت سے مزید تعلق رکھنے کے اظہار کے طور پر قیصرہ کا خطاب اختیار فرمایا تھا کل امور متعلقہ ہند سے حضور ملکہ معظمہ بہت سخت اور غیر متغیر ذاتی دلچسپی رکھتی تھیں اور ہمیں اچھی طرح سے معلوم ہے کہ لاکھوں کروڑ ہا رعایا مرحومہ کی ذات اور تخت سے کسقدر محبت اور وفاداری کا اظہار کرتی تھی۔

جناب مرحومہ کی دیرپا اور پرشوکت حکومت کے آخر سال میں اس امر کا اظہار نمایاں طور پر اوس ہمدردانہ تائید کے ذریعہ ہوگیا جو والیان ریاست نے جنوبی افریقہ کی جنگ میں کی اور نیز ان بہادرانہ خدمتوں سے جو ہندوستانی فوج نے خاص ملک کی حدود کے باہر عمل میں لائی۔

حضور مرحومہ ہی کی مرضی اور اجازت کی بدولت ہم نے ہندوستان کی سیر کی اور اوس قدیم اور مشہور سلطنت کے والیان ریاست اور رعایا اور شہروں سے ذاتی واقفیت حاصل کی۔

ہندوستان میں آنے سے ہمارے دل پر اوس وقت جو گہرے اثر ہوئے تہے اونہیں ہم کبھی نہیں بہولیں گے اور پہلی قیصرۂ معظمہ کے عمدہ نمونہ کی پیروی کر کے اپنی رعایائے ہند کے ہر طبقہ کے لوگوں کی عام بہبود کو اوسی طرح ملحوظ خاطر رکہیں گے اور اون کی لازوال وفاداری اور محبت کے ویسے ہی مستحق رہیں گے جیسی حضرت علیا ملحوظ رکہتی اور ہمہ اوقات مستحق تہیں۔

قلعہ ونڈسر
۴ فروری سنہ ۱۹۰۱ ع

(دستخط) ایڈورڈ (آر) و (آئی)
حسب الحکم جے۔ پی۔ ہیویٹ سکرٹری گورنمنٹ ہند

ایک نظر ادھر بھی

آپکے مترنے اپنے کتب خانہ میں مختلف جگہوں سے جو کتب جمع کی ہیں وہ بڑی بڑی لایق اور مشہور مصنفوں کی تصنیفات ہیں جیسے پنڈت کرپارام۔ لالہ لاجپت رائے۔ پنڈت لیکھرام۔ منشی چمن لال۔ پنڈت تلسی رام۔ منشی کنہیا لال الکھہ دہاری پنڈت جیرام شرما۔ ان کے علاوہ اور مصنفوں کی بنائی ہوئی ہر علم و فن کی اردو۔ ناگری۔ انگریزی کتب موجود ہیں جو درخواست آنے پر ارسال کی جا سکتی ہیں۔ بطور مشتے نمونہ از خروارے چند کتب ذیل میں درج کی جاتی ہیں یاد رہے کہ ان کتابوں کی قیمت کم کر کے لکھی گئی ہے کتب اردو۔ جوہر فنون یعنی کاریگری کا منبع قیمت ۱۰/ جوہر حرفت ۸/ رسالہ فن صنعت ۸/ رسالہ اسیر زم عہ/ عجائب لگار ۱۲/ عطر فلاسفہ ۸/ مخزن علاج جوانی ۱/ فرسنامۂ رنگین ۱۲/ کلنگی پوران ۱۰/ نغمہ ستار ۸/ قانون تعزیرات ہند ۸/ ستیارتھ پرکاش اردو عہ/ منوسمرتی عہ/ اردو مہابھارت کے پرب۔ آدپرب ۱۲/ سبھا پرب ۶/ بن پرب ۸/ عہ/ کرن پرب ۹/ برات پرب ۹/ بھیشم پرب عہ/ کپٹ درپن ۲/ ویدک سدھانت ۳/ شہید گنج ۵/ ناول رامائن کا ۶/ کتھا چھپیسی ۲/ ناول پاکدامن ۴/ ناول دلاویز ۱/ طریق معاش ۳/ ویدورد ھ مت کہنڈن ۸/ سبھا پرشن ۳/ درن بیوستھا ۲/ بھارت بلاپ ۱/ پرتھا چرن نشید ھ (مورتی پوجا کہنڈن) ۸/ زبدۂ نعمت کونین مصنفہ الکھہ دہاری الکھہ سواج ترجمہ یوگ وششٹ مصنفہ الضیا عہ/ سفرنامۂ برہما ۸/ سفرنامۂ نیپال ۵/ تاریخ امریکہ راجندری ۲/ سماج درشن ۳/ کتب ناگری۔ سندھیا بدہی یوگا نو سار ۳/ بال اوپکاری سکہشا ۲/ سبھا پرس ۴/

عام خبرین

بیان کیا گیا ہے کہ سر الفریڈ ملنر کی تنخواہ جو ٹرینسوال اور دریاے اورینج کی بستی کا گورنر اور ہای کمشنر مقرر ہونے پر کم سے کم دس ہزار پونڈ ہوگی اور غالباً اس سے بہی زیادہ

مہارانی کوچ بہار اپنے بچون کی تعلیم مین نگرانی کرنے کے لئے دو سال کے واسطے انگلینڈ کو جائین گی - مہاراجہ صاحب نے ان کی رہایش کے لئے ولایت مین ایک مکان لے دیا ہے -

شمالی چین مین جہان آجکل غضب کی سردی پڑ رہی ہے ہندوستانی افواج خوب تندرست حالت مین ہین جو کہ ہماری گورنمنٹ ہند کی دور اندیشی سے کافی گرم کپڑے مہیا کرنیکا نتیجہ ہے -

مسٹر ٹاٹا کا تحقیقاتی دار العلوم پروفیسر ریمسے جو مسٹر ٹاٹا کے تحقیقاتی دار العلوم کے لئے جگہ تلاش کرنیکو آئی تہی ۹ فروری کو بمبئی سے یوروپ کو روانہ ہوئے انہون نے ہندوستان کے بہت سے مشہور شہرون مین دورہ کیا مگر روانہ ہونے سے بیشتر اپنے کام کی رپورٹ تیار نہین کر سکے اب رستے مین تیار کرین گے اور شاید عدن یا سویز سے مسٹر جسٹس کینیڈی کو جو کہ مذکورہ بالا دار العلوم کے وایس چیسنلر ہین بہیجدین گے - یقین غالب ہے کہ وہ بنگلور مین اس یونیورسٹی کو قایم کرنیکی رائے دین گے - میسور گورنمنٹ نے اس تحریک مین خاطر خواہ مدد دینے اور ۰ بہم ایکڑ زمین اس کام کے لئے عطا فرمانیکا وعدہ کیا ہے - اور گورنمنٹ میسور نے اپنی ریاست مین اس یونیورسٹی کے ہونے کا اعتراض دور کرنیکے لئے یہہ زمین بہی برٹش گورنمنٹ کی تحویل مین دینا منظور کر لیا ہے - بس اب پروفیسر ریمسے کی رپورٹ آنے ہی تحریک مذکور عملی طور سے ظاہر ہوگی -

ملکہ معظمہ مرحومہ کی یادگار قایم کرنیکے لئے لاہور کے ہندو لوگون نے جمع ہوکر ڈیڑہ لاکہہ روپیہ چندہ جمع کرنیکی تجویز پاس کی جسمین سے ۵ فیصدی کلکتہ کی قومی

یادگار کے فنڈ مین بھیجا جائیگا اور باقی سرمایہ سے ان
نوجوان ہندو طالبعلمون کو وظایف دئے جائینگے
جو صنعت کی تعلیم کے لئے غیر ممالک کو جائین یا ہندوستان
مین رہکر کسی ہنر و فن کی تعلیم حاصل کرین - واقعی تحریک
قابل تعریف ہے اور اس مین ضرور کامیابی حاصل ہوگی
خوشی کی بات ہے کہ لاہور کے ہندو بھائیون نے کوئی یادگار
قایم کرنے پر وچار کرتے وقت کلکتہ کے قومی یادگار کو
فراموش نہین کیا -

۲۳ فروری ۱۹۰۱ء کو ٹمپرینس سوسایٹی جالندہر کا
ایک عام جلسہ بتقریب تشریف آوری ریورنڈ مسٹر ٹامس
ایوینس صاحب شہر جالندہر کے چوک سودان مین ہوا -

پنجاب کی ہفتہ وار رپورٹ وبا مورخہ ۵ فروری
سے ظاہر ہوتا ہے کہ جالندہر کے ضلع مین وبا بہت کم ہے
اس عرصہ مین کوئی تازہ واردات نہین ہوئی گورداسپور
کے ضلع مین ۱۳ وارداتین اور ۷ فوتیان ہوئین جو
شکر گڈہ کی تحصیل کے مفصلہ ذیل دیہات مین ہوئین
گہنیر دلہ خاص - جہنبیان گجران - نیڈر برہمن کہتی
اور بٹا پنڈ - سیالکوٹ کے ضلع مین ۴ وارداتین
اور ایک موت مفصلہ ذیل دیہات مین ہوئین -
سکرودہ - سمگری - لاہری خالسہ جو کہ ظفر وال کی تحصیل
مین ہین -

فرانس کی فوجون نے جو مال چین مین لوٹ کر فرانس
کو بھیجدیا تہا وہ فرانس کو لوٹا کو توان (چین کا ایک شہر)
مین بھیجنا پڑا -

ڈیوک آف یارک آسٹریلیا سے واپس آنے سے پیشتر
پرنس آف ویلز نہین بنائے جائینگے -

ممالک مغربی و شمالی مین قحط فنڈ جمع کرنیوالی کمیٹی
نے کام ختم کر کے دفتر بند کر دیا ہے -

ایک پنجابی کو ۵۰۰ روپیہ کی لالچ مین جو لوگ گنڈ اکر
لایا تہا لاہور مین ظالم لٹیرون نے قتل کر ڈالا - واقعہ
اسٹیشن کے قریب کا ہے -

بمبئی مین عورتون کی گورنمنٹ ہوس مین ایک جلسہ
کر کے قرار دیا کہ قیصرہ ہند کی ایک یادگار عورتون کی جانب
سے قایم ہو - ۱۰ روپیہ فی عورت چندہ دے -

دہرہ دون مین ایک خاندان کا پتہ چلا ہے عورت
کی عمر ڈیڑھ سو سال کی بیان کی جاتی ہے اور لڑکون
کی عمر ۸۰ سال سے زاید ہے -

بڑودہ سے ایک نامہ نگار لکھتے ہین کہ استحان ہوا ہے
نیم کی پتیون کے جلانے سے طاعون کا زور بعض مقامات
مین کم ہوگیا - اسکا دھوان بدبو دور کر دیتا ہے -

موضع سنگو ضلع آگرہ مین مسلح ڈکیتون نے پھر ڈاکہ
مارا - بنیون کی دولت بیدردی سے لوٹ لیگئے -

کانپور کے لالہ رلم نانہہ دیبی ناتہ ایک بنک کے قایم کرنے
کی فکر کر رہے ہین جس کا سرمایہ ۱۵ لاکہہ روپیہ ہوگا -

کانپور کی تجارت کو پرسال خاطر خواہ ترقی ہوئی زیادہ تر
چمڑا - دال - چنا - گیہون - السی باہر بھیجا گیا تھا -

سماجک خبرین

دانا گنج آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲ و ۳ مارچ کو ہوگا۔

آریہ سماج چکروتہ نے مہارانی صاحبہ کوئن وکٹوریہ کے مرتیو پر ایک ماتمی جلسہ کرکے اظہار افسوس کے تار سیوا مین لفٹننٹ گورنر بہادر و وایسرائے ہند بہادر ارسال کئے۔

گورکھپور کے دونون سماج اکٹھے ہوگئے ہین آیندہ کو کل خط و کتابت بنام لالہ لشنداس صاحب سکرٹری آریہ سماج ہوا کرے۔

گجرات آریہ سماج مین مہارانی کوئن وکٹوریہ قیصرہ ہند کی وفات پر ۲۴ جنوری کو ایک ماتمی جلسہ ہو کر افسوس کا اظہار کیا گیا اور ایک افسوس کا خط بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ارسال کیا گیا۔

رائے پڑال صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گجرات نے اپنی صحت یابی پر مبلغ ۵ آریہ سماج گجرات کو دان دئے۔

آریہ سماج گوکل پورہ مین بھی ۲۶ جنوری کو ایک ماتمی جلسہ کرکے مہارانی وکٹوریہ قیصرہ ہند کے مرتیو پر اظہار افسوس کیا گیا۔

۲ فروری سنہ ۱۹۰۱ء کو گنگوہ آریہ سماج مین ایک ماتمی جلسہ ہو کر مہارانی کوئن وکٹوریہ قیصرہ ہند کے مرتیو پر اظہار افسوس کیا گیا اور ایک افسوس کا پتر سیوا مین صاحب تحصیلدار اور دوسرا صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے ارسال کیا گیا۔

آریہ سماج فرخ آباد کا سالانہ جلسہ ۱ فروری سنہ ۱۹۰۱ع کو ہوا

جلال پور جٹان - افسوس کہ لالہ پربھدیال صاحب دھولکا جو ایک درڑھ آریہ تھے اور جنہون نے اپنے لڑکے کو برہمچریہ دھارن کرایا ہوا تہا اور استری سکشا کے حامی تھے ۱۰ فروری کو دیہانت ہوگیا۔ برادری کے ہندو ہونیکے باعث سنسکار وید وکت نہو سکا مگر منتری آریہ سماج نے کچھہ سامگری اور گھی کی اہوتیان ڈالین مرحوم کی دو لڑکیان اور ایک لڑکا اور ایک اونکی بیوہ ہے۔ پرماتما اون کو شانتی پردان کرین۔ جس دن وہ مرتیو ہوا تہا۔ قصبہ کی کل دوکانین بند ہوگئین اور ایک روز سکول بھی بند کیا گیا۔

لوکل

ایشور پرماتما کی کرپا سے آریا کنیا پاٹھہ شالا اور استری سماج میرٹھہ کی دن بدن خاطر خواہ ترقی ہو رہی ہے اُن کی اشتہارات اور سہایک بہنون کی لگاتار کوشش نے میرٹھہ اور قرب و جوار کی استری جاتی مین آریہ دھرم کی پوری رغبت بھی پیدا کردی ہے۔ اس راہ مین شریمتی جوالا دیوی موضع دبوٹھہ ضلع بلند شہر مین اپنی سہیلی پنڈت گنگا سہائے

صاحب کی استری سے ملنے کے لئے گئی تھی وہان پر آریہ دہرم کا خوب پرچار ہوا - اوس گاؤن کے قریب ہی ایک موضع بہیانا ہے اوس مین ٹھاکر گنگا سہائے صاحب چہتری نواس کرتے ہین - اون کی استری نے جوالا دیوی جی کو اپنے گہر پر بلایا اور کل گاؤن کی استریون کو جمع کر کے دیا کہیان کرایا - پانچ چار کنیا ہین بہی ساتھ تہین اون نے اور جوالا دیوی جی کے دیا کہیانون نے استریون پر جادو کا سا اثر کیا - چارون طرف سے واہ واہ ہونی لگی بڑا ہی آنند ہا - بہت سی استریون کی رُچی آریہ دہرم کیطرف پہر گئی - چلتے وقت مبلغ ۲ پنڈت گنگا سہائے جی کی استری نے پاٹھ شالا کی سہایتا کے لئے اور مبلغ ۲ ٹھاکر گنگا سہائے جی کی استری نے اناتھ کنیاؤن کی پالن پوشش کے لئے جوالا دیوی جی کو دئے - استری سماج کی طرف سے ان دونون بہنون کو اتینت دھنیاد دیا جاتا ہے - ایشور پرماتما اون کی منو کامنا پورن کرین - ایک کنیا آشرم مین داخل ہوئی ہے - اناتھ کنیا ئین بہی اچہی حالت مین ہین -

بابو لدن سنگھ صاحب دہرہ دون لوہی نے مبلغ ایک روپیہ پاٹھ شالا کے لئے دان دیا - دھنیاد کے یوگ ہین لالہ گنپت رائے ڈپٹی رٹائرڈ انجینیر ملک برہمانی کاریگری کے اوزار خریدنیکے لئے مبلغ ۲ روپیہ دان دئے - جگدیشور آپ کی سدا اُنّتی کرتے رہین -

ٹھاکر چندن سنگھ ساکن موضع کنعان پور ضلع میرٹھ نے اپنے بواہ کی خوشی مین مبلغ ۴ روپیہ پاٹھ شالا کو دان دیا پرماتما پر اور بدہو کو چرنجیو رکہین -

آریہ کنیا پاٹھ شالا اور استری سماج میرٹھ کا بارہوان سالانہ جلسہ چیت بدی نومی و دسوین سمت ۱۹۶۶ مطابق ۱۴ اور ۱۵ مارچ ۱۹۱۰ع بروز برہسپت و شکر ہوگا - اسلئے سب آریہ بہنون و اودیشکاؤن سے سوینہ نویدن ہے کہ وہ جلسہ مذکور مین شامل ہو کر استری سماج میرٹھ کو کرتارتھ کرین اور اپنے آگمن کی تتھی سے شیگھر سوچت کرین تاکہ سواری اور مکان کے انتظام مین سہولیت ہو -

آریہ سماج میرٹھ کے سپتاہک جلسے بدستور ہوتے رہے - وید بھاشیہ اور اُپنشدون کی دیا کہیان سنائی جاتی رہی - مگر افسوس کہ باوجود ہمارے کئی دفعہ آریہ ہند ہو مین عرض کرنے اور مہعصر آریہ سماچار کی لکہنے کی بہی میرٹھ کے آریہ سبھا ئی سماجک جلسون مین حاضری بڑھانیکی طرف متوجہ نہین ہوئے - اب ہم پہر سوینہ نویدن کرتی ہین کہ وہ ہر اتوار کی شام کو آریہ سماج مندر مین ضرور سفد رنجہ فرمایا کرین -

لالہ بارو لال صاحب ضلعدار نے اپنی پتری کے بواہ سنسکار کی خوشی مین مبلغ للعہ کنیا پاٹھ شالا کی پتریون کو مٹہائی بانٹنے کے لئے دئے - ایشور پرماتما بر اور بدہو کو سدا سکہی رکہین -

REGISTERED NO. A. 68

ओ३म्

विद्यांचाविद्यांचयस्तद्वेदोभयंसह ॥
अविद्यया मृत्युं तीर्त्वा विद्ययामृतमश्नुते

[illegible] ودیا اور اودیا کے سروپ کو جان کر جڑ اور چیتن دونوں کو اُنکا سادھک سمجھ
کے شریر آدی جڑ اور چیتن آتما کو دھرم ارتھ اور کام اور موکش کی سدھی کیلئے ساتھ ساتھ
پریوگ کرتے ہیں وے لوگ دُکھ سے چھوٹ کر پرمارتھ کے سُکھ کو پراپت ہوتے ہیں

[illegible]

आर्य्यबन्धु

آریہ بندھو

بابت ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۱ع

قیمت سالانہ پیشگی بلا محصولڈاک ؏ معہ محصولڈاک ؏

حسب الارشاد جناب ڈاکٹر رامچندر ورما پروپرائیٹر مشتہر ہو کے کاستا پی آرد ایڈیٹر

نامی پریس شہر میرٹھ مین چھپا

آریہ بندھو کا دستور العمل

(۱) سلیس اُردو زبان کے لباس میں سیدھا اور وچار پورک آتمک شاریرک اور سماجک اُنتی سمبندھی مضامین اپنے معزز خریداران کی خدمت میں التماس کرنا اس پرچہ کا اودیش ہوگا۔

(۲) جن مضامین سے آریہ پبلک کی مجموعی ترقی کو صدمہ پہونچنے کا احتمال ہوگا اُنسے اس پرچہ کے کالموں کو پاک رکہنے کا خیال ہر وقت رہیگا۔

(۳) مُلکی معاملات ازقسمات راج سمبندھی دشئیوں پر آریہ بندھو میں رائے زنی کرنے کا کسی مہاشے کو حق حاصل نہ ہوگا۔

(۴) یہہ پرچہ ہر ماہ کی اخیر تاریخ تک اپنے پیارے گراہکوں کی دست بوسی کیلئے میرٹھ سے روانہ ہو جایا کریگا جن مہاشیوں کو کسی وجہہ سے آریہ بندھو کی ماہواری ملاقات پسند نہ ہو اُنکی خدمت میں گذارش ہے کہ بلا تکلف پروپرائٹر کو اپنی نارضامندی سے اطلاع بخشیں تین ماہ تک کسی مہاشے کا پرچہ قبول فرمانا خریداری کی دلیل متصور ہوگا۔

(۵) قیمت سالانہ معہ محصولڈاک ۱؏ اور بلا محصولڈاک ۱؏ مقرر ہے - جو مہاشے قیمت مقررہ بصیغہ پیشگی عنایت فرمادینگے وہ خاص شکریہ کے مستحق ہونگے - آریہ گنوں کی مُتبری ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ ہم پیشگی قیمت کو آریہ بندھو کی لازمی شرط قرار دیں۔

(۶) آریہ بندھو اپنے عالی دماغ - باریک بین دہرم ہتیشی خیراندیش اور نیک خیال نامہ نگاروں کی خدمت میں ہمیشہ بلاقیمت پیش ہوا کریگا۔

(۷) مراسلات کو نرپکش اور منصفانہ مطالعہ کے بعد اُپیوگی ارتہات ہر طرح سے مفید سمجہا جانے پر بلا کم و کاست چہاپ دیا جاویگا لیکن جو مراسلات اشاعت کے لائق نہیں سمجہی جاوینگی اُنکا واپس کرنا پرچہ کے ادہکاریوں پر واجب نہ ہوگا۔

(۸) آریہ سماج اور اُسکے معاون انسٹیٹیوشنوں کے اشتہارات اور نیز ایسے نوٹس جنسے سراسر پبلک کی بہبودی مقصود ہو اس رسالہ میں بلا اجرت شائع ہو سکینگے ذاتی فائدہ کے اشتہارات بشرح ذیل اُجرت لیجائیگی ایک سطر پر فی بار ایکبار نصف صفحہ پر ۱۲؎ پورے صفحہ پر ۳؎ ہے ریتوار اشاعت کیلئے خاص خوبی کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کے طے ہو سکتا ہے

نوٹ

کوئی ایسا اشتہار طبع نہ ہوگا جسمیں ناشائستہ فحش یا خلاف قانون الفاظ ہوں یا جو آریہ سماج کے نیموں کے برودھ ہو

آریہ بندھو

آریہ سماج مین عملی زندگی پیدا کرنیکا ایک اپائے

آجکل آریہ پبلک مین جسقدر بحث بذریعہ تحریر و تقریر ہو رہی ہے اُسمین سب سے زیادہ مشکل اور قابل غور عملی زندگی حاصل کرنیکا سوال ہے لیکچرارون کا اکثر یہہ مضمون ہوتا ہے کہ جبتک عملی زندگی پیدا نہین ہوتی اُدنتی کداپی نہین ہوسکتی۔ سماجک اخبارون مین جو تحریرین شائع ہو رہی ہین اُنکا سار النش بھی یہہ ہے کہ عملی زندگی کا ابھاؤ ہی ترقّی کی راہ مین دیوار آہنی بن رہا ہے۔ غیر مذاہب والون کو اگر نکتہ چینی کا موقع ملتا ہے اُسکا کارن بھی اکثر ہم لوگو نمین عملی زندگی کا نہ ہونا ہوا کرتا ہے۔ یہہ تمام تحریرین اور تقریرین سرتاپا صحیح اور درست ہین لیکن ہماری راستے ناقص ہین ابھی تک کوئی ایسا عمل مین لانے کے قابل اُپائے نہین بنایا گیا جس سے عملی زندگی پیدا ہو کہ ہمارا دامن آرزو مالا مال ہو سکے۔ اِسلیئے اگر یہہ کہا جائے کہ اِس بحث سے تاہنوز کوئی مفید مطلب نتیجہ برآمد نہین ہوا تو بیجا اور نامناسب نہین۔ بلکہ حق تو یون ہے کہ اِس طویل بحث سے نفس مطلب پر روشنی پڑنے کی بجائے بہت سے جھگڑے بکھیڑے قائم ہو گئے ہین۔ لوگ اپنے اخلاقی فرائض کو بھولکر (جو کیول دھارمک پرتگیا کو دھارن کرنے سے محفوظ رہ سکتے تھے) ویدک سدھانتون کو جدھر من چاہا اُدھر گھسیٹ رہے ہین۔ کیا پنڈت بھیم سین کی ورتمان دشا اِس بات کی شاہد نہین کہ آریہ سماج کے اندر بعض لوگ جنکو ہم پنڈت سمجھا کرتے ہین وہ بھی اکثر اوقات دھرم کی سچی پرتگیا کو دھارن کیئے ہوئے نہین ہوتے اور اگر گاہے گاہے کسی جھوٹی پرتگیا کے سر پر لینے کا اقرار بھی کرتے ہین وہ بعد مین محض نقش بر آب ہی ثابت ہوئی ہے۔ کارن کیول یہہ ہے کہ ہم مباحثون مین پڑکر اپنے اصلی مدّعا کو بھول گئے ہین۔ یاد رہے کہ بحث صرف اُنہین برگزیدہ علم دوست اصحاب کے گروہ مین مفید ہو سکتی ہے جنکے سینے تعصب کے داغ سے مبرّا ہون۔ جنکا اعلیٰ مقصد وِدّیا کا گرہن اور اوِدّیا کا تیاگ ہو۔ جو لوگ اپنے پکش کو سدھ کرنے پر لٹّو ہوئے رہتے ہین وہ بحث سے کچھ فائدہ نہین اُٹھا سکتے بلکہ ایسے آدمیون مین بحث بڑی خوفناک اور مضر ہوا کرتی ہے۔ خیر ہم بھی اِس قیل و قال مین پڑکر اصلی مطلب کو خبط کرنا نہین چاہتے اِسلیئے موجودہ بحث کے حُسن و قبح کو یہین چھوڑکر ذیل کی چند سطور مین آریہ پبلک کے سامنے ایک تجویز پیش کرتے ہین جو نہایت آسانی سے عمل مین لائی جا سکتی

ہے اور جس سے عملی زندگی حاصل کرنے مین اگر پوری پوری نہین تو کسیقدر کامیابی کی اُمید ضرور دکھائی پڑتی ہے۔ ودیا کا پرچار یا زبانی اُپدیش بیشک بڑے مہان اور بھاری اودیش ہین۔ اُنہین لگاتار کوشش کرتے رہنے سے بلاشبہ ہم ایک ایسے زمانہ کی اُمید رکھ سکتے ہین جبکہ کامیابی ہاتھ جوڑے ہوئے ہماری آئندہ نسلون کے سامنے موجود ہوگی۔ مگر یاد رہے کہ وہ زمانہ دو چار یا دس سال مین نہین آسکتا۔ کچھ نہین تو ایک صدی مین صرف عمدہ آثار دکھائی دین گے۔ ہان اگر ہم اُن کوششون کے ساتھ ساتھ عملی زندگی پیدا کرنے کے دیگر اُپائے بھی کرتے رہین تو ہم بہت جلد اور سہولیت سے اس دشوار گذار مرحلہ کو طے کرین گے۔ ہمارا وچار ہے کہ عملی زندگی نہ ہونیکا موجب اودیا کے علاوہ ایک یہ بھی ہے:۔ (اوّل) جب کوئی شخص آریہ سماج مین داخل ہوتا ہے تو جس مہان پرتگیا کو وہ اپنے اس عمل سے دھارن کرتا ہے وہ اُسکو سمجھنے سے بالکل قاصر رہتا ہے کیونکہ آریہ سماج اُسکو سمجھانے مین کوئی عملی کاروائی نہین کرتا۔

(دوئم) اگر کوئی ودوان یا وچارشیل پُرش اُسکو سمجھ بھی لیتا ہے اُسکے حافظہ مین وہ پرتگیا ہمیشہ کے لئے قایم نہین رہتی۔ کیونکہ انسان طبعی طور سے صرف اُسی بات کو یاد رکھ سکتا ہے جبکہ یا تو ایک ہی دفعہ گہرا اثر اُسکے دل پر پڑے یا متواتر دُہرائی جایا کرے۔ چونکہ ویدک دھرم کو پالن کرنیکی پرتگیا نہ تو کسی خاص رسم سے ہمارے دل پر نقش کیجاتی ہے اور نہ متواتر دُہرا کر اُسکو مضبوط کیا جاتا ہے اسلئے ہماری سماج کے لوگ طبعی طور سے اس قابل نہین ہوتے کہ وہ اس پرتگیا کو محسوس کر سکین یا محسوس کرنے پر یاد رکھ سکین۔ اسلئے ہماری رائے مین ہر ایک آریہ مہاشے پر جبکہ وہ آریہ سماج مین داخل ہو اس پرتگیا کو پکٹ کرنا اور ویدک دھرم کے دس پوتر نیمون کے ساتھ اسپر بھی دستخط کرانا اور اُسکی ایک کاپی اُسکی تحویل مین دینا نہایت ضروری ہے اور نیز ضرورت ہے کہ ہر ایک آریہ سماج اپنے سپتاہک جلسون مین اس پرتگیا کو دُہرانے کا قاعدہ جاری کرے یعنی جلسہ کی کاروائی شروع ہونے سے پہلے یا پیچھے جیسا مناسب سمجھا جائے ایک ایسے مہاشے جو اُس سماج مین اپنے دیگر بھائیون کی نسبت اچھے وکتا ہون پلیٹ فارم پر کھڑے ہوکر اونچی آواز سے اس پرتگیا کو اچارن کیا کرین جبکہ دیگر آریہ لوگ اپنی اپنی جگہ کھڑے ہوکر دھیمی آواز سے اُسکو دُہرایا کرین۔ یہ پرتگیا کارڈ سایز موٹے کاغذ پر جو جیب مین ڈالا جاسکے چھپنی چاہئے اور سماج مندرون مین لٹکانیکے لئے بڑے سایز کے کاغذ پر موٹے حروف مین ہو تو کچھ ہرج نہین۔ اب سوال صرف یہ رہتا ہے کہ وہ پرتگیا کہان سے نکالی جائے۔ کیونکہ اگر یہ کیولی من گھڑت ہوگی تو ضرور ناقص رہیگی۔ ہمارے خیال مین وہ امرت روپی دس پوتر نیم جو شری

سوامی دیانند سرسوتی جی نے شرتی سمرتی سے نچوڑ کر ہمین پردان کئے ہین - اسلئے بڑھکر پرتگیا کے لگانے کا اور کوئی اچھا ذریعہ نہین ہوسکتا - ہم منتظر ہین کہ وچارشیل آریہ پرش ہمارے اور دیگر سماجک اخبارون مین اِس مضمون پر خامہ فرسائی کرینگے اور جو ودوان مہاشے ہماری اِس تحریک کو پسند فرمائین وہ اپنے وچار انوسار آریہ سماج کے دس پوتر نیمون سے جو پرتگیا نکال سکین اُس کو آریہ بندہو یا کسی دوسرے سماجک اخبار مین شائع کرائین - اوم شم -

نوٹ اور رائین

ہمعصر سناتن دہرم گزٹ کی باچھین کھلگئین - باچھین کیا کھل گئین مانو کہین سے اشرفیان مل گئین - شاید ہمارے سناتنی دوست نے کچھ دیر کے لئے چیرالون کو بالائے طاق رکھ ہمارے آریہ بندہو بابت ماہ اکتوبر کے اُس مضمون کو جو آریہ جاتی کے تیوہارون کی اصلاح پر شائع ہوا تھا کسیقدر غور سے مطالعہ فرمالیا - مبارک ہے ۳۱ جنوری کا دن جبکہ سناتن دہرم گزٹ کی بھی آنکھین کھلین - کاش کہ ہمارا پورانک بھائی آریہ سدہانتون پر پیشتر سے نظر تعمق ڈالتا تاکہ آریہ سماج کبھی اُسکی آنکھون مین خار ہوکر نہ کھٹکتا - خیر گذشتہ را صلوٰۃ - آئندہ کی غلط فہمی سے بچنے کے لئے ہم اپنے لاہور نواسی دوست کو مطلع کرتے ہین کہ آریہ سماج نے آریہ جاتی کے تمام تیوہارون کو اپنی اصلی حالت مین نہ کبھی معیوب خیال کیا نہ کرتا ہے نہ آئندہ کریگا بلکہ آریہ سماج شروع سے یہ تعلیم دیتا رہا ہے کہ موجودہ زمانہ مین جسطرح پورانک بھائی تیوہارون کو مناتے ہین اُس سے بجائے فائدہ کے اُلٹا نقصان ہوتا ہے کیونکہ بہت سی ویدورودھ باتین اُنمین گھس گئی ہین مثلاً دیوالی پر جوا کھیلنا - ہولیون پر نالی کا گندہ پانی اور کیچڑ پھینکنا شیوراتری کو پاشان پوجا کرنی وغیرہ وغیرہ - اِسلئے ضروری ہے کہ اِن سب تیوہارون کی اصلاح کرکے اُن سے یتھا اُچت فائدہ اُٹھایا جائے - پراچین سمیون کی طرح ہون یگیہ اور دوسرے اُپایون سے وایو جل پرتھوی کی شدہی کرنی چاہئے اور ایکانت سیون کرکے پرماتما مین دہیان لگانا چاہئے - پرسپر ملکر بھجن کیرتن کرنا چاہئے غرض جہانتک ہوسکے تیوہارون پر یہ ہین شریر من اور آتما کی ملنتا کو تیاگ کر پوترتا کو گرہن کرنا چاہئے نہ کہ قمار بازی اور دیگر بُرے افعال کے مرتکب ہوکر اور بھی زیادہ اپوتر بننا - جیسا کہ موجودہ زمانہ کے عام طور سے پورانک دُنیا کے اندر دیکھا جاتا ہے - شکر ہے کہ ہمارا مہابھارت کو ایک اتہاس ماننا اور شری رامچندر جی مہاراج کو اتہاسک پُرش قرار دینا ہمارے سناتنی دوست کو بہت پسند آیا ہے - نہ معلوم کہ ہمارے متر نے باوجود اوتار پر اعتقاد رکھنے کے ہمارے اِس قول کو دل مین کیون جگہ دیدی - ہم

اِسکے خیالات مین یہہ نئی تبدیلی ہونے پر مبارکباد دیتے ہین اور آشا رکھتے ہین کہ ایک دن ضرور ہم اِسکو اصلاح کی اُس اونچی سطح پر دیکھینگے جہان آریہ سماج موجودہ زمانہ مین براجمان ہوکر آریہ بندہو وپی ہاتھ سے اُسکو اوپر کھینچ رہا ہے۔ اوم شم

آگرہ کا شاستر ارتھ

بہت شور سنتے تھے پہلو مین دل کا		جو چیرا تو اِک قطرہ خون نہ نکلا

جب سے پنڈت بھیم سین جی آریہ سدہانتون سے منحرف ہوکر مرتک شرادھ کو پایہ ثبوت پر پہونچانیکا چیلنج دیا تھا اور کسی اندرونی پالیسی سے پورانک بھائیون کیساتھ لوٹتے ہوئے رشتہ کو جوڑ کر آریہ سماج کو وچار کے میدان مین آنیکو للکارا تھا تب ہی سے ہماری اور ہمارے دیگر سماجک بھائیون کی آنکھین اُدہر لگ رہی تھین ہماری حیرانی کا ایک باعث یہہ بھی تھا کہ ہم پنڈت بھیم سین ایسے ودوان سے ہرگز یہ اُمید نہین رکھہ سکتے تھے کہ اُنہون نے شاستروں کی بغور تحقیقات کرنیکے بغیر آریہ سماج آریہ سماج کی اُلٹی پر جو شاستر ارتھ ہا ہین آریہ سماج اور پنڈت بھیم سین کے ہوا اُسمین پنڈت بھیم سین نے اپنا پکش یعنی مرتک شرادھ کو ثابت کرنیکے لئے کیول یجروید کا وہ پرسدہ منتر پیش کیا جس مین اگنی شواتا پد آیا ہے اور اِس پد کے اُلٹ پلٹ ارتھ آگ مین دگدہ ہوئے وغیرہ کرکے اپنا مطلب سدہ کرنیکی کوشش کی۔ حالانکہ اِس زمانہ کے پورن اچاریہ شری سوامی دیانند سرسوتی جی نے اِسکے ارتھ اگنی ودیا کے جاننے والے کئے ہین جو اِسسے معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت بھیم سین نے اِسبارے مین شاستروں کی کوئی مزید مطالعہ نہین کی اور اگر کی ہے تو اُنہونے کم سے کم مرتک شرادھ کے سدہ کرنے مین اُس سے کچھ فایدہ نہین اُٹھایا۔ اِن حالتون کو دیکھکر گمان یہی غالب ہوتا ہے کہ مطلب سعدی دیگر است ویدک سدہانتون کی کسوٹی پر دہرم شاستروں کی تحقیقات سے یہہ پوچہنا بڑا اصول تو مسیح علیہ السلام کا ہے۔ جدہر سے اُمید ہوئی اُدہر جھک پڑے۔ آجکل آزاد نگاری کی سپرٹ بیشک ہمکو بہت کچھ چھاپنے کی اجازت نہین دیتی کہ آریہ سماج کی گدی سے جن پنڈتون کو اِس شاستر ارتھ مین مامور کیا گیا تھا وہ بھی ویدک سدہانتون کی پرتگیا کو پورن رکھنے سے مپرکاشان نہین کر سکے۔ کیا ضرورت تھی کہ سوامی جی مہاراج کی کئی ہوئی بالکل صحیح ارتھون کو بدلکر اُنکی بجائے اور ارتھ

اتھ پرساد

अथेन्द्रमब्रुवन् मघवन्नेतद्विजानीहि किमेतद्यक्षमिति तथेति तदभ्यद्रव तस्मात्तिरोदधे॥

(پدارتھ) اب وایو کا سامرتھ جان لینے کے پشچات بھجونک سامرتھ دھارن کرنیوالے اندر دیوبولی کہ ہے ایشور یہ والے جیو آتما یہہ کون پوجیہ ہے۔ اِس پرتگیا کو تو دلنشین کرکے جان۔ آتما برہم کے سنمکھ گیا۔ جیو آتما کو آتے دیکھکر برہم انتردہیان ہو گیا۔

(تشریح) ناظرین یاد رکھئے کہ ابھی تک وہی النکار (استعارہ) چلا جاتا ہے۔ اوپر کے منتر کا مطلب

یہہ ہے کہ جب اگنی وایو وغیرہ دیوتون کی طاقت ختم ہو چکی اور برہم کو نہین جان سکے اور نہ برہم کے روبرو اُنکی کوئی پیش چلی۔ تب لاچار ہو کر سب دیوتاؤن نے جیو آتما سے کہا کہ ہے آتما آپ ہی اِس تیجوان یکش کے حال کو دریافت کرین کہ یہہ نہایت جلال والا پُرش کون ہے۔ جیو آتما نے کہا بہت اچھا۔ جیو آتما اُس پرم جیوتی کے سامنے گیا لیکن برہم فوراً انتردھیان (غائب) ہو گیا۔ آتما کو بڑی حیرانی ہوئی اور گھبرایا کہ اب مین کیا کرون اور کس طرح جانون کہ یہہ مہان تیجسوی پُرش کون تھا۔

स तस्मिन्नेवाकाशे स्त्रियमाजगाम बहुशोभमानामुमां हैमवतीं तां

होवाच किमेतद्यक्षमिति ॥

(پدارتھ) جیو آتما نے دیکھا کہ جس جگہ برہم براجمان وہان پر ایک استری سورن کے بہو بھوشنون سے النکرت اتینت شوبھاوان برہم ودّیا کے جاننے والی براجمان ہے۔ نام اُسکا اوما تھا وا استو مین وہ بدّہی کی مورتی تھی۔ تب جیو آتما نے اشچریہ وان ہو کر اوما نامی بدّہی سے کہا کہ کیا تم ہی یکش ہے یا وہ یکش کون تھا۔

(تشریح) برہم کے غائب ہو جانے سے جیو آتما کو بڑا کلیش ہوا۔ وچار کر رہا تھا کہ اب کیا کرون۔ اتنے مین اُسی جگہ پر جہان برہم پرکاش وان تھا ایک استری کو دیکھا کہ نہایت خوبصورت اور زیورات سے سجی سجائی اُس جگہ موجود ہے۔ اصل مین یہہ استری عقل تھی۔ یہہ بھی ایک استعارہ ہے۔ کیونکہ جب برہم انتردھیان ہوئی تو بدّہی (عقل) کو وہان پر چھوڑ دیا کہ تم اُپدیش کر دینا کہ مین برہم ہون۔ اِس سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ بغیر اُوتم بدّہی اور گیان کے آتم پرساد پراپت نہین ہو سکتا۔ اِسی لئے رشی نے بطور النکار کے بدّہی کو استری کے روپ مین ظاہر کیا۔ مطلب رشی کا یہہ ہے کہ برہم کی پراپتی کے لئے بدّہی سے کام لینا چاہئے۔ جیو آتما نے اُس استری سے پوچھا کہ مجھکو بڑا دکھ ہوا ہے کہ وہ تیجوان پُرش کہان گیا۔ مین اُسکو جاننا چاہتا تھا کہ وہ کون ہے۔ کیا تم اُسکا کچھ حال بتلا سکتی ہو۔ کین اُپنشد کا تیسرا ادھیا ختم ہوا۔

شکشائین

त्यज दुर्जनसंसर्गं भज साधुसमागमम् ॥

कुरु पुण्यमहोरात्रं स्मर नित्यमनित्यतः ॥

(ارتھ) کھل (مورکھ) کا سنگ چھوڑ۔ سادھو کی سنگتی کو سویکار کر۔ دن رات پُن کیا کر اور نت ایشر کا چنتن کیا کر۔ کیونکہ سنسار انت ہے۔

(نوٹ) جاہل کی صحبت سے بچنا نہایت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ اُس سے سوائے نقصان کے کبھی

فایدہ نہین پہونچ سکتا صحبت جاہلان نسبت آہنگران دارد ❊ گرنہ دہد نار شعلہ تاہم میرسد ❊ اس لئے جاہلون کی صحبت سے ہمیشہ گریز کرنا چاہیئے اور سادہوؤن کی سنگت کرنے سے بڑے بڑے لابھہ پہونچتے ہین ۔ سادہو جن سدا ست کا ہی اپدیش کرتے ہین ۔ کوئی وچن اُنکے مُنہہ سے ایسا نہین نکلتا جس سے کیسکو نقصان پہونچے ۔ ست سنگ کی مہاتما شاستر کارون نے بہت کچھ لکہی ہے پس ہر ذیعقل انسان کو ست سنگ کرنا لازمی ہے ۔ صحبت عاقلان نسبت عطار دارد ❊ گرندہد عطر خوشبو تاہم میرسد مگر آجکل کے سادہو تو جاہلون سے بھی گئے گذرے ہین ۔ اُنکی صحبت سے بچنا چاہیے ۔ ہان ہزارون مین ایک آدہہ سچے سادہو جن بھی ہین ۔ اُنسے ضرور لابھہ اُٹھانا چاہیئے لیکن عام سادہو بالکل مورکھہ اور رُٹ گھوا ہین اُنکی صحبت سے کچھہ فایدہ حاصل نہین ہوسکتا ۔ پُن کا کرنا بھی ایک بڑا ہی اُتم کام ہے سنسار مین پُنیاتما کی سدا عزت ہوتی ہے ۔ ایشر کے یہان بھی اُسکو اچھا درجہ ملتا ہے ۔ ایشر کا بھجن تو سر دو پری ہے ۔ اُسکی مہاجتنی کیجائے تھوڑی ہے ۔ تُلسی داس جی نے کہا بھی ہے ۔ (دوہا) :-

تلسی اس سنسار مین چار وستو ہین سار		ست وچن آدہینتا ہری سمرن اپکار

यस्य चित्तन्दुवी मूतं कृप्या सर्व जन्तुषु ।
तस्य ज्ञाने न मोक्षेण किंजदा भस्म लेपनैः ॥

(ارتھ) جسکا چت دیا سے پرانی ماتر پر گھل جاتا ہے اُسکو جٹا بڑھانے اور بھبوت کا لیپ کرنیکی کیا فایدہ
(نوٹ) مطلب یہہ ہے جو آدمی دیاوان ہے یعنی جس مین رحم کی صفت موجود ہے جسکا من دوسرے کی تکلیف کو برداشت نہین کرسکتا ۔ جو پرانی ماتر کے دوکھہ کو دیکھکر خود بھی دوکھی ہوجاتا ہے اُسکے لئے کیا ضرورت ہے کہ جٹا جوٹ بڑہاوے اور بھبوت رماوے ۔

त्यजंति मित्राणि धनैर्विहीनं दाराश्च भृत्याश्च सुहृज्जनाश्च।
तंचार्थवंतं पुनराश्रयं मेह्यर्थो हि लोके पुरुषस्य बंधुः॥

(ارتھ) متر ۔ استری ۔ سیوک ۔ بندہو یہہ دہن ہین پرش کو چھوڑ دیتے ہین ۔ وہی پرش یدی دہنی ہوجاتا ہے ۔ پھر اُسیکا آشر کرتے ہین ۔ اسلئے لوک مین دہن ہی بندہو ہے ۔
(نوٹ) مطلب اس اشلوک کا یہہ ہے کہ جب آدمی کے پاس دہن نہین ہوتا اُسکی استری اُس کے دوست اُسکے نوکر اُسکے رشتہ دار سب اُسکا ساتھہ چھوڑ دیتے ہین ۔ یہہ سب لوگ اُس سے الگ ہوجاتے ہین اور اگر وہ پھر دہن والا ہوجاوے تو یہہ لوگ بھی دوبارہ مکھی کی طرح آچپٹتے ہین ۔ اسلئے ثابت ہوا کہ دُنیا مین دہن ہی بڑا رشتہ دار ہے ۔ ادہر تو نیتی وان لوگ دہن کی اسقدر ضرورت ظاہر کررہے ہین کہ جسکی

کچھ جانتے نہیں جو درحقیقت درست ہے - ادھر ہمارے یہاں کے مہاتما اور سادھو بیراگ پرنشٹھ ہو رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ دنیا کوئی چیز ہی نہیں سب کچھ چھوڑ چھاڑ اور لنگوٹ باندھکر جنگل کی ہوا ہو۔ اصل میں اِسی بیراگ کے اُپدیش نے ہندوستان کو غارت کر دیا کسی کام کا نہیں چھوڑا۔ ہمارا اُپدیش یہی ہے کہ ان پاگلوں کا بکواس کبھی مت سُنو - آپ لوگ خوب پرشارتھ اور محنت کرکے روپیہ کماؤ اور دھرم کے کاموں میں خرچ کرو - اِسی میں تمہاری بڑی بھلائی ہے -

شاریک اوسادھک اوشدھی

برہمی بُوٹی اور اُسکے گُن

ناظرین تُلسی کی طرح برہمی بھی ایک مشہور و معروف بُوٹی ہندوستانی ادویات میں سے ہے - اِس بُوٹی کے فائدہ بھی عجیب و غریب اور لاثانی ہیں - اسکا با قاعدہ استعمال رسائن میں داخل ہے - چونکہ برہمی بُوٹی ایک بہت مفید اور رسائنک دوا ہے اسلئے اپنے ناظرین کی واقفیت کے لئے ہم اُسکا پورا پورا حال درج رسالہ کرتے ہیں ٭

ویدک میں برہمی کو سوم بلی اور سرستی کہتے ہیں - ہندی میں برہمی - یونانی میں زرنب اور ڈاکٹری میں ہیڈروکوٹائل ایشیاٹیکا (Hydrocotyle asiatica) کہتے ہیں - اِسکے درخت کا نام تالیس ہے اور پتوں کو تالیس پتر کہتے ہیں - اِسکے پتے چھوٹے سفید سی مائل - پھول زرد و سُرخ مائل اسکا درخت ایک گز اونچا ہوتا ہے - کُل ہندوستان میں اِسکا درخت پیدا ہوتا ہے - خاصکر گنگا جی کے کنارہ کا برہمی سب سے عمدہ ہوتی ہے - ویدک میں اِسکا فائدہ اور استعمال حسب ذیل ہے - برہمی شیتل - کڑوی - سرن شکتی بردہک - کشاء - مدہر - پاک کے سمیہ سواشٹ - آیوبردہک - رسائن - سُر شودہک - سُمرن شکتی بردہک ہے - اِسکا استعمال کُشٹ - پانڈو روگ - پرمیہ - رکت دوش - کھانسی - بش دوش - سوزن اور بخار میں کرتے ہیں طبیب یونانی کی رُو سے برہمی نہایت مفرح مقوی معدہ اور جگر ہے کیقدر قابض ہے - واسطے تقویت اعضاء رئیسہ اور امراض عصب کے لاثانی دوا ہے اور تصفیہ آواز اور کھانسی ضیق النفس وغیرہ بلغم تقویت ہضم - زیادتی اشتہاء طعام اور تحلیل ریاح کے لئے نافع ہے - حکماء فرنگ نے بھی اسکی نسبت بہت کچھ تحقیقات کی ہے - چنانچہ اُنکا قول ہے کہ برہمی کا رس تازہ دودھ کے ساتھ ملاکر پلانے سے طاقت آتی ہے - بھوک کُھلتی ہے امراض دماغ کے لئے از حد مفید ہے - اُنکا خیال ہے کہ حافظہ بڑھانے کے لئے برہمی ایک بے نظیر دوا ہے - کوڑھ اور فساد خون کے امراض میں نہایت مفید ہے -

بچون کے بخار مین برہمی کے پتون کا خسانادہ بہت ہی مفید پڑتا ہے - کارومنڈل مین برہمی کے پتون کو پانی مین بھیگو کر موچ آجانے کی جگہ پر لیپ کرتے ہین - ایسا کرنے سے نہ تو ورم آتا ہے اور نہ سوزش ہوتی ہے ڈاکٹر اے ہنٹر صاحب نے مدراس کے جذام خانہ مین اسکا تجربہ چند امیون پر کیا - وہ لکھتے ہین کہ واقعی برہمی جذام کے لئے ایک نہایت ہی مجرب دوا ہے - اسکے استعمال مین کوڑھ کے زخم خشک ہونے لگتے ہین اور عام تندرستی ترقی کرتی جاتی ہے - ان تجربات کی وجہ سے برہمی کو انڈین فارمو کوپیا مین داخل کیا گیا - مصفی خون پرلے درجہ کی ہے اور مقوی دماغ ہے - آتشک کے زہر سے جب خون بگڑ جاتا ہے اسمین بہت ہی مفید پائی گئی ہے - گرمی کی وجہ سے جب بدن پر چھوٹی چھوٹی پھنسیان نکل آتی ہین تب برہمی کے پتون کا رس انپر ملنے سے وہ پھنسیان فوراً غائب ہو جاتی ہین - (باقی آئندہ) -

جیون ودیا

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ منڈ ہو جلد ۳ نمبر ۷ کا صفحہ ۲۰۰)

جیون کوش کے چھلکے مین نظر آنیکے قابل سوراخ نہین ہوتے - نہایت طاقتور خردبینون سے بھی انہین سوراخ نظر نہین آتے - یہ صاف شفاف پتلا اور نرم چمڑا سا ہوتا ہے - مگر تاہم جیون کوش کے چمڑے مین سے سیال چیزین گذر سکتی ہین - جیون کوش مین جو عروق ہوتے ہین وہ ضرور کسی نہ کسی طرح اس چمڑہ مین سے ہی گذرتے ہونگے - اسلئے خیال کیا جاتا ہے کہ اس چمڑہ مین ایسے چھوٹے سوراخ ہوتے ہین جو نہایت طاقتور خردبین سے بھی نظر نہین آسکتے -

عضوی پردون سے یہ عروق ایک عجیب خاصیت کی بدولت گذرتے ہین - جو ان مین خاص حالتون مین پیدا ہو جاتی ہے -

وہ خاصیت یہ ہے کہ جب اس چھلکے کی دونون طرف دو مختلف عروق ہوتے ہین وہ انہین سے گذر کر آپس مین ملجاتے ہین -

اگر چمڑہ کی مشک مین شربت بھرین اور باندھ کر کھونٹی سے لٹکائین تو شربت کا ایک قطرہ اسمین سے چونے نہین پائیگا - مگر جب اس مشک کو کھونٹی سے اتار کر پانی مین رکھین تو کچھ شربت پانی مین آجائیگا اور پانی اندر جا کر شربت مین ملجائیگا -

وہ عمل جس سے عضوی چھلکے بیرونی عروق کو اندر لیجاتے ہین اسکو انگریزی زبان مین Osmosis کہتے ہین آیندہ ہم اسکو دخل کے لفظ سے ظاہر کرینگے -

وہ خاص حالت جو اس عمل کے وقوع کے لئے ضروری ہے فقط چمڑے کی دونون جانب مختلف عروق کا ہونا ہے۔

اب ہمارے ناظرین کو یہ معلوم ہوگیا کہ حیوانی یا نباتی چمڑون مین بیرونی عروق کس طرح داخل ہوتے ہین جس طرح کئی ایک عروق چمڑے کے ذریعہ اندر جاتے ہین۔ اسی طرح کئی ایک اندر سے باہر آتے ہین۔ اسکو انگریزی زبان مین ایکسوسمس (Exosmose) کہتے ہین۔ ہم آئندہ اس عمل کو اخراج کے نام سے ظاہر کرینگے۔

یاد رہے کہ ان دخل اور اخراج کے عملون مین چمڑا صرف ہوتا ہے چنانچہ پروفیسر گراہم نے حال مین ان عملون کو مکینکل ہونیکی بجائے کیمیکل یا کیمیائی ثابت کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ وہ عروق چمڑے کے اجزا کو تحلیل کرکے گذر جاتے ہین۔ چمڑے کے تحلیل شدہ اجزا یا تو خارج ہو جاتے ہین یا اندر چلے جاتے ہین۔ مگر بہرحال چمڑہ مین سے کچھ حصہ ضرور کم ہو جاتا ہے۔ (باقی آئندہ)۔

علوم و فنون

علم کیمیا

انہین اوکسیجن تین اور پانچ کی نسبت سے بڑھنی جاتی ہے۔ بعض صورتون مین ان سلسلون کی تعداد بہت ہوتی ہے جو کسیقدر عجیب بات ہے مرکب نمبر ا کے بعد جو ایک اور ایک کی نسبت کا ہوتا ہے مرکب نمبر ۲ دو اور تین کی نسبت والا بنجاتا ہے۔ پھر مرکب نمبر ۳ و نمبر ۴ جداگانہ ہوتے ہین جو کہ پہلے سلسلہ سے تعلق رکھتے ہین۔ یعنی ایک اور دو اور ایک اور تین کی نسبت والے اور آخرکار ایک ایسا مرکب بنتا ہے جو دو اور پانچ یا دو اور سات کی نسبت والا ہوتا ہے۔ اسکی مثال مینگنیز اور اوکسیجن کے مرکبات ہین۔

مرکب نمبر ۱ مینگنیز ۲۷.۶ ! اوکسیجن ۸

مرکب نمبر ۲ مینگنیز ۵۵.۲ ! اوکسیجن ۲۴

مرکب نمبر ۳ مینگنیز ۲۷.۶ ! اوکسیجن ۱۶

مرکب نمبر ۴ مینگنیز ۲۷.۶ ! اوکسیجن ۲۴

مرکب نمبر ۵ مینگنیز ۵۵.۲ ! اوکسیجن ۵۶

۱؎ دخل اور اخراج کے عملون کو پہلے اس طرح خیال کیا جاتا تھا کہ ہوا کا دباؤ پڑنے سے چمڑے کے سوراخون مین سے گذر جاتے ہین ۱۲۔

لوہے اور کرومیم کے مرکبات مین بھی اس قسم کے سلسلے پائے جاتے ہین - یہہ مرکبات بھی جنمین دو اور تین
کی نسبت سے اضافہ ہوتا ہے گو دیکھنے مین نہین آتے - چونکہ دو اور تین کی نسبت وہی نسبت ہے جو ایک
اور ڈیڑھ کی نسبت ہے اسلئے ان مرکبات کو سسکوی مرکبات (Sesqui Compounds)
کہتے ہین اسلئے لوہے کرومیم مینگنیز اور المونیم کے اوکسیجن کے ساتھ سیسکوی مرکبات پیدا ہوتی ہین -

(باقی آئندہ)

ویر راجپوتون کے تذکرے

(سلسلہ کیلئے دیکھو آریہ ہتکاری جلد ۲ نمبر ۸ صفحہ ۲۴۲)

ادیپور بھی چھین لیا گیا کیونکہ مغلون نے پرتاپ سنگھ کی فوجون کو چارون طرف گھیرے ہوئے دیکھکر اسکی حفاظت کرنا بہت مشکل سمجھا - مسلمان مورخ لکھتے ہین کہ اکبر اور خانخانان نے جو پرتاپ سنگھ کی بہادری کے دلدادہ ہو چکے تھے خود بخود ادیپور کو چھوڑ دیا - اپنے اس قول کی تصدیق کے لئے انہون نے ایک قصہ بھی درج کیا ہے جس سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اکبر سختی کو چھوڑ کر پرتاپ سنگھ کے مقابلہ مین بہت نرم ہو چکا تھا - مگر یہہ قصہ کسی صحیح واقعہ کی بنا پر دکھائی نہین دیتا -

پرتاپ سنگھ نے جو بعد کے کچھ سالون تک ایک با امن زندگی بسر کی اسکی کئی ایک وجوہات تھین اگرچہ بعض مورخ یہہ بیان کرتے ہین کہ اسکی وجہہ اکبر کی دوسری لڑائی مین مشغول ہونیکی تھی - مگر حقیقت مین پرتاپ سنگھ کے پرتاپ کا اکبر پر رعب پڑ گیا تھا اسلئے وہ اسکے مقابلہ پر میدان مین آنا نہین چاہتا تھا لیکن پرتاب سنگھ امن کو کب پسند کر سکتا تھا جبکہ ادیپور کے پہاڑ کی چوٹی سے قلعہ چتوڑ کے کنگرے دکھائی دیتے تھے - جب وہ چتوڑ کی ان چٹانون پر جہان اسکے بزرگ قتل ہوئے تھے نظر ڈالتا تھا تو چوٹی پر سورگ کٹے دہارن کئے ہوئے باپا صاحب نظر آتے تھے اور گنگر کے کنارون پر بہادر سمارسی مہاراجہ پرتھوی راج کیساتھ راجپوتانہ کی آزادی کو قایم رکھنے کے لئے لڑ کر مرتا ہوا دکھائی دیتا تھا چتوڑ کے دامن کوہ مین اسی کے بارہ لڑکے جنمین سے ہر ایک کے ہاتھ مین شہادت کا قرمزی جھنڈا تھا لڑتے ہوئے معلوم ہوتے تھے اور چیل پتا کی قربانیان اسکی آنکھون مین اپنے پورے جاہ و جلال کیساتھ دکھائی دیتی تھین ادھم ادھم - (باقی آئندہ) -

مراسلات و متفرقات

(نامہ نگارون کی رائے کا ایڈیٹر ذمہ دار نہین ہے)

مسئلہ تقدیر و آریہ سماچار

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ سماچار جلد ۲ نمبر ۸ صفحہ ۲۴۲)

(ح) اور اگر آپ لالہ امیر چند صاحب سے جیسا آپ نے اگر اور کُل یا بعض ناظرین رسالہ کیفیر کردار سے جان بچا کر یوں کہنے کی ہمت رکھتے ہین کہ ہان ہم قسمت کو بھی انادی مانتے ہین تو براہ عنایت ہم پر احسان کرینگی غرض سے اپنے اس فقرہ منقولہ ذیل کو ایکبار اور بھی پڑھ لینے کی تکلیف گوارا فرمائیے۔ وہو ہذا:
"نتیجے ہمارے نزدیک جیو کے سنچت کرمون کا خواہ وہ کسی قسم کے ہون جو پھل ہونیکو ہے اسکا نام قسمت ہے" الفاظ "ہونیکو ہے" یون بتاتے ہین کہ وہ پھل ابھی ہوا نہین۔ یہ مطلب صریح و بدیہی ہے اور کسی دوسری تاویل کی گنجائش نہین رکھتا۔ مگر وہ کرم سنچت ہین اور اس صورت مین ظاہر ہے کہ واقع ہو چکا اور چونکہ کوئی امر ممتنع الامکان خیال مین نہین آتا اور نہ آریہ گرنتھون سے ثابت ہوتا ہے۔ اس واسطے ممکن ہے کہ انکا وقوع ہزارہا سال پہلے ہوا ہو۔ پس کرم اور قسمت مین نسبت تقدم و تاخر لازم آئی۔ اب براہ مہربانی اتنا اور فرما دیجئے کہ متقدم اور مؤخر دونون انادی ہو سکتے ہین یا نہین۔ درحالیکہ جیو کی مانند واجب الوجود ہو کر تقاضائے تناسخ متاثر نہ ہون اور نہ محض نفس قواء کی صورت مین ابد سے متناسخ ہوتے رہے ہون۔

(ط) یہ بھی بتائیے کہ کوئی ذات محض نفس قواء کی صورت مین یا کوئی صفت یا اضافت موصوف یا مضاف سے جدا رہکر ابد سے متناسخ ہوتی رہی یا ہوتی رہتی ہے یا نہین۔

(ی) سنچت کرمون کی تفصیل نوعی بتا دیجئے۔ بشرطیکہ وہ نوعیت سلاسل تخلیق مین باعتبار حقوق سزا و جزا بوقت محاسبہ امور گذشتہ سے (اگر کوئی ہون) متاثر ہونیکی اور امور آئندہ پر (اگر کوئی ہون) مؤثر ہونیکی استعداد (Capacity) رکھتی ہو۔ اگر تفصیل مستفسرہ کا بتانا آپ کی رائے مین اپنے واسطے یا نوع انسان کے واسطے ممکن نہ ہو تو اس امر کا صاف اظہار و اقرار کرنیکے بعد اسقدر اور بھی فرما دیجئے کہ کسی ایسی استعداد رکھنے والی نوعیت کے وجود کی ضرورت کرمون کے سنچت ہونیکے واسطے آپکے ذہن رسولہ فہم کے نزدیک ہے بھی یا نہین۔

(یا) اس معاملہ مین وید اور شاستر کیا کہتے ہین اور شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج مبرور و مغفور کا منتویہ کیا ہے؟۔

(یب) کرم منجملہ دیگر مستلزمات کے (اگر آپ انکو جانتے یا مانتے ہون) جیو کے واسطے مستلزم ہے

یا نہین اور علی ہذ القیاس جیو کے حق مین چیتن ہونیکے استلزام سے آپکو اقرار ہے یا انکار ؟ ۔
اگر بہر دو حال آپ جواب مُثبت دینے پر تیار ہین تو چونکہ کرم معلول ہے اور چیتنتا عِلّت ۔ اِسواسطے
چیتنتا بھی انادی ہوئی پس چیتنتا مسلماً جیو کی مرتسم یعنی (Exponent) بلکہ اُسکی ذات کی
موجب ہوئی ۔ جب یہہ صورت ہے تو کرم کو جو محض اُسکا معلول ہے آپنے جُدا گانہ انادی کہنے
کی کیا ضرورت سمجھی ؟ تمثیلاً سمجھیے کہ ایک شخص مرگیا اور اُسکے ناخلف اور بیحیا بیٹے یا بیٹون نے
بجائے رنج و ماتم کے جو حالت طبیعی ہین بشرط صحیح النسبی لازمہ بشریت ہے جسکی شہادت
تمام شائستہ اور مہذب سوسائیٹیون کی مقرّر اور مستمر دستورون سے ملتی ہے ۔ اُس موت کو اپنے
واسطے باعثِ خوشی سمجھکر (جسکی وجوہات خانگی ممکن بلکہ غالب ہے کہ اُسکے یا اُنکے پاس موجود ہون)
محض دِلی مسرت کے استحظاظ پر ہی اکتفا نہ کیا ہو بلکہ کھُلے خزانہ اظہار راحتِ قلبی کرنیکی غرض سے
آشناؤن اور مُلّا فاتیون کی ضیافت بھی کی ہو ۔ اب فرض کرو کہ کوئی شخص اُس عاق کیے گئے والد یا اُن
دُشمنانِ جانِ پدر مین سے کسی ایک سے اِس ذلیل بلکہ رذیل خوشی کا باعث دریافت کرے تو کیا
اُس نااہل اور غیر فطری النسان کا یہہ جواب کافی نہ ہوگا کہ "باپ مرگیا" ۔ کیا سایل کو اِس سوال کی بھی
ضرورت پڑیگی کہ "باپ کی ہڈی بھی مری یا نہین" ؟ "باپ کی گُدّی بھی مری کہ نہین" ؟ "باپ کا پیٹ بھی مرا کہ
نہین" ؟ "باپ کی پیٹھ بھی مری کہ نہین" ؟ اور باعتبار تناسبات اِن امور کے تفتیش کی احتیاج بھی
لازم آئیگی یا نہ آئیگی کہ "آپکی والدہ بھی بیوہ ہوئین یا نہین" اور "آپکی ذات فخر موجودات کو افتخار یتیمی بھی
نصیب ہوا یا ابھی نہین ہوا" ۔ معاذ اللہ منہا ۔ جہلا جب مسائل مذہب مین دخل دیتے ہین اُنکا ناس
بلکہ ستیاناس کئے بغیر باز نہین آتے ۔

(ع) اور اگر بالفرض سوال شمولہ ضمن ع سے متعلق آپ جواب سالبہ دینا چاہتے ہین تو ظاہر ہے
کہ کرم خواہ وہ کسی قسم کا کیون نہ ہو جیو کو حادث ہوگا اور اِسی قیاس پر چیتنتا کو حدوث لازم آئیگا
لیکن حوادث و حدوث کے واسطے لزوم (غالباً لفظ استلزام اِس مقام پر صحیح تام ہوگا) استمرار
عند العقل محال ہے ۔ کیونکہ اُنکے اور اُسکے مفہومات اولی سے صریح متناقض ہے پس کرم کا انادی
ہونا حقیقت یعنی حقیقت نفس الامری کے درجہ سے گرکر معرضہ عالم امکان مین جا پڑا اور کسی دقتِ
خاص مین جسکی نامزدگی اور تعیین آپکی حدود اختیاراتِ تمیزی سے باہر ہے ۔ اُسکا وقوع بالتحقیق
مشکوک ہوگیا ۔ پھر اگر اب بھی آپ کرم کو انادی کہتے ہین (جس امر کا استحقاق ہنوز آپکو حاصل ہے
کیونکہ جتنے واقعات نفس الامری بالاستمرار دُنیا مین ہین اُنہین سے ہر ایک بُعد یہ عالم امکان مین

جاگیر دار ہے) لہٰذا اسکے وقوع لفظی کا بار ثبوت آپکے ذمہ عائد ہوتا ہے سلسلۂ مباحثہ مین کھینچتے کھینچتے اس مقام پر آکر (اصول فن مناظرہ پر نظر رہے۔ دیکھو

Hamilton's laws of thoughts and Reason
chapter N
ing part II

اب آپکو منقولات پر تمسک کرنیکا کوئی حق باقی نہین رہا۔ (باقی آئندہ)۔

آریہ سماج کو ہردلعزیز بنانیکی تجاویز

مہاشے جی پی۔ آر ورما نمستے ہمارے مہربان منشی جوتی سروپ صاحب وکیل کی تحریک دو کہ اب آریون مین پہلی سی پریم پریتی نہین ہے" بہت ... اور ضروری ہے اور ہر ایک مہاشے کو لازم ہے کہ اس معاملہ مین خامہ فرسائی کرے کہ کوئی بہتر صورت نکلکر باعث فلاح و بہبودی کا ہو۔ میرا بھی عرصہ سے خیال تھا کیونکہ تجربتاً بچشم خود آریہ بھائیون مین بہ نسبت سابق بہت فرق پاتا تھا مگر اب موقع پاکر اپنی رائے ناقص کا بھی اظہار ذیل مین کرتا ہون جسکو اپنے پرچہ مین شائع کرکے ممنون فرماوین:۔

پہلے جسکو بہت عرصہ نہین ہوا چونکہ جوش تیزی پر تھا۔ کیونکہ کارروائی ہائے آریہ سماج برابر باقاعدہ جاری رہتی تھین۔ بیشک وہ پریم تھا جسکی نسبت بابو صاحب موصوف نے تذکرہ کیا۔ مجھے خوب خیال ہے قریب دس برس کا عرصہ ہوا جب مین طالبعلم تھا۔ باندی کوئی اسٹیشن اپنے بھائی کے پاس جو وہان ملازم تھے تعطیل مدرسہ مین ایک مرتبہ گیا ہوا تھا۔ ایک دفعہ بھائی صاحب کے ساتھ سماج مین جانیکا اتفاق ہوا (جبکہ مین یہ بھی نہین جانتا تھا کہ آریہ سماج کسکو کہتے ہین) وہان جاکر مین نے لفظ "سلام" استعمال کیا جسکو سب آریہ مہاشے سنکر چونک پڑے اور بھائی صاحب نے مجھکو نصیحت کی کہ نمستے شبد کہنا چاہیئے تھا۔ گویا انکے کان نمستے لفظ کے سوائے اور لفظ کے سننے کے عادی ہی نہ تھے۔ لہٰذا میرے خیال مین سماجک ریفارم سے ہی زیادہ تر پریم پریتی ہوسکتی ہے پس:۔

۱۔ ہر سماج مین حاضری ممبران درج رجسٹر کی بلا ناغہ ہونا۔ اس کام کیلئے ایک خاص آدمی ہر سماج مین مقرر رہے کہ وہ ممبران غیر حاضر کو حتی الامکان مکان سے لائے اور شوق پیدا کرے۔

۲۔ کم از کم ہمیشہ دو گھنٹہ عملی کارروائی سماج مین ہر سماج کے دن ہوا کرے جسمین (الف) مطالعہ ستیارتھ پرکاش (ب) ست اپدیش (ج) ایک ویاکھیان ان مضامین کا (۱) ہرش سہت پریم لوروک آریہ بھائیون مین نمستے شبد کہکر ملنا۔ (۲) نفاق کے نقائص اور اتفاق کے فوائد۔ (۳) دہرم پستکون اور دہرم اخبارون بجائے اور فضول کتابون اور اخبارون مثل پیسہ اخبار وغیرہ پڑہنے کی تحریک۔ (د) آخر ہون کرکے سماج سماپت کرنا یہ امور ضرور بلا ناغہ ہونے چاہیئین۔

۳ - پھر وہان آریہ سماج جب کبھی دیکھے ہین کہ انکی سماج کے ممبرون مین پریتی بہاؤ (محبت) آپس مین نہین
تو بذریعہ ویاکھیان محبت کے فوائد ممبران کے ازسرنو گوشگذار کرنا اور انکے چال چلن پر نظر رکھنا۔

۴ - اپدیشک لوگ برابر ہر سماجون مین دورہ کرکے غافل ممبران کو خواب غفلت سے بیدار کرتے رہین
کیونکہ گو سوامی جی نے جگا دیا ہے مگر افسوس ہم لوگ ایسے بدقسمت ہین کہ ہماری نیند جن اُن بچون کی طرح
ہے جنکو انکے باپ نے جگا دیا ہے مگر اونگھ (غنودگی) مین اسقدر متوالے ہین کہ خوف ہے پھر نہ سو جاوین

۵ - سماجون مین ہر جگہ کافی ذخیرہ دھرم پستکون اور اخبارون کا رہے اور یہی نہین بلکہ ہر ایک ممبر کو کوشش
سے اخبارات اور دھرم کتابون کے مطالعہ کی طرف راغب کیا جاوے۔ ہر ایک ممبر کو ایک طلب ایک ایک ہفتہ
کے لئے ایسی مفید کتابین اور اخبار سماج سے باری باری سے دیا جاوین تاکہ ایسی کتابون وغیرہ کے دیکھنے سے
انکے خیالات عمدہ رہین یا تبدیل ہو کر راہ راست پر آوین۔ کیونکہ خیالات کی تبدیلی ہی خاص امر ہے۔

۶ - ہر سماج مین آریہ سندیش آیا کرے اور انہین اسی طرح کے مضامین برابر شائع ہوتے رہین تاکہ لوگون
کے خیالات اس جانب مبذول رہین۔

۷ - آریہ سندیش اپنا مفید کالم اپنی ہستی تک جاری رکھکر ہر ایک دل مین اپنی خریداری کی خواہش پیدا
کرے تاکہ وہ لوگ جنکو اپنے دھرم کا گیان نہین ہے اسی حیلہ سے اسکو خرید کر دھرم کے مضامین سے فائدہ اٹھا سکین

اکثر احباب پیسہ اخبار اور اور سلکی اخبارات صرف انہین دو ایک وجوہات سے خریدتے ہین اور اپنے
دھرم کے اخبارات کی طرف توجہ نہین کرتے۔ مفید کالم سے میری مراد ہے عام مفید مطلب اور کار آمد باتین
مثلاً طرح بطرح کے مربع بنانیکی ترکیب۔ متفرق کھانے بنانے۔ سبزی پھلواڑی لگانے وغیرہ کی ترکیب۔
بیماریون کے عام چھوٹے چھوٹے مفید مجرب نسخہ جات وغیرہ۔ (اس کالم کے لئے وقتاً فوقتاً آریہ سندیش کو
مین خود مدد دینے کے لئے تیار ہون)۔

میرا خیال ہے جیسا کہ مین پیشتر بیان کر چکا کہ سماج کے نیمون کی پوری پوری تعمیل نہ ہونیکی ہی وجہ سے
یہ خرابی واقع ہے۔ آجکل نصف سے زیادہ ممبران آریہ سماج ایسے ہین جو برائے نام ممبر ہین اور نام کے
آریہ ہین۔ سماج کی برسون شکل نہین دیکھتے۔ پھر بھلا انہین محبت کیونکر پیدا ہو۔ انکے دل روشن کیونکر
ہون۔ انکے خیالات کیونکر سنبھلین۔ جیسے تھے ویسے ہی ہین۔ صرف فرق یہ ہے کہ انکا بھی نام رجسٹر
سماج مین درج ہے۔ انہین شوق پیدا کرنا۔ اصلاح کرنا ہمارا کام ہے۔ جو اس طرح ہو سکتا ہے کہ بذریعہ
کتابون۔ اخبارون یا زبانی انکو دھرم ویاکھیان دیا جاوے۔ جب وہ خود سمجھنے لگین گے اور آریہ سماج
کے نیمون کے مطابق کرنے لگین گے خود بخود آپس مین محبت اور پریتی پیدا ہو جائیگی۔ کیونکہ جب

اسقدر محبت پہلے آپس مین تھی اُسکی وجہہ یہی تھی کہ نیمون کے مطابق کارروائی برابر کرتے تھے مین تو یہی کہونگا کہ سماج کے اصولون کی ٹھیک طور سے پابندی کرنا کرانا ہی ضروری ہے۔ اسی سے کل خرابیان جو آئے دن دکھلائی دیتی ہین خود بخود نیست و نابود ہو جائینگی۔ اگر ہر سماج کوشش بلیغ سے سوامی جی کے نیمون کو ٹھیک طور سے پالن کرنا کرانا شروع کر دے تو کسی نئی ترکیب کی ضرورت نہ ہوگی۔ پر میشر ہماری مدد کرین۔

راقم آریہ سیوک کرپی سکسینہ سب پوسٹ ماسٹر بار لوگنج منصوری

پریہہ ور دہاشے ایڈیٹر آریہ بندہو جی۔ نمستے۔ رسالہ آریہ بندہو ماہ جنوری ۱۹۱۰ء مین (کس طرح آریہ سماج ہر دلعزیز بن سکتا ہے) اِس مضمون پر آریہ بھائیون سے رائے دریافت کی گئی تھی۔ مین بھی اپنی رائے ناقص کے موافق کچھ عرض کرتا ہون۔ اگر مناسب و پسند خاطر ہو درج رسالہ فرما کر او تساہت کیجئے۔

(۱) جملہ آریہ بھائیون کو عملی زندگی بسر کرنیکی کوشش کرنا چاہئے۔

(۲) آریہ سماج ایک ایسا فنڈ قایم کرے جس سے آریہ بھائیون کو اُنکی شادی و غمی و دیگر ضروریات پر ایک مقررہ رقم سے مدد دیجایا کرے (جس طرح کہ کنجپورہ ضلع کرنال مین کمیٹی مفید عام ایک خان صاحب کے اہتمام سے قایم ہے)۔

(۳) ہر ایک آریہ سماج مین ایسے رجسٹر تیار رہین جس سے شادی بیاہ کے واسطے لڑکی لڑکا باسانی دستیاب ہو سکے۔

(۴) حتی المقدور آریہ بھائی اپنے بیکار تلاشی روزگار آریہ بھائیون کو برسر کار کرنیکی کوشش کیا کرین۔

(۵) امیر آریہ بھائی اپنے غریب آریہ بھائیون سے بروقت ملاقات سچی محبت اور خاطر مدارات سے پیش آیا کرین۔

(۶) ہر ایک آریہ سماج ایک ایسی سب کمیٹی بنادے جو مصیبت زدہ لوگونکی تکلیف دور کرے یعنی مدد کرے۔

(۷) آریہ سماجون مین تجارتی رشتہ قایم کیا جاوے اور ایک بینک جاری کیا جاوے جس سے بہت سے لوگ اُنکے فوائد سے واقف ہوکر اُس مین شامل ہون۔

(۸) سوالات دہنی کے فیصل کرنے کو ایک کمیٹی ماہرینِ پنڈتون کی مقرر کیجاوے کہ جس سے دہرم سمبندہی جملہ مسائل سطے ہوتے رہین۔ کیونکہ مسائل کے اختلاف نے آریہ سماج مین بہت بڑا نفاق پیدا کر دیا ہے۔

خاکسار مرلدہی لال سابق سیکرٹری آریہ سماج ڈاکخانہ جہان گنج ضلع فرخ آباد

آریہ سماج کو ہر دلعزیز بنانے کے اُپائے میری تُچھ بدھی مین مدّت سے یہہ ہین۔ آج موقع پر ظاہر کرنے کا اتفاق ہوا:-

(۱) سماجون مین نفاق دور ہو۔

(۲) بحث مباحثہ چھوڑ کر عمل کر کے دکھا دین۔

(۳) ہر صبح و شام سب بلکہ شہر کے کسی پر تشٹھا استھان پر سندھیا کیا کرین۔

(۴) سماجون مین گوڑہ مسئلون پر لیکچر و بچار کے سوائے مفید عام مسئلون مثلاً۔ استگفتاری۔ سندھیا۔ چوری۔ دغا۔ رشوت۔ دیر بہار۔ تن کی صفائی۔ آتما کا بل۔ ایشور پرارتھنا۔ برہم چریہ۔ گرہست وغیرہ وغیرہ پر وچار و لیکچر ہون جن پر سب مذہبون کا اتفاق ہے۔

(۵) سماجون مین ہَوَن بہت ہوا کرین۔

(۶) آریہ سماجین ہر ایک ہند و تیوہار کو ترمیم کر کے منایا کرین۔

(لکشمی چند راز جہلم)

شریمان ایڈیٹر صاحب آریہ ہند ہو۔ نمستے۔ آپکا پتر بلاشبہ دن دونی اور رات چوگنی ترقّی کر رہا ہی کیونکہ تمہین جہانتک کہ مین نے دیکھا ہے بیہودہ مضامین کی ویسے مار نہین ہوتی ہے بلکہ صرف ایسے مضامین ہی مندرج ہوتے ہین کہ جنسے درحقیقت شاریرک رمالنک اور آتمک اونتی کے سادھن مل سکتے ہین۔ مجھکو یہہ بات نہایت ہی دلپسند ہے کہ نرنرا حملون سے درگذر کر کے آپکی ترقّی کا خیال کیا جاوے کیونکہ وستو مین جبتک کہ کوئی شخص اپنی ترقّی نہین کر سکتا تب تک اُسکی تحریر و تقریر اور قلم اور زبان مین جادو کا سا اثر پیدا نہین ہوتا اور جس سوسائیٹی کے میمبرون مین یہہ مادّہ موجود نہین ہے اُنکا اپنی قوم و ملک کی ترقّی کا بیڑا اُٹھانا فعل عبث اور تضیع اوقات ہے۔ مجھکو منشی جوتش سروپ جی کا یہہ سوال بہت ہی پسند خاطر ہوا کہ کیا وجہ ہے کہ آریہ سماج کیساتھ لوگون کی ہمدردی کم ہوتی جاتی ہے اور کس طرح سے آریہ انسٹیٹیوشن ہر دلعزیز بنایا جا سکتا ہے یہی سوال ہے کہ جو ہر ایک خواہ آریہ سماج کے دل مین ہر وقت کھٹکتا رہتا ہے اور یہی سوال ہے کہ جسکے حل کرنے سے آریہ سماج روپی غنچہ کے کھلنے اور پھلنے پھولنے کی آشا کیجا سکتی ہے۔ اگر اس سوال پر پھر کچھ و مہہ نے بخوبی طور پر غور کر کے اُسکے حل کرنیکی کوئی سبیل نکالی تو ممکن ہے کہ آریہ سماج کا پودہ سرسبز نونہال باد مخالف کے زور پکڑنے سے اور اُسکی

سیرابی اور شادابی کی کوئی صورت نہ موجود ہونے سے کچھ عرصہ تک خشک ہو جاوے یا کم سے کم
سُنبل کا پیڑ دکھائی دینے لگے۔ مجھکو اِس سوال سے ایک خاص دلچسپی ہے۔ چُنانچہ مین بھی اِس معاملہ
مین خامہ فرسائی کرنے سے رُک نہین سکتا اور جو نتائج کہ میرے ذہن مین اور تجربہ مین آچکی ہین اُنکو
پبلک پر ظاہر کرنا اپنا فرض خاص سمجھتا ہون۔ پیارے ایڈیٹر صاحب آپ بخوبی جانتے ہین کہ اوّل تو یہہ
انسٹیٹیوشن خود غرض لوگون کی آنکھون مین خار بن رہا ہے۔ کیونکہ اُنہون نے صحیح یا خواہ غلط طور پر
اُسکو اپنی روزی اور قدر و منزلت کا دور کرنیوالا قرار دے رکھا ہے۔ لہذا اِسکے خلاف جون تون کرکے
بھی جھوٹے الزام لگا کر اور غیر واجب اور بیموجب اِتّہامون سے بدنام کرنا اپنا فرض مقدّم سمجھا ہوا
ہے۔ دویم جبکہ اِسکے ممبران یا اِسکی تعلیم سے صراحتًا یا کنایتًا کوئی فوائد حاصل ہونے سے نا اُمیدی
محسوس ہووے تو اُنکو لوگون کے بہکانیکا ایک اور بھی اچّھا موقع ملجاتا ہے۔ فی الحال بعض سماجون
کی عام طور پر کارروائی سوائے چند بھجن گا کر اور اُلٹے سیدھے لیکچر ہر ایک مذہب و ملّت کے خلاف پلیٹ
فارم سے سُنا کر سماج کا بیشمار وقت ضائع کرنیکے اور کوئی لابھ دایک اصول کی سدّھی متصوّر نہین ہے یہی
کارن ہے کہ نہ تو خود سماجکون کے دلون مین ہی دھرم کا سچّا پریم جم پڑتا ہے اور نہ سُننے والون کی
آتمائین ہی پرسن ہوتی ہین آپ لفظ بھجن کے پڑھنے سے متحیّر ہونگے کہ راقم نے کیا کھوٹا شبد مُنہہ سے
نکالا ہے لیکن اگر آپ اِس لفظ کی گہرائی تک پہونچین گے تو آپکو ثابت ہو جاویگا کہ مین نے ناواجب
اصطلاح استعمال نہین کی ہے۔ آپ جانتے ہین کہ بھجن اُسکو کہتے ہین کہ جسکے گانے سے ایشور کی استتی
پرارتھنا اور اُپاسنا پائی جاوے۔ پرارتھنا استتی اور اُپاسنا ہمیشہ پریم بھرے الفاظ مین ہوا کرتی ہے
نکہ ایسے شبدون مین کہ جنکے گانیوالون کو تو کچھ لابھ نہو بلکہ اُنکے دلون مین دویش بھاؤ کی جوالا پرگٹ ہو
اور سُننے والون کو رنج و ملال ہو کہ ہم ناحق کیون ایسی جگہ مین آئے۔ اِسلئے مین ایسے بھجنون کو بھجنون
کے نام سے پُکارنا آریہ سماج جیسی پوتر سوسائیٹی کا ہتک سمجھتا ہون۔ علاوہ ازین اب زمانہ کھنڈن
کا گذر گیا ہے لہذا یہہ وقت منڈن کا ہے اور دراصل منڈن سے ہی کھنڈن بھی ہو جایا کرتا ہے
مثلًا ایشور کو نراکار اور اجنما ثابت کرنے سے اُسکے ساکار اور اوتار دھارن کرنے کے مسئلون کا خودبخود
ہی کھنڈن ہو جاویگا لیکن برعکس اِسکے سامعین کو پتھر کے ساتھ سر پھوڑنیوالے اور سور مچھلی کی پوجا
کرنیوالے پکار پکار اور بارم بار کہنے سے اُنکی طبیعت کو اپنی طرف سے منحرف اور متنفّر کرنا ہے۔ آجکل عام
لوگ سماج مین جانا نہ صرف تضیع اوقات سمجھتے ہین بلکہ اپنا ہتک خیال کرتے ہین مین نے جہانتک
دیکھا ہے جو اثر پریم اور ہمدردی کا پڑتا ہے وہ نفرت اور دویش کا نہین پڑ سکتا۔ فی زمانہ آریہ سماج

ایک تو کریلا اور دوسرا نیم چڑھا بن رہا ہے اسلئے لوگون کو اسکے ساتھ مطلقاً ہمدردی نہین ہے۔ علاوہ ازین
ہمارے سماجون کی باہمی کاروائیان ہی نہ صرف غیر سماجکون کی حاضری کی ہی سدّراہ ہین بلکہ وے
لوگ ایسے انسٹیٹیوشنون مین برائے نام شمولیت کو بھی معیوب سمجھتے ہین جسوقت یہہ نازیبا سوال کلچرڈ
اور گھاس پارٹی کا درپیش آتا ہے تو خواہ مخواہ مُنہ چھپانے کو جی چاہتا ہے۔ اِسپر گلٹ اب پنڈت
بھیم سین جی کی علیحدگی نے چڑھا دیا۔ اِسلئے اے پیارے آریہ بھائیو آپ جنہون نے کہ اناڑیونکو آریہ
بنانیکا بیڑہ اُٹھایا ہے پہلے بنے ہوئے آریون کو اپنے سموہ مین سے نکالنے کی کوشش تو مت کرو
اُدھ پریم اور پریت سے ہر ایک سوال پر محض بغرض تحقیقات نہ کسی دُنیاوی اغراض کو مدنظر رکھکر آپسمین
ملکر بیٹھنے اور اپنے سدھارنیکا اوپائے سوچین۔ کیونکہ جبتک کہ اندرونی فساد رفع نہ ہو جائینگے تب
تک ہم انکے تفکرات سے نجات پانا اسمبھو اور جبتک کہ فضول تفکرات سے بریت نہ ہوگی۔ اندرونی ترقّی کے
وسائل سوچنا یا ذہن مین آنا ناممکن ہے۔ لہذا مین مفصلہ ذیل تجاویز سماجک اونتی اور غیر سماجک لوگون
کی آکرشن کرنے کی آپکی نذر کرتا ہون:۔

(۱) سماج مین کھنڈن کے مضامین والے یا جنمین کھنڈن کا اشارہ بھی ہو مثلاً گنگا نہائے کیا پھل
پائے یا ماتھے پر نہین ٹیکا تیرے ہندوپن کا وغیرہ وغیرہ بھجن ہرگز نہ گائے جاوین۔ بھجن کیول ایشور
کے گنون یا ویراگ وغیرہ کے گائے جاوین تا کہ لوگون کو اُنکے سُننے سے پریم بڑھے اور نفرت نہ ہو۔

(۲) کھنڈن کے مضامین اور سخت کلامی کا مادّہ سماج مین عام طور پہ دور کرنیکی کوشش کرنی چاہئے

(۳) کسی پستک مثلاً اوپنشد یا منوسمرتی اتہاسون مین سے چیدہ چیدہ حصص راماین اور مہابھارت
کی کتھا ضرور ہونی چاہئے۔ کیونکہ سب لوگون کو ایکبارہی گیان کی تعلیم نہ تو گرہن کرنیکی طاقت ہی
ہوتی ہے اور نہ انکا چت ہی اُسمین لگتا ہے چنانچہ مین نے ویدون کے پاٹھ کے وقت اکثر سماجکون
تک کو بھی غنودگی کی حالت مین دیکھا ہے۔ یہانتک کہ اُنکو وقت گذارنا بھی مشکل ہو جاتا ہے
اتہاسون یعنی پُرانے جیون چرترون کے ذریعہ سے بھی سادھارن منشون کو بہت کچھ گیان کا عملی
طور پر لابھ ہو سکتا ہے اور اُنکو دلچسپی بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔

(۴) عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ سماجک لوگ کسی ایسے شخص کے مرگ مین شامل ہونا تو درکنار بلکہ اُسکی
بیمار پُرسی کو بھی جانا ادھرم اور باعث شرم سمجھتے ہین کہ جسکا مرتک سنسکار ویدک ریتی سے ہونیکی اُمید
نہ ہو اور چونکہ یہی وقت ایسا ہوتا ہے کہ جسپر سچی ہمدردی اور سہایتا پرگٹ کرنے سے غیر بھی اپنا
بنجاتا ہے اور شمولیت نہ ہونے سے اپنا بھی غیر دکھائی دینے لگتا ہے۔ لہذا جہانتک ممکن ہو ہر

ایک کے رنج و راحت مین بلا تمیز اس بات کے کہ سنسکار ویدک ریتی یا سناتن ریتی سے ہوگا شامل ہونا ہر ایک آریہ بھائی کا دہرم ہونا چاہیئے۔ واضح رہے کہ ویدک ریتی کے سنسکار کی اڑ یا ندہکر جانا ورنہ نہ جانا۔ ایسا ہی برادری کی ضد کیسی بات ہے کہ جسکی نسبت آریہ سماج کی جانب سے متواتر نکتہ چینی ہندو سوسائیٹی پر ہوتی رہی ہے۔ چہ جائیکہ ہم خود اُسی عیب کے مرتکب ہون بشمولیت سے سماج کو بھی کچھ نہ کچھ لا بہہ ضرور ہوتا ہے۔

(۵) کٹھور شبدون کا استعمال یا عام لوگون یعنی غیر سماجکون کے ساتھ دویش بھاؤ بالکل نہ رکھا جاوے بلکہ ہر ایک شخص کو گمبھیرتا اور لیاقت اور پریم بھرے الفاظ مین اُسکی غلطی کے قائل ہولنے کے ذریعے اختیار کرنے چاہیئین۔ (باقی آئندہ)۔

(راقم کالی سرن از نینی تال)

کیا پردہ عورتون کیلئے ضروری نہین ہے؟

آریہ ہند ہو ماہ اکتوبر مین ایک مضمون نظر سے گذرا جو پردہ سسٹم کے خلاف مہلشے امیر چند جی ملقب بہ آریہ مسافر کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ گو اس سبجکٹ پر قبل ازین مختلف ذرائع سے بارہا بحث ہو چکی ہے جسکا کوئی عملی نتیجہ ظہور پذیر نہین ہوا یعنی تائیدی مضامین سے نہ تو وہ لوگ جنکے یہان پردہ نہین ہے عورتون کو پردہ مین رکھنے لگے اور نہ تردیدی دلائل سے جنکے یہان پردہ رائج ہے اُنہون نے اُسکو ترک کیا لیکن تاہم ہمارے قابل نامہ نگار نے چونکہ اخیر مین عام طور پر اسپر لکھنے کے لئے اجازت دی ہے کہ جو صاحب اس مضمون کو بُرا خیال کرین۔ نومبر کے آریہ ہند ہو مین لکہین تب معلوم ہو جائیگا کہ وہ کس لیاقت کے آدمی ہین۔ اسلئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھی اپنے لایق دوست کی بلند پروازی کی داد دیتے ہوئے کچھ اُنکے دلائل کی پڑتال کرین۔ اُس فقرہ کے جواب مین جسپر خط کھینچا گیا ہے یہ پہلے ہی عرض کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مین کسی لیاقت کا آدمی نہین ہون نہ کوئی اعلیٰ تعلیم یافتہ ہون نہ میری معلومات وسیع ہین۔ ہان اس بات سے البتہ مجبور ہون کہ اپنے کانشنس کی آواز کو روک سکون بس یہی ایک وجہہ ہے جسنے مجھے آپ جیسے لایق نامہ نگار کے مضمون پر باوجود اپنی کم لیاقتی اور عدیم الفرصتی کے بھی ریویو کرنے کے لئے آمادہ کیا۔

سب سے پہلے آپکا ہیڈنگ یعنی عنوان ہی ملاحظہ طلب ہے جسمین آپنے خود عورتون کیلئے مستورات کا لفظ استعمال کیا ہے جسکے معنی ہی پردہ نشین کے ہین۔ خیر یہہ ایک لفظی بحث ہے

جو دلائل دیئے گئے ہین اُنمین سب سے پہلی دلیل کا لُبِ لباب یہہ ہے کہ قُدرتی طور پر سب حیوان اور اُنکی مادہ ایک جیسی حالت مین رہتی ہین (مثال دیگئی ہے کہ) اگر کُتا۔ بندر وغیرہ ننگے رہتے ہین تو اُنکی عورتین (مادہ) بھی ننگی رہتی ہین۔ یہی مثال اگر انسان پر گھٹائی جاوے تو عورتون کو مردون جیسی حالت مین رہنا چاہیئے"۔

ہم اِس بات کی تحقیقات کیا چاہتے ہین کہ آیا یہہ تمثیل مکمل اور صحیح ہے یا نہین۔ نیچرل فلاسفی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی جنس کے نر و مادہ مین اکثر باتون مین قُدرتی طور پر باہم مطابقت نہین پائی جاتی۔ کیا بلحاظ اعضائے جسمانی اور کیا باعتبار طرز معاشرت کے۔ مثلاً انسانی طبقہ مین دیکھو مرد حجامت بنواتے ہین مگر عورتین نہین بنواتین وغیرہ وغیرہ۔ اِسی طرح بہت سی معمولی باتون مین فریقین کے طرز معاشرت مین ہمیشہ سے فرق معلوم ہوتا ہے۔ اعضا اور عادات و خصائل مین تو زمین و آسمان کا فرق ہے پس جب ایک ہی جنس کے نر و مادہ مین یہہ صورت ہے تو حیوانی طبقہ کے طرز معاشرت کو قدرتاً بنی نوع انسان پر گھٹانا کہانتک صحیح اور درست ہو سکتا ہے؟۔ میرے دوست کو واضح ہو کہ انسانیت اور حیوانیت دو متضاد تمثیلین ہین جیسے گرمی سردی اور زمین و آسمان وغیرہ وغیرہ۔ پس بندر اور بندریا کی جو تمثیل انسانی طبقہ مین مرد و عورتون کے ساتھ دیگئی ہے وہ میری رائے مین بالکل ناقص اور غیر مکمل ہے۔ ہان یہہ بتا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ برخلاف انسانی عورتون کے بندریا اگر اپنے مُنہ یا شرمگاہون کو نہین ڈھانپتین تو اِسکا کیا سبب ہے؟۔ واضح ہو کہ قُدرت نے حیوانون مین جو شہوت کا مادّہ رکھا ہے وہ خاص خاص مقررہ وقت پر متحرک ہوا کرتا ہے۔ باقی ایام مین وہ قُدرتی طور پر بالکل معطل رہتے ہین۔ مگر حضرت انسان چونکہ ہر وقت اِسپر قادر ہین اِسلئے برعکس حیوانون کے اُنکو اشد ضرورت ستر پوشی کی ہے۔ اب رہی یہہ بات کہ عورتون کو کیا ضرورت مُنہ ڈھانپنے کی ہے اِسکا سبب یہہ ہے کہ نوع انسان مین قُدرتاً صرف چہرہ ہی ایک ایسا حصّہ جسم ہے جو ہر ایک مین مختلف بناوٹ اور ہیئت کا معلوم ہوتا ہے پس انسانی طبیعتون کے فریفتہ یا متنفّر ہونیکا ایک یہی معیار ہے ورنہ دیگر تمام اعضاء ہر ایک کے قریب قریب ایک ہی طرح کے ہوتے ہین۔ مثلاً ایک کامی پُرش اگر اپنی بدصورت استری کو چھوڑ کر کسی دوسری حسین استری کی عصمت پر حملہ کرتا ہے تو اُسکا سبب بجز اِسکے اور کچھ نہین ہے کہ وہ اُسکے چہرہ کو زیادہ پسند کرتا ہے پس ثابت ہوا کہ چہرہ ہی محرّک شہوت یا دوسرے لفظون مین بنائے فساد معلوم ہوتا ہے اِسلئے اِسکی بے پردگی وبھچار کی تحریک کی پہلی منزل ہے اور اِسواسطے اِسکا غیر محرم سے چھپانا ضروری بلکہ اشد ضروری ہے۔ مردون کو

مثل عورتوں کے مُنھ ڈھانپنے کی کیوں ضرورت نہیں۔ اِسکا سبب یہہ ہے کہ قُدرتی طور پر بالعموم عورتیں مردوں سے زیادہ دلیر۔ جابر اور مطلق العنان نہیں ہوتیں۔ عام طور پر اُنسے زیادہ نازک ہوتی ہیں اور شرم بھی بہ نسبت مردوں کے کہیں زیادہ رکھتی ہیں۔ چُنانچہ عدالتوں میں کہیں نہیں دیکھا گیا کہ کسی عورت نے کسی مرد پر عاشق ہو کر اُسپر حملہ کر کے زنا بالجبر کیا ہو۔ اِس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مردوں کو مثل عورتوں کے مُنھ ڈھانپنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

دوسری دلیل کا خُلاصہ یہہ ہے کہ عورتیں چونکہ زیور وغیرہ سے اپنے کو آراستہ کرتی ہیں۔ اِسلئے مردوں کی نگاہ اُنپر پڑتی ہے لیکن اگر ایسا نہ کریں تو کوئی اُنکے چہرہ کو نہ پرکھے گا۔ کیونکہ کشش کے سامان زیور اور مصنوعی زیبائش ہی نہیں ہیں۔ گویا عورتوں پر فریفتہ ہونیکا سبب بجُز اِسکے اور کچھ نہیں ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ تحقیقات بھی صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو کوئی سبب نہ تھا کہ ضعیف العمر عورتوں کی آرایش مردوں کے دِل کھینچنے کے لئے پورے طور پر کافی نہ ہوتی۔ پس اب ہمکو اِس بات کا پتہ لگانا لازم آیا کہ بالآخر وہ کیا سبب ہے جس سے مردوں کی نگاہ بالعموم عورتوں پر پڑا کرتی ہے۔ مشاہدہ بتلاتا ہے کہ شباب ایک ایسا وقت ہے جسکے آتے ہی قُدرت ایک عجیب کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ چہرہ پر ایک نرالی قسم کا رنگ و روغن اور تر و تازگی۔ آنکھوں میں مستانہ نگاہیں طبیعت میں ایک پُرجوش اُمنگ۔ باتوں میں بھولاپن۔ غرضکہ تمام حرکات و سکنات میں ایک ایسی دلفریب وضع پیدا ہو جاتی ہے جو قُدرتی طور پر فریقین کے دِل کھینچنے کے لئے مقناطیسی اثر کا حکم رکھتی ہے پس مرد و عورتوں کے باہمی مُحبت کا ایک یہہ زبردست قُدرتی سبب ہے نہ کہ زیور وغیرہ مصنوعی فروعات۔ چُنانچہ ایک شاعر نے بھی کیا خوب لکھا ہے۔ (باقی آئندہ)۔

شری یت ایڈیٹر مہاشے۔ نمستے۔ براہ نوازش مندرجہ ذیل غزل کو اپنے اخبار کے قیمتی کالموں میں استہان دان دیکر راقم کو ممنون فرمائیے گا:۔

غزل

خواب دُنیا کو سمجھ اے یار تو
پھول ہو کر سب کے سر پر کر جلوس
اژدہائے نفس کو جیتا نہ چھوڑ
دیدۂ دِل اِک نظر میں ہو بصیر

چھوڑ دے غفلت کو ہو بیدار تو
مت کھٹک آنکھوں میں مثل خار تو
وید کے منتر سے من کو مار تو
گر کسی سجن سے آنکھیں چار تو

خواہشین ہین زور پر جھنک تری	زیر گردون ہے بحال زار تو
ہوش مین آئین ابھی یہ دس حواس	دہرم کے دس لکشنون کو دہار تو
اے ہوس مین ہون تہ احلقہ بگوش	اور ہے بیر سے گلے کا ہار تو

ق

پائیگا بیٹک اگم کی تو خبر	اور جا پہونچے گا دسوین دوار تو
سادہنون کی بس لگا دے ریل پیل	باندہ دے ابہیاس کا اک تار تو
میری لغزش کا نہین کھلتا ہے بھید	ہے جگت بہکیات سر و آدہار تو
درحقیقت ہین مجسم اندہکار	جو یہ کہتے ہین کہ ہے ساکار تو
بحر ہستی اور یہ کاغذ کی ناؤ	ہوچکا شہر یاسئے نادان پار تو

راقم نیازکیش جے رام شرما جگرانوی

ویدوکت غزل ازجناب ف ا

سید کی تصانیف کو گر دیکھ رہے ہین	اسلام کا ہم زیر و زبر دیکھ رہے ہین
دین کیون نہ سماجونکو کلپ برکش کی پدوی	دہرم او نتی اُنکا ہی ثمر دیکھ رہے ہین
پہونچا دو دہنی وید کے ادیوگ سے جلدی	امریکہ تو اسکی بھی ادہر دیکھ رہے ہین
گھر لوٹے لئے جاتے ہین سب آنکھ بچا کر	اے آریہ گن آپ کدہر دیکھ رہے ہین
اُپادیشک نے سوامی کی ہی لاکھون کو جگایا	بجلی ہے سوا اُسکا اثر دیکھ رہے ہین
تھا آریہ ورت ایک زمانہ مین تو یکتا	اب حال تر الوزع و گر دیکھ رہے ہین
جو رسم اوید کہ ہین اُنہین چھوڑ دین جلدی	سب ہمکو حقارت کی نظر دیکھ رہے ہین
ہونے لگی مریادا سویمبر کی بھی قایم	باقاعدہ کنیاؤن کے بر دیکھ رہے ہین
سوامی کی طرح کوئی نہین تارک دنیا	ہم غور سے پھ کر کے نظر دیکھ رہے ہین
قربانئے پھر دہرم ترقی کرے کیونکر	ہر شخص کو جب تابع زر دیکھ رہے ہین
سست دہرم کیجانب نہین کرتے ہین توجہ	شاعر جو ہین مضمون کمر دیکھ رہے ہین

کب تک نہین کھلنے کا بھلا قفل گرد گل
مدت سے فدا جانب در دیکھ رہے ہین

مفید اور کارآمد باتین

چونکہ یہ مضمون ہمکو اس دفعہ دیر لبعد ملا اسلئے اپنی اصلی جگہہ کی بجائے مراسلات مین درج کیا گیا

(چھاپہ کی سیاہی) چھاپہ خانہ مین جو سیاہی کام مین آتی ہے جس سے کتابین وغیرہ چھاپی جاتی ہین وہ صرف دو چیزون سے تیار ہوتی ہے۔ ایک رنگت دوسری وارنش ہندوستانی لوگ جو لیتھو کے چھاپہ خانہ مین عموماً سیاہی کام مین لاتے ہین وہ صرف السی کے تیل اور کاجل سے تیار کرتے ہین۔ لیکن یہ اچھی نہین ہوتی۔ اسی لئے ہندوستانی کام عمدہ نہین چھپتا۔ یورپ مین چھاپہ کی سیاہی بہت ہی بڑھکی تیار ہوتی ہے۔ ہم وہی ترکیب اور نسخہ لکھتے ہین جس طرح ولایت والے تیار کرتے ہین۔

(چھاپہ کی سیاہ روشنائی) سرسون کے تیل کا نہایت عمدہ اور صاف کاجل ¼ ۱ چھٹانک عمدہ ولایتی نیل ½ چھٹانک۔ بالسم کوپیو ۱۴ چھٹانک۔ صابون ½ ۱ چھٹانک۔ ان سبکو ملاکر بہت ہی باریک پیسنا چاہیئے۔ پتھر کی سل بٹے سے اچھی پس سکتی ہے۔ جب ایسی باریک ہوجاوے کہ انگلیون مین ملنے سے کاجل نیل وغیرہ مین ریزے بالکل معلوم نہ ہون تب چھاپنے کے کام مین لاوین یہ سیاہی چھاپہ خانہ کیلئے اعلیٰ درجہ کی ہے۔ اس سے نہایت عمدہ اور صاف چھپتا ہے۔

(چھاپہ کی نیلی سیاہی) اوپر کے نسخہ مین سے کاجل نکال ڈالو۔ بجائے کاجل کے اتنا ہی وزن نیل ملاکر خوب باریک پیسو۔ بڑی خوشرنگ نیلی سیاہی تیار ہو جائیگی۔

(چھاپہ کی سرخ سیاہی) مذکورہ بالا نسخہ مین بجائے کاجل کے شنجرف ملانا چاہیئے لیکن وزن مین شنجرف کاجل سے زیادہ ملانا پڑتا ہے تاکہ سرخی اچھی تیز رہے۔ بجائے شنجرف کے اگر کرم دانہ ملایا جاوے تو نہایت شوخ رنگ کی سرخ سیاہی تیار ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر سبز سیاہی بنانی ہو تو نیل اور ہرتال کو خوب باریک پیسکر بالسم کوپیو کے روغن مین ملاوین اور چھاپنے کے کام مین لاوین۔

اطلاع لبغرض آگاہی خاص و عام

ہمارے پاس جناب نائب سیکرٹری گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی کی چٹھی نمبر ۸۰ کے ساتھ یہ اطلاع لبغرض اشاعت موصول ہوئی ہے کہ ملکہ معظمہ مرحومہ کی یادگار سے متعلق فنڈ کے چندہ کی فراہمی مین سہولیت کرنیکے لئے گورنمنٹ کی جانب سے یہ احکام نافذ کئے جارہے ہین کہ صوبجات متحدہ

کے تمام ضلعون کے خزانون سے انتقامی رسیدین بغیر کٹوتی کے فنڈ مذکور کی انتظامی کمیٹیون کے سکرٹری صاحبان کے نام جاری کر دیجایا کرین۔ اِن انتقامی رسیدون کا زر بصورت اُسکے اضلاع ممالک مغربی و شمالی سے متعلق ہونیکے مسٹر ایچ این۔ رابرٹ جی۔ ایس الہ آباد جائنٹ سیکرٹری فنڈ مذکور کی جانب سے الہ آباد کے ایجنٹ صاحب بنک اوف بنگال وصول کرینگے اور جو رسیدین اضلاع اودہ سے متعلق ہونگی اُنکا زر مسٹر سی۔ ایس۔ برتھوڈ صاحب کی طرف سے جو کہ اودہ کے فنڈ مذکور کے جائنٹ سیکرٹری ہین لکھنؤ والے ایجنٹ صاحب بنک اوف بنگال وصول کرین گے۔

ریویو

گیان بھجن آدی ایک بھجنون کی پُستک کو ہمنے مطالعہ کیا۔ اُسمین چودھری گھیسارام کے بنائے ہوئے بڑے موثر اور قابل تعریف آریہ دہرم انکول ۶۵ بھجن درج کئے گئے ہین جو کہ تمام سماجک بھجن منڈلیون مین گائے جانے کے یوگیہ ہین۔ اِس کتاب کو لالہ کدارناتھ آریہ بکسیلر بازار بزازہ ہٹنے چھپوایا ہے۔ ناگری ٹائپ مین شدہ چھپی ہوئی رایل سایز چھوٹی تقطیع کے ۶۲ صفحہ کی کتاب ہے قیمت ۱ ہے۔ شائع کنندہ سے مل سکتی ہے۔

ایک نظر ادھر بھی

آپکے متر نے اپنے کُتب خانہ مین مختلف جگہون سے جو کُتب جمع کی ہین وہ بڑے بڑے لایق اور مشہور مصنفون کی تصنیفات ہین اور ہر علم و فن کی اُردو۔ ناگری۔ انگریزی مین کُتب موجود ہین اِن کتابون کی قیمت کم کرکے لکھی گئی ہے۔ کُتب اُردو۔ جو ہر فنون یعنی کاریگری کا منبع قیمت ۱۰ر۔ جوہر حرفت ۸ر رسالہ فن صنعت ۸ر رسالہ مسمریزم ۱۲ر عجائب نگار ۱۲ر عطر فلاسفہ ۸ر مخزن علاج جوانی ۱۰ر فرسنامہ رنگین ۱۲ر کلنکی اوپران ۱۰ر نغمہ ستار ۸ر قانون تعزیرات ہند ۸ر ستیارتھ پرکاش اُردو ۱۲ر منوسمرتی ۱۲ر اُردو مہابھارت کے پرب۔ آدی پرب ۱۱ر سبھا پرب ۶ر بن پرب ۱۴ر کرن پرب ۹ر آشرم پرب ۹ر بھیشم پرب ۱۴ر کپٹ درپن آئینہ بھاگوت ۲ر ویدک سدہانت ۴ر شہید گنج ۵ر ناول رامائن کا ۵ر کتا پچیسی ۲ر ناول پاکدامن ۴ر ناول دلادیز ۱ر طریق معاش ۳ر ویدمت کھنڈن ۱ر سبھا پرشن ۲ر ورن سیتہا ۲ر بھارت بلاپ ۱ر تمام ہی شیدہ (مورتی پوجا کھنڈن) ۴ر زبدۃ لغت کوئین مصنفہ

الکھ دھاری ۳ر۔ الکھ امولا ترجمہ یوگ وششٹ مصنفہ ایضاً عہ سفرنامہ برہمالہ ۳ سفرنامہ نیپال
۵ر۔ تاریخ اجر کرراجہ رمی ۵ ر۔ سماج درشن ۲ر۔ کُتب ناگری۔ سنار سیا بدھی یوگا نوسار عہ
بال اُپکاری سنکھ ہشا ۱۲ر۔ سبھا پرستن ۴ر۔ بھجن پشپاولی ۴ر۔ بھجن ہری لیش گائن ۱۲ر۔ قرن تماشنی
۴ر۔ جوتش درشن ۲ر۔ بیوہار درپن ۲ر۔ استری سبودھن لہ۔ استری سکشا کی تینون کتابین
مصنفہ ڈاکٹر راجیندر دیو ۱۰ر۔ دان کرن بدھی ۲ر۔ کوش بندو ۴ر۔ بھاشا کوش جسمین ہزار
سنسکرت الفاظ بھاشا کے ہین ۳ ر۔ ہوج پربند سار ۵ر۔ نثر ادھ دلویک ۱ر۔ استری سکشا
(پتی پرت دھرم) ۲ر۔ گرہ جبہ رکھشا ۸ر۔ سنسکرت کی چارون پستکین ۱۰ر۔ منوسمرتی بھاشا ٹیکا
تلسی رام ۴ر۔ زیادہ کتابون کے نام اور قیمت ہمارے بڑے سوچی پتر مین منگوا کر دیکھئے۔ جو
پوسٹ کارڈ آنے پر مُفت ارسال کیا جاتا ہے۔

المشتہر آپکا داس کدارناتھ گپت آریہ بُک سیلر بازار بزازہ میرٹھ

سماجک خبرین اور عام خبرین

اَنند سماچار۔ شریان مہاشے سمپادک جی نمستے۔ کرپا کر کے مضمون ذیل کو اپنے رسالہ مین چھاپ دیجئے۔ جب سے شریان پنڈت گنگادت جی شاستری گروکل سکندر آباد مین آئے ہین تب سے گروکل کی ترقی مسلسل ہو رہی ہے۔ اب پنڈت گنگا سہائے جی کو شادہ کش دیوٹہ والون سے جنہون نے پہلے ایک بڑی بھاری زمین جسمین کئی مکان معہ پختہ کنوئین کے بنے ہوئے ہین دان کی تھی بلکہ جنکی خاص کوشش اور انیہ بہت سے مہاشیون کی امداد سے اسوقت تک گروکل چل رہا ہے۔ اب ودیارتھیون کے لئے ایک عمدہ مکان بہت لمبا جسمین گروکل کے ودیارتھی اپدیشک کلاس سے

علیحدہ رہین گے اور جو کہ قریباً ایک ہفتہ مین بالکل بنجائیگا اور ایک پختہ یگیہ شالا بھی اپنے خرچ سے بنوانا شروع کر دیا ہے۔ اگر اسیطرح اور مہاشے بھی امداد کرتے رہین گے تو پرماتما کی کرپا سے یہ گروکل جو شری ۱۰۸ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی کے بنائے ہوئے اسکیم کے قریب قریب موافق چل رہا ہے اُنکی منشاؤن کو پورن کرنیکا سبب ہوگا۔ اوکت پاٹھ شالا کے پورب دور تمان نیمون مین کچھ سری ورتن بھی کیا گیا ہے جنکی مختصر تفصیل ذیل مین درج ہے:۔
(۱) ودیارتھیون کا بھوجن گیہون کی روٹی دال ساگ وسمہ الونکول چاول آندی دوپہر کو معتدی

دال شاک شام کو گھی ودلون وقت مین قریباً
چھٹانک بھر اور یہ پرتیک ودیارتھی کو آدہ سیر دودھ
سایںکال کو دینا نشچت ہو چکا ہے۔ تتہا سمہ سمہ
پر بھوجن وستے مین کچھ وشیشتا بھی کیجاتی ہے۔
یتہا حلوہ کھیر وغیرہ۔ (۲) سمہ سمہ کے لبستر
ودیارتھیون کو دیئے جاینگے اتیادی۔ (۳)
پیٹھن ودہی۔ ادہیاپک تین ہونگے۔ ایککا کام ودیارتھیون
کو گنت ودیا سکھلانا تتہا شاریرک بل وردھی کے
لئے دونون سمہ مین ایک ایک گھنٹہ ویایام (کسرت) کرانا۔ دوسرے کا ودیارتھیون کو پورن ریتی
سے ویاکرن پڑہانا تتہا بھاشا سے سنسکرت
انوباد تتہا دہرم سمبندہی۔ اُتم اُتم اشلوک اور
دہرم شکشا۔ تیسرے کا ودیارتھیون کے لوگیہ
ہونے پر انہو اادانیم کال مین جو لوگیہ ودیارتھی
اوپستھت ہین اُنکو درشن آدی پڑہانا اور ایک
منیجر تتہا چھ کرمچاری ہونگے۔ چار اسوقت موجود
ہین۔ اب آپ سمجھ سکتے ہین کہ پچاس ودیارتھی
رکھنے مین ہمین کتنے خرچ کی ضرورت ہے اسکا
اندازہ کیا جاوے تو قریباً چار سو روپیہ ماہواری
سے کم نہ ہوگا۔ اِسکے چلانیکا بار ایک یا دو آدمی
نہین اُٹھا سکتے۔ اِس برہت کاریہ کے
لئے جتنے سہائتا کی آوشیکتا ہے اُسکا انومان
بُدہی مان لوگ سوئم ہی کر سکتے ہین۔ یہ بھی یہان
آپکو نشچت کرانا آوشیک پرتیت ہوتا ہے کہ پاٹھشالا
سے نکلنے کے بعد ہی سبھا نے اپنے ادہکار جمائے ہیں

ایسے تین ودیارتھیون کو جنکو کمیٹی اور ادہیاپک
لوگیہ (ہونہار) سمجھین اُنکو بنارس کے ہی پاٹھشالا
مین پرویشٹ کیا جاوے۔ تدانوسار کچھ ودیارتھی
پرویشٹ کیے گئے ہین اور کچھ کیے جاینگے۔
انکے اتیرکت جن لوگیہ ودیارتھیون کے ماتا پتا
پرویشٹ کرانا چاہین اُنکے لئے ادھکت سبھا دوارا
ادہک خرچ ہونے پر بھی کیول پانچ روپیہ ماسک
لینا سویکار کیا ہے۔ جو مہاشے اولکت نیما نوسار
پرویشٹ کرانا چاہین اُنکے پرارتھنا پتر ۵ اپریل
سنہ ۱۹۰۱ء تک ادکت سبھا مین آجانے چاہئیین
اور پرارتھنا پتر مین لڑکے کی آیو وغیرہ آدی
بھی لکھی ہو۔ سوائے اِسکے لڑکے کی سگائی وغیرہ
نہ ہونا لازم ہے لیکن پاٹھشالا مین چار روپیہ
ماہوار دیکر شادی شدہ ودیارتھی بھی داخل ہو سکیگا۔ کمیٹی کے سبھیون کا یہ بھی
وچار ہے کہ ایک گروکل سا چارنام کا ماسک پتر
یہان سے نکالا جائیگا جس سے کہ آپ لوگون
کو گروکل سمبندہی سماچار ملتا رہا کرینگے
راقم کرپا کانکشی پنڈت پال کرشن سیکرٹری
گروکل پاٹھشالا ریلوے اسٹیشن سکندر آباد ضلع بلند شہر
پنڈت امین چند اپدیشک بابو نند کشور انگلو ویدک
کالج لاہور دو اپدیشکون دو ویاکھیان اَجگ حاضری
دونون ویاکھیانون پر نہایت خوش ہوئے اور پرتھی
اثر بہت اچھا ہوا۔
ڈیرہ بابا نانک مین پنڈت امین چند کے دو

ویاکھیان ہوئے۔ یہ سماج ابھی ستھاپت ہوئی ہے۔ پنڈت لیکھرام اور حکیم راد ہاکشن سماج میں بڑے پریم سے کام کرتے ہیں اور داونشا ہی ممبر ہیں۔ پرماتما اُنکے کام میں سہاتا دیں۔

لاہور آریہ سماج نے مبلغ ایک سو روپیہ نقد بابت وشالش اور دیوالی فنڈ آریہ پرتی ندھی سبھا کی مدد میں دیا۔

فیروز پور۔ آریہ سماج نے آریہ پرولنیک پرتی ندھی سبھا پنجاب کی امداد میں مبلغ دس روپیہ اسال کئے ہیں۔ جسکے واسطے سبھا آریہ سماج فیروزپور کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

بمبئی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۱-۲۲-۲۳ اور ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۰۱ کو ہوا۔

شمار لگایا گیا ہے کہ دُنیا کی آبادی میں بالمقابل ۱۰۰ امردون کے ۱۰۰۹ عورتیں ہیں۔ مشرقی سائبیریا کے لاڑ اعظم کلکتہ کے تمام بُدھ دہرم کے مندرون کا درشن کرکے سیام کو چلدئے۔

گریٹ برٹن میں اب آدمی کی محنت کا کام دُخانی کلون سے لیا جاتا ہے۔ یا یون کہو وہان کے تین کروڑ آدمیون میں سے ایک آدمی ۴۳ مزدورون کا کام کرتا ہے بھلا پھر وہان کے لوگ کیون آسودہ حال نہ ہون۔

کلکتہ میں پلیگ پھر زور پکڑ رہی ہے۔

نائب تحصیلداری پنجاب کا سالانہ امتحان لاہور اور دہلی میں ۱۹ تا ۲۰ اپریل کو ہوگا۔

لارڈ نارتھکوٹ صاحب گورنر بمبئی دورہ پر نکلے ۵ اپریل کو دہارواڑ پہونچینگے۔ ۹ اپریل مہابلیشور میں واپس۔

۲۰ فروری کو منشی بھگوانداس صاحب مدرس موضع کریٹھرا کی پتری بی بی دیاوتی کا بواہ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ یہ پتری جسکی عمر قریباً ۱۶ سال کی ہوچکی ہے اپنے دہرم پر درڑھ وشواس رکھنے والے پتا منشی بھگوانداس جی کی اچھا انوسار میرٹھ کنیا پاٹھ شالا میں شریمتی جوالا دیبی جی سے جنکے پراوپکاری جیون نے ہزارون استریون کو سدہار دیا ہے ویدک دہرم کی سکشا پاتی رہی۔ منشی جی کے بُلانے پر شریمان ڈاکٹر رامچندر صاحب ورما اور لالہ لوڈر مل جی کریٹھرا میں تشریف لیگئے۔ تمام گاؤنکے لوگون نے اس ویدک سنسکار کو

۴

دیکھا اور پرسن ہوئے۔ اگلے دن یعنی بُدہار کے روز پانچ آدمیون کا یگیوپویت کرایا گیا۔ سنسکار کے کرانیوالے ایک پنڈت جی مہاراج اور لالہ لوڈر مل جی تھے۔ شریمان ڈاکٹر رامچندر صاحب ورما نے پرشنار تھ پر ایک بڑا ہی منوہر اور سُننے کے قابل ویاکھیان دیا۔ انتر بہت اچھا رہا۔ منشی بھگوانداس صاحب لڑکی کے پتا نے پانچ روپیہ پتری پاٹھ شالا میرٹھ کو دان دئے۔ یگیوپویت دہارن کرنیوالے پانچ اصحاب نے ملکر ۲۸ روپیہ دان دئے جو حسب ذیل فنڈون میں تقسیم کئے گئے پتری پاٹھ شالا میرٹھ ۔ ڈی اے وی کالج

لاہور ، ندر یتیم خانہ بریلی ۶ - آریہ سماج پرانا قلعہ ۶ -
گرد کل سکندر آباد دھرم سنسکار کرتا پنڈت کو ملے -

چودھری راج سنگھ رئیس ٹپڈت کے بھتیجے
کی برات مین شامل ہونے کیلئے جیسا کہ چودھری
صاحب نے ایک پتر دوارا شریمان ڈاکٹر رامچندر
صاحب ورما کو لکھا تھا ڈاکٹر صاحب - بابو پی -
آر ورما اور پنڈت چندر بھان شرما کو ہمراہ لیکر
ٹھیک برات کے ساتھ موضع کستھری مین جو کہ میرٹھ
سے سات آٹھ کوس کے فاصلہ پر ہے پہنچ گئے -
چونکہ لڑکی والے پورانک خیالات کے لوگ تھے
اسلئے باوجود بہت کچھ سمجھانے کے بھی اُنہون نے
پورانک ریتی کو چھوڑ کر بواہ کرنا منظور نہین کیا مگر
شریمان چودھری راج سنگھ جی نے جنکی دان شیلتا اور
دھرم بھاؤ سے تمام سماجات انسٹیٹیوشنون کو عموماً
اور میرٹھ کنیا پاٹھ شالا کو خصوصاً مدد ملتی رہتی ہے
برات مین ایک جلسہ کر کے دیا کھیان کرا ہی دیئے
پہلے پنڈت جی نے اپاسنا کرائی - بعدہ شریمان
ڈاکٹر رامچندر ورما نے کوریتیون کے کھنڈن پر
ایک اتی اتم ویاکھیان دیا - اسکے پیچھے پی - آر
ورما نے کنیا پاٹھ شالا میرٹھ کیلئے اپیل کی جسپر
شریمان چودھری راج سنگھ و دیگر براتیون کے دست
کرم سے ۴۲ روپیہ چندہ جمع ہوا - اُنہین سے
۲۰ روپیہ پاٹھ شالا میرٹھ کو دیئے گئے اور ۲۲ روپیہ
ڈی - اے - وی کالج میرٹھ کو - ہم چودھری
راج سنگھ جی کو اُنکے اس پریشرم کے عیوض

دہنیاد دیتے ہین - اوم شم -

لاہور کے جلسہ یادگار مین قریب ۴۰ ہزار روپیہ ہوا
نواب فتح علی خان صاحب قزلباش کا ... ہے -

حضور قیصرہ معظمہ کی یادگار کیلئے دہلی مین بھی
ایک جلسہ بصدارت کمشنر صاحب ہوا - ۱۳۶ ہزار جمع -

پنجاب یونیورسٹی کے سابق ڈاکٹر سٹائن صاحب
وسط ایشیا کے نواح ختن مین تحقیقات کھنڈرات
مین کامیاب ہین -

بودھون کے مکانات ڈھیر سے پائے ہین
مندر سائم کھدوائے - ریگستانی طوفانون مین
بستیان دفن ہا ہین -

حضور نواب صاحب بہاولپور کے لئے پنجاب
یونیورسٹی نے خاص امتحان انٹرنس لینا قرار دیا
ماہ جولائی آئندہ مین ہوگا - آپ راجکمار کالج لاہور
مین پڑھتے ہین - یہی اکیلے امتحان دینگے سوالات
انٹرنس کی لیاقت کے ہونگے - بطور عزت ہے
ممالک شمال مغربی مین عہدہ انسپکٹری پولیس
کے امتحان کے اُمیدوار کیلئے امتحان انٹرنس کی
قید عائد کی گئی - (عام)

چھبیسوین پلٹن سکھ کے دو سپاہی راولپنڈی
سے کچھ فاصلہ پر پکڑے گئے کہ ایک دیہاتی کو قتل و
کو مجروح کیا -

میسور مین جدید دیوان کا منصب کرشن مورتی کو
نہین ملا بلکہ کونسلر مسٹر ی ٹوہاس آئنگر کامیاب ہوئے

کلکتہ مین سراج الدولہ کے بلیک ہول کے مقام کو

تاریخی تقدس دیا گیا۔ یہان ۱۰۸ انگریز قید مین مر گئے تھے۔

مسٹر کاٹن صاحب چیف کمشنر بہادر کلکتہ سے آسام مین واپس آئے۔ آپکے رعایا پروره خیالات کی دہوم پڑ گئی ہے۔

فیروزپور کے دیہات لنگو دیوا اور پنڈوری کے باشندون کی بدعنوانی کیلئے ایک سال تک تعزیری پولیس رکھی گئی۔

کلکتہ مین طاعون ترقی پر ہے۔ بنارس مین بھی بھاری ترقی ہے۔ کوئی وارڈ خالی نہین۔

سیالکوٹ کے علاقہ ظفروال مین ۷ گانؤ طاعون سے آلوده پائے گئے ۳۳ فوتیان ہوئین۔ دوچند ترقی ہے۔

شنکر گڑھ۔ گورداسپور مین ۱۱ گانؤ مین ۴۴ کیس ۲۹ فوتیان ہوا نشہر جالندھر ۴ دیہات مین کیس ۱۶ فوتی ۴ تھین۔

۱۵ مارچ کو لندن سے خبر آئی کہ شاہ و ملکہ عالم پناہ معہ دیگر شاہی اہلِ خاندان کے پورٹسموتھ کو تشریف لے گئین۔

ہندوستان کی کل آبادی بروے مردم شماری کے ۲۹ کروڑ ۴۰ لاکھ پائی گئی۔ بجائے ۲۸ کروڑ ۷۰ لاکھ کے۔

برٹش قلمرو کی آبادی ۲۳ کروڑ ۱۱ لاکھ دیسی باستونکی ۶ کروڑ ۳۰ لاکھ طاعون اور قحط نے ترقی روکدی۔

بیگم صاحبہ بھوپال کو آرام ہے۔ انہون نے بھی اس فنڈ یادگار مین ۱۰ ہزار روپیہ بھیجا ہے۔

رسیدزر

ٹھاکر مولراج سنگھ موضع برل ضلع مظفرنگر۔	۸عہ
بابو شیام لال رانچوک فیض آباد۔	۸عہ
چودہری رام سہائے توگانگ۔	۸عہ
بابو پرشوتم نارائن فرخ آباد۔	۸عہ
چودہری بھگوان سہائے گوٹھنی۔	۶
بابو بنواری شنکر جمعدار حیدر آباد۔	۴ر
بابو بلدیو پرشاد فیض آباد۔	۱۲ر
بابو پورن چند اسٹیشن ماسٹر مظفرنگر۔	۸عہ
بابو بلدیو سہائے سابق سب اوورسیر موانہ۔	۱۲ر
بابو بالمکند سب انجنیر پنشنر دہلی۔	۵عہ
بابو الیشوری داس ایم۔ اے وکیل لاہور۔	۸عہ
بابو شیو بالک ہنر ماسٹر بلی پور۔	۱۲ر
ڈاکٹر بشمبر سہائے سہارنپور۔	۱۲ر
بابو بہادر سنگھ پنشنر ملٹری ورکس بریلی۔	۸عہ
پنڈت امید سنگھ محمد پور ضلع بلندشہر۔	۸عہ
بابو ہری رام سربراہ کار ریاست ہاپور۔	۸عہ
منشی مداری لال پیشکار کلکٹری میرٹھ۔	۸عہ
لالہ رام سرن داس خلف لالہ گنپت رائے میرٹھ۔	۸عہ
لالہ بھگوان داس عرضی نویس چکوال ضلع جہلم	۸عہ
بابو برہما سروپ منڈی آبوہر ضلع فیروزپور۔	۸عہ

نام	رقم
بابو ڈونگرمل وکیل میرٹھ۔	؏
لالہ بشمبر سہائے میرٹھ چھاؤنی۔	عہ
چودھری ہرجیت گاؤں سولانہ ضلع میرٹھ۔	عہ
لالہ بہاری لال منتری آریہ سماج الیم پور ضلع مظفرنگر	عہ
لالہ بابو رام رینج افسر بھاگلدہ ضلع کہنڈوہ۔	عہ
بابو جوتی رام مدرس سدر چھاؤنی میرٹھ۔	عہ
ٹھاکر موہن سنگھ ورما رئیس ٹڑکی ضلع میرٹھ۔	عہ
بابو سورج پرشاد ورما بھوپال۔	عہ
چودھری دیپ سنگھ مقام ٹڑل ضلع میرٹھ۔	عہ
بابو رنجیت سنگھ کانپور۔	۱۲
لالہ بھولی پرشاد ہلدور ضلع بجنور۔	سے
چودھری لکشن سہائے معرفت آریہ سماج سکیت۔	سے
چودھری ستان سنگھ نودنگا ضلع سلچھرہ	سے
لالہ رلا رام مارہ کنڈرکہ ریاست کشمیر	عہ
لالہ رام کرشن ہیرو گنوان شہر میرٹھ۔	؏
بابو شنکر لال ایٹہ۔	عہ
منشی نہال سنگھ وکیل شہر میرٹھ۔	عہ
بابو انند سروپ وکیل کانپور۔	سے
چودھری پرتھی سنگھ رئیس مچلو والہ۔	عہ
پنڈت پریاگ دت چوبے جلال آباد ضلع فرخ آباد	عہ
بابو بنواری لال سب جسٹرار چھپر امئو فرخ آباد۔	عہ
بابو منر سین شحنہ ضلع لودھانہ۔	عہ
لالہ نراین داس بریلی۔	عہ
بابو گوبند سہائے لاہور۔	عہ

لوکل

آریہ سماج کے سپتاہک ادھیویشن میں پنڈت تلسی رام رگ ویدادی بھاشیہ بھومکا اور شوبتنا شتر اپنشد کا پاٹھ کرتے رہے۔ ماہ مارچ کے پچھلے روی وار کو بابو آر۔ آر۔ ورما نے عملی زندگی پر ایک دیا کھیان دیا۔ دوسرے سپتاہ میں پنڈت جیون لال نے آریہ سدھانت کے ایک لیکھ کی جو کہ پنڈت بھیم سین کی طرف سے شائع ہوا تھا تردید کی۔

۱۴ و ۱۵۔ مارچ کو کنیا پاٹھ شالا تتھا استری سماج میرٹھ کا وارشک اتسو بڑی کامیابی اور رونق کے ساتھ ہوا۔ پنجاب اور ممالک مغربی و شمالی کی بہت سی آریہ بھگنیاں اس موقع پر جمع ہوئیں۔ یگیہ ہون کا پرشار تھا۔ پتی برت دھرم۔ انیادی دیا رک وشیوں پر شریمتی جوالا دیبی جی۔ شریمتی ٹھاکر دیوی جی اور بہت سی کنیاؤں کے جو شریمتی جوالا دیوی جی کی شش ہیں دیا کھیان ہوئے۔ یگیہ ہون کیا گیا۔ دونوں روز خوب بھجن کیرتن ہوتا رہا۔ پاٹھ شالا کیلئے قریباً ۱۵۰ روپیہ چندہ ہوا۔ جلسہ کے مفصل حالات ہم آئندہ کے پرچہ میں درج کرینگے۔ نوچندی کا مجمع بڑی رونق اور دھوم دھام کیساتھ انجام کو پہنچا۔ حسب معمول ہر سال اب کی بار بھی نوچندی میں آریہ سماج کی اور سے اپدیش کیا گیا۔

نمبر ۱۰ REGISTERED NO. A. 68 جلد

ओ३म्

विद्यांचाविद्यां चयस्तद्वेदो भयं सह ॥ अविद्य
या मृत्यु तीर्त्वा विद्यया मृतमश्नुते ॥११॥

جو منشیہ ودیا اور اودیا کے سروپ کو جانکر جڑ اور چیتن دونوں کو انکا سادہک اسمجھے
کرکے شریر آدی جڑ اور چیتن آتما کو دہرم ارتھ کام اور موکش کی سدہی کیلیے ستا سکھے
پریوگ کرتے ہیں وے لوگ دکھ سے چھوٹکر پارتھ کے سکھ کو پراپت ہوتے ہیں

आर्य्यबन्धु

آریہ بندھو

بابت ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۰ع

قیمت سالانہ پیشگی بلا محصولڈاک عہ معہ محصولڈاک عہ

حسب الارشاد جناب ڈاکٹر رامچند ویدیا پروپرائیٹر شائع ہوا جنکا سکتا لی آردو ایڈیٹر

صادق المطابع شہر میرٹھ میں چھپا

آریہ بندھو کا دستور العمل

(۱) سلیس اُردو زبان کے لباس میں بھکتی اور وچار پورک آتمک۔ شاریرک اور ساماجک اُنتی سمبندھی مضامین اپنے معزز خریداران کی خدمت میں التماس کرنا اس پرچہ کا اوّدیش ہوگا۔

(۲) جن مضامین سے آریہ پبلک کی مجموعی ترقی کو صدمہ پہونچنے کا احتمال ہوگا اُنسے اس پرچہ کے کالمون کو پاک رکھنے کا خیال ہر وقت رہیگا۔

(۳) ملکی معاملات اور قات راج سمبندھی وشیون پر آریہ بندھو مین رائے زنی کرنیکا کسی مہاشے کو حق حاصل نہ ہوگا۔

(۴) یہ پرچہ ہر ماہ کی اخیر تاریخ تک اپنے پیارے گراہکون کی دست بوسی کے لئے میرٹھ سے روانہ ہوجایا کریگا جن مہاشیون کو کسی وجہ سے آریہ بندھو کی ماہواری ملاقات پسند نہ ہو اُنکی خدمت میں گذارش ہے کہ بلا توقف پرچہ ایڈیٹر کو اپنی نارضامندی سے اطلاع بخشیں تین ماہ تک کسی مہاشے کا پرچہ قبول فرمانا خریداری کی دلیل متصور ہوگا۔

(۵) قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ۱؎ اور بلا محصول ڈاک ۱؎ مقرر ہے۔ جو مہاشے قیمت مقررہ بطور پیشگی عنایت فرمادینگے وہ خاص شکریہ کے مستحق ہونگے۔ آریہ گنون کی مُعتبری ہمین اِس بات کی اجازت نہین دیتی کہ ہم پیشگی قیمت کو آریہ بندھو کی لازمی شرط قرار دین۔

(۶) آریہ بندھو اپنے عالی دماغ۔ باریک بین۔ دھرم ہتیشی۔ خیر اندیش اور نیک خیال نامہ نگارون کی خدمت مین ہمیشہ بلا قیمت پیش ہوا کریگا۔

(۷) مراسلات کو نرپکش اور منصفانہ مطالعہ کے بعد اُپدیگی اور سمات ہر طرح سے بلا تعصب جانبے پر بلا کم و کاست چھاپ دیا جاویگا لیکن جو مراسلات اشاعت کے لایق نہین سمجھی جاوینگی اُن کا واپس کرنا پرچہ کے ادھکاریون پر واجب نہ ہوگا۔

(۸) آریہ سماج اور اُسکے معاون انسٹیٹیوشنون کے اشتہارات اور نیز ایسے نوٹس جنسے سراسر پبلک کی بہبودی مقصود ہو اس رسالہ مین بلا اُجرت شایع ہوسکینگے۔ ذاتی فایدہ کے اشتہارون پر بشرح ذیل اُجرت لیجائیگی۔ ایک سطر فی حرف ایکبار ۳؍ نصف صفحہ پر ۱؎ پورے صفحہ پر ۲؎ متواتر اشاعت کے لئے خاص نرخون کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کے طے ہوسکتا ہے۔

نوٹ: کبھی ایسا اشتہار طبع نہ ہوگا جسمین ناشایستہ فحش یا خلاف قانون الفاظ ہون یا جو آریہ سماج کے اصولون کے برخلاف ہو۔

آریہ ہند ہو

کیا اِس روش سے جسکو ہمنے اختیار کر رکھا ہے ہمارے خیالات متفق ہو جاوینگے

اکثر دیکھا گیا ہے کہ جو ہین کسی آزاد روش طبیعت نے سماج مین اپنی تعصب سے مبرا اور انصاف پر مبنی رائے ظاہر کی مختلف خیال والون نے کا ئین کا ئین مچانا شروع کیا۔ دیہ بیچ نہین کہ اُسپر وچار کیا جائے اور نتیجہ کو حسن لیا جائے کسی سماجک انسٹیٹیوشن یا کارروائی پر آجکل آزادی کے ساتھ بحث کرنا گویا نفاق کا بانی بننا ہے۔ جو لوگ کانشنس کی آواز کو نہین سُنتے اُنکے لئے اپنے ثنا خوان دوستون کی غلط رایون پر صاد کرنا یا اُنکی ناجائز ہان مین ہان ملانا چندان دشوار نہین مگر انصاف پسند اصحاب کے لئے ایسے موقعون پہ بڑی مشکلات کا مقابلہ ہوتا ہے۔ ایک طرف آتما کی آواز اُنکو صحیح واقعہ سے خبردار کر رہی ہوئی ساری مخلوقات کا فائدہ دکھاتی ہے۔ دوسری جانب چند ہمنشین احباب کی رنجیدگی کا بھیہ معلوم ہوتا ہے لیکن چونکہ وہ لوگ آریہ دہرم کی حقیقت اور اُسکے پوتر اصولون کی وقعت سے اچھی طرح واقف ہوتے ہین اسلئے تمام دُنیا کے فائدے کو چند ایک دوستون کی خوشنودیٔ مزاج پر نثار کرنا کبھی گوارا نہین کرتے شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی زندگی مین بارہا ایسے موقع پیش آئے کہ اگر وہ ہان مین ہان ملاتے تو لاکھون روپیہ انعام سے حاصل کرتے اور مین مانے دُنیاوی سُکھ بھوگتے۔ مگر سب جانتے ہین کہ وہ بلا تخصیص اس امر کے کہ کوئی خوش ہو یا ناراض ہمیشہ دہرم کے انوسار اُپدیش کرتے تھے۔ اُنہون نے پالیسی یا فریب کو کبھی اپنے مشن مین داخل ہونیکی اجازت نہین دی۔ اِس سے بڑہکر افسوس کا مقام ہمارے لئے اور کونسا ہو سکتا ہے کہ اِس مہرشی کے لگائے ہوئے راستبازی کے پودے کو آجکل پالیسی کی کُلہاڑی سے کاٹا جا رہا ہے۔

ہمین شک نہین کہ نفاق آریہ سماج کے پرچار کو بڑا بھاری نقصان پہونچا رہا ہے اور نہایت ضروری ہے کہ ہم اور نیز ہماری سنتانین ایک جیسی دہارمک اور عام تعلیم پاکر امور زیر بحث سے ایک جیسے نتائج اخذ کرنے کے قابل یا دوسرے الفاظ مین باہم متفق ہون۔ مگر اِس سے یہ ہرگز لازم نہین آتا کہ نفاق نفاق پکار کر آزادی سے بحث کرنیوالے اصحاب کا مُنہہ بند کر دیا جائے۔ انتظامی معاملات پر ہماری رائے مین جسقدر بحث ہو تھوڑی ہے۔ کیونکہ ایسے معاملات بغیر بحث اکثر ادہورے رہجایا کرتے ہین۔ ہان اتنا ضرور ہونا چاہئے کہ اِس بحث کا موجب یا نتیجہ ہماری ذاتی خصومتین یا عداوتین نہ ہون۔ کیونکہ ایسا

ہونے سے سجنے کا اصلی مطلب بالکل خبط ہو جاتا ہے۔

جس اتفاق یا دوستی کی بُنیاد راستبازی یا ایمانداری پر نہین ہوتی اُسکو زیادہ عرصہ تک قیام رہنا ایک امر محال بلکہ ناممکن سی بات ہوتی ہے۔

نفاق اگر بُری بات ہے تو صرف اِسلئے کہ وہ کسی امر کے صحیح ہونے پر شک پیدا کرتا ہے اور غلطی کے امکان کا یقین دلاتا ہے۔ برخلاف اِسکے اتفاق کی عزت و منزلت محض اس وجہہ سے ہے کہ اُس سے صحیح نتیجہ یعنی راستی کا برآمد ہونا عموماً پایا جاتا ہے۔ دو طالب علمون کا ایک سوال کو حل کرکے ایک جواب نکالنا اُسیوقت قابل تعریف ہوتا ہے اگر وہ جواب صحیح ہو۔ شاعرانہ خیال مین اسکو اِسطرح بیان کیا جا سکتا ہے کہ اتفاق اور نفاق دو پھل ہین جنمین سے اتفاق ایسا ہے کہ اُسمین سے عموماً شیرین مغز نکلتا ہے اور گاہے کڑوا بھی برآمد ہوتا ہے۔

اور نفاق وہ پھل ہے جسکا مغز عام طور سے کڑوا اور گاہے میٹھا بھی ہوتا ہے۔ افسوس اِس عقل پر جو شیرین مغز کے عیوض اِن دونون مین سے کوئی سا پھل خرید لے کیونکہ میٹھا پھل پراپت ہونا ہر حالت مین شکیہ ہے۔ شاید کسی صاحب کو یہ شک ہو کہ اتفاق مین سے کڑوا کیسے نکلتا ہے ہم کہتے ہین جیسے لوگ اتفاق کرکے چوری کرتے ہین۔ ڈاکہ مارتے ہین کسی آریہ سجن کو علیحدہ کرنے کے لئے پنچایتین ہوتی ہین وغیرہ وغیرہ۔ پیارے آریہ بھائیو قومی اتفاق کوئی ہنسی کھیل نہین ہے جو مشورون سے ہو جائے۔ یہ کیول عملی زندگی گوزہارن کرنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جس اتفاق کی تہہ مین پالیسی یا فریب ہو اُسکا قیام صرف تھوڑے ہی عرصہ کے لئے ہوتا ہے۔ کوئی دو دوست ہمیشہ کے لئے دوست نہین رہ سکتے جبتک اُنکے باہمی تعلقات مین ایمانداری اور راستبازی نہین۔ یہ دوستی بچّون کی دوستی کہلاتی ہے جو اکثر بہت تھوڑی مدت تک رہا کرتی ہے۔

بعض وقت نفاق کے نقصان عظیم سے گھبرا کر اور چند لمحہ کے لئے جوش مین آکر فوراً اتفاق کر لیا جاتا ہے مگر بہت دیر گذرنے نہین پاتی کہ اپنے اپنے نفع نقصان پر وچار ہونا شروع ہوتا ہے اتفاق ایک امر اتفاقیہ رہجاتا ہے۔ وہی پُرانی عداوتین اور خصومتین پھر عود کر آتی ہین جیسا کہ پنڈت لیکھرام جی کی موت پہ ہوا۔

ممالک مغربی شمالی کی پرتی ندھی سبھا اور ڈی۔ اے۔ وی کالج کے ملانیکی تجویز کا فسخ ہو جانا اور پھر عالیگڑھ مین سبھا مذکور اور کالج موصوف کا یکجان دو قالب ہو کر آریہ سماج میرٹھ و دہرہ دون کے سالانہ جلسہ پر یکجان ہونا بھی اِسی قسم کی مثالین ہین۔ اب کون بُدھیمان خیال کر سکتا ہے کہ اس طرح کیا ہوا۔ اتفاق مدت تک

قایم رہ سکتا ہے۔ اگر ہم فرض کرین کہ آریہ سماج کے میمبرون مین ذاتی عداوتین نہین ہین تو صاف ماننا پڑتا ہے کہ نہ آریہ سماج مین نفاق ہونا چاہئے اور نہ اتفاق کی ضرورت ہے۔ دہارمک تھیوریون یا انتظامی معاملات پر بحث کا ہونا یا اختلاف رائے رکھنا فقط ہماری علمیت اور عقل کی کمی بیشی پر دال ہے۔ نہ کہ ہماری ذاتی عداوتون پر۔ پس اسکا علاج بھی یہی ہے کہ ہم اپنے علم و عقل کو بڑہا کر ایک سطح پر لاوین نہ یہ کہ بلکہ سمجھ لے کرتے پھرین۔

مختلف انسٹیٹیوشن پبلک کے مختلف مقاصد کے لئے قایم کئے گئے ہین۔ کیا ضرورت ہے کہ اُنکو آپس مین ملایا جائے اور کیون لازمی نہین کہ اُنکو آزادی سے علیحدہ علیحدہ کام کرنے دیا جائے۔ اور اگر کسی انسٹیٹیوشن مین کچھ کمی ہے کیون اُسپر بحث ہو کر نقص کو دور نہ کیا جاوے۔ دیگر ممالک کو دیکھئے کہ جو ہندوستان کی ایک کمشنری سے زیادہ وسیع نہین ہوتے وہان کسقدر مختلف صورتون کے انسٹیٹیوشن نظر آتے ہین۔ مگر ایک دوسرے سے عداوت کا پتہ نہین۔

دوستو کام کرنے کے لئے میدان بہت بڑا ہے۔ نت نئے انسٹیٹیوشن کھولتے جاو مگر شرط دو بات کی ہے۔ ایک ادہورا مت چھوڑو۔ دوم اُسکا مقصد ضرور اعلےٰ اور دہرم انوسار ہونا چاہئے۔ کسقدر افسوس کی بات ہے کہ کالج کو چندہ دینے والا حامیان ویدپرچار کی نظر مین خار کی طرح کھٹکے اور ویدپرچار کا سہایک کالج کا شترو کہلائے۔ ہم پوچھتے ہین کہ ایک انسٹیٹیوشن کے اُپدیشک کیون دوسرے کو نقصان پہونچاتے ہین۔ کیا اُنکو مانگنے کے لئے دوسرے گھر نہین ملتے۔ آخر مین ہم آریہ سماج کے سہایکون سے نویدن کرتے ہین کہ ذاتی عداوتون کو دور کرنے کے لئے راستبازی اور عملی زندگی کی ضرورت ہے ودیا بڑہانے اور بُدہی کو کام مین لانے کی بےتعصب اور راستباز ہونیکی ضرورت ہے۔ ودیا بڑہانے اور بُدہی کو کام مین لانیکی ادہیکتا ہے۔ حاصل کلام یہ کہ بغیر عملی زندگی کو حاصل کرنے کے جسکا ایک نسخہ اُپائے ہم پچھلے پرچہ مین لکھ چکے ہین ہمارے خیالات کبھی متفق نہین ہو سکتے۔ پیارے ناظرین اخبار پرماتما سے پرارتھنا کرو کہ وہ ہم لوگون مین سینتہ ودیا کی برودہی کرے۔ تاکہ ہم وچار کرتے ہوئے ایک نتیجہ پر پہونچا کرین اوشم۔

نوٹ اور رائین

نئی مردم شماری مین نئی بات۔ مسٹر رزلی صاحب کمشنر مردم شماری نے ابکی مرتبہ کہتریون کو ویش ورن مین داخل کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ صاحب موصوف ورن کو کرم سے مانتے ہین۔ مگر آپکے اس اعتقاد مین ایک عجیب خصوصیت پائی جاتی ہے یعنی باقی ساری دُنیا مستثنےٰ ہو کر آپکا یہ اعتقاد صرف کہتریون کے ساتھ وابستہ

رہجاتا ہے۔ جو ویش ودّیا پڑہکر اُپدیش کا کام کرتے ہین یا سکولون اور کالجون مین ودیارتھیون کو ودیا دان دیتے ہین اُنکو براہمنون کی فہرست مین نہین لکہا۔ زراعت پیشہ یا دُکاندار براہمنون کی خانہ پُری ویشیون کے ساتھ نہین کی۔ اُن سکہون۔ انگریزون اور پٹھانون کو جو سپاہیانہ زندگی بسر کرتے ہین کشتری درج نہین فرمایا۔ مگر کہتریون کو ویش لکھنے مین ذرا تامل نہین کیا۔ ہم صاحب موصوف سے التجا کرتے ہین کہ کہتریون کی نسبت مانچیسٹر کے جولاہے زیادہ ویش کہلائے جانے کے قابل ہین۔ کہتریون مین تو اسوقت ویش ورن کے گن کرم سبھاد بھی موجود نہین۔ کہتری لکھے جانے یا کہلانے سے بیشک کہتری قوم کشتری نہین ہوسکتی۔ ہان اِس لفظ کے اطلاق سے اتنا ضرور پایا جاتا ہے کہ وہ لوگ پراچین کشتریون کی سنتان ہین۔ سو ہماری واجب التعظیم صاحب موصوف اِس سے بھی کہتری قوم کو محروم کرنا چاہتے ہین۔ ہماری رائے مین کیول کہتریون کا نام بدلکر ویش رکھنے سے کچھ فائدہ نہین ہوسکتا جبتک ساری دُنیا مین ورن کرم سے نہ مانا جائے۔

طاعون کیون نہین رُکتا۔ طاعون کا دُنیا مین روز بروز پھیلتے جانا ضرور کسی آئندہ پیش آنیوالے عالمگیر حادثہ کی خبر دے رہا ہے۔ چار پانچ سال سے یہہ موذی مرض آریہ ورت مین نمودار ہوا ہے اور روز بروز پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ جہان ایک دفعہ اِسکے آثار نظر آئے پھر وہان سے شاذونادر ہی دور ہوا۔ پنجاب کے اکثر اضلاع مین تو آجکل یہہ بیماری نہایت زور پکڑتی جاتی ہے۔ جالندہر۔ ہوشیار پور اور گورداسپور کے اضلاع تو بیشتر سے آلودہ ہوچکے تھے اب کپورتھلہ کی ریاست اور کشمیر کے بعض حصّون مین بھی پھوٹ نکلا۔ کلکتہ۔ بمبئی۔ پونا۔ کراچی مین ہزارون جانین تلف ہوچکی ہین اور اب بنارس مین پھیلتا ہوا نظر آتا ہے۔ اگر اخبارون کا غور سے مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف آریہ ورت بلکہ کُل دُنیا مین طاعون ہر روز ترقی کر رہا ہے۔ یورپین ڈاکٹرون نے بھی جو کہ اپنے زمانہ کے افلاطون اور سقراط ہین اِس مہلک مرض کو روکنے مین کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑا۔ ریلوے اسٹیشنون پر ڈاکٹری معائنہ ہوتے ہین۔ مختلف جگہون پر کوارنٹین قایم کئے گئے ہین وغیرہ وغیرہ۔ مگر باوجود اِس تمام کے ہنوز روز اول ہے۔ بات درحقیقت یہہ ہے کہ دُنیا کی وایو بہت بگڑ گئی ہے۔ آبادی بہت زیادہ بڑہ گئی ہے۔ جنگل کٹ گئے ہین۔ دُخانی کلون کے دہوئین سے شہرون کے آسمان دُہوان دہار ہو رہے ہین۔ اِن وجوہات سے جو گندہ ہوائی مین گندگی پھیلتی ہے اُسکو دور کرنیکا کوئی اُپائے نہین کیا جاتا۔ ہم شِشٹ آدمی مہرشیون کے بچنون پر پورن وشواس رکھتے ہوئے کہہ سکتے ہین کہ اگر ہَوَن یگیہ کی پرنالی دُنیا مین پھر قایم ہوجائے اور جنگلون کی رکھشا کیجائے تو طاعون رُک سکتا ہے۔ کھٹائی نہ کھانے اور خس کا ہَوَن کرنیکی خاص ہدایت مہرشی چرک طاعون کو روکنے کے لئے کرتے ہین۔

لاہور مین پنڈت بھیم سین کا نزول۔ لاہور سے سنا تھی لوگون نے بھی پنڈت بھیم سین کو نئے
یارانہ کی خوشی مین وہان آنیکی دعوت دی۔ دُنیا مین بھی عجیب انقلاب پایا جاتا ہے۔ ایک درخت سوکھتا ہے
دوسرا اُسکی جگہہ لیتا ہے۔ ایشورانند کو یہ لوگ سدہارے ہوئے کے دِن گذرے تھے کہ پنڈت جی نے
اِس خالی آسامی کو پُر کر دیا۔ ممکن ہے کہ پنشن پیلنے کے سمے تک پنڈت جی جین دہرم کی طرف رجوع لائین۔
آگرہ اور بجنور کے شاستر ارتھون مین پنڈت کا سارا پول کھُل چکا تھا۔ کرنال مین انکار کر کے پیچھا چھڑایا۔
لاہور مین بھی سوائے زک اُٹھانے کے اور کیا ہو سکتا تھا۔

مہاشے دولت رام شرما بھی ایک طرفہ معجون ہین۔ آپ نے جب سے بحیثیت سب پوسٹماسٹر قصبہ
بڑوت ضلع میرٹھ مین قدم رنجہ فرمایا ہے تب سے اپنے محکمہ کی سخت ڈیوٹی کی کلفت ٹالنے کے لئے ایک ایسا
طریقہ ایجاد کیا ہے کہ بایدوشاید۔ کفن پھاڑ کر نیچ اُٹھنا اور شرمان ڈاکٹر امیندر صاحب ورما کو کسی نہ کسی
پیرایہ مین صلواتین سُنا دینا آپکے لئے مفرح قلوب کا نسخہ ہے۔ ایکی مرتبہ چٹھیان چھاپنے کی کھٹا کھٹ نے
زیادہ فرصت نہین دی تو ہمعصر آریہ متر کے ایک گوشہ مین دِلکا غبار نکالنے کی غرض سے یون پرشن کرتے
ہین کہ ڈاکٹر صاحب کی دہرم پتنی شریمتی جوالا دیوی جی نے کہان سے وِدیا پراپت کی ہے۔ اُن کی آریہ کنیا
پاٹھ شالہ مستند ہے یا نہین۔ اگر نہین تو اُسکے لئے روپیہ کیون وصول کیا جاتا ہے۔ جاے غور ہے کہ
جو پاٹھ شالہ عرصہ دراز سے بطور ایک پرائیوٹ انسٹیٹیوشن کے مشہور ہے اور جسکے لئے دان دینا صرف پبلک
کی مرضی پر منحصر ہے اُسکی بابت اِس قسم کے پرشن کرنا خالص بُغض نہین تو اور کیا ہے۔ مہاشے دولت رام
جی کو چاہئے کہ ناحق اپنا وقت ضائع نہ کرین۔ کیونکہ اُنکی کوشش نہ پکش اور دہا یہ کہ آریہ گنون کو
حق پسندون کی نظر سے نہین گرا سکتی اور نہ رفاہ عام کے کام مین رخنہ ڈال سکتی ہے۔

آتم پرساد

ओ३म

साब्रह्मेति होवाच ब्रह्मणो वा एतद्विजये। महीयध्वमिति ततो विदाञ्चकार ब्रह्मेति

(پدارتھ) اُس اوما نام والی استری ارتہات برہم وِدیا روپ بُدہی نے کہا کہ یہہ یکش روپ تیج جو پرگٹ
ہوا تھا وہ برہم ہے۔ تم لوگ نشچے کر اُسی برہم کے مہت کو پراپت ہو اور اُسی کی بھگتی سے بڑے بنو جسکو
تم اپنا بڑپن سمجھتے تھے وہ برہم کا ہی ہے۔ اُس بُدہی کے اُپدیش سے ہی جیو آتما نے جانا کہ وہ یکش برہم تھا

(تشریح) ناظرین اِس منتر مین اُس استعارہ کا خاتمہ ہوتا ہے جو پیچھے سے چلا آتا ہے اور جسکے ذریعہ سے رشی کا مطلب شِشّ کو برہم ودیا پراپت کرانیکا تھا۔ اِس منتر کا مطلب یہہ ہے کہ وہ اوما نام والی عورت یعنی سبیل روحانی کی طرف لیجانیوالی بُدھی بولی کہ ہے جیو تم نشچے کر کے جانو کہ وہ یکش وہ تیج جو تمہارے سامنے پرگٹ ہوا تھا جسکو دیکھکر تم سب حیران تھے۔ جسکے سامنے تمہاری سب طاقتین سلب ہو گئی تھین۔ جسکے روبرو تمہارا سارا غرور خاک مین مل گیا تھا وہ برہم ہے پس تمکو چاہیے کہ اُسی برہم کی بھکتی کر کے بزرگی حاصل کرو۔ تم جو اپنے بڑے پن کا فخر کرتے تھے وہ بزرگی اصل مین برہم کی ہے۔ تم اُسی کی بھگتی اور اوپاسنا کر کے بڑے بن سکتے ہو۔ اُس برہم کی کرپا اور دیا کے بنا تم ذرا سے تنکے کی برابری بھی نہین کر سکتے۔ اُسکی کرپا ہی بزرگی کی دینے والی ہے۔ اُسکا آشرا ہی مرتیو کو اُلنگھن کرا دیتا ہے۔ اُسکا چھایا ہے موکش کو پراپت کراتا ہے۔ تم لوگون نے چونکہ غرور کیا تھا کہ تمہارے مین جو کچھ تیج اور پرکاش ہے وہ تمہارا ہی ہے۔ پس غرور کو توڑنے کے لئے برہم تیج پرگٹ ہوا۔ تم لوگون سے ایک ذرا سا تنکا نہ جلایا گیا نہ اُٹھایا گیا پس تمہارا غرور دور ہوا۔ اِسلئے تمکو چاہئے کہ ہمیشہ اُس برہم کی بھگتی کیا کرو اور اُسی کی شرناگت ہو جاؤ۔ اِسی مین تمہاری بزرگی ہے اِسی مین تمہاری بڑائی اور بھلائی ہے۔ اِس اُپدیش کو سُنکر جیو آتما نے جانا کہ وہ جو اِس اگنی وایو آدی دیوتون سے بہت بڑا ہے اور وہی اُنکی روشنی فضیلت اور طاقت کا باعث ہے۔ وہ برہم ہی ہے پس جیو آتما (روح) نے نرابھمان ہو کر برہم کی بھگتی شروع کی۔ اُسکا آشرا لیا اور پرم دھام کو پراپت ہوئی۔ مطلب یہہ ہے کہ رشی نے اپنے شِشّ کو ایک استعارہ کے ذریعہ سے اُپدیش کیا ہے کہ یہہ اگنی وایو جل آدی دیوتا کچھ حقیقت نہین رکھتے۔ جو لوگ اُنکی پوجا کرتے ہین اور اُنہین کو برہم کی جگہہ پوجتے ہین وہ مہان مورکھ اور اندھکار مین پھنسے ہوئے نانا پرکار کے دُکھ اُٹھاتے ہین اور جو بُدھی کے دوارا برہم کو پہچانتے ہین وہ موکش دھام کو پراپت ہو کر سدا آنند کو بھوگتے ہین۔ اوم شم۔

شکشائین

दूरा गतं पथि श्रातं बृथा चगृह मागतम्।
अनर्च यित्वा यो मुक्ते सवै चांडाल उच्यते॥

(ارتھ) دور سے آئے کو پتھ سے تھکے کو اور نراتھک گھر آئے کو بنا پوجے جو گرہستی کھاتا ہے وہ چانڈال ہی گنا جاتا ہے۔

(نوٹ) مطلب اِس اشلوک کا یہہ ہے کہ اگر اپنے مکان پر کوئی شخص مسافر تھکا ہوا یا کوئی آتی تھی بلا کسی پریوجن کے آجاوے تو اُسکا بھوجن آدی سے ستکار کرنا چاہئے۔ جو گرہستی ایسا نہین کرتا یعنی جس گرہستی

کے یہان اتی تھی پوجا نہین ہوتی وہ چانڈال گنا جاتا ہے۔ واقعی یہہ بات ٹھیک بھی ہے۔ خیال فرمایئے
کہ ہمارے مکان پر اگر کوئی مسافر پیاسا ہو یا کوئی بھی بھلا آدمی لنش پر یوجن رات بھر بشرام کرنے کے لئے
آ گیا ہو اور ہم اُسکی بات نہ پوچھین تو کتنی حماقت کی بات ہے۔ اسلئے آریہ ورت کی مہذب سوسائیٹی نے
یہہ بات قرار دیدی تھی کہ جو گرہستی لوگ اتی تھی سیوا نہین کرتے وہ مہذب نہین کہہ سکتے۔ لیکن افسوس کہ
آجکل اسکے خلاف ہو رہا ہے۔ مسافر کو کوئی گھور بن گھسنے نہین دیتا۔ کیسا ہی بھوکا تھکا ہوا ماندہ دوار پر
کھڑا رہے مگر کیا ممکن کہ رحم آجاوے۔ ایسی بیرحمی چھائی ہے کہ توبہ ہی بھلی۔ مطلب یہہ ہے کہ جب سے
ویدون کے پڑہنے پڑہانے کا سلسلہ بند ہوا تب سے سب مریادا لنٹت بھرشٹ ہوگئی اور سب اچھے کرم
ہم سے چھوٹ گئے جسکا نتیجہ آجکل بھارت باشی بھوگ رہے ہین جبتک یہہ لوگ اچھے کرم دہرم نہین کرینگے
تب تک اسی درد شا مین پھنسے رہین گے۔

बन्धनानि खलु संति बहूनि प्रेम रज्जु कृत बन्धन मन्यत्।
दारुभेद निपुणोऽपि षडंघ्रिर्निष्क्रियो भवति पङ्कज कोशे ॥

(ارتھ) بندہن تو بہت ہین پرنتو پریم کی رسّی کا بندہن کچھ اور ہی ہے۔ بھونرا سخت سے سخت لکڑی
کو کاٹنے کے لئے سامرتھ ہے۔ مگر پریم کی رسّی مین بندھا ہوا کنول کے نرم پھول کو نہین کاٹتا۔
(نوٹ) مطلب یہہ ہے کہ پریم کا بندہن سب بندہنون سے زبردست ہے۔ ثبوت کے لئے بھونرے
کی مثال دی ہے کہ بھونرا سخت سے سخت لکڑی کو کاٹ سکتا ہے لیکن پریم کے بندہن مین بندھا ہوا
نرم سے نرم کنول کے پھول کو نہین کاٹتا حالانکہ جان دیدیتا ہے۔ اس بات کو سب جانتے ہونگے کہ
بھونرے کو کنول کے پھول سے پریم (عشق) ہے۔ جب بھونرا کنول کے پھول پر بیٹھکر پریم مین مگن
ہو جاتا ہے تو اُسکو دن اور رات کا گیان نہین رہتا۔ یہانتک کہ رات ہو جاتی ہے۔ یہہ قدرتی بات
ہے کہ کھلا ہوا کنول کا پھول رات کو بند ہو جاتا ہے پس پریم کے بندہن مین پھنسا ہوا بھونرا بھی اُس
کنول کے اندر ہی بند ہو جاتا ہے اور رات کو اُسی مین مرجاتا ہے۔ بھونرا اگر چاہے تو کنول کے پھول
کو ذرا سی دیر مین بہت آسانی کے ساتھ کاٹ سکتا ہے لیکن سچا پریم اُسکو ایسا کرنے سے باز رکھتا ہے
پران دیدینے آسان۔ مگر پریم کا بندہن نہین ٹوٹ سکتا۔ کاش ہم لوگ ایساہی پریم ایشر پرماتما سے کرین
تو پھر کیا کہنے ہین۔ من مانی مُرادین پادین۔

شاریرک اور ساماجک اونّتی

(سلسلہ کیلئے دیکھو آریہ بندھو جلد ۳ نمبر ۹ کا صفحہ ۲۶۶)

برہمی بوٹی اور اُس کے گُن

ولایت کے ڈاکٹر ڈن سنے یہہ تجربہ کیا ہے کہ برہمی بچّون کی ہیچپن کے لئے ایک نہایت عمدہ دوا ہے - ۳ یا ۴ پتّون کو چینی مین ملاکر صبح شام کھلادینے سے بچّون کی ہیچش کو دو تین روز مین آرام ہو جاتا ہے - ڈاکٹر کلیمنٹ صاحب لکھتے ہین کہ دکہن مین برہمی بوٹی اسقدر افراط سے ہوتی ہے کہ اُسکو گائے بھینس کھاتی ہین - برہمی کے کھانے سے چوپایون کا دودھ بڑھ جاتا ہے - یہہ دودھ نہایت ہی مقوی دماغ اور مقوی جگر و معدہ ہوتا ہے ہضم بہت جلدی ہوتا ہے - ثقالت نہین کرتا - اِسی خیال کو پیش نظر رکھکر ڈاکٹر صاحب موصوف نے اُن بچے والی عورتون کو جنکے دودھ نہین اُترتا تھا برہمی کا استعمال کرایا تو نہایت کامیابی ہوئی - ایک ہفتہ کے استعمال سے دودھ خوب اُترنے لگا اور اُن عورتون کے بچے اچھے تندرست اور فربہ رہے پس اُنکی رائے مین بچہ والی مستورات کو برہمی کا استعمال ضرور کرانا چاہئے - ترکیب یہہ ہے کہ پانچ سات پتّے برہمی کے ۳ ماشہ چار دن مغز - ۳ سیاہ مرچ اُنکو مِل پر بھنگ کی طرح پیسکر اور قریب پاؤ بھر پانی کر کے عورت کو صبح اور شام پلادینا چاہئے اگر چاہو تو مصری ملاکر میٹھا بنا سکتے ہو - ڈاکٹر صاحب موصوف بھی برہمی کو گنٹھ کے لئے بہت مفید بتلاتے ہین مطلب یہہ ہے کہ تحقیقات سے اچھی طرح ثابت ہو گیا ہے کہ برہمی بوٹی ہندوستان مین ایک نہایت مفید اور بیش بہا بوٹی ہے - خوراک ۴ رتی خشک پتّے کی - ہمنے بھی اسکے بہت سے تجربے کئے ہین اور واقعی برہمی کو ایسا ہی مفید پایا ہے جیسا کہ اطبا کی رائے ہے - بہت سے تجربون کے بعد ہمنے اس بوٹی سے ایک گھرت تیار کیا ہے جسکے استعمال سے کُل امراض دماغ یعنی خفقان - مالیخولیا ضعف دماغ - مرگی وغیرہ کو قطعی طور پر آرام ہو جاتا ہے - امراض جگر اور معدہ کے لئے ازحد مفید ہے - بھوک خوب لگتی ہے امراض صفراوی کی خوب اصلاح ہوتی ہے - کوڑھ کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہین ہے - فساد خون کے لئے بھی اکسیر کا کام دیتا ہے - غرضکہ یہہ ایک رساین ہے جسکے استعمال سے سیکڑون امراض کو کامل فائدہ ہوتا ہے - بدن مین طاقت آتی ہے - خوراک اس گھرت کی ۳ ماشہ ہے - قیمت فی تولہ ۴ر

(نوٹ) برہمی بوٹی مین ایک قسم کا عطر ہوتا ہے - یہہ سب فائدے اُسی عطر مین ہین - اسلئے برہمی کو شیشیون مین بھر کر رکھنا چاہئے ورنہ اسکا عطر اُڑ جاتا ہے اور اثر کم ہو جاتا ہے - ہمنے جو گھرت بنایا ہے اُس مین اُسکے عطر کو ہی جذب کیا ہے -

جیون ودیا

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ بنار ہو جلد ۳ نمبر ۹ کا صفحہ ۲۶)

دخل ہین کثیف عرق کا کچھ حصہ بھی لطیف کی طرف رجوع کرتا ہے - اوپر کے تجربہ سے دکھایا جا چکا ہے کہ جسطرح کسیقدر پانی مشک ہین داخل ہو کر شربت ہین ملجاتا ہے اُسی طرح شربت کا کچھ حصہ بھی مشک ہین سے نکلکر پانی ہین آجاتا ہے - یہہ کثیف عرق کی باہر کو حرکت اخراج کہلاتی ہے اور کیمیکل ہونے کی بجائے مکینیکل سمجھی جاتی ہے - یعنی مختلف عروق ایک دوسرے ہین پھیلتے ہین تاکہ نسبت یکسان رہے - لطیف سیال زیادہ تیزی سے اندر داخل ہوتے ہین - بہ نسبت اسکے کہ کثیف سیال باہر نکلتے ہین - اندرونی سیالون کے خارج ہونے سے جو اجزا کھوئے جاتے ہین وہ بیرونی سیالون کے داخل ہوتے وقت پرورشی مادّون سے بنتے رہتے ہین - زندہ اجسام کی اندرونی بناوٹ ہین ہمیشہ تبدیلی ہوتی رہتی ہے - غذا سے وہ پرورش ہوتے ہین اور زندگی کے کامون ہین صرف ہوتے رہتے ہین - جو سیال زندہ اجسام ہین داخل ہو جاتے ہین اُنکی خاصیت بدل جاتی ہین - جیون کوش کے خانون ہین جو مادہ ہوتے ہین اور جو وہان دخل کے عمل سے پہنچتے ہین اُن مادّون سے جو اُنکے اردگرد ہوتے ہین بہت مختلف پائے جاتے ہین - اِسکے اندر لیسدار سیال ہوتا ہے جسہین دانہ دار مادّے تیرتے رہتے ہین - جیون کوش یہہ اندرونی مادّے خُردبین سے بخوبی نظر آتے ہین کیونکہ اسکا چھلکا جسہین یہہ بند ہوتے ہین بہت صاف شفّاف اور پتلا ہوتا ہے - خُردبین ہین جیون کوش کی یہہ شکل نظر آیا کرتی ہے جو مقابل ہین کھینچکر دکھائی گئی ہے [figure] جیون کوش کا اندرونی مادّہ اورگنیک (Organic یا ترکیب عضوی رکھنے والا ہوتا ہے اور یہہ جیون کوش کی ساخت کے لئے بنتا ہے - ترکیب عضوی رکھنے والا مادّہ بھی اُن ذرّات سے ملکر بنتا ہے جو ترکیب عضوی رکھتے ہین اور جو کہ چھلکے کی راہ اندر چلے جایا کرتے ہین - ترکیب عضوی کے ہوتے عناصر جب زندہ اجسام ہین داخل ہو کر اُن کے زیر اثر ہو جاتے ہین وہ خود بھی زندہ اجسام کے حصّے بنجاتے ہین - اِس طرح جیون کوش اپنا مادّہ تیار کرتا ہے - گو وہ صحیح طریقہ ابھی تک معلوم نہین ہوا کہ کس طرح زندگی اس مقصد کو حاصل کرتی ہے - گو یہ مادّہ جو کہ جیون کوش کے بنانے ہین کام آتا ہے ضرور اِسی لیسدار چیز ہین جو کہ جیون کوش کے اندر ہوتی ہے پایا جاتا ہے -

(باقی آئندہ)

مفید اور کارآمد باتین

(مُہر لگانیکی سیاہی) ۔ روغن لسی کا وارنش یعنی پکا کر گاڑھا کیا ہوا السی کا تیل ۱۶ حصّہ عمدہ کاجل ۶ حصّہ بھونا ہوا ہیر اکسیس ۲ حصّہ کاجل اور ہیر اکسیس کو خوب باریک پیسکر اُسمین روغن لسی ملاکر اچھی طرح ملا لیتے ہین ۔ جتنا زیادہ گھوٹین گے اُتنی ہی عمدہ سیاہی تیار ہوگی ۔ اسکو ایک بانات کی گدی پر ڈالکر مُہر لگانے کے کام مین لاوین ۔ یہہ سیاہی پیتل کی مُہر کے لئے موضوع ہے ۔

(ربڑ کی مُہر لگانیکی سیاہی) انی لاین یعنی ولایتی نیل ۳ ڈرام ۔ الکوہال (روح شراب) ۱۵ ۔ اونس ۔ گلاسریم ۱۵ ۔ اونس اِن تینون چیزون کو رگڑ کر خوب ملا لو اور گدی پر ڈالکر مُہر لگاؤ ۔ نہایت عمدہ مُہر لگے گی ۔

(دیگر) مفصلہ ذیل سیاہی بھی ربڑ کی مُہر کے لئے نہایت ہی عمدہ ثابت ہوئی ہے :۔ انی لاین ۹۰ گرین اُبلتا ہوا ابتہ کا پانی ایک اونس ۔ انی لاین کو پانی مین خوب رگڑو جب خوب ملجاوین تب اُسمین تھوڑا سا گلاسیریم اور تھوڑا سا شیرہ ملاکر کام مین لاؤ ۔ بہت اچھی مُہر لگے گی ۔

(سریس ماہی) اسکو انگریزی مین ایزن گلاس (Isinglass) کہتے ہین ۔ یہہ چیز یورپ مین تیار ہوتی ہے ۔ مچھلی کی لسون اور ہڈیون سے اسکو نکالتے ہین ۔ سب سے عمدہ سریس ماہی امریکہ مین تیار ہوتی ہے ۔ امریکہ کے ایک کارخانہ مین ۲۵۰۰۰۰ پونڈ سریس ماہی ہر سال تیار ہوتا ہے اور ہاتھون ہاتھ فروخت ہو جاتا ہے ۔ جاپان اور چین والون نے اسکو سمندر کی جھاڑیون مین سے پیدا کیا ہے ۔ ہزار ہا من تیار کرکے یورپ مین فروخت کرکے خوب نفع اُٹھاتے ہین ۔ چونکہ سریس ماہی بڑی کام کی چیز ہے اور کاریگری کے کامون مین بہت برتی جاتی ہے ۔ اسلئے ہم بھی اپنے ناظرین کی واقفیت کیلئے اسکے بنانے اور صاف کرنیکی ترکیب آئندہ پرچہ مین درج کرینگے اور یہہ بھی بتلا دینگے کہ یہہ کن کن کامون مین استعمال کیجاتی ہے ۔

علوم و فنون

(علم کیمیا)

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ بندھو جلد ۳ نمبر ۹ کا صفحہ ۲۶۸)

وزن کی مقداریں جنمین اجسام ملتے ہین وہ آپس مین ایک دوسرے کے ساتھ نسبتی ہوتی ہین ۔ یعنی اگر الف کا دیا ہوا وزن (ب) اور (س) کے وزن مین شامل کیا جاسئے ۔ مثلاً جنمین کہ ۳ ۔ اور ۴ کی نسبت ہے پھر اگر ایک چوتھا جسم (د) (ب) اور (س) کے ساتھ اُسی طرح پر ملایا جائے تو (ب) اور (س) کا

وزن معمد (د) کے وزن کے بھی ۴۰ - اور ۴۰ کی نسبت رکھین گے یعنی اگر ۰ا گرین پوٹاسیم ۴۰ ر ۲۰ گرین
اوکسیجن کے ساتھ ملایا جاوے اور ۰۰ا گرین پوٹاسیم ۸۰ ر ۴۰ گرین سلفر (گندھک) کے ساتھ ملایا جاوے ۔ اور
۰۰ا گرین چاندی ۴۰ ر ۷ گرین اوکسیجن اور نیز ۸ ر ۱۴ گرین گندھک کے ساتھ ملائی جاوے تو بموجب اِس
قاعدہ کے ہمین معلوم ہوگا کہ یعنی ۴۰ ر ۷ کو جو نسبت ہے ۸ ر ۱۴ سے وہی نسبت ۴۰ ر ۲۰ کو ہے ۸ ر ۴۰ سے
یا دوسرے لفظون مین کہ اوکسیجن اور گندھک کا وزن جو کہ ۰۰ا گرین چاندی کے ساتھ ملایا گیا ہے ہر ایک سے
وہی مناسبت رکھتا ہے جیسا کہ اُن عناصر کا وزن جو کہ ۰۰ا گرین پوٹاسیم مین ملایا گیا تھا - (باقی آئندہ) -

ویر راجپوتون کے تذکرے

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ بہار ہو جلد ۳ نمبر ۹ کا صفحہ ۲۶۸)

اور راجستھان کی دیوی پالاس کی طرح اُسے چونمہ ت کی رانی اپنی لڑکی کو ستی ہونے کے استھان پر لیجاتی ہوئی نظر آتی تھی تاکہ وہ عورتین اپنے بیٹون اور شوہرون کو مثال بنکر دکھائین -

حاصل کلام یہہ کہ چتوڑ کے چارون طرف اُسے دُھوان دھار نظر آتا تھا - کانگڑہ کی رانی یعنی لڑائی کی دیوی معرکہ میدان سے بھاگتی ہوئی دکھائی دیتی تھی جہان اقبالمندی اور عزت کا نظارہ تھا ساتھ ہی وہان بیعزتی کی مثالین بھی نظر آنے لگین - اودے سنگھ اُس چٹان سے بھاگتا ہوا نظر آیا جس سے چتوڑ کے گھرانے کی عزت وابستہ تھی - اِسکے خیال نے یہہ نقشہ اُسکے سامنے جما رکھا تھا - جب وہ اپنی پریشان حالت کا خیال کرتا تھا تو کچھ مدت کے لئے اِس سرکش کے خیال کو جو کہ اُسکے دلیر دل مین پیدا ہوتا تھا چھوڑنے کی طرف مائل ہو جاتا تھا - مگر ترحم جس سے اگر مقابلہ کیا جائے طعن قابل برداشت اور نفرت خواہش کئے جانے کے لائق ہے - ان سبکو وہ برداشت کر سکتا تھا مگر وہ بہادر راجپوت قابل رحم مخلوق سمجھا جانے کی بجائے دشمنون کے ہتھیارون کا شکار ہونا زیادہ پسند کرتا تھا - افسوس کہ ظالم موت نے قبل از وقت فخر راجستھان کو آدبایا ہمیشہ غمگین اور متفکر رہنے والے دل نے مصائب زمانہ سے تھکے ہوئے جسم کو کھا لیا اور جوانی کی بہار ہی مین اُسکو پیغام اجل دکھایا -

پرتاپ سنگھ کے آخری لمحون مین اُسکی ساری زندگی کا مقصد معلوم ہوتا ہے جسکو اپنے پرانے اصل کارتھج کی طرح اپنے جانشین سے اِس بات کی قسم لیکر ختم کیا کہ وطن کی آزادی کے جو دشمن ہین اُنکے ساتھ لڑائی ہمیشہ کے لئے جاری رکھی جائیگی - لیکن اِس راجپوت بہادر راجہ کو وہ خوشی اور دلجمعی حاصل نہین تھی جو لونیڈین[1] ہملکر کو تھی کیونکہ مرتے وقت وہ اپنے بیٹے اُمرا پر جو بہت آرام طلب تھا یہہ اُمید نہین کر سکتا تھا

[1] لونیڈین ہملکر کارتھج کا ایک بادشاہ تھا ۱۲

کہ وہ اُسکی عزت اور شہرت کو برقرار رکھ سکیگا۔

اِس آخری نظارہ کی جو تصویر کھینچکر دکھائی جاتی ہے اُس سے بڑی ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔

یہ بہادر راجہ بحالت نزع ایک بنجان مین بنائے ہوئے مکان مین پڑا ہے۔ اِسکے سردار اور وفادار ہمراہی جنہون نے اقبالمندی اور مصیبت کے زمانون مین ہمیشہ ساتھ دیا تھا اُسکو ہمیشہ کے لئے الوداع کہنے کیواسطے اِردگرد بیٹھے ہین۔ راجہ نے سرد آہ لگائی۔ سومبرا کے سردار نے پوچھا کہ آپکو کیا تکلیف ہے جسکی وجہہ سے آپکے پران نہین چھوٹتے۔ راجہ نے جواب دیا کہ میری روح فقط اِس قسم کے انتظار مین ٹھیری ہوئی ہے کہ میرا ملک تُرکون کے قبضہ مین نہ دیدیا جائے۔ (باقی آئندہ)۔

مُراسلات و متفرّقات

(نامہ نگارون کی رائے کا اڈیٹر ذمّہ دار نہین ہے)

شری یُت مہاشئے سمپادک آریہ بندھو جی۔ نمستے۔

نیچے لکھے لیکھ کو اپنے امولیہ پتر مین استھان دیجئے۔ پھاگن سدی دوج سمبت ۱۹۵۷ کو موضع چگرادی سے ٹھاکر گھاسی رام سنگھ کے چھوٹے بھائی کی بارات ہمارے یہان برتولی مین ٹھاکر بھوپال سنگھ جی کے یہان آئی۔ بیہواہ سنسکار ٹھیک سنسکار بدہی کے موافق ہوا۔ آریہ سماج برتولی نے بارات مین اُپدیش کیا۔ اُپدیشون کا اثر بہت اچھا رہا۔ بر اور کنیّا پکش کے دونون مہاشئے وہنادے کے لوگ ہین۔ خاصکر ٹھاکر تلسی رام سنگھ اور ٹھاکر گھاسی رام سنگھ بہت ہی لایق اور قابل تعریف ہین۔ جنہون نے آریہ سماج برتولی کے نویدن کو سویکار کرکے بارات مین آریہ دہرم کا اُپدیش کرایا اور حسب ذیل دام دیا:۔

(تفصیل دان)

راجپوت مہاسبھا آگرہ ے، — یتیم خانہ بریلی ے، — آریہ کنیا پاٹھ شالہ میرٹھ عہ، — گروکل ممالک مغربی شمالی عہ،

العبد آپکا شُبھ چنتک ٹھاکر کڑہا سنگھ ورمامنتری آریہ سماج برتولی ضلع بلند شہر۔

مسئلہ تقدیر و آریہ سماچار

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ بندھو جلد ۳ نمبر ۹ کا صفحہ ۲۷۱)

اقول (۳) آپ لکھتے ہین کہ جیو کے سنچت کرمون کا ...... جو پھل ہونیکو ہے اُسیکا نام قسمت ہے"۔

جس ترتیب خاص کے اعتبار سے کرم سنچت کہلاتے ہین وہ ایسی نہین ہے جو اپنے وقوع مین جیو کی ایک جنم کی وسعت سے منطبق ہوجاتی ہو یعنی بحیثیت کلی نہ اُسکی ابتدا کے ساتھ مُبتدی ہوتی ہے نہ اُسکی انتہا کے ساتھ مُنتہی۔ کون کہہ سکتا ہے کہ جو مصیبتین آپ پر اِس جنم مین پڑین یا جو آئندہ پڑینگی اُنمین ہر ایک خاص اُنہین کرمون مین سے بعض کا نتیجہ ہے۔ جنکے آپ بلا توسط اِس سے پہلا جنم مین مرتکب ہوئے تھے۔ ممکن ہے کہ اُنمین سے بعض کی علّتین اب سے پہلے آپکے تیسرے یا چوتھے یا پانچوین یا دسوین یا علی التسلسل کسی اِسلئے بھی پہلے جنم مین پیدا ہوئی ہون۔ صاف بات یہہ ہے کہ ایک طرف سلسلۂ اعمال مزید آخری اور نیز رنج و راحت بر داشتہ و یافتہ آخری کی محسوبی سے ذخیرۂ نتائج بیش و کم ہوتا جاتا ہے۔

ظاہر ہے کہ جو پھل ہونے کو ہے وہ ابھی ہوا نہین پس جسوقت وہ ہوگا سادی ہوگا۔ انادی کسی طرح نہین ہوسکتا اور آئندہ جب کبھی اُسکی طرف اشارہ کیا جائیگا۔ اُسکے سادی ہونے پر نظر رہے گی۔ نگاہِ خیال اُسکی اِس واقعی و اصلی نظارت سے منحرف ہوکر اُسکو قلب ماہیتِ ذوات کی مثال ہرگز نہین بنا سکتی تا وقتیکہ اُسی کے نفس مین خود اُسی کو گمراہ کرنیکا مادّہ پیدا نہ ہوجائے۔ جب ایک فعل کے وقتِ وقوعِ اوّل کا تعیّن ہوگیا اور تعیّن بھی محض تصوّر سے نہین ہوا۔ (گو تعیّنات متصوّرہ بھی اگر اغلاطِ تصوّر حائل نہ ہون براہ استدلال مین اُسیقدر پائدار و درآور ہوتے ہین جسقدر تعیّنات محسوسہ و متجربہ) بلکہ ہزارہا مثالون سے جو برابر ہماری آنکھون کے آگے گذر رہی ہین اور جنکی متماثل اور مثالون کا آئندہ وجود و ظہور مین آنا ایک ایسا امر یقینی ہے جس سے بہ ثباتِ ہوش و حواس و عقل عامہ کسی بشر کو انکار نہین ہوسکتا۔

لیکن جیسا کہ آپکا کلمہ "چون" (کاف محض بیانیہ ہے) شہادت دیتا ہے اور آپکی یائے معروف جو اُسی کے "پیچھے لگی ہوئی ہے (دیکھو اقول ۲ ضمن ج) تاکید و تشدید کا تقاضا کرتی ہے۔ آپ اُس "پھل" کا "نام" اُسیواسطے قسمت رکھتے ہین کہ وہ کرم کی انادی شاخ پر لگیگا جو جیو کے انادی درخت کا جزو ہے۔ شاخ و درخت اُسکی علّت (علی الاتصال) اور وہ اُسکا معلول ہوگا۔

فروغِ دل و دیدۂ مقبلان۔ ولی نعمت جملہ صاحبدلان" سری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج مہر ور مغفور نے چاندا پور کے مباحثہ مین اِس بات پر شدّ و مد کیا ہے اور اِس امر کو عین ہر بدیہی و مسلّمہ و موضوعہ مانا ہے کہ معلول حدودِ علّت سے باہر ہرگز نہین جاسکتا۔ چنانچہ اِسی بنا پر

حضرت معصوم مرحوم نے نکمتی کو محدود الاوقات مانا اور اپنا معتقد علیہ گردانا ہے۔ مگر آپ شاید کسی نئی خانگی (Private) ملت کی بنیاد ڈالنے کی غرض سے بقول شخصے یعنی در دین نبی رخنہ گری پیدا شد۔ اس اصل متعارف سے اگر ظاہرا نہیں تو در پردہ ضرور منکر ہین۔ ع "منکر کا حال کھلتا ہے اثبات کفر سے"۔ اور باوجود پھل کے سادی ہونے کے اسکو اس شاخ درخت کا معلول بناتے ہین جو خود بقول آپکے انادی ہین۔ ع "مرحبا صد مرحبا بر دین وایمان شما"۔ (باقی آئندہ)۔

آریہ کنیا پاٹھ شالہ اور استری سماج میرٹھ کا بارہوان سالانہ جلسہ

بتاریخ ۱۴-۱۵-مارچ سنہ ۱۹۰۱ء کو بڑی دہوم دھام اور کامیابی کے ساتھ ہوا۔ لاہور ضلع جالندہر ضلع بلند شہر ضلع مظفر نگر ضلع سہارنپور ضلع میرٹھ سے قریب ۵۰ استریان سوشوبہت ہوئی تھین شہر اور چھاونی کی بہنین تو اسقدر آئین کہ اتنے بڑے صحن اور چھتون پر تل دہرنے کو جگہہ نہ رہی۔ دور دور تک اچھا خاصا ہجوم ہوگیا مختصر طور پر دونون روز کی کارروائی حسب ذیل ہے:۔ حسب پروگرام ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء کو شکر کے دن جلسہ کی کارروائی دس بجے سے شروع ہوئی۔ باہر سے پدہاری ہوئی بہنین تو وہین موجود تھین۔ بلکہ شہر اور چھاونی کی بھگنیان دس بجے سے آنا شروع ہوگیئن۔ ساڑھے دس بجے تک سارا آنگن بھر گیا سب بہنون کے مستک پر کیسر کستوری کافور کا لیپن کیا گیا اور گلے مین پھولون کے ہار پہنائے گئے۔ استریان مکان کی سجاوٹ کو دیکھکر بڑا ہی آنند پرگٹ کرتی اور خوش ہوتی تھین۔ واقعی مکان کی سجاوٹ بھی دیکھنے ہی کے قابل تھی اول تو وہ مکان ہی جسمین یہہ جلسہ ہوا تھا یعنی ڈاکٹر رامجی داس کا زنانہ مکان بہت وسیع اور خوش قطع بنا ہوا ہے دوسرے سجاوٹ نے اُسکی رونق کو اور بھی دوبالا کر دیا صحن مین تین بڑے بڑے شامیانے استادہ کئے گئے تھے اور اُنکی چھتون مین ہانڈیان وغیرہ روشنی کے لئے لٹک رہی تھین صحن کی دیوارین بندہ وار اور پھولون کے ہارون سے گلشن بن رہی تھین سنہری حروف مین وید منتر اور مشہور پراچین استری اور رِشیون کی تصویرین آویزان کی گئی تھین جو آتی شوبہا دے رہی تھین شوبہا گمن اور پدہاری کے موٹو اور بھی رونق دے رہے تھے گلدستون کی بہار بھی کچھہ کم نہ تھی صحن کے بیچونبیچ اونچا پلیٹ فارم بنا کر اُسپر ایک بیدی بنائی گئی تھی جسکے چارون طرف کیلون کے کھمبے لگا کر بندہ وار اور پھولون کے ہارون سے خوب ہی سجاوٹ کی گئی تھی۔ یہہ بیدی دیا کھیان دینے والی بہنون کے لئے بنی تھی۔ فرش فروش بھی نہایت تکلف تھا۔ مکان سے باہر گلی مین جدہر کو استریون کے آنیکا راستہ تھا سُرخ سبز سنہری جھنڈیان لگائی گئی تھین جو نہایت ہی خوشنما معلوم ہوتی تھین اور اندر جا بجا آراستہ بنا رہی تھین بفرض مندر کے سجانے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا گیا تھا۔

مندر کیا تھا مانو رشی بھون تھا۔ پرانے سمے کی یاد دلا رہا تھا۔ ٹھیک دس بجے چار کنیاؤں نے وید منتروں
کا اچارن آرمبھ کیا۔ دس منتر اپنے شدھ سُر سے پڑھے۔ وید دھنی سے مندر گونج اٹھا۔ پھر وہ بھجن گائے۔ بڑا
ہی آنند پراپت ہوا۔ یہ سمے دیکھنے کے قابل تھا۔ اسکے بعد ہون یگ کا آرمبھ ہوا۔ جوالا دیوی جی وید منتروں
کا اچارن کرتی تھیں اور چار بہنیں آہوتیاں دے رہی تھیں۔ کامل ایک گھنٹہ تک ہون ہوتا رہا۔ بیچ
بیچ میں بھجن بھی ہوتے تھے۔ سب استریاں اس مہان کلیان کاری یگ کو دیکھکر دنگ رہ گئیں۔ واقعی
ہون کا اثر بہت ہی اچھا ہوتا ہے۔ پورانک خیالات کی استریوں کے من بھی پگھل گئے اور واہ واہ
کرنے لگیں۔ اس موقع پر دو کنیاؤں کا سماورتن اور سات کنیاؤں کا وید آرمبھ سنسکار ٹھیک سنسکار ودھی
کے انکول کرایا گیا۔ یہ کارروائی بھی بڑا اثر ڈالنے والی تھی۔ ہون یگ کے سماپت ہونے کے بعد آدھ گھنٹہ
تک جوالا دیوی جی نے ہون کے لابھ ورنن کئے۔ سب بہنوں نے بڑا ہی آنند پرگٹ کیا۔ یگ کی کارروائی
ختم ہونے کے بعد آدھ گھنٹہ تک پھر وید منتر اور بھجن ہوتے رہے۔ اسکے پشچات جوالا دیوی جی نے شری متی
راج راجیشوری مہارانی وکٹوریہ کی مرتیو پر شوک پرگٹ کیا۔ مہارانی وکٹوریہ کے راج کی برکتیں ظاہر کر کے
انکی بے وقت موت پر سخت افسوس ظاہر کیا اور ایک دو بھجن ویراگ کے گائے۔ اسوقت سب کی سب
استریاں آنسو بھر لائیں اور مکت کنٹھ ہو کر کہنے لگیں کہ ہائے پاپی کال تو بڑا نردئی ہے۔ تجھکو ایسی نیک صفات
بھاگ شیل نیائے کاری مہارانی پر بھی دیا نہ آئی۔ تو نے ہماری جیسی ہزاروں پاپنوں کو بجائے مہارانی کے
اٹھا لیا ہوتا۔ اری دشٹ مرتیو مہارانی وکٹوریہ سے تو کروڑہا جیووں کو سکھ پراپت ہوتا تھا۔ غرضکہ
کل سبھا آدھ گھنٹہ تک شوک کی صورتی بن گئی۔ تب جوالا دیوی جی نے پکار کر کہا کہ بہنو ہم سب کے
لئے بھی ایک دن یہی راستہ ہے۔ اب رنج کرنے سے کچھ حاصل نہیں۔ آؤ سب ملکر ایشور پرماتما سے پرارتھنا
کریں کہ وہ ہماری ماتا وکٹوریہ کو مکتی پراپت کریں اور اسکی آتما کو شانتی پراپت ہو۔ چنانچہ سب نے ملکر ایک
سُر سے کہا کہ پرماتما آپ ہماری مہارانی کی آتما کو شانتی پردان کیجئے اور مہارانی کے پتر جو اب راج سنگھاسن
پر براجمان ہوئے ہیں انکی عمر کو دراز کرو۔

اسکے بعد ویاکھیانوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے ایک چھوٹی سی کنیا بی بی گیان وتی نے
ایشور کی پرارتھنا کی۔ اسکے بعد بی بی چنن دیوی نے ویاکھیان دیا جسکا مطلب یہ تھا کہ بہنو منش کا جیون
بہت ہی تُچھ ہے۔ اسکا کچھ ٹھکانا نہیں کہ کب سماپت ہو جاوے۔ بڑے بڑے چکرورتی راجے بھی
موت نے فنا کر دئیے۔ ابھی آپنے مہارانی وکٹوریہ کے شوک جنک مرتیو کا حال سنا ہی ہے۔ بالاپن تو
کھیل کود میں چلا جاتا ہے۔ بڑھاپے میں کچھ ہو نہیں سکتا۔ صرف یووا اوستھا کا تھوڑا سا سمے ہی جس میں

کچھ کر سکتے ہیں سو وہ دریا کے پانی کی طرح بہا چلا جا رہا ہے۔ اگر یہہ سمے بھی یونہیں کھو دیا تو جانو منش جنم ہی دیرتھ اور نشپھل گیا اور منش جنم ہیں ہی دہرم کرم کر سکتے ہیں سو آؤ بھگنیون اِس تھوڑے سے وقت کو ویرتھ نہ کھو کر دہرم کے کاموں میں لگا دین جس سے اگنت کے لئے کچھ توشہ اکٹھا ہو۔ چندرا دیوی جی کے بعد بی بی شیکشا وتی کا ودیا کہیان ہوا۔ سارانش جسکا یہہ تھا کہ جب سے آریہ ورت دیش مین اودیا چانڈالنی کا دور دورہ ہوا ہے۔ تب سے انیک ایسی ایسی کوریتیان (بد رسومات) پھیل گئی ہین جنسے اِس دیش کی بہت ہانی ہو رہی ہے۔ اُنمین سے ایک یہہ بھی ہے کہ یہان کی استریان چوڑیان پہرنے کے لئے منہیارون کی دُکانون پر جاتی ہین۔ یہہ رسم مما لک مغربی شمالی مین سب سے زیادہ رائج ہے۔ جوان جوان بہو بیٹیان مسلمان منہیارون کی دُکان پر جا کر چوڑی پہنتی ہین۔ وہ دُشٹ اُنکو پاپ کی نگاہ سے دیکھتے ہین۔ بے مٹھنے پان کھاتے دُکانون پر بیٹھے رہتے ہین سیکڑون دو تین ایسے ہو چکے ہین جنمین ہندو استریون کے دہرم نشٹ ہوئے ہین سیکڑون بدہوا استریان ان منہیارون نے مسلمان کر لی ہین۔ کوئی سمے تھا کہ اِس دیش کی استریان غیر مرد کا منہ دیکہنا مہاپاپ سمجھتی تھین آج اپنی خوشی سے اپنا ہاتھ مسلمان منہیارون کے ہاتھ مین پکڑاتی ہین۔ وہ پاپی ہنسی ٹھٹھول بھی کرتے جاتے ہین اور چوڑیان بھی پہناتے جاتے ہین۔ اِس کوریتی سے بہت سے دہرم کا نشٹ ہو رہا ہے بھگنیون اِس بُری رسم کو ضرور تیاگ دینا چاہیے۔ اپنے گھر پر منہیاری عورت کو بلا کر چوڑیان پہننی چاہئین۔ جب آپ دُکانون پر جانا چھوڑ دو گی تب اُنکی عورتین خود ہی تمہارے گھرون مین آکر چوڑیان پہنا جاوین گی کیونکہ اُنکا روزگار تو تمہارے پر ہی منحصر ہے۔ اِس ودیا کہیان کو سُنکر سب بہنین آپس مین چرچا کرنے لگین کہ یہہ لڑکی سچ تو کہہ رہی ہے۔ استری کے بدن کو مسلمان کا ہاتھ لگنا بڑا بھاری پاپ ہے۔ اِس ودیا کہیان سے بڑا ہی لابھ نکلے گا۔ اِسکے بعد ایک کنیا نے کچھ دوہے سُنائے جو بہت ہی پریہ معلوم ہوتے تھے۔ پھر بیٹی کُنتی دیوی نے ایشور کے ۱۰۰ ناموں کی تشریح ارتھ سہت بہت اچھی طرح سے کی اور سمجہایا کہ آجکل ہماری بہنین جو سیکڑون دیوتون کو شلا یہہ مہا لکشمی مہیش گنیش۔ رودر۔ اندر وغیرہ وغیرہ کو الگ مانتی ہین۔ وہ اصل مین یہہ سب ایشور ہی کے نام ہین۔ یہہ ودیا کہیان بھی پُر اثر تھا۔ اِسکے پشچات بی بی روپ وتی جی نے دہرم وِشے پر ایک بڑا گمبھیر سار ودیا کہیان دیا۔ استریان بڑی خوش ہوئین۔ یہہ کنیا بڑی چتر اور ہوشیار ہے۔ اِسنے اِسی پاٹھشالہ مین شیکشا پراپت کی ہے۔ پھر بیٹی وید کنوری نے سُکھ کی پراپتی کے اُپائے اِس خوبی سے بیان کئے کہ سب بہنین دنگ رہ گئین اور بہت تعریف کرنے لگین ہر ایک ودیا کہیان کے بعد ایک دو بھجن گائے جاتے تھے جس سے ودیا کہیان کی رونق اور بھی دوبالا ہو جاتی تھی کیونکہ بھجن اُسی وِشے کا گایا جاتا تھا جس وِشے پر ودیا کہیان ہو چکا ہے کنیاؤن کے ودیا کہیانون کے بعد چوبالا دیوی کا ودیا کہیان شروع ہوا۔ وِشے ودیا کا لابھ تھا۔ "آریہ ورت کی

استری جاتی کی دردشا جتلاتے ہوئے پرگٹ کیا کہ اس دیش کی اودوتی کا کارن ایک ماتر اودیا اندھکار ہی ہے اسلئے آریہ ورت کی اونتی کا ایک ماتر اپائے کیول ودیا کا پرچار ہی ہوسکتا ہے اور یہہ پرچار سب سے پہلے استری جاتی میں ہونا چاہئے۔ کیونکہ جبتک ماتائیں ودوشی نہیں ہونگی تب تک دھارمک۔ اولشاہی۔ سداچاری۔ دیش ہتیشی۔ سنتانیں کسی طرح پیدا نہیں ہوسکتیں پس بھگنیو ن اگر آپکو دیش کے سدھار کا خیال ہے تو اپنی پتریوں کو ودوشی بناؤ۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک یہہ ویاکھیان ہوا استریاں چپ چاپ مورتی کی طرح ٹکٹکی لگائے ہوئے ویاکھیان کو شرون کرکے بہتر ہی بہتر مگن ہورہی تھیں اور دہن ہے دہن ہے کہہ رہی تھیں ویاکھیان کی سماپتی پہ آریہ کنیا پاٹھ شالہ میرٹھ کے لئے چندہ ہونا شروع ہوا۔ ان کی آن میں مبلغ ما ۱۲ روپیہ نقد جمع ہوگئے جنکی تفصیل اخیر میں درج ہے۔ اب قریب شام ہوگئی تھی اسلئے بھجن اور آرتی ہوکر پہلے دن کا جلسہ بسرجن کیا گیا اور سب سے پکار کر کہہ دیا گیا کہ کل کو بھی جلسہ ہوگا سب بھگنیاں آج کی طرح پدھار کر جلسہ کی شوبھا کو بڑھاویں۔

دوسرے روز یعنی ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۹ع کی کارروائی ۷ بجے صبح سے شروع ہوئی۔ یہہ سمے میل ملاپ اور دہرم چرچا کا تھا ۹ بجے تک آپسمیں میل جول اور دہرم چرچا ہوتی رہی کچھ استریوں نے شنکائیں کیں۔ جوالا دیوی نے انکا سمادھان کیا۔ اس کارروائی کے بعد بھوجن کا وقت تھا ۱۲ بجے تک بھوجن سے فراغت پائی۔ ۲ بجے سے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ ایک گھنٹہ تک وید منتر اور بھجن گائے گئے۔ اسکے بعد ایک کنیا نے پرارتھنا اور اپاسنا کرائی۔ پھر بی بی مہادیوی جی نے پتی برت دہرم پر ایک بہت ہی دلچسپ ویاکھیان دیا جسکا پریوجن یہہ تھا:۔ کہ بھگنیوں وہی استری گرہست کا بھوشن کہلا سکتی ہے جسنے پتی برت دہرم کا دہارن کیا ہے۔ جو استری پتی برت دہرم کو نہیں جانتی اور نہ اسپر عمل کرتی ہے وہ مہا پاپن اور نرک گامنی ہوتی ہے جس طرح گاڑی تب ہی اچھی طرح چل سکتی ہے جب دونوں بیل سدھے ہوئے اور ٹھیک ٹھیک چلتے ہوں اگر ایک بیل بھی نکما نٹ کھٹ اور سیدھے راستہ پر نہ چلنے والا ہوگا تو گاڑی کو توڑ پھوڑ کر کسی گڈھے میں گیرویگا۔ اسی طرح گرہست روپی گاڑی بھی تبھی چل سکتی ہے جب استری پرش دونوں آپسمیں پریتی پوربک گرہست آشرم کی گاڑی کو کھینچیں اور گرہست آشرم کے دہرم سے واقفیت رکھتے ہوں اور پریتی آپس میں تب ہوسکتی ہے جب استری میں پتی برت دہرم اور پرش میں استری برت دہرم موجود ہوں۔ اگر استری پرش دونوں اگیانی ہیں تو گرہست روپی گاڑی ضرور گڈھے میں گریگی۔ جیسا کہ آجکل ہورہا ہے بہنیوں پتی برت دہرم روپی بھوشن کو دہارن کرو۔ ظاہری اور اڈمبری بھوشنوں کی ترشنا کو تیاگو۔ پھر دیکھو کہ سنسار اور ایشر کے یہاں آپکا کیسا مان ہوتا ہے اور گرہست

کیسا سرگ کے تلیہ بنجاتا ہے۔ غرضکہ ویاکھیان قابل تعریف تھا سب استریان پرشنسا کرتی تھین۔ اسکے
پشچات شریمتی لیلاوتی جی نے دیش ادتی وشئے پر ویاکھیان دیا جسمین یہہ جتلایا کہ دیش ادتی بغیر استری
شکشا کے کسی طرح نہین ہو سکتی۔ اسلئے ہم سب بہنون کو ودیا پراپت کرکے آریہ ورت کی ادتی کرنی چاہئے
یہہ ویاکھیان بھی بہت موثر تھا۔ اسکے بعد شریمتی یشودا دیوی جی نے بھوت پریت۔ ڈاکنی شاکنی آدی کا
کھنڈن بڑی اوتم ریتی سے کیا۔ استریان بہت خوش ہوئین۔ یہہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ہر ایک
ویاکھیان کے بعد ایک دو بھجن اسی مضمون کے گائے جاتے تھے جسنے ویاکھیان کی رونق اور بھی دوبالا
ہو جاتی تھی اور اگر کسی ویاکھیان کا کوئی دقیق حصہ عام استریون کی سمجھ مین نہین آتا تھا تو جوالا دیوی جی
عام فہم الفاظ مین اسکی تشریح کرکے خوب سمجھا دیتی تھی۔ اسکے بعد بی بی ساوتری دیوی جی نے شیخ چلی اور بنئے
کی کہانی کہکر بتلایا کہ اگر ہم شیخ چلی اور اس بنئے کی طرح جھوٹے منصوبے سوچتی رہینگی تو کچھ بھی نہین بنیگا۔
اگر ہمکو کچھ بننا ہے تو کام کرنا شروع کرین ورنہ پچھتانے کے سوا اور کچھ ہاتھ نہ لگیگا۔ اسکے بعد بی بی
دھرم وتی جی کا گرہست آشرم کو سرگ دھام بنانے کے اُپائے پر بہت ہی دلکش ویاکھیان ہوا۔ موجودہ
گرہست آشرم کی برائیون کو ظاہر کرکے بہت سی دلیلون کے ساتھ سدھ کر دیا کہ آجکل کے گرہست آشرم
پورے نرک کنڈ بن رہے ہین۔ سچے گرہست کا فوٹو اور اسکے اننت سکھون کو اس خوبی کے ساتھ بیان
کیا کہ سب کے دل ہلگئے۔ دھن دھن کی آواز چارون طرف سے آنے لگی۔ یہہ بھی کہا کہ استری کے لئے
سچے سکھ کو پراپت کرنے کا مول کارن گرہست آشرم ہی ہے۔ گرہست آشرم کے بنا پتی کی سیوا پراپت نہین
ہو سکتی اور پتی سیوا کے بنا استری کو سچا سکھ نہین مل سکتا۔ اسلئے بھگنی گنون اگر سچے سکھ کی ابھلاشا ہی یعنی
جیون کو سپھل کرنا چاہتی ہو۔ اگر سچے سکھ کی ابھلاشا ہی تو ودیا دھیان کرکے گرہست آشرم مین پرویش کرو
اور پتی کی سیوا اور ایشور کی بھگتی کرکے سرگ دھام کا آنند اٹھاؤ۔ اس کنیا نے پون گھنٹہ تک ایسا پراثر
لیکچر دیا کہ سب استریان شاباش شاباش کہنے لگین۔ یہہ چھتری کی کنیا ہے۔ ۱۴ سال کی اوستھا ہے۔ ابھی تک
بواہ نہین ہوا۔ آریہ کنیا پاٹھ شالا میرٹھ کی ودیارتھنی ہے جس مین شکشا پاتی ہے۔ ایشور پرماتما اسکو سوبھاگوتی کرے
یہی ہونہار کنیا ہے۔ اسکے بعد شریمتی جی کنوری استری رام سروپ جی کی استری نے بھارت ورش کی موجودہ درشا
کو بہت اچھی طرح سے جتلایا اور کہا کہ اس درشا کا بڑا کارن استریون کی مورکھتا ہے۔ ویاکھیان اتی پربھاوشالی تھا
اسکے پشچات شریمتی ٹھاکر دیوی جی مہاتما ہنسراج جی کی دھرم پتنی نے آریہ سماج کے دس نیمون کی تشریح اس خوبی
کے ساتھ کی کہ واقعی سننے کے قابل تھی۔ ایشور پرماتما نے استری پرش دونون کو ایک ہی سے گن کرم سبھاؤ
والے بنایا ہے ہماری بہن شریمتی ٹھاکر دیوی جی بھی اتی سومیہ اور آریہ دھرم مین اگر دڑھ ہین استری پاٹھ شالا

اور استری سماج لاہور میں بڑا کام کرتی ہیں۔ جگت پتا اس جوڑے کو سدا آنند رکھے۔ کیونکہ یہ دونوں ہم
کی مورتی ہیں اور اپنے سنسار کو بہت لابھ پہونچ رہا ہے۔ اسکے بعد جوالا دیوی جی کا ویاکھیان ڈیڑھ گھنٹہ تک
اوتاروں کے وشئے پر ہوا۔ بہت سے پرانوں اور کتابوں سے ثابت کر دیا کہ کرشن چندر جی سری رامچندر جی
آدمی مہاتما اگرچہ وہ استتی پوجنے کے یوگیہ ہیں۔ مگر کسی طرح ایشور نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ایشور اجنما ہے۔ انہوں
نے جنم لیا۔ ایشور امر ہے لیکن یہ موت کے جھنگل میں پھنسے۔ مطلب یہ کہ جو جو باتیں منش جاتی میں پائی جاتی
ہیں وہ سب انہیں پائی جاتی ہیں۔ اسلیئے یہ ایشور کسی طرح نہیں ہو سکتے۔ بیشک یہ ست پرش تھے۔ دھرماتما
تھے ویر اور پرشوتم تھے۔ انکے سدگنوں کی پیروی ضرور کرنی چاہئے لیکن ایشور کر کے ماننا ٹھیک نہیں ہے۔ اس
ویاکھیان کا اثر بہت ہی اچھا ہوا۔ اب سب سے آخیر میں آریہ کنیا پاٹھ شالہ اور استری سماج میرٹھ کی
وارشک رپورٹ جوالا دیوی جی نے سنائی۔ خلاصہ جسکا یہ ہے :- کہ آریہ کنیا پاٹھ شالہ اور استری سماج میرٹھ
کو استھاپت ہوئے ۱۲ سال گذر گئے۔ اس عرصہ میں سیکڑوں کنیائیں شکشا پا کر اپنے گھر بار کی ہو گئیں۔ جہاں
جاکر انہوں نے آریہ دھرم اور ودیا کے پرچار میں بڑی نمایاں ترقی کی ہے۔ بہت کنیاؤں نے اپنے خاندان
کی استریوں کو ودیا پڑھا دی۔ خراب رسموں کو دور کیا۔ کئی ایک نے پاٹھ شالائیں بنائی ہیں اور کنیاؤں کو پڑھاتی
ہیں سنسکاروں میں بہت کچھ سنشودھن کیا ہے۔ سارانش یہ ہے کہ اس پاٹھ شالہ سے آریہ دھرم اور ودیا
کے پرچار کو بہت کچھ لابھ پہونچا ہے اور استری جاتی میں ودیا کی رچی بڑھتی جاتی ہے۔ اس سال میں اوسط حاضری
۶۲ کی رہی۔ تندرستی عموماً بہت اچھی رہی۔ بہت سی بہنوں اور بھائیوں نے پاٹھ شالہ کے لیئے دان دیا۔
جنکو شدھ چت سے دھنیواد دیتی ہوں۔ اناتھ کنیاؤں کی حالت شروع شروع میں تو کچھ اچھی نہیں تھی۔
لیکن اب وہ سب اچھی ہیں۔ جن بہنوں اور بھائیوں نے اناتھ کنیاؤں کی سہایتا کے لیئے دھن پردان
کیا ہے انکا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ واقعی سچا دان اسی کا نام ہے۔ اس سال میں پاٹھ شالہ کی ۵
کنیاؤں کا بواہ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ استری سماج کی حالت بھی سال زیر بحث میں بہت ہی اچھی
رہی۔ اوسط حاضری کی ۸۰ کے قریب ہوتی رہی۔ جلسے برابر ہوتے رہے۔ کبھی ناغہ نہیں ہوا۔ بہت سی
بہنوں نے سنسکاروں کے موقع پر استری سماج کو بلا کر اپدیش اور بھجن کرائے۔ جس سے استری جاتی میں
آریہ دھرم کے پھیلانیکا اچھا موقع ملا۔ اس سال میں استری سماج نے علاوہ شہر کے باہر دیہات میں جاکر
بھی آریہ دھرم کا پرچار کیا۔ ہزاروں بہنوں کی شنکائیں نوارن کیں۔ سنسکاروں میں بہت کچھ پرورتن
ہوا۔ بہت سی استریوں کی رچی آریہ دھرم کی طرف پھر گئی۔ غرضکہ استری سماج و کنیا پاٹھ شالہ کے وجود نے
شہر میرٹھ اور قرب و جوار کی استری جاتی کو بہت کچھ لابھ پہونچایا ہے۔

پاٹھ شالہ اور استری سماج کی یوں تو سب بہنین اور بھائی ہر طرح سے سہایتا کرتے ہین لیکن خاصکر لالہ رام ناتھ جی کی دہرم پتنی بہت کچھ مدد دیتی ہے۔ گھر پر سب سنسکار ویدک ریتی سے کراتی ہے۔ ہر سنسکار کے موقع پر استری سماج کو بُلاکر جلسہ کراتی ہے۔ ایشر پرماتما میری بہن کی منوکامنا پورن کرے۔ بابو دولت رام صاحب سب اورسیر اور بابو ڈونگر مل صاحب وکیل کی استری نے اس سال مین اناتھ کنیاؤن کو کئی دفعہ مٹھائی تقسیم کی اور سماج مین ہمیشہ آتی رہین۔ بہت دہنباد کی یوگ ہین۔ بابو کدار ناتھ صاحب صدر والون کی دہرم پتنی نے بھی بہت کچھ سہایتا دی۔ اُنکی حاضری بھی معقول رہی۔ دہنباد دیتی ہون۔ پنڈت جیرام صاحب شرما کی استری اور لوا جی بھی استری سماج مین سدا پدہارتی رہین دہنباد کی یوگ ہین۔

شریمتی ٹھاکر دیوی جی خاصکر شکریہ کے قابل ہین کہ اِستقدر دُور دراز فاصلہ سے بہت کشٹ اُٹھاکر ہر اُتسو پر تشریف لاتی ہین اور ویاکھیان تتھا بھجن آدی کے گانے مین بہت کچھ سہایتا دیتی ہین۔ شریمتی رام کنور جی اور ریوتی دیوی جی ساکن موضع دیوٹھہ ضلع بلند شہر خاص دہنباد کی یوگ ہین یہ دونون بہنین سچی آریہ اور تن من دہن سے آریہ کنیا پاٹھ شالہ اور استری سماج میرٹھ کی سہایک ہین۔ اِنکے یہان کُل سنسکار ویدک ریتی سے ہوتے ہین۔ کئی دفعہ استری سماج میرٹھ کو بلاکر بڑے بڑے جلسے کرائے اور پاٹھ شالہ کے لئے چندہ جمع کرایا ہین ان دونون بھگنیون کو اتینت دہنباد دیتی ہون۔ اخیر مین باہر سے آئی ہوئی اور شہر والی بہنون کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اِس وارشک رپورٹ سنانے کے بعد ۵۲ کنیاؤن کو پاری توشک بانٹا گیا۔ پاری توشک مین پارچہ جات۔ کتابین۔ قلم دوات پنسل۔ مٹھائی وغیرہ وغیرہ اشیاء دی گئین۔ انعام تقسیم ہونے کے بعد بھجن اور آرتی ہوکر جلسہ وسرجن کیا گیا۔ سب استریان اور کنیا ئین خوشی خوشی اپنے اپنے گھرون کو پدہارین۔ اِس طرح سے دو روز تک میرٹھ شہر کی استریون کے لئے ایک اچھا ہجوم ہوگیا اور آریہ دہرم کا خوب پرچار ہوا کئی روز تک استریون مین گھر گھر اسیکا چرچا رہا۔ جگت پتا یہ سب آپکی سہایتا اور انوگرہ کی مہما ہے۔ آپ ہی اِس کام کو پورا کرنیوالے ہو۔ ہم آشا میری شدہ سنکلپون کو آپ ہی پورن کرینگے۔ میرا بھروسا کیول آپ پر ہی ہے۔ اوم شم۔

(داسی جوالا دیوی)

فہرست چندہ جو آریہ کنیا پاٹھ شالہ اور استری سماج میرٹھ کی بارہوین سالانہ جلسہ پر اکٹھا ہوا	
شریمتی جوالا دیوی جی ۵ ... ... رسالدار نراین سنگھ جی کی استری لوگا لو ملک بندیل کھنڈ عہ	شری متی رام کنور جی موضع دیوٹھہ ضلع بلند شہر ... ... صہ

شریمتی جینتی دیوی جی کی ماتا .. .. صہ
ڈاکٹر رامچندر جی کی ماتا .. .. صہ
شریمتی جاوتری دیوی میرٹھ .. .. للعہ
پنڈت رادھے لال جی کی استری موضع آڈھہ ضلع بلندشہر عا
منشی مراری لال جی کی استری میرٹھ .. .. .. عا
بابو پی۔ آر ورما کی استری میرٹھ .. .. عا
منشی رام راج منصف دیہہ موضع کرتھل کی ماتا .. .. عا
لکشمی دیوی جی کی ماتا میرٹھ .. .. عا
لالہ رام ناتھ جی کی استری میرٹھ .. .. عا
منشی لچھمن سروپ صاحب کی استری میرٹھ .. .. عا
ٹھاکر کڈھا سنگھ جی کی استری موضع برتولی ضلع
بلندشہر .. .. عا
ٹھاکر چھجو سنگھ جی کی استری موضع کٹھہ ضلع میرٹھ .. .. عا
ٹھاکر چھجو سنگھ جی کی ماتا " " .. عا
ٹھاکر بنیاد سنگھ جی کی استری " .. .. عا
منشی نہال سنگھ جی کی استری میرٹھ .. .. .. عا
لالہ راجی لال صاحب وکیل کی استری میرٹھ .. .. عا
پنڈت مرلی دھر جی کی استری موضع گلاوٹھی ضلع
بلندشہر .. .. عا
پنڈت ناجی رام صاحب شرما کی استری میرٹھ .. .. .. عا
بابو دولت رام صاحب کی استری میرٹھ .. .. .. عا
شریمتی ٹھاکر دیوی جی لاہور .. .. عا
چودھری امر سنگھ ذیعدار کی استری میرٹھ .. .. .. عا
بابو دیوی سہائے صاحب سب اورسیر کی استری
بابوگڈھ ضلع میرٹھ .. .. عا

بابو کشن لال جی کی استری میرٹھ .. .. عا
بابو کدارناتھ جی کی استری صدر بازار .. .. .. عا
شریمتی بسنتی دیوی ڈھکولی ضلع میرٹھ .. .. .. عا
چودھری کنک سنگھ جی کی استری ڈھکولی ضلع میرٹھ .. عا
بابو آنند لال جی کی استری صدر بازار میرٹھ .. .. عا
ٹھاکر گنگا سہائے جی کی استری موضع چھپا
ضلع بلندشہر .. .. عا
لالہ کدارناتھ جی کی استری میرٹھ .. .. .. عا
بابو وشونگر لال صاحب وکیل کی استری میرٹھ .. .. عا
بابو کالیچرن جی کی استری صدر بازار میرٹھ .. .. عا
شریمتی بسنت دیوی میرٹھ .. .. عا
بی بی لکشمی دیوی جان سٹھ ضلع مظفرنگر .. .. عہ
شریمتی پاربتی دیوی لواشہر ضلع جالندھر .. .. عہ
شریمتی چندروتی دیوی گوندر ضلع کرنال .. .. عہ
بابو رگھبر دیال بیرسٹر کی استری میرٹھ .. .. .. عہ
بابو گنگا پرشاد جی کی ماتا میرٹھ .. .. عہ
منشی کشن سروپ جی کی استری میرٹھ .. .. .. عہ
لالہ سندر لال جی کی استری میرٹھ .. .. .. عہ
شریمتی گنگا دیوی جی لالکرتی بازار میرٹھ .. .. عہ
لالہ کنہیا لال صاحب کی استری میرٹھ .. .. عہ
لالہ کلو مل زرگر کی استری میرٹھ .. .. .. عہ
منشی گوپال سہائے جی کی استری میرٹھ .. .. .. عہ
لالہ ترکھا رام جی کی استری موضع لوہیا ضلع میرٹھ .. عہ
لالہ گھاسی رام جی کی استری کھروا ضلع میرٹھ .. .. عہ
منشی دیپ سنگھ محرر کی استری میرٹھ .. .. .. عہ

منشی سوہن لال جی کی ماتا میرٹھ .. .. ـله
بیٹی بدہی متی شالہ کی کنیا میرٹھ .. .. ـله
گھسیا کمہاری صدر بازار میرٹھ .. .. ـله
لالہ توڈر مل جی کی استری موضع کھروا ضلع میرٹھ
۱۲ عدد انگوٹھی نقرئی .. .. ـله
لالہ بہاری لال جی کی پتری سہارنپور .. .. ـله
لالہ بھاگ مل جی کی استری میرٹھ .. .. ـله
شریمتی درشن کنور جی لاہور .. .. ـله
بیٹی سرسوتی دیوی میرٹھ .. .. ـله
لالہ موہن لال جی کی استری میرٹھ .. .. ـله
لالہ کنہیا لال جی کی استری میرٹھ .. .. ـله
بیٹی دھرم وتی شالہ کی کنیا میرٹھ .. .. ـله
لالہ رادھا کرشن جی کی استری میرٹھ .. .. ـله
لالہ چوہڑ مل موضع چیک ضلع بلند شہر .. .. .. ـله
بابو دیوکی نندن جی کی استری میرٹھ .. .. .. ـله
بخشی کشن لال جی کی استری میرٹھ .. .. ـله
لالہ منا لال جی کی استری صدر بازار میرٹھ .. .. .. ـله
بابو جوالا پرشاد جی کی استری میرٹھ .. .. .. ـله
لالہ رام سہائے جی کی استری میرٹھ .. .. ـله
لالہ منا لال جی کی استری صدر بازار میرٹھ .. .. .. ـله

چودھری مان سنگھ جی کی استری میرٹھ .. .. .. ـله
پنڈت گینڈن لال جی کی استری میرٹھ .. .. ـله
شریمتی چاولی دیوی میرٹھ .. .. ـله
لالہ رامچندر جی کی بہن لال کرتی بازار میرٹھ ۱ر
لالہ رام سرن جی کی استری میرٹھ ۱ر
بی بی شیل وتی دیوی میرٹھ ۱ر
کلاوتی کی بوا صدر بازار میرٹھ ۱ر
لالہ مرلیدھر جی کی استری صدر بازار میرٹھ .. ۱ر
لالہ کشوری داس کی استری میرٹھ ۱ر
بابو سیو رام جی ۱ر
ماسٹر رام سروپ جی کی استری میرٹھ ۱ر
منشی مکلوند رائے جی کی استری میرٹھ ۱ر
لالہ دیوی سنگھ جی کی استری میرٹھ ۱ر
شریمتی ننھی برہمنی لال کرتی بازار میرٹھ ۱۲۰۰ر
لالہ نیادر سنگھ کی بوا لال کرتی بازار میرٹھ ۱۲ر
بڑی صدر بازار میرٹھ ۴
چھوٹی " " ۱۲ر
رشتہ ایک گروالہ کی استری ۱۲ر

میزان کل
[illegible]
۱۲ر

پر یہ ور مہاشے ۔ نمستے ۔

مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۱ء کو آریہ سماج مندا میں بابو بھولا سنگھ ممبر آریہ سماج کے لڑکے کا چوڑا کرم یعنی منڈن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ علاوہ ممبران آریہ سماج کے ایک کافی تعداد ان صاحبان کی بھی موجود تھی کہ جو اس سے پہلے آریہ سماج میں کبھی تشریف نہیں لائے تھے ۔ ہمارے سنسکار کرانے کا طریق دیکھ کر جملہ حاضرین نہایت خوش ہوئے ۔

آپکا داس لچھمن داس وربا از گوردکہپور ۔

سماجک خبرین

حصار آریہ سماج کے جلسہ پر دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور کے لئے ۱۷۰۰ روپیہ چندہ ہوا۔

امین آباد ضلع گوجرانوالہ اینگلو سنسکرت اسکول کے سالانہ جلسہ پر اسکول کیلئے ایک ہزار چندہ ہوا۔

آریہ سماج مجہولی ضلع کھیری ملک اودھ کا سالانہ جلسہ تاریخ ۱۰ و ۱۹ مئی سنہ ۱۹۰۱ع کو قرار پایا ہے۔

نگینہ ضلع بجنور مین آریہ سماج قایم ہوا۔

آریہ سماج بہدورہ ضلع بلند شہر کا وارشک اتسب تاریخ ۲۳ و ۲۴ مئی سنہ ۱۹۰۱ع کو ہوگا اور آریہ سماج اعتماد پور ضلع آگرہ کا وارشک اتسب تاریخ ۱۱ و ۱۲ مئی کو ہوگا۔

لالہ راجی داس صاحب سب اوورسیر مرادنگر ضلع میرٹھ سے لکھتے ہین کہ لالہ پیارے لال صاحب بزاز و لیشس [illegible] نے اپنے لڑکے کا سومنڈن سنسکار ویدک ریتی سے پنڈت چندر بہان سے کرایا اور حسب ذیل دان دیا:- گروکل پاٹھ شالہ سکندر آباد ۲؏ یتیم خانہ بریلی ۲؏ آریہ کنیا پاٹھ شالہ میرٹھ عہ۔

گڈہی عبد اللہ خان ضلع مظفر نگر کا سالانہ جلسہ بڑی دہوم دہام سے ہوا۔ کل ۷۰ چندہ وید پرچار کے لئے ہوا۔

موانہ کلان ضلع میرٹھ کی انگریزی پاٹھ شالہ کے لئے ایک ادہیاپک کی ضرورت ہے جو انٹرینس پاس ہو اور آریہ ہو۔ تنخواہ ۲۰ دیجاویگی۔ جو چاہین وہ سکرٹری آریہ سماج موانہ سے خط و کتابت کرین۔

سیلی چھیت آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بوجہ دہام پور سماج کے سالانہ جلسہ کے تبدیل ہو کر اب ۱۲ لغایت ۱۵ مئی ہونا قرار پایا ہے۔ منتری مہاشہ پنڈت کرپا رام جی و دیگر سنیاسیون اور اپدیشکون کو بڑے پریم سے نمنترن دیتے ہین۔

پنڈت بہوجدت پرچارک نے حصار کے بازار مین بہت سے ویاکہیان دیے جنکا بہت اچہا اثر پڑا۔

گجرات آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بڑی دہوم دہام سے ہوا۔ راولپنڈی سے پنڈت سیتا رام شاستری بھی شامل تھے۔ لالہ کانشی رام ویدی نے وید پرچار فنڈ کے لئے اپیل کی جسپر صاحبان مختلف فنڈون کے لئے ۱۲۰۰ جمع ہوگئے۔

ملتان آریہ سماج کے جلسہ مین ایک ہزار روپیہ ہوا ۲۰۰ روپیہ نقد تھا۔ استری سماج مین بھی اپیل ہوئی جسپر کنیا مہاودیالہ اور کنیا اناتھ آلہ جالندھر کیلئے ۱۲۵ نقد جمع ہوا تھا۔

جھنگ آریہ سماج کے ممبر لالہ ٹھاکر داس کی کنیا اور لالہ وزیر چند جی کپور کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے۔ دونون صاحبون نے دو روپیہ دان دیے۔ لالہ منشا رام نے اپنے گہر مین

سمنتو میں سنسکار اور اپنے پوتے کا نام کرن سنسکار

ودھی پوروک کرایا۔

۲۔ مارچ کو شاہ گنج ضلع آگرہ کے میلہ پر دولت رام

شرما رگو اپدیشک نے دھرم پر دیا کھیان دیا۔ جسکے

اثر سے ٹھاکر بھوپ سنگھ ۲۰ برسوں کے عیسائی شدھ

لے ویدک دھرم کو گرہن کیا۔

سری نگر کشمیر میں ڈاکٹر چرنجی سنگھ کے گھر لڑکا پیدا

ہوا۔ جات کرم سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا۔

پنڈت ہرنام سنگھ پرچارک نے ۶۔ اپریل کو موضع

کدھیر کے پٹواری لالہ نانک چند کے لڑکے کا نام

کرن سنسکار کرایا۔

عام خبرین

کلکتہ کی عظیم الشان یادگار قیصرہ کے اخبار کی

ایڈیٹری حضور ولیہ اے نے مسٹر اے۔ ای کاٹن

بیرسٹر کو سپرد کی۔

سیالکوٹ میں قیصرہ مرحومہ کی یادگار میں

وکٹوریہ ہال بنائیں گے۔ چندہ کھولا گیا۔ ۱۳۰۰۰ روپیہ

جمع ہوا ہے۔

۱۸ مئی کے سرب گراس سورج گرہن کا نظارہ دیکھنے

کو کلکتہ سے تین پادری سوماترہ کو گئے۔ عکس

لئے جاوین گے۔

پچھلے ہفتہ پنجاب کے چار اضلاع کے ۸۵ دیہات

مین طاعون تھا جنمین ۲۲۴ کیس ۲۰۷ فوتیان

ہوئین۔ کپور تھلہ علاوہ۔

ہند میں پچھلے سال سوت کاتنے اور بننے کے ۱۸۶

دخانی کارخانے تھے۔ سرمایہ ۱/۲ ۱۶ کروڑ۔ انمین

۱۶۳۳۴۱۔ آدمی نوکر۔

نظام ریلوے کے گارڈ مسٹی ڈیویڈسن کو بجرم

چرانے پارسل بالیت ۲۰۰۰ کے ایک سال قید

سخت کی سزا ملی۔

یکم اپریل ۱۹۰۹ء سے آخر فروری ۱۹۱۰ء تک

۱۱ ماہ میں ۹ کروڑ ۷۶ لاکھ ۱۰ ہزار کا سونا چاندی داخل

ہند ہوا۔

ہندوستان میں کرنسی نوٹون کے دو تازہ

سرکل قایم کئے گئے۔ ایک دہلی کے لئے ہے اور دوسرا

کانپور کے لئے۔

کلکتہ میں انسداد طاعون کا کڑا انتظام کیا گیا تمام

دروازون پر ڈاکٹری پہرہ ہے کہ کوئی بلا معائنہ آنے

جانے نہ پاوے۔

شاہ عالم پناہ قیصر ہند ایک فوج باڈی گارڈ خاص

ہندوستانیون کی رکھنے والے ہین۔ یہہ فوج خاص

چیدہ ہوگی۔

ماہ فروری مین ۱/۲ ۷ کروڑ روپیہ کا تجارتی مال باہر

سے داخل ہند ہوا۔ دس کروڑ دس لاکھ روپیہ کا

ہند سے باہر گیا۔

ہند میں قحط کے خیراتی کامون پر ۲ لاکھ ۹۱۳۰۲

قحط زدہ ہین جن مین مفت خوراک پانے والے

۶۸۰۱۱ ہین۔

مہاراجہ میسور نے لندن کے چڑیا خانہ کے لئے اپنی قلمرو کے آٹھ اور شیر بھیجنے کا ارادہ کیا۔ بطور تحفہ شاہ عالم پناہ۔

لودہانہ دہوری جاکھل ریلوے ۱۰ تاریخ سے جاری ہوگئی۔ مالیر کوٹلہ وسنگرور راستہ مین آتے ہین

غازی آباد مراد آباد ریلوے کے متعلق گڈہ مکتیسر مین دریائے گنگ کا مستقل پل تیار ہو کر ۱۱ اپریل کو افتتاح ہوا۔

سر بھوپندر مہاراجہ سر پرتاپ سنگھ والی جمون وکشمیر پنجاب یونیورسٹی کی تمام شاخون کے فیلو مقرر کئے گئے ہین۔

شہر جالندہر کو طاعون سے محفوظ رکھنے کے لئے تمام دروازون پر پولیس کا پہرہ کھڑا کیا گیا ہے۔ تشویش بے وجہ نہین۔

کلکتہ مین قحط ہند کے چندہ کی کل مقدار ایک کروڑ ۵۴ لاکھ ۵۴ ہزار روپیہ تک پہونچی۔ اب خاتمہ ہے۔

کل پنجاب مین رفع تکلیف قحط پر ساڑھے بارہ لاکھ صرف ہوا۔ پونے چھ لاکھ صرف ایک ضلع حصار مین ہوا۔

سال گذشتہ کے قحط مین پنجاب مین لاکھون مویشی فاقون سے ضائع ہوئے۔ ایک ہی ضلع حصار مین تا ماہ مئی ۳۵۰۰۰ مر گئے۔

۱۸ مئی کو سورج گرہن ہوگا سنگاپور مین سب کر اس کا نظارہ دیکھنے مین آویگا۔

کہا جاتا ہے کہ مچھر فصلی بخار کی جڑ ہے۔ البتہ بچانے کے لئے کچھ یورپ مین ڈاکٹر اُپائے سوچ رہے ہین ہندوستان مین ان مچھرون کی بیخ کن ایک عمدہ دوا کا پتہ آپ سے آپ مل گیا ہے۔ یہان کے دیہاتیون کا یہ اعتقاد ہے کہ جن کھیتون کے چارون طرف رینڈ کے پیڑ رہتے ہین اُنکی آنچ کو کیڑے مکوڑے نباہ نہین کر سکتے ہین۔ لتعجب کہ ہندی دہقانون کے اعتقاد کی بات کو امریکہ کے ایک مشہور ڈاکٹر نے صحیح بتلایا ہے اور مسلسل ذاتی تجربات اور تحقیقات کی محنتون کو جھیل کر اس نتیجہ پر پہونچا ہے کہ جہان پدرینڈ کی پتیان اور ڈالیان رہتی ہین وہان پہ مچھر بھولکر بھی نہین آتے ہین۔

شملہ مین ڈاک کے انتظام کو معقول وسعت دیگئی۔ وہان پرائیویٹ صندوق چٹھی ڈالنے کے رکھنے کا طریق اب پھر جاری کیا گیا ہے۔ چوڑا میدان مین بھی ایک جدید ڈلیوری آفس کھولا گیا ہے۔ بازارون کے لیٹر بکسون کے خالی کرنیکی تعداد بھی بڑہائی گئی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ خطوط جلدی پہونچین اور شکایتون کے مٹانیکی طرف خاص توجہ مبذول ہے

ملک الجیریا مین ایک دریا عجیب وغریب ہے کہ اسکا پانی نرمل صورت مین بھی اتنا کالا ہی کہ روشنائی کا کام دیتا ہے۔ یہ دریا دو ندیون کے ملنے سے اس صورت مین آتا ہے۔ ایک دریا کے پانی مین لوہے کے اجزا پائے جاتے ہین اور دوسرا دریا جسکا پانی بہت گہرا ہے اسمین گیلک ایسڈ بافراط ہے۔ ان دونون کے اجزا ملنے سے سیاہ رنگت پیدا ہوتی ہے۔

بنارس مین مرہٹہ آبادی نے ایک بڑا یگیہ آرمبھ کیا ہے۔ اسکی پوجا دن رات جاری ہے۔

ہائیکورٹ الہ آباد کی ایک شاخ لکھنؤ مین کھولی جاویگی۔ اس تجویز پر عملدرآمد کرنے مین تاخیر نہین کرین گے۔

حضور ملکہ قیصرہ مرحومہ کی تجہیز وتکفین پر ساڑھے ۲۵ ہزار پونڈ خرچ آیا۔ ۰۰۰۵۳۲۵ روپیہ کے برابر ہے۔

پیکن مین بعض اولوالعزم انگریزون نے پورے تختہ کے دو ورق کا اخبار جاری کیا ہے نام اسکا چائنا ٹائمز قرار دیا گیا ہے۔

احمد نگر۔ ترچناپلی و بلاری مین بوئر قیدی آرہین گے۔ یہان برقی روشنی جاری ہوگی کہ حفاظت بخوبی ہو۔

دیسی والیان ریاست نے جو گھوڑے جنگ جنوبی افریقہ کے لئے دئے تھے اُن کے پہونچانیکا کرایہ خزانہ لندن سے دین گے۔

بنارس کالج مین بباعث طاعون تعطیل ہوگئی۔ یہ درخواست کہ عدالتین بند کیجاوین نامنظور ہوگئی۔

مسٹر کین نے سکرٹری آف اسٹیٹ سے دریافت کیا تھا کہ آیا وہ مناسب سمجھتے ہین کہ گورنمنٹ ہند کو تحریک کرین کہ جو چندہ یادگار وکٹوریہ مین جمع ہو رہا ہے وہ کسی ایسے کام مین صرف ہو کہ قحط زدگان کے کام آوے۔ لارڈ جارج ہملٹن نے جواب دیا کہ انکو دست اندازی کا موقع نہین ہے۔ چندہ دینے والے جس شئے مین چاہین گے اپنا روپیہ صرف کرینگے۔

مسٹر فریڈرک فرائر لاٹ صاحب برہما کی میعاد اپریل آئندہ مین ختم ہوگی۔ مسٹر ڈانالڈ سمتھ ٹین نئے لاٹ مقرر ہون گے۔

مسٹر انٹونی مکڈانل لاٹ صاحب ممالک شمالی مغربی کا جانشین ہنوز معلوم نہین ہوا۔ میعاد نومبر آئندہ مین ختم ہو جاے گی۔

کراچی مین حضور وکٹوریہ قیصرہ کی یادگار مین ایک عالیشان بت نصب ہوگا۔ میر صاحب خیرپور نے ۲۵ ہزار دیا ہے۔

حضور ڈیوک آف یارک سیلون سے روانہ ہوگئے۔ الغامون کے لئے بہت تحائف لائے جنکی مالیت تین لاکھ روپیہ ہے۔

گوہاٹی (آسام) مین ایک کالج جاری کیا گیا۔ یہ چیف کمشنر مسٹر کاٹن صاحب کے نام کے ساتھ منسوب کیا گیا ہے۔

ہندوستان مین پچھلے ہفتہ وبار طاعون سے کل ۹۲۲۷۸ فوتیان ہوئین۔ ہفتہ ماسبق مین ۱۱۶۰۹ فوتیان تھین۔

امتحان ایم۔ اے پنجاب یونیورسٹی مین ۹ پاس ہوئے۔ بی۔ اے کا نتیجہ قریب ہے۔ تپ لیف آنے کا پھر اشتر طیس کا۔ موسم پھر ابر آلود اور خشکی شدت سے غیر معمولی ہے۔

ہائیکورٹ بمبئی مین مسٹر چندر ورکر مستقل جج کئے گئے۔ بجائے مسٹر راناڈے صاحب مرحوم کے۔ اس پر عام خوشی ظاہر کی گئی۔

اشتہارات

پرییہ ور مہاشئے ۔ نمستے ۔

عرض یہہ ہے کہ میرے ایک مہربان عنایت فرما جنکی عمر ۲۵ سال کی ہے جو محکمہ گورنمنٹ تار مین ماہواری ۵۰ کے نوکر ہین اور سالیانہ ترقی ہوتی رہتی ہے ۔ قوم اگروال ساکن چھاونی انبالہ ملازم حال مقام کوہاٹ کسی ایسی لڑکی سے خواہ بال بدہوا ہو جو کہ لکھی پڑہی ہو اور معاملات خانہ داری مین ہوشیار عمدہ خاندان کی ہو شادی کرنا چاہتے ہین جنکو اس بارے مین خط و کتابت کرنی ہو وہ مجھسے سب حالات آئیندہ دریافت فرما سکتے ہین ۔

(بہاریلال سنہہ ٹھیکیدار از کوہاٹ)

بر کیلئے کنیا کی ضرورت

ایک گوڑ برہمن پاراشر گوتر جو سنسکرت پڑہا ہوا شریف تندرست جسکی عمر ۲۰ سال کی ہے اور ضلع بجنور مین آریہ سماج بجنور کی طرف سے اُپدیشک کا کام بھی کرتا ہے ۔ ایسی کنیا سے بواہ کرنا چاہتا ہے کہ جسکی عمر ۱۲ سال سے ۱۶ سال تک ہو ۔ بواہ ویدک ریتی سے ہوگا ۔ خط و کتابت حسب ذیل پتہ سے ہونی چاہئے

(پنڈت مکند رام شرما اُپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا
ممالک مغربی شمالی واودھ ۔ مقام ناچو ضلع بجنور)

ایک نظر ادہر بھی

آپکے مترنے اپنے کتب خانہ مین مختلف جگہون سے جو کتب جمع کی ہین وہ بڑے بڑے لائق اور مشہور مصنفون کی تصنیفات ہین اور ہر علم و فن کی اُردو ۔ ناگری ۔ انگریزی مین کتب موجود ہین ۔ ان کتابون کی قیمت کم کرکے لکھی گئی ہے ۔ (کتب اُردو) جوہر الفنون یعنی کاریگری کا منبع قیمت ۱۰ ۔ جواہر فرحت ۸ ۔ رسالہ فن صنعت ۸ ۔ رسالہ مسمریزم ۱۲ ۔ عجائب نگار ۱۲ ۔ شنگر فلاسفہ ۔ مخزن علاج جوانی ۱۰ ۔ فرسنامہ رنگین ۱۲ ۔ کالنکی پوران ۱۰ ۔ نغمہ ستار ۸ ۔ قانون تعزیرات ہند ۸ ۔ ستیارتھ پرکاش اُردو ۱ ۔ منوسمرتی ۱۲ ۔ اُردو مہا بھارت کے پرب (اکٹھے پرب منگانیوالے کو نصف قیمت مین دیے جائینگے) آدپرب ۱۲ ۔

کُتب ! کُتب !! کُتب !!!

ہمارے پاس آریہ دہرم سمبندہی کُل پُستکین سنسکرت - ہندی - اُردو - انگریزی کی موجود ہین جنکی فہرست درخواست کرنے پر مُفت ارسال ہوگی - صرف کچھ ہی کتابون کے نام معہ قیمت کے دیئے جاتے ہین - جو صاحب چاہین ہمسے طلب کرین :-

کُتب مصنفہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر

تکذیب براہین احمدیہ جلد اوّل عہ
تکذیب براہین احمدیہ جلد دوم ۱۰
نُسخہ خبط احمدیہ ۱۲
ثبوت تناسخ ۸
تاریخ دُنیا حصہ اوّل و دوم ۷
کرسچین مت درپن ۸
متعصب پادریون کی نافہمی کا علاج ۸
مسئلہ جہاد ۳
رِدہ نجات ۱
اظہارِ حق ۔ر
مورتی پرکاش ۔ر
صداقت رگوید ۔ر
مُردہ ضرور جلانا چاہیئے ۱ر
ساپنچ کو آنچ نہین ۱ر
نوید بیوگان ۱ر
آریہ ہندو دہرم نمستے لفظ کی تحقیقات ۱ر
آریہ سماج مین شانتی پھیلانیکا اُپاد ۱ر
سچّے دہرم کی شہادت ۱ر
آئینہ شفاعت ۔ر
دہرم پرچار ۔ر
عطر روحانی ۔ر
پُران کسنے بنائے ۔ر
دیوی بھاگوت پریکشا ۔ر
پتت اُدہارن ۔ر
مسئلہ نیوگ ۱ر

کُتب مصنفہ پنڈت کرپا رام

اوِدیا کا پہلا انگ ۔ر
اوِدیا کا دوسرا انگ ۔ر
مسیحی مذہب کے عقائد ۔ر
کیا دہرم سبھا شاستر ارتھ کرسکتی ہی ۔ر
دہرم سبہا سے پرشن ۔ر
ہم موت سے کیون ڈرتے ہین ۔ر
بے سمجھون کے سوامی دیانند پر جھوٹے الزام ۔ر
کیا ست پتھ وغیرہ ملاوٹ سے خالی نہین؟ ۔ر
گرو ڈم ۔ر
عقل کے اندہی گانٹھ کی پوری ۔ر
سائین کا نام رئیس ۔ر
وید کا وِشے ۔ر
مرتک شرادھ ۔ر
ستیہاوربنی جیو وچار نمبر اوّل ۔ر
ستیہاوربنی جیو وچار نمبر دوم ۔ر
خبط ۔ر
اکال مرتیو ۔ر
روح جوہر ہے یا عرض ۔ر
روحِ انسانی و حیوانی واحد ہین یا نہین ۔ر
کرم کانڈ ۔ر
قانونِ قدرت ۔ر
آستک کسے کہتے ہین ۔ر
پاپ و پُن ۔ر
شنکر اچاریہ و سوامی دیانند ۔ر
اُتم پریکشا ۔ر
انگریزی تعلیم یافتون مین ویدک دہرم پرچار کا آسان طریقہ ۔ر
کین اپنشد معہ اُردو ترجمہ ۔ر

رگوید کے پہلے منتر کی ویاکھیا - ۲	آتما رام جینی کی پول - ۲	پرشنوتر مالا مین نوین ویدانتی
عیسائی مت کھنڈن - ۲	اٹھارھوین صدی کا سچا بلی دان - ۲	و آریہ - ۲
جیو آتما کی ہستی کا ثبوت - ۲	سوامی دیانند کا اُپدیش - ۲	متھیا الہام - ۲
کرم ویوستھا - ۲	ریفارمر - ۲	جگن ناتھ کا بے شرم اشتہار - ۲
الہام کی ضرورت - ۲	پرشنوتر مالا مین آریہ سماج و دھرم سبھا - ۲	آدمی اور شیر کا مباحثہ - ۲
وید کیسے نازل ہوئے - ۲	آتمک بل - ۲	کیا یسوع مسیح خدا کا بیٹا تھا - ۲
ورن ویوستھا - ۲	سور کہتا - ۲	شرادھ نرنے - ۲
عقائد اسلام پر عقلی نظر - ۲	آریہ مسافر - ۲	مکتی ویوستھا - ۲
ڈاکو - ۲	کھنڈ شاستروں کا سلسلہ - ۲	المشتہر ڈاکٹر راجپند سوریا

لوکل

آریہ کنیا پاٹھ شالہ اور استری سماج میرٹھ کے معمولی جلسے آنند پور بک ہوئے - حاضری معقول رہی - شالہ کے لئے حسب ذیل دان پراپت ہوا -

لالہ اودے رام صاحب پٹواری موضع لوہیا ضلع میرٹھ نے اپنے پوتے کے بواہ مین مبلغ پانچ روپیہ کنیا پاٹھ شالہ میرٹھ کو دان دئے - ایشور پرماتما بر اور بدھو آگو جیہ بجیو رکھے -

لالہ پرسادی لال صاحب عطار نے پتر کے یگو پوت سنسکار کی خوشی مین عہ دان دیا جگت پتا پتر کو دیرگھ آیو کرے -

چودہری دہرم سنگھ صاحب ساکن موضع جہرینہ ضلع میرٹھ نے اپنے بھائی کے بواہ کی خوشی مین عہ - ایشور دونون کو آنند رکھے -

لالہ پیارے لال صاحب ویش مقام مرادنگر ضلع میرٹھ نے پتر کے مونڈن سنسکار مین عہ - پرماتما پتر کو چرنجیو رکھے -

محرم بخیر و خوبی گذر گیا بمقابلہ دیگر اخانون اور امام باڑون کے حاجی محمد منصب علی خان صاحب مرحوم کے امام باڑہ کا انتظام شیشہ آلات کی آرائش اور روشنی وغیرہ بہت اچھی رہی اور خاصکر تقسیم تبرک تو بہت ہی معقولیت کیسا تھ کیگئی - یہہ سب منشی محمد تجمل حسین خان برادر زادہ مرحوم کی کوششون کا نتیجہ ہے -

التماس

नंबर ۱ Registered No. جلد سوم

ओ३म्

विद्यांचाविद्यां चयस्तद्वेदोभयंसह॥
अविद्यया मृत्युंतीर्त्वाविद्ययामृतमश्नुते

جو منشیہ ودیا اور اودیا کے سروپ کو جانکر جڑ اور چیتن دونوں کو انکا سادھک سمجھ
کر کے شریر آدی جڑ اور چیتن آتما کو دھرم ارتھ کام اور موکش کی سدھی کیلئے ساتھ ساتھ
پریوگ کرتے ہیں وے لوگ دکھ سے چھوٹکر پرمارتھ کے سکھ کو پراپت ہوتے ہیں

[illegible]

आर्य्यबन्धु

آریہ بندھو

بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۰۱ عیسوی

قیمت سالانہ پیشگی بلا محصول ڈاک عہ — معہ محصول ڈاک عہ

حسب الارشاد جناب ڈاکٹر رامچندر ورما پروپرائٹر شائع ہوا خاکسار پی۔ آر۔ ورما ایڈیٹر

صادق المطابع شہر میرٹھ میں چھپا

آریہ بندھو کا دستور العمل

(۱) سلیس اُردو زبان کے لباس مین سبھتا اور وچار پور بک آتمک - شاریرک اور سماجک اُنتی سمبندھی مضامین اپنے معزز خریداران کی خدمت مین التماس کرنا اس پرچہ کا اُودیش ہوگا -

(۲) جن مضامین سے آریہ پبلک کی مجموعی ترقی کو صدمہ پہونچنے کا احتمال ہوگا اُنسے اس پرچہ کے کالمون کو پاک رکھنے کا خیال ہر وقت رہیگا -

(۳) مُلکی معاملات ارتھات راج سمبندھی وشئیون پر آریہ بندھو مین رائے زنی کرینگا کسی مہاشے کو حق حاصل نہ ہوگا -

(۴) یہہ پرچہ ہر ماہ کی اخیر تاریخ تک اپنے پیارے گراہکونکی وست بوسی کے لئے میرٹھ سے روانہ ہو جایا کریگا جن مہاشیون کو کسی وجہ سے آریہ بندھو کی پوری ملاقات پسند نہو اُنکی خدمت مین گذارش ہے کہ بلا تکلف پر دیہراستہ کو اپنی نارضامندی سے اطلاع بخشین - تین ماہ تک کسی مہاشے کا پرچہ قبول فرمانا خریداری کی دلیل متصور ہوگا -

(۵) قیمت سالانہ معہ محصولڈاک عہ اور بلا محصولڈاک عہ مقرر ہے - جو مہاشے قیمت مقررہ بمد پیشگی عنایت فرماوینگے وہ خاص شکریہ کے مستحق ہونگے - آریہ گنون کی معتبری ہمین اس بات کی اجازت نہین دیتی کہ ہم پیشگی قیمت کو آریہ بندھو کی لازمی شرط قرار دین -

(۶) آریہ بندھو اپنے عالی دماغ - باریک بین - دھرم ہتیشی - خیر اندیش اور نیک خیال نامہ نگارونکی خدمت مین ہمیشہ بلا قیمت پیش ہوا کریگا -

(۷) مراسلات کو نریکس اور منصفانہ مطالعہ کے بعد اُپیوگی ارتھات ہر طرح سے مفید سمجہا جانے پر بلا کم وکاست چھاپ دیا جاویگا لیکن جو مراسلات اشاعت کے لایق نہین سمجھی جاوینگی اُنکا واپس کرنا پرچہ کے ادھکاریونپر واجب نہ ہوگا -

(۸) آریہ سماج اور اُسکے معاون انسٹیٹیوشنون کے اشتہارات اور نیز ایسے نوٹس جنسے سراسر پبلک کی بہبودی مقصود ہو اس رسالہ مین بلا اُجرت شائع ہوسکین گے - ذاتی فائدہ کے اشتہارون پر بشرح ذیل اُجرت لیجاویگی ایک سطر پر صرف ایکبار ۳؍ - نصف صفحہ پر ۱۲؍ - پورے صفحہ پر ہے - متواتر اشاعت کیلئے خاص نرخون کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کے طے ہوسکتا ہے -

نوٹ :- کوئی ایسا اشتہار طبع نہ ہوگا جس مین ناشایستہ فحش یا خلاف قانون الفاظ ہون یا جو آریہ سماج کے نیمون کے ورودھ ہو -

سنسار دُکھ کا مول ہے یا سُکھ کی کان

دُکھیا بھارت بھومی کے ایک ایک بچے کا آجکل یہ فقرہ تکیہ کلام ہو رہا ہے کہ "سنسار دُکھون کا مول ہے"
اس مین شک نہین کہ اس قول کا ورد صرف ہماری زبان تک محدود نہین بلکہ ہماری موجودہ حالت بھی خود
پُکار پکار کر یہی بتا رہی ہے کہ سنسار مین سوائے دُکھ کے ہمارے لئے اور کچھ نہین۔ ہزارون لوگ جوگیرد لے
بستر دھارن کئے ہوئے بیکار نظر آتے ہین وہ تمام اسی گرو منتر کی سچائی کے معتقد ہین اب دیچار کرنیکے قابل یہ
امر ہے کہ آیا واستو مین سنسار دُکھ کا مول ہے یا ہم خود ہی اس شخص کی مثال بن رہے ہین جو جس
تنے پر بیٹھا ہو اُسی کی جڑ کو کاٹ کر اپنی تباہی کا باعث ہوا ہو۔ درحقیقت سنسار مین دُکھ اور سُکھ دونون
پائے جاتے ہین جب انسان سنسار کے درپئے تخریب ہوتا ہے اسکے لئے سنسار بھی نرک کی سمان
دکھون کا مول ہو جاتا ہے اور جو شخص اسکی بہتری مین کوشش کرتا رہے وہ اس مین سورگ کے سمان سُکھ
بھوگتا ہے سخت بھول مین ہین وہ لوگ جو دُنیا کو چند روزہ خواب و وہم تصور کرتے ہین ہمارا ایسے خیال والے
دوستون کی سیوا مین نویدن ہے کہ انکی یا ہماری زندگی خواہ کیسی قلیل المیعاد اور چند روزہ کیون نہ ہو مگر
دُنیا چند روزہ وہم یا خواب نہین بلکہ سچ پوچھئے تو یہی ہمارا دائمی گھر ہے بار بار جنم لیکر ہمین اسی مین آکر بسیرا
کرنا پڑتا ہے۔ افسوس ہے اس شخص پر جو صرف اس خیال سے کہ وقتاً فوقتاً اسکو مسافری مین جانا پڑتا
ہے گھر کو چھوڑ چھاڑ کر الگ ہو جائے۔ اور مینہ آندھی وغیرہ خطرون سے بچانیکا کوئی اُپائے نہ کرے
وہ مسافر گھر مین واپس آنے پر کسی طرح سُکھ پانیکی اُمید کر سکتا ہے جسنے مسافت پر جاتے سے پیشتر گھر کو
ردّی اور خراب حالت مین چھوڑا ہو سُکھ انہین لوگونکا حصہ ہے جنہون نے یاترا پر جانیسے پیشتر گھر کو عمدہ اور محفوظ
بنایا ہو تاکہ جب وہ لوٹ کر آدین اپنی آرامگاہ کو برباد اور تلف شدہ نہ پاوین دوسرے الفاظ مین جو سجن
اپنی زندگی بھر دُنیا کا اپکار کر کے مرتے وقت اسکو پیشتر سے اچھی حالت مین چھوڑتے ہین وہ ضرور پہلے
کی نسبت اچھا جسم پاتے ہین۔ نہایت پراچین پستکون کو دیکھنے سے پتا لگتا ہے کہ بڑھاپے سے
پیشتر جبکہ قدرتی طور سے اندریان شتھل پڑ جاتی ہین ہمارے دیش کے لوگ گوشہ نشینی کو پسند نہین
کرتے تھے اور اس حالت مین بھی سنسار سے بالکل اُداسین نظر نہین آتے تھے۔ کوئی کلا کوشل کے

وچار مین مشغول رہکر ادبھت پرکار کے بان رچتا تھا کوئی ویدک کی نئی باتین تلاش کرتا تھا - کوئی پرجا

نیتی پر وچار کرکے راج پرشون کو اپنے صلاح مشورہ سے مستفید کرتا تھا کوئی دھرم سمبندھی شنکاؤن کو

پورن ریتی سے سوچ سمجھکر اور وید ودیا کو تیاگ کر جانکر دھرم کی بیوستھا دیا کرتا تھا - غرض اس زمانہ

مین گوشہ نشینی اس لئے نہین تھی کہ سنسار جو دکھون کا مول ہے اس سے قطع تعلق کر لیا جائے بلکہ

اسواسطے تھی کہ سنسار جو سکھون کی کان ہے اس مین سے سکھون کو کیسے حاصل کیا جائے - مگر بخلاف

اسکے آجکل یہ خیال عام پھیلا ہوا ہے کہ دنیا صرف چند روزہ ہے اس مین دل لگانا محض وقت کو ضائع

کرنا ہے ہا شوک اس تعلیم نے بھارت ورش کو کہین کا نہ چھوڑا یہی سکتا ہے جس نے آریہ جاتی کو

ترقی کے معراج سے گرا کر (half barbarous) نیم وحشی کا خطاب دلوایا - اسی خراب تعلیم نے

ہمدردی کو ہم سے چھینا قاعدہ کی بات ہے کہ جس چیز کو ہم دکھ کا مول سمجھتے ہین اسکے ساتھ ہماری ہمدردی

کبھی قایم نہین رہ سکتی - آج جو ہمکو اپنی جاتی کی بھیانک ورشا نظر آرہی ہے اسکی تہ مین بھی خراب تعلیم

ہے - ایک ایک نوالا ہماری سنتان دکھ سے بھرا ہوا اور جھوٹے ویراگ سے چڑھا ہوا نہ ہار کر تی ہین

کیونکہ وہ والدین کے اداس چہرون پر سنسار دکھ کا مول ہے اسی فقرہ کو پڑھتی ہین اور گود ون

سے جگت متھیا ہے یہ تعلیم پاتی مین ظاہر الورسے یہ تعلیم پھر کوئی نمایان اثر کرتی ہوئی معلوم نہین

دیتی مگر ہمارے نوجوانون کی اندرونی طاقتون کا علم و ہنر کی مطالعہ مین پورے طور سے مستعد نہ ہونا صرف

اسی خراب تعلیم کا باعث ہے کیون ہماری سوسائٹی مین یوروپ امریکہ ایسے موجد پیدا نہین ہوتے ؟

کیا ہماری قوم کی رگون مین وشوکرما آدی رشیون کا جنھون نے بمان رچے تھے خون نہین دوڑ

رہا ؟ کیون آج ہماری جاتی مین کوئی افلاس کے ہاتھون تنگ ہے کوئی قحط کا شکار ہو رہا ہے کسی کو

وبا لقمہ بنا رہی ہے ؟ باعث یہ ہے کہ ہم سنسار کو دکھون کا مول سمجھتے ہوئے ان تمام مصیبتون کو اٹل

جانتے ہین اور انکا اپائے کرنا غیر ضروری سمجھکر اپنے انسانی فرائض مین دلچسپی لینا گوارہ نہین کرتے

مگر بخلاف اسکے جب یوروپ اور امریکہ کے لوگون کی حالت پر وچار کیا جاتا ہے تو معاملہ بالکل

برعکس دکھائی دیتا ہے وہ لوگ سنسار کو دکھون کا مول نہین کہتے بلکہ ان کا قول ہے کہ

Life is so sweet یعنی زندگی بڑی پر لطف ہے Home sweet home

گھر بڑا پیارا ہے - اس فرق کو ملاحظہ فرمائیے کہان گرہست کو دکھون سے بھرا ہوا سمجھ

کر اس سے ہمیشہ متنفر رہنا اور کہان کمال اشتیاق رکھتے ہوئے گھر کے ہر ایک کام مین پوری

دلچسپی لینا - ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا - ایک طرف ہر ایک چیز دکھ کا موجب سمجھی جاکر اس

نفرت ہو رہی ہے دوسری جانب اشتیاق حصول تحقیقات کی ترغیب دے رہا ہے کیون نہ ان لوگون مین اعلے درجہ کے
موجد پیدا ہون کیون نہ اُنکی قوم کو جاہ و جلال حاصل ہو؟ جبکہ اشتیاق ترقی اُنکی تعلیم کی نیو کا بُنیادی پتھر ہے
پر یہ سمجھو مغربی لوگون کو جو دنیاوی جاہ و ثروت کی چوٹی پر بیٹھے ہین ہمنے اپنی سوسائٹی سے اسلئے اچھا کہا ہے کہ ہم لوگون کو
دنیاوی برتین ہی آجکل حاصل نہین مگر افسوس کہ آجکل ہمارے پراچین بزرگون کی کوئی مثال دُنیا مین نظر نہین آتی جو کہ
نہ صرف دُنیاوی فضیلت سے مالا مال بلکہ آتمک ودّیا مین بھی باکمال تھے - وہ پرماتما کی دِووھ رچنا
سے نہ نفرت کرتے تھے اور نہ اسکی تحقیقات سے جی چُراتے تھے - سونے چاندی کے برتنون مین کھانا
کھاتے تھے چھتر پہنتے تھے اور عظیم الشان محلون مین رہتے تھے مگر باوجود ان تمام چیزون کے دہ پرماتما
کو ایکدم نہین بھولتے تھے - ہمیشہ دھرم کے انوسار چلتے تھے انکو نہ کبھی وباسنا سکتی تھی اور نہ دُنیا کی دولت
دُکھ دے سکتا تھا - مغربی دُنیا کے لوگون کو دُنیاوی بزرگی حاصل ہو نیسے کچھ ہم سے ادھک سکھ
ضرور ہے مگر پورا پورا سکھ انکو بھی حاصل نہین کیونکہ وہ دھرم کے مارگ سے واقف نہین ہین جسپر
چلنے سے انسان ادھی دیوک دُکھون سے بچ سکتا ہے پرنتو ہمارے رشی مہرشیون نے دُنیاوی
بزرگی کے ساتھ دھرم کا سچا مارگ بھی اختیار کر رکھا تھا اس لئے انکو سچا سکھ حاصل تھا یعنی اُنکے
لئے سنسار سکھ کی کان تھا - پرماتما کرے ہم بھی اپنے بزرگون کے قدم بقدم چلکر اس
پدوی کو حاصل کرین - اوم شم

ایڈیٹوریل نوٹس

آجکل ہمارے پنجابی آریہ بھائیون کا ایک برگزیدہ گروہ سماجک دُنیا مین عملی زندگی کا ابھاو محسوس
کرتا ہوا آریہ بھراتری نام ایک سبھا بنانے مین بے حد کوشش کر رہا ہے - اور مختلف آریہ اخبارون کو
دیکھنے سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آریہ سجنون کی ایک معقول تعداد اس نئی سبھا کو غیر ضروری خیال
کرتی ہے اس فریق کی رائے ہے کہ آریہ سماج کی موجودگی مین جسکا مشن یہی ہے کہ ویدک دہرم کا
پرچار کر کے لوگون مین عملی دھارمک زندگی پیدا کیجائے اس قسم کی نئی سبھا بنانا ضروری نہین کیونکہ
آریہ سماج مین جن خرابیون کی وجہ سے ابھی تک عملی زندگی پیدا نہین ہوئی اُنکی اصلاح آریہ سماج ہی
مین کیجا سکتی ہے اور اگر بغیر اصلاح کئے صرف دوسری سبھا کھولنی منظور ہے تو ضرور یہین بھی وہی
خرابیان پیش آئینگی - بات درحقیقت یہ ہے کہ آریہ سماج مین عملی زندگی پیدا نہ ہونیکا یہ باعث نہین
کہ آریہ سماج کی اندر کوئی نقص ہے بلکہ ایک بالکل جاہل سوسائٹی مین جہانتک کہ آریہ سماج نکلا ہے زبانی اُپدیشس کے ذریعہ

پندرہ بیس برس کے قلیل عرصہ کے اندر جسقدر ودیا اور دھرم کا پرچار ہو سکتا ہے اُسی قدر عملی زندگی بھی حاصل کیجا سکتی ہے۔ وہ اس تحریک کے موجدون اور معاونون سے پوچھتے ہین کہ اُنھون نے وہ کونسے ذرایع سوچے ہین جنسے ایک دم مین جاہل لوگون کو یا تجل اور گوتم بناکر آریہ بھراتری سبھا عملی زندگی کے معراج پر بٹھا دیا کریگی۔

(اڈیٹر) خیر کچھ ہی ہو ہمارے ہمتی پنجابی مہاشیون کو تجربہ کرکے ضرور دیکھ لینا چاہئے کیا عجب ہے کہ کچھ بہتری کی صورت نظر آئے۔

پنجاب مین پنڈت بھیم سین کا چکر۔ پنڈت بھیم سین اپنے نئے سناتنی دوستون کی پر تکلف دعوتونکا مزہ اوڑاتے ہوئے پنجاب کے مختلف شہرون اور قصبون مین گھوم رہے ہین۔ آپکا مشن یہ ہے کہ آریہ سماج کو بدنام کیا جائے دیکھین پنڈت جی اپنے مشن مین کہان تک کامیاب ہوتے ہین۔ پنڈت جی کیلئے کامیابی کی اُمید رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کوئی سورج پر دھول پھینک کر اسکے پرکاش کو دور کرنا چاہئے۔ مختلف جگہ آریہ سماج کیساتھ جو پنڈت جی کے شاسترارتھ ہوئے ان کی کیفیت ہمارے ناظرین اخبار سُن چکے ہین کہ سوائے گریز کے پنڈت جی کو کوئی چارہ نہین سوجھا۔ لاہور مین تو آپکی تقریر ونکا ایسا خراب اثر رہا کہ بعض سناتنی دوستون کی زبان سے بھی بیساختہ نکل ہی گیا کہ جو لوگ پنڈت ہوکر بھی دھرم پر پورن وشواس نہین رکھتے انکا کیا اعتبار ہے ہمین کامل یقین ہے کہ سناتنی دوستون کے ساتھ بھی پنڈت جی کی دال ہمیشہ نہین گلے گی۔ ایک دن آئیگا کہ پنڈت جی اپنا مطلب سدھ کرکے اُن سے بھی علیحدہ ہو جاوینگے۔ اسلئے سناتنیون کو چاہئے کہ پہلے خبردار ہو جائین مبادا پچھتانا پڑے۔ پنڈت جی کی زبان پھرنے مین تو کچھ دیر نہین لگتی چنانچہ اُنھون نے گوردا سپور مین کہہ ہی دیا کہ مورتی پوجا ویدون مین تو نہین ہے ادھم ہے

آتم پرساد

तस्माद्वा एते देवा अतितरामिवान्यान्देवान् यदग्निर्वायुरि-
न्द्रस्ते ह्येनन्नेदिष्ठं पस्पर्शुस्ते ह्येनत्प्रथमो विदांचका-
र ब्रह्मेति ॥

(پدارتھ) جب آتما نے اوما (بدھی) کے اُپدیش سے برہم کو سب سے پہلے جان لیا تب اُسنے اگنی اور وایو کو بھی بتا دیا کہ وہ یکش برہم تھا ان دونون نے بھی آتما کے اُپدیش سے برہم کو جان لیا سب سے پہلے آتما نے برہم کو جانا اس کارن آتما سب سے بڑی ہے اُس سے بعد اگنی اور وایو نے جانا اس لئے آتما کے پیچھے ودیا کی سدھی کے لئے اگنی اور وایو پرسدھ ہین اور اسی لئے اندریہ ارتھون کی اپیکشا

اگنی اور وایو بلوان ہین اور ان دونون سے سنسار کے بڑے بڑے کام سدہ ہوتے ہین -

(تشریح) اوپر کے منتر سے رشی کا یہ پریوجن ہے کہ آتما یعنی روح سبلئے سب سے اعلےٰ ہے کہ اس نے سب سے پہلے برہم کو جانا ہے اور برہم کی بہت نزدیکی حاصل کی ہے اسکے بعد اگنی اور وایو دیوتون نے برہم کو جانا اسلئے روح سے اوترکر ان دونون کا درجہ ہے کیونکہ آتما کے کہنے سے ان دونون نے برہم کو جان لیا اور اپنی ہٹ دھرمی کو چھوڑ دیا مطلب یہ ہے کہ آتما (روح) مین برہم کا پرکاش جلد ہی معلوم ہوجاتا ہے یا یون سمجھے کہ روح کو برہم کا گیان ہے کیونکہ روح مین کچھ دویک ہی سے ہے اسی سے روح کا درجہ سنسار کے کل پدارتھون مین سب سے اعلےٰ ہی اس سے اوترکر برہم کا پرکاش اگنی اور وایو مین پرگٹ ہوتا ہے اسلئے یہ دونون پدارتھ دنیا مین سب سے زیادہ کارآمد ہین چونکہ دنیا کے سب پدارتھون سے زیادہ اگنی اور وایو سوکشم ہین اور بلوان اور پرکاش وان بھی ہین ہیو اسطے پدارتھ ودیا کے گیانیون نے ان دونون کا درجہ سب پدارتھون سے اعلےٰ مانا ہے کیونکہ ان سے سنسار کے بڑے بڑے کام سدہ ہوتے ہین دیکھئے سورج بجلی اور اگنی سے دنیا کے کیسے کیسے بڑے کام انجام پاتے ہین اگر سورج بجلی وغیرہ نہ ہون تو دنیا کا انتظام ہی درہم برہم ہوجاوے ان کے بغیر کوئی جیودھاری زندہ نہین رہ سکتا انکے بغیر نباتات بھی نشوونما نہین پاسکتی اسی طرح وایو کے بغیر پران قایم نہین رہ سکتے ہوا کے بنا دو چار منٹ مین ہی پرانی ماتر کی روح قبض ہوسکتی ہے اسلئے ان دونون پدارتھون کا درجہ سب سے اعلےٰ ہے غرض رشی کی یہ ہے کہ اپنے شش کو بتادے کہ برہم سب کا مالک اور بنانے والا ہے اسکی برابری سنسار کا کوئی پدارتھ نہین کرسکتا اور سنسار مین سب سے اعلےٰ درجہ کا روح کا ہے اور دنیادی اشیا یعنی مادی چیزون مین اگنی اور وایو کا مرتبہ سب سے زیادہ ہے - اوم شم

سبکشائین

गुरोरुत्तमतां याति नोच्चैरासनसंस्थितः ॥ प्रासादशिखरस्थोऽपि काकः किं गरुडायते ॥

(ارتھ) پرانی گنون کرکے بڑائی پاتے ہین اونچے آسن پر بیٹھ کر نہین اونچی محل پر بیٹھا ہوا کوا گرڑ نہین ہوجاتا

(نوٹ) مطلب یہ ہے کہ جس منش مین علم و ہنر زیادہ ہوتا ہے دنیا مین اوسی کی عزت زیادہ ہوتی ہے

یعنی جس برادری مین جسقدر گن ہونگے سنسار مین اسکی اسیقدر عزت اور قدر ہوگی جس شخص مین کوئی گن نہین وہ چاہے کتنا ہی اونچا آسن بچھا کر بیٹھ جاوے مگر دنیا اسکی قدر نہین کریگی پس انسان کو چاہیے کہ علم و ہنر کو حاصل کرکے اس سے دنیا کو فائدہ پہونچاوے سنسار مین اسکی ضرور عزت ہوگی۔

तृणं लघु तृणात्तूलं तूलादपि च याचकः॥
वायुना किं न नीतोऽसौ मामयं याचयिष्यति॥

(ارتھ) ترن (تنکا) سب سے ہلکا ہوتا ہے ترن سے روئی ہلکی ہوتی ہے روئی سے بھی یاچک (منگتا) ہلکا ہوتا ہے۔ اسکو وایو کیون نہین اڑا لیجاتی اس کارن وہ سمجھتی ہے کہ یہ مجھ سے بھی کچھ مانگیگا۔

(نوٹ) اس شلوک مین رشی نے مانگنے والے آدمی کی نندا کی ہے کہ سب سے ہلکا تنکا ہوتا ہے تنکے سے بھی ہلکی روئی ہوتی ہے اور روئی سے بھی ہلکا مانگنے والا ہے یعنی منگتا سب سے ہلکا یا بے عزت ہے پھر سوال کیا ہے کہ اگر ایسا ہلکا ہے تو اسکو ہوا کیون نہین اڑا لیجاتی خود ہی جواب دیا ہے کہ اس خوف سے مبادا میری سے بھی کچھ مانگ بیٹھے۔ واقعی دنیا مین جیسا بھیک مانگنے والا بے عزت اور بے غیرت ہوتا ہے ایسا دوسرا نہین ساری دنیا مین بھیک مانگنے والا ذلیل اور خوار شمار کیا جاتا ہے لیکن افسوس ہندوستان کو جہالت نے ایسا گھیرا ہے کہ یہان پر بھیک منگون کو مہاراج کا درجہ دیا جاتا ہے اور اسکے آگے ہاتھ جوڑے جاتے ہین ایشر پرماتما آپ آریہ ورت پر دیا کرو اور اس ابھاگے دیش کی مود ھکتا کو دور کرو۔

वरं प्राणपरित्यागो मानभंगेन जीवनात्॥
प्राणत्यागे क्षणं दुःखं मानभंगे दिनेदिने॥

(ارتھ) مان بھنگ پوربک جینے سے پران کا تیاگ سریشٹ ہے پران تیاگ کے سمے تو ایک چھن بھر ہی کشٹ ہوتا ہے پرنتو مان کے ناش ہونے سے دن دن دکھ ہوتا ہے۔

(نوٹ) سچ کہا ہے بے عزتی اور بے غیرتی کے جینے سے مرنا اچھا ہے جو آدمی مان ہین ہوکر بھی زندہ رہتا ہے اس سے کتا بھی اچھا ہے لیکن ہائے افسوس ہندوستان کے لکھوکھا آدمی اسکی مثال بن رہے ہین نوکری کے لئے مارے مارے پھرتے ہین نہایت جھڑکی کے ساتھ نیکلون سے نکالے جاتے ہین تو بھی نوکری کی خواہش نہین چھوڑتے اس سے تو ٹوکری اوٹھا کر پیٹ بھر لینا بہتر ہے۔

شاریرک اور ساماجک اونتی

نیم اور اوس کے گن

ہمارے ناظرین مین سے شاید بعض اصحاب ایسا خیال کرین کہ نیم تو ایک عام درخت ہے ہندوستان کی گلی گلی مین پایا جاتا ہے سب آدمی اسکے فائدون سے واقف ہی ہین شاریرک اونتی کے ہیڈنگ مین اسکے ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی اونکی تسلی کے لئے عرض ہے کہ بیشک نیم ہندوستان مین ایک عام درخت ہے لیکن اسکے فائدے اور استعمال سے عام آدمی واقفیت نہین رکھتے نیم بڑے کام کا درخت ہے اسکے فائدے بھی بہت ہی بڑھکے ہین نیم کے درخت مین جسقدر فائدے ہین عام آدمی اوس سے دسوان حصہ بھی فائدہ نہین اوٹھاتے ہمارے ملک مین تلسی سے بڑھکر دوسرا کونسا درخت عام ہو سکتا ہے کہ ہندو اپنے گھر مین اوسکا لگانا ثواب دارین سمجھتے ہین اور اکثر ہندو لگاتے بھی ہین لیکن سوائے اوسکی پوجا کرنیکے اوس سے وہ لوگ کیا فائدہ اوٹھاتے ہین حالانکہ تلسی ایسا مفید اور کارآمد پودا ہے جیسا کہ آپنے پچھلے رسالون مین ملاحظہ فرمایا ہوگا مطلب یہہ ہے کہ اس ملک کے لوگون مین بوجہ جہالت کے تحقیقات کا مادہ نہین رہا اسلئے کسی شے سے بھی پورا فائدہ نہین اوٹھا سکتے چونکہ نیم کے درخت مین بڑے بڑے عمدہ فائدے موجود ہین جن سے عام آدمی بہت کچھ لابھ اوٹھا سکتے ہین بدین خیال "نیم اور اسکے گن" کا لکھنا ضروری خیال کیا گیا۔

(نیم کے نام) سنسکرت مین اسکو نیمب (निम्ब) سوبھدر (सुभद्र) وغیرہ کہتے ہین یونانی مین نیبب اور لاٹن مین میلیوا ذادرختا رنڈیکا (melia azadirachta indica) بولتے ہین۔ نیم دو قسم کی ہوتی ہے ایک کڑوا نیم دوسرا میٹھا نیم۔ میٹھے نیم کو ویدک مین کرشن نیمب (कृष्ण निम्ब) یا مہانمب (महानिम्ब) بھی کہتے ہین نیم کا درخت سوائے ہندوستان کے اور کسی ملک مین پیدا نہین ہوتا البتہ نیم کی شکل کا ایک اور درخت ہے جسکو ہندوستان مین بکائین اور یونانی مین اذادرختا کہتے ہین یہ درخت سب ملکون مین پایا جاتا ہے پنجاب مین بکاین کو دیک بولتے ہین ادویات مین استعمال کرنے کے لئے سب سے عمدہ کڑوا نیم ہے حکمارنے اسی کی سفارش کی ہے البتہ جہان کڑوا نیم نہ مل سکے وہان میٹھا نیم اور بکاین کو بھی استعمال کرسکتے ہین فائدہ انکا بھی کڑوے نیم کے قریب قریب موافق ہے لیکن کمی کے ساتھ۔

(نیم کے فائدے اور استعمال) نیم کڑوا۔ ٹھنڈا۔ اور ہلکا ہے کف۔ برن (زخم) کرمی (کیڑے)

بمن (ادلٹی) سوجن پت اُدہردے کا داہ یعنی دل کی گرمی کو ناش کرنے والا ہے کہانسی بخار

بیاسش آروچی (ضعف معدہ) رودہروکار (فساد خون) اور پرمیہ (جریان) کو آرام کرتا ہے نیم کے

پتے امراض آنکھ اور کان کے لئے بہت ہی مفید پائے گئے ہین چنانچہ نیم کے پتون کی بھانپ درد

کان کے لئے ازحد فائدہ مند ہے ایک توتنی دار لوٹے مین نیم کے پتے اور پانی ڈال کر خوب جوش

دو جب بھاپ اوٹھنے لگے تب اُس لوٹے کے اوپر کا مُنہ کسی چیز سے بند کرکے اسکی توتنی کو کان کے

اندر لگا دینا چاہئے توتنی کے راستے بھانپ کان کے اندر پہونچے گی۔ کان مین درد ہو زخم ہو کوئی

پھنسی ہو یا بہتا ہو ان سب کو نیم کے پتون کی بھانپ سے بہت ہی جلد آرام ہوتا ہے اور گٹھیا کے

مرض مین جب جوڑون کے اندر درد اور ورم ہوتا ہے تو نیم کے پتون کا جوش کیا ہو گرم گرم پانی دن

مین دو تین دفعہ جوڑون کے اوپر ڈالا جاوے تو ورم اور درد کو بہت کچھ فائدہ ہوتا ہے پتون کو کوٹکر

اور انکا عرق نچوڑ کر اسمین تھوڑا سا شہد ملا اسکو کان کے درد مین ڈالنے سے مان درد بند ہو جاتا ہے

اور اگر ناک مین زخم ہو یا بوجہ کہانے پارہ کے مُنہ آگیا ہو تو نیم کے پتون کے جوشاندہ کی کُلّی کرنے

سے بہت جلد آرام ہو جاتا ہے اگر جوڑون پر یا جسم کے کسی اور حصہ مین ورم ہو تو نیم کے پتون کا بھرتا

باندھنے سے ورم تحلیل ہو جاتا ہے اور درد کو بھی بہت افاقہ ہوتا ہے نیم کے پتون کو کچلکر گرم

کرکے ایک ٹکیا سی بناکر بطور پولٹس کے پھوڑون پر لگانے سے پھوڑا یا بیٹھ جاتا ہے یا بہت جلدی

پک کر اُسکا مواد نکل جاتا ہے اور اسی ٹکیا کو چند روز تک باندھنے سے زخم بھی بھر جاتا ہے زخمون کے

آرام کرنیکے لئے نیم ایک اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہے بڑے بڑے خراب قسم کے زخم جو صدہا دوائیون کے استعمال

سے اندمان ہونے مین نہین آتے وہ نیم کی مرہم سے تھوڑے ہی دنون مین بھر جاتے ہین یہانتک

کہ ڈیٹھ (اکال) جو ریڑہ پر دُنبل ہوتا ہے اُسکو بھی یہ مرہم آرام کر دیتی ہے ترکیب مرہم بنانیکی حسب ذیل ہے

(نسخہ) نیم کی تازہ پتی ایک چھٹانک گاے کا گھی ۱ تولہ۔ موم ۵ تولہ پہلے نیم کی پتی کو سل پر پیسکر خوب

باریک کرین اور ایک ٹکیا بنالین اب گھی کو کڑھائی مین ڈالکر آگ پر چڑھا دین جب خوب تیز گرم ہو جاوے

تب اُس ٹکیا کو اوس مین چھوڑ دین جب ٹکیا اچھی طرح سیاہ ہو جاوے تب اُسکو نکال کر پھینکدو اور

اُس گھی مین موم چھوڑ دو جب دونون خوب مل جاوین اوتار کر ٹھنڈا کر لو مرہم جم جاوے گی زخم کو پہلے نیم کے

پانی سے دھوکر صاف کرو اور اس مرہم کا پھاہا لگا دو دونون وقت اسی طرح لگانے سے خراب سے

خراب زخم بھی تھوڑے ہی عرصہ مین بھر جاتے ہین۔

مرہم دیگر کہ ہر قسم کے پھوڑے پھنسی اور زخمون کو آرام کرتی ہے خاصکر گرمی اور برسات کے موسم مین

جو بچون کے سیر اور بدن مین کھٹائی وغیرہ کھانے یا گرمی کے سبب پھوڑے پھنسی ہوجاتے ہین اُنکے لئے ازحد مفید ہے اور آگ سے جلے ہوئے زخمون کو خوب آرام کرتی ہے یہ مرہم ٹھنڈی ہے ۔

(نسخہ) نیم کی تازہ پتی ایک تولہ ۔ املی کی تازہ پتی ایک تولہ گائے کا گھی ایک چھٹانک موم آدھی چھٹانک پتون کی ٹکیا بنا کر گھی مین جلا دین اور نکالکر پھینکدین بعد کو موم ڈالکر سرد کرلین اور حسب دستور استعمال کرین ۔ (باقی آئندہ)

مفید اور کارآمد باتین

ہمنے اپریل کے رسالہ مین سریس ماہی کا ذکر کیا تھا اور وعدہ کیا تھا کہ اُسکے بنانے کی ترکیب درج رسالہ کرینگے سو سریس ماہی کے بنانے کی ترکیب حسب ذیل ہے ۔ یوروپ مین سریس ماہی مچھلی کی نسون انتڑیون ۔ معدہ اور مثانہ پھیپڑہ وغیرہ سے جو کھانے کے کام مین نہین آتی طیار کرتے ہین ان چیزون کو لیکر اول سرد پانی سے دھوکر ان کی غلاظت کو خوب صاف کرتے ہین پھر انکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے اپنے دوگنے وزن پانی مین جوش دیتے ہین کئی گھنٹہ تک اوباتے ہین اس عرصہ مین جسقدر سریس ہوتا ہے وہ پانی مین گھُلجاتا ہے پھر اسکو چھان کر عرق کو برف سے ٹھنڈا کرتے ہین اس ترکیب سے سریس ماہی پانی کے اوپر جم جاتا ہے اور پانی نیچے رہ جاتا ہے سریس کو اوپر سے اوتار کر پھر گرم کرکے چھان لیتے ہین اس طریقہ سے نہایت سفید اور چمکدار سریس حاصل ہوتا ہے لیکن جاپان اور چین مین اس سریس کو سمندر کی بوٹیون سے حاصل کرتے سمندر مین بہت سی گھاس اس قسم کی ہوتے ہین جنمین سریس پایا جاتا ہے ہمارے ملک مین بھی دریاؤن اور جھیلون کے کنارون پر اس قسم کے چکنے گھاس پائے جاتے ہین جو تلاش کرنے سے مل سکتے ہین چینی گھاس جو بازارون مین بہت ملتا ہے یہ بھی سمندر کا گھاس ہے اسمین سے بھی نہایت عمدہ اور سفید سریس حاصل ہو سکتا ہے غرضکہ اسی قبیل کے سمندری گھاسون سے جاپان اور چین والے اس سریس کو بناتے ہین گھاس پانی مین اوبال کر ترکیب مذکورہ بالا کی طرح برف مین ٹھنڈا کرنے سے سریس جم جاتا ہے اور اُسکو اوپر سے اوتار کر صاف کرلیتے ہین ہمارے ملک مین بھی اگر دریاؤن اور جھیلون کے کنارون کے لعاب دار اور چکنے گھاسون سے بہ ترکیب مذکورہ بالا سریس نکالا جاوے تو ضرور نکل سکتا ہے لیکن افسوس کہ یہانکے لوگ تحقیقات کی طرف رجوع نہین ہوتے لڑکے ہی بکے لئے دربدر مارے مارے پھرنا منظور بھیک مانگ کر ذلیل ہونا منظور لیکن محنت اور کوشش کرنا اور علمی تحقیقات کی طرف رجوع ہونا نامنظور وغیرہ وغیرہ

کہ علمی تحقیقات میں سر کا پسینا پاؤں تک آتا ہے بھیک مانگنے سے سچ میں ہی پیٹ بھر جاتا ہے ذلالت اور بے عزتی
کا انکو کچھ خیال ہی نہیں پر کون محنت کرے - خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا مطلب ہمارا یہہ ہے کہ اگر کوئی تلاش کرے
تو اس قسم کی سڑیں ہندوستان میں بھی طیار ہو سکتی ہے اور ہزارہا روپیہ کا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں -

کبھی جاوہ میں بھی آریہ دہرم گونجتا تھا - چند روز ہوے کہ ہمارے ایک مسلمان دوست نے جو کہ جاوہ میں تجارت گیا تھا ہمسے بیان کیا کہ مذہب اسلام کے پھیلنے سے بیشتر وہان جو مت جاری تھا وہ ہندو دہرم سے بہت مشابہ تھا
وہان مہارانی سیتا ہنومان اور ارجن کے استھان ابتک موجود ہیں - اور وہان کے جاہل لوگ جو اب مسلمان ہو گئے ہیں لا الہ اللہ محمد الرسول اللہ کی بجائے لا الہ اللہ راما وجایا یہہ کلمہ پڑھتے ہیں اس سے یہہ معلوم ہوتا ہو کہ کسی آریوں نے ضرور اسے فتح کیا اور وہان آریہ دھرم کو پھیلایا جو جہالت پھیلنے سے اب وہان پایا نہیں جاتا -

جیون وِدّیا

جیون کوش نہ صرف اسپنے لئے پرورشی مادہ طیار کرتے ہیں بلکہ اپنی قسم کے دیگر جیون کوش بھی بناتے ہیں
ہر ایک جیون کوش اپنی زندہ نسل پیدا کرتا ہے جو کہ پک کر بجائے خود آزاد جیون کوش بنجاتے ہیں اور نیز
اپنے جیسے اجسام پیدا کرتے ہیں نئے جیون کوش عام طور پر تیرا لونـ کے اندر دانوں کے اکٹھا ہو جانے سے
جو جیون کوش کے اندرونی رقیق مادّہ میں تیرتے رہتے ہیں پیدا ہوتے ہیں -

جس عمل سے یہ نئے جیون کوش بڑھتے ہیں وہ خوردبین لگانے سے دیکھا جا سکتا ہے چند تیرتے ہوئے دانے ایک جگہہ جمع ہوتے ہیں اور جھلی کی مانند ایک نازک تہ انکے اوپر چڑھنی شروع ہو جاتی ہے اور یہ بڑھتی جاتی ہے حتیٰ کہ جیون کوش اپنے پورے قد کا ہو جاتا ہے - اسطرح جیون کوش کے بڑھنے کا نظارہ متقابل (۱) شکل میں دکھایا گیا ہے -

نئے جیون کوش اس عضوی ترکیب رکھنے والے مادہ کو کھا کر پرورش پاتے ہیں جو انکے اندر جمع ہو جاتا ہے اور اسوقت تک بڑھتے جاتے ہیں جبتک اپنے جنک جیون کوش کے برابر لمبے چوڑے نہیں ہو جاتے -

پُرانے جیون کوش جب پک چکتے ہیں اور نسل پیدا کر دیتے ہیں تب مرجاتے ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی پُرانے جیون کوش کے اندر بہت سے نئے جیون کوش ایک ہی دفعہ پیدا ہوتے ہیں اور جب یہہ پھیلتے ہیں پُرانا جیون کوش پھٹ کر برباد ہو جاتا ہے اور نئے جیون کوش آزاد ہو جاتے ہیں بعض جیون کوش اپنے حصص کو پہلو میں بڑھا کر پھیلتے جاتے ہیں یہہ بڑھے ہوئے حصے پہلے جیون کوش کے خانوں کو قطع کرتے ہوے پھیلتے ہیں اور بعد میں انسے بالکل علیحدہ ہو جاتے ہیں - خوردبین میں اس حالت کا جو نظارہ دکھائی دیتا ہے وہ متقابل کی شکل میں دکھایا گیا ہے

بعض جیون کوش اپنے اوپر کی سطح پر شگوفہ پیدا کرتے ہین جو بجائے خود ایک علیحدہ جیون کوش بنجاتا ہے۔ اِسمین پہلی دو حالتون سے فرق یہ ہے کہ اسمین پرانا جیون کوش برباد نہین ہوتا خوردبین مین اسکی شکل اس طرحکی نظر آتی ہے۔

پرارتھنا منظوم

پربھو ستیہ مارگ بتاؤ ہمین — بھٹکتے ہین پھرتے بچاؤ ہمین
کبھی جا پہ ملتی نہین شانتی — سو چرنون ہی مین تم بلاؤ ہمین
گرِ یا سنسار اَنل مین اگیان سے — بڑھا ہاتھ اپنا اُٹھاؤ ہمین
اودیا کی ندرا مین ہین سو رہے — دھوئی ویدکی سے جگاؤ ہمین
ملین آتما پاپ سے ہو چکے — پنہ بھکتی جل سے نہلاؤ ہمین
ہوس کی ترشنا سے لب خشک ہین — شراب صبوری پلاؤ ہمین
تھکے راہ مین زندگی کے ہین ہم — منازل پہ جلدی پہنچاؤ ہمین
ہمین لوگ کہتے ہین چھوتی سروپ — وہ پرکاش اپنا دکھاؤ ہمین
بہت دیر بچھڑے ہمین ہو چکی — پرمہ انند کو ملاؤ ہمین
یہ فریاد ورما کی سن لیجئو — سدا چاری آریہ بناؤ ہمین

ویر راجپوتون کے تذکرے

سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ بندھو جلد ۳ نمبر ۱۰ صفحہ ۳۰۲

(۱) اور جان کُشی کی حالت مین اُسنے ایک ایسا حادثہ بیان کیا۔ جو کہ اُسپر اُسکے لڑکے کے چال چلن کا اندازہ ظاہر کرتا تھا اور اب اُسکو اِس خیال کا معتقد بنا دیا تھا کہ وہ ذاتی آسایش کے لئے اپنے اور اپنے دیش کے نقصان کو یاد رکھنا چھوڑ دیگا۔

(۲) پیشولہ ندی کے کنارے پر پرتاب اور اُسکے سردارون نے چند جھونپڑے بنائے تھے (جہانکہ بعد مین اودے پور کے محل تعمیر ہوئے) تاکہ اپنی مصیبت کے زمانہ مین موسم بارش کی شدت سے اپنے آپ کو محفوظ کر سکین شہزادہ امر اُس مکان کے نیچان کو بھول گیا اور چھت کا ایک بڑھا ہوا بانس اُسکی پگڑی کے پیچ مین پھنس گیا اور اُسکے لوٹنے پر پگڑی اُتر کر نیچے جا پڑی۔ ایک جلدی کا جوش جسنے تبدیل شدہ خیالات کو

ظاہر کردیا پرتاب کی نظر مین بہت بُرا دکھائی دیا جسنے تب سے یہ راے قایم کی کہ میرا بیٹا ان ضروری سختیون کا
جو ایسے معاملے مین برداشت کرنی پڑتی ہین ہرگز مقابلہ نہین کر سکیگا۔

مرتے ہوئے راجا نے کہا۔ ان جھونپڑون کی جگہ پر شاندار عمارتین ہونگی جو کہ آسایش کی محبت پیدا کرینگی اور عیش و عشرت اپنی پریوار کے ساتھ پھیلے گی۔ جسپر میواڑ کی آزادی جسکو ہمنے خون بہا کر حاصل کیا ہے قربان کیجائیگی اور میرے سردارو تم اس خطرناک مثال کی پیروی کروگے۔ اُنھون نے قسم کھائی اور شہزادے کے چال چلن کی ذمہ داری اپنے اوپر لی۔ اُنھون نے باپا راول کے تخت کی قسم کھائی کہ کبھی محل تعمیر نہین کئے جائینگے جبتک میواڑ آزادانہ ہوجاے۔ پرتاب کی آتما کو شانتی ہوئی اور اُسنے خوشی خوشی پران تیاگ دیئے۔

ایک راجپوت کی زندگی اس طرح ختم ہوئی جسکی یادگار اب تک بھی سیوساڈیا قوم کے ہر ایک متنفس مین موجود ہے اور اسی طرح قایم رہیگی جب تک کوئی نیا واقعہ حب الوطنی کے خیال کی باقی ماندہ چنگاریون کو بالکل نیست و نابود نہین کریگا ایشور کرے وہ دن کبھی نہ آئے تاہم اگر اسکی قسمت مین یہی لکھا ہے تو کم سے کم اتنا ضرور ہو کہ برطانیہ کی فوجی طاقت اُسکو جلدی لانیوالی نہ کہلاے۔ **ختم شد**۔ ترجمہ از راجستھان مصنفہ جناب کرنیل جیمس ٹاڈ صاحب بہادر۔

مسئلہ تقدیر و آریہ سماچار

سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ بندھو جلد ۳ نمبر ۱۰ صفحہ ۳۰۴

(**الف**) اور اگر آپ یہہ ارشاد فرمائین کہ واقعی جو پھل کسی ایک خاص وقت مین پیدا ہوتا ہے وہ کسی طرح انادی نہین ہوسکتا کیونکہ اُسکی آدی کا تو وقت خود ہی مظہر ہے۔ ہم اُسکو کرم اور جیو کے انادی ہونیکی بحث "قسمت" کا مفہوم نہین مانتے اور نہ اُن پونے دو سطرون سے جنمین ہمنے یہ مضمون لکھا ہے ایسا اظہار کرنا ہمارا مدعا لکھا۔ ہمارا مطلب تو یہ تھا کہ جیو ہمیشہ سے ہے۔ اُسکی ہستی کی ابتدا کا کوئی وقت نہین ہوا۔ وہ ہمیشہ کرم کرتا رہتا ہے اور کرتا رہیگا۔ اور ہر کرم کا نتیجہ ضرور ہوتا ہے۔ اور ایسے ہر نتیجہ کو "قسمت" کہتے ہین لیکن خدا نکرے کہ آپکا یہہ مقصود ہو۔ کیونکہ اگر ایسا ہوا تو جس درخت کی تنہا شاخ پر آپ تمکنت[۵] سے رونق افروز ہین اُسیکو آپکو جڑ سے کاٹنا پڑیگا۔ آپکا سلسلۂ جمل مرکب تعلیلی ہے اور انگریزی نحویون اور منطقیون کے نزدیک Analytical complex sentence طریق سے سواے اور Syllogistic complex statement کے

[۵] لفظ تمکنت اس جگہ لغوی معنی مین استعمال ہوا ہے۔ مجاز کی طرف شرح توجہ نکیجئے۔ منہ

اور کچھ نہین ہو سکتا - اگر اسکے خلاف دعوی کریکا آپ حوصلہ رکھتے ہین تو میدان مباحثہ مین مردون کی طرح قدم بڑھائیے اور مرزا غالب مرحوم کے اس شعر کے مصداق نہ بنیئے۔

"اہل ہوس کی فتح ہے ترک نبرد عشق"
"جو پاؤن اٹھ گئے وہی انکے علم ہوئے"

اگر آپکی فہم ناز پروردہ علم زبان سے بے نیاز ہوگی تو آپ ضرور سمجھ جائینگے کہ جس بات کا ایجاب داثبات ہمنے نحویون اور منطقیون کا نام لیکر بیان کیا ہے اسکا ثبوت اشارات وکنایات مین ہی ہی تحریر کے اجزای بیشین مین بطور کافی دیا جا چکا ہے - سمجھنے والے کیواسطے ذرہسی بات بہت ہوتی ہے -

(ب) اور اگر آپکی فہم مذکورہ اس شرط مین پوری اتری جسکا ذکر ہمنے ضمن (الف) مرقومہ بالا نے تو سط کے فقرۂ آخر مین جو بعد غالب کے شعر کے واقع ہوا ہے کیا ہے اور آپکو راستبازی کی عادت سے بہی گریز ہوا - اور ان دونون صورتون کے لاحق حال ہونیسے آپنے اس امر واقعی کو تسلیم کر لیا کہ درحقیقت ہمارا جملہ زیر بحث Syllogistic complex تھا مگر اس حالت مین ہم ایک منفرد کرم کے ایک منفرد پہل کو "قسمت" نہین کہتے بلکہ نظر برازلیت وابدیت تمام پہلون کے (ایک جیو کیواسطے) بحیثیت مجموعی کامل سلسلے کو بالقوۃ - نظر برازلیت وابدیت تمام کرمون کے (ایک جیو کے واسطے) بحیثیت مجموعی کامل سلسلے کے بالقوۃ - مقابلہ مین "قسمت" کے نام سے موسوم کرتے ہین اور اس صورت اور اس معنی سے اگر "قسمت" بہی ہمکو انادی ماننی پڑے تو کچھ غم نہین ہے - کیونکہ جو اعتراضات پہلی حالت مین وارد ہوے تھے اب نئی شکل مین انکی ورود کا امکان نظر نہین آتا - توالبتہ ہم اس مسئلہ کے ماننے سے جو آپ کی طرف سے بالکل جدید ہوگا اور جسکی داد نہ آپکا بیان دیتا ہے نہ آپ کی ترکیب الفاظ اور نہ جسکے تفہم کی صلاحیت آپکی عبارت مین پائی جاتی ہے - انکار نکرینگے - لیکن ہم اپنے دلکو کیسے سمجھائین کہ آپکے ذہن مخلوط الافکار مین وہی مطلب تھا یا آجائیگا جیسے آپکے قلب مقلب الحقایق کو ہم آپکے دماغ متباین الاطوار مین زبردستی داخل کرنیکی کوشش کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہونگے - آپ تو صاف کہتے ہین کہ "جو پھل ہونیکو ہے اسی کا نام قسمت ہے" اور اپکی "اسی" کی خصوصیت یون فرماتی ہے کہ سوائے اس "پھل" کے جو "ہونے کو" ہے اور کا نام "قسمت" نہین یعنی جن کرمون کے پھل ہمکو یا تمکو یا کسیکو مل چکے خواہ آج یا کل یا روز پہلے - انمین سے ایک کا نام بھی "قسمت" نہین ہے اور نہ تھا سوائے اس وقت کے جب وہ واقع نہین ہوئے تھے مگر واقع ہونیکو تھے !! جب یہ صورت پیش آئی تو پھلو نکا بحیثیت مجموعی وہ کامل سلسلہ بالقوۃ جسکا ذکر اوپر آچکا ہے ظاہر اقطع ہو گیا اور اسکے انقطاع مین

نام کو بھی شک و شبہہ باقی نہیں رہا اور اُسکے ساتھ ہی آپکی طرف سے بھی قبول مسئلہ صحیح کی اُمید منقطع ہو گئی!

ہم کیا کرو اور ہم کیا کریں ۔ تقدیر آریہ سماچار کی!! باقی آیندہ

مراسلات و متفرقات

(نامہ نگاروں کی رائے کا ایڈیٹر ذمہ دار نہیں ہے)

کیا پردہ عورتوں کیلئے ضروری نہیں ہے؟ سلسلہ کیلئے دیکھو آریہ بندھو جلد ۳ نمبر ۹ صفحہ ۲۷۹

کیا ضرورت ہے جو اتی مین بناؤ ٭ شوخیاں کافی ہیں اِس سِن کیلئے

اور بھی ع ۔ جوانی جس کیکی ہو بھلی معلوم ہوتی ہے + اور زیادہ تشریح دیکھنا ہو تو ملاحظہ ہو بھرتری ہری کا شرنگار شتک ۔ ہاں بیرونی آرایش اور زیورات کو مزید بر آن ضرور کہہ سکتے ہین مگر اصلی سبب وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا ۔

زیور کے لئے عورتون کو آپ قطعاً ممانعت فرماتے ہین مگر یہ ہمیشہ کی ایک پرانی رسم معلوم ہوتی ہے منوسمرتی وغیرہ دہرم شاسترون مین بھی جابجا اسکا ذکر کیا جاتا ہے چنانچہ ہدایت ہے کہ "مرد عورتونکی پوجا زیور اور کپڑے سے کرین" اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ زیور عورتون ہی کیلئے ہے ۔

آگے چلکر آپ نے ایک عجیب دلیل پیش کی ہے جو اپنی آپ ہی نظیر ہے وہ یہہ ہے کہ گھونگھٹ کا نکالنا عورتون کے لئے قدرتی نہیں ہے اگر ہوتا تو کیون بمبئی گجرات کی ہندو عورتین بغیر اسکے پھرتین گویا قدرتی اصولون کا معیار بمبئی گجرات ہے یا کسی خاص حصہ ملک کا رسم و رواج بس اس اصول کے بموجب مین بھی کہہ سکتا ہون کہ گھونگھٹ کا نہ نکالنا اسلئے قدرتی نہین ہے کہ پنجاب اور ممالک مغربی شمالی مین عورتین بلا اسکے نہین پھرتین ۔

اس بات سے تو مجھے بھی انکار نہیں ہے کہ ہندوستان مین زمانہ قدیم مین آجکل کیطرح پردہ نہین تھا کیونکہ اُسوقت اسکی چندان ضرورت نہ تھی جسکو مین بالتصریح آگے بیان کرونگا لیکن اسکے ثبوت مین جو پہلی دلیل مندرون مین عورتون کے کھلے منھ رہنے کی پیش کی گئی ہے وہ میرے رائے ناقص مین میرے لائق دوست کی کماحقہ مدد نہین کرتی اسلئے اس دلیل کی پڑتال کرنا گو اس موقع پر شل ایک جملہ معترضہ کے ضرور ہے لیکن غالباً ناظرین کیلئے دلچسپی سے خالی نہوگا ۔ چنانچہ وہ یہہ ہے کہ اولاً تو سیتا رام چندر وغیرہ کے زمانے کی یہ تصویرین بنی ہوئی نہین ہین بلکہ زمانہ حال کی ہین لیکن اگر کسی طرح یہ بھی مان لیا جاوے کہ اُسیوقت سے یکے بادیگرے سلسلہ وار نقل ہوتی چلی آئی تو بھی شک کس طرح دور ہوگا کہ تصویر یا شبیہہ بنانیکا تو بالعموم مطلب ہی یہہ ہوتا ہے کہ خصوصاً چہرہ کی شکل دکھلائی جاوے چنانچہ آجتک کسی بڑے سے بڑے پردہ نشین کی تصویر ڈھکے منہ نہین دیکھی گئی کیونکہ اگر ایسا ہو تو تصویر بنانیکا اصلی مطلب ہی فوت ہو جاتا ہے ۔ باقی آیندہ

آریہ سماج کو ہر دلعزیز بنانے کی تجاویز

سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ ہند ہو جلد ۳ نمبر ۹ صفحہ ۲۰۷

(۶) یہ کہ آریہ سماج کے جلسہ کے انعقاد کے وقت بہت بردباری گمبھیرتا اور سنجیدگی سے کام لیا جاوے تاکہ سماج واقعی ایک شبہ آدمیوں کا جلسہ معلوم ہووے اور شرفا کو اس مین شامل ہونے مین عار نہو۔

(۷) یہ کہ اپدیش کا کام صرف وہی پنڈت اور لائق آدمی کرین کہ جنکا اثر عام پر بخوبی پڑ سکے۔ بعض موقعون پر ناتجربہ کار۔ کم خواندہ اور اصولون سے پورے طور پر واقفیت نہ رکھنے والے لوگ یا کم سن لڑکے بجاے اچھا اثر عوام پر ڈالنے کے برا اثر پیدا کر دیتے ہین۔

(۸) یہ کہ حسب قاعدہ علم اخلاق و تہذیب سماجک لوگ اپنے سماج کے عہدہ دارون اور اپنے سے بڑے کا لحاظ کرین تا یہ سوسائٹی ایک مہذب سبھا کہلانیکا درجہ حاصل کرے۔ اکثر موقعون پر دیکھا گیا ہے کہ کل کا لڑکا اپنے سماج کے عہدہ دار یا پڑانے تجربہ کار ممبر کا مقابلہ اسی طرح کرنے پر آمادہ ہوجاتا ہے کہ جس سے رعب عہدہ دار یا بلحاظ ممبر کا جاتا رہتا ہے۔ (باقی آئندہ) راقم کالی سرن از نینی تال

مانیہ ور مہاشیہ ایڈیٹر جی نمستے۔ گو مجھے پورے طور سے معلوم ہے کہ میرا مضمون بالکل نقارخانہ مین طوطی کی آواز کے مصداق ہوگا لیکن پھر بھی مین اس جیسے ضروری مضمون پر اپنی لیاقت کے موافق آزادانہ راے دینے سے نہین رک سکتا۔ میری راے مین ایک بات کا ہر دلعزیز ہونا تو اسوقت تک جب تک اس جہان مین نیکی بدی کا تخم تک بھی موجود ہے ایک بالکل ناممکن سی بات ہے کیونکہ اگر کوئی نیک تحریک ہے تو بد آدمی اسکو مشکل سے پسند کرینگے اور اگر بد ہے تو نیک اسکو ناپسند کرینگے۔ ہان البتہ ایک بات قابل غور ہے کہ آریہ سماج اپنی موجودہ حالت کی نسبت زیادہ عزیز کس طرح ہوسکتا ہے۔

اب جہانتک دیکھا جاتا ہے آریہ سماج عام طور پر ان مین بھی جو کہ اپنے آپ کو آریہ سماج کا ممبر بیان کرتے ہین عزیز نہین ہے اور اسکا سبب جہان تک دیکھا جاتا ہے دلون کا میل ہے۔ جہان کسیکو کسی سے کوئی نقصان پہنچا وہ اسکا دشمن جانی ہوا اور اسنے اس دشمنی کو دل ہی دل مین پکانا شروع کیا۔ وہ یہ سوچنے کی کوشش نہین کرتا کہ آیا مجھے اس نے جان بوجھکر ارادتاً نقصان پہنچایا ہے یا غلطی سے دیکھا گیا ہے کہ آپس کی بے سمجھی سے اچھے سے اچھے دوستون مین رنجش ہوجاتی ہے اور پکتے پکتے دشمنی مین بدل جاتی ہے بعض دفعہ فقط خلاف راے کی وجہ سے آپس مین جھگڑے اُٹھ کھڑے ہوتے ہین۔ اور اکثر وہ آدمی جو کسی کام مین زیادہ حصہ لیتے ہین اپنی ناجایز باتون کو بھی دباؤ سے کرانا چاہتے ہین اگر اس سے ذرا بھی خلاف کیا جاوے تو وہ فوراً

علیحدگی اختیار کر لیتے ہین اسطرح یا تو سماجون کو ایک پرجوش کارکن کا نقصان اوٹھانا پڑتا ہے یا اور آدمیونکو

ان کی وہ نامناسب بات خواہی نخواہی ماننی پڑتی ہے میری رائے مین یہ بالکل ہی نامناسب بات ہے

ہر کام جو کہ پبلک کے فائدہ کے متعلق ہو عام رائے ہی سے ہونا چاہیئے - اور ہر ایک کو عام رائے پر سر جھکانا

چاہیئے اس دلی صفائی کے نہونے کا سب سے بڑا نتیجہ جو کہ آجکل دیکھا جاتا ہے آریہ سماجون کے مہاتما اور کلچرڈ کی

تقسیم ہوتی ہے جہانتک اس تقسیم کی بنا پر نظر کی جاتی ہے تو یہی معلوم دیتا ہے کہ اسکی بنا بھی ضرور بالضرور

دلی صفائی کے نہونے پر بھی ہے اور یہ گھاس ماس فقط شکار کھیلنے کے واسطے ٹٹی ہے (باقی آئندہ) راقم شانتی

مہاشہ جی نمستے - سطور ذیل کو اپنے اخبار مین جگہ دیکر ممنون و مشکور فرمائیگا - جلسہ جنرل سبھا منعقدہ

۱۲ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء کو آریہ سماج تیترون ضلع سہارنپور مین سال روان کے لیے عہدہ داران بہ تفصیل ذیل منتخب ہوئے ہین

منشی چندر بھان صاحب پردھان — لالہ اگر دیال صاحب اوپ پردھان

لالہ جانکی پرشاد صاحب منتری — لالہ رام سروپ صاحب اوپ منتری

لالہ شمبھو ناتھ صاحب خزانچی — لالہ بینی پرشاد صاحب پستکالدھکش

مرسلہ نیاز جانکی پرشاد سیکرٹری آریہ سماج تیترون

جناب ڈاکٹر صاحب پروپرائٹر آریہ بندھو نمستے - بعد نستے کے گذارش ہے کہ ان مہاشہ کے

نام آریہ بندھو مین شائع کیجئیگا کہ انھون نے دوبارہ از سر نو کٹہ بھلا دیور ضلع میرٹھ مین سماج کی جڑ قایم کی

اور دھنباد ہے کہ ہر اتوار کو بوقت ۸ بجے شام سے ۹ بجے شب تک بھجن و اُپدیش وغیرہ دیا کرتے ہین اور جلسہ کو

ترقی روز بروز ہوتی جاتی ہے لہذا گذارش ہے کہ ان کے نام براہ مہربانی آریہ بندھو مین تفصیل وار درج کیجئیگا اور انکو

دھنباد دیجئیگا کہ اِن کی کوشش سے جلسہ آریہ سماج دوبارہ جاری ہوا اور جلسہ برمکان نیادر سنگھ آریہ سماج قایم کیا

گیا ہے - نام تفصیل ذیل ہین -

ہیرالال پٹواری - دینیدیال - بنسی دھر - پیارے لال مدرس - نانک چند - روپ سنگھ - ہربنس سنگھ

عطر سنگھ - تلسی رام - چھجو سنگھ سابق آریہ - نیادر سنگھ - شیر سنگھ - پرتاب سنگھ - بھولے رام - ہوشیار سنگھ

نیادر مہاجن سرادگی - براہ مہربانی ضرور بالضرور اس خط کو شائع کیجئیگا -

آپکا خادم شبھ چنتک - ہیرالال و دینیدیال پٹواری کٹہ بھلا دیور ضلع میرٹھ

... سماج کی انترنگ سبھا نے چند روز ہوئے ایک رزولیوشن بدین مضمون پاس کیا تھا کہ ہر مہینہ مین ایک بار ...

سماج کے کسی ایک میمبر کے گھر پر گرہ اوپاسنا ہوا کرے - چنانچہ سنیچر گذشتہ مورخہ ۲۰ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء بابو مہیت پرشاد کے

گھر پر ۶ بجے شام کو گرہ اوپاسنا کے لئے آریہ پرش اکٹھے ہوئے جن مین ایشور بھجن سندھیا پاٹھ کے بعد لالہ لبھنداس

ورما نے ایشور اوپاسنا کرائی جسکے پشچات آرتی ہوکر جلسہ برخاست ہوا۔

بروز اتوار مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۱۰ء کو لالہ لبھنداس ورما کا لکچر سماج مندر مین ہندو قوم کی حالت زار کے مضمون پر تھا

جسکے لئے اشتہارات پہلے سے تقسیم کئے گئے تھے، ۶ بجے شام کے قریب سماج مندر حاضرین سے بالکل پر تھا لکچرار

نے اپنی تقریر ایک نہایت دلچسپ النکار کے ساتھ شروع کی اور پیچھے سے مفصل تشریح کرکے سنائی انھون نے

اثنائے تقریر مین آریہ ورت کی گذشتہ عظمت و بزرگی کا ذکر کرتے ہوئے اس زمانہ تاریک کا بھی ذکر کیا جبکہ مسلمان

متعصب بادشاہون کے وقت مین باوجود صدہا عذابون کے اوٹھانے کے ہندو قوم کا بچہ بچہ اپنے دھرم پر قایم اور

اپنی قوم کا بہی خواہ رہا اور نہایت افسوس سے بیان کیا کہ اس آرام اور چین کے زمانہ مین جبکہ مادر مہربان سرکار انگلشیہ کا

سایہ ہمارے اوپر ہے ہمکو کسی قسم کا خوف و خطر کا سامنا نہیں ہے کئی ایک ہمارے بھائی جو نام کے سکھ ہین یہ ظاہر کرنا

چاہتے ہین کہ نہ تو وہ خود ہندو ہین اور نہ ہی گروصاحبان نے ہندو قوم کی خاطر کچھ جانفشانی کی۔ لایق لکچرار نے سکھ

لٹریچر مین سے کئی ایک حوالجات پیش کرکے یہ ثابت کیا کہ خالصہ پنتھ کی بنیاد گوروصاحبان نے محض ہندو قوم کی

رکھشا کیلئے قایم کی تھی اور اگر کوئی سکھ یہ ظاہر کرے کہ وہ ہندو نہیں ہے تو وہ گوروصاحبان کا سچا مرید

اور ان کے مشن کا پیرو نہیں ہے اخیر مین لکچرار نے نہایت زوردار الفاظ مین یہ ظاہر کیا کہ آریہ سماج کی بنیاد بھی

ہندو قوم کی اصلاح و بہتری کے لئے ڈالی گئی ہے مہرشی سوامی دیانند سرستی کی زندگی کے ایک دو واقعہ بیان کرکے

انھون نے فرمایا کہ ہندو قوم کی نسبت سوامی جی کا کیسا اعلے خیال تھا اور وہ اسکی ابتری کو کیسے محسوس کرتے تھے

اخیر مین انھون نے یہ ظاہر کیا کہ ہندو قوم سے انکا مطلب اس قوم سے ہے کہ جو اپنے آپ کو مہاراجگان

شری کرشن رامچندر ید ہشٹر و دیگر بزرگان آریہ ورت سے منسوب کرتی ہے خواہ اسکو آریہ قوم ہندو قوم یا کسی

دوسرے نام سے پکارا جاوے۔ اس لکچر مین قریب ۱½ گھنٹہ کے وقت خرچ ہوا صاحبان حاضرین نہایت ہی

شانتی و توجہ سے سنتے رہے لکچر کے اختتام پر سردار تیرتھ سنگھ صاحب نے جو کوتوال شہر کے بھائی ہین کھڑے

ہوکر یہ ظاہر کیا کہ وہ بھی سکھ ہین اور اپنے آپ کو ہندو سمجھتے ہین اور ان کے خیال مین وہی سکھ اپنے

آپ کو ظاہر کرتے ہین کہ وہ ہندو نہیں ہے کہ جو کسی نیچ ذات ہونے سے کمینہ خیالات مین لگے رہتے ہین۔

اسکے بعد سکرٹری صاحب نے نہایت افسوس کیساتھ بابو آودت نراین لال ورما کے بیوقت موت کا ذکر کیا اور

تمام کیطرف سے اظہار رنج افسوس کرتے ہوئے ایشور سے پرارتھنا کی کہ پرماتما ان کی آتما و پس ماندگان کو

شانتی پردان کرے۔ ۹ بجے کے قریب جلسہ آرتی کیساتھ برخاست ہوا۔

آپکا داس ہری دت سنگھ جوائنٹ سکرٹری

ایڈیٹر صاحب آریہ ہند ہو۔ بصد ہا رنمستے ۔ مندرجہ ذیل مضمون کو اپنے لاجواب رسالہ مین شائع فرماکر
فدوی کو ممنون و مشکور فرمائیگا۔

قصبہ سیونڈوارہ مین ستیارتھ پرکاش

ناظرین! گوکہ زمانہ حال مین طریقہ تعلیم و وعظ کا سلسلہ روز بروز ترقی پذیر ہے۔ اِلّا تاہم معاملات سوشیل کانفرنس کا
شجر اندرونی مضبوطی سے کچھ حصہ گرا ہوا ہے کیا تواریخ فضلا یوروپین و علما یونانی جنھون نے ایک عرصہ اِس آریہ
ورت کالج مین علوم دنیوی و روحانی سے کامل فخر حاصل کیا اور حسب قواعد ضروری تعلیم و تربیت مین اعلےٰ
ڈگریان پراپت کین ۔ اِس امر کی کافی دلیل نہین ہین۔ کہ آج بھارت ورش اُس شجر کے پرورش کرنے مین سب سے کمر
باغبانی روحانی مین سبقت لئے ہوئے ہے۔ پس کیا وجہ کہ بموجب ایک شاعر کے مرض بڑہتا گیا جون جون دوا کی
یہ نونہال شجر جو ایک بہادر ریفارمر کے دماغی مقناطیسی قوت سے سرسبز ہوا ہے اپنی کامل منزلت کو نہین پہونچتا
عزیزون۔ قانونِ قدرت شہادت دیتی ہے اور بموجب علم متعارفہ جانا گیا ہے کہ علت بلا معلول اور فعل بلا فاعل
تاوقتیکہ کوئی خاص قاعدہ سے نہ کئے جاوین ۔ مجمع عاقلان مین ایک زلت نفی کا حکم رکھتی ہین پس مین کہہ سکتا ہون
کہ زمانہ موجودہ مین باوجودیکہ امن سلطنت ترقی تعلیم کے روحانی باغبان ہونیکی ڈگری تاہنوز نا مکمل طور پر ادا کیجاتی ہین۔
ہمارے معزز ہمعصر سوال کر سکتے ہین کہ کیا تواریخ یوروپ و ایشیا سے ہمکو سبق لینا کوئی ضروری امر ہے تو مین
دعویٰ سے کہونگا کہ اسباب ترقی روحانی کو اُس وحدہٗ لا شریک نے ایک لازمی خصوصیت پیدا کی ہے جو باعتبار
دنیوی تعلقات ہفت اقلیم کو مساوی درجہ پر منقسم کیا ہے۔
قطع کلام آج ہمکو اُس سچدانند پرماتما کا شکریہ ادا کرنا لازم ہے کہ اُس روحانی شجر کو جو ہمارے لائق مہرشی سری
سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج نے ہر فرد بشر کے دلی میدان مین لگایا تھا اسکا سچا باغبان ہونیکا خیال ہمارے
ہر دلعزیز جناب فیضمآب والاقدر عالم العلما چودھری منشی ٹیکارام صاحب ورما رئیس اعظم قصبہ سیونڈارہ کے دماغ مبارک
مین نازل ہوا۔ کیون نہ ہو آپ فرزند ارجمند جناب منبع الجود چودھری ڈالچند صاحب ورما کے ہین جنکی غربا پروری
و رحمدلی کا بیان کرنا گویا کہ آفتاب کو چراغ دکھلانا ہے۔
آریہ سجن بھائیو۔ آپنے بکمال اخراجات کثیر و محبت دلی سے صحیفہ ہیڈنگ مضمون (ستیارتھ پرکاش) کی کتھا صرف
بطریق رفاہ عام ایک جدید رزولیوشن پاس کر دولت خانہ خاص پر شروع کرادی واقعی قصبہ ہذا مین اثر معقول ہوا اور
باختتام تمام تاریخ ۱۲ مئی ۱۹۰۱ء کو اختتام کو پہونچے ہم چودھری صاحب موصوف کا شکریہ ادا کرتے ہین پرمیشور آپکو
بال و عیال اُس روحانی شجر کا سچا نگھبان بنائے رکھے الٰہی تاقیامت جاہ و اقبال + رہے موصوف کا بڑھتا زر و مال

خیر خواہ قوم - کوی پنڈت بالو رام شرما ایڈیٹر رسالہ تحفۃ القران چندوسوی حال وارد قصبہ سیونڈارہ ضلع مراد آباد

پر بہ ور مہاشے جی نمستے - کرپا کر کے مندرجہ ذیل اشتہار کو اپنے اخبار مین جگہ دیکر ممنون فرماوین -

کنیّا کے لئے بر کی ضرورت

ایک گوڑ برہمن بر کی ایک کنیّا کے لئے ہمین ضرورت ہہے - بر کی عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہونی چاہئے - شریف خاندان اور آریہ خیالات کا ہو تعلیم پاتا ہو یا اگر ملازم ہو تو گذارا معقول ہو - بواہ ویدک ریتی سے کیا جائیگا - کنیّا بھاشا پڑھتی ہے زیادہ حالات خط و کتابت سے معلوم ہو سکتے ہین -

المشتہر لچھمیدت میڈیکل سٹوڈنٹ جھلی اینٹ آگرہ شہر

شریمان مانیہ ور ڈاکٹر رالچند رورما مہاشہ ایڈیٹر آریہ بندھو زاد لطفہ - نمستے - چند ماہ ہوئے میری استری کا انتقال ہو گیا ہے اب میرا ارادہ ہے کہ کھتری قوم کے کسی بدھوا کیساتھ شادی کیجاوے تا کہ اس نیک کام کا قوم مین رواج ہووے - میری عمر ۲۷ سال کی ہے اور ۵۰ روپیہ ماہوار پر اسچگھ انگریزی آفس مین ملازم ہون - اور دہلی کے ایک مشہور اور معزز خاندان سے ہون - ذات ڈھائی گھر لاہوریہ کھتری ہے - زیادہ حالات متعلقہ خاندان خط و کتابت سے معلوم ہو سکتے ہین کرپا کر کے مضمون مذکورہ کو اپنے اخبار آریہ بندھو مین شائع کر دیوین نوازش ہوگی - اُمید ہے کہ کوئی مہاشہ آپکی کوشش سے اس نیک کام کے لئے مستعدی ظاہر کر کے نیک مثال قایم کرینگے - بندہ نانک چند کھنہ سیکرٹری آریہ سماج جھانسی -

عنایت فرمائے بندہ منیجر آریہ بندھو میرٹھ - نمستے - گذارش ہے کہ آپ کرپا کر کے اپنے انمول پتر مین مفصلہ ذیل عبارت کو جگہ دیجئے -

کنیا پاٹ شالا رڑکی کو ایک ہیڈ ادھیاپکا کی ضرورت ہے جو بھاشا اچھی طرح سے پڑھا سکے درخواست مع سارٹیفکٹ تمام منیجر کنیا پاٹ شالا رڑکی آنی چاہئے تنخواہ حسب لیاقت ۲۵ تک دیجاویگی زیادہ نیاز

الراقم نیاز ناتھو رام منیجر کنیا پاٹ شالا رڑکی

راما ناول

سلسلہ کیلئے دیکھو آریہ بندھو جلد ۳ نمبر ۷ کا صفحہ ۲۱۶

جب نوب جی کھولکر دیکھین کچھ دیر تک سکتے کا عالم رہا بونوں کی لنبگی سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو زندہ تصویرین ایک دوسرے کے مقابل رکھی ہین خالق نے زبانِ گویندہ نہین پیدا کی - لیکن آنکھون مین آنسوؤن کے بار بار

اُمنڈ آنے سے یہ خیال ضرور ہوتا تھا کہ نہ جانے اس وقت کن کن گذشتہ دردناک واقعات کے نظارے
ان کے پیش نظر ہین جو دونون ایک مان باپ کی بیٹیون کو آٹھ آٹھ آنسو رُلا رہے ہین - آخرکار درو پدی
اشک آلود آنکھون کو پونچھکر اور مہر سکوت توڑکر اپنی بہن سے یون مخاطب ہوئی -

پاربتی - خیر رونا بند بھی کرو گی - جن کو یاد کرکے رو رہی ہو وہ تو مرکے آنیکے نہین چاہے جتنا نیر بہاؤ -
اب تو ہم ہی چند دنون کے مہمان ہین دم آیا نہ آیا - جس زمانے کا اسوقت ہم دہیان کر رہی ہین اُسوقت کا
برکچھ بھی شاید کوئی ہی نظر آوے - جن در و دیوار کو تم وہم مین دیکھ رہی ہو ان کا شاید نام و نشان
بھی باقی نہ ہو - درو پدی کے ان الفاظ نے پاربتی کے امڈے جوش دل کو روکنے کی بجائے پیشتر سے
کسیقدر زیادہ طغیانی پر کر دیا - اسکو دیکھکر درو پدی کا دل دوبارہ بھر آیا اور اسنے پھر زار زار رونا شروع کیا

تھمتے تھمتے تھمین گے آنسو ‏ ‏ ‏ ‏ یہ رونا ہے کچھ ہنسی نہین ہے

جب تین چار گھنٹے مغز کھپا چکین اور زیادہ رونے کی طاقت نہ رہی تو اس طرح گفتگو کرنے لگین -

پاربتی (ایک سرد آہ بھرکر) کیون بہن گونہ ہونیکے بعد تم تو پھر کبھی پیہر نہین گئی ہو -

درو پدی - نہین بہن مین کسکے پاس جاتی چچا تو دوسرے ہی روز برہما کو چلے گئے -

پاربتی - اور کیا پھر نہین آئے -

درو پدی - مجھ کرمون کی ماری کو کیا خبر - سوائے تمھارے میرے پاس تو کسی کا خط پتر بھی نہین آتا -

پاربتی - ہائے بہن مجھے تو تمھین دیکھ دیکھ کر رونا آتا ہے - تم وہان تنہا کیسے رہتی ہوگی جیجا کو شریر
چھوڑے ہوئے دو تین سال ہو گئے - کاش کہ ایشور تمھین جوانی مین کوئی سنتان دیتا جس سے میرا کچھ
تو کلیجہ تمھاری طرف سے ٹھنڈا رہتا - اچھا بہن کچھ تھوڑا سا حال تو اپنا سُناؤ زیادہ باتین تو رات کو ہونگی -

درو پدی - میرا حال ویسے کچھ بُرا نہین - گھر مین کسی چیز کی کمی نہین شریر میرا روگی نہین ہان
اب کچھ کچھ بینائی مین فرق آنے لگا ہے مجھے دکھ ہے تو صرف اُس بات کا ہے جسکو تم خود بیان کر چکی ہو
یعنی مین اکیلی رہتی ہون - سو یہ کسیکا اختیاری امر نہین - میرے کرمون کی گتی ایسی ہی تھی -

پاربتی - درو پدی اچھا تم گونہ ہونیکے بعد کرنال کب تک رہین -

درو پدی - بس تھوڑے دنون کے بعد میرے سُسر کی تبدیلی کرنال سے انبالہ ہو گئی ان دنون تمھارے
جیجا صاحب لاہور مین ڈاکٹری پڑھتے تھے - امتحان کے بعد وہ گورداسپور مین ڈاکٹر مقرر ہوئے اور تب
سے مین گورداسپور مین ہون - وہین سفید بال ہو گئے - اِتنے عرصے مین ایک روز کرنال آئی تھی جب
سُسر نے شریر چھوڑا تھا - ایک مہینہ رہکر چلی گئی اور پھر کبھی گورداسپور سے باہر نہین نکلی جب سے تمھارے

جیجا نے پنشن لی تھی میں نے بارہا اُنسے وطن کی طرف آنیکو کہا مگر اُنھوں نے ایک نہین مانی وہان کے پنجابی لوگون کے ساتھ ان کی اِسقدر محبت بڑھ گئی تھی کہ وطن کو لوٹنے کا جب کبھی ذکر آتا تھا وہ باتون مین ٹال دیتے تھے۔ چونکہ کچھ تھوڑی سی جائداد بھی بنالی تھی اِسلئے اپنے دیس کو واپس آنیکا اِرادہ اس سے بالکل قطع ہوگیا خوش قسمتی سے تمھارے ساتھ خط وکتابت جاری تھی اِسلئے آج تمھارا منہ دیکھنا نصیب ہوا ورنہ جب سے تمھارے جیجا پرلوک سدھارے کِس کے تیرتھ اور کہسکا میلہ میرا کبھی باہر نکلنے کو دل ہی نہین چاہا۔ نارائن جانی اگر تمھاری چٹھی نہ جاتی تو مین ہرگز ہردوار مین نہ آتی - باقی آیندہ

پڑگیا

افسوس! صد افسوس! پڑگیا۔

اجی کیا پڑگیا۔

بھئی کہتے ہین نہ کہ پڑگیا۔

واہ جناب آپ بھی عجیب دل لگی کے آدمی ہین بتایا تو ہوتا کیا پڑگیا ؟

اجی جناب پڑگیا۔

کیون جناب کسی کا گلا پڑگیا ؟

واہ حضرت کوئی ڈوم ہے کہ گاتے گاتے یہ حالت ہوگئی ہو ہم کہتے ہین بس پڑگیا۔

واہ کیا خوب نہ سر نہ پیر یونہی پڑگیا۔ کیا کوئی عقل کا اندھا گڑھے مین پڑگیا ؟

نہین جناب پڑگیا۔

کیا کسی عفیفہ کے دامنِ عصمت پر دھبا پڑگیا ؟

نہین بابو بس سمجھ لو کہ پڑگیا۔

بھئی عجیب حیرت کا مقام ہے شاید کسی کا ڈول کنوین مین پڑگیا۔

یہ تو کسی سقے یا کہار سے پوچھو ہم تو کہتے ہین کہ پڑگیا۔

اب کیا بتائین ؟ شاید مُراد ہو کہ ست دھرم پرچارک اور اخبار عام کے اڈیٹر صاحبان مین جھگڑا پڑگیا۔

نہین بھائی انکا جھگڑا ان کے ساتھ ہم تو کہتے ہین کہ پڑگیا۔

اخاہ! ہم بھی سمجھے کسی گرو دردہی کے گلے مین طوق لعنت پڑگیا۔

بھئی ہو تو تم بھی بوجھ بجھکڑ ہمنے کہا کہ پڑگیا۔

کیون جناب کسی کی دھوان دھار تقریر سے سناٹا پڑگیا؟

نہین بابو ادھر کان کرو ہم بھتین بتائین مگر کسی اور سے مت کہنا۔

تمھارے پرانی بیرٹھ کے ماہواری رسالہ کو ..۳ روپیہ کا گھاٹا پڑگیا۔

بیرپور ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۰۱ع

مانیہ ور مہاشیہ ڈاکٹر سری رامچندر جی نمستے۔ کرپا کرکے مفصلہ ذیل پتہ پر ایک ستیارتھ پرکاش ایک رگوید آدی بھاشیہ بھومکا دیو بیل پارسل کے ذریعہ سے بھیجد یجئے۔ پتہ یہ ہے۔ آر۔ آر منی شنکر رتن جی بھٹ بی۔اے انسپکٹر مدارس بھاؤنگر۔ کاٹھیاوار۔ کتابین بھیجنے سے پہلی انکو ہم ایک پتر آریہ دھرم قبول کرنیکے وشئیمین دھنباد کا لکھین۔ تتھا سوچنا دیدین۔ کہ آپ میرے سوچنا دینے پر ان کو یہ کتابین بھیجتے ہین۔ آلتو آریہ سماج ۶۔۷۔۸ اپریل کو ہوا شری سوامی آتمانندجی سری سوامی نتیانند جی۔ تتھا پنڈت رشی رام جی چار اُپدیشک موجود تھے۔ انکے سوا سانگنے کے رئیس شری ٹیت شری مان شری تنو سنگھ جی نے بھی ویاکھیان دیا تھا۔ تین دن تک برابر ہون پرارتھنا اُپدیش تتھا ویاکھیان ہوتے رہے۔ ۲۰۰ کے قریب صاحبان باہر سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ یہانکے راجکمارون کی طرف سے آریہ بھائیون کو ٹی پارٹیان دی گیئن۔ سماج مندر تتھا دوسرے فنڈون کے لئے ..۴ روپیہ کے قریب جمع ہوا۔ آخری دن اکشتریون نے گھوڑون کے کرتب دکھائے۔ بیچ مین ایک دن کمار شری رام سنگھ جی سے رانا سرتان سنگھ جی سے بڑھکر اپنی بندوق کے کرتب کر دکھائے جسکو دیکھکر پراچین اکشتریون کے شستر کو شلتا سمرن آتے تھے۔ ایک ٹی پارٹی آریون کو یہان کے ہری بھگت جی نے دی۔ جس سے پرتیت ہوتا ہے۔ کہ دل سے تو لوپ بھی سماج کو چاہتے ہین۔ بڑا بھاری کام اس اتسو پر یہ ہوا۔ کہ منی شنکر جی بھٹ بی۔اے کر جنکو ایک برس کے قریب عیسائی دھرم سویکار کئے ہو چکا تھا۔ جنکے پھر آسنے کے کوئی آشا نہ تھی۔ کیونکہ اس کاٹھیاوار کے لوگ پھر ہندو کر لینا پاپ سمجھتے تھے۔ انکو اس سماج نے شدھ کیا اور یگیوپویت سنسکار کر دیا۔ ٹھاکر صاحب انتو اکشتریون پر تشسٹ براہمنون تتھا دوسرے سماجکون نے انکے ہاتھ سے جائے پی سارا کاٹھیاوار اس کام پر حیران ہے۔ اس اتسو پر ۲۰ پرشون کو یگیوپویت دیے گئے اور ۱۳ نئے ممبر مقرر ہوئے ہین۔ نگر کیرتن مین آگے پرشون کی منڈلیان اور انکے پیچھے عورتین آریہ سدھانت کے گن گاتین تھین۔ ٹھاکر صاحب تتھا انیہ آریہ بھائی آپکو نمستے کہتے ہین۔ اس مضمون کو اخبار مین چھاپکر ایک کاپی میرے پاس بھیجئے گا۔

آپکا شبھ چنتک شنکرانند از بیرپور

ریویو

جناب منشی بھیرون پرشاد صاحب قابل سیکریٹری انجمن تہذیب حیدرآباد دکن نے اپنی ایک تازہ تصنیف پورن ناول ہمارے پاس بغرض ریویو ارسال فرمائی ہے ہمنے اسکو بڑے شوق کے ساتھ شروع سے آخر تک مطالعہ کیا۔ اور واقعی اسم باسمٰی یعنی اخلاقی پھولون کا گلدستہ پایا۔ کیونکہ بوجہ شالباہن کی سپوت پورن بھگت کا جو کاریکٹر اس مین دکھایا گیا ہے۔ وہی انسان کی اخلاقی زندگی کا معراج ہے۔ اردو اس کتاب کا نہایت سلیس تقطیع کلان اور صفحے .. اسمین کاغذ عمدہ اور ٹائیٹل رنگین قیمت اس پر درج نہین۔ مصنف سے ملسکتی ہے۔

سمپادک مہاشیہ جی نمستے۔ کرپا کرکے مضمون ذیل کو اپنے اخبار مین درج کریجئے۔

ایک لڑکا جسکی عمر ۲۴ برس کی ہے کشمیر مین تندرست پیشہ دوکانداری قوم ویش اور گوت منگل لین دین کے کام مین ستونتر ہے۔ اور آریہ سماج کا سبھاسد ہے۔ ایک ایسی لڑکی سے پنر بواہ کرنا چاہتا ہے عمر مین ۲۳ سے ۲۴ برس تک ہو۔ اور آچھے شدہ قوم ویش ہو۔ خواہ سرائگی ہو یا ویشنوئی ہو اس مین کچھ عذر نہو گا جسکسیکو کچھ پوچھنا ہو وہ نیچے لکھے پتہ سے پتر بیوہار کرے۔

راقم بہاری لال چیچی آریہ سماج ایم ڈاکخانہ کاندھلہ ضلع مظفرنگر

دُنیا مین تندرستی سی بڑھکر کوئی راحت نہین ہے

ہماری اکسیر صفت دواؤن کی صحت بخش تاثیر کے تازہ کرشمے

ماہ ماتیہ ور۔ مہاشے جی شریمان ڈاکٹر رامچندر ورما جی نمستے۔ واضح رائے عالی ہو کہ ادویات آنجناب کی بلی ایک ہی خوراک پینے کی نوبت ہوئی کہ بخار بالکل چلاگیا آپ کی ادویات کے اثر کی بابت کیا عرض کرون میرے لئے یہ ادویات نہین بلکہ جادو یا معجزہ ہے۔ میرے لئے کیا ہر خاص و عام جو آپ کی ادویات کو برتتے ہین ایسے ہی مستفید ہوتے ہین پرماتما ایسے سجن پرشون کو سدا آنند رکھین مین اب بالکل تندرست ہون کوئی شکایت باقی نہین ہے۔ نہج رام سب ڈویزنل آفیسر دادوپور

جناب ڈاکٹر رامچندر صاحب دام مجدہ۔ از جانب بندہ بھگونداس حلوائی۔ ملک آسام۔ بعد نمستے کے واضح ہو کہ آپکا پارسل پہونچ گیا آپ کی دوائی اسقدر عمدہ نکلی کہ قلم کو طاقت تحریر کی نہین جو شخص آپکی دوائی

کھاتا ہے اول ہی دفعہ آرام ہوجاتا ہے باقی دوائی گھر مین پڑی رہتی ہے اور تمام لوگ آپ کی جان و مال کو دعا دیتے چلے آتے ہین آپکے عجیب و غریب روغن نے ایسے ایسے خراب زخمون کو آرام کیا ہے کہ جو کئی کئی سال سے تھے اور جنپر سیکڑون روپیہ خرچ ہوچکا تھا اور ڈاکٹر لوگ بھی جواب دے چکے تھے اس روغن کے چند روز لگانے سے فوراً آرام ہوگیا۔ گشٹ۔ بھگندر۔ وغیرہ کو بھی اس روغن نے آرام کیا۔ نارائن آپکو تاقیامت حیات رکھے

جناب ڈاکٹر صاحب سلامت۔ بعد اداے آداب کے عرض خدمت شریف مین یہ ہے کہ آپکے کارخانہ مین جو سانپ کی دوا ہے اس نے ایک سانپ کے کاٹے ہوئے کو بالکل آرام کردیا ہے آپ کی دوا بہت اچھی ہے

راقم منشی بہادر شاہ موضع شاہی

پریہ متر ڈاکٹر رامچندر جی نمستے۔ عرض یہ ہے کہ کمترین نے چند مرتبہ آپ کی ادویات کا اپنے لیئے اور نیز اپنے دوستون کے لئے منگوا کر استعمال کیا ہر دوائی حد سے زیادہ مفید پائی میری یہ طاقت نہین کہ تعریف کرسکون کیونکہ جب ہزارون بڑے بڑے عالم و فاضل آپ کی ادویات کی تعریف کرتے ہین تو مجھ جیسے تھوڑی بدھی کی راے کس شمار مین ہوسکتی ہے مگر سچ تو یہ ہے کہ بعض ادویات کو ایسا جلد تاثیر پایا ہے کہ جو مرض بڑے بڑے حکیمون اور ڈاکٹرون کے متواتر مہینہ دو مہینہ علاج سے آرام نہین ہوئے تھے وہ مرض آپ کی صرف چار روز کی دوا کے استعمال کرنے سے آرام ہوگئے۔

راقم بشمبر داس سب اورسیر محکمہ نہر ضلع جالون

ایک نظر ادھر بھی

آپکے متر نے اپنے کتب خانہ مین مختلف جگھون سے جو کتب جمع کی ہین وہ بڑے بڑے لایق اور مشہور مصنفون کی تصنیفات ہین اور ہر علم و فن کی اردو۔ ناگری۔ انگریزی مین کتب موجود ہین۔ ان کتابون کی قیمت کم کرکے لکھی گئی ہے

(کتب اردو) جوہر الفنون یعنی کاریگری کا منبع۔ قیمت ۸ رسالہ فن صنعت ۸ رسالہ مسمریزم ۱۲ عجائب نگار ۱۲ عطر فلاسفہ ۸ مخزن علاج حیوانی ۸ فرسنامہ رنگین ۱۲ کلکی پوران ۱۰ نغمہ ستار ۸ قانون تعزیرات ہند ۸ ستیارتھ پرکاش اردو مجلد عہ منوسمرتی عہ اردو مہابھارت کے پرب (لکھتے پرب منگانیوالے کو بلحاظ قیمت مین دیئے جاینگے) آدپرب ۱۲ سبھا پرب ۶ بن پرب عہ کرن پرب ۹ براٹ پرب ۸ بھیشم پرب ۸ گپت درپن آئینہ بھاگوت ۲ ویدک سدھانت ۳ شہید گنج ۵ ناول راماین کا ۶ کتھا اپچیسی ۲ ناول پاک دامن ۴ ناول دلادیز ۱۰ طریق معاش ۳ ویدرودہ مت کھنڈن ۸ سبھا پرشن ۳ ورن بیوستھا ۲ بھارت بلاپ ۱۰ یجروید کا اردو ترجمہ مجلد ۲ زبدۃ لغت کونین مصنفہ الکھدھاری ۴ الکھ امواج ترجمہ

یوگ وشِشٹ مصنفہ ایضاً ؏ ۔ سفرنامہ برہما ۴ر ۔ سفرنامہ نیپال ۵ر تاریخ امریکہ راجندری ؏ ۔ سماج درشن ۳ر

(کُتب ٹاگری) سندھیا بدہی یوگا لونسار ؏ ۔ بال اپکاری سکھشا ۲ر سبھا پربن ۴ر ۔ بھجن چشپاولی ۴ر بھجن ہری کیشن گاین ۲ر فن تماشبینی ۴ر ۔ جوتش درشن ۲ر ۔ اودا ہنیشی یعنی ایک آریہ کنیا کی سوانح عمری قیمت ۴ر استری بودھنی ؏ ۔ استری سکشا کی تینون کتابین مصنفہ ڈاکٹر راجندر ورما ۸ر ۔ دان کرن ٹدہی ۲ر ۔ کوش ہندوم بہاشا کوش جسمین بانبراسنسکرت الفاظ بہاشا کی ہین وہ بموجب پربند سارہ ہر دو حصص ۸ر ۔ شرادھ تتو دیک ۱ر استری سکشا دیتی برت دہرم) ۳ر ۔ گرہ پرکشا ۸ر ۔ سنسکرت کی چارون ٹیکین ۱ر ۔ منو سمرتی بہاشا ٹیکا تلسی رام ؏ ۔ بھجن اکیسی ۱ر ۔ گیان بھجن آدلی کہنجری پرگانے کے بھجن قیمت ۲ر ۔ زیادہ کتابون کے نام اور قیمت ہمارے بڑے سوچی پتر مین منگوا کر دیکھئے ۔ جو پوسٹ کارڈ آنے پر مفت ارسال کیا جاتا ہے ۔

۱۶ مئی کو لندن سے خبر آئی شاہ عالم پناہ نے اعلان کیا آکی سالگرہ ہر سال ۲۴ مئی کو منائی جایا کریگی ۔

۱۶ مئی کو خبر آئی باب عالی نے ٹرکی انتظام ڈاک کی نسبت آخر کار مصالحت کی روش اختیار کی ۔

۱۶ مئی کو خبر آئی امریکن پریسیڈنٹ میکنلی کی میم صاحبہ سخت بیمار امید زیست مشکل ہو چلی ہے ۔

۱۶ مئی کو لندن سے خبر آئی برٹش سررشتہ بحری نے تین نہایت زبردست جنگی جہاز بنوا لے گئے ۔

۱۶ مئی کو لندن سے خبر آئی سٹاک اکسچینج نے بنکون سے ۱۰ کروڑ روپیہ قرضہ لیا مالی حالت بدتر ہے ۔

۱۶ مئی کو لندن سے خبر آئی سٹیفورڈ کے غریب خانہ مین سخت واردات آتشزدگی وقوع مین آئی ۔ آگ وہان لگی کہ جہان ضعیف العمر آدمی رہتے تھے ۔ اور سات آدمی بھی جلکر راکھ ہو گئے ۔

بقول ڈاک ولایت برٹش کی وزارت مین تبدیلیان اٹل ہین ۔ وجہ وہی جنگ ٹرنسوال ہے ۔ غالباً ڈیوک ڈیونشائر صاحب وزیر اعظم ہو نگے اور مسٹر چمبرلین کو پیچھے رکھنا پڑیگا ۔

کمیٹی یادگار شاہ پور نے بھی مثل سیالکوٹ قرار دیا کہ چندہ سے ایک صنعتی و زراعتی کالج پنجاب مین بنایا جاے ۔

۲۴ مئی کو سالگرہ قیصرہ وکٹوریا پر ہندوستان مین خاص ماتم منائینگے یعنی جھنڈے سرنگون ہونگے ۔

نواب عماد نواز جنگ کمشنر کروڑ گیری دکن سے بدر کئے گئے ۔ ۳۰ سالہ ملازم تھے ۔ ۱۹۰۰ ماہوار پاتے تھے ۔ عبرت!

راجہ سری نواس راؤ بہادر مہتمم خزانہ عامرہ یہ بھی ۳۰ سال ملازم تھے ۔ شاید ہے کہ کچھ پنشن بطور گذارہ ملے ۔

زنانہ ڈاکٹری کے وظائف یادگار وکٹوریا کے انتظام پر شملہ مین کمیٹی کیگئی قواعد سوچے گئے ۔

شہر بمبئی مین ۲۰ مئی کو ۱۶ اکیس ۲۴ فوتیان کراچی
مین ۱۹ کو ۱۹ و ۱۹ تاریخ ۲۰ کو ۱۶ و ۱۶ اسطاعون!
چین نے قرضہ کیلئے یورپ کی مشترکہ کفالت کی تجویز کی
صرف دنیے مخالفت کی برطانیہ و امریکا نے۔
سینچر گذشتہ کو نار کی سالگرہ تھی اسروز قیصر جرمن نے
ٹسٹر مین فوجی قواعد کی عملی دوستی کا ثبوت!
۲۰ کی خبر ہے چین مین پچھلے ہنگامون مین خصوصاً
بارسیونہ مین بہت آدمی قتل اور زخمی ہوے۔
قسطنطنیہ طاعون کی نامبارک خبر آئی۔ [illegible]
مین شیعہ لاشو لکا آنا بند کر دینا پڑا۔
مسٹر پنیل باوجود معطلی کے بمبئی سے ولایت روانہ
ہو گئے آپکی ہمشیرہ کلکتہ مین ایک کروڑ پتی سے
منسوب ہوئین۔
مہاراجہ بڑودہ بذریعہ قانون کے شادی بیوگان
کو جائز قرار دیتے گئے اسپر مہاجن و پنڈت گھبرا گئے۔
حضور سر انٹانی مکڈانل صاحب بہادر ۳۰ مئی کی تمام کو
نینی تال مین دربار لیوی منعقد فرمادینگے۔
مہاراجہ صاحب بڑودہ وشوامتری پادرہ ماکون
سلسلہ ریلوے کو خلیج کیمبے کی ساحل ڈابکہ تک توسیع کرینگے
۱ مئی تک ہندوستان مین جو کرنسی نوٹ مروج تھے
انکی مجموعی مالیت بیان کیگئی ۴۸ کروڑ ۱۶ لاکھ تھی
کوئٹہ مین فوجیون کے لئے خالص دودھ مکھن کے
انتظام کیلئے گورنمنٹ نے ساڑھے ۳۱ ہزار منظور
فرمایا ہے۔
کلکتہ مین مختلف ریلون کا مشترکہ سٹیشن بنانیکی
تجویز رہ گئی۔
ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ کے لئے بنگلور مین جگہ تجویز کیگئی۔
۲۴ مئی کو خبر آئی دربار چین نے مطالبہ تاوان کا جواب
غیر طاقتون کو بھیجدیا منظور کر لیا ہے۔
تاوان چین کے لئے وہان کے مال درآمد پر محصول
بڑھانیکی تجویز برطانیہ نے منظور نہین فرمائی ہے۔
چین کے امریکن جنرل نے اعتراف کیا کہ برٹش فوج
نے سچی دوستی دکھلائی اور آخر وقت تک اتفاق ظاہر کیا
بہشت مین جانیکے لئے خاوند۔ ایک ولایتی
عیسائی اخبار عجیب خبر سناتا ہے لکھتا ہے مراکو نامی فرقہ
عیسائی امریکہ کا یہ خیال ہے کہ بن بیاہی عورت کو بہشت
نصیب نہین ہوتی۔ چنانچہ محض عاقبت کے حصول کے
خیال سے ایک عیسائی عورت نے چند روز ہوے
بستر مرگ پر شادی کی اس فرقہ کے مذہبی خیالات کی
نسبت طرح طرح کی روایتین مشہور ہین۔
پروفیسر شاپو صاحب ہارورڈ کالج امریکہ کے
قول کے موافق ۴۰ سال مین سونا دیگر دھاتون کی
مثل سستا ہو جائیگا۔
سلہٹ مین عجیب قسم کا سیاہ بخار مہلک صورت مین
پھیل گیا قبل مرنے کے مریض کا رنگ کالا ہوجاتا ہے۔
۱۷ مئی کو لندن سے خبر آئی نوآبادی کی فوج کلونیل
نے زواگر شاک مین بوئرون کی خبر لی۔ اس
لڑائی مین دس بوئر قتل ہوئے اور باقی فرار ہوگئے
تمام ضلع ہذا دشمن سے پاک و صاف کیا گیا۔

ساماجک خبرین

متھرا آریہ سماج مین ایک ڈبیٹنگ کلب بہی کہلا ہے

متھرا آریہ سماج آجکل اونتی پر ہے ستیا ایک جلسہ مین حاضری ۱۰۰۰ ۵۰۰ تک ہوئی ہے

دیانند کالج لاہور سے بی اے مین ۵۶ مین ۴۱ کامیاب ہوئے ہے

کاشی نواسی برہمچاری برہمانند جی اپنیشد ویکا نند جیکے ساتھہ ادے پور سماج مین براجمان ہین وہان آپ اوتم اوتم اپدیش دیتے ہین اور شام کیوقت دوائیان دہرمارتھہ تقسیم کرتے ہین بعدہ ودیارتھیون کو پڑہاتے ہین۔

سنا ہے کہ شری متی آریہ پرتی ندہی سبہا راجستہان اور آریہ سماج کا وارشک اوتسو آئندہ ساون مین ہوگا راجستہان مین اجمیر سماج بڑہت اور کچہہ سماج ہی ایسکے اوتسب مین کامیابی ہونے سے اور سماجونکا اوتساہ بڑہیگا۔

صوبہ مدراس کولار استہان مین مہاشہ سوم ناتہہ راو کے اودیوگ سے آریہ سماج استہاپت ہوا ہی ابہی کا وید ودیالہ ۳۰ اپریل سے موسم گرما کے لئے بند ہوگیا

اجمیر اناتہالہ کے بنے ہوئے آسن اور دریان بہت عمدہ ہوتے ہین آریہ مہاشیون کو ورشیہ خریدنی چاہئیے

آریہ سماج دہرم کوٹ ضلع فیروزپور کا سالانہ جلسہ ۳۰ جون و یکم جولائی کو ہوگا۔

نگرکیرتن ۲۹ جون کو کیا جاویگا آریہ ورت سے معلوم ہوا کہ لالہ کنہیالال نے اپنے فرزند کی صحت یابی کی خوشی مین دیانند اناتہالہ اجمیر کے تمام اناتہون کو جنکی تعداد ۲۵۰ ہے بہوجن کہلایا۔ دہنیہ ہین۔

پنڈت کیشوداس ممبر آریہ سماج لاہور نے یتیم خانہ کی نگرانی آنریری طور پر اختیار کی پنڈت جی کا یہہ کام سب آریہ مہاشیون کے لئے قابل تقلید ہے۔

سیلیسی سی حیپہ کو مین قصبہ فتح پور مین ایک اروڑہ خاندان مین ایک اکہشت ودہوا کی شادی ہوئی ہے گو براہمنون نے شور بہت مچایا۔ مگر کچہہ نہ بگاڑ سکے۔

موضع بیل شہری ضلع جہلم مین ایک نیا آریہ سماج قائم ہوا۔ عہدہ دار حسب ذیل مقرر ہوئے۔ لالہ گیان چند جی پردہان۔ پنڈت شیورام جی منتری۔ سردار سرجن سنگہہ جی کوشادہکش۔ بابو شنکرداس جی پستکادہکش۔ لالہ رام سنگہہ جی۔ لالہ ہیرانند جی۔ لالہ نانک چند جی سردار ج سنگہہ جی ممبران۔

لوکل

آریہ کنیا پاٹھشالا اور استری سماج میرٹھہ کی حالت اتینت پرماتما کی کرپا سے بہت اچھی ہے ہفتہ وار جلسہ بڑی کامیابی کے ساتھہ ہوتے ہین استری جاتی مین آریہ دہرم کا پرچار نہایت خوش اسلوبی سے

ساتھ ہو رہا ہے اس ماہ مین پاٹھ شالا کے لئے حسب ذیل دان پراپت ہوا۔

لالہ بنسی مل و تیغ بہو ضلع کہیردہ نے انت کال کے سمیہ مبلغ للعہ آریا کنیا پاٹھ شالا کو دان دئے پرماتما ادنکی آتما کو شانتی پردان کرے۔

منشی مراری لعل صاحب کی استری ہنے مبلغ عصہ کی مٹھائی کنیاؤن کو تقسیم کی پرماتما ادنکی منوکامنا پورن کرے ایسے ہماری بہن سدا سہایتا کرتی رہتی ہین۔

شمہ؟ بابو نانک چند صاحب کہنہ منتری آریہ سماج جہانسی نے اپنی دہرم پتنی کے مہرتک سنسکار پر عصہ روپیہ کنیا پاٹھ شالا میرٹھ کو دان بھیجا ہے۔ ہم لالہ صاحب موصوف کا شکریہ ادا کرتے ہوے پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہین۔ کہ اونکو شانتی پردان کرین آریہ ڈبیٹنگ کلب میرٹھ کے عہدہ داران کا انتخاب ۵ مئی سنہ ۱۹۰۱ کے جلسہ عام مین حسب ذیل ہوا۔ ماسٹر جیا لعل پردہان۔ بابو پولہو رام اپ پردہان۔ ماسٹر گنگا سہاے منتری ماسٹر رام سروپ سنگھ اپ منتری۔ لالہ مراری لعل گپت خزانچی۔ لالہ ہردواری لعل لیبنک ادھکش ہر ۲ ماہ حال کو سناتن

دہرم سبھا کے مندر واقع پٹھ ہانہ دلروازہ مین ایک عام جلسہ کہتریون اور سارسوت برہمنون کا ہوا جلسے کے پریذیڈنٹ بابو جیوتی پرشاد دریا ایم اے و پنڈت کرپا رام شرما مقرر کیے گئے چند ایک اچھی تقریرین ہوئین جنمین ثابت کیا گیا۔ کہ کہتری در اصل براہمن گستہری وشن سے ہین۔ بعد مین ایک سب کمیٹی مفصلہ ذیل اشخاص کی بنائی گئی تاکہ میموریل بناکر جلسہ عام مین پیش کرے ان اشخاص کے نام نامی یہ ہین۔ بابو جیوتی پرشاد صاحب ایم اے۔ پنڈت کرپا رام۔ پنڈت جی رام صاحب شرما۔ بابو بھگوت دیال صاحب۔ پنڈت گوری دت صاحب۔ لالہ مقصدی لعل۔ بابو شمبو لعل۔ اور مفصلہ ذیل اصحاب اس کام کے لئے مقرر ہوئے۔ کہ ۲۶ مئی سنہ ۱۹۰۱ کے اس جلسہ مین شریک ہوکر جو بصدارت بابو کالی چرن بوس منعقد ہوگا جنکی معرفت گورنمنٹ نے یہانکے مختلف اقوام سوانکے صحیح حالات دریافت فرمائے ہین۔ ان سوالات کے مناسب جواب دین جو وہان دریافت کئے جاینگے وہ اسماء گرامی یہ ہین۔ پنڈت جی رام شرما۔ بابو بھگوت دیال۔ بابو مقصدی لال۔ پنڈت گوری دت۔ بابو جیوتی پرشاد ایم اے۔ پنڈت کرپا رام صاحب شرما۔

تحایف سال نو

لغایت جولائی سنہ ۱۹۰۱ تا جون سنہ ۱۹۰۲

کسی کو اپنی جائداد پر فخر ہوگا کوئی اپنی دولت اور حکومت پر ناز کرتا ہوگا مگر آریہ بہند ہو کو اگر ناز اور فخر ہے تو فقط اپنی قدردان اور حق شناس خریدارونکی نظر لطف و کرم پر ہے اسلئے وہ ان کا تہ دل سے شکریہ کرتا

ہوا ہمیشہ اس امر کا خواہشمند ہے کہ اپنی خدمات کو انکے حق مین وسیع ور فیع کرتا رہے - اسکے خریدار
و محب آریہ مہاشیون مین کہ انہون نے جیسا اپنی قدر دانی سے ظاہر کر دیا ہے اسکو کامل یقین ہے کہ
اسکی خدمات نہایت مہربانی کی نظر سے دیکھی جاتی ہین - اسی مہربانی نے ہمکو اس قابل
کر دیا ہے کہ تحایف سال نو کو بیشتر کے سالون کی نسبت زیادہ کر دیا جائے - امید ہے کہ ہمارے
پیارے گراہک اس موقع کو ہاتھہ سے نہ جانے دینگے -

جو صاحب اگست سنہ ۱۹۰۱ کے اخیر تک پیشگی زر چندہ ارسال فرما دین گے انکو مفصلہ ذیل تحفون
مین جو ہر ایک قیمتی ۱۱۰ر کا ہے جسکو وہ پسند فرمائینگے مفت نذر کیا جائیگا - فقط محصولڈاک دینا ہوگا

تحفہ نمبر ۱ - ایک نہایت خوبصورت سنہری بیل بوٹے اور انگریزی حروف والے مجلد پاکٹ
بک مع پنسل قیمت ۳۰؍

شکشک قلمدان یہ ایک نہایت خوبصورت اور عجیب قلمدان ہے اسکو ونیس کے ایک بڑے
کاریگر مستری نے ایجاد کیا ہے - اسپر ایک نصیحت بخط ناگری لکھی ہوئی ہے اسلئے اسکو
سکشک قلمدان کہتے ہین اسمین عجیب بات یہہ ہے کہ کہولنے پر قریبًا ایک بالشت لمبا لکڑی
کا ڈہکنا بالکل نظر سے غائب ہو جاتا ہے قیمت ۸؍

تحفہ نمبر ۲ بیاہ ناٹک یعنی شادی مین فضول خرچی کی برائیونکا فوٹو جو بطرز ناول لکہا گیا ہے
۹۲ صفحہ کی کتاب قیمت ۴؍
صغیر سنی کی شادی اور اسکی نقصانات قیمت ۱؍ - سماج درشن ۴۸ صفحہ کی کتاب قیمت ۳؍ - ویدک سدہانت

تحفہ ۳ - عرق بیضہ کی ایک شیشی قیمت ۸؍
جملہ امراض چشم کو دور کرنے والی گولی قیمت ۴؍

ناظرین خیال فرماتین کہ کل عہ اخبار کی قیمت اور اسمین ۱۱۰ر کا انعام - ۳؍ محصولڈاک اور خط و کتابت
کا سمجہنا چاہئے اس حساب سے صرف ۸؍
اخبار کی سالانہ قیمت رہجاتی ہے اگر اسپر بہی خریداران اخبار توجہ نہ فرمائین تو حیرت کا مقام ہے
بی - آر - ورما - اڈیٹر - آریہ ہند ہوشیار پور

	رسید زر	
بابو چندری پرشاد نروڑہ ضلع بلندشہر عہ	پنڈت رگہناتہ داس شملہ عاہ	منشی جہنگا لال سہارنپور سے
	بابو رامچند داس اڈنگر عہہ	بابو جیون لال کانپور ۱۲عہ

ओ३म्

विद्यां चाविद्यां च यस्तद्वेदोभयं सह।
अविद्यया मृत्युं तीर्त्वा विद्ययामृतमश्नुते।

جو منشیہ ودیا اور اودیا کے سروپ کو جانکر جڑ اور چیتن دونوں کا سادھک نشچے
کر کے شریر آدی جڑ اور چیتن آتما کو دھرم ارتھ کام اور موکش کی سدھی کے لئے
ساتھ ہی پریوگ کرتے ہیں وہ لوگ کبھی چھوٹکر پرمارتھ کے سکھ کو پراپت ہوتے ہیں

आर्यबन्धु

آریہ بندھو

بابت ماہ جون سنہ ۱۹۰۱ عیسوی

قیمت سالانہ پیشگی بلا محصول ڈاک عہ — معہ محصول ڈاک عہ

حسب الارشاد جناب ڈاکٹر رامچندر ... ایڈیٹر شائع ہوا ... ایڈیٹر

صادق المطابع شہر میرٹھ میں چھپا

آریہ ہند ہو کا دستور العمل

(۱) سلیس اُردو زبان کے لباس میں سبھیتا اور دھارمک، آتمک، شاریرک اور سماجک اُنتی سمبندھی مضامین اپنے معزز خریداران کی خدمت میں التماس کرنا اس پرچہ کا اُدیش ہوگا۔

(۲) جن مضامین سے آریہ پبلک کی مجموعی ترقی کو صدمہ پہونچنے کا احتمال ہوگا اُنسے اس پرچہ کے کالموں کو پاک رکھنے کا خیال ہر وقت رہیگا۔

(۳) ملکی معاملات اور تنازعات راج سمبندھی پالیٹکس پر آریہ ہند ہو میں رائے زنی کرنیکا کسی مہاشی کو حق حاصل نہ ہوگا۔

(۴) یہ پرچہ ہر ماہ کی اخیر تاریخ تک اپنے پیارے گراہکوں کی دست بوسی کیلئے میرٹھ سے روانہ ہو جایا کریگا جن مہاشیوں کو کسی وجہ سے آریہ ہند ہو کی ہماری ملاقات پسند نہو اُنکی خدمت میں گذارش ہے کہ بلا تکلف پرچہ دیر آنے سے اپنی نارضامندی سے اطلاع بخشیں نہیں تو کسی مہاشی کا پرچہ قبول فرمانا خریداری کی دلیل متصور ہوگا۔

(۵) قیمت سالانہ معہ محصولڈاک [illegible] اور بلا محصولڈاک [illegible] مقرر ہے جو مہاشی قیمت مقررہ پیشگی عنایت فرمادینگے وہ خاص شکریہ کے مستحق ہونگے۔ آریہ گرنتھوں کی مقدس [illegible] ہمیں اسبات کی اجازت نہیں دیتی کہ ہم پیشگی قیمت کو آریہ ہند ہو کی لازمی شرط قرار دیں۔

(۶) آریہ ہند ہو اپنے عالی دماغ۔ باریک بین۔ مذہبی [illegible]۔ خیر اندیش اور نیک خیال نامہ نگاروں کی خدمت میں ہمیشہ بلا قیمت پیش ہوا کریگا۔

(۷) مراسلات کو نکتہ چیں اور منصفانہ مطالعہ کے بعد جو مراسلات ہر طرح سے مفید سمجھے جاوینگے بلا کم و کاست چھاپ دیا جاویگا۔ لیکن جو مراسلات اشاعت کے لایق نہیں سمجھے جاوینگے اُنکا واپس کرنا پرچہ کے ادھیکاری پر واجب نہو گا۔

(۸) آریہ سماج اور اسکی معاون انسٹیٹیوشنوں کے اشتہارات اور نیز ایسی نوٹس جنسے مراسم پبلک کی بہبودی مقصود ہو اس رسالہ میں بلا اجرت شایع ہو سکینگے۔ ذاتی فایدہ کے اشتہار دنیز بشرح ذیل اجرت لیجاوینگی
ایک سطر پر صرف ایکبار [illegible] نصف صفحہ پر [illegible] پوری صفحہ پر [illegible] متواتر اشاعت کیلئے خاص نرخوں کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کے طے ہو سکتا ہے۔

نوٹ۔ کوئی ایسا اشتہار طبع نہ ہوگا جس میں ناشایستہ فحش یا خلاف قانون الفاظ ہوں یا جو آریہ سماج کے نیموں کے برودھ ہو۔

آریہ بندھو

آجکل کے ویدک سنسکار

موجودہ سماجک اخبارون مین سی کوئی ایسا نہین جسکی ہر ایک نمبر مین دو تین ویدک سنسکارون
کی خبرین شایع نہوتی ہون آریہ پبلک مین یہ خبرین جس غیر معمولی دلچسپی سی مطالعہ کیجاتی ہین
اُسکے بیان کرنیکی چندان ضرورت نہین کیونکہ ناظرین خود اس سی اچھی طرح واقف ہین اور
لا کلام شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے ستیہ اوپدیشون کی ورشا کے بعد ہر ایک آریہ
دھارمی کے مزارعہ دل مین ان نخلہائے آرزو کا اُگنا طبعی اور لازمی تہا جسکے لئے یہہ دلچسپی ہوا کی جہونکون
کا حکم رکہتی ہی اور یہہ خبرین نہر کا کام دیتی ہین مگر افسوس کہ نہ تو ہر ایک ہوا کا جہونکا کسی درخت کی
سرسبزی و شادابی کا باعث ہوا کرتا ہے اور نہ تمام پانی کسی نونہال کو دھانی پوشاک مین ملبوس
کیا کرتے ہین۔ کیا باد بہاری کے ناز و نعم مین پالے ہوے خوبان چمن کو سموم خزان نے ٹنڈ منڈ نہین
بنا دیتی اور برسات کے لہلہاتے ہوے کہیتون کو آب شور برباد نہین کر ڈالتا یہی وجہ ہے
کہ ہماری امیدون پر بہی پانی پہرتا ہوا نظر آتا ہے۔ جب ایسی حالتین ہون تو کسی وچار شیل
پرش کا یہ راے قایم کرنا غلطی پر محمول نہین کیا جا سکتا کہ جبتک وید وکت سنسکارون کا کیول
نام لیکر ہم خوش ہوتے رہین گے اور صرف چند وید منتر پڑہکر یا ہون کیا اور کچہہ مختلف قسم کے
دان دیکر سنسکارون کو مکمل سمجہینگے اور اُن کے اصلی مقصد کی کچہہ پرواہ نہین کرینگے تو ہرگز
ہمکو اپنی نخل امید کے پہل کہانے نصیب نہونگے۔ ہم یہہ نہین کہتے کہ وید منترونکا اچارن
ہون کیا اور دان وغیرہ سنسکارون کے ضروری حصے نہین مگر سب سے بڑی بات سنسکار
کا اصلی مقصد یعنی وہ غرض ہوتی ہی جسکے لئے وہ کیا جاتا ہے۔ بیشک بواہ کی رسم مین اگر بر
اور بدہو کی حالت پر وچار نہین کیا جاتا۔ انکی صحت جسمانی و روحانی عمر شکل اور تعلیم و تربیت
کا شاستر انوسار امتحان نہین ہوتا انکے گن کرم سبہاؤ کے ملانیکی کچہہ پرواہ نہین کیجاتی تو صرف
لوپ لیلا کی رسم کو دور کرکے چند وید منترون کو پڑہنے یا ہون کیا اور کچہہ دان کرنیسی
وہ بواہ ویدوکت بواہ نہین کہلا سکتا کیونکہ ویدوکت بواہ مین مندرجہ ذیل باتون کا ہونا
سب سے پہلے ضروری ہے۔ اول بر کی عمر ۲۵ برس اور بدہو کی عمر ۱۶ برس سے کم نہو گن کرم سبہاؤ

سلنے ہوتا دونون بہر ہمچریہ کا پالن کرنے والے ہون مگر شوک کی بات ہے کہ ان باتون کو تو آجکل کوئی پوچھتا نہین سماجک دنیا مین عموماً اس قسم کے بواہ سنسکار ہوتے ہین جنمین سے صرف چند ایک موٹی موٹی پوپ لیلا کی خرابیین نکال دیجاتی ہین اور گن کرم سبہاو وغیرہ کی کچہ پرواہ نہین کیجاتی جو کہ نہایت ضروری اور لازمی ہی سچ پوچہیے تو ویداو سنسکار آجکل سماجک دنیا مین ایک عام اصطلاح ہوگئی ہی جسکا مفہوم صرف وہ مذہبی رسم رہ گئی ہی جسمین سی عقاید اہل ہنود سی والبتہ چند ایک موٹی رسوم کو منفی کر دیا جاسے مگر افسوس کہ ہمارے اس عمل سی شری سوامی جی مہاراج کے ارشاد کی بجاآوری اور وید منترون کے منشا کی پوری تکمیل نہین ہوسکتی۔ پوپ لیلا کے کہنڈرات کا صاف کرنا بہی نہایت ضروری ہی مگر جبتک اسپر ویدک دہرم کی تعمیر نکیجاسے ہم کچہ آرام نہین پاسکتے۔ آٹہہ یا دس برس کے بچے کا یگیوپویت سنسکار کر کے ہم تمام آریہ اخبارون مین شایع کرادیتے ہین مگر کسی آریہ مہاشی کی یہہ پرتگیا چہپی ہوئی کسی نے شاذونادر دیکہی ہوگی۔ کہ مین اپنے لڑکے کو ۲۵ برس یا ۲۷ برس کی عمر تک برہمچاری رکہونگا اور وید پڑہاونگا۔ یہی کیفیت دیگر سنسکارون کی ہے جن مہاشیون کی عورتین مرجاتی ہین وہ کنواری کنیاؤن سے شادی کرنے مین ذرا تامل نہین کرتے اور اکثر انہین ایسے ہوتے ہین جنکو آریہ سماج کا بہوشن کہلانے کا فخر حاصل ہوتا ہے ہم آر یبلک کی سیوا مین اس پہرتی کے نام سی اپیل کرتے ہین جسنے ہمین ستیہ مارگ دکہانیکی کوششون مین اپنی ساری زندگی کو صرف کیا تہا کہ وہ سنسکارون کے اصلی پہلوؤن کو سمجہکر انکو پورن ویدک ریتی سی کیا کرے تبہی امید کیجاسکتی ہی کہ یہہ ہمارا اچہی ویدک مریاداکو شاریرک سماجک اور آتمک اونتی کے اس شکہر پر پہنچا دیگی جسپر کسی زمانہ مین ہمارے رشی لوگ براجمان تہے۔ (اوم شم)

اوم

نوٹس اور رائین

جہوٹے دعوی کا آخری نتیجہ ضرور ناکامیابی ہوتا ہے۔ کچہ دلون سے اخبارون مین دو عورتونکی نسبت جنمین سی ایک بنگال کے ضلع بردوان کی اور دوسری علاقہ بمبئی مین رہنیوالی ہی ایک عجیب

خبر شایع ہو رہی تہی بیان کیا جاتا تہا کہ وہ مطلق کہاتی پیتی نہین ہین اور چونکہ انہین سے ہر ایک
کی لنسبت جو کچھہ بیان ہوتا تہا اسکو بعض اخبارات امر واقعہ لکھتے تہے اسلئے تمام لوگ اور
خاصکر آریہ مہاشے گن انگشت بدندان تہے کہ ہے پرماتمن یہہ کیا معاملہ ہے جو بات یوگیون کو
بڑے بہاری تپ اور سخت ریاضت سے حاصل ہو سکتی ہے وہ ان دو عورتون کو گہر بیٹھے بہٹہائے
کیسے حاصل ہو گئی شاید بعض دوستونکو پچہلے جنم مین کئے ہوئے کرمون کا پہل مانکر کسیقدر
تسلی ہوئی مگر انکو ابہی اس خیال پر جمے رہنے کے لئے زیادہ انتظار کی ضرورت نہین ہوئی کیونکہ
بمبئی مین جو عورت پریم بائی نام بلا خوراک زندہ رہنے کا دعوی کرتی تہی اور جسنے بیچارے
بہولے بہالے ہندو پبلک مین کسیقدر شہرت بہی حاصل کری تہی اسکی تحقیقات کرنیکے لئے ایک
ڈاکٹرونکی کمیٹی ہوئی انہون نے پریم بائی کو علیحدہ بنگلہ مین رکہا اور کئی ایک دائیان اسکی نگرانی
کے لئے مقرر کین جنہون نے آخر کار معلوم کر لیا کہ اسکی ساڑہی مین کوئی کہانیکی چیز ہے اور
ان ڈاکٹرون مین سے ایک کو اس امر کی اطلاع دی۔ جسنے اسے دائیونکے سامنے تلاشی دینے کو کہا
مگر اسنے انکار کیا تب اوس ڈاکٹر نے اسکو اپنی کوٹہری چہوڑ کر دوسرے کمرہ مین جانیکے واسطے
کہا جب وہ وہانسے چلی تو اسکی ساڑہی مین سے ایک چہوٹی سی پوٹلی گر پڑی جسمین غذا دینکا
جوہر تہا پس ڈاکٹرون نے بالاتفاق یہہ قرار دیا کہ پریم بائی کی لنسبت جو یہہ خبر مشہور تہی کہ وہ
بغیر کہانے پینے کے زندہ رہتی ہے بالکل غلط ہے آخر کار پولیس اور اسکے سمبندہیون کو کہا گیا
کہ وہ بحفاظت تمام پریم بائی کو اسکے مکان پہ پہنچا دین تاکہ کوئی شخص اسکو بدنام کرنے نہ پاوے
اسیطرح کسی دنکو اس عورت کا دعوی بہی جو بنگال مین بہمین صفت موصوف مشہور ہو رہی
ہے جہوٹا ہو جائیگا۔

بعض مہاشے حیران ہوتے ہونگے کہ لوگ کیون ایسی باتین کر کے مفت مین تکلیف اوٹہاتے اور
لوگون کو گمراہی مین ڈالتے ہین۔ ہم اپنے ناظرین اخبار کو یقین دلاتے ہین کہ وہ مفت مین ایسا
نہین کرتے۔ بلکہ کسی نہ کسی طور سے اپنے شکم پوری کی سبیل نکالنے کی کوشش کیا کرتے ہین مطلب
یہ ہے کہ شہرت سے روپیہ حاصل ہوتا ہے جسطرح سے ہو سکے شہرت کو حاصل کر لینا چاہیئے
پہر تحصیل زر تو ہو ہی جائیگا۔ مگر ایسے لوگون کو خبردار ہونا چاہیئے کہ آریہ ورت کی یہ جادو پہلے کی سی نہین
کہ جسنے چاہا اپنے خیالات کا تسلط جمایا اور ہزارون لاکہون کو اپنا معتقد بنا کر گرو گہنٹال بن
بیٹہا ہین
اس تحقیقات کے زمانے مین لوگون کے خیالات تبدیل ہو گئے [illegible]

اور جون جون ودیا پہیلے گی اور بہی مشکل ہوتا جاۓ گا فقط ویدک دہرم کی عالمگیر اصول فتح پاینگی اوم شم

اوم

ناظرین یہہ تو پیشتر پڑہ چکے ہونگے کہ الہ آباد ہائی کورٹ کے مرحوم چیف جسٹس مسٹر سٹریچی صاحب اپنی وصیت کے موافق جو کہ وہ مرتے دم اپنی میم صاحبہ کے سپرد کر گئے تہے شملہ مین ایک معقول مقدار - چندن اور گہی و نیز دیگر خوشبودار اشیاء کے ساتہہ جلاۓ گئے مگر اس موقع پر ہم اتنا اور بہی بتانا لازمی سمجہتے ہین کہ ویدک دہرم کے اصول کتنے زبردست اور طاقتور اصول ہین جنکی کشش سے نئے زمانہ کا سائنس بہی بزور تمام کہنچا آرہا ہے - اور ہندو مسلمان عیسائی وغیرہ جتنے وید ورہ مت متانتر ہین انکی راسخ الاعتقادی کے آہنی زنجیر جنہون نے بڑی مضبوطی سے دنیا کے ایک حصہ کو جکڑ رکہا ہے کچے سوت کی مثل ٹوٹتے جارہے ہین اس سے امید پڑتی ہے کہ وہ دن بہت دور نہین جبکہ سب کو ویدک دہرم کے جہنڈے تلے شرن لینی پڑیگی -

آتم پرشاد

तस्माद्वा इन्द्रो ऽतितरा मिवान्यान् देवान् सह्येनन्नेदिष्टं पस्पर्श सह्येनत्प्रथमो विदांचकार ब्रह्मेति ॥

(پدارتہہ) جس کارن کہ جیو آتما نے اوس یکش روپ برہم کو انی سمیپ سے دیکہا تہا اور سب سے پہلے اندرارتہات جیو آتما نے ہی برہم کو جانا اس کارن جیو آتما سب دیوتاؤن مین مانیہ پوجنیہ اور سرشیشٹہ ہوا -

(تشریح) چونکہ جیو آتما ہی برہم کو جان سکتا ہے اور اگنی آدی دیوتا اوس برہم تک پہونچ نہین سکتے اور برہم اندریونکا وشیہ بہی نہین ہے اور سب سے پہلے جیو آتما نے ہی برہم کو جانا اس لئے ان سب مین آتما کا درجہ بڑا ہے اور ظاہر ہی ہے کہ اگنی وایو آدی دیوتا جڑ پدارتہہ ہین اس لئے وہ برہم کو کسی طرح نہین جان سکتے اور آتما مین گیان موجود ہے اس لئے وہ برہم کو کچہہ کچہہ جان سکتا ہے اس سے واقعی آتما ان سب دیوتاؤن مین بزرگ ہے -

तस्यैष आदेशो यदेतद्विद्युतो व्यद्युतदा३ इतीति न्यमीमिषदा३ इत्यधिदैवतम् ॥

(بہاونہہ) وہ گیان سروپ برہم بجلی کی بیج سروپ کانتی کی طرح جیسے چمک جاتی اور چہپ جاتی ہے جیسے نیتر کہل جاتے ہین دبیچ جاتے ہین ویسے ہی برہم کے پرکٹ ہونے و چہپنے کا اوپدیش ہے ایسا وید کے وِدّوان مانتے ہین یہہ ہی ایک النکار روپ ہی۔

(تشریح) اوپر کے منتر مین رشی نے بطور استعارہ کے شِشّ کو اوپدیش کیا ہے کہ وید کے جاننے والے ایسا مانتے ہین یا اونکا ایسا آدیش ہی کہ جس طرح سنسار مین بجلی کی چمک کبھی چمک جاتی ہی اور کبھی چہپ جاتی ہے اسیطرح جن لوگونکو برہم کا گیان ہونے لگتا ہے انکے سامنے برہم کا تیج کبھی جہلک مارجاتا ہے یعنی پرکٹ ہوتا ہے اور کبھی چہپ جاتا ہے اسی ایک جہلک کی ماری ہوئے برہم وتیا سجّن لوگ برہم کی طرف کہچے چلے جاتے ہین خلاصہ مطلب اس منتر کا یہہ ہی کہ برہم گیانیون کا ایسا آدیش ہی یا جن لوگون نے برہم کا کہوج کرکے پتا لگایا ہے اونکا ایسا اوپدیش ہے کہ جو لوگ سچے من سے ایشر پرماتما کی شرن آتے ہین یا اونکا گیان پراپت کرتے ہین اونکی آتما مین برہم بجلی کی طرح کبھی جہلک مارتا ہے کبھی چہپ جاتا اوس ایک ہی جہلک سے برہم گیانی آنند کو پراپت ہوکر ایشر کی طرف کہچ جاتے ہین بس پہر کیا تہا جبکو ایک جہلک نظر آگئی وہ محو ہوگیا۔ آنرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد یعنی جس بڑبہاگی کو ایک بار بہی اُس پار برہم کے سروپ کا گیان ہوگیا وہ پہر اوسی مین محو ہوگیا پہر وہ اس سنسار کے کام کا نہین رہتا نہ دنیا اوسکو بہاتی ہے اور سچ بہی ہے کہ جسکے ہاتہہ پارس آگیا اوسکو لوہا کب اچہا لگتا ہے۔ ہے پربہو ایک جہلک اِدہر بہی۔ اوم شم۔

شکشائین

प्रिय वाक्य प्रदाने न सर्वे तुष्यन्तिजंतवः तस्मात्तदेव वक्तव्यंवचने किं दारिद्रता॥

(ارتہہ) مدہر بچن کے بولنے سے سب جیو سنتشٹ ہوتے ہین اس کارن اوسیکا بولنا یوگ ہے بہلا بچن مین بہی دردرتا کیا۔

(نوٹ) آہا کیسا اچہا اوپدیش (نصیحت) ہے پیچ ہے جو لوگ میٹہا بولتے ہین اونکا کوئی دشمن نہین ہوتا پرانی ماتر اونسے خوش رہتے ہین کسی نے سچ کہا ہے (دوہا) کاگا کا کو دہن ہرے کویل کا کو دے ٭ میٹہے بچن سناء کے جگ اپنا کرے ٭ مطلب یہہ ہی کہ کاگ کسی کا

[illegible]

اس لئے کویل کو سب پیار کرتے ہین جب دنیا بہر کو اپنی طرف مایل کرنے اور خوش کرنے کی
کنجی انسان کے پاس موجود ہی ہے پہر نہ معلوم یہہ گنوار کڑوی بولی کیون بولتا ہے جس سے
پرانی ماتر کو نفرت ہے - اشلوک کے آخیر حصہ مین رشی اوپدیش کرتے ہین کہ بہائی بچن مین
بہی کیا دردرتا یعنی میٹہا بولنے مین بہی کیا پس و پیش مطلب یہہ ہے کہ میٹہا بولنے کے لئے کسی سے
کچہہ مانگنا نہین پڑتا کہین سے کچہہ لانیکی ضرورت نہین کچہہ خرچ بہی نہین ہوتا پہر میٹہا بولنے
مین کیون کنجوسی کرتے ہو -

संसार कटु वृक्षस्य द्वे फले अमृतोपमे। सुभाषितं च सुस्वादु संगतिः सज्जने जने॥

(ارتہہ) سنسار روپ کوٹ برکش کے دو ہی پہل ہین رسیلا پرییہ بچن اور سجنون کے ساتہہ سنگتی
(نوٹ) رشی کا مطلب یہہ ہی کہ جس آدمی نے اس سنسار مین آکر پرییہ بچن بولنے کی عادت ڈال
اور بہلے آدمیون کی صحبت اوسکو نصیب ہوگئی اوسکا جنم سپہل ہوا گویا اوسنے سب کچہہ حاصل کرلیا
پرییہ بچن کے بولنے سے پرانی ماتر اوسکے گرویدہ ہو جاوینگے اور نیک آدمیون کی صحبت
سے وہ بڑے کامون سے بچیگا اب خیال فرمائے جسکے پاس یہہ دو نعمتین موجود ہین اوسکو
اور کس بات کی ضرورت ہے واقعی دنیا مین یہہ کہاوت بڑی ہی قیمتی ہے کہ میٹہا بول اور
پورا تول یعنی شیرین زبانی اور سچائی - سچائی مین نیک فعالی بہی آگئی مشہور رشیون کے
بچنون کو اپنے ہردیون مین جگہہ دو اور فراخ حوصلگی کے ساتہہ اون پر عمل کرکے پہر
دیکہو کہ کیا مزا ملتا ہے -

पुस्तकेषु च या विद्या परहस्तेषु यद्धनम्। उत्पन्नेषु च कार्य्येषु न सा विद्या न तद्धनम्॥

(ارتہہ) جو ودیا پستکون پر ہی رہتی ہے اور جو دہن دوسرون کے ہاتہون پر رہتا ہی کام
پڑجانے پر نہ وہ ودیا ہے نہ وہ دہن ہے -

(نوٹ) ایک موٹی مثل مشہور ہے کہ ودیا کنٹہہ کی اور پیسا گنٹہہ کا جسکا مطلب یہہ ہی کہ ودیا وہی
کام آتی ہے جو کنٹہہ یعنی حفظ ہو اور دہن وہی کام آتا ہے جو گانٹہہ مین موجود ہو یعنی
اپنے پاس ہو کتابون مین چاہے کتنا ہی علم بہرا ہو دوسرے کے پاس چاہے اپنا کتنا ہی

ذہن ہو لیکن وقت پہ یہہ دونوں کام نہیں آتے اس لئے علم کو ہمیشہ کنٹہ (حفظ) کر لینا چاہئے تاکہ کتاب کی ضرورت نہ رہے اور ذہن کو ایسے کاموں میں لگانا چاہئے جو ہمیشہ اپنے ہاتہہ میں آتا جاتا رہے اسلئے پہلے زمانہ میں کتابوں کا رواج بہت کم تہا علم سینہ بسینہ چلا آتا تہا اور وہ ہمیشہ یاد رہتا تہا اور ذہن کو سوداگری میں لگاتے تہے تاکہ ہر وقت اپنے ہاتہہ میں رہے لیکن برخلاف اسکے آجکل روپیہ کو یا تو گاڑکر رکہتے ہیں یا قرضہ دیتے ہیں اور علم کو حفظ نہیں کرتے بلکہ وقت پڑنے پر کتابونکو ڈہونڈہتے پہرتے ہیں۔

شاریرک اور ساماجک اونتی

نیم اور اوسکے گن

(سلسلہ کے لئے دیکہو آریہ ہند ہو علا جلد سویم کا صفحہ ۱۳۳)

(مرہم دیگر) نیم کے پتے خوب باریک پیسکر موم روغن میں پکائیں کہ گاڑہا مرہم کی مانند ہو جاوے ہر قسم کے زخموں کے لئے از حد مفید ہے۔

(دیگر) کہ ناسور اور پرانے زخموں کو آرام کرتا ہے گاے کے گہی کو ایک سو دفعہ پانی سے دہو ویں اب اسمیں نیم کے نرم نرم پتے جلادیں جب پتے جلکر خاکستر ہو جاویں تب اسکو کرکے نیم کے سونٹے سے اسکو چالیس روز تک رگڑیں اور بیچ بیچ میں نیم کے ہری پتو نکا عرق داخل کرتے جاویں اس مرہم کا رنگ سبز سیاہی مایل ہو جاویگا تب اوسکو برتن میں بند کرکے رکہہ چہوڑیں حاجت کے وقت کام میں لاویں اس مرہم سے ڈیٹہ۔

(اکال) کے زخم کو بہی آرام ہو جاتا ہے۔ نیم کے پتے کا جوشاندہ بناکر دو چار روز پینے سے بخرہ بول کے زخموں کو بہت ہی فائدہ کرتا ہے اور معدے کو طاقت دیتا ہے اور ریاح کو کو رفع کرتا ہے تازے پتوں کو کچلکر عرق نکالیں اوسمیں نمک ڈالکر پلانے سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہیں اور اسی طرح پتوں کے عرق کو شہد کے ساتہہ ملاکر پلانے سے یرقان اور امراض جلد کو بہت ہی فائدہ ہوتا ہے۔ نیم کے پتوں کے عرق ایک تولہ اکولہ کا عرق ایک تولہ گہی میں ملاکر کپنج۔ پرانے زخموں اور ریتا او چہلنے پر لگانے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ نیم کے پہول بہت نا شک دافع صفرا۔ دافع بلغم۔ دافع کرم ہیں۔ نیم کے تازے پہولوں کو تور سایہ میں خشک کرکے رکہہ چہوڑنے سے ایک سال میں کام میں آسکتے ہیں۔ نیم کے پہول۔ ایک ماشہ چندن سفید۔ ایک ماشہ اسنت سول ۲ ماشہ۔ نیلوفر ۲ ماشہ۔ ان سبکو جو کوب کرکے رات کو آدہ پا

پانی مین بھگو کر رکھہ چھوڑ دو صبح کو چھان کر ۲ تولہ شہد مین پینے سے کل امراض صفراوی یرقان
ورم جگر پت کے اوچھلنے تب محرقہ وغیرہ کو از حد فائدہ ہوتا ہے اس نسخہ سے پرانے قسم کے
امراض جلدی کو آرام ہوا ہے البتہ اوسکی مداومت ایک دو ماہ تک رکھنی چاہیئے۔ گرم مزاج
والے آدمیون کے لئے بڑا ہی نادر ہے فساد خون کے رفع کرنے کے واسطے اکسیر صفت ہے
اس درخت کی نرم شاخین کھانسی۔ سوانس۔ بواسیر۔ بار گولہ۔ باد خرنگا۔ پیٹ کے کیڑے
اور پرمیہ کو دور کرنے والے ہین نیم کے کچے پھل جنکو نمولی کہتے ہین۔ کڑوے کسیقدر گرم
پرمیہ اور کشت کو آرام کرتے ہین اور پکے پھل گرم۔ گھٹیا۔ کف نیتر روگ کو نشٹ کرتے ہین
نیم کا چھلکا مقوی معدہ بھوکھہ لگانے والا اور دافع بخار ہے پرانے درخت کا پکا ہوے چھلکے
کا جوشاندہ آتشک اور پرانے بخار دن کے لئے بہت مفید ہے۔ نیم کے پکے بیجون مین تیل
نکلتا ہے جو ہر قسم کے زخمون کو اندمال کرتا ہے اسکو کھجلی پر ملنے سے کھجلی کو آرام ہو جاتا ہی
نیم کے تیل سے کشٹ کے زخمون کو بھی آرام ہوتا ہے جس زخم مین کیڑے پڑ گئے ہون وہان لگانے
سے کیڑے فوراً مر جاتے ہین اس تیل کا صابون بھی بنتا ہے جسکے استعمال سے امراض جلدی
پھوڑا پھنسی کھجلی کو بہت ہی فائدہ حاصل ہوتا ہے کنٹھ مالا کے غدود جب پک کر پھوٹ جاتے ہین
اور اونمین پیپ پڑ جاتی ہے اوسوقت نیم کے تیل کو لگانے سے زخمون کو بہت جلدی آرام
ہوتا ہے پیپ بند ہو کر زخم بھر جاتے ہین نیم کا تیل واقعی بہت کام کی چیز ہے کاربولک ایل کی
جگہہ بخوبی کام دے سکتا ہی۔ نیم کی لکڑی کا جوشاندہ بھی مقوی معدہ اور دافع بخار جب
بیمار نے کسی سخت بیماری سے صحت پائی ہو اوسکے بعد اوسکی لکڑی کا خیساندہ بھوکھہ لگانے کے
لئے بہت ہی مدد دیتا ہے بعض پرانے درختون سے برسات کی موسم مین ایک سیاہی مائل
عرق خود بخود بہنے لگتا ہے جسکو نیم کا مدہ کہتے ہین یہہ مدہ کسیقدر شیرین ہوتا ہے اسکی استعمال
سے بھوکھہ بہت کہلتی ہی معدہ کو طاقت دیتا ہے امراض خون کو فرد کرتا ہے جوش صفرا کو
روکتا ہے مزاج اس مدہ کا سرد خشک ہے۔ غرضکہ نیم کا پتا۔ پھل۔ پھول۔ چھلکا۔ اور
جڑ سبھی کچھہ کام مین آتا ہے ان پانچون کو ملا کر ایک مرکب طیار ہوتا ہے جسکو سنسکرت مین
پنچ نمبا بولتے ہین یہہ مرکب پرانی آتشک کے لیئے اور کوڑہ کے لئے بڑا ہی فائدہ بخشتا ہے
دو تین مہینے تک متواتر اسکا استعمال خون کو بالکل صاف کر دیتا ہے۔ (باقی آیندہ)

اور کار آمد باتین

جس وارنش کے جوتی بنتی ہین اوسکی بنانیکی ترکیب

جس چمڑے پر بہت بڑہیا چمکدار وارنش کیا جاتا ہے جسکے جوتے بنتے ہین اوسکو
اینیمیلڈ لیدر کہتے ہین وارنش کا چمڑہ بہت ہی قیمتی فروخت ہوتا ہے اسکا بنا ہوا جوتا بہی ڈہائی
تین روپیہ سے کم نہین ملتا سب سے عمدہ وارنش کا چمڑہ جاپان مین طیار ہوتا ہے انگلستان والی
کاریگر بہی اوسکی تعریف کرتے ہین جس ترکیب سے جاپان والے طیار کرتے ہین ہم بہی اوسکو
یہان درج کرتے ہین - یہہ وارنش کا چمڑہ بچہڑے یا گہوڑے کی کہال سے طیار کرتے ہین
پہلے کہال کو معمولی طور پر کما کر بہت ہی صاف اور نرم کرتے ہین - اوسپر وارنش کرنے کی
ترکیب حسب ذیل ہے - کہال کو لکڑی کے نہایت صاف تختے پر میخون کے ذریعہ سے
تان دیتے ہین اب اوسپر پہلا کوٹ وارنش کا اسطرح کرتے ہین کہ روغن السی کا جل اور نیل
کو جوش دیکر خوب گاڑہا کر لیتے ہین اس سے پہلا کوٹ کرتے ہین جب یہہ پہلی تہہ خشک ہوجاتی ہے
تب اوسکو کرنڈ پتہر سے رگڑ کر خوب صاف کرتے ہین پانی سے دہوتے ہین دوسرا کوٹ بہی
اسی وارنش کا کرتے ہین اور پہر کرنڈ پتہر سے صاف کرکے دہو ڈالتے ہین اسیطرح چار کوٹ اسی
وارنش سے کرتے جاتے ہین اور ہر دفعہ کرنڈ پتہر سے رگڑ کر دہوتے اور صاف کرتے جاتے ہین
تاکہ چمڑے کی سطح نہایت صاف اور چمکدار ہوتی جاوے ہر ایک کوٹ کے بعد اوسکو اچہی طرح
خشک کر لینا چاہئے آخیر کے دو کوٹ اس وارنش کے دیتے ہین سو وارنش خالص پہ وسین بلو -
ایک وارنش عمدہ کا جل ان دونون چیزون کو پتہر پر بہت باریک پیسلو پانی ڈالکر تین چار روز تک
متواتر رگڑنا چاہئے تاکہ خوب باریک ہوجاوین اب انکو ایک سیر جوش دی ہوئی روغن السی جس
مین کسیقدر کوپل وارنش ملا ہوا ہو ملاکر اچہی طرح رگڑین تاکہ ایک جان ہوجاوین یہہ
وارنش طیار ہوگیا اسکے دو کوٹ دے دینے چاہئین اس ترکیب سے بہت بڑہیا اور اول درجہ کا سیاہ
وارنش کا چمڑا طیار ہوتا ہے چمکدار ایسا ہوتا ہے کہ آئینہ کیطرح منہ دیکہنے لگتا ہے -

بیماریونکے اسباب اور اونکے مروجہ معالجون پر ایک نظر

ہر ایک علم کا ایک موضوع ہوتا ہے - جیساکہ علم الادیان یعنی دینیات کا موضوع انسان
کا روح ہے اسیطرح علم الابدان کا موضوع انسان کا جسم ہے - چونکہ روح اپنی علت غائی
یعنی نجات حاصل کرنے کے لئے ایک صحیح اور کار آمد جسم کا محتاج ہے اسلئے باعتبار ضرورت

اور بلحاظ فضیلت علم الابدان کو معلمین نے دینیات کے بعد دوسرا درجہ دیا ہے۔ ہماری رائے
مین کوئی وجہ نہین ہے کہ ہر دو علوم کو ہمپایہ تصور نکیا جاوے۔ حالت مرض مین کسی قسم
کی روحانی ترقی ممکن نظر نہین آتی۔ پس اوس علم کو جو دفع مرض کا کفیل ہے خاص روح
انسانی کا مددگار اور محسن کیون نہ سمجھا جاوے ہر شخص کے لئے مناسب ہے کہ جہان اپنی روح کو
کمال پر پہنچانے والی ریاضتون کے مجرب نسخے تلاش کرتا ہے وہان اوس علم مین بھی ضرور ایک
معقول دسترس حاصل کرنے کی کوشش کرے جو جسم کو صحیح و سالم رکھنے کی تدابیر اور انسداد
امراض کے طریقون پر حاوی ہے۔ عوام الناس اسبارہ مین اسقدر گمراہ ہو رہے ہین کہ علم
طب کے مطالعہ کو موجب زیان جسمانی اور صحبت اطباء کو آسے دن بیمار رہنے کی نشانی سمجھتے
ہین۔ ہمارا اصول یہہ نہین ہے ہماری رائے مین ہر ایک ذیشعور کا عقیدہ ہونا چاہئے کہ
علم شے بہ از جہل شے۔ اسوقت ہمکو انڈیا مین بیماریون کی ایسی کثرت نظر آتی ہے کہ
الامان! کوئی خاندان ایسا خوش قسمت نہین ہے جو مرض کے نام سے ناآشنا ہو۔ ہر ایک
گھر اسپتال کا کمرہ ہو رہا ہے۔ ضرورتون کی شدت۔ عیسائیون کی صفائی اور اہل اسلام کی
پردے داری بیماریون کی روک تھام مین بالکل فضول ہو گئی ہے۔ امراض کا کوئی وقت یا موسم
نہین رہا۔ شفاخانون کی رونق ہجوم نکو بات کر رہی ہے مطبا کے رجوعات نے احاطہ
عدالت کو بس پردہ ڈال رکھا ہے۔ میڈیکل ہال۔ دوا خانے اور اوشدھالے حلوائیون
اور پرچونیون کی دکانون سے تعداد مین زیادہ ہوا چاہتے ہین۔ خود بخود ہر شخص کے
دل مین یہہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ آخر امراض کی اس بھرمار کا کوئی سبب بھی ہے۔ کیا ممکن نہین
ہے کہ حسن تدبیر سے جسم انسان کو سیدھے ڈھرے پر ڈالا جاوے۔ ایک زمانہ تھا کہ بچپن کی موت
ناممکنات اور جوانمرگ محالات کے قبیل سے متصور تھی۔ ایک یہہ وقت ہے کہ لڑکپن اور
جوانی کی منزلین بگڑنا پہاڑ کاٹنے سے دشوار ہو رہا ہے۔ کونسی تبدیلی واقع ہوئی ہے اور
اوسنے انسان کی زندگی کی کون کونسی ڈیپارٹمنٹ مین کیا کیا انقلاب برپا کیا ہے کہ انسان
باوجود اپنی تمام جد و جہد کے مجبور محض ہو کر مرض ایسے ناگوار مہمان کے تواضع سے بچ نہین
سکتا۔ ہم تبلانا چاہتے ہین کہ ہمارے ملک مین جسمانی ابتری کا یہہ بھیانک نظارہ بوجہ نہین ہے
بہت سی غلط کاریون کا یہہ نامبارک سین ایک اٹل اور ناگزیر خمیازہ ہے اس ردی حالت کی
اصلاح کے لئے ضرور ہے کہ عوام مین طرز زیست کے پاک اور صحت بخش اصول کی تعلیم کو پھیلایا

جائے - چنانچہ ہم سوسائٹی کی موجودہ حالت کے ہر ایک پہلو پر غور کرتے ہوئے اون اسباب کی تشریح کرینگے جنسے کہ یہہ ملک امراض کے نشو و نما کے لئے ایک زرخیز سرزمین کا کام دے رہا ہے اسی سلسلہ مین ہم اون تدابیر کو بہی قلمبند کرینگے جنکا ماحصل قوم کی جسمانی حالت کو اعتدال پر لانا اور افراد قوم کو بحد امکان صحت بدنی سے ہمکنار رکہنا ہوگا - ہم مروجہ معالجون کی مختلف طریقون پر ایک سرسری مگر نتیجہ خیز نظر ڈالکر اپنے ناظرین کی خدمت مین ساتہہ ہی یہہ بہی عرض کرینگے کہ حقیقت الامراض کے لحاظ سے کون طریقہ علاج موزون ہے تا لشفا

باقی دارد جے رام مشرا

جیون ودیا

جیون کوش جون جون بڑا ہوتا ہے اپنی شکل کو بدلتا جاتا ہے اور یہہ اسطرح واقع ہوتا ہے کہ اسکے چہلکے یا چمڑے کے نیچے یا اوپر ایک گاڑہے مادہ کی تہ چڑہتی جاتی ہے اور چونکہ یہہ تہین مختلف نشانات اور صورتون کی ہوتی ہین اسلئے انکے جمع ہوجانیسے مختلف شکلون والے جیون کوش ہوجاتے ہین -

ب

الف
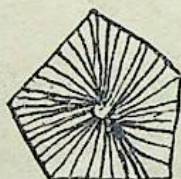
اوپر کی شکل الف خوردبین مین دکہائی دینے والی اس نظارہ کو ظاہر کرتی ہے جو بڑہے ہوے اوس جیون کوش کا ہوتا ہے جسکے چمڑہ کے نیچے لکڑی کے مادہ کی تہ چڑہتی ہے اور شکل ب اس بڑہے ہوے جیون کوش کا خوردبین مین نظر آنیوالا نظارہ ہے جو تہہ سے سنکہہ مین چہلکے کے نیچے کی جانب تہ چڑہنے سے ہوا کرتا ہے جیون کوش بذات خود ایک علیحدہ اور مکمل آرگن یعنی آلہ ہوتا ہے یہ آلہ چند خاص فرائض کو انجام دیتا اور خود بخود بغیر بیرونی مدد کے انکی تکمیل کرتا ہے وہ فرائض الیہ جنکو جیون کوش انجام دیتا ہے پانچہہ درجہ کی ہین اول سادہ عناصر کو بدل کر ترکیب الیہ رکہنے والا مادہ بنانا - (دویم) اس مادہ کو اپنی ساخت مین لگانا - (سویم) اسکو اپنی ساخت مین لگاکر زندہ بنانا یعنی اس قابل کرنا کہ وہ بہی اسکی فرائض کی

پیدا کر سکے جو اجسام اپنی شکل کو بدلنا یا پنچوین اپنے جیسے اور جیون کو پیدا کرنا۔ باقی دارد

علم کیمیا سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ ہند ہو ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء کا صفحہ

اس قانون کا دوسرا نتیجہ یہ ہے کہ ان دو اجسام کے اوزان جو کہ ایک ہی وزن مین تیسرے جسم سے ملتے ہین ان دونون اجسام کے ان اوزان کو ظاہر کرتے ہین جنسے وہ دونون آپسمین ملتے ہین۔ بشرطیکہ وہ دونون آپسمین ملنے کے قابل ہون یا اگر اوزان ٹہیک ٹہیک اسی نسبت سے نہ ہون تو کم یا زیادہ رہجاتے ہین مثلاً دو گرین اوکسیجن ایک گرین ہائیڈروجن سے ملکر پانی بنتا ہے اور ۲ گرین اوکسیجن ۲۰ اگرین سلفر سے ملکر ہائیپو سلفیوس ایسڈ بنجاتا ہے اور ہائیڈروجن و سلفر کے ایک و سولہ کی نسبت سے ملنے پر ہائیڈرو سلفیورک ایسڈ بنتا ہے انہین عناصر کے ملنے سے ایک اور مرکب بنتا ہے جسکو پر سلفیٹ اوف ہائیڈروجن کہتے ہین اسمین سلفر ۳۲ حصے اور ہائیڈروجن احصہ ہوتی ہے۔

اوم

ویرکشتریون کے تذکرے۔

بہیشم پتامہ

جن اصحاب کو پروردگار عالم نے انکے گہرون انوسار چشم بینا اور عقل دانا عطا فرمائی ہے انسے مخفی نہین کہ نیرنگئی روزگار بہی ایک تہیٹر کا سین ہے۔ گاہے نغمۂ عیش و طرب گوبجتا ہوا سنائی دیتا ہے گاہے غم واندوہ کی جگر خراش آواز کانون کو پہاڑتی ہے وہی نخلہائے گل جو کسی زمانہ مین گلشن کی زیبایش کا باعث تہے آشیانۂ بوم کو سر پر اٹہائے دنیا کی بے ثباتی کو بتا رہے ہین جن جہان ایک طرف وہ گل نو دمیدہ کا جمال دیکہتے ہین وہان دوسری جانب مرجہائی ہوئی شاخ بریدہ کی مثال پاتے ہین۔ ذاتی مشاہدہ کے علاوہ پرانی تواریخین بہی اونکو اس امر کی کافی شہادتین بہم پہنچا دیتی ہین کہ جو قوم کسی قدیم زمانہ مین معراج ترقی پر تہی آج وہی غار جہالت مین غرق ہوئے نظر آتی ہے اور جن لوگونکو پہننے کے لئے لباس عریانی اور کہانے کے لئے جنگلون کی جڑون کے سوائے کچھ نصیب نہین تہا انکی سنتان تہذیب کی سب سے اونچی چوٹی پر جلوہ گر ہے جب ہم دنیا کی اس انقلاب پذیر حالت کو ملاحظہ کرتے ہوئے بہیشم پتامہ

کی زندگی کے حالات کو پڑھتے ہین تو بیشک ہمکو کچھہ بھی حیرت نہین ہوتی کیونکہ یہہ ایک عالمگیر انقلاب ہے جسکے اثر سے کوئی چیز بچ نہین سکتی - مگر چونکہ انسان کی یا انسان کی سوسائٹی کی حالت مین جو تبدیلی ہوتی ہے اس کا موجب وہ کرم ہی ہوتے ہین جنکو کرنے مین انسان خود مختار تسلیم کیا گیا ہے اس لئے اس تبدیلی سے جو ہماری چیزاور نوین حالت نہین ہوتی ہے جو افسوس پیدا ہوتا ہے اسکا داغ لوح دل پر سے مٹنا کبھی ممکن نہین جب تک اس آریہ خون سے ویسے ہی سپوت اور دہرماتما پیدا نہ ہون جنکی دہیرج اور دہرم بہاؤ کا لوہا ساری دنیا کو ماننا پڑتا تھا - جنکے سینے پتری گیہ کے پریم سے جگمگا رہے تھے جنکی مسکون پر برہم چریہ کی کانتی سورج کے تیہ چمکتی تھی جو بسو رُودر اور آدیتہ کہلاتے تھے اور اپنے اپکاری جیون کو کلپ ہر کہش سدہ کر دکھاتے تھے - چونکہ بھیشم پتامہ کی زندگی کے حالات سے یہ تمام باتین پایہ ثبوت پر پہنچ جاتی ہین اسلئے اب اسی ویر کی زندگی کے حالات ہدیہ ناظرین کئے جاوینگے -

مراسلات و متفرقات

نامہ نگارونکی رائے کا ایڈیٹر ذمہ دار نہین ہے

"کیا بنے بات جہان بات بنائے نہ بنے"

لفظ "قسمت" عربی ہے اور بالفتح حصہ کرنا اور بالکسر حصہ معنی رکھتا ہے - آپکا مطلب صورت آخر الذکر سے معلوم ہوتا ہے - مگر اس حالت مین وہ اسم ہے - گو پہلی حالت مین بھی وہ ایک نوع سے اسم ہی ہے (لا یہان اس حالت پر بحث نہین ہے) اور اسم مین ہرگز کوئی زمانہ نہین پایا جاتا - اب آپ خود ہی انصاف کیجئے کہ آپکے "جو ہونے کو ہے" مین شرط زمانہ مستقبل لگی ہوئی ہے اسکی تلافی اسم قسمت کے قالب مین تناسخ ہوکر کسطرح ہوگی - "جو ہونے کو ہے" اسنے ایسا کونسا کرم کیا تھا جسکی بدولت وہ قسمت کے وجود مین جنم لیکر زمانہ کی قید سے باہر نکل آیا ! !-

واقعی اسمین ہرگز جائے کلام نہین کہ مختص الوقت معنی کو غیر مختص الوقت بلکہ لا تقید الوقت لفظ کا مفہوم بنانا جناب الاہی کی لیاقت کا حصہ ہی ! -

اگر لفظ قسمت کی تعریف آپنے کسی اور سنے اپنے خاص قاعدہ

سے کی ہو تو اسکی تشریح فرمائیے۔

اقول (۴) "سخت کرمون کا.......... نام قسمت ہے" یعنی آپ کے نزدیک
اُن کرمونکا پہل جو "سنچت" نہین ہین خواہ وہ آیندہ ہونے ہی کو کیون نہو "قسمت"
نہین ہے تو پہر کیا ہے؟ اُس پہل کا بہی تو کچہہ نام ہونا چاہئیے۔ اور اگر ایسا کوئی پہل ہے
ہی نہین جو بغیر کرمون کے "سنچت" ہوے پیدا ہو تو "سنچت" کا لفظ درمیان لانا
تخصیص بلا مخصص و ترجیح بلا مرجح ہوا جو نفس کلام مین عیب پیدا کرتا ہے اور صحت
بیان کو استقرار معنی خاص مین مشکوک کئے بغیر نہین چہوڑتا۔

ہم اس اہم مسلہ کو تمثیلات ذیل کی مدد سے صاف کرنا چاہتے ہین اور اسواسطے آپکی خدمت
بابرکت مین باصرار ملتجی ہین کہ آپ براہ کرم "ودیا کا پرکاش اور اودیا کا ناش" کی نیکی نیت سے
ان تمثیلات کے وقایع سے متعلق جو سوالات ہمنے پیدا کئے ہین اُنکے جوابات ثبت فرماکر ہمکو
ممنون منت فرمائین۔

تمثیل اول ۔ فرانس مین ایک صاحب کی منکوحہ بیوی جوان و حسین اور بدن مین گدار
بلکہ فربہ تہین اور بالخصوص جسوقت کہ بیبا کا نہایت باریک ڈوپٹہ زیب تن فرماتی تہین بہت
ہی اچہی اور دلکش معلوم ہوتی تہین۔ مگر صاحب بہادر اُنکی حسن شباب پر ملتفت ہونیکی بجاے
ابتدائی عمر مین کسبیون سے اور کچہہ زمانہ گزرنے بعد خانگیون سے خواہ وہ ذات سے دُہبنی۔ جلاہنی
نائین۔ تیلن۔ یکہ والے۔ سائیس۔ بہٹیاری۔ بہنگن۔ چماری۔ دہوبن۔ کہاری۔ کوئی
کیون نہون اور باعتبار رنگ ورو کے چاہے کالی ہون چاہے پیلی اور عمر مین خواہ خود
بدولت سے زیادہ ہون خواہ مساوی خواہ کم مزہ وصل اُٹہاتے اور دلکا ارمان نکالے
بغیر آرام زندگی نہین پاتے تہے اور اعتقاد رکہتے تہے کہ انسان کی مخلوق ہونیکی علت غائی
اسی قسم کا استحصال لذت ہے۔ یہی اُنکا دین تہا اور یہی اُنکا ایمان۔ مگر چونکہ اس ملک
مین علمی و فلسفی سوسائٹیان بہی تہین اور ریفارمیشن
کے زمانہ سے دینی مجالس نے بہی بڑا نشو و نما پایا ہے اسواسطے ایسے
لوگون کی وہان نہایت بیقدری ہوتی ہے اور عام و خاص اُنکو بڑی نفرت
کی نگاہ سے دیکہتے ہین۔

کسطرح آریہ سماج ہر دلعزیز بنایا جاتا ہی

اگر بالفرض مان بھی لیا جاوے کہ گھاس ماس ہی اس جھگڑے کی بنا ہی تو جب کہ کلچرڈ پارٹی یعنی
وہ پارٹی جسکو کہ ماس کی پرچارک کہا جاتا ہی ماس کہانا ناجائز سمجھتی ہے تو پھر اس دھڑے بندی
کی کیا ضرورت رہی۔

مین نے اپنے کانون سے لالہ ہنسراج جی کو ماس کہانا ناجائز کہتے ہوے سنا۔ شملہ آریہ سماج (کلچرڈ
پارٹی) کے گذشتہ سالانہ جلسے مین ایک صاحب نے جو کہ آریہ سماجی نہین تھی سوال کیا کہ ماس کہانا جائز
ہے یا ناجائز۔ لالہ ہنسراج جی کی رائے سے ڈاکٹر ٹہاکر داس پریسیڈنٹ نے جواب دیا کہ ہم ماس کہانا
ناجائز سمجھتے ہین لیکن جو آدمی کہاتے ہین وہ اونکی ذاتی کمزوری ہے۔ بتلائے کہ اگر ماس کے جائز
اور ناجائز ہونے پر جھگڑا تہا تو آب اس تہوک بندی کی کیا وجہ ہے۔

شہید پنڈت لیکھرام کی شہادت پر جبکہ جوش ہین اگر دونون پارٹی مل گیئن تہین اس پکش
اور اپکش کے سوال پر ذرا خیال نہین دیا گیا تہا لیکن دلی کدورتین جب تک کہ دلمین صفائے
نہو نہین ہٹ سکین اسلئے یہ ٹوٹا ہوا آشہید کا خون بھی ہمیشہ کے لئے نہ جوڑ سکا۔

جہان تک ان جھگڑون فسادون کی بنا پر غور کیا جاتا ہے دو شہرت پسند لیڈرون کی آپس
کی ناچاقی کے سوا اور کچھ نظر نہین آتا۔ آپ جانتے ہین کہلاتے بیٹھے آدمیون کے دس پانچ
دوست ہی ہوتے ہیر انہون نے دونون طرف حصہ لیا۔
اور پہر ان کے دوست انکے ساتہہ ہو گئے اسیطرح یہہ آگ بہڑکتی بہڑکتی تمام ہندوستان
مین پہیل گئی اور غیرون کو ہماری لیاقت اور عقلمندی پر آوازہ کسنے کا موقع ملا۔

بہائیو۔ پیارو سنبھل جاؤ۔ سمجھ جاؤ اور رشی کے پورشش کی رکشا کرو۔ آپس کے جھگڑون کو
چہوڑ کر اس آریہ سماج روپی کاپ برکش کو سینچو۔ تمہارا مشن تمام دنیا مین شانتی پہیلانے کا
ہے ہوش سنبھال کر پہلے اپنی اشانتی مٹاؤ اور پہر دوسرون کی اشانتی مٹانیکی کوشش کرو۔
اگر تم آریہ دہرم کے سچے سیوک ہو تو سب سے پہلے اس پکشپات روپی آگ کو بجہانے کی کوشش
کرو۔ اگر تم دراصل ساری دنیا مین شانتی پہیلانا چاہتے ہو تو سب سے پہلے اپنی اشانتی
مٹاؤ اگر تم اس رشی کے لگائے ہوے برکش کو جسکو کہ شہیدون نے اپنی خون سے سینچا ہی سر
سبز دیکہنا چاہتے ہو تو سب سے پہلے اس پکشپات روپی کیڑے کو جو کہ اسکی جڑ مین لگ رہا ہی

اور اوسکو سکہا رہے ہین کالی دوہان اگر آپ دراصل مین چاہتے ہو کہ پہر دنیا مین ویدون کا راج ہو

اور ویدک دہرم کی عظمت پائی جاوے تو اس پارٹی فیلنگ یعنی تہوک بندی کو توڑ دو ورنہ یاد

رکہو کہ یہہ آگ تمہاری محنتون اور کوششون کو جلا کو سیاہ کر دیگی۔ تمہاری اشانتی بڑہتی

چلی جاویگی۔ یہہ ظاہر کیتبرہ اس پوتر پرکش کو کہالیگا یہ پکش پات تمہاری تمام دنیا مین ہنسی کرا

انت مین میری سرب شکتیمان پرماتما سے پرارتہنا ہے کہ کرپا کرکے وہ ہمین اس پکشپات وپی

اگنی کے بجہانے کی سامرتہہ دیوین تاکہ ہم اس کے ست دہرم کی رکشا کرتے ہوے ودیا پرچار

ویدپرچار اینگلو ویدک کالج اور گروکل کے لابہہ اوٹہاتے رہین۔ اوم شانتی شانتی شانتی۔

آریہ دہرم کا سیوک شانتی نارائن رائیزادہ لا اسٹوڈنٹ میرٹہ کالج۔

اخبارون مین مخالف مضامین کا شایع ہونا بند کیا جاوے کیونکہ ایک دوسرے آریہ سماجک یا غیر سماجکون کے خلاف مضامین نکلنے سے فریقین کو اشتعال کہ ہوتی ہے اور دو باتین زیادہ اصلیت سے بڑہکر بہی درج کیجاتی ہین تاکہ ہر ایک شخص اپنے دعوے کو لوگون پر بخوبی طور دلنشین کرانے مین کوشش جائز و ناجائز کرے اکثر موقون پر دیکہنے اور سننے مین آیا ہے کہ بذریعہ اخبارات تو کچہہ اور ہے واقعات دکہائے ہین اور المواجہ گفتگو ہونے پر اصلیت اور ہی ثابت ہوتی ہے اور فریقین کو اس امر کے تسلیم کرنے کے لئے مجبور ہونا پڑا ہے کہ ہمنے خود تو فلان بات دیکہی نہین لیکن فلان آدمی کی زبانی سنی تہی یا ہمکو فلان امر کا گمان ہو گیا تہا کہ ایسا ہی ہوا ہوگا یا شاید وقوع مین آئیگا۔ علاوہ ازین بہت سی شرفا نے خواہ وہ سماجک ہون یا غیر سماجک آریہ اخبارات کا مطالعہ ترک کر دیا ہے اور اونکے دلونپر یہہ امر نقش پر سنگ ہوتا جاتا ہے کہ آریہ سماج مین بہی اب ویسی ہی ڈفرہ بٹنی شروع ہوگئی جیسے کہ اور جاہل فرقون مین پائی جاتی ہے چنانچہ وہ اخبارات جنہون نے کہ سچے دہرم کے اصول کی اشاعت اُنکے اخلاقی اور مذہبی ترقی کرنیکا بیڑا اوٹہایا تہا شوک بنظر غور تون کیسے طعنون کے بہرمار سے پر ہونے کی وجہ سے سنسار مین نفرت پہیلانے کی مرتکب ہو جاتے ہین اور چارون طرف سے اشانتی اور ودرشا کے نشانات دکہاتی ہین بجائے اسکے اگر دہارمک اور دل کے لبہانے والے مضامین سے بہرے ہوتے جو لن تو سماجکون کے خیالات مین ترقی اور غیر سماجکون مین سماجک بننے کا آکرشن ضرور پیدا ہوگا

(۱۰) آریہ سماج مین سمجہدار کا مادہ پیدا کرنیکی کوشش کرنا چاہئے فی زمانہ سماجکون کے

اوپر یہہ سخت دہباہے جو بعض اوقات صحیح بہی پایا جاتا ہے کہ وے لوگ دان بن جاتے
متنفر ہین جہان پر کہ مختلف النسلی ٹیوشنون کی پرورش مدنظر ہے وہان پر غربا وعیاکیس
کو دان کرنا یا حاجت مند کو کپڑا پہنانا بہی لازمی ہے ہر ایک فقیر یا درویش کو نفرت
کی نگاہ سے عام طور پر دیکہنا اور اوس سے اپنا امداد کا ہتہ ہٹا رکہنا نہ صرف بعض موقعون
پر دان کے ادہکاریون کو محروم رکہتا ہے بلکہ عوام کی نگاہ مین باعث نکتہ چینی و نفرت
ہوتا ہے۔ بعض اصحاب کو دیکہا گیا ہے کہ کچہہ دینا تو درکنار محض حجت اور فضول
بحث اور نکتہ چینی سے مانگنے والونکے ناک دم کرکے ناحق اونکو برانگیختہ اور مخالفت
کرنے اور کرانے پر آمادہ کرا دیتے ہین کم سے کم کسی کا نرا ورا اور راوسکو کہشو ربانی سے
سلوک نہین کرنا چاہئے بلکہ ہر ایک مانگنے والے سے اگر مہربانی سے کہدیا جاوے کہ
ہم نہین دینگے کیا اچہا ہو کہ مین اسبات کے جتلانے سے رک نہین سکتا کہ آریہ سماج
مین حجت اور فضول بحث کا مادہ اسقدر زیادہ بڑہ گیا ہے کہ ہاے اسکے ممبران مین
سے کوئی نہ کوئی خواہ وہ اصلی سوال کو سمجہے یا نہ سمجہے ایک مرتبہ اعتراض تو ضرور ہی
کریگا۔ حجت اور دلیل وہین تک اچہی ہوتی ہین کہ جہانتک اون سے کچہہ فائدہ مقصود
ہو یا وہ گوئی سے وقت اور عقل دونون کا نقصان ہے۔ راقم کالی سرن از نینی تال باقی آئندہ
جناب ایڈیٹر آریہ بندہو جی نمستے۔ مضمون ذیل کو اپنی اخبار مین شایع کر دیجیگا۔ بڑی
کرپا ہوگی۔ لالہ بہوپ سہاے ویش ساکن بڈہاپور کی پتری جو دیو یوگیہ سے بیاہ کی صرف
۴ مہینے بعد بدہوا ہوگئی تہی پنر لواہ لالہ ہیرالال ویش کندرپہ کے ساتہہ جو بڑا اود
ضلع میرٹہہ کے رہنے والے ہین ۲ جون سنہ ۱۹۰۱ کو بڈہاپور ضلع بجنور مین ہوا آریہ
سماج بجنور کے پنڈت مع بہجن منڈلی کے اس سنسکار مین تشریف لائے۔ قریبًا
چارسو آدمی کے اس سنسکار پر جمع ہوگیا تہا مین خود بہی اسمین شامل تہا اور لالہ رام
جس ساکن امان اللہ پور پنڈت دہرم دت موضع کیسا ڈے کے اور لالہ شنکر لال موضع
بجواڑہ والے بہی اس موقع پر موجود تہے۔
برنے اس موقع پر للعہ لڑکی کے پتانے عنعہ اور دوسرے مہاشون نے عہ دان
دے کل دان بہجن منڈلی کو دے دیا گیا۔ راقم لوڈر مل از قیصر گنج میرٹہہ۔
قصبہ مظفرنگر مین ایک متمول ویش اگروال کا اپنی اسادہ مختر بال بدہوا کی لئے اپنی

فرالبصیر جرمی واگرنا مشرجان اڈیٹر صاحب آریہ بندھو جی ـ نمستے ـ چند روز ہوئے

میرٹھ کی طرف سے ستیہ دھرم پرچارک اخبار مین ایک ویش اگروال ۱۸ سالہ بال ودھوا کے

لئے نوٹس سمبندھ نکلا تھا اوسکے شایع ہوتے ہی بہت سی درخواستین مختلف مقامات

سے موصول ہوئی تہین جنمین سے لالہ گوبند پرشاد ویش اگروال ساکن منڈہیر ضلع مظفرنگر

سے سمبندھ ہونا قرار پاکر ۱ جون ۱۹۱۰ع تاریخ شادی مقرر کی گئی چونکہ اس سے پہلے دو تین لڑکے

خاص خاص وجوہ سے اس شادی سے وعدہ کرکے منحرف ہوگئے تہے اسوجہ سے کسی بڑہی

ورڑہ لڑکے کی ضرورت تہی اور بہ نظر دور اندیشی یہہ تاریخ شادی مشتہر نہین کی گئی تہی

اور نہ اون اصحاب کو قطع جواب دیا گیا تہا جنکی اس سمبندھ کے لئے درخواستین موجود

ہوئی تہین گو لالہ سروپ لال کے برادری والون نے اس شادی کی کسیقدر مخالفت

کی مگر اونہون نے اپنے اس ارادہ سے ذرا بہی پیچہے کو قدم نہین ہٹایا چونکہ ہندو پبلک

مین اس شادی کے لئے زیادہ اختلاف ہوا تہا اسکی اطلاع مسٹر رنگرام صاحب بہادر

مجسٹریٹ ضلع کی خدمت مین معرفت پردہان صاحب آریہ سماج مظفرنگر کی گئی جنہون

نے بفور پہونچنے اس اطلاع کے پولس کی معرفت اسکا کافی انتظام کرادیا کہ لالہ سروپ

لال کو ذرا بہی اندیشہ خلل امن کا باقی نہ رہا شادی کی تاریخون مین کوتوال صاحب شہر معہ

مسلح گارڈ کے برابر جلسہ بارات مین موجود رہے باوجود اس امر کے اس شادی کی تاریخ

کی تشہیر عام طور سے نہین کیگئی تہی اور چند ایک لوگون نے اپنی برادری والونکو شریک

شادی نہ ہونے دینے کے لئے زیادہ کوششین کین تاہم بروقت چڑہت بارات قریباً چار

ہزار کے عام آدمی جنمین بہت سے لالہ سروپ لال کے اہل برادری تہے اور قریب دو سو

کے آریہ بہائی شریک جلوس شادی تہی شہر کے تمام بازار و مین جلوس شادی کا دہوم

دہام سے گشت ہوا آگے آگے بہجن منڈلی اپنے بہجنون سے شہر والونکو رہواونکی مضمونکا

دکہڑا سناتے جاتے تہے اوسکے پیچہے جلوس بارات تہا بواہ سنسکار کے لئے وغیرہ کہڑے

کرکے یگیہ شالا سجائی گئی تہی لالہ سروپ لعل کا تمام مکان آریہ بہائیون اور دیگر تعلیم یافتہ معزز

اصحاب سے پُر تہا ذرا سی جگہہ خالی باقی نہ تہی ۸ ½ بجے رات سے ۱۲ ½ بجے تک پنڈت نند کشور

دیو پنڈت سورج بہان جی نے ہون یگیہ کراتے ہوئے بواہ سنسکار کرایا اگلے روز ۳ بجے

شام کے مکان آریہ سماج کے سامنے اول بہجن شروع ہوئے اوسکے بعد پنڈت نند کشور

وسوامی شنکر آنند جی نے بچاری بدھوا اونکی مصیبت زدہ حالت کا دردناک الفاظ مین
پبلک پر فوٹو کھینچا اور ثابت کر دکھایا کہ جب تک ہندو پبلک بیوا اونکی مصیبت دور
کرنے کا تین نہین کریگی تب تک اوسکو انکی مصیبتین برداشت کرنی پڑتی رہینگی حاضری
قریب ڈیڑہ ہزار کے تہے بہت نرم دل ہندو مسلمان بچاری بدھوا اونکا دکھڑا سن سن کر
زار زار رو رہے تہے۔ ۷ بجے شام کے شانتی پاٹھہ ہوکر کارروائی جلسہ بارات سماپت ہوئے
لالہ سروپ لال صاحب۔ پدر کنیا ومنشی بختاور سنگہ صاحب وپریزیڈنٹ آریہ سماج شاہجہانپور
منظم شادی ولالہ گوبند پرشاد جی دولہا کا ایسی مخالفت کا مقابلہ کرتے ہوئے بہی اپنے
ارادہ پر باستقلال قایم رہنا اور مسٹر انگرام صاحب بہادر مجسٹریٹ ضلع کا ایسے نازک
موقعہ پر انتظام خاص فرمانا اور باہر کے بہائیون کا انکی خبر پاتے ہی مظفر نگر تشریف
لاکر شریک شادی ہونا خاص قابل قدر وشکریہ کا مستحق ہی لالہ سروپ لال کے واہل برادری
جنہون نے شریک شادی ہوکر جلسہ شادی کو رونق دی بہت زیادہ دہنیواد کے یوگیہ
ہین پرماتما دولہا دولہن کو چرنجیو وانندت رکہے اور ہندو پبلک کو سمتی پردان کرین
جس سے بچاری بدھوائین پنر لواہ کے ویدک قاعدہ سے مستفید ہوکر جاٹ بندہن
کی مصیبتون سے مخلصی پاوین۔ نیازمند جییت رام مختار عدالت مظفرنگر ۵ اجون سنہ ۱۹۰۱ء

نقل چٹہی منتری آریہ سماج جہانسی بنام ایڈیٹر آریہ پترکا لاہور

پریہ ور جہاشی ایڈیٹر جی۔ نمستے۔

آپکے پرچہ آریہ پتر کا مورخہ یکم جون ۱۹۰۱ء صفحہ ۲ مین جو لیکہہ بابت اُس شادی کے شایع ہوا ہے
جو بتوصل چہہ احباب ممبران آریہ سماج جہانسی مین ۲ مئی ۱۹۰۱ء کو مابین لالہ شیولال اگروال
ساکن نروانہ ضلع کرنال پنجاب وشریمتی رادہا رانی ججو تیابہ ہمنی ساکن مہورانی پور ضلع جہانسی
ہوئی ہے اسکی نسبت یہ عرض ہی کہ شادی ویدک ریتی سے ہوئی ویدانوسار ہوئی۔ اور سرا سر
وید انکول ہے۔ اور جو تحریر اخبار ہذا کے اسی صفحہ پر لالہ اودہو پرشاد ممبر انترنگ سبہا
جہانسی شہر ہوئی ہے اوسکو پڑہکر جہانسی سماج کو نہایت افسوس ہوا ہی زیادہ تر اُسن

سے ہے کہ آریہ پتر کا جیسے پوتر اخبار کے کالمون مین اس قسم کی بے بنیاد اور جہوٹی خبر شایع ہوئی
آپکو لازم تہا۔ کہ پیشتر اسکے کہ آپ ایک بد پرش پر بے بنیاد حملہ کو شایع کرتے۔ آریہ سماج
جہانسی کے کسی ادہکاری سے تصدیق کر لیتے۔ آپکا نامہ نگار خود غرضی کی زنجیر مین جکڑا
ہوا ہے۔ اسکی یہ کارروائیان آریہ سماج جہانسی کو ذرا بہی زک نہین دے سکتین۔ لالہ اودہو پرشاد
ہماری سماج کے ایک ساعز زسبہاسد ہین۔ جب سے آپ اس شہر مین تشریف لاتے ہین سماج کے کامون
مین خاص دلچسپی لیتے ہین۔ علاوہ ازین انکا چال چلن بہی نہایت ہی عمدہ ہے۔ جسکی لئے
کسی قسم کی شہادت کی ضرورت نہین۔ ہمکو تحقیقات سے معلوم ہوا۔ کہ اس لیکہ کے نامہ نگار
غالبًا بابو بہارے موہن کہتری ہین۔ جو پہلے اس سماج کے سکرٹری تہے۔ مگر جب حساب
کتاب کے گڑبڑ کی اطلاع ادہکاریون کو ملی۔ اسیوقت انکو منتری کے عہدہ سے استعفا دینا
پڑا۔ بابو صاحب کو بحساب عصہ فیصدی چندہ دینا چاہیے۔ جو کہ ۷ر ہوتا ہے۔ مگر آپ نے
۲ر لکہہ رکہا ہے۔ اور آجتک مبلغ ۶ے روپیہ بقایا ہے۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہین
کہ انہون نے کتنے سال سے چندہ نہین دیا۔ علاوہ اسکے اور کتنی رقمین سماج کی انکے نام پر
واجب الادا ہین اونکی ادائیگی کے لئے ممبران آریہ سماج نے اور خاصکر لالہ اودہو پرشاد جی
نے زور دیا۔ اسی سبب سے لالہ جی سے بابو صاحب عناد رکہنے لگ گئے۔ اور ادائیگی کی کوئی صورت
نہ کی۔ انکی نادہندگی ضرب المثل ہے۔ جس سے کچہہ لیتے ہین۔ دینا محال ہو جاتا ہے۔ یہانتک
کہ ہمارے پاس باہر سے کئی سماجک مہاشیون کے خط آتے ہین جنکی کتابین وغیرہ بابو صاحب
لائے اور ایک پیسہ تک نہین دیا۔ ان مین سے ایک سوامی برہمانند سرسوتی جی ہین۔ جو آجکل لاہور
مین ہین۔ چال چلن ایسا ہے۔ کہ جس سے ہماری سماج کو نہایت ہی شرمندگی ہوتی ہے۔ اور
اسی لئے ممبران سماج نے انکو سبہاسدی سے علیحدہ کر دیا۔ لہذا ہم پبلک کو مطلع کرتے ہین کہ انکے
لیکہ کو بغیر کسی ثبوت کے درست نہ خیال کرین۔ یہہ مہاشے اکثر اپنے تئین بہوت منتری لکہا
کرتے ہین۔ آپکا شبہ چنتک نانک چند گپتہ منتری آریہ سماج جہانسی

عورتون کیلئے سیکشا

یہ ایک ضروری سُنہری سِکہشا ہے جو لڑکی کو سسرال جاتے وقت سامنے رکہکر دکہا دینی چاہئے اگر پڑہی

ہوتی نہین ہے تو سنا دینی چاہیئے اے بیٹی جس گھر مین تو آئی تھی اب اُس سے جاتی ہے - اور ایسے
گھر جاتی ہے جس سے تو واقف نہین اور ایسے منش کے پاس رہیگی جس سے پیشتر پریم نہ تھا ہی تیرا اُسکی پر خوبی
بننا کہ وہ تیرا اکاش ہو جاوے - اور تو اُسکے لئے سُکھ کا سبب ہونا - اسلئے وہ تیرے لئے باعث آرام
ہوگا - تو اُسکی ٹہلنی ہونا وہ تیرا داس رہیگا - اپنی طرف سے اُسکے پاس مت جانا کہ تجھ سے نفرت کرے
اور نہ اُس سے دور ہونا کہ تجھکو بھول جاوے - بلکہ اگر وہ تیرے پاس ہو تو تو اُسکے قریب ہونا - اور اگر
علیحدہ رہے تو دور رہنا - اور اُسکی خاص اِن اندریون - ناک - کان - آنکھ کا بڑا خیال رکھیو - کہ وہ تجھے
بجز سُگندھ کے اور کچھ نہ سونگھے اور جب سنے تب اچھے بچن سنے اور جب دیکھے اچھی بات دیکھے - ایشور
نہ کرے جب کبھی پتی غصہ سے کچھ کہے تو اُس سے در گذر کر - اور اپنی جیبھ مت ہلائیو - کیونکہ یہ یاد رکھ
کہ ڈھول مین ہاتھ لگانے سے آواز نکلتی ہے اسلئے نہین معلوم وہ آواز کیسی نکلے - جبکہ اُسکا مزاج اچھے
نہ ہو تو کسی قسم کی شکایت مت کیجیو - کیونکہ من کے بدلنے سے پریم باقی نہین رہتا - اور گرو ڑ با تونکی
ایک بات یہہ ہے کہ روزانہ اپنا شغل کبھی نہ کبھی دستکاری سے ضرور کچھ دیر کے لئے رکھو - بے شغل بیٹھے
رہنا اچھا نہین - جب کبھی باہر جانیکا اتفاق ہو پہننے کی پوشاک اور چادر پر ایک سادہ چادر ضرور اوڑھ لینا
(جس سے چمکدار پوشاک چھپی رہے) بازار اور عام راستون سے بھی مت گذرنا - جہان امن پاؤ
ادھر کو چلنا - بعض مرتبہ گلیون مین بھی سخت خطرہ رہتا ہے غرض کہ تمام اچھی باتون کا دھیان رکھکر اپنی
تعلیم اور گرہست کے کام مین مصروف رہو - اور سندھیا اور یا سنا سے کام رکھو اور جو کچھہ پتی کو ایشور
نے دیا ہے اوسپر سنتوش رکھو - اُسکے حق کو اپنے حق پر اور اپنے تمام رشتہ دارون کے حق پر
مقدم رکھو - اور ہمیشہ صاف و شستہ رہنا - پتی جب کسی کاج مین تجھسے مدد لینا چاہے مستعد رہنا
اُسیہ کی دشمن بننا - بچّون پر شفقت کرنا بچون کا بھید (راز) ظاہر مت کرنا - پتی کی بات کا نامعقول
جواب بھولکر مت دینا - اور بڑی تمیز کی یہ ہی بات ہے کہ کبھی کسی وقت مین اپنی خوبصورتی کا گھمنڈ
پتی پر ظاہر نہ ہو (اور نہ پتی کو بدصورت ہونیکی وجہ سے حقیر سمجھو - مینے ایک دفعہ دہرہ دون کے جنگل مین
دیکھا کہ ایک ملوک استری بہت تیزی سے دودھ چلا کر مکھن نکال رہی ہے لیکن اُسکا پتی ویسا ہی کھٹور کھڑا
پھر رہا ہے کسی نے اُس سے کہا کہ اچرج کی بات ہے کہ تو اس جیسے منش کی استری کہلانے سے
خوش ہوا اوسنے کہا کہ خاموش صاحب آپ غلطی پر ہین اصل یہہ ہے کہ شاید اس منش نے کوئی کام
ایشور کی رضا کا کیا ہے جسکے بدلے مین یہ پتی ملا - پس جس چیز کو ایشور نے میری لئے پسند کیا اُسپر
بھلا راضی کیون نہ ہون ذرا آگے چلکر اسی طرح پر ایک اور استری کو دیکھا کہ ہاتھ مین مالا لئے ہوئے

جاپ کر رہی ہے لیکن سر کے بال خضاب سے کالے کئے ہوئے ہین اور گُل سنگار سے آراستہ ہے
اُسکی سبب پوچھا جواب مین ظاہر کیا کہ یہ سب سامان پتی کے خوش رکھنے کے ہین سے ہے پتری مین ان
دونون استریون کے فلاسفانہ تقریر سُنکر چپ ہو گیا۔ اِسلئے اے بیٹی وہ وہ کاج کرنی چاہیے جس سے
اپنا پتی اور ایشور خوش رہے۔ یہ نکات بطور مثال کے سمجھا دئے ہین اِن کے گرہن کرنے سے بڑی بڑے
لابھ ہین۔

راقم۔ الیس۔ ایم

شری مان ڈاکٹر رامچندر ورما جی نمستے - مضمون ذیل کو اپنے آریہ پتر ہوشیارپور مین جگہ دیکر ممنون فرمایئے بروز سوموار بتاریخ ۲۷ مئی سنہ ۱۹۰۱ع جیٹھ سدی دسمی جسکو ہندو لوگ دسہرہ بھی کہتے ہین بر مکان ٹھاکر نیادر سنگھ ہون ہوا اور دو شخصون نے یگیوپویت سنسکار بھی کرایا ایک لالہ دینیال برادر پٹواری دیہہ قوم کالستھ نے دوسرا ٹھاکر عطر سنگھ صاحب نے کرایا سب آریہ بھائی بہ تفصیل ذیل مکان مذکور پر جمع تھے بڑے آنند پورک سے ہون منتر و بھجن وغیرہ سے لابھ اوٹھایا زیادہ نمستے

تفصیل - نیادر سنگھ وچجو سنگھ۔ عطر سنگھ۔ روپ سنگھ تلسی رام۔ ہیرالال پٹواری وبنسے دہر ناناک چند دینیال۔ پیارے لال مدرس۔ ہربنس سنگھ۔ نیادر مہاجن اگروال جینی۔ جھنڈو برہمن۔

شبھ چنتک ہیرالال پٹواری انکھٹہ ڈاکخانہ ڈولہ ضلع میرٹھ تحصیل باغپت

شری مان۔ نمستے - ہمارے اجرار کارخانہ کا یہ اسپیکنم بہوز آپکے اخبار مین شایع نہین ہوا اسلئے ایک کاپی ارسال ہے۔ دوسری عرض یہ ہے کہ آجکل ہمکو بڑی مصیبت کا سامنا معلوم ہوتا ہے ہمارا خرچ بہت بڑھگیا ہے پچھلے تین ماہ کے اوسط خرچ الی ماللعہ ؟ ۔۔۔ ماہوار ہوئی اور آمدنی ہر ایک صیغہ کے اعتبار سے زیادہ نہین بڑھی بوجہ کمی آمدنی اس سال مین قریباً ۵۰۰۰ ہزار روپیہ سرمایہ سے خرچ ہو چکا ہے اسوقت یتیم خانہ مین ۱۶ لڑکے اور لڑکیان ۱۷ ہین مکان یتیم خانہ اس تعداد کے واسطے کافی نہین ایک دوسرا مکان عارضی طور پر کرایہ لیا ہوا ہے مگر کرایہ مکان مین وہ جملہ آرام جو یتیمونکو مطلوب ہین نہین ملتے اسلئے کمیٹی کو ایک نئے مکان کے خرید کی تشویش ہے جسکے لئے کم از کم تین ہزار روپیہ چاہیئے۔ خرچ کی یہ زیادتی اور آمدنی کی یہ کمی اور آیندہ کی ضرورتین مجھکو مجبور کرتے ہین کہ آپکے ذریعہ سے مین اپنے اہل کرم کی خدمت مین درخواست کرون کہ یتیم خانہ کو اس نازک حالت سے اوبھارنے کی کوشش فرماوین ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ہمارے پاس کوئی بڑا لاکھ دو لاکھ کا سرمایہ نہین ہے جسمین سے نقد صرف قریباً ۱۴ ہزار رہگیا ہے باقی جائداد ہے جسکی آمدنی بہت جزوی ہوتی ہے کیونکہ اُسمین مکانات سکنی یتیم خانہ بھی شامل ہین اس حالت مین اگر خیر خواہان ملک اور قوم نے مدد نہ فرمائی تو

آپ خیال فرما سکتے ہین کہ یہ رقم جو اسوقت ہاتھ مین ہے کتنے دن چل سکتی ہے مینے اس غرض کو چند الفاظ مین اپنے معاونون کے کانون تک پہونچانے کے لئے کوشش کی ہے آئیندہ توجہ دینا یا نہ دینا اونکا اختیار ہے۔

آپکا نیاز مند سوبھا رام آنریری مینیجر کارخانہ یتیم خانہ فیروزپور

راما ناول

سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ بندھو نمبر ۱۱ جلد ۳ صفحہ ۳۴۲

اب دونون بہنین خاموش بیٹھی تھین کہ دروپدی کی نظر جینتی اور راما پر پڑی جو کہ حیرانی کے ساتھ اسکے چہرہ کو دیکھ رہے تھے۔ دروپدی نے اگرچہ ان بچون کو پہلے کبھی نہین دیکھا تھا مگر مختلف ذریعون سے یہ ضرور جان چکی تھی کہ میری بہن پاربتی کے ایک لڑکا بعمر ۱۵ سال اور ایک لڑکی ۱۰ یا ۱۲ سال کی ہے۔ اسلئے وہ سمجھ گئی کہ راما اور جینتی یہی ہین بس اسنے فوراً اٹھکر راما کے سر پر پیار کا ہاتھ پھیرا اور بہن واری مین صدقے کیکر بلائین لینے لگی۔ پھر جینتی کو گود مین لیا اور خوب پیار کیا۔ اسکے بعد اسنے اپنے خدمتگار کہار کو بلاکر ایک گٹھری منگائی اور اس مین سے کچھ مٹھائی کچھ کپڑے اور گڑیان نکالین۔ تھوڑی تھوڑی مٹھائی راما اور جینتی کو دیکر (جنھون نے اپنی ماں کا اشارہ پانے سے پیشتر کچھ یونہین دبی زبان سے انکار کیا اور اشارہ پاتے ہی خوشی خوشی مٹھائی لے کر کھانے لگے) باقی پاربتی کے آگے رکھدی۔ اور پشوادری جینتی کیلئے ایک بیش قیمت کپڑون کا جوڑا اور راما کے واسطے ایک بڑی خوبصورت سچے کام کی ٹوپی دی جینتی گوٹیون کی پٹاری لیکر بہت ہی خوش ہوئی اور راما نے بھی مسکراتے ہوئے ٹوپی پہن لی۔ اب دس بج چکے تھے پاربتی تڑکے گجردم جبکہ ابھی دس بیس شریف عورتون کے سوا دریا کی سیڑھیون پر کوئی دوسرا شخص نہ تھا۔ غوطہ لگا آئی تھی اور جینتی کو بھی اپنے ساتھ نہلا لائی تھی۔ راما بھی سویرے اٹھتے ہوئے وقت کہار کو ساتھ لیکر نہا آیا تھا۔ اب صرف دروپدی کو نہانا باقی تھا۔ اگرچہ ہر کی پیڑیان اس مکان سے بہت ہی نزدیک تھین اور زینہ سے اترکر صرف چند قدم چلنا پڑتا تھا۔ مگر تو بھی ہجوم اسقدر زیادہ تھا کہ اس مین سے گذر کر جانا آسان اور مناسب نہ سمجھا گیا۔ علاوہ ازین اماوس کا پرب اگلے روز تھا اور چونکہ اس مکان کی پچھلی دیوارین دریا کے کنارے پر واقع تھی۔ اسلئے آسانی سے ڈول کیساتھ گنگا جل کھینچ لیا گیا اور دروپدی نے مکان کے غسلخانہ ہی مین اشنان کیا تھوڑا سا دان کیا اس اثنا مین برہمنی رسوئی تیار کر چکی پہلے ایک برہمن کو بھوجن کرایا گیا جب وہ دکھشنا لیکر رخصت ہوا۔ پیچھے راما نے کھانا کھایا اور اب دونون بہنین جینتی کو ہمراہ لیکر چوکی مین گئین اسنون پر بیٹھتے ہی دروپدی نے برہمنی سے کہا کہ پنڈتانی جی میری تھالی مین سے کچھ مٹھائی اٹھا لو کیونکہ مجھے میٹھے سے بہت کم رغبت ہے۔ دو چار بار انکار کرنیکے بعد آخر کار برہمنی کو آدھی مٹھائی اٹھانی پڑی اور دونون بہنون نے کھانا شروع کیا اور ساتھ ساتھ پرانی سرگذشتون کو دہرانے لگین۔ القصہ جب آپ

کھا پی چکین تو پاربتی نے خدمتگارون کو مع اُس کہار کے جو درو پدی کے ساتھ آیا تھا کھانیکو کہا۔ جب وہ بھی اس کام سے فارغ ہوئے تو مختلف مندرون مین جا کر درشن کرنیکا قصد کیا گیا۔ پہلے سورج کُنڈ پر گئے اور جب وہان سے لوٹ کر آئے تو سردن جی کے مندر مین پہنچے اور بھیرون جی کے مندر مین جا کر چڑھاوا چڑھایا۔ رستے مین کہین کوئی سادہو کانٹون پر لیٹا ہوا دکھائی دیتا تھا اور کہین کسی عجیب الخلقت گائے کا درشن ہوتا تھا۔ بیچارے بھولے بھالے یاتریون کو ہر جگہ کچھ نہ کچھ دیکر پیچھا چھڑانا پڑتا تھا۔ جن یاتریون کا ہم ذکر کر رہے ہین وہ بھی ان تمام نظارون کا سیر کر کے اور نیل دھارا کے نیلگون پانی سے گذرنے کے بعد شوالک کی اس زمرّدین چوٹی پر جسکے اوپر چنڈ کا دیوی کا چھوٹا سا سفید مندر عجب کیفیت دکھا رہا ہے چڑھ رہے ہین چنڈ کا دیوی کا درشن کر کے اور چڑھاوا دیکر ہنومان کی مان انجنی کے استھان پر گئے جو براہمنی پاربتی کے ہمراہ کھانا پکانے کے لئے آئی تھی اُسکا ایک نوجوان لڑکا بنام گیانچند پاربتی کے ہان ملازم تھا۔ اسکی عمر قریباً ۲۰ برس کی تھی اور ہندی لکھنا پڑھنا اچھا جانتا تھا اور رام کے پتا لالہ گردھاری لعل اسکو ۸ روپیہ مہینہ تنخواہ دیتے تھے اور وہ منیب کے ماتحت حساب کتاب کا کام کیا کرتا تھا۔ باقی دارد .

آریہ سماچار میرٹھ

پربہ مستر ایڈیٹر صاحب آریہ بند ہو نمستے۔ مندرجہ ذیل مضمون کو اپنے اخبار کے ایک گوشہ مین جگہہ دیکر ممنون فرمائیے۔

مندرجہ بالا اخبار کے ایڈیٹر مہاشہ نے اپنے مئی مہینے کے پرچہ مین ایک مضمون لکھا ہے جسکا عنوان یہ ہے "کہ کیا سماجک پرشون اور ہندؤن مین فرق ہے"

اس مضمون مین ایڈیٹر صاحب نے عجیب منطق کا استعمال کیا ہے۔ مین اُنکے اس حصہ مضمون پر جسپچھے کچھ لکھونگا جس مین انھون نے طعن و تشنیع سے کام لیکر اصلی مدعا کو گم کر دیا ہے پہلے مین مضمون کے پچھلے حصہ مین سے ایڈیٹر صاحب کے چند فقرے نقل کر کے ظاہر کرتا ہون کہ ایڈیٹر صاحب کی حالت قابل رحم ہے۔ ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہین۔

(۱) "لیکن کیا پنر بواہ سچ مچ ادیدک ہے اور دوج دہرمیون کے لئے سرد تھا لوچیت ہے؟"

پھر خود ہی لکھتے ہین۔

(۲) "یہان ہمارا مطلب یہ نہین ہے کہ پنر بواہ ویدک کرتیہ ہے بلکہ یہہ ہے کہ بادی النظر مین پنر بواہ نندت نہین معلوم ہوتا" پھر رقم طراز ہین

(۳) "ہماری شنکا صرف یہی ہے کہ آیا بواہ نندت اور ادیدک ہے؟"

ایڈیٹر صاحب خود ہی نمبر ۲ مین تسلیم کرتے ہین کہ انکا مطلب پنر بواہ کو ویدک کہنے کا نہین یا وہ ایسے

ویدک نہین مانتے یا یون کہو کہ وید باہیہ کرتبہ مانتے ہین تو پھر ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ پھر آپکے سوالون کا
کیا مطلب ہے - یہی نہین بلکہ خود ایڈیٹر صاحب نندت تو مانتے ہین مگر اوتنا نہین جتنا سوامی جی نے مانا ہے
چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہین -
"اگر مزید تحقیقات کیجاے تو ممکن ہے پنر وواہ اتنا نندت نہ ٹھیرے جتنا سوامی جی مہاراج نے اُسکو قرار دیا ہے"
ایڈیٹر صاحب کسی پنڈت صاحب سے اِسکا فیصلہ چاہتے ہین اور نوٹ مین لکھتے ہین کہ ویدون اور آرش
گرنتھون کے حوالہ سے جواب دیوین - ایڈیٹر صاحب کو چاہئے کہ پہلے سوامی جی مہاراج کی گرنتھون کی مطالعہ
کی تکلیف اوٹھا وین بعد ہٗ جسقدر سوال کا حصّہ حل ہونے سے رہ جاوے اوس مین پنڈتون کی فیصلہ
لیوین - کیا سوامی جی مہاراج نے نہین تبلایا کہ کس موقعہ پر پنر وواہ دھرم دھرمیون کے لئے جایز ہے
اور کس موقعہ پر نہین دیکھو ستیارتھ پرکاش بار دوم صفحہ ۱۱۲ - سوامی جی نے منو مہاراج کا اشلوک تحریر
فرمایا ہے جسکے ارتھ سوامی جی مہاراج نے یہ کئے ہین - جس استری وا پرش کا پانی گرہن ماتر سنسکار ہوا
ہو اور سنجوگ ارتھات صحبت نہ ہوئی ہو تو اُنکا دوسری پرش یا استری سے پنر وواہ ہونا اوچت ہے
اور جنکا سنجوگ ہو چکا ہو اونکا پنر وواہ نہونا چاہئے -
ایڈیٹر صاحب اس بواہ کے تعریف مین (جو ستمرا دیوی اور ڈاکٹر گورودت جی کا ہوا ہے) اِسقدر مگن ہوگئی ہین
کہ جس سے آریہ سماج کے ایک منتبیہ کو جو عرصہ تیس سال سے مانا جاتا ہے غلط ٹھرانے کے کوشش کی ہے
اس سے آریہ سماج کو خبردار ہو کر سب سے پہلے اوس کام کو کر لینا اوچت ہے کہ جسکے ہونے سے آریہ سماج کے
ہستی قایم رہ سکے - ایک شخص اوٹھتا ہے لکھتا ہے کہ شرادھ مرت پترون کے جایز ہین - سوامی جی کی راے
غلط ہے - دوسرا اوٹھتا ہے مورتی پوجن کے جواز مین بحیثیت پردھان پریم سبھا گرسبھا لکچر دیتا ہے تیسرا
آریہ سماجی اوٹھتا ہے پنر وواہ کو ویدک ٹھراتے اور سوامی جی کو غلطی مین پڑا ہوا ظاہر کرنے کی کوشش کرتا
ہے - ایسی صورت مین پھر آریہ سماج کیا ہے آیا تھوسافیکل سوسائٹی کی طرح تحقیقات کرنیکی ایک سوسائٹی ہے
یا اُسکے کوئی خاص منتبیہ اور عقاید بھی ہین کہ جس سے وہ ایک مذہبی اور دھارمک سوسائٹی کہلانیکے لایق
ہے آج کل یہ گڑبڑ خواہ ڈائرکٹ طور پر یا ان ڈایرکٹ طور پر بعض صاحبان کی طرف سے ڈالی جا رہی ہے
اسکا نتیجہ آریہ سماج کے لئے اچھا نہین ہے - اس طرح ہوتے ہوتے آریہ سماج بالکل صفر کے برابر ہو جاویگا
اِسلئے آریہ سماجون کو اور آریہ سماجونکی پرتی ندھیون کو اوچت ہے کہ اس قسم کے جھگڑون کو روکنے کی
کوشش کرین - ورنہ آریہ سماج چند یوم مین آیا پنتھی بنجاویگا - اور آریہ سماج کا بود نابود برابر ہو جاویگا
اب اخیر مین کچھ مضمون کے پہلے حصّہ کی بابت بھی لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ایڈیٹر صاحب نے

ممبران آریہ سماج پر طرح طرح کے طعن کرتے ہوئے لکھا ہے کہ فلان یہ کرتا ہے اور فلان وہ کرتا ہے۔ ہم مان لیتے ہین کہ سب کچھ صحیح مگر یہ تو بتلاؤ کہ یہ ستیارتھ دیوی جی اور ڈاکٹر صاحب کا بیاہ کس طرح آریہ سماج کے سدھانتون کے موافق ہے اگر اسکو آپنے ثابت نہین کیا جیسا کہ آپکے مضمون سے صاف ظاہر ہے تو پھر جہان آریہ سماج کے ممبر سو غلطیان کر رہے ہین وہان اپنے اور لالہ منشی رام جی نے بھی ایک اور غلطی کی زیادتی کر کے ننانوے غلطیون کو ایک سو ایک (۱۰۱) بنا دیا ہے۔ آپ اور ست دہرم پرچارک کس حوصلہ پر ویدک سو ممبر ویدک سو ممبر کا راگ گا رہے ہین۔ رہے لالہ منشی رام جی کے جوابات وہ تو عجیب ہین اگر آپ فرماوینگے تو اُن کو ٹھیک ٹھیک طور پر ظاہر کیا جاویگا کہ وہ کس طرح سے سوامی جی اور آریہ سماج کے منتیون کے برخلاف ہین۔ آپ ایڈیٹر ہین۔ ایڈیٹر کے فرائض کو سمجھین اور پھر ایسے اہم معاملات پر قلم اُٹھاوین۔

اخیر پر مین پھر آریہ سماجون کے لیڈرون کی سیوا مین پرارتھنا کرتا ہون کہ آریہ سماج کے منتیون کی رکشا کا کوئی مضبوط پربندہ کرین۔ اس سے میرا یہ مطلب نہین ہے کہ شک اوٹھانے والون کو فوراً کافر کہکر سماج سے علیحدہ کرو بلکہ جو فتنہ ہین اُن کی تحقیقات بذریعہ ودوانون کے ہو کر اُنکو ایسی صورت مین لانا چاہیئے کہ جس سے آریہ سماج کے کوئی خاص صورت پبلک کے سامنے نظر آنے لگے فقط

آریہ بھائیون کا داس مرلیدھر ڈرائنگ ماسٹر از گورداسپور پنجاب

از دفتر آریہ سماج تیترون ضلع سہارنپور ۵ جون سنہ ۱۹۰۱ء

جناب من منشی۔ براہ عنایت مضمون مندرجہ ذیل کو اپنے اخبار مین جگہ دیکر ممنون فرمائیے گا۔

۲۵ مئی سنہ ۱۹۰۱ء کو ہماری سماج کے پردھان صاحب منشی چندربھان صاحب رئیس تیترون کی پتری کا نام کرن سنسکار بڑی خوبی کے ساتھ ہوا اس سے پہلے بھی پردھان صاحب موصوف نے اپنے پتر کا نام کرن و اَن پراشن و مونڈن سنسکار کیا تھا۔ جسقدر سنسکار اس سماج مین پردہان صاحب موصوف نے کئے ہین ابتک کسی اور ممبر سماج نے نہین کئے۔ اُمید کیجاتی ہے کہ کل ممبران سماج تیترون و نیز دیگر اصحاب بھی انکی پیروی کرینگے اس مبارک موقع پر حسب ذیل دان بھی دیا گیا ہے

پتری پاٹ شالہ میرٹھ عہ، یتیم خانہ فیروزپور میرٹھ عہ، آریہ سماج گنگوہ عہ، آریہ سماج تیترون عہ، آریہ سماج گنگوہی عبداللہ خان عہ، پنڈت شیو پرشاد صاحب عہ، دیگر پنڈت صاحب عہ، حجام عہ، میزان کل ۔۔۔

آپکا داس جانکی پرشاد سکرٹری آریہ سماج

غزل

اُٹھا کر نظر ہم جدہر دیکھتے ہین
دہرم تیت ہر بشر دیکھتے ہین

کوئی بُت کا شیدا کوئی مے کا والہ
غرض سب مین یہی ہنر دیکھتے ہین

گراہو ۹۷

مہا گھور اندھیرا ب چھا گیا ہے
نہین سنسکارون سے اک ویر پیدا
جسے کہہ سکین ہے یہ فخر بزرگان
اُٹھو بھائیو دھرم کی اب خبر لو
جو جرمن سے آستے تھے وید مقدس
بھلا کیون نہ ہو لوگ شادان ہون ورنا

سبھی کو ہی سودائے زر دیکھتے ہین
ہر اک کو دستے کا ثمر دیکھتے ہین
نہین کوئی ایسا بشر دیکھتے ہین
گئی رات نور سحر دیکھتے ہین
اُنھین چھپتا آج اپنے گھر دیکھتے ہین
کہ محنت کا اپنی ثمر دیکھتے ہین

شانتی ناراین سائنزادہ دردا لا اسٹوڈینٹ میرٹھ کالج

سماجک سماچار۔

بھیرہ آریہ سماج مین بھی نفاق کا مہلک اثر جا پہنچا۔ پنجاب کی آریہ سماجون مین گرہ ایاسنا کا قابل تعریف طریقہ روز بروز پھیلتا جاتا ہے پشچم اوتر دیش کی سماجون کو بھی ضرور تقلید کرنی چاہیئے۔

ڈیرہ اسمعیل خان مین ہندو بھائیون نے ایک نئے طریقہ سے ایک بھائی کو جو بیا دس سال سے ایک مسلمان عورت کی محبت مین مذہب اسلام اختیار کر چکا تھا شدھ کر کے برادری مین شامل کر لیا ہے۔ ہندو بھائی زبان سے چاہے کتنا لڑین مگر افعال سے ضرور آریہ سماج کی تقلید کرتے جاتے ہین۔

چھاونی فیروزپور مین پنڈت دولت رام جی نے کئی ایک ویاکھیان دیئے۔

پنڈت ہرنام سنگھ جی نے ۸ جون سے ۱۱ جون تک بھیرہ مین اُپدیش کیا۔

ننگ منیر آریہ سماج ڈیرہ اسمعیل خان کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔ لالہ متھرا پرشاد پردھان۔ لالہ کشن چند اُپ پردھان لالہ نوتن داس منتری۔ لالہ نوتن داس ورمانی اُپ منتری۔ لالہ گوپال داس خزانچی۔ لالہ تُلسی داس۔ لالہ بسنت لعل لالہ منوہن لعل۔ لالہ جھنڈا رام۔ لالہ رلیا رام ممبران انترنگ سبھا

آریہ سماج رانچی کا ویدودیالہ گرمیون کی تعطیلین ہو چکنے پر ۱۲ جون کو کھل گیا۔

گوجرانوالہ مین آریہ سماج کی اور سے ہفتہ مین دو بار نگر کیرتن ہوتا ہے دیگر آریہ سماجون کو بھی ضرور اسکی تقلید کرنی چاہیئے

آریہ سماج رانچی کے کئی ایک آسا ہی ممبر آجکل بیمار ہو رہے ہین۔ پرماتما شیگھر آروگیتا دین تا کہ سماج کے کامون مین ہرج واقعہ نہ ہو

۲ جون کو بابو لکشمن سنگھ جی اُپ پردھان کے ہان یا شک ہون ہوا اس یگیہ مین پرشون کے علاوہ استریان بھی شامل تھین

عام خبرین

پنسل سازی۔ بابو ہری ... جی جاپان سے پنسل سازی سیکھ کر آئے ہین چھ مہینے انکو اسی تلاش مین لگ گئے کہ کس مقام پر پنسل بنانے کی لکڑی مل سکتی ہے چنانچہ انکو شملہ کے پہاڑ پر لکڑی ملی۔ اگر شملہ مین ملی تو ہمالیہ کے ہر مقام پر مل سکتی ہے۔ کارخانہ کے چلانیکے لئے ۶ ہزار روپیہ کی ضرورت ہے لاہور ٹریبیون مین بابو صاحب نے اپیل چھپوائی ہے کہ ۶ ہزار روپیہ ...

جاوین تو وہ کارخانہ چلائین ۔ ہم پوچھتے ہین کہ کیا بنگال مین ۲ ہزار روپیہ کوئی زمیندار یا مہاجن نہین لگا سکتا تاکہ پنجاب مین کمپنی قایم کرنیکو سرمایہ مانگنے کی ضرورت ہوئی ۔ بابو ہری پد چٹرجی کو سرمایہ دار مل سکتے ہین انکی تجویز سے کہ امتحاناً ایک کارخانہ جاری کر سکتے ہین اور دیکھ سکتے ہین کہ آیا یہ ممکن ہے یا نہین کہ پنسل سازی کا کام ہندوستان مین جاری کیا جاوے ۔

تین ہندوستانیونکی کامیابی کیمبرج یونیورسٹی کے اعلے ریاضی امتحان مین اس مرتبہ ۳ ہندوستانی کامیاب ہوئے ہین بمبئی کے مشہور پارسی تاجر خوش قسمت ہین کہ انکے دو چیدہ بیٹے ایک ہی ساتھ رینگلر ہوے اور نمبر بھی چھٹا دسا تواں آیا قدرت نے سبب ایک ساتھ دونون کو پیدا کیا تھا تو دنیا مین کیون نہ عروج ساتھ ہی حاصل کرتے ۔ تیسرے صاحب جنکا ساتواں نمبر آیا ہے مسٹر مہادیو ترساک گنگا پور قوم کے مرہٹہ برہمن ناگپور کے مارس کالج کے تعلیم یافتہ ہین ۱۸۹۵ء مین کلکتہ یونیورسٹی بی اے بی ال کا امتحان پاس کرکے ولایت تشریف لے گئے تھے کہ جہان انھون نے نمایان کامیابی حاصل کرکے ہندوستان کی ذہانت و ریاضی دانی کا انگریزون کی نظرون مین سکہ جمایا ۔

امریکن انجن ۔ لارڈ جارج ہملٹن صاحب بہادر سکرٹری آف اسٹیٹ سے پوچھا گیا کہ آپ ہندوستان ریلوے کیلئے کیون انجن امریکہ سے منگاتے ہین لارڈ صاحب نے فرمایا کہ اسکا باعث کہ ارزان ملتے ہین وقت پر آتے ہین اور عمدہ ہوتے ہین اگر انگریز کارخانہ دار بھی ایسے ہی انجن ولایت پر دین مال اچھا ہو تو ہم امریکہ سے کیون منگانے لگے اسقدر کہنا تھا کہ امریکہ کے انجنون اور کلات کے خلاف غل مچنے لگا اور انجمن تجاران لندن کی طرف سے مسٹر ہیکمن صاحب ثابت کرکے دکھا رہے ہین کہ امریکہ کے انجن خراب ہین اور وہ چاہتے ہین کہ ہوس آف کامنس کی ایک کمیٹی قایم ہو کہ تجویز کرے کہ امریکہ کے انجن اچھے یا انگلستان کے چونکہ روپیہ خزانہ ہندوستان کو دینا پڑتا ہے نہ کہ خزانہ انگلستان کو اسلئے اسقدر لکھنے مین حرج نہین ہے کہ اسکا بھی خیال رہے ۔ پرائیوٹ تجار اور مالکان کلات کو یہ خیالات امریکہ سے مال منگانے مین کب مانع ہو سکتے ہین ۔

لوکل ۔ آستری سماج میرٹھ کے پاکشک جلسے معمولی رونق کے ساتھ ہوتے ہین ۔

کنیان پاٹھ شالا میرٹھ کے پرمیسون نے اس مہینے مین جو دان بھیجا ہے اسکی تفصیل حسب ذیل ہے ہم اپنے ان دہرم نواز بہنون اور بھائیون کا شکریہ ادا کرتے ہوئے پرمیشور سے پرارتھنا کرتے ہین کہ وہ روز بروز انکے دہرم بھاؤ کو دوبالا کرین ۔

شریمان منشی لچھمن سنگھ درماجی کی دہرم پتنی نے جیون پور سے ۔ عا
ٹھاکر بلدیو سنگھ موضع برارہ ضلع مظفر نگر نے اپنی دہرم پتنی کی صحت یابی پر .. .. عـہ
پنڈت لکشمی نارائن ڈرافسمین ریلوے ڈسٹرکٹ کانپور نے اپنے پتر کے بیاہ مین .. .. .. عـہ
بابو کیدار ناتھ صاحب کلرک کمسریٹ صدر بازار میرٹھ نے اپنے پتر کے یگیوپویت سنسکار پر جو وید کی ریتی سے کیا گیا تھا ۔

آریہ سماج میرٹھ کے ہفتہ وار جلسونکی حاضری بوجہ شدت گرمی بطیف ہوتی جاتی ہے ۔ ڈی اے وی اسکول

بقیہ لوکل
[margin notes, partially illegible:] ... شالہ ... محلہ ... صاحبان ذیل نے عنایت فرمایا ۔ لالہ ... لال صاحب ... مختار ... صاحب مختار ... لالہ ... صاحب ... لالہ ... [illegible]

بوجہ موسم گرما کی تعطیلات کے بند رہا اور چونکہ ڈبیٹنگ

کلب کا اس اسکول کیساتھ وہی تعلق ہے جو چھکڑے کیساتھ اسکے

پہیے بند سے ہوئے بچھڑے کا ہوتا ہے اسلیئے جب تک چھکڑا

ٹھیرا رہا اسنے بھی آرام پایا۔

چند روز سے سوامی شوانند جی جو شانتی آشرم گجرات کے

اپدیشک ہین مع اپنی دختر نیک اختر کے میرٹھ مین تشریف

لائے ہوئے ہین اور ہر روز دیوناگری پاٹھ شالہ مین

اپدیش کرتے ہین ۲۸ جون کو ہماڈی بیٹنگ کلب کے جلسے مین

آپکا اور آپکی دختر نیک خصلت کا ویاکھیان کرایا گیا اور

بھجن سنے گئے۔

قابل توجہ میونسپل بورڈ

سنا گیا ہے کہ عام علی الیقین کو جو شام کیوقت تفریح کیلئے ٹون ہال گارڈن مین جاتے ہین فوارہ کے نزدیک جانیسے روکا جاتا ہے۔ وجہ اس روک کی یہ بیان کیجاتی ہے کہ فوارہ کے گرد کی سبز گھاس خراب ہونے پائے چونکہ ٹون ہال اور اس سے متعلق باغ فوارہ وغیرہ تمام پبلک کیلئے ہے اسلیئے وہان عوام کی تفریح مین ہرج واقعہ ہونا مناسب نہین بلکہ میونسپل بورڈ کو چاہئے کہ ٹون ہال کے دروازہ سے فوارہ تک اور اسکے اردگرد سڑک بنوادے اور اسپر بینچین رکھوادے تاکہ سیر کرنیوالے بیٹھکر اچھی طرح فرحت حاصل کرسکین۔

تحائف سال نو

لغایت جولائی سنہ ۱۹۰۸ء تا جون سنہ ۱۹۰۹ء

کسی کو اپنی جائداد پر فخر ہوگا کوئی اپنی دولت اور حکومت پہ ناز کرتا ہوگا مگر آریہ پتر ہو کو اگر ناز اور فخر ہے تو فقط اپنے قدردان اور حق شناس خریدارون کی نظر تلطف وکرم پر ہے اسلیئے وہ انکا تہ دل سے شکریہ کرتا ہوا ہمیشہ اس امر کا خواہشمند ہے کہ اپنی خدمات کو انکے حق مین دریغ نہ کرتا رہے۔ اسکے خریدار و محب آریہ مہاشیون مین کئی اصحاب نے جیسا اپنی قدردانی سے ظاہر کردیا ہے اسکو کامل یقین ہے کہ آپکی خدمات نہایت مہربانی کی نظر سے دیکھی جاتی ہین اسی مہربانی نے ہمکو اس قابل کردیا ہے کہ تحائف سال نو کو پیشتر کے سالون کی نسبت زیادہ کردیا جائے۔ امید ہے کہ ہمارے پیارے گراہک اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دینگے۔

جو صاحب اگست سنہ ۱۹۰۸ء کے اخیر تک پیشگی زرچندہ امسال فرمادینگے انکو مفصلہ ذیل تحفون مین جو ہر ایک قیمتی امر کا ہے جسکو وہ پسند فرمائینگے مفت نذر کیا جائیگا فقط محصول [illegible] دینا ہوگا۔

تحفہ نمبر ا- ایک نہایت خوبصورت سنہری بیل بوٹے اور انگریزی حروف والے مجلد پاکٹ بک مع پنسل قیمت ۱۰ شکشک قلمدان یہ ایک نہایت خوبصورت اور عجیب قلمدان ہے اس مین عجیب بات یہ ہے کہ کھولنے پر قریباً ایک بالشت لمبا لکڑی کا ڈھکنا بالکل نظر سے غائب ہوجاتا ہے قیمت

تحفہ نمبر ۲- بواہ ناٹک یعنی شادی مین فضول خرچی کی برائیان فوٹو جو بطرز ناول لکھا گیا ہے ۹۳ صفحہ کی کتاب قیمت ۴ر صغیر سنی کی شادی اور اسکے نقصانات قیمت ۱ر سماج درشن ۴۸ صفحہ کی کتاب قیمت ۳ر ویدک سدھانت قیمت ۳ر

تحفہ نمبر ۳- عرق ہیضہ کی ایک شیشی قیمت ۸ر جملہ امراض چشم کو دور کرنیوالی گولی قیمت ۴ر

ناظرین خیال فرمائین کہ کل عہ۸ اخبار کی قیمت اور اسمین سے ۱۱ر کا انعام ۳ر محصولڈاک اور خط و کتابت کا سمجھنا چاہئے اس

ہائے افسوس کہ ظالم موت نے ہمارے ایک اور لائق و شفیق بھائی کو ہم سے ہمیشہ کیلئے جدا کر دیا۔ ہمارے اکثر ناظرین اخبار کنور جوالا پرشاد صاحب کے نام نامی سے واقف ہونگے آپ راجہ جے کشن صاحب رئیس مراد آباد کے فرزند دلبند اور آریہ سماج کے سچے ہیتیشی تھے۔ ایک اعلےٰ درجہ کے تعلیم یافتہ ہونیکے علاوہ آپ ڈسٹرکٹ جج ایسے بڑے عہدہ پر مامور تھے۔ یہ بیان کرنے کے لئے کسقدر دردناک ہے کہ عین عالم شباب میں کال وش ہوئے اور اپنے احباب و اقارب اور والد بزرگوار کو داغ مفارقت دیگئے۔ ہم شریمان راجہ جے کشن صاحب کے ساتھ انکے لائق فرزند کی موت کے ماتم میں شامل ہوتے ہوئے پرمیشور کی اچھا کے آگے سر جھکاتے اور اپنے مرحوم بھائی کے تمام پس ماندگان کے لئے شانتی کی پرارتھنا کرتے ہیں۔ اوم شم

ایک نظر ادھر بھی

آپکے مترنے اپنے کتب خانہ میں مختلف جگہوں سے جو کتب جمع کی ہیں وہ بڑے بڑے لائق اور مشہور مصنفوں کی تصنیفات ہیں اور ہر علم و فن کی اردو، ناگری، انگریزی میں کتب موجود ہیں۔ ان کتابوں کی قیمت کم کر کے لکھی گئی ہے (کتب اردو) جوہر المضمون یعنی کاریگری کا منبع قیمت ۱ر۔ رسالہ فن صفت ۱ر۔ رسالہ مسمریزم ۱۲ر عجائب نگار ۱۲ر عطر فلاسفہ ۱ر۔ مخزن علاج حیوانی ۸ر۔ فرہنگ رنگین ۱۲ر۔ سنکلی پوران ۱۰ر۔ نغمہ ستار ۸ر۔ قانون تعزیرات ہند ۸ر۔ ستیارتھ پرکاش اردو مجلد عہ۔ منوسمرتی عہ۔ اردو مہابھارت کے پرب (دیکھئے پرب منگانیوالیکو نصف قیمت میں دیئے جائینگے) آدپرب ۱۲ر۔ سبھاپرب ۱ر۔ بن پرب عہ۔ کرن پرب ۶ر۔ برادھ پرب ۸ر۔ بھیشم پرب عہ۔ کبیر اور بن آئینہ بھاگوت ۲ر۔ ویدک سدھانت ۳ر۔ شہید گنج ۵ر۔ ناول رامائن کا ۶ر۔ کتھا عجیبی ۲ر۔ ناول پاک دامن ۴ر۔ ناول دلآویز ۱ر۔ طریق معاش ۳ر۔ وید رودھ مت کھنڈن ۸ر۔ سبھا پرشن ۳ر۔ ورن بیوستھا ۲ر۔ بھارت بناپ ۱ر۔ یجروید کا اردو ترجمہ مجلد ۱۲ر۔ زبدۃ النعمت کوئین مصنفہ الکھدھاری ۴ر۔ الکھ امواج ترجمہ یوگ وششٹھ مصنفہ الیاء عہ۔ سفرنامہ برہما ۴ر۔ سفرنامہ نیپال ۵ر۔ تاریخ امریکہ راجندری سے ۱ر۔ سماج درشن ۳ر۔ (کتب ناگری) سندھیا ہی یوگا نوسار ۲ر۔ بال اپکاری سکشا ۲ر۔ سبھا پرشن ۳ر۔ بھجن پشپاولی ۴ر۔ بھجن ہری لیلن گاین ۲ر۔ فن تماشبینی ۴ر۔ جوتش درشن ۲ر۔ اولاد ہیتشی یعنی ایک آریہ کنیا کی سوانح عمری قیمت ۱ر۔ استری پودھن عہ۔ استری سکشا کی تینوں کتابیں مصنفہ ڈاکٹر امینہ ۔ دھر ۱ر۔ دان کرن ٹیپ ۲ر۔ کرتی نیدوس بھاشا کوتی ۲ر۔ بھیمن ۱ر۔ اہزار سنسکرت الفاظ کیھاشا کرابن ۹ر۔ بھوج پربندسار ہر دو حصص ۸ر۔ منوسرتی دیک ۱ر۔ استری سکشا ارتھی برت دھرم ۱۲ر۔ ترجمہ رکھشا ۸ر۔ سنسکرت کی چاروں پستکیں ۱ر۔ منوسمرتی بھاشا تلسی رام عہ۔ بھجن ایکسی ۱ر۔ گیان بھجن آولی کنجری پرگانے کے بعض قیمت ۱ر۔ زیادہ کتابوں کے نام اور قیمت ہمارے بڑے سوچی پتر میں منگوا کر دیکھئے۔ جو پوسٹ کارڈ آنے پر مفت ارسال کیا جاتا ہے۔

جلد چہارم رجسٹرڈ نمبر الف ۹۸ نمبر ۱

ओ३म्

विद्यां चाविद्यां च यस्तद्वेदोभयं सह॥ अविद्या
यामृत्युं तीर्त्वा विद्ययामृतमश्नुते ॥ २॥

جو منشیہ ودّیا اور اودیا کے سروپ کو جانکر جڑ اور چیتن دونون کو اُن کا سادھک نشچے
کرکے شریر آدی جڑ اور چیتن آتما کو دہرم ارتھہ کام اور موکش کی سدہی کیلئے ساتھ
ساتھ پریوگ کرتے ہین وے لوگ دُکھ سے چھوٹکر پرمارتھہ کے سُکھ کو پراپت ہوتے ہین

ہمیشہ نشاں رکھو اور اس اجلی اوٹنی کا آپ ساتھ اپدیش ہونے سے ہی منشیہ کا اودّھار ہو سکتا ہے اس پر وہ کا بھی اودھیشی ہے

आर्य्यबन्धु
آریہ بندھو

بابتہ ماہ جولائی سنہ ۱۹۱۰ عیسوی
قیمت سالانہ پیشگی بلا محصولڈاک ایک روپیہ چار آنہ مع محصولڈاک عہ
حسب الارشاد جناب ڈاکٹر رامچندر صاحب پروپرائٹر و پبلشر جو خاکسار پی آر ورما ایڈیٹر رسالہ
صادق المطابع شہر میرٹھ محلہ خندق مین چھپا

آریہ بندھو کا دستور العمل

(۱) سلیس اُردو زبان کے لباس مین سبہتا اور وچار پورک آتمک۔ شاریرک اور سماجک اُنتی سمبندہی مضامین اپنے معزز خریداران کی خدمت مین التماس کرنا اس پرچہ کا اودیش ہوگا۔

(۲) جن مضامین سے آریہ پبلک کی مجموعی ترقی کو صدمہ پہونچنے کا احتمال ہوگا اُن سے اِس پرچہ کی کالمونکو پاک رکھنے کا خیال ہر وقت رہیگا۔

(۳) مُلکی معاملات ارتھات۔ راج سمبندہی وشیون پر آریہ بندھو مین رلسئے زنی کرنیکا کسی مہاشئے کو حق حاصل نہ ہوگا۔

(۴) یہ پرچہ ہرماہ کی اخیر تاریخ تک اپنے پیارے گراہکونکی دست بوسی کیلئے میرٹھ سے روانہ ہوجایا کریگا جن مہاشیون کو کسی وجہ سے آریہ بندھو کی ماہواری ملاقات پسند نہو اُنکی خدمت مین گذارش ہے کہ بلا تکلف پرویرٹ کو اپنی نارضامندی سے اطلاع بخشین۔ تین ماہ تک کسی مہاشے کا پرچہ قبول فرمانا خریداری کی دلیل متصور ہوگا۔

(۵) قیمت سالانہ معہ محصولڈاک عہ اور بلامحصولڈاک ۱؎ مقرر ہے۔ جو مہاشے قیمت مقررہ پیشگی عنایت فرماوینگے وہ خاص شکریہ کے مستحق ہونگے۔ آریہ گنون کی مُعتبری ہمین اسبات کی اجازت نہین دیتی کہ ہم پیشگی قیمت کو آریہ بندھو کی لازمی شرط قرار دین۔

(۶) آریہ بندھو اپنے عالی دماغ۔ باریک بین۔ دہرم ہتیشی۔ خیراندیش اور نیک خیال نامہ نگارونکی خدمت مین ہمیشہ بلاقیمت پیش ہوا کریگا۔

(۷) مراسلات کو نربکس اور منصفانہ مطالعہ کے بعد ایڈیٹوگی ارتھات ہر طرح سے مُفید سمجھا جانے پر بلا کم وکاست چھاپ دیا جاویگا۔ لیکن جو مراسلات اشاعت کے لایق نہین سمجھی جاوینگی اُنکا واپس کرنا پرچہ کے ادھکاریون پر واجب نہوگا۔

(۸) آریہ سماج اور اسکے معاون انسٹیٹیوشنون کے اشتہارات اور نیز ایسی نوٹس جنسے پبلک کی بہبودی مقصود ہو اس رسالہ مین بلا اُجرت شایع ہوسکینگے۔ ذاتی فائدہ کے اشتہارون پر بشرح ذیل اُجرت لی جاویگی۔ ایک سطر پر ہرف ایکبار ۳ر۔ نصف صفحہ پر عہ پورے صفحہ پر ۱؎ متواتر اشاعت کیلئے خاص نرخونکا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت کے طے ہوسکتا ہے۔

نوٹ - کوئی ایسا اشتہار طبع نہوگا جس مین ناشایستہ فحش یا خلاف قانون الفاظ ہون یا جو آریہ سماج کے نیمون کے وِردّدہ ہو

آشرمون کا سلسلہ

تمہید - آجکل کے یورپین فلاسفرون کا قول ہے کہ بنی نوع انسان مین سے ایک کثیر التعداد جماعت کا اپنی زندگی مین کامیابی کو حاصل نہ کرنا فقط اس امر کا نتیجہ ہے کہ انھون نے اپنا ٹھیک ٹھیک ٹایم ٹیبل *Time table* تقسیم اوقات نہین بنایا یا اگر بنایا تو اسکو عمل مین لاکر تضیع اوقات کی برائی سے بچ نہین سکے - واقعی یہ ایک صداقت سے مملو اور راستی سے بھرا ہوا قول ہے چنانچہ جن مغربی عالمون اور فاضلون نے اس اصول کو اپنی تمام زندگی بھر نبھایا اُنھون نے روز روشن کی طرح یہ ظاہر کر دیا کہ مختلف علوم مین ایک ساتھ ترقی کرنا فقط تقسیم اوقات ہی سے ممکن ہے اور کسی طرح نہین ہو سکتا تقسیم اوقات ہی تو ہے جس سے ایک ابجد خوان طالب علم آخرکار ایم - اے کی ڈگری حاصل کر لیتا ہے - بیسیون ٹرینین ریل گاڑیان ایک ہی سڑک پر مقابل سے گذار دیجاتی ہین اسکا باعث بھی یہی ہے کہ اُنکے چلانیوالے ٹایم ٹیبل کو فرمان شاہی کی طرح ہر وقت اپنے سامنے رکھتے ہین - اور اگر ذرہ بھی اس مین چوک ہو جاتی ہے تو فوراً گاڑیان بھڑ جاتی ہین بہت جانین تلف ہوتی ہین اور ہزارون کے مال پر پانی پھر جاتا ہے - بعینہٖ یہی حال انسانی زندگی کا ہے جس کے ظاہری اور پوشیدہ دُنیا کے ساتھ وہی تعلقات ہین جو مقابل کی گاڑیون مین ہوا کرتے ہین - جو ہین کسی مقررہ وقت کسی خاص فرض کے ادا کرنے مین کوتاہی کی یا اسوقت متعینہ سے پیشتر تعجیل سے کام لیا بس پھر کیا تھا بھو تک ٹرینین لڑ گئین - نقصان کہین مالی حالت مین ہوا اور کہین بیماری کی شکل مین دکھائی دیا اور کبھی کسی جگہ جہان زیادہ خوفناک حادثہ واقع ہوا آتما گھایل نظر آئی - ایسے واقعات روزمرہ انسانی سوسائٹی مین باوجود اسقدر مہذب ہو جانے کے بھی ہزارون پیش آتے ہین اور ان کے عظیم نقصانات تین قسم کے دکھون ادہی بھوتک ادہی آتمک ادہی دیوک کی شکل مین محسوس ہوتے ہین - جن سے نجات پانے کے لئے وید و دیا کے جاننے والے رشی تین دفعہ شانتی لفظ کا اُچارن کرتے تھے - وہ اُچارن ماتر ہی نہین کرتے تھے بلکہ انسانی زندگی کے اس بڑے ٹایم ٹیبل یا تقسیم اوقات کو جو پرم دیو پرمیشور نے پرجا کی کلیان کے لئے ویدون مین چار آشرمون کے نام سے پرگٹ کیا ہے ہر وقت مدنظر رکھکر اپنے فرائض کو پورا کرتے تھے اسی لئے وہ پوتر آتمائین جیون یاترا مین ٹکر پر ٹکر کھا کر چکنا چور نہین ہوتی تھین کنتو دھرم مارگ پر ہوا کی طرح اڑتی ہوئی چلی جاتی تھین - اور اگر ریل گاڑی کی تشبیہ کو پورا کرنے کے لئے یون کہین تو بیجا نہ ہوگا کہ وہ برہمچریہ - گرہست - بان پرستھ اور سنیاس کے سٹیشنون پر ٹھیر کر (*line clear*) راہ صاف ہے کی سند لیتی ہوئین موکش دھام کی منزل پر جا پہنچتی تھین

پھونچ جاتی ہیں پس اگر ہم بھی اپنی زندگیون کو دکھون سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو ہمارے لئے بھی لازمی ہے کہ اپنے بزرگ مہرشیون کے قدم بقدم چلتے ہوئے اس بڑے ٹائم ٹیبل یعنی آشرمون کے فرائض پر پورا پورا عمل کریں - چنانچہ ان فرائض سے آگہی حاصل کرنے کے واسطے ہم آریہ بندھو کی جلد چہارم کے پہلے چار نمبرون مین سلسلہ وار چار آشرمون کا ذکر کرینگے -

اوّل برہمچریہ آشرم

اتھروید مین پرماتما اپنی پرجا کے کلیان ارتھ اُپدیش کرتے ہیں -

کہ برہمچریہ برت کو دھارن کرنے سے ہی منش وِدوان (عالم) اور راجا (حاکم) ہو سکتا ہے

का० ११ अनु० ३ व० १४

اور پھر دوسرے منتر مین یہ اُپدیش کیا ہے

बिराजति विराडिन्द्रोभवद्दशी। १६ अथर्व०

کہ برہمچریہ سے ہی راجا یا حاکم اپنی حکومت کی حفاظت کرسکتا ہے - کیونکہ راجیہ کی رکھشا بل سے ہوتی ہے اور بل برہمچریہ سے پراپت ہوتا ہے -

[illegible]

ब्रह्मचर्येण तपसा राजा राष्ट्रं विरक्षति। १७।

معزز ناظرین برہمچریہ کیول وِدّیا اور راجیہ کو پراپت کرانے والا ہی نہیں بلکہ تمام دکھون کا ناش کرنے والا ہے جیسا کہ شتپتھ براہمن مین لکھا ہے

[illegible]

ब्रह्मचारी नकाञ्चनार्त्तिमार्च्छति। शत० का०

کہ برہمچریہ کے دھارن کرنے سے کسی پرکار کا دکھ نہیں ہوتا - کیونکہ شریر بلوان اور ارو گیہ رہتا ہے دماغ مین سوچنے کی طاقت زیادہ ہو جاتی ہے آتما تیجسوی بنجاتا ہے -

جس بڑے ٹائم ٹیبل یا تقسیم عمر انسانی کا ہمنے اپنی تمہید بالا مین ذکر کیا ہے اسکا سب سے پہلا حصہ برہمچریہ ہی ہے ما تو یہ وہ سمے ہے جبکہ انسانی جسم جو بمنزلہ ایک پودے کے ہے نشو و نما پاکر اپنے اصلی مقصد کے لئے تیار ہوتا ہے گو ہمنے انسانی جسم کو ایک پودے سے مشابہت دی مگر پیدائش کے وقت اسکی طبعی نزاکت یہانتک بڑہی ہوئی ہوتی ہے کہ اگر ہم اسکو اس حالت مین نہایت ہی نازک تازہ لگائی ہوئی شاخ گلشن سے بھی زیادہ تر امداد بیرونی کا محتاج قرار دین تو بیجا اور نامناسب نہ ہوگا - ذرہ سی چوٹ کا صدمہ اسکی ہلاکت کا موجب اور گرمی سردی کا کچھ یون ہی تجاوز کر جانا اسکی موت کا باعث ہو سکتا ہے - اس عرصہ مین جسقدر مہربان ماں اور شفیق باپ کی حفاظت کا وہ محتاج ہوتا ہے اُسیقدر اسکی سلامتی کی ذمہ داری قدرتی طور سے اُن کی گردن پر عاید ہو جاتی ہے اور جسقدر انسان دیگر حیوانات کی نسبت زیادہ سوشیل یعنی ساماجک ہے اسیقدر یہ ذمہ داری اور بھی پیچیدہ اور وزنی ہے کیونکہ اسکی ذرہ ذرہ سی حرکت بھی اولاد کی زندگی پر ایک نمایان اثر کرتی ہے - **مطلب** یہہ ہے کہ برہمچریہ سے بھرشٹ ہونے یا ویریہ کو ضائع کرنے کے نقصانات

اُنکی ہی ذات تک محدود نہین رہتے بلکہ متعدی امراض کی طرح سنتانون کو وراثت مین ملتے ہین پس ویریہ کی رکھشا نہ کرنیوالے ماتا پتا کی سنتانون کو یہ ایک بڑا بھاری خطرہ ہے کہ انکا پیدائش سے برہمچریہ کو پورن ریتی سے پالن کرنے کے ناقابل ہونا اغلب ہوتا ہے با بھارت ماتا تیری گود مین پرورش پانے والی لخت جگرون کی بربادیون کے سامان اسی وقت سے شروع ہوجاتے ہین جبکہ وہ معصوم ابھی اپنے فرائض کو بھی سمجھنے کے قابل نہین ہوتے - اسلئے جو ماتا پتا اپنی سنتان کو برہمچاری بنانا چاہین اُن کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود بھی برہمچریہ کا سیون کیا کرین - جب ماتا پتا کی حفاظت کا زمانہ ختم ہوتا ہے اور بچہ اپنے فرائض کو آپ سمجھنے لگتا ہے اسوقت اسکے برہمچریہ کا زمانہ شروع ہوتا ہے منوجی مہاراج نے یہ زمانہ برہمن کے لئے ۸ برس کشتری کے لئے ۱۰ برس اور ویش کے لئے ۱۲ برس کی عمر مین لکھا ہے - اسوقت بچہ کو یگیوپویت پہنا کر گروکل مین ودیا دہین کے لئے بھیجا جاتا تھا - تاکہ جہان بچہ ایک طرف اپنی جسمانی ساخت کو کامل کر رہا ہے وہان دوسری جانب دماغی اور روحانی قوا کو نشو و نما دینے سے قاصر نہ رہجائے تحصیل علم کا آغاز ۸ برس کی عمر مین بہت ہی اُچت ہے یہ نہ صرف آریہ ورت کے پراچین رشیون کا مت ہے بلکہ یورپین فلاسفرون نے بھی اپنی تحقیقات سے دماغی محنت کا شروع زمانہ یہی قرار دیا ہے چنانچہ آرٹ اوف پرولانگنگ لائف مین قبل از وقت موت کے اسباب بیان کرتے ہوئے ۷ برس کی عمر سے پیشتر دماغی محنت کا شروع کرنا بھی ایک باعث لکھا ہے - اس زمانہ مین برہمچاری کو اپنی زندگی کے تینون پہلوؤن کو مضبوط کرنا پڑتا ہے اوّل ویریہ رکھشا کرکے شاریرک بل کو بڑھانا (دوم) تحصیل علم سے دماغی قوا کو نشو و نما دینا سوم دہرم پر چلکر آتمک بل کی پشٹی کرنا -

ان تینون فرائض کو پورا کرتا ہوا جو برہمچاری ۲۵ برس کی عمر تک اس تپ کو کرتا ہے اسکا نام بسو ہوتا ہے کیونکہ اس مین سنتان اتپن کرنا اتیادی شکتیان اور نانا پرکار کی ودیائین باس کرتی ہین - اور یدی وہ برہمچاری ۳۶ برس کی عمر تک اس مہان تپ کو جاری رکھتا ہے وہ رُدر - ارتھات دُشٹون کو رلانیوالا نام پاتا ہے کیونکہ اسکے دہرم سروپ تیجسوی شریر کے سامنے ادہرم ٹھیر نہین سکتا اور اگر وہی برہمچاری ۴۸ برس کی عمر تک اپنے برہمچریہ کو پہنچا دیتا ہے اسکا نام آدتیہ ہوجاتا ہے کیونکہ سوریہ کے سدرش اسکے گیان کا پرکاش ہوتا ہے جسکی کرنین جہان جہان پڑتی ہین اگیان دور ہوتا چلا جاتا ہے - جو مہرشی ۴۰۰ برس کی عمر تک زندہ رہتے تھے اور ساری دُنیا کے اگیان کو ناش کرنیکا بیڑا اُٹھاتے تھے وہ اسی پورن برہمچریہ تپ کو دہارن کئے ہوئے ہوتے تھے - پرماتما شیگھر اشیرباد دو کہ ہمارے دیش کے نوجوان آجکل بھی اس پورن برہمچریہ کی ابھلاشا کرین - اوم شم

ایڈیٹوریل نوٹس

بریلی مین کھتری برادری کا جلسہ

ماہ جون کا اختتام جب کہ کمال پر پہنچی ہوئی شدت گرمی سے چیل بھی انڈا چھوڑ کر بھاگتی ہے۔ اور آفتاب کی عمودوار کرنین ہرنون کی پشتون کو کالا کر دیتی ہین۔ ایسے سمے گرم لوؤن مین جو بانو بھاڑ سے نکلکر آتی ہین سیکڑون کوس کا سفر کرنیکی تکلیف اٹھانا واقعی ایک بڑا مشکل کام ہے۔ خاصکر ہمارے اُن قابل تعظیم بزرگ اصحاب کے لئے جنکے گھرون مین بہ فضل ایزد تعالی آسایش کے تمام سامان موجود ہین مگر واہ رے قومی جوش اس تنزل کے زمانے مین بھی تیرے اثر کا نشان ہمارے سینون سے بالکل مفقود نہین ہوا۔ چنانچہ مسٹر رزلی کمشنر مردم شماری کی اس نامناسب کارروائی پر جو انھون نے ابکی مردم شماری مین کھتریون کے ساتھ روا رکھی ہے وچار کرنے کے لئے ۲۹ر جون کو بریلی مین کھتری برادری کے بڑے بڑے معزز اور بزرگ اصحاب دور دراز شہرون سے تشریف لا کر کالج ہال مین اکٹھے ہوئے۔ یہ جلسہ تین روز تک بڑی کامیابی کیساتھ ہوتا رہا۔ جسکا بیان کیا جاتا ہے۔ بردوان کے راجہ شری بن بہاری کپور اس جلسہ مین پریسیڈنٹ منتخب کئے گئے۔ جو تقریر آپنے اس موقع پر مسند صدارت سے بزبان انگریزی بیان فرمائی۔ وہ نہ صرف بلحاظ فصاحت کے قابل تعریف تھی۔ بلکہ معانی اور دلایل سے پر ہونیکے باعث نہایت اعلے درجہ کی مفید مطلب بحث تھی۔ خلاصہ اسکا یہ ہے کہ مسٹر رزلی یا دوسرے اشخاص کے قیاسات کی غلطی سے جو مہمل شکوک پیدا ہوئے ہین۔ انکا انسداد مفصلہ ذیل ثبوتون سے کیا جائے۔ اول یہہ کہ موجودہ کھتری جو ہمیشہ خالص قابل اس نام اور گروہ کے رہے ہین۔ اصلی کھتری سمجھے جاوین۔ (۲) یہ کہ اس خیال سے کہ بیشمار زمانہ سے شاستر اور کت قواعد کی سخت پابندی کرتے ہین۔ اور تمام رسومات کی پیروی کرتے ہین جو کہ کشتریون کے لئے لازمی قواعد قرار دیے گئے ہین۔ وہ سوائے انکے دوسری ذات نہین قرار دیئے جا سکتے ہین۔ جسکے ہونیکا وہ دعوی کرتے ہین۔ چونکہ اور ذاتین بھی انکا کشتری ہونا قبول کرتی ہین یہ قطعی ثبوت انکی تائید مین ہے۔ کہ ہندوستان جہان برادری کے امور مین لوگ بہت ہی محتاط ہوتے ہین۔ لوگ جان دینا گوارا کرتے ہین مگر خلاف سوشیل خواہشات منظور نہین کرتے ہین۔ (۴) پیشہ کا خیال جسپر اسقدر زور دیا گیا ہے اگر تاریخ کی نظر سے دیکھا جاوے تو کشتریون کے دعوی کو قوی کرتا ہے۔ (نوٹ) کیونکہ انکے پرانے زمانے کے بزرگ سپاہیانہ زندگی بسر کرتے تھے اور زمانہ حال کی صدیون مین گورو گوبند سنگھ ایسے شوبیر اور ہری سنگھ نلوہ ایسے بارعب بہادر پیدا ہوتے رہے اور اب انکی سنتان نے جو تجارت کا پیشہ اختیار کیا ہے

وہ بھی شاستر کی مریادا کے انکول ہی ہے کیونکہ منوجی مہاراج نے فرمایا ہے کہ اگر کشتری اپنے کام سے روزی
حاصل نہ کر سکے تو ویش کا کام کرنے لگے مگر اس سے اسکے ورن مین کچھ بھی فرق نہین آتا اور نیز آجکل کے مؤرخون
مین سے بھی بعض کا قول ہے کہ جو قوم ایک زمانہ مین حکمران ہوتی ہے وہی دوسری زمانہ مین تجارت پیشہ
ہوجاتی ہے جیسے دلی کے مغل آجکل تجارت کا کام کرتے ہین - پھر آپنے مسٹر جوگندر ناتھ کا ذکر کیا جو کسی
غبن کی علت مین ریاست بردوان سے نکالے گئے تھے اُنھون نے بردوان کے راج گھرانے سے جو کہ
کھتری ہے اس پرخاش کا بدلہ لینے کے لئے کھتریون کو اپنی تاریخ مین ورن سنکر لکھا ہے اور اسی غیر معتبر
کتاب کے حوالہ سے مسٹر رزلی صاحب اپنی کتاب موسومہ فرقہ جات واقوام حصص ہند مین کھتریون کو دوسرے
ورن سے کم درجہ کا شمار کرتے ہین یہہ کس قدر اندھیر کی بات ہے کہ منوسمرتی اور یاگیوالک سمرتی آدی سے
جوگندر ناتھ کی کتاب کو ترجیح دیجائے اسکے بعد لائق پریزیڈنٹ صاحب نے حاضرین کی توجہ اسطرف مبذول
کی کہ کھتری قوم کے نوجوانون مین صنعت وحرفت کی تعلیم کو پھیلایا جائے -

دوسرے روز جو ریزولیوشن پیش کئے گئے انکا خلاصہ یہ ہے -

اول بابو گنگا پرشاد صاحب ورما نے یہ تحریک کی کہ سناتن سے جو چار ورن چلے آتے ہین اس مین گورنمنٹ
کو مداخلت کرنی واجب نہین ہے کیونکہ اس مداخلت سے مختلف فرقون مین نفاق اور حسد پھیلیگا اسلئے
افسران مردم شماری نے جو اہل ہنود کی ذاتون مین نئی حلقہ بندی کرنی چاہی ہے اسپر یہ جلسہ اپنی
ناراضگی ظاہر کرتا ہے -

دوسرا ریزولیوشن بابو کیدار ناتھ صاحب اہل لکھنؤ نے پیش کیا کہ یہ جلسہ کھتری برادری خط مسٹر رزلی بنام
رائے رامچرن داس رئیس الہ آباد واقتباس ازکتاب فرقہ جات واقوام حصص ہند ومرکلر مسٹر برن پڑھکر اور
نیز ان مخالفتون سے اتفاق کرکے جو مختلف حصص سے کھتری صاحبان نے بھیجے ہین اپنی ازحد تشویش
حکام مردم شماری کی اس کارروائی پر کرتا ہے کہ انکی حلقہ بندی برہمنون سے دوسرے درجہ پر نہین رکھی
گئی اور تعجب ناراضی اس بات پر ظاہر کرتا ہے کہ انکی شاستر اوکت قواعد ورسوم کی پابندی کی کچھ منزلت
نہین کی گئی - نیز بابو صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ ۱۱ سال ہوئے جبکہ مسٹر رزلی صاحب نے اپنی کتاب لکھی تھی
جسکی بنسبت ابتک کوئی کارروائی اس خیال سے نہین کی گئی تھی کہ ایک غیر ملک کے باشندہ کی رائے
جو ہمارے رسوم وقواعد سے بالکل ناواقف ہے ہمارے سوشیل حقوق پر کیا اثر ڈال سکتی ہے مگر اب جبکہ
گورنمنٹ اپنی مردم شماری کے کاغذات اسی ترتیب پر جو اس کتاب مین درج ہے تیار کر رہی ہے تو لازمی ہے
کہ ہم اس غلط فہمی کو دور کرین جو مسٹر رزلی کی رائے سے تمام ملک مین پھیلی جاتی ہے -

رائے رامچرن داس صاحب نے تائید کی اور رائے دامودر داس صاحب و دیگر اصحاب نے تائید ثانی کی۔ پھر اور بہت سی اچھی اچھی تقریرین ہوئین جن مین زبردست دلایل مثلاً کھتریون کا درگا یعنی فتح کی دیوی کا اپاسک ہونا۔ بیاہ شادیون مین کندھے پر تلوار رکھنا اور سارسوت برہمنون کا انکے گھر مین کچا بھوجن کھانا وغیرہ سے ثابت کیا گیا کہ کھتری اصل کشتری ورن سے ہین اسکے بعد پریسیڈنٹ صاحب نے وہ بیوستھائین سنائین جو ندیا اور کلکتہ کے پنڈتون نے کھتریون کی نسبت دی ہین ان مین انھون نے صاف لکھا ہے کہ کھتری اصل کشتری ورن کی سنتان سے ہین اور ندیا کے پنڈتون نے یہ بھی لکھا کہ جو گنددرناتھ سنسکرت کا عالم فاضل نہین تھا۔

تیسرے ریزولیوشن کے بموجب ایک کمیٹی قایم ہوئی جسکے سپرد یہ کام ہوا کہ وہ اغراض مندرجہ بالا کیلئے ایک عرضداشت لکھکر افسران مردم شماری و دیگر حکام کی خدمت مین ارسال کرکے مناسب کارروائی کرے۔ بڑی خوشی کا مقام ہے کہ اس جلسہ مین کوئی ایسا لفظ استعمال نہین کیا گیا جو دوسرے کسی فرقہ والے کی دل آزاری کا موجب ہو دیگر فرقون کو بھی اپنی تحریرون اور تقریرون کی تقلید کرنی چاہیئے۔

اُتم پرساد

ओ३म्

तस्यैव आदशो यदे तद्वि द्युतो व्यद्युतदा३इ तीति न्यमीमि षदा३ इत्यधि दैवतम् ॥

(پدارتھ) اس کیش اوپ برہم کو پورو کت پرکار النکار درشن کیا ہوا اپدیش پرتیکش گیان ہے بجلی کی تیج سروپ کانتی جیسے چمک جاتی اور چھپ جاتی ہے اسی پرکار کا یہ اپدیش ہے ودوان لوگ ایسا کہتے ہین۔

(تشریح) وید کے عالمون نے ایسا مانا ہے کہ مذکورہ بالا استعارہ ایشر کا سچا گیان ہے اور وہ ایسا ہی ہے کہ جیسی بجلی کی چمک کہ جو ذرا سی دیر مین پرکاش دکھا کر جھٹ غائب ہو جاتی ہے جس طرح آنکھ کھلتی اور بند ہوتی ہے اسی طرح ایشور کا اپدیش ہے مطلب یہ ہے کہ اپ نشد کارون نے النکار روپ سے برہم کا زورین کیا ہے ان منترون کے لفظی معنون پر دھیان نہین دیکر اصلی مطلب سمجھ لینا چاہیے جیسا کہ اس منتر کا خاص مدعا یہ ہے کہ برہم کا اپدیش بجلی کی چمک کی طرح جھلک دکھلاتا ہے پرتیکش ہو کر پرماتما اپدیش نہین کرتے کیونکہ انکا کوئی شریر نہین ہے جو سنگ ہو کر اپدیش کرین جن مہاتماؤن پر ایشر کی کرپا ہوتی ہے انکو برہم گیان کی چمک بجلی کی طرح اپدیش کرتی ہے تب انکی آتما آنندمے ہو کر برہم مین مگن ہو جاتی ہے وہ دن مین

وہ بڑ بھاگی جنکی آتما مین ایشور کے گیان کا پرکاش ہو۔

अथाध्यात्मं यदेतद्गच्छतीव च मनोऽनेन चैतदुपस्मरत्यभीक्ष्णं संकल्पः॥

(پدارتھ) جس برہم کا اُپدیش اوپر کے منترون مین کیا گیا ہے اُس برہم کے پرتی پیراُن چلتا ہے منش
ایسا دھیان کرے اور اس من سے برہم کے سمیپ ہونیکا سمرن کرے اور انتھ کرن کی برتی بار بار برہم کے دھیان
مین لگادے۔ یہ شریر کے بھیتر ادھیاتمک اُپدیش ہے۔

(تشریح) اُس برہم کا استعارہ کے ذریعہ سے تزئین کرکے اب رشی اُس برہم کی پراپتی کا اُپاو بتلاتے ہین
کہتے ہین کہ جو منش برہم کا گیان پراپت کرنا چاہے اُسکو چاہئے وہ ہر لحظہ پرماتما کا ہی دھیان رکھے ہر وقت
من کو اُسی کی یاد مین لگائے رکھے آٹھون پہر یہی خیال رکھے کہ مین برہم کو پراپت ہو جاؤن تمام خیال حوصلہ
اور خواہش یہی ہونی چاہئے کہ وہ اُس پرماتما کو جانے اور انو بھو کرے مطلب یہ ہے کہ جس آدمی کو برہم کے
جاننے اور ہمیشہ کے لئے دُکھون سے چھوٹنے کی اچھیا ہو اُسکو چاہئے کہ وہ اپنی اندریون کو چارون طرف
سے روک کر اپنے من اور آتما کو ایشور کی طرف لگادے یہان تک کہ اسی مین محو اور مستغرق ہو جاوے
انسان جب تک لذات محسوسات اور دُنیا کی جھگڑون سے بری نہین ہوتا تب تک اُسکا دھیان پرماتما کی
طرف نہین لگ سکتا پس ایک ہی کام آدمی سے ہو سکتا ہے چاہے دُنیا کو ڈھونڈلے یا برہم کی پراپتی ہی
حاصل کرے دُنیا ڈھونڈنے مین دُکھ ہی دُکھ ہین اور اگر سکھ ہے بھی تو چند روزہ لیکن ایشر پراپتی مین سدا آنند
ہی آنند ہے وہان دُکھ کا لیش بھی نہین جن لوگون کو نور تجلّی کی جھلک نے منور کردیا پھر اُنکا کیا کہنا ہے
اُنکا جلال ہی اور ہو جاتا ہے وہ مستغنی ہو جاتے ہین ساتون ولایت کی بادشاہت اُنکی نظرون مین ہل
کی برابر ناچیز ہو جاتی ہے اُنکو حق الیقین کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے وہ ایشور پرماتما کی گود جگہ پاکر شانتی اور
موکش کو پراپت ہوتے ہین دھن ہین ایسے مہاتما ادوم شم

سبھاشتاین

लोभश्चेदगुणेन किम्पिशुनता यद्यस्ति किम्पातकैः
सत्यं चेत्तपसा च किं शुचि मनो यद्यस्ति तीर्थेन किम्॥
सौजन्यं यदि किं गुणैः स्वमहिमा यद्यस्ति किं मण्डनैः॥
सद्विद्या यदि किं धनैरपयशो यद्यस्ति किं मृत्युना॥

(ارتھ) یدی لوبھ ہے تو دوسرے دوش سے کیا - یدی کُترائی ہے تو اور پاپون سے کیا - یدی ستتا ہے تو تپ سے کیا - یدی من شُدّھ ہے تو تیرتھ سے کیا - یدی سجنتا ہے تو دوسرے گُنون سے کیا - یدی مہما ہے تو بھوشنو سے کیا - یدی بہل داینی ودّیا ہے تو دھن سے اور اگر اپ یش ہے تو موت سے کیا -

(نوٹ) دھن ہے رشی لوگو آپکے مستک اور آپکی ودّیا کو سمندر کو کوزہ مین بند کرنا آپکے حصے مین ہی آیا ہے ایک ایک لڑی مین وہ وہ نایاب رتن پروئے ہین کہ جنکے سامنے ہفت اقلیم کی بادشاہت کچھ حقیقت نہین رکھتی ناظرین اوپر کے دو اشلوکون کو ملاحظہ فرماتے کہ ان مین کیسی بیبہا نصیحتین بھری ہین اگر انسان انپر عمل کرے تو اُسکے آگے سارے سُکھ ہاتھ جوڑکر کھڑے رہین وہ اعلے درجہ کا انسان جسکو دیوتا کہتے ہین کہلانیکا مستحق ہو جاوے دُنیا اور مافیہا دونون جہان مین سرخروئی حاصل کرے -

دیکھئے کیسا اعلے درجہ کا اُپدیش ہے رشی کہتے ہین کہ جس شخص مین لوبھ کا عیب ہے اُسکے لئے اور عیبون کی کیا ضرورت یہان پر رشی کی مراد بیجا طمع سے ہے کیونکہ واجبی لوبھ تو سب کے لئے ضروری ہے مثلاً علم کا لوبھ نہ کریگا تو علم کو کس طرح حاصل کرسکتا ہے اور اگر دہن دولت کی خواہش نہوگی تو اسکو کسطرح کما سکتا ہے اسی طرح دُنیا کے ہر ایک سُکھ کی بابت سمجھ لیجئے مطلب یہ ہے کہ جو واجبی طور پر محنت مزدوری اور قوت بازو سے دہن دولت یا اور اشیا حاصل کیجاوین اُسکا نام بیجا لوبھ نہین ہے اصل بیجا لوبھ اسکو کہتے ہین کہ پرائے دھن کو لوبھ سے چھین لینا یا دغابازی سے لے لینا یا غربا پر زبردستی کرکے اپنے مطالب حاصل کرنا غرضیکہ رشی کا مطلب یہان پر بیجا لوبھ سے ہے اور بیجا لوبھ کو ہر مذہب اور ملت مین بُرا لکھا ہے پس جس آدمی مین ناجایز لوبھ کا عیب ہے اُسکو اور عیبون کی کیا ضرورت ہے گویا سارے عیب اُس مین بھرے ہین -

اشلوک زیر بحث مین رشی دوسرا اُپدیش یہ کرتے ہین کہ جس شخص مین لُترے پن کا عیب ہے اوسکو اور پاپ کرنیکی کیا ضرورت ہے لُتراپن اُسکو کہتے ہین کہ جو آدمی ادھر کی بات ادھر اور ادھر کی ادھر لگاتا ہے میری تیرے سے اور تیری میرے سے یونہی جھوٹی بات لگاتا رہتا ہے اس عیب کو رشی نے بڑا پاپ لکھا ہے اِس لئے اِنسان کو لُتراپن کبھی نہین کرنا چاہئے - تیسرا اُپدیش ہے کہ جو آدمی راستباز ہے اُسکو اور تپ کرنیکی کیا ضرورت ہے سچ ہے (مصرع) ست برابر تپ نہین جھوٹھ برابر پاپ - راستی کی تعریف ہر مُلک کے علما و فضلا نے کی ہے (مصرع) راستی موجب رضاے خداست + چوتھی نصیحت یہ ہے کہ جسکا من شدہ ہے اُسکو تیرتھون مین جانے اور مارے مارے پھرنے کی کیا ضرورت ہے مثل ہے کہ من چنگا تو کٹھوتی مین گنگا واقعی یہ بات بہت ٹھیک ہے کہ جسکا دل صاف ہے اُسکے لئے

تیرتھ برت کی کوئی ضرورت نہین اگر من مین پاپ بھرے ہین تو ہزار دفعہ تیرتھون مین جاؤ خاک. لاکھ نہؤ گالیس دل کو ہوا و ہوس بُغض کینہ حسد وغیرہ عیبون سے پاک کرنا انسان کا اعلےٰ فرض ہے ۔ پانچوین نصیحت یہ ہے کہ جو آدمی نیک چلن ہے اُسکو اور گُنون کی کیا ضرورت ہے واقعی نیک چلنی انسان کے لئے ایک نہایت ہی ضروری کام ہے جس آدمی مین یہ صفت موجود ہے دُنیا مین بڑی عزت پاتا ہے چھٹی سیکشا یہ ہے کہ جس آدمی کی سب لوگ تعریف کرتے ہین جسکی عزت دُنیا مین بنی ہوئی ہے اُسکے لئے زیور پہننے کی کیا ضرورت ہے سچ ہے لیش اور کیرتی بڑا زیور ہے اسکے آگے سونے چاندی کے ظاہری زیور کُچھ وقعت نہین رکھتے لیش اور کیرتی راستبازی ۔ نیک چلنی اور پر اُپکار وغیرہ صفات سے حاصل ہوتی ہے جس شخص مین یہ صفات ہون اُسکے لئے چاندی سونے کی زیورات کی کیا ضرورت ہے ۔ ساتوین سیکشا یہ ہے کہ جسکے پاس بہلدا اپنی وِدّیا ہے اُسکو دھن دولت کی کیا پرواہ اسکی بابت تشریح کرنا فضول ہے سب جانتے ہین کہ علم کے آگے دھن کُچھ چیز نہین آج یوروپ اسکی زندہ مثال موجود ہے ۔ آٹھوین نصیحت اس طرح کی ہے کہ دُنیا مین جس شخص کی بدنامی ہو رہی ہے اُسکو مرنے کی کیا ضرورت ہے واقعی بدنامی سے مرنا اچھا ہے جو بدنام ہے وہ مُردہ ہے لہٰذا بدنامی سے بچنا لازم ہے ۔ ناظرین آپ خیال فرمائیے کہ عالم رشی نے مذکورہ بالا دو اشلوکون مین آٹھ نصیحتین کیسی اعلےٰ اور پُر مغز کی ہین ان پر عمل کرنیوالا انسان دُنیا مین سچّی عزت کا مستحق ہو سکتا ہے ۔ پر ماتمن ہمارے بھائیون کو شکتی دو کہ وے رشی مُنیون کی سیکشاؤن پر عمل کرین ۔

شارِیرک اور سماجک اونتی

نیم اور اُس کے گُن

سلسلہ کیلئے دیکھو آریہ بندھو جلد ۳ نمبر ۱۲ صفحہ ۳۶۲

ناظرین ہم پچھلے پرچون مین نیم کے ہر ایک جُز کے فائدے اور استعمال کا قریب قریب کُل بیان کر چکے ہین اب اسکے متعلق ایک دو نسخے اور درج کرتے ہین جو نہایت ہی مجرّب اور مُفید ہین جن سے صدہا بیمارونکو فائدہ ہو چکا ہے ۔

(نسخہ پنچ نمبا) نیم کے پھول ۔ نیم کے پھل ۔ نیم کے پتّے ۔ نیم کا چھلکا ۔ نیم کی جڑ ۔ ان پانچون اجزاء کو ہموزن لیکر باریک سفوف کر لینا چاہئے انکو تازے لیوین اور سایہ مین خشک کرنا لازم ہے اِسس سفوف کا ۳ ماشہ صبح ۳ ماشہ شام کو شہد مین ملا کر چاٹنا چاہیے یہ نسخہ کُشٹ کے لئے بڑا ہی مفید ہے دو

مین ماہ تک برابر اسکا استعمال کرنا لازم ہے اس سے بھوکھ خوب لگتی ہے معدہ کو طاقت بخشتا ہے امراض صفراوی جیسا صفراوی بخارات یرقان وغیرہ کے لئے از حد مفید ہے۔

(امرت آشٹک) نیم کا چھلکا۔ گلو۔ کٹکی۔ مصطگی۔ اندرجو۔ پاٹلا۔ سونٹھ۔ اور سرخ چندن ان آٹھون چیزون کو تین ۳ تین ۳ ماشہ لیکر جو کوب کرو اور آدھ سیر پانی مین جوش دو جب آدھ پاؤ باقی رہے تب چھان کر اس مین دو تولہ شہد اور ۳ ماشہ سفوف پیپل ملاکر صبح شام پینا چاہئیے یہ کاڑھا بلغمی اور صفراوی بخارون کے لئے جن مین قے ہوتی ہے اور پیاس بہت لگتی ہے اکسیر کا کام کرتا ہے ایک ہفتہ مین بالکل آرام ہوجاتا ہے۔

(پنچ تکت گھرت) نیم کے پتے۔ پاٹلا کے پتے۔ کٹیلی کے پتے۔ گلو کے پتے اور اڑوسا کے پتے ہر ایک آٹھ تولہ لیکر ۴ سیر پانی مین اوبالو جب ۱ سیر پانی باقی رہ جاوے تب اتار کر چھان لو اب اس عرق مین ۴ سیر گھی اور ایک سیر ترپھلا کی لگدی پانی مین پیسکر چھوڑ دو اور پھر پکاؤ۔ جب کل پانی سوخت ہوکر خالص گھی رہ جاوے تب اوتار کر سرد کرو اور چھان کر اعتیاط سے رکھ چھوڑو خوراک اسکی ایک تولہ ہے یہ گھی امراض جلدی کہنہ کے لئے اکسیر اعظم کا کام دیتا ہے پرانی کھجلی۔ گنج۔ جمبل۔ وغیرہ بیماریون کو بھی اس گھی کے استعمال سے آرام ہوجاتا ہے۔

(نیم کا تیل) نیم کا تیل ۴ سیر۔ ہڑتال۔ منسل۔ بھلاوہ۔ الائچی کے بیج۔ گھی کوار۔ چندن سفید۔ چمیلی کے پتے۔ مگر کی جڑ۔ یہہ سب آٹھ آٹھ تولہ سبکو پیسکر ایک لگدی بناؤ اور ۱۶ سیر پانی مین اوبالو جب ۴ سیر پانی باقی رہ جاوے تب اس مین نیم کا تیل ڈال کر جوش دو جب تک کل پانی جل جاوے اور خالص تیل رہ جاوے اس تیل کے لگانے سے کوڑہ کے زخمون کو آرام ہوتا ہے۔ کنٹھ مالا کے زخمون کے لئے یہ تیل مخصوص ہے اور سب قسم کے پرانے زخمون کو آرام کرتا ہے۔ نیم کا بیان ختم ہوا۔

مفید اور کارآمد باتین

(بلاٹنگ پیپر یعنی جاذب کاغذ بنانیکی ترکیب) ہمارے ملک مین سادہ کاغذ بامشین کئی جگہ بنتا ہے جیسا کہ سیالکوٹ و سیرام پور وغیرہ مین اگر یہ لوگ چاہین تو جاذب کاغذ بھی بنا سکتے ہین کیونکہ جاذب کاغذ کے بنانیکی ترکیب بہت ہی آسان ہے اور اسکی بکری بہت ہے ہماری رائے مین دیسی کارخانے والون کو بلاٹنگ پیپر ضرور بنانا چاہئیے ہم ایک بہت ہی مختصر اور سادہ ترکیب لکھتے ہین جاذب کاغذ خالص روئی سے بنایا جاتا ہے سوامن روئی کو ۲ سیر کاسٹک سوڈا اور حسب ضرورت پانی مین خوب جوش دین

اس ترکیب سے روئی نہایت نرم ہو جاویگی بلکہ ایسی ہو جاتی ہے جالو گل گئی اب اسکو خوب کوٹنا چاہئے
تاکہ کاغذ بنانے کی لائق لئی سے بنجاوے خوب باریک سفوف سا ہو جانا چاہئے اور کئی دفعہ پانی سے صاف کرلینا
چاہئے۔ اب اس لئی کو پانی مین ملاکر پتلی سی کرکے ایک حوض مین جو نہایت ہی صاف وشفاف اور چکنا
گھٹا ہوا ہوتا ہے بھر دینا چاہئے لئی کا وزن اوسقدر ہونا چاہئے جسقدر کاغذ کی موٹائی رکھنی ہو تجربہ سے
یہ بات حاصل ہو جاتی ہے ۲۴ گھنٹہ مین لئی حوض کی تہ پر جم جاویگی اور پانی اوپر رہ جاویگا اوپر سے پانی کو
نتھار لو نیچے کی لئی تہ پر جمکر اور خشک ہو کر بلاٹنگ پیپر بنجاویگا بس جاذب کاغذ بنانے کی اتنی ہی ترکیب
ہے اس کاغذ کو بہت زور سے نہین گھوٹتے بلکہ بہت ہلکا سا گھوٹ دیتے ہین تاکہ ذرا سا کھردا پن مٹ جاوے
(روغنی کاغذ بنانے کی ترکیب) روغنی کاغذ قریب قریب موم جامہ کا کام دیتا ہے برسات کی موسم
مین کتابون اور دیگر اشیاء کے پارسلون پر باندھنے سے اشیاء بھیگنے سے محفوظ رہتی ہین روغنی کاغذ
اور بھی بہت کام آتا ہے بنانے کی ترکیب حسب ذیل ہے۔ موٹے کاغذ کے تختے کو میز پر بچھاؤ اب اسپر
برش سے جلایا ہوا السی کا تیل جس مین کسیقدر چیڑ الاکھ تحلیل کیا ہو چیڑ دا ایک یا دو روز مین خشک
ہو جاویگا نہایت شفاف اور چمکدار روغنی کاغذ بنجاویگا اسپر پانی کا اثر نہین ہو سکتا۔

جیون ودیا

جیون کوش بجائے خود ایک علیحدہ مکمل جاندار ہوتا ہے کیونکہ اس مین وہ تمام خواص پائے جاتے ہین جو
جانداروں مین ہوتے ہین۔ یہ ایک جاندار مادہ سے پیدا ہوتا ہے پختگی کو حاصل کرتا ہے تب اپنی نسل پیدا
کرتا ہے اور مر جاتا ہے جس طرح کہ نباتات اور حیوانات۔

بیشمار ایسے حیوانات ثابت ہوئے ہین جو نہایت ہی چھوٹے ہوتے ہین یہ در اصل سوائے علیحدہ شدہ
جیون کوشون کے اور کچھ نہین ہوتے انکو ایک جیون کوش والے جاندار کہتے ہین وہ کرہ ارض پر مختلف
حالتون اور شکلون مین پائے جاتے ہین میٹھے اور کھاری دونو قسم کے پانیون مین ایسے جاندار بکثرت
ہوتے ہین اور ہر ایک جگہ جو عرصہ تک مرطوب ہوا کے زیر اثر رہے ان سے پر ہوتی ہے اور ایسے تالابون
کی تہون مین جنکا پانی بند رہتا ہے انکی بہتات دیکھی گئی ہے وہین یہ تجربون کے لئے حاصل کئے
جاسکتے ہین۔ بعض طبقات ارضی جو بیشتر کسی قسم کی دھات کے خیال کئے جاتے تھے۔ اب ثابت
ہوا ہے کہ انہین نہایت چھوٹے جانداروں کی تہون پر تہون جمنے سے بنے ہین۔
ورجینیا کے شہر رچمنڈ کی بنیاد تلے ایک ایسا ہی طبقہ ۱۸ فٹ گہرا ہے علم حیوانات کے جاننے والون نے

اِس جاندار کو کئی سو قسم کا بتایا ہے اور اس تمام ذخیرے کا نام جسکی یہ اقسام ہے ڈاٹیومس قرار دیا ہے اور جن یونانی الفاظ سے یہ نام نکلا ہے اُنکے معنی "بیچ مین سے کاٹا گیا" ہین کیونکہ یہ ٹکڑے ہوکر نسل کو پھیلاتے ہین - انکے اوپر حفاظت کے لئے بہت پتلی اور چیکلی سی ڈھال ہوتی ہے حیون ودیا کے عالمون کے لئے یہ جاندار بڑی ہی دل لگی کی چیز ہے کیونکہ زندہ مخلوقات کی سب سے سادہ اور اوّل حالت یہی سمجھی جاتی ہے اس مین انکو زندگی نہایت ہی سادہ اور بغیر پیچیدگی کے دکھائی دیتی ہے مگر جن علمون کو ایک ناچیز مخلوق ڈاٹیومس کرتا ہے وہی بنیادی فرائض ہین جنکو ان کی بہت پیچیدہ زندگی کی بناوٹ بجالاتی ہے - یہ جاندار جسامت مین اِسقدر چھوٹے ہوتے ہین کہ ان کے کئی ہزار کی تعداد مین ملنے سے صرف ایک شلنگ کی جگہہ پُر ہوتی ہے -

ویر کشتریون کے تذکرے

بھیشم پتامہ

سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ ہند ہو بابت ماہ جون سنہ ۱۹۰۱ع کا صفحہ ۳۶

پیدائش - بھیشم کا باپ شانتن ہستناپور کا راجہ تھا اور اسکی ماتا جسکا نام گنگا تھا سورگ[۱] کے راجہ برہما کی بیٹی تھی - اِن کی شادی آجکل کے بیاہون کی طرح گود مین اُٹھاکر نہین کی گئی تھی بلکہ ٹھیک جوانی کی عمر مین جبکہ دونون نے ایک دوسرے کو پسند کرلیا تو نیمون الوسار بیاہ کرکے گرہست مین پرویش کیا وہ نہ صرف دو اعلےٰ درجہ کے شاہی خاندانون کے کمار کماری ہونیکے کارن خوبصورت جسم اور اعلےٰ درجہ کی قابلیتین رکھتے تھے بلکہ تیھااوجیت برہمچریہ کو پالنے کے باعث ویدک ودیا کے پورے ماہر اور دہرم سے خبردار تھے - اُنکے جسم نہایت تندرست مضبوط اور خوبصورت تھے اُنکی آتما بُہت مہان بلوان اور تیجسوی تھین - اور ایسے ہی ماتا پتا کے گھر بھیشم پتا سہ سے شوربیر پیدا ہوسکتے ہین - شانتن کے گھر گنگا کے بطن سے اور لڑکے بھی پیدا ہوئے مگر وہ سب کے سب دریائے گنگا مین ڈوب کر مر گئے اور کیول دیوبرت (بھیشم کا دوسرا نام) زندہ رہا - اسکے پیدا ہونے سے تھوڑے عرصہ بعد گنگا تو سورگ باس ہوگئی دیوبرت کی پرورش کا انتظام بہت معقول کیا گیا - بڑے بڑے وید اسکی غذائین تجویز کرنے کے لئے اور اسکے شریر کو اروگیہ رکھنے کے واسطے مقرر کئے گئے اور فن محاربہ کے بڑے بڑے ماہر اُستاد اسکو تعلیم جنگ دینے کے لئے مامور ہوئے - مذہبی تعلیم اور درشنون کی سیکشا کے لئے

[۱] یہ کوہستان ہمالہ کے کسی علاقہ کا نام تھا -

ویدک ودّیا کے پنڈت رکھے گئے علاوہ ازین جب تھوڑے ہی عرصہ مین اسکو خود ہوش آیا اُسنے دور دراز کے مقامون مین جاکر مختلف علوم وفنون مین اعلےٰ درجہ کی قابلیت حاصل کی۔ شکر اور برہسپت آدی آچاریون سے دھرم کی سیکشا اور راج نیتی سیکھی اور پرشرام ایسے اوستاد فن محاربہ سے جاکر شستر ودیا کو پراپت کیا۔ (باقی آئندہ)

مسٹر کارنگی اینڈرو ایک غریب سکاچ جولاہے کا لڑکا تھا جو تلاش معاش مین امریکہ جاکر رہنے لگا تھا۔ آج وہی لڑکا کروڑون روپئے کا مالک ہے اُسنے ۳ کروڑ روپیہ صرف سکاٹلنڈ کے طالب علمون کو وظایف دینے کے لئے وقف کردیا ہے اور کئی کروڑ امریکہ کے مختلف انسٹی ٹیوشنون کو دیا ہے اسکی صرف ایک چھوٹی سی لڑکی ہے جسکے لئے اُسنے فقط تھوڑی سی جائداد گذارہ کے لئے چھوڑنیکا ارادہ کیا ہے اگر مسٹر کارنگی کے ہان کوئی لڑکا ہوتا تو شاید وہ ایک پیسہ بھی اسکیلئے نہ چھوڑتا کیونکہ اسکے خیال مین اولاد نرینہ کے واسطے جائداد چھوڑنا گویا اسکی قابلیتون کو ظاہر ہونیکا موقع نہ دینا ہے۔ کاش کہ بھارت جننی تیرے بچّون مین سے بھی ایسے ہی عالی خیال اور سخی مرد نکلین۔

بقیہ ایڈیٹوریل نوٹس

کلکتہ کے لاٹ پادری بشپ ویلڈن صاحب آجکل ولایت مین بیٹھے ہوئے ایک عجیب مضمون پر طبع آزمائی کررہے ہین آپکی رائے مین گورنمنٹ انگریزی کو چاہیئے کہ "فوراً ہندی رعایا کو عیسائی بنائے تبھی یہ لوگ سرکار انگریزی کے وفادار ہوسکتے ہین ورنہ اِن مین سرکار انگریزی کی وفاداری بالکل نہین ہے" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پادری صاحب یہان کے لوگون کی عادتون اور انکے مذہبی عقاید سے بالکل بے خبر ہین انھون نے ہندوستان مین رہکر یہان کے باشندون کی نسبت کچھ نہین سیکھا ورنہ وہ ایسا بے سُرا راگ نہ الاپتے جس نے اس مُلک کی تاریخ کو ذرہ بھی مطالعہ کیا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ جس نے بھارت واسیون کے مذہب مین مداخلت کی وہی پچھتایا اور جس نے انکے مذہب کی حفاظت اور توقیر کی اُسپر یہ بھی فریفتہ وشیدا ہوگئے۔ اب بھی اپنی عادل سرکار انگریزی سے جو رشتہ اُلفت اِن لوگون نے قایم کیا ہے اسکو سب سے زیادہ مضبوطی بخشنے والا ہماری مہربان سرکار کا وہ اصول ہے جس سے وہ تمام مذاہب کو ایک آنکھ سے دیکھتی ہے۔

ماما بائی ایک عیسائی لیڈی ہین - ہندوستان مین ہی جنمی اور پلی ہین مگر نہ معلوم کن کارنون سے عیسائی ہوگئین - اب آپ امریکہ والون کو سوچت کرتی ہین کہ وہ کیون ہندو شاسترون کے مطالعہ مین وقت ضایع کرتے ہین آپکا قول ہے کہ مین نے ہندو شاسترون کو خوب مطالعہ کیا ان مین سوا ے جھوٹے گپوڑون کے اور کچھ نہین دھرا - شاید لیڈی صاحبہ نے کسی ایک آدھ پوران کو پڑھا ہوگا مگر جرمنی کے محقق لوگ جنکو سنسکرت کی فلاسفی مین صداقت کے جوہر چمکتے ہوئے نظر آچکے ہین ان کی اس نصیحت کو کب مان سکتے ہین - شاید بائی جی کو معلوم نہین کہ انگلینڈ مین مردہ جلانے کی بھٹیان بہی بنگئی ہین - حالانکہ عیسائی مذہب کی تعلیم کے یہ بالکل خلاف ویدک شاسترون کی سکھشا ہے - چاہے کوئی لاکھ شور واویلا مچائے مگر صداقت ضرور پھیلے گی -

آریہ بندہو کا سال نو

نظم

نئے برسات کے ایام آئے
نئے ہین بلبلون کے آشیانے
نئے غنچے چمن نے ہین نکالے
نئے عالم نے ہین نقشے جمائے
نئے بازار قدرت نے دکھائے
نئے پر ہین نکالے بلبلون نے
نئے نخلون نے ہین جوڑے دھلائے
نئے موسم نے شاخ نو نکالی
نئے گل آج گلشن نے کھلائے
نئے پرساد ہین پرماتما کے
نئے انعام بارش نے دیئے ہین
نئے تحفے ہین بندہو کے بھی حاضر
نئے خدمات کے بیڑے اوٹھاؤ

نئے آفاق پر بادل ہین چھائے
نئے مرغوب ہین گل کو ترانے
نئے گلشن نے جوڑے ہین بنائے
نئے انداز ہین غنچے نے پائے
نئے صنعت کے ہین تختے بچھائے
نئے فیشن ہین بدلے گل گلون نے
نئے مرغ چمن نے پر اوڑائے
نئے پانی نے سبزی اُس مین ڈالی
نئے فرش تکلف ہین بچھائے
نئے سوجھا گیہ ہین جو آتما کے
نئے پھل پھول شاخون نے لئے ہین
نئے مشفق خریدارون کی خاطر
نئے آگے قدم تو ذرا بڑھاؤ

متعلق سماجک سماچار

حال مین ہمارے شریمان لالہ کاشی رام پلیڈر فیروز پور نے اپنی جیب خاص سے ایک عالیشان مندر بنوا کر اور مع آرایش سامان فرش وغیرہ کے آریہ سماج شہر فیروز پور کو ارپن کر کے اپنی نہایت اعلےٰ درجہ کی عملی فیاضی کا ثبوت دیا ہے ہم اپنے دوست لالہ کاشی رام کو ان کی اس اعلےٰ درجہ کی سخاوت پر مبارکباد دیتے ہین اور تہ دل سے انکا دھنباد کرتے ہین پرماتما بھارت جننی کے تمام پُتروں کی ہردے مین ایسا اُتساہ پیدا کرے۔ اوم شم

ببرودہ کھیڑہ ضلع اٹاوہ سے بابو پیارے لال مخزن وِدّیا دہر ایک افسوسناک خبر لکھتے ہین کہ بابو مرلیدہر صاحب ممبر آریہ سماج کوٹھی کوری کھیڑہ ۲۸ ہرجون کو سرگباش ہو گئے۔ آپ بڑے ہردلعزیز اور شیرین کلام تھے وید کے دہرم کو دِلسے پیار کرتے تھے۔ پرماتما انکی آتما کو شانتی دے اور پس ماندگان کو صبر وتحمل عطا کرے۔

رسید زر

نام	رقم	نام	رقم
منشی لکشمن سنگھ صاحب جے پور	عہ/	بابو کیدار ناتھ صاحب پل کٹرہ	سے
بابو سوہن لال صاحب سب اورسیر گوجرہ	عہ/	لالہ لال چند صاحب ایم۔ اے لاہور	عہ/
چودہری کلیان سنگھ صاحب رئیس پھپوندہ	عہ/	لالہ میا لال صاحب کالکا	عہ/
لالہ کشن چند صاحب چکوال	عہ/	بابو نراین داس صاحب موہ پانی	عہ/
بابو سروپ صاحب موانہ	عہ/	بابو لکھپت رائے صاحب ہانسی	عہ/
بابو کشو لال صاحب شہر گوالیار	سے	لالہ گوکل چند صاحب اگروال مکیریان	عہ/
لالہ نول سنگھ صاحب دیوبند	عہ/	بابو کپور چند صاحب کرنال	عہ/
لالہ نول سنگھ صاحب سولن	عہ/	چودہری گلاب سنگھ صاحب ڈنگر جنولی	عہ/
پنڈت کیدار ناتھ صاحب ڈپٹی کالیکٹر دارا گنج	عہ/	منشی بھگوانداس صاحب مدرس کھیکڑہ	عہ/
پنڈت گنپت رائے صاحب امیٹھہ	عہ/	منشی نہال چند صاحب رئیس مظفر نگر	عہ/
ٹھاکر وشنو سنگھ جودھا صاحب رئیس ڈڈواری	عہ/	پنڈت گوردا سرام صاحب شرما کوئٹہ	عہ/
بابو کر پارام صاحب سہارنپور	سے	چودہری کھیم کرن صاحب رئیس جھٹریٹہ	عہ/
پنڈت سالگ رام صاحب کاندھلہ	سے	بابو گوپی ناتھ صاحب حصار	عہ/ ۱۲

نام	رقم
گنیش داس صاحب مہت پہلور	عہ ۸ر
ٹھاکر کرشن چند صاحب ناہن	۴ر آ
چودہری ناہر سنگھ صاحب دہلی	للعہ
پنڈت مزاجی لال صاحب لوناری	سے
چودہری مامراج سنگھ صاحب کرٹہل	عہ
بابو بھیمی رام صاحب گوجرا ضلع جھنگ	عہ ۸ر
بابو چنڈی پرشاد صاحب امروہہ	عہ ۸ر
پنڈت منی لال صاحب شرما پٹیالہ	سے
بابو مرلیدہر صاحب ماسٹر گورداسپور	عہ ۸ر
بابو گنپت راے صاحب کلرک کلکتہ	عہ ۸ر
بابو گنگا سہاے صاحب بہوپال	۶ر
بابو گنیش داس صاحب میونسپل کمشنر ترنتارن	عہ ۸ر
بابو کے-پی سکسینہ منصوری	ع
لالہ گوکل چند سیونی چھپارہ	عہ ۲ آ
چودہری دیپ سنگھ صاحب خریدار نمبر ۳۴	سے
لالہ مادہو رام صاحب شیرکوٹ	عہ ۸ر
چودہری مامراج سنگھ صاحب منصف کرٹہل	۸ر
پنڈت جے نراین صاحب ڈسٹرکٹ انجنیر	عہ ۴ر
لالہ رامانجدیال صاحب رئیس میرٹھ	عہ ۴ر
منشی گنگا داس صاحب مقام دار ریولپور	عہ ۸ر
چودہری ٹیکا رام صاحب رئیس سنداور	عہ ۸ر
منشی ہرنراین خلف منشی جگن ناتھ صاحب کاندھلہ	سے
منشی ہرسروپ صاحب موضع بیلی ضلع مرادآباد	عہ ۸ر
بابو ہرسروپ صاحب اسسٹنٹ کانسرویٹر محکمہ جنگلات	سے
بابو ہرسروپ صاحب فارسٹ رینجر ضلع سہارنپور	سے
بابو ہرپرشاد صاحب محرر کچہری جج صاحب آرہ	عہ ۸ر
منشی لالجی نندکشور صاحب بہوپال	عہ ۸ر
لالہ شام لال صاحب حلوائی میرٹھ	عہ ۴ر
حکیم رام پرشاد صاحب میرٹھ	عہ ۴ر
بابو لچھمن سنگھ صاحب اونچاگاوں ضلع بلندشہر	عہ ۸ر
بابو شاردا چرن صاحب موضع تیاری ضلع اناو	عہ ۸ر
بابو کرم چند صاحب رام نگر گوجرانوالہ	سے
ٹھاکر گندن سنگھ صاحب کنعان نگر	عہ
بابو خوشی رام صاحب سب اورسیر مظفرنگر	ع
لالہ گوردھن داس صاحب رامپور منہیاران ضلع سہارنپور	عہ ۸ر
بابو ہرسا سنگھ صاحب اسٹیشن ماسٹر ہرن پور ضلع جہلم	ع
بابو رام سرنداس صاحب سب اورسیر نہر اہروان ضلع حصار	عہ ۸ر
منشی ہرگلال سنگھ صاحب اسسٹنٹ تھانہ تلمبہ ڈاکخانہ خان بیلا ضلع ملتان	عہ
بابو ہربخش لال صاحب رئیس موضع دربھنگہ	سے

نوٹ - حالانکہ تیسرا سال سارا ختم ہوچکا مگر بعض اصحاب نے ابھی تک اس سال کا زرچندہ ارسال نہین فرمایا ہم ان صاحبون کی خدمت مین باادب گذارش کرتے ہین کہ وہ بہت جلدی دست کرم پھیلا کر آریہ بندہو کو ممنون و مشکور فرمائین -

نوٹ - جن اصحاب نے ویلیوپے ایبل رسالون کو لوٹا کر آریہ بندہو کو زیر بار نقصان کیا ہے ہم ان کی حق شناسی کو اپیل کرتے ہوئے دریافت کرتے ہین کہ کیا خدمت کا عیوض نقصان ہے ؟

مراسلات و متفرقات

بخدمت شریف جناب ایڈیٹر صاحب آریہ ہند میرٹھ - نمستے - کرپا کر کے ذیل کے مضمون کو اپنے اخبار مین جگھ دیکر ممنون فرمائیے:-

ہی خواہان ملک کو مژدہ ہو کہ وہ کام جسکے لئے چشم تمنا مدت دراز سے منتظر تھی آج ہمارے قومی ہمدرد جناب پنڈت تلشی رام ستر ایم - اے نے جنہوں نے اپنی خدمات ملک کی بہبودی کے واسطے وقف کردی ہین اُس متبرک خیال کو عملی صورت مین دکھلایا پنڈت صاحب موصوف نے قریب دو سال سے ممالک مغربی و شمالی و اودھ سینٹرل انڈیا - راجپوتانہ وغیرہ مین اپنے ذاتی خرچ سے دورہ کرتے ہوئے تعلیم یافتہ اور فلاح ملک کے خواستگاران پر اپنے خیالات کا اظہار کیا کہ ہمارے ملک مین صنعت اور حرفت کی اشد ضرورت ہے اور کوئی انسٹی ٹیوٹ یعنی تعلیم گاہ اس غرض کی تکمیل کے واسطے جس مین غریب اور یتیم بچون کو مفت تعلیم دیجاوے نہین ہے - یہہ امر بخوبی روشن ہے کہ آجکل تعلیم کی کیا قیمت ہے - جب ہزار ہا اقسام کے مصائب اور اخراجات برداشت کرتے ہوئے عرصہ دراز مین لڑکے مڈل اور انٹرنیس پاس کر کے اپنی زندگی بسر کرنے کا وسیلہ ڈھونڈنے نکلتے ہین تو بہ دقت آٹھ دس روپیہ کی نوکری اگر سفارش معقول ہوئی ملتی ہے ورنہ سالہا سال اُمیدواری کرتے ہوئے گذر جاتے ہین - برعکس اسکے کوئی پیشہ ور آدمی کبھی تکلیف مین نہین رہتا حالانکہ اُسکا پیشہ بہت ہی ادنیٰ درجہ کی حالت مین ہوتا ہے - امریکہ - یوروپ اور جاپان کی صنعت اور حرفت کے نتائج مخفی نہین ہین - غرضیکہ اس کام کے شروع کرنے کے واسطے ممالک مغربی و شمالی و اودھ مین مبلغ پانچہزار روپیہ کا وعدہ کیا گیا - اور جابجا سے روپیہ ہی آنے لگا - اس مسئلہ پر کہ در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست + تاریخ ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۰۱ع کو بریلی مین ایک جلسہ معززین اور تعلیم یافتہ اصحاب کا منعقد ہوا اور بہ صدر نشینی بابو سیتا رام صاحب ایک تعلیم گاہ "انڈین آرفنیس ٹیکنکل انسٹی ٹیوٹ" کھولا گیا - اس مدرسہ مین دو شاخین رکھی گئی ہین - اوّل لٹریری یعنی زبان دانی دوم ٹیکنکل یعنی صنعت اور حرفت - اول مین سردست انگریزی - اُردو - ہندی - حساب اقلیدس وغیرہ کی تعلیم دیجاتی ہے اور دوم مین تمام اقسام کے نقشے لکڑی اور لوہے کا کام - فوٹو گرافی - دستی تصویر اور جلد بندی سکھلائی جاتی ہے - اس تعلیم گاہ مین تمام غریب بچے اور یتیمان بلا لحاظ قوم اور ملت کے مفت تعلیم دیئے جاوینگے - خوش حال اصحاب کے بچون سے فیس لیا جاویگا تمام یتیم خانجات ہندو و مسلمان اور عیسائی بیرونجات سے اپنے بچون کو یہان تعلیم کے واسطے بھیج سکتے ہین - اُنکو مکان رہنے کے لئے دیا جاویگا ہر طرح کی نگرانی رکھی جاویگی مگر خورد و نوش کے اخراجات اُن یتیم خانجات کے ذمہ ہونگے

جہان سے وہ بھیجے جاوینگے - واضح رہے کہ یہ انسٹی ٹیوٹ کسی خاص مذہب اور ملت کا نہیں ہے اور نہ اسمین
کسی قسم کی مذہبی تعلیم دیجاویگی - یہ ملکی اصلاح اور افلاس کے دور کرنے کے لیئے قومی تعلیم گاہ ہے اسکا جمع خرچ
ماہواری رپورٹ کے ذریعہ سے پبلک کی خدمت مین پیش کیا جایا کریگا - ہمین کافی اطمینان ہے کہ ہمارے ملک
کی بہتری چاہنے والے اپنی رگون مین خون کو جوش کے ساتھ دورہ کرتے ہوئے پائینگے - اور ایک نوجوان باہمت
شخص جسنے اپنے ملک کے بچون کو افلاس سے بچانے کی غرض سے زندگی وقف کی ہے اُسکی ہمت کو آپ دوبالا
کرینگے - کوئی کام بغیر امداد زر پورا نہین ہوسکتا - اور یہہ روپیہ جسکا وعدہ کیا گیا ہے اس عظیم کام کے واسطے
ہرگز کافی نہین ہے - ہم تمام مذہب اور ملت کے لوگ باعتبار ملکی تمیز کے ایک قوم ہین اسوجہ سے اس کار خیر
کی امداد اپنی امداد ہے - وہ طلبا جو اس مدرسہ سے تعلیم پاکر ہندوستان کو مختلف صورتون سے صنعت اور
حرفت کے پیشون سے ترقی دینگے اُسیوقت طیار ہو سکین گے کہ جب اعلےٰ درجہ کی تعلیم کا خیال ہمارے بہی خواہان
کے دل مین جاگزین ہوکر امداد کو کمربستہ کراویگا - اس غرض سے ہماری اپیل نہ صرف ممالک مغربی و شمالی و اودھ
کی خدمت مین ہے بلکہ تمام ہندوستان کی خدمت مین ہے اور ہم اُمید کرتے ہین کہ بہی خواہان اس کار خیر
مین کافی امداد فرمائینگے -

خادم قوم اننت رام سکرٹری انڈین آرفینس ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ بریلی

بیماریون کے اسباب اور اُنکے مروجہ معالجون پر ایک نظر

سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ ہند ہو بابت ماہ جون کا صفحہ ۳۶۳

بیماری کیا چیز ہے ؟

اس سوال کا جواب اسقدر آسان معلوم ہوتا ہے کہ ادنے سے ادنے عقل کا آدمی بہی اُسکے علم کا دعویٰ کرنے
کے لئے تیار ہوجائیگا حالانکہ زمانہ حال کی تحقیقات نے اسبات کو ثابت کردیا ہے کہ بیماری کی حقیقت سے
انسان اتنا باخبر نہین ہے جتنا کہ بے خبر ہے - عام طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ بیماری تندرستی کے مخالف اصطلاح
ہے لیکن پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ تندرستی کیا شے ہے ؟ اس سوال کا جواب بہی ویسا ہی دشوار ہے
ناظرین متعجب ہونگے کہ صدہا برس گزر گئے اور حضرت انسان ابتک بیماری کی حقیقت کے سوال پر کانون پر
ہاتھ دھرتے ہین - وہ علم ہی کیا ہے جو اپنے موضوع کی جستی کی منزل اوّل مین ہی گمراہ ہے - حق یہ ہے
کہ علم طب مین کیفیات پر انحصار ہے اور چونکہ تندرستی ایک حالت کا نام ہے اسلئے اُس حالت کو قایم رکھ

یا اُسے ازسرِنو حاصل کرنے مین کیفیات کے ردوبدل سے کام چلتا ہے یہی وجہ ہے کہ حقیقت الامراض علم حاصل کرنے کی طرف متقدمین نے زیادہ پیشقدمی نہین دکھلائی - کیفیتون کے نام بطور بیماریون کے مشہور ہوگئے جو آجتک لوگون مین زبان زد چلے آتے ہین - مثال کے لئے ہم بخار کا نام لیتے ہین - اس مین جسم کی حرارت معمول سے بڑہجاتی ہے اور بلمس گرم ہوجاتا ہے - کُتب طب مین عموماً اس کیفیت کو بخار - تپ - جور - حمیٰ یا فیور لکھا ہے اور اسے ایک بیماری سمجھکر علاج تجویز کئے ہین - حالانکہ یہ کیفیت اصل بیماری نہین ہے - یہ تو محض ایک تبدیلی ہے جو دفع مرض کے جدوجہد مین طبیعت نے پیدا کی ہے - عموماً لوگ اس تبدیلی کے دفع ہونیکو ازالہ مرض تصور کرتے ہین لیکن فی الواقع مادہ مرض کوئی اور چیز ہے جسکی حقیقت سے معالج تک نابلد پائے جاتے ہین - یونانی اور ہندی اطبار نے اخلاط کے بڑہنے اور گھٹنے کا نام ہی بیماری رکھا ہے حالانکہ یہ کیفیتین ہین جو جسم انسانی کے اندر مادہ مرض کے داخل ہونے سے عارض ہوتی ہین ایلوپیتھک ڈاکٹر اسبات سے واقف ہین کہ قریباً ہر ایک مرض کی حقیقت محتاج تحقیقات ہے - یہ لوگ اندفاغ امراض مین تجربہ پر دارمدار رکھتے ہین - اخلاط کی تبدیلی کے اصول کی انکے یہان چندان پروا نہین کیجاتی - چونکہ یہ لوگ کیمسٹری سے بہت کچھ مدد لیتے ہین اسلئے اونہین کیمیاوی تبدیلیون کو روباصلاح لاتے ہین اطبار یونانی اور آیورویدک معالجین کی نسبت سے زیادہ کامیابی ہوتی ہے -

زمانہ حال کے محققین اور امراض کی حقیقت

آجکل کے علمار نے بڑی جانفشانی کے بعد اسبات کو ثابت کیا ہے کہ ہر ایک مرض کی اصلیت ایک مائی کروب یعنی نہایت چھوٹا ذرہ ہے جو جسم انسان کے اندر پہونچکر حالات موافق پاکر شمار مین زیادہ ہوجاتا ہے اور اُس خاص مرض کو پیدا کرتا ہے - ہم اپنے ناظرین کی آگاہی کے لئے اسوقت اوس مائی کروب کا حال لکھینگے جو مرض کالرا یعنی ہیضہ کو پیدا کرتا ہے - باقی دارد -

راقم جے رام شرما

مہاشہ سمپادک جی آریہ بندہو نمستہ - کرپیا چھاپ دیجئے -

مین نے ایک خط واسطے چھاپنے کے خدمت مبارک مین ارسال کیا تھا اگر پہونچا ہو تو اُسکو نہ چھاپئے مفصلہ ذیل باراتین قصبہ سوانہ کلان ضلع میرٹھ مین آئین اور مندرجہ ذیل امداد متفرق فنڈون کو دے گئین

(۱) لالا جودہیا پرشاد نبار راہن جی کوال ضلع مظفرنگر نے مبلغ ۱۰؎ روپیہ دان دئے جنکی تفصیل یہ ہے

پاٹشالہ سوانہ کلان ۱؎ - دیانند کالج میرٹھ ۱؎ - یتیم خانہ بریلی ۱؎ - پنچایت برہمنان ، سوانہ ۱۱؎ - یتیم خانہ اجمیر ۱؎

ویدپرچار فنڈ - رستوگی برادری فنڈ موانہ - کنیان پاٹ شالہ - ہریشچندر ہنس اونتی کارنی سبھا لکھنؤ - آریہ سماج موانہ

دہرم سبھا موانہ - کل [illegible]

(۲) لالہ آنندی پرشاد جی امرپورے موانہ مبلغ [illegible] روپیہ حسب ذیل دان دئے -

پاٹ شالہ موانہ کلاں - راج ہنس سبھا میرٹھ - یتیم خانہ بریلی - گرد کل مرادآباد - پتری پاٹ شالہ موانہ

یتیم خانہ میرٹھ - آریہ سماج موانہ - دہرم سبھا موانہ - پنچایت برہمنان موانہ کل [illegible]

(۳) لالہ کلومل جی رستوگی ساکن کٹھور ضلع میرٹھ سے موانہ [illegible] روپیہ حسب ذیل دان دئے -

پنچایت برہمنان موانہ - پاٹ شالہ موانہ - آریہ سماج موانہ - دہرم سبھا موانہ - پتری پاٹ شالہ موانہ

برادری فنڈ موانہ رستوگی - یتیم خانہ اجمیر کل [illegible]

مین اِن سب مہاشیون کو دہنباد دیتا ہون اور خاصکر لالہ اجودہیا پرشاد و متہرا پرشاد جی صاحب کو

کہ جنہون نے ایک فضول مد کو بند کرکے سچا دان کیا اور باوجود برادری کے زور دینے کے ثابت قدم رہے

یعنی رسم بدہاوا نہین دیا جو کہ رستوگی مہاشون مین دیا جاتا ہے - جسکے فنڈ مین ابتک روپیہ نہ

پہونچا ہو وہ مہاشہ لکھین - نیازمند ہر سروپ از موانہ -

پربہ ور ایڈیٹر صاحب - بصد ہار منتے - مندرجہ ذیل مضمون کو اپنے بے بہا پیپر مین شائع

فرماکر مجھکو کرتارتھ کیجئے -

قصبہ سیونڈارہ مین ویدک نام کرن سنسکار

پیارے سترو - آج مین آپ لوگون کی سیوا مین اُس نونہال شجر کی کماحقہ کیفیت بیان کرنیکو اودیت

ہوا ہون - کہ جسکی صدق دل سے باغبان ہونیکا اظہار ہمارے عالم العلماء جناب منشی ٹیکارام صاحب

ورما کے دماغ مبارک مین پیدا ہوا تھا -

ابھی تھوڑا ہی وقت اُس ویدک درخت کو منقضی ہوا تھا - کہ محبّت و صداقت روپی پانی کے پربھاؤ سے اُس

ہونہار شجر سے ویدک پھل برآمد ہوا یعنی ہمارے خیرخواہ باغبان کی نظر عنایت سے بتاریخ ۲۷ ماہ جون

سنہ ۱۹۰۱ع کو جناب منشی مُسلمن لال جی خلف لالہ تیجرام صاحب پٹواری ساکن سیونڈارہ ضلع مرادآباد کی

کنیا ان کا نام کرن سنسکار کوی پنڈت بالورام شرما ایڈیٹر تحفۃ القران چندوسی کے ذریعہ سے کرایا گیا

گو کہ ہندو کمیٹی نے اِس ویدک سنسکار کے مخالفانہ حملہ آوری مین کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا تھا تاہم

بقولہ सत्य मेव जयते नानृतं کے صداقت ویداقدس کو فتحیابی حاصل ہوئی - یعنی مندرجہ

ذیل پنڈتان نے دیوتج وہوتا کا آسن گرہن کیا - بعد از ہو جانے سنسکار بحاضری ۸۰ مرد ۴۰ عورتونکی ایڈیٹر صاحب نے نام کرن سنسکار کی اصلیت کیا ہے - اِس ہیڈنگ عنوان پر دو گھنٹہ معقول لیکچر دیا وہی اثر اچھا ہوا - اس پرگنہ مین ویدک سنسکار اوّل نمبر مین ہی ہوا ہے ہم جناب لالہ صاحب و چودہری صاحب کو دہنباد دیتے ہین کہ پرماتما آپکے اُتساہ کو روز بروز ترقی پردان کرے فقط

نام پنڈتان

پنڈت ہردیو جی شرما پورانک گرد ۲ پنڈت ڈوری لال جی شرما پروہت

خیر خواہ قوم کوئی پنڈت بابو رام شرما ایڈیٹر رسالہ تحفۃ القرآن چندوسی حال وارد قصبہ سیونڈارہ

شریمان مہاشہ ایڈیٹر اخبار آریہ بندہو میرٹھ جی - نمستے - سیوا مین نویدن ہے کہ تاریخ ۲۸ جون ۱۹۰۱ء کو موضع مہیپہ تحصیل سکندر آباد مین ٹھاکر بانکے سنگھ ورما کی دو کنیاؤن کا بواہ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا ہے ہون کنڈ کھدوا گیا اور منڈپ بہت اچھا شوبہت بنایا گیا تمام کارروائی شادی کی سنسکار ودہی کے مطابق ہوئی ہے اور دان سنسکار کی خوشی مین حسب ذیل ہوا ہے -

گروکل ویدک پاٹھ شالہ سکندر آباد - آریہ سماج سکندر آباد - آریہ کنیا پاٹھ شالہ میرٹھ - پنڈتون کو کل ۱۰ / ۵

آپکا کرپا ابھلاشی گنگا سہائے ورما آپ پردھان گروکل ویدک پاٹھ شالہ سکندر آباد

شریمان جی - نمستے - تاریخ ۲۷ جون ۱۹۰۱ء موضع مہیپہ تحصیل سکندر آباد مین گنگا بخش جوگی کے پوتے کا بواہ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا اور دان مفصلہ ذیل ہوا ہے -

گروکل ویدک پاٹھ شالہ سکندر آباد - آریہ سماج سکندر آباد - کنیان پاٹھ شالہ میرٹھ - پنڈتونکو - کل ۵ / ۸

شریمان جی نمستے - نویدن ہے کہ تاریخ ۲ جولائی ۱۹۰۱ء کو موضع ڈیوٹہ تحصیل سکندر آباد مین پنڈت موہن لال شرما کے پتر کا یگیوپویت سنسکار و دوسرا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے اور دان مفصلہ ذیل ہوا ہے -

گروکل ویدک پاٹھ شالہ سکندر آباد - آریہ سماج سکندر آباد - کنیان پاٹھ شالہ میرٹھ پنڈتونکو کل ۵ / ۸

آپکا کرپا ابھلاشی گنگا سہائے ورما آپ پردھان گروکل ویدک پاٹھ شالہ سکندر آباد مورخہ ۵ جولائی ۱۹۰۱ء

پرامانا ناول

سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ بندہو جلد ۳ نمبر ۱۲ کا صفحہ ۳۷۸

جب سے چہٹی پتری کا کام بہی اسنے سنبھال لیا تھا تب سے لالہ گردھاری لال کو اسکی غیر حاضری بہت

بہت ناگوار ہوگئی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ وہ دہلی مین دُکان پر ہی رہا اور ہردوار کی تیرتھ یاترا مین شامل نہ ہوسکا۔
لالہ گردھاری لال بوجہ علالت کے ہمراہ نہین آئے تھے خیر آمدم برسر مطلب

انجنی کے استھان پر بڑھیا براہمنی نے منت مانی کہ اگر اسکا لڑکا گیا پخند بیاہا جاوے تو اُسکی بہمیت آکر ناریل اور ایک روپیہ چڑھاؤنگی وہان سے لوٹ کر پھر چنڈی کا دیوی کے پاس سے ہوتے ہوئے بلیشر مہادیو کے استھان پر پہونچے۔ اِسکا درشن کرکے ایک لکڑہارے کو ساتھ لیا اُسنے ایک گھنے جنگل سے گذار کر فوراً اُنکو کنکھل مین پہنچادیا۔ پاربتی نے راما سے اس لکڑہارے کو بطور انعام کے ایک روپیہ دِلوایا جسکو لیکر وہ دعائین دیتا ہوا چلا گیا۔ یہ لوگ وہان دو تین مندرون کو دیکھکر اپنے ڈیرے پر کو روانہ ہوئے۔ راستے مین ایک جگہ لوگون کا بڑا بھاری ہجوم دکھائی دیا چارون طرف سے آآکر لوگ اس جگہ جمع ہورہے تھے راما نے جو نظر ڈالی تو معلوم ہوا کہ ایک سادھو جسکے چہرہ پر جلال و بزرگی کے آثار پورے طور سے نمایان تھے۔ بھبوت رمائے ہوئے بیچ مین ایک اونچے سنگھاسن پر براجمان ہے اور اردگرد چند خوش پوشاک معزز بابو لوگ بیٹھے ہین۔ راما نے وہان ٹھیر کر اس معاملہ کو دیکھنے کا ارادہ ظاہر کیا۔

پاربتی نے روکا مگر راما نے منت سماجت کرکے اجازت لے ہی لی اور ایک خدمتگار کہار کو اپنے ساتھ ٹھیرا لیا باقی لوگ مکان پر پہنچ گئے۔ راما راستہ تلاش کرکے مع اپنے کہار کے ہجوم کے اندر چلا گیا اور قریب کے ساتھ ایک طرف دری پر خود بیٹھا اور کہار کو الگ بیٹھ جانے کے لئے کہا۔

اِسوقت اس مجمع مین دھرم چرچا ہورہی تھی۔ لوگ اس سادھو سے مختلف پرشن کرتے تھے اور وہ نہایت مہربانی مین سب کے اُتر دیتا تھا۔ ایک شخص نے پوچھا کیون جی مہاراج مرے ہوئے پترون کا شرادھ کیون نہین کرنا چاہئے۔ سادھو نے کہا بھائی پہلے تم ہی بتاؤ کہ کیون کرنا چاہئے۔ وہ شخص بولا مہاراج برہمن لوگ کہتے ہین کہ اس سے پِترون کی ترپتی ہوتی ہے۔ تب سادھو نے کہا کہ ترپتی کی حاجت تب ہوتی ہے جب بھوک لگے اور بھوک تبھی لگتی ہے جب ستھول شریر ہوتا ہے اور چونکہ موت ستھول شریر کو چھوڑنے کا ہی نام ہے اِسلئے صاف ظاہر ہے کہ مُردون کا ستھول شریر نہین ہوتا پس پھر بھوک اور ترپتی کیسے ہوسکتی ہین۔ پیارے متر و مُردہ پترون کو ان ترمالون کے پہنچنے مین تو بڑے بھاری شکوک ہین مگر ہان اس مین کچھ شبہ نہین کہ یہ تمام برہمنون کے ہی پیٹ مین جاتے ہین اِسلئے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ انہین لوگون نے سوارتھ کے وش مین ہوکر اِس قسم کے جھوٹے خیالات کو پھیلایا ہے۔ شاسترون مین تو صاف لکھا ہے کہ جیو بہت جلدی ایک شریر کو چھوڑ کر کرم انوسار دوسرے کو دھارن کرلیتا ہے اور پرماتما اسکی یونی کے موافق اسکو خوراک مہیا کردیتے ہین پھر کیا ضرورت ہے کہ

شرادھ کیا جاے کیونکہ جس یونی مین پترہون کیا معلوم اس مین حلوا پوری قدرتی طور سے کھائے جانے کے قابل ہو یا نہ۔ جب ہم دیکھتے ہین کہ اسی دُنیا پر دور دیش مین گئے ہوئے پرش کو وہ بھوجن نہین پہنچ سکتا جو برہمنون کو کھلایا جاے پھر دوسرے لوک لوکانترون مین جنم پاے ہوئے پترون کو کیسے ترپت کر سکتا ہے۔ باقی دارد۔

کنّیا کیلئے بر کی ضرورت

ایک کنیا جسکی ذات چوہان راجپوت بکشل گوتر عمر ۱۳ سال۔ ہندی لکھی پڑھی معمولی دستکاری جاننے والی سندھیا وغیرہ کرنے مین ستھر خوبصورت رشٹ پُشٹ جسم والی اور کھانا اچھی طرح پکا سکتی ہے وہ اپنا بواہ شدھا چرن اور ویدک دھرم پر درڑھ وشواس رکھنے والے وِدوان راجپوت کنوارے بر کے ساتھ کرانا چاہتی ہے۔ بر کی عمر ۲۰ اور ۲۵ برس کے اندر ہو اگر زمیندار ہو تو لکھا پڑھا ضرور ہو اگر ودیارتھی ہو تو کم سے کم انٹرنیس مین تعلیم پاتا ہو۔ کنّیا کا پتا اِسکے وِدّیا پڑھانے مین سہائتا کریگا اور اگر بی۔ اے ہوگا تو مبلغ ضمار روپیہ نقد کنیا کے نام سے دیا جائیگا۔ خط وکتابت بنام اڈیٹر اخبار آریہ بندہو میرٹھ ہونی چاہیے۔

وگیاپن

مین قوم سے کھتری مہروتری چار گھر بشوبہ ساکن قدیم پشاور از ۹ پُشت دہلی۔ از ۳ پُشت جے پور اب حال مین بعد غدر ۱۸۵۷ء رشتہ داریان سیکڑون دہلی میرٹھ۔ سراوہ۔ بلند شہر۔ سہارنپور۔ لاہور۔ امرتسر۔ جے پور۔ آگرہ وغیرہ دیار و امصار مین ہین۔

اب خواہش یہہ ہے کہ اب آئندہ آریہ کل مین سوجاتی خاندان مین اپنی لڑکی کی جسکی عمر ۷ سالہ ہے اور لڑکے کی جسکی عمر ۱۴ سال اسکول مین پڑھتا ہے۔ شادیان کردن اور ویدک ریتی سے یہہ مراسم انجام پاوین۔

اڈیٹر صاحب اِسکو آپ درج آریہ بندہو فرماوین اور نظر عنایت رکھکر اگر کوئی آریہ کل کھتری مجھسے خط وکتابت کرینگے تو مین بہ تفصیل جواب دونگا۔

راقم المکلّف خیر اندیش
لچھمن سنگھ کھتری (تحصیلدار)

ریویو

ہمارے پاس دو کتابین آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی اور اودھ کی پستک پرچارنی سبھا کے پاس سے بغرض ریویو آئی ہین - اِن مین سے ایک کتاب تو "آریہ سماج کا ہندو دھرم سے سلوک" مصنفہ لالہ درگا پرشاد صاحب سہارنپوری ہے اس کتاب مین لایق مصنف نے ویدون کی عظمت - پرانون کی مبالغہ آمیز تعلیم کے اثر - سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج اور آریہ سماج کے اپدیش پر نہایت معقولیت سے بحث کی ہے - کتاب کی تقطیع ۸ انچ ۶ انچ حجم ۲۴ صفحہ قیمت ۳ پائی فی جلد ہے - ہماری رائے مین اگر معزز آریہ پستک پرچارنی سبھا اس نایاب کتاب کا ناگری بحاشیہ ترجمہ بھی کراکر چھپوا دے تو نہایت ہی مناسب اور مفید ہوگا -

دوسری کتاب "کفارہ" مصنفہ لالہ جوتی سروپ صاحب وکیل دہرہ دون ہے اس کتاب مین انگلستان کے مشہور عالم فاضل مسٹر بریڈلا کی تحریرات سے انتخاب کرکے حضرت مسیح کی قربانی پر نہایت ہی موزون اور مناسب بحث کی گئی ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ آدم اگر دراصل وہ کوئی شخص ہوا ہے تو ازروے انجیل وہ اس گناہ کا جو کہ اس پر عاید کیا جاتا گنہگار نہین تھا - اس سے حضرت مسیح بنی آدم کے لئے کفارہ نہین ہو سکتے - واضح ہو کہ یہ مسٹر بریڈلا انجیل کی بے بنیاد تعلیم سے تنفر ہوکر ایسے خدا کو دور ہی سے سلام کرکے جدا ہو گئے جسکا کہ کلام ایسا بے بنیاد اور لغو تھا - افسوس کہ اس مہا پرش کے زمانے مین کوئی ایسا نہین تھا جو کہ ایسے وید مقدس کی خوبیان ظاہر کرکے اسکو ویدک دھرم کا انویائی بناتا اور سرو شکتیمان پرماتما پر اسکا وشواس کرواتا - اس کتاب کی تقطیع ۸ انچ ۶ انچ حجم ۱۶ صفحہ قیمت ۳ پائی ہے - اودم شم

۲- جناب ڈاکٹر صاحب ڈاکٹر رامچندر ورما دام لوازشہ - تسلیم - دو شیشی عرق داد بھیجد یجیگا - آپنے جو عرق داد پیشتر بھیجا تھا وہ نہایت فائدہ مند تھا لیکن اسوقت مجکو اور ضرورت ہے لہذا براہ لوازش عمدہ اور تازہ بھیجد یجئے - بندہ مندی لال ضلعدار گوریا ضلع کیٹری

۳- مہاشہ شریمان مانیہ ور ڈاکٹر رامچندر ورما صاحب نمستے - گذارش ہے کہ اکثر دفعہ آپسے آنکھ کی دوائی مختلف لوگون کے نام منگوا تا رہا ہون - پرماتما سرب بیاپک انتریامی کی اچھا سے اُن لوگون کو کُلی صحت ہوئی - پرماتمن آپکو سدا تندرست و صحیح سلامت رکھین - میرے ایک نہایت مہربان دوست کی آنکھون مین بدقسمتی سے پھولا پڑگیا ہے اُمید ہے کہ آپکی دوا اور دعا سے دوست مذکور کو کُلی صحت ہوگی -

الراقم مُنشی رام بزاز کول ضلع کرنال

۴- بخدمت جناب مخدوم بندہ ڈاکٹر رامچندر صاحب دام اقبالہ تسلیم نیاز آپ کے شفاخانہ سے امراض رحم کی آرام کرنے والی گولیان مین نے ۳۶ عدد مبلغ تین روپیہ کی طلب کی تھین - میرے گھر مین انکے استعمال سے بہت فائدہ ہے مین آپکا مشکور ہون - سید غلام رضا قانون گوے تحصیل سکاقی ریاست کوٹہ

۵- عنایت فرمائے بندہ رام رام - میرے چچا مُنشی منولال صاحب وکیل آپکے یہان سے ہمیشہ ادویات منگواتے ہین - مین کہہ سکتا ہون کہ مین نے اور میرے خاندان نے آپکی دوائی خانہ سے بہت سی فائدے اوٹھائے جسکا شکریہ ہم اپنی زبان سے ادا نہین کر سکتے آپکی ان دواؤن مین سے ایک مرتبہ سانپ کاٹے کی بھی دوا منگوائی گئی تھی جسنے کہ اکسیر اعظم کا کام دیا -

آپکا خادم مہیشری پرشاد ورما طالب علم انٹرنیس کلاس مرار چھاؤنی

سماجک خبرین

دیانند انیگلو ویدک کالج لاہور کے سہ ماہی امتحانات ۱۳ جولائی کو ختم ہوئے - کالج پہلی اگست کو بند ہو کر ۱۶ اکتوبر کو کھلیگا -

لاہور آریہ سماج انارکلی کا مندر تیار ہو رہا ہے قد آدم اونچی دیوارین بنگئی ہین اور کالج کے بورڈنگ ہوس مین سندھیا مندر بنگیا -

۱۶ جون کو لدھیانہ آریہ سماج نے ایک ہندو نوجوان مسمی کندن لال کو جو کسی کارن سے مسلمان ہوگیا تھا شُدھ کیا -

مُلتان آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے ہوا - دو روز تک بہت اچھے اچھے ویاکھیان ہوتے رہے اینگلو سنسکرت سکول کیلئے .. [illegible] روپیہ نقد اور ۷۰۰ روپیہ کا وعدہ ہوا - قابل تعریف ہے -

انتخاب آریہ سماج اجمیر اس سال حسب ذیل ہوا

بابو گلراج سنگھ جی پردھان - بابو ہر سروپ جی اُپ پردھان - بابو تختمل جی منتری پنڈت سیتل پرشاد جی اُپ منتری - بابو رگھبیر سنگھ جی - پنڈت جگموہن لال جی - بابو پربھو دیال جی سبھاسد -

شاہجہانپور آریہ سماج میں ۳۰ جون سنہ ۱۹۰۱ع کو گیارہ یگیوپویت سنسکار ہوئے -

قصبہ سمبھون ضلع جہلم آریہ سماج کا انتخاب اس سال کے لئے حسب ذیل ہوا - لالہ متو لال جی سبھا پردھان لالہ امر سنگھ اُپ پردھان - لالہ دیوتا مل سکرٹری - لالہ چرنداس اُپ منتری بخشی کرپا رام لیتیکا دھکش -

لدھیانہ آریہ سماج کا حسب ذیل انتخاب ہوا - بابو لعل سنگھ پنشنر پردھان - لالہ امراؤ سنگھ جی اُپ پردھان - لالہ لبھو رام جی ہیڈ منتری - لالہ لکشمن داس جی اُپ منتری لالہ اندر سین جی خزانچی - لالہ پورن سنگھ جی لیتیکا دھکش - لالہ لیکھو رام جی ڈھنڈھ - لالہ گنڈی لال لالہ خوشی رام جی ممبران انترنگ سبھا -

۷ جولائی کو سوامی پورنانند جی نے بھرت پور میں دہرم وشے پر ویاکھیان دیا اثناے ویاکھیان میں بارش بھی شروع ہو گئی مگر سب لوگ آنند میں محو ہوئے ہوئے اپنی جگہ سے مطلق نہ ہلے تاوقتیکہ سماج کی طرف سے انکے لئے کوئی دوسرا انتظام انکے بیٹھنے کے لئے جہاں کہ بارش سے بچ سکیں نہ ہو گیا -

پنڈت تلسی رام صاحب مصر ایم - اے بریلی میں ایک مختصر سا صنعتی سکول غریب لوگوں کے بچون کی تعلیم کیلئے کھولنا چاہتے ہیں اسمیں لڑکوں سے فیس مطلق نہیں لیجائیگی -

عام خبرین

رنگون میں کھٹکا ہوا تھا کہ وہان کے دھوبی میونسپلٹی سے چڑکر کپڑے دھونا بند کر دینگے مگر صلح ہو گئی

۲۸ جون سنہ ۱۹۰۲ عیسوی کو مہاراج ایڈورڈ ہفتم کی تخت نشینی کا جشن بڑی دھوم دھام سے منایا جائیگا

ساڑھے تین روپیہ سینکڑہ کی شرح پر گورنمنٹ ہند ایک کروڑ روپیہ قرض لیگی یہ قرضہ ۲۰ سال میں ادا کیا جائیگا

اب تک مہاراج ایڈورڈ ہفتم فری میسن کے گرینڈ ماسٹر تھے اب انکے چھوٹے بھائی ڈیوک کیناٹ کو وہ رتبہ ملا ہے -

اگلے دسمبر میں بڑے دن کی چھٹیوں میں کلکتہ میں کانگریس ہوگی ۱۴ جولائی بروز اتوار کلکتہ کے البرٹ ہال میں ایک سبھا ہوئی جسمیں ناٹور کے مہاراج استقبالیہ کمیٹی کے پریزیڈنٹ مقرر ہوئے -

ہمعصر بھارت مترلکھتا ہے کہ چھاونی راولپنڈی کے کچھ گوروں نے جو کہ نزدیک کے کسی گاؤں میں سیر کیلئے گئے تھے اس بات کی نالش دائر کی ہے کہ دیہاتیوں نے انکو مارا پیٹا اور گھایل کیا عجب بات ہے جو سمجھ میں نہیں آتی کہ دیہاتیوں نے گوروں کو کیوں ناحق مارا -

پنجاب کی سرحد پر افغانی قومیں ہر دنگہ فساد کر رہی ہیں چنانچہ ۸ جولائی کو ناگا دی ادبا ادکھا کا ی کے بیچ میں کوئی دو میل تک زیریوں نے تار کاٹ ڈالا -

جناب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب بڑا افسوس کرتے ہیں کہ جالندھر اور لودھانہ کے ضلعوں میں ہر سال لڑکیاں بہت مرتی ہیں صاحب ممدوح کو شک ہے کہ لوگ

لڑکیون کو مارتے ہین (بھارت متر)

مہاراج ایڈورڈ ہفتم کی تصویرین کچہریون اور دفترون مین لٹکانے کی تجویز پر گورنمنٹ ہند وچار کر رہی ہے یہ تصویرین ۵۰ روپیہ سے ۱۲۲۵ روپیہ تک کی لاگت کی ہونگی مقصد اس تجویز کا یہ ہے کہ ہندوستانی رعایا کا ہر ایک آدمی اپنے بادشاہ کو پہچان سکے۔ ہماری راے مین کچہریون اور دفترون مین اسقدر تصویرین لٹکانیکی نسبت روپیہ پیسہ مہاراج کی شبیہ کو زیادہ لوگ دیکھ سکین گے بہت سے دیہاتی اب بھی ایسے ہونگے جو شاذونادر ہی کبھی کچہری مین آئے ہون اور دیگر دفترون کو تو ممکن ہے کہ انھون نے کبھی خواب مین بھی نہ دیکھا ہو ایسے لوگ ان تصویرون کو کیسے دیکھ سکتے ہین۔ مانا کہ روپیہ غریب محتاجوکو میسر ہو مگر پیسون اور ٹکٹون پر تو اپنے بادشاہ کی تصویر دیکھ ہی لینگے پھر کیا ضرورت ہے کہ اسقدر زر کثیر صرف کرکے گورنمنٹ ہند کو زیر بار کیا جائے۔

جیب مین ہر وقت ہو تصویر شاہ
جب کہ دل چاہا نکالی دیکھ لی

انکم ٹیکس کے کلکٹر کہین کہین عجیب طرح سے ٹیکس وصول کرتے ہین۔ بریلی کے ٹاوالے ضلع کے حضور صاحب نے ایک آدمی پر اسلئے ٹیکس بڑھایا کہ اسکے بیاہ کے موقع پر اسکے رشتہ دارون نے اسکو بہت سی چیزین سوغات مین دی تھین۔ اسے ہی کلکٹر صاحب نے آمدنی سمجھکر اسپر ٹیکس لگا دیا۔ خیر یہ ہوئی کہ ٹیکس کے قانون مین ایسی آمدنی ماننے کے لئے کوئی دفعہ نہین تھی اسلئے کمشنر صاحب نے بیچارے پر رحم کو چھوڑ دیا۔ اس تماشہ کے حاکم بھارت ورش مین کچھ کم نہین ہین

انکی یہی صلاح رہتی ہے کہ کسی نہ کسی پر کسی طرح سے ٹیکس لگادین

گورنر جنرل کا دورا۔ شریمان بڑے لاٹ بہادر ۲۸ اکتوبر کو شملہ سے روانہ ہو کر سیدھے آسام کو جاوینگے اور پھر وہان سے ہو کر مین پوری آوینگے اور پھر رنگون اور برہما کا دورا کرینگے۔

صاحب پر دھوبی۔ بہار ستی پور کے پہلے منصف کی کچہری مین ریل کے گارڈ صاحب پر ایک دھوبی نے نالش کی۔ دھوبی نے کہا کہ صاحب پر میری تین مہینے کی دھلائی ساڑھے تیرہ روپیہ چاہیئے ہین۔ مدعا علیہ گارڈ صاحب نے کہا کہ میرے ہی چودہ روپیہ اسپر چاہئے ہین کیونکہ اسنے میرا ایک پتلون دھوکر واپس نہین دیا۔ عدالت نے صاحب کے پتلون کی بات ٹھیک نہ مانکر دھوبی ہی کی بات ٹھیک سمجھی۔ اور صاحب پر خرچہ سمیت ڈگری کردی

افسوس سب مرگئے۔ ۲۴ پرگنہ بشیر ہاٹ کے پاس ماچھ گاؤن مین ایک بیوہ عورت کے دو لڑکی اور ایک لڑکا تھا۔ دونون لڑکی سات اور پانچ برس کے تھے اور گائے چرایا کرتے تھے چھوٹا لڑکا ایکدن ایک درخت پر چڑھکر کسی جانور کی بچے پکڑنے لگا وہان اسی سانپ نے کاٹا وہ اپنی بھائی کو پکارا کہ جلدی آؤ بچے بڑے ہوگئے انھون نے مجھے کاٹ لیا دوسرا بالک بھی یہ سنکر درخت پر چڑھگیا اسی بھی سانپ نے کاٹ لیا لڑکونکی ماں لڑکی کو لئے تالاب سے پانی لینے جاتی تھی۔ اسنے سنا کہ دونون لڑکون کو سانپ نے کاٹا وہ لڑکی اور گھڑون کو پھینک کر جنگل کو بھاگی دیکھا کہ دونو لڑکے مرگئے ہین وہ چھاتی کوٹتی تالاب پر آئی دیکھا کہ لڑکی بھی تالاب مین ڈوب گئی ہے عورت یہ دیکھکر تالاب کے کنارے گرگئی

لوکل

آریہ کنیان پاٹھ شالہ میرٹھ کے لئے حسب ذیل دان پراپت ہوا۔
دان دینے والے بھائیون اور بہنون کو استری سماج میرٹھ کی طرف سے اتینت دھنیاباد دیا جاتا ہے ایشور پرماتما اُنکی منو کامنا پورن کرے۔

لالہ چندربھان صاحب رئیس تیترون ضلع سہارنپور تر کے نام کرن سنسکار مین .. .. عمصر
پنڈت لکشمی شنکر صاحب ڈسٹرکٹ سرویر مین پوری براے تقسیم شیرینی .. .. عمصر
منشی جمنا پرشاد صاحب کارندہ سید اصغر علی صاحب رئیس جالنٹھ ضلع مظفرنگر .. .. .. عمصر ۱۴
بابو بنو پرشاد صاحب جوڈیشیل کلرک کی دہرم پتنی نے مبلغ عمصر کی مٹھائی کنیاؤن کو تقسیم کی
منشی مراری لال صاحب کی استری نے مبلغ عـہ کی مٹھائی تقسیم کی دھن ہا ہے۔

۱۷ جولائی کو جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر ممالک مغربی و شمالی میرٹھ مین تشریف لائے۔ ۱۸ جولائی کو دربار ہوا۔ سرکاری بنک کے کھولنے کی جو تجویز تھی اسکی نسبت پورا فیصلہ نہین ہوا۔ نواب ممدوح ۱۹ کی شب کو میرٹھ سے روانہ ہوگئے۔

بابو رام چندر صاحب ایم۔ اے ایل ایل بی ڈپٹی کلیکٹر شاہجہانپور اور پنڈت تلسی رام صاحب مصر ایم۔ اے۔ الیف۔ آر۔ اے۔ ایس پرنسپل آریہ سماج سکول بریلی نے ویش یتیم خانہ میرٹھ کا ملاحظہ فرمایا۔ پنڈت صاحب نے عـہ بغرض شیرینی یتیمان عطا کئے اور مبلغ ھـہ جنرل فنڈ مین دینے کا وعدہ فرمایا۔

اس مہینے مین بارشین خوب ہوئین۔ شہر کی چارون طرف سبزہ زار دکھائی دیتا ہے غلہ کا نرخ کسیقدر ارزان ہوگیا مگر دودھ اور گھی بدستور گران ہے۔

ڈی۔ اے وی اسکول میرٹھ کے انتظام اور پڑھائی سے مطمئن نہو کر انٹرنس کلاس کے تمام طلبا ریکدم علیحدہ ہوکر دیگر سکولون مین جا داخل ہوئے۔

۲۱ جولائی کو دہرم سبھا کے مندر واقع بڑھانہ دروازہ مین چودہری نول سنگھ اُپدیشک راجپوت سبھا آگرہ کے پریشرم سے راجپوتونکی ایک سبھا ہوئی۔ چودہری صاحب نے اُن قبیح رسوم اور بُری عادات کی کھنڈن جو کہ اس جاتی مین پھیل رہی ہین ایک بڑا موثر دیا کھیان دیا۔ حاضری قریباً ایک سوا ذری کی تھی بیشک جبکہ زور سے بارش پڑ رہی ہو جیساکہ اسدن ہوا اسقدر حاضری بھی کچھ تھوڑی نہین ہے ... جلسہ مین اس علاقے

مہاشہ اڈیٹر آریہ ہند ہو نمستے - کرپا کرکے نوٹس ذیل کو اپنے اخبار مین درج کر دیجئے مین نوازش ہوگی کیونکہ یہ کام فائدہ عام

نوٹس - عرصہ ہوا کہ مینے ایک کتاب جسکا نام آریونکا سونٹا رکھا تھا بنا کر چھپوایا تھا - اُسکی پانچسو کاپیان چھپوائی گئین تھین - سو ہاتھون ہاتھ بک گئین - دوسری بار مینے نہ چھپوائین کیونکہ مجکو فرصت کم تھی اور روپیہ کی بھی ضرورت تھی - اب میری آرزو ہے کہ یہ کتاب عوام مین اچھی طرح مشہور ہو اور پبلک اس سے خوب فائدہ اُٹھاوے - اسلیئے مین اس نوٹس کے ذریعہ سے عوام کو اطلاع دیتا ہون کہ جسکا جی چاہے اس کتاب کو بلا میری اجازت مانگے چھپوا لے خواہ ناگری مین خواہ اُردو مین کسی سے حق تصنیف کا خواہان نہونگا - لیکن جو صاحب چھپوائین عنایت فرما کر ایک کاپی بندہ کو بھی مرحمت فرماوین - نیاز مند گھاسی رام شرما

ایک نظر ادھر بھی

آپکے مترنے اپنے کُتب خانہ مین مختلف جگہون سے جو کُتب جمع کی ہین وہ بڑے بڑے لایق اور مشہور مصنفونکی تصنیفات ہین اور ہر علم و فن کی اُردو ناگری - انگریزی مین کُتب موجود ہین - ان کتابونکی قیمت کم کرکے لکھی گئی ہے

(کُتب اُردو) جوہر الفنون یعنی کاریگری کا منبع - قیمت ۸ر - رسالہ فن صنعت ۸ر - رسالہ مسمریزم عہ عجائب نگار ۱۲ر عطر فلاسفہ ۸ر - مخزن علاج حیوانی ۸ر - فرسنامہ رنگین ۱۲ر - کلکی پوران ۱۰ر - نغمہ ستارہ ۸ر - مہاتما بدھ کی سوانح عمری ۸ر ستیارتھ پرکاش اُردو مجلد عہ - منوسمرتی ۱عہ - اُردو مہابھارت کے پرب منگانے والے کو نصف قیمت مین دیئے جاینگے) آدی پرب ۱۲ر - سبھا پرب ۶ر - بن پرب ۱عہ - کرن پرب ۹ر - براٹ پرب ۹ر - بھیشم پرب ۱عہ - گیتا درپن آئینہ بھاگوت ۲ر - ویدک سدھانت ۳ر - شہید گنج ۵ر - ناول رامائن ۷ر - کتھا بچیسی ۲ر - ناول پاک دامن ۱عہ ناول دلاویز ۱ر - طریق معاش ۳ر - وید درودہ مت کھنڈن ۸ر - سبھا پرشن ۲ر - ورن بیوستھا ۲ر - بھارت بلاپ ۱ر - یجروید کا اُردو ترجمہ مجلد ۱عہ - زبدۃ النغمت کونین مصنفہ الکھدھاری ۱عہ - الکھ امولیہ یوگ وشسٹ مصنفہ ایضاً عہ - سفرنامہ برہما ۱عہ - سفرنامہ نیپال ۵ر - تاریخ امریکہ راجدھاری سے اہماج درشن ۳ر

(کُتب ناگری) ستیہ ہیا بدھی پرچہ گا نو سار ۲ر - بال اپکاری سکشا ۲ر - سبھا پرسن ۱عہ - بھجن پشپاولی جسمین ۱۵ بڑے اُتم بھجن ہین ۲ر بھجن ہری یش گاین ۲ر - فن تماشبینی ۱عہ - جوتش درشن ۲ر - ادلا ہتیشی یعنی ایک آریہ کنیا کی سوانح عمری قیمت ۱عہ استری سبودھنی ۱عہ - استری سکشا کی تینون کتابین مصنفہ ڈاکٹر راجچندر ورما ۸ر - دان کرن بدھی ۲ر کوش بندو ۱عہ - بھاشا کوش بڑا جسمین ۱۰ ہزار سنسکرت الفاظ بھاشا کے ہین ۹ر - بھوج پربندسار ہر دو حصص ۸ر شزادہ دو یک ۱ر - استری سکشا دیتی برت دہرم ۳ر - گرہ رکشا ۸ر - سنسکرت کی چار دن پُستکین ۱ر - منوسمرتی بھاشا ۲ر - المسلمی کی قیمت رتن ایسی - رنگیان بھجن آدی جسمین کھوری پرکا نکلے اُتم ادتم بھجن ہین ۲ر - زیادہ کتابونکے نام اور قیمت ہمارے بڑے سوچی پتر مین منگا کر دیکھئے - جو پوسٹ کارڈ آنے پر مفت ارسال کیا جاتا ہے - المشتہر کدار ناتھ کوہ بکسیلر میرٹھ بازار نیز امنڈی

تحایف سال نو

بابت جولائی سنہ ۱۹۰۱ع تا جون سنہ ۱۹۰۲ع

کیسکو اپنی جائداد پر فخر ہوگا کوئی اپنی دولت اور حکومت پر ناز کرتا ہوگا مگر آریہ ہند ہو کو اگر ناز اور فخر ہے تو فقط اپنے قدردان حق شناس خریداروں کی نظر تلطف و کرم پر ہی اسلئے وہ انکا تہہ دل سے شکریہ کرتا ہوا ہمیشہ اس امر کا خواہشمند ہے کہ اپنی خدمات کو انکے حق مین وسیع و رفیع کرتا رہے ہمارے خریدار و محب آریہ بھاشیون مین کہ انھون نے جیسا اپنی قدردانی سے ظاہر کر دیا ہے اسکو کامل یقین ہے کہ اسکی خدمات نہایت مہربانی کی نظر سے دیکھی جاتی ہین اسی مہربانی نے ہمکو اس قابل کر دیا ہے کہ تحایف سال نو کو بیشتر کے سالونکی نسبت زیادہ کر دیا جائے امید ہے کہ ہمارے پیارے گراہک اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دینگے۔ جو صاحب اگست سنہ ۱۹۰۱ع کی اخیر تک پیشگی زرچندہ ارسال فرما دینگے انکو مفصلہ ذیل تحفون مین جو ہر ایک قیمتی ۱۱۰ رکا ہے جسکو وہ پسند فرمائینگے مفت نذر کیا جائیگا فقط محصول ڈاک دینا ہوگا۔

تحفہ نمبر ۱۔ ایک نہایت خوبصورت سنہری بیل بوٹی اور انگریزی حروف والے مجلد پاکٹ بکس مع پنسل قیمت ۳۰؍ ٹھکشک قلمدان یہ ایک نہایت خوبصورت اور عجیب قلمدان ہے اسمین عجیب بات یہ ہے کہ کھولنے پر قریباً ایک بالشت لمبا لکڑی کا ڈھکنا بالکل نظر سے غایب ہو جاتا ہے قیمت ۸؍

نمبر ۲۔ بواہ نا ٹک یعنی شادی مین فضول خرچی کی برائیونکا فوٹو جو بطرز ناول لکھا گیا ہے ۹۲ صفحہ کی کتاب قیمت ۴؍ صغیر سنی کی شادی اور اسکے نقصانات قیمت ۱؍ سماج درشن ۴۶ صفحہ کی کتاب قیمت ۳؍ رویدک سدھانت قیمت ۱؍

تحفہ نمبر ۳۔ عرق بیضہ کی ایک شیشی قیمت ۸؍ جملہ امراض چشم کو دور کرنیوالی گولی قیمت ۴؍

ناظرین خیال فرمائین کہ کل عہ اخبار کی قیمت اور اس مین سے ۱۱۰ کا انعام ۳؍ محصولڈاک ۱؍ خط و کتابت کا سمجھنا چاہئے اس حساب سے صرف ۸؍ اخبار کی سالانہ قیمت رہجاتی ہے اگر اسپر بھی خریداران اخبار توجہ نہ فرمائین تو حیرت کا مقام ہے۔

بی آر ورما ایڈیٹر آریہ ہند ہو میرٹھ

نوٹ الف چونکہ ہمارے گراہکون مین سے اکثر اصحاب کے عدیم الفرصت ہونیکی وجہ سے تحایف سال نو کو حاصل نکرنیکا امکان ہے بنا لبے ہم ان اصحاب کی خدمتمین جو ہمکو اس امر سے اطلاع نہین دینگے کہ وہ بھی جلد چہارم کی پیشگی قیمت ادا نہین کر سکتے خود تجویز کردہ تحایف ویلیوپی ایبل ارسال کرینگے (نوٹ ب) بعض اصحاب فقط پیشگی قیمت عہ ارسال کر دیتے ہین مگر محصولڈاک ارسال نہین فرماتے ان دوستونکی خدمت مین عرض ہے کہ وہ محصولڈاک ضرور ارسال کیا کرین۔ کیونکہ اب بیرنگ پارسل بھیجنے کا دستور

جلد چہارم
نمبر ۲ REGISTERED. — A 68.
ओ३म्
جو منشیہ ودیا اور اودیا کے سروپ کو جانکر جڑ اور چیتن دونوں کو اُن کا سادہک نشچے کرکے
شریر آدی جڑ اور چیتن آتما کو دھرم ارتھ کام اور موکش کی سدھی کے لئے ساتھ
ساتھ پریوگ کرتے ہیں وے لوگ دُکھ سے چھوٹکر پرمارتھ کے سُکھ کو پراپت ہوتے ہیں
आर्य्यबन्धु
آریہ بندھو
بابت ماہ اگست سنہ ۱۹۰۱ع
قیمت سالانہ پیشگی بلا محصولڈاک ایک روپیہ چار آنہ معہ محصولڈاک
حسب الارشاد جناب ڈاکٹر رامچندر صاحب بابو پروپرائیٹر شائع ہوا۔ (خاکسار پی آر ایڈیٹر)
مطبوعہ این۔ ڈبلیو پریس میرٹھ

آریہ بندہو کا دستور العمل

(۱) سلیس اُردو زبان کے لباس مین سبہتیا اور وچار پورن آتمک شاریرک اور سماجک اُنتی سمبندہی مضامین اپنے معزز خریداران کی خدمت مین التماس کرنا اس پرچہ کا اُودیش ہوگا۔

(۲) جن مضامین سے آریہ پبلک کی مجموعی ترقی کو صدمہ پہونچنے کا احتمال ہوگا اُنسے اس پرچہ کے کالمون کو پاک رکھنے کا خیال ہر وقت رہیگا۔

(۳) مُلکی معاملات ازقسم راج سمبندہی وشیون پر آریہ بندہو مین رائے زنی کرنیکا کسی مہاشہ کو حق حاصل نہ ہوگا۔

(۴) یہہ پرچہ ہر ماہ کی اخیر تاریخ تک اپنے پیارے گراہکون کی دست بوسی کیلئے میرٹھ سے روانہ ہوجایا کریگا جن مہاشیونکو کسی وجہہ سے آریہ بندہو کی ماہوری ملاقات پسند نہو اُنکی خدمتمین گذارش ہے کہ بلا تکلف پروپرائیٹر کو اپنی نارضامندی سے اطلاع بخشین تین ماہ تک کسی مہاشے کا پرچہ قبول فرمانا خریداری کی دلیل متصور ہوگا۔

(۵) قیمت سالانہ معہ محصولڈاک ۱۲؍ اور بلا محصولڈاک ۱؍ مقرر ہے۔ جو مہاشے قیمت مقررہ بذریعہ پیشگی عنایت فرمادینگے وہ خاص شکریہ کے مستحق ہونگے۔ آریہ گُنون کی مُعتبری ہمین اس بات کی اجازت نہین دیتی کہ ہم پیشگی قیمت کو آریہ بندہو کی لازمی شرط قرار دین۔

(۶) آریہ بندہو اپنے عالی دماغ - باریک بین - دہرم ہتیشی - خیراندیش اور نیک خیال نامہ نگارونکی خدمتمین ہمیشہ بلا قیمت پیش ہوا کریگا۔

(۷) مراسلات کو نرپکس اور منصفانہ مطالعہ کے بعد اُپیوگی ازقسمات ہر طرح سے مفید سمجہا جانے پر بلا کم وکاست چہاپ دیا جائیگا لیکن جو مراسلات اشاعت کے لایق نہین سمجھی جاوینگی اُنکا واپس کرنا پرچہ کے ادہکاریون پر واجب نہ ہوگا۔

(۸) آریہ سماج اور اُسکے معاون انسٹیٹیوٹشنون کے اشتہارات اور نیز ایسے نوٹس جنسے سراسر پبلک کی بہبودی مقصود ہو اس رسالہ مین بلا اُجرت شائع ہو سکینگے۔ ذاتی فائدہ کے اشتہارون پر بشرح ذیل اُجرت لیجاویگی۔ ایک سطر پر صرف ایکبار ۳؍ - نصف صفحہ پر ۱۲؍ - پورے صفحہ پر ۴؍ - متواتر اشاعت کیلئے خاص نرخون کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت کے طے ہو سکتا ہے۔

نوٹ :- کوئی ایسا اشتہار طبع نہ ہوگا جسمین ناشایستہ فحش یا خلاف قانون الفاظ ہون یا جو آریہ سماج کے نیمون کے برخلاف ہو۔

آشرموں کا سلسلہ

ترتیب کے لئے دیکھو آریہ بندھو جلد ۴ نمبر ۱ کا صفحہ ۵

برہمچریہ کے بعد دوسری منزل گرہست آشرم کی ہے جو سب سے زیادہ ناہموار اور طے کرنیکے واسطے کٹھن ہے کیونکہ یہ انسان کی زندگی کا عملی زمانہ ہوتا ہے۔ جس ودیا کو برہمچریہ میں پڑھا تھا اب اسکا ایک ایک لفظ عملی طور سے آزمانا پڑتا ہے۔ اس منزل میں سواری کا نام تک نہیں بلکہ دوسروں کا بوجھ اٹھانا لازمی ہوتا ہے اس وقت انسان کے فرائض بہت زیادہ وسعت میں پھیل جاتے ہیں۔ بڑوں کی سیوا۔ بچوں کی پالنا۔ اتتھی کا آدر۔ اچاریوں کا مان وغیرہ نت کرم ہی اسکے جیون کے جہان آشہ کیلئے مکتفی نہیں رہتے بلکہ انکے علاوہ خانگی امورات کے مشکل عقدوں کا سلجھان۔ سماجک نیموں کی پابندی راج بھگتی اور اوجیکا کی پراپتی بھی اسکے لئے نہایت ضروری اور لازمی سوال ہو جاتے ہیں اب قابلیت کی ضرورت ہوتی ہے جسکی تحصیل کیلئے برہمچریہ کا موقع دیا گیا تھا مگر قابلیت خواہ کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو یہ بہیانک راستہ سلامتی سے ہرگز طے نہیں کیا جا سکتا جبتک کہ ایک ایسا ہی لائق رفیق ہمدم ساتھ نہ ہو جسکو اس کٹھن منزل کے شروع کرنیکے وقت اپنے ساتھ لے لینا انسان کیلئے جائز اور مناسب سمجھا گیا ہے۔ آدمی کا یہ رفیق اسکی استری ہوتی ہے جو کہ اسکی اردھنگی ارتھات ادھا جسم کہلاتی ہے۔ یہ دونوں مسافر ملکر ایک ساتھ راستہ طے کرنیکا جو اقرار کرتے ہیں وہ انکار بواہ کہلاتا ہے اسوقت سے وہ ایک دوسرے کے سکھ دکھ کے بھاگی اور نفع نقصان کے ساتھی ہو جاتے ہیں۔ اگر انہوں نے پورن برہمچریہ کی رکھشا کی ہوتی ہے اور اس اصول بیمہ کو انہوں نے نہیں کھویا ہوتا تو اس وقت ان کے مانش دیہہ روپی برکچھ سرسبز شاخوں اور چمکیلے پتیوں سے شوبھایمان ہو کر جھومتے ہیں اور چونکہ اس دنیا نہ صرف ان کے سایہ تلے آرام پاتی ہے نہ فقط ان کے پتیوں سے اپنی شوبھا کو بڑھاتی ہے نہ کیول ان سے سنگدھت ہوئی شیتل وایو کے جھوکوں سے شانتی کو دھارن کرتی ہے کنتو سب سے بڑھکر ان کے آنند دائیک میٹھے اور سوادشٹھ پھلوں کے پریم رس کو بھی پراپت ہوتی ہے اس لئے منو جی مہاراج چاروں آشرموں کا مقابلہ کرتے ہوئے آخرکار فیصلہ دیتے ہیں۔

सर्वेषा मपि चैतेषां बेदस्मृति बिधानत: ॥
गृहस्थ उच्यते श्रेष्ठ: सत्रीनेतान्बिभर्ति हि ॥ मनु० अ० ६

ارتھ شرتی سمرتی انوسار گرہست آشرم ہی تمام آشرموں سے سریشٹھ ہے۔ کیونکہ یہ ان سبکی پالنا کرتا ہے واستو میں برہمچریہ گرہست آشرم کی تیاری ہے اس میں منش گرہست کے کاریوں کیلئے تیار ہوتا ہے اور وہ آدمی ناناپرکار کی سامگری حاصل کرتا ہے۔ قاعدے کی بات ہے کہ جتنی محنت اور دیر میں کوئی چیز طیار ہو اسے

اتنی ہی وہ پائدار اور اچھی بنتی ہے - اسی لئے اِس سوتر مین ۴۸ برس کے بعد سماورتن یا برہمچریہ کا سماپت (جبکہ گرہست
آشرم مین پرویش کیا جاتا ہے) کرنا لکھا ہے

तथाव्रतेनाष्टचत्वारिंशत्परिमाणेन॥२॥ आपस्त० धर्मसू०

ارتھ برہمچریہ کا سماورتن ۴۸ برس کے بعد ہونا چاہیئے - خیر یہہ تو اونچی کا درجہ ہے جس سے گرہست آشرم پور اسوتر
دھام بنجاتا ہے - پرنتو ہمارے ورتمان گرہستون مین جو دکھون کی بڑھوتی ہو رہی ہے اسکا ناش کرنیکے لئے تو مہاراج
سُشرت جی کا یہہ بچن کافی ہے -

अथास्मै पंचविंशति वर्षाय षोडश वर्षां पत्नीमावहेत् पित्र्यधर्मार्थका
मप्रजाः प्राप्स्यतीति॥सुश्रु०शा०अ०१०

ارتھ پچیس (25) برس کے پُرش اور سولہ (16) برس کی استری کا بواہ ہونا چاہیئے تبھی انکی سنتان دھرم کے کاریہ اور
ماتا پتا کی سیوا کرنیکے قابل ہوسکتی ہے -

بان پرتھ اِس سامگری کو واپس دینے کا سمے ہے جو برہمچریہ مین گرہست روپی جہان یگیہ کیلئے سنسار سے ادھار
لی گئی تھی رہا سنیاس یہہ وہ زمانہ ہے جبکہ منش اس جہان یگیہ کے تمام فرائض سے فارغ ہو کر پرم تپا پرمیشور کی
شرن مین روانہ ہوتا ہے تاکہ اپنے کئے ہوئے کام کی مزدوری حاصل کرے - مطلب یہہ ہے کہ اصلی کام کا زمانہ
گرہست آشرم ہی ہے اِسکے فرائض کتنے ہی کٹھن کیون نہ ہون مگر دھرم ارتھ کام موکھش چارون سکھون کی
پراپتی بھی اِس سے ہوسکتی ہے - آجکل کے گرہستون مین جو دکھ اور کلیش بھرا ہُوا پرتیت ہوتا ہے اِس کا کارن
بذاتِ خود کوئی بُری چیز ہے بلکہ اصلی باعث یہہ ہے کہ گرہست کے ویداوکت نیمون کا پالن نہین کیا جاتا -

تنگ و تاریک مکانات مین ہوا اور روشنی کے دیوتو کا گذر نہین - جل وایو بستر اتیادی کے شدھ نہ ہونیسے
درگندھی کے بادل اُمڈ آئے ہین اور روگون کی بارش زورون پہ ہے دھارمک سکھشا کے ابھاو سے پاپون کا
دریا ٹھاٹھین مار رہا ہے ہردون مین پریم کی جگہ دویش کا سیلاب نربل آتما کو بہالے لئے جا رہا ہے بھائی بھائی
کے خون کا پیاسا ہے باپ بیٹے مین باہمی عناد ہے استری پرش مین پرسپر ورودھ - ماں بیٹیون مین نفرت ہے
اور ساس بہو مین طعنہ زنی کی مشق ہو رہی ہے تیاری کر کے نرشاریرک بل کو بنایا نہ آتمک بل کو بڑھایا چھوٹی
عمر مین کچے جسم پہ گرہست کا بوجھ اوٹھا لیا اب جسمانی طاقت کا پتہ نہین اعضاء ڈھیلے پڑ گئے کھوکھلے سے قالب مین
آتما کوئی دم کی مہمان ہے - اولاد کو جو دودھ پینے کو ملتا ہے اِسمین جملہ امراض حل ہین اور جو تعلیم دیجاتی ہے
اِسمین تمام ناپاک خیالات مشتمل اس حالت مین جو گرہست ہون ان مین سکھ کہان بلکہ تعجب نہین اگر وہ انسان کیلئے

نرک سے بھی بدتر ثابت ہون مگر یہی گرہست سُکھہ دھام بھی ہو سکتے ہین بشرطیکہ ویدک دھرم انوسار کا پالن کیا جائے اگر پراچین سمون کی طرح ہمارے ملک کے پرش استری برہمچریہ کی رکھشا کرتے ہوئے ویدک ودیا کو سیکھہ کر اور اچھی طرح تیار ہو کر ٹھیک عمر مین گرہست آشرم کو دھارن کرین۔ صبح شام ان کے وسیع ہوادار صاف ستھرے مکانات دیو پوجا کی سُگندہت وایو سے مہکتے ہوئے اور وید دھونی سے گونجتے ہوئے معلوم ہون ان کے من دھرم کی اُونچ بھاونون سے پورت اور ہردے پریم کی کرنون سے جگمگاتے ہوئے دکھائی دین استریان اپنے پتیون کیلئے جنک پتری مہارانی سیتا کا برت دھارن کرین۔ بھائی بھرت اور لکشمن بنجائین پتر پتا کی اگیا ماننے مین شری رامچندر جی مہاراج کی تقلید کرین پھر دیکھین کہ دُکھ ہمارے گھر مین کہان سے آن گھسے اقبال منّی کیون ہمارے پاؤن نہ چومے ہمارے آنگنون مین سُکھہ کی برشٹی کیسے نہ ہو۔

یورپ نواسی اس اُوتم ویدک آگیا کے صرف اتنے حصے کو پورا کرتے ہین کہ وہ دنیاوی علوم مین اچھی مہارت حاصل کر کے جب معقول روزی کے پیدا کرنے کے قابل ہو جاتے ہین تب گرہست مین پرویش کرتے ہین اس سے ان کو دُنیاوی سُکھہ حاصل ہو جاتا ہے جس مین محو ہو کر وہ بول اوٹھتے ہین ؎

پیار اگھر۔ کاش کہ ہم بھارت نواسی ویدک دھرم کے اس پورن اپدیش پر عمل کر کے دُنیا کو دکھا دین کہ دھارمک شکھشا ہی مین گرہست کو سورگ دھام بنانے کی طاقت ہے۔ اور اس فقرہ کو بھول جائین جو موجودہ حالت مین کبھی کبھی ہماری زبان سے نکلا کرتا ہے کہ گرہست دکھون کا مول ہے پرماتما ہماری سہایتا کرین کہ ہم شیگر ہی اپنے منتویہ مین کامیاب ہون۔ اوم شوم۔

ایڈیٹوریل نوٹس

میرٹھہ مین نیگ منیٹر آریہ سماج کا جنم۔ یہ خیال کتنا ہی عام پھیلا ہوا کیون نہ ہو کہ آریہ سماج نے اپنے بانی شری سوامی دیانند سرسوتی جی کے بعد ان کے مہان اودیش کو پراپت ہونیکے لئے تہادت پرشیرم نہین کیا اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ خیال کسی خاص حد تک صحیح اور درست ہو مگر ہر ایک تعلیم یافتہ سلیم الطبع صاحب کو تسلیم لینے مین کچھ بھی تامل ضرورت نہین کہ آریہ سماج نے بھارت ورش کی نہ صرف دھارمک اوستھا کو ترقی کی جانب حرکت دی ہے بلکہ ہر ایک پہلو بہ پہلو اصلاح کرنین جنبانی کی ہے یہ حرکت جو آریہ سماج کے وجود سے ہماری زندگیون میتیون اور سوشل تعلقات مین پیدا ہوئی ہے خواہ کسی قدر ہلکی اور کمزور کیون نہ ہو مگر اسمین شک نہین کہ ہماری تمام امید ہائے آئندہ کی فلاح و بہبودی سے منسوب کیجا سکتی ہین اسی حرکت سے وابستہ ہین پس جب آریہ سماج ہماری اس حرکت کا

اس معاملہ مین
اخبار و رسالے
آپ سے

موجب ہے جو کہ ہماری سوسائٹی کو ترقی کی جانب کھینچ رہی ہے تو لازمی معلوم ہوتا ہے کہ اِس پوتر سماج کی رکھشا کیجائے اور کسی سوسائٹی کی رکھشا تبھی ہوا کرتی ہے جبکہ اِس کے ممبر اسکے اصولوں پر دڑہ وشواسی اور اسکے انتظامی معاملات کے فرائض کو انجام دینے میں پورے تجربہ کار ہوتے ہیں۔ تحریروں اور تقریروں میں اکثر یہ شکایت بیان کیجاتی ہے کہ لوگ آریہ سماج میں کچھ دن تو خوب جوش کے ساتھ کام کرتے ہیں مگر بعد میں ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اسکا باعث فقط یہی ہے کہ وہ لوگ پیشتر سے تیار ہو کر آریہ سماج میں نہیں آتے۔ حیرت کی بات ہے کہ ایک معمولی امتحان کیلئے تو طالب علم اسقدر سر کھپائی کرے مگر ویدک دھرم کے اسقدر فرائض کو گردن پر اوٹھانے کیلئے پیشتر کچھ بھی نہ سیکھے۔ جب ایک معمولی دولت وثروت کے مالک کی طبعی خواہش یہ ہوتی ہے کہ اِس کے بعد اسکی جانشین اولاد بڑی لایق اور تجربہ کار ہونی چاہیئے جو کہ اسکی خاندانی عزت اور حشمت کو برقرار رکھ سکے پھر کیوں ضرورت نہیں کہ آریہ سماج کی جگہ پر کام کرنیوالی سوسائٹی پیشتر سے دھرم پرچار ایسے مہان اور کٹھن کام کو کرنا سیکھے۔ خوشی کا مقام ہے کہ دیش کے مختلف حصّوں میں جہاں آریہ سماج بارونق حالت میں ہے یہ ضرورت پورا کرنیکے لئے ینگ مینز آریہ سماج قایم کئے جا رہے ہیں۔ چنانچہ میرٹھ کے بھی چند ایک اُتساہی نوجوانوں نے ینگ مینز آریہ سماج قایم کر دیا ہے ۱۸ اگست کو اِس سبھا کا جنم اوتسب بڑے دھوم دھام سے آریہ سماج مندر میں منایا گیا۔ صبح کو آٹھ بجے سے نگر کیرتن شروع ہوا اور تمام بازاروں وگلیوں میں جہاں جہاں سے یہ جلوس گذرا پرماتما کا یش خوب گاین کیا گیا ساتھ ساتھ انگریزی باجا بجتا جاتا تھا۔ دوسرے وقت ۴ بجے شام کو سماج مندر میں پہلے بابو شانتی نارائن نے اُپاسنا کرائی پھر بابو پی۔ آر۔ ورما نے ینگ مینز آریہ سماج کی ضرورت پر ویاکھیان دیا اسکے بعد شریمان پنڈت جی رام شرما جی نے اسی وشئے پر ایک بڑی عالمانہ تقریر بیان فرمائی۔ اسکے بعد بھجن ہوئے پھر بابو شانتی نارائن جی نے اِس نوجوانوں کی آریہ سماج کے قواعد سُنائے اور حاضرین سے اسمیں شامل ہونیکے لئے اپیل کی اسکے بعد بھجن اور ارتی ہو کر جلسہ سماعت ہوا۔

ہمارے دیش کی استریوں میں آزادرائی کی ایک جھلک

... ن وکٹوریا کی موت پر بھارت ورش کی استریوں نے بھی جابجا جلسے کرکے ایک زنانہ یادگار قایم کرنیکے لئے چندہ ... کیا تھا اور ملک کی تمام تعلیم یافتہ لیڈیوں نے اِس تحریک سے ہمدردی ظاہر کی تھی اچانک لیڈی کرزن صاحبہ نے ... چندہ کو اپنے اِس لیڈی ڈفرن فنڈ سے متعلق کر دینیکے لئے درخواست کی تھی جسکے لئے وہ چندہ جمع کرنا چاہتی ... مگر ہمارے دیش کی استریوں نے اِس تجویز کے ساتھ اتفاق رائے ظاہر نہیں کیا اُنہوں ادب کے ساتھ لیڈی ...

ممدوحہ کی خدمت مین عرض کیا ہے کہ یہی موقع اُن کے لئے ملکر کام سیکھنے کا ہے اسکو وہ ہاتھ سے دینا نہین چاہتین۔

ہماری شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی سادگی بھی کمال پر پہنچگئی ہے چنانچہ آپ صرف ایک گھوڑے کی گاڑی پر روزمرہ سیر کو جاتے ہین جسکو صرف ایک نوجوان کوچمین ہانکتا ہے اس سادہ حالت مین جانیسے مہاراج اپنی پرجا کی حالت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ آتے ہین۔کیون ہمارے دیش کے رئیس بھی اپنے بادشاہ وقت سے اس اعلیٰ درجہ کے سبق کو نہین سیکھتے۔شان و شوکت کی خواہش بیشک منش کی آتما کو کمزور بنادیتی ہے خوشی کی بات ہے کہ ہمارے موجودہ بادشاہ نے اس بیجا خواہش کے استیصال کیلئے ایک نہایت عمدہ مثال قایم کی ہے جسکی پیروی کرنا ہر خاص و عام کا فرض ہے امید ہے کہ مہاراجا تتھا پرجا کا اصول کچھ اپنا اثر دکھائیگا۔

موضع جٹولی مین آریہ دہرم کا اپدیش ۱۴ ار اگست کو ینگ مینز آریہ سماج کی اور سے بابو شانتی نارائن۔بابو بی۔آر درما۔لالہ رام سرن داس لالہ رام سروپ اور لالہ ٹوڈرمل دہرم پرچار کیلئے جٹولی مین گئے وہان کے دیہاتی لوگ بڑی اخلاق سے پیش آئے اور دہرم اپدیش سُننے کیلئے ایک جگہ اکثرت ہوئے پہلے بابو شانتی نارائن جی نے اس وشے پر دیا کھیان دیا کہ آریہ سماج کی نسبت جو غلط فہمی اسکے مخالفون نے پھیلا رکھی ہے وہ بالکل جھوٹ اور بے بنیاد ہے اسی سلسلہ مین اُنہون نے مفصل طور سے بتایا کہ آریہ سماج ہی وہ پوتر سوسائٹی ہے جو دیش مین سچے دہرم کا پرچار کر رہی ہے۔ اسکے بعد وہانکے ایک سن رسیدہ بزرگ صاحب نے دیو پوجا آدی وشیون پر کچھ شنکائین کین جنکے اُتر بابو بی۔آر ورما نے نہایت معقول دئے۔تمام دیہاتی لوگ سُن کر خوش ہوئے اور وہ بزرگ صاحب جو اپنی زبان سے ویدک دہرم کی صداقت کا اعتراف کرنے لگے اور کہنے لگے کہ مین صرف اپنے گاؤن کے لوگون کو یہ سمجھانیکے لئے کہ ہم دیوتیون کی پوجا اصل مین دیو پوجا نہین ہے یہ پرشن پوچھے ہین اب ہماری کافی طور سے تسلی ہوگئی۔

ولایت مین مالکان اخبار کو اسقدر حوصلے بڑھ رہے ہین کہ انکو ایک دو اخبار نکالتے ہوئے صبر نہین ہے بلکہ وہ چاہتے ہین کہ تمام دنیا مین انکے مختلف اخبارات شایع ہون مسٹر پرسن صاحب مالک اخبار ڈیلی ایکسپریس کے ہو۔اس معاملہ مین بمقابلہ دیگر انگریز مالکان اخبار زیادہ ترقی پر ہین۔اس وقت بھی ولایت مین آپکے زیر اہتمام کئی اخبار و رسالے آب و تاب کیساتھ جاری ہین لیکن چونکہ آپکو اس کاروبار مین نمایان کامیابی ہوئی ہے اور لکھو کہا روپیہ پیدا کر رہے ہین لہٰذا آپنے نیویارک مین ایک صاحب سے فرمایا کہ آپکی خواہش ہے کہ اپنے اخبارات سے تمام دنیا کو گھیر لیا جا۔آپ سے

سوال کیا گیا کہ یہہ خواہش آپکی کسقدر عرصہ کے بعد بر آویگی آپنے جواب دیا کہ وہ ابھی دو تین سال مین تو میری خواہش پوری نہوگی لیکن یہہ یقینی امر ہے کہ ایکدن ایک روز ضرور میرے اخبارات دنیا کو گھیر لینگے - مین جنوبی افریقہ مین ایک اخبار ضرور جاری کرونگا اور اسکے لئے مقام کیپ ٹاون مینے تجویز کیا ہے - ایک ایک اخبار جوہنسبرگ - ڈربن ٹوریا مین بھی جاری کرونگا ایک کلکتہ سے اور ایک بمبئی سے - کناڈا مین بھی ایک اخبار کی ضرورت ہے - واہے برحال مالکان ہندوستانی اخبارات مکر جنکو ایک ہفتہ وار پرچہ نکالنا بھی مشکل ہو جاتا ہے - نا دہند خریدار ونکے حوصلون کو اسقدر پست کر دیتے ہین کہ وہ آخر کار اخبار ہی دنیا کو خیرباد کہنے کو مجبور ہو جاتے ہین -

آتم پرساد

तद्धतद्वननाम तद्वनमित्युपासितव्यंस य एतदेवंवेदाभिहैनंसर्वाणिभूतानि

(پدارتھ) وہ پورووکت برہم دکھون سے چھوٹنے کی اچھیا والے وودوان منشیون کو سیون کرنے یوگ ہے اوس برہم کا نام تدون بھی ہے پہلے منترون مین کہے انوسار منشیونکو برہم کی اوپاسنا کرنی چاہئی جو منش اوکت پرکار سے اوسکی اوپاسنا کرنا جانتے ہین اس اوپاسنا کی سب پرانی نتیجہ سے چاہنا کرتے ہین ارتہات وودوان لوگ جسکی بھکتی کرتے آئے ہین وہ بہگت مستحق ہے ایسی اوپاسنا کو کرنی یوگ ہے -

(تشریح) اوپر کے منترمین رشی اوپدیش کرتے ہین کہ ہے شش جس برہم کا ذکر ہمنے پچھلے منترون مین کیا ہے دکھون سے چھوٹنے کی خواہش کرنے والے عالم لوگ اوسی کی اوپاسنا (عبادت) کرتے ہین اور وہی اوپاسنا کرنیکے لایق ہے اور کوئی نہین جو طریقے برہم کی اوپاسنا کے پچھلے منترون مین بیان کئے گئے ہین اونہین طریقونسے اوسکی اوپاسنا سب منشیونکو کرنی چاہئے ہے جو لوگ ان طریقون سے اوس پاربرہم کی عبادت کرتے ہین آدمیون کا دل کھنچتا ہے سب لوگ اوسکی عزت کرتے ہین پرانی ماترا اوسکو محبت کی نگاہ سے دیکھنے لگتے ہین دنیا مین کوئی اوسکا دشمن نہین رہتا ہے شش تو بھی اس طرح اوس برہم کی اوپاسنا کیا کر کیونکہ رشی منی وودوان یوگی جن عابد لوگ اسی طرح سدا سے کرتے چلے آئے ہین -

उपनिषदंभोब्रूहीत्युक्तात उपनिषद्ब्राह्मीवावत उपनिष-

(پدارتھ) شش بولا ہے پوجیہ گرو برہم ودیا کو مجھ سے کہئے - رشی نے کہا کہ ہے شش مین تیرے پاس سب برہم ودیا کو کہہ چکا پہر شش نے کہا یدی ابہی سنگ مین کچھ سنشے رہا ہو تو کہئے گرو نے اوتر دیا کہ اب یہہ سنگ مین سب کچھ کہہ چکے سنشے کچھ نہین رہا - (تشریح) جب اتنی تعلیم شاگرد کو ہو چکی تب شش نے گرو سے سوال کیا کہ مہاراج ودیا کا علم ابھی نہین کیمے گرو نے کہا کہ شش مین تمہارے لیسے برہم ودیا سب کہہ چکا پھر شاگرد نے عرض کیا کہ ہے گرو مہاراج اس سلسلے مین اگر

کچھ باقی رہ گیا ہو تو فرما دیجئے گرو نے جواب دیا کہ مین نے اسرار نہانی کے سارے بھید تم سے کہہ دیئے اب کچھ باقی نہین رہا اگر تم اسپر عمل کروگے تو تمکو شانتی پراپت ہوگی در حقیقت مین نے تمکو وہ راستہ بتا دیا ہے جسپر چلنے سے تم سید ہے پرم دہام کو جا سکتے ہو - (اوم تتسم)

سیکشائین

नदानैःशुध्यतेनारीनोपवासंशतैरपि। नतीर्थसेवयानद्दह्तुःपादोदकैर्यथा॥

(ارتھ) نہ دان سے نہ سیکڑون اوپواسون (فاقون) سے نہ تیرتھ کے سیون سے استری ہوتی ہے جیسے کہ اپنے پتی کی چرن سیوا سے

(تشریح) اشلوک مذکورہ بالا کا مطلب یہ ہے کہ استری کیلئے دان پُن تیرتھ برت جو کچھ ہے وہ پتی کی سیوا مین ہے جو استری پتی کی بلا رضامندی دان کرتی ہے یا برت رہ کر بھوکون مرتی ہے یا تیرتھون مین ماری ماری پھرتی ہے اوسکو پُن تو کیا ہوگا بلکہ وہ پاپ کی بہاگی ہو جاتی ہے آجکل مورکھ استریان ایسا ہی کرتی ہین کہ پتی چاہے کتنا ہی ناراض ہو کتنا ہی منع کرے چاہے پتی قرضدار بھی ہے لیکن وہ اپنے من کی بات پوری کئے بغیر نہین رہتی گنگا پراگ کاشی بدری نارائین جگن ناتھ آدمی جھوٹے تیرتھون مین ماری ماری پھرتی ہین اور سیکڑون روپیہ برباد کرتی ہین جس سے نہ دین کا فائدہ نہ دنیا کا بلکہ پتی بھرت دہرم کا نشٹ کرتی ہین دکھہ اوٹھاتی ہین نقصان اوٹھاتی ہین لیکن مورکہتا کے کارن اپنا ہٹ نہین چھوڑتین ایسی استریان مہا پاپ کی بہاگنی ہو کر نرک گامنی ہوتی ہین یہہ سب اودیا کا کارن ہے اگر استری جاتی مین ست ودیا کا پرچار ہو جاوے تو یہہ سارے کلیش اپنے آپ دور ہو جاوین ست شاسترون مین استریون کیلئے پتی سیوا کے سوا اور کوی تیرتھہ برت کرنا نہین لکھا -

दानेन पाणिर्नतु कंकणेन स्नानेन शुद्धिर्नतु चन्दनेन।

मा[illegible] न तृप्तिर्नतु भोजनेन ज्ञानेन मुक्तिर्नतु मण्डनेन ॥

(ارتھ) دان سے ہاتھ کی شوبہا ہوتی ہے کنگن سے نہین - شریر جل سے شدہ ہوتا ہے چندن کے لیپ سے نہین - ترپتی آدر ستکار سے ہوتی ہے بھوجن سے نہین - مکتی گیان سے ہوتی ہے تلک چھاپا لگانے سے نہین -

(تشریح) دہن ہے رشی لوگو آپکی بدہی دہان مین آپکے اوپدیش ہم کہانتک آپکی استتی کرین اوپر اشلوک مین کیسی بہا نصیحتین کی ہین کیسے رتن کوٹ کر بھرے ہین اشلوک زیر بحث مین رشی اوپدیش کرتے ہین کہ ہاتھون کی زیبائش زیور سے نہین ہوتی ہے بلکہ خیرات کرنے سے ہوتی ہے بدن پانی کے دہونے سے پاک صاف ہوتا ہے چندن وغیرہ خوشبودار اشیا کی میل نہین چھوٹتی - ترپتی روٹی سے پیٹ بھرنے سے نہین ہوتی بلکہ آدر ستکار سے ہوتی ہے اور مکتی (نجات) گیان سے حاصل ہوتی ہے تلک چھاپ وغیرہ ظاہری اڈمبرون سے نہین - لیکن افسوس کہ آجکل آریہ ورت مین ایک بالکل برخلاف عمل درآمد ہو رہا ہے

ہاتھ کان وغیرہ بدن کی سجاوٹ کیلئے اس ملک کی عورتیں ہی زیور نہیں پہنتیں بلکہ مرد بھی گہنے سے اپنے بدن کی سجاوٹ کرتے ہیں۔ غسل تو ایک دو لوٹے پانی سے کرتے ہیں دھوتی سٹری ہوئی رکھتے ہیں کپڑے بہا غلیظ اور میلے پہنتے ہیں مگر کانوں میں عطر کے پھوئے اور سارے مستک پر چندن کا لیپ ضرور کرتے ہیں برہمن لوگ نیوتہ کا بھوجن کہا کر اور پیٹ پر ہاتھ پھیر کر اپنی بڑی بزرگی اور عزت سمجھتے ہیں چاہے کیسی ہی بےعزتی سے نیوتہ ملا ہو گھر گھر بھیکھ مانگنے کو بھی فخر سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے ہاتھ میں تو سونے کی کٹوری ہے افسوس انکی عقل پر۔ مکتی کیلئے جگہ جگہ مارے مارے پھرتے ہیں عناصر پرستی کرتے کرتے ناک گھس گئی تیرتھوں میں جا کر لاکھوں کا روپیہ کا ستیاناس کر دیتے ہیں لیکن مکتی کی جگہ ڈھاک کے تین پتے بھی ہاتھ نہیں لگتے پنڈا ونج یوپاریوں۔ چوبوں کی گالیاں سنکر جیسے تیسے بیرنگ گھر کو چلے آتے ہیں ایشور پرماتما آپ انپر کرپا کرو اور بھارت نواسیوں کی ہور کہتا کو ہرو۔

شاریک اور ساماجک اونتی پیپل اور اسکی گن (فائدے)

ہندوستان میں پیپل کا درخت بھی نہایت کثرت کے ساتھ پایا جاتا ہے یہ اکثر خود پیدا ہو جاتا ہے ذرا بیج گر جانا چاہئے بلا تردد کے بڑھتا چلا جاتا ہے ہر قسم کی زمین میں بلکہ پکی دیواروں اور پتھروں میں بھی ہو جاتا ہے یہ بہت بڑا درخت ہے اسکی جڑیں زمین میں بہت دور تک پھیل جاتی ہیں۔ پیپل کا درخت انسان۔ حیوان۔ پشو۔ پکشی کے لئے بڑا ہی کارآمد ہے پشو پکشی تو حسب ہدایت قدرت اس درخت سے اپنے متعلق پورے پورے فایدے اوٹھاتے ہیں بکری بھیڑی گاے بھینس وغیرہ اسکے پتے خوب مزے سے کہاتے ہیں اسکے سایہ میں بیٹھتے ہیں پکشیوں کا تو پیپل اور بڑ سمجھو [illegible] ائی باپ ہے اسکی شاخوں میں گھونسلے بنا کر ہزاروں پکشی بسیرا کرتے ہیں اسکے پتوں کے سایہ میں گرمیوں کی دھوپ اور تیز ہوا اور بارش سے اپنا بچاؤ کرتے ہیں اور جب اسکا پھل جسکو پیپلی کہتے ہیں پکتا ہے پکشیوں کی چین ہو جاتی ہے ہزاروں چڑیا چڑنگڑ پیپلیوں سے پیٹ بھرتے ہیں اور درخت کے پتوں میں گھونسلا بنا کر چین کرتے ہیں غرضکہ پکشی پیپل سے بہت ہی فائدہ اوٹھاتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ ہندوستان کے انسان ایسے مفید اور [illegible] امد درخت سے بہت کم فائدہ اوٹھاتے ہیں بس یا تو اوسکے پتے جانوروں کو کھلاتے ہیں یا اوسکے سایہ سے فائدہ اوٹھاتے ہیں شاید کوئی کوئی کسی دوائی میں بھی برتتے ہیں بعض جاہل مرد اور مستورات تو پیپل کی پوجا بطور دیوتا کے کرتے ہیں اور اوسپر دھوپ دیپ پھول پتر جل چڑھاتے ہیں اور چراغ جلاتے ہیں اور مرادیں مانگتے ہیں اور بعض آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے پیپل اور تلسی کا بیاہ رچاتے ہیں افسوس انکی علمیت پر اور جہالت پر۔

(باقی آئندہ)

مراسلات و متفرقات

ایڈیٹر نامہ نگارونکی رائے کا ذمہ وار نہین

بخدمت شریف جناب اڈیٹر صاحب آریہ ہند ہو میرٹھ۔ نمستے۔ کرپا کرکے اس کو بھی جگہہ دیجئے آریہ سماج سوجبت مارواڑ نی مہاراجہ کرنل سر پرتاب سنگھ جی صاحب کی چین یدہ سے جے پاکر واپس پدہارنی کی خوشی مین ایک جنرل عام جلسہ کیا حاضری اچھی رہی۔ پہلے مودی گردہاری لال جی نے پرارتہنا و بھجن کئے۔ بعد کو پنڈت ہزاری لال جی شرمانے برہمچریہ و دیرتا و شسہ مین ویاکھیان دیا۔ اور اوکت۔ دہیر ویر مہاراجہ صاحب کو سماج کی۔ طرفسے دہنباد دیکر بھجن و آرتی کے بعد جلسہ برخاست ہوا فقط آپکا نیاز مند چودھری میا رام کوشاد گمش آریہ سماج سوجت مارواڑ

सर्वे क्षयांतानिचया: पतनांता: समुछ्रिया:। संयोगाविेयोगांता मरणांतं हि जीवितम ॥

اربتہ جو شی موجود ہے وہ فانی ہے جاودانی نہین۔ جو چیز از حد اونچائی پر پہونچیگی وہ ضرور گریگی۔ جس سے وصل ہے اوس سے فصل یعنی ضرور ہے جو پیدا ہوا وہ نابود ہے۔ گردش سے زمانہ کبھی خالی نہین ہوتا + کس دن تہ و بالا یہہ ہنڈولا نہین ہوتا + زمین چمین گل کھلاتی ہے کیا کیا + بدلتا ہے رنگ آسمان کیسے کیسے +

بھارت ورش ہی سب ملکون کا سرتاج تھا | آج اغنی جو ہے در اسکے پہ وہ محتاج تھا
علم و ہنر کسب و ہنر مین شہرۂ آفاق تھا | ہر بشر مثل خلد اسکا رہا مشتاق تھا
فخر سے اونچا کرے ہے سر کو اپنے آج جو | شوکت و حشمت سے اسکی وہ رہا غمناک تھا
رل مل کے یہان گاتے تھے وید منتر کو | جس مین اسکی رہا غلطان آفاق تھا

رباعی

سخاوت اور شجاعت رہی ورد زبان اسکی | جہان کو فخر تھا یہہ کہ ہے تھامے سنان اسکی
مرحلہ روے زمین پر حل نہوتے جو کبھو | دلایل علم کو ئے عقل تھے رہنما اسکی

جن آریہ ورت نواسیون کی علم کی خوشہ چینی سے باشندگان روے زمین عالم و فاضل کہلائے او ظلمت جہالت سے علم کی روشنی مین آئے جنگلی کنگال جنکی دولت کی بدولت متمول ہوگئے اور مظلوم جنکے عدل و انصاف سے مثل آغوش مادر بہ آرام سوگئے ہا افسوس کہ زمانہ کی گردش اعمالون کی کجروی سے وہی بھارت سنتان سراسر

نادان ذلیل و پامال مفلسی و لاعلمی مین بے نظیر ہے کبھی ایسین سورگ کے بھوگ بیچتے اور یہ مثل اسپر صادق آتی تھی (اگر فردوس بر روے زمین ست ⁂ ہمین ست و ہمین ست و ہمین ست) یا کہ اب اسکی سنتان آئے دن بھوکون مرتی ہے قحط و قہر کی صورت بنائے ڈکار رہی جا رہا ہے دوسری طرف کرشچین جیسا اکر ہمارے گروہ کو زایل کر رہے ہین ارگن ہو رہائی کی سفارش خوبصورت نازنینون کے ملنیکا اقرار - یہہ زہریلی ملمع کی ہوئی گفتگو خاص کر ہمارے بھائی ہندؤنکو تو ایسے جعل مین ڈالتی ہے کہ پھر رہائی مشکل حالانکہ یہہ گرفتار بہت کچھ اپنی عقل پر نادم ہوتے ہین لیکن ہندو صاحبونکا اون سے نفرت کرنا اوس غار مین سے نکلنے نہین دیتا کیا اچھا ہووے کہ اگر سماج کی طرح سناتن دھرم بھی ان پتت ہوؤن کا پرائشچت کر شدھ کر لیا کرے ورنہ ہمکو ایک وہ دن دیکھنا ہوگا کہ ہمارے ہندو بھائیونکی قلیل تعداد ہند مین نظر آئیگی -

ہا شوک کہ جس ملک کی صنعت و حرفت سے دنیا کی ضرورتین پورا ہوتی تھین آج اوسی کیلئے سوئی بھی اور نکی ایجاد ہے جسکی تلپ و دیانے پشپک جیسے بیوان ایجاد کئے اکاش مین چلنے والے گھوڑے بنائے سمندرون کے بند باندھے اوسی کے اولاد ذرہ سی کلہ کو شل کو دیکھکر متحیر ہے -

جس دیش مین ہمدردی کا باجا بجتا تھا اوسیکو تعصب اور نزاع نے حلقہ بگوش بنالیا ہے یہی ان کے سینہ مین لیل و نہار رونق افروز ہمدم انیس غمخوار دلدار دلافروز ہے چوپائی جہان سومتی تہان سمپتی نانان - جہان کومتی تہان بپتی نیدھانان) ان کا جسم جو کہ کندن سا چمکیلا تھا گلخن ہوگیا بست ہمتی نے قلعہ ذلالت مین محصور کر دیا - حسد - کینہ - بغض - بزدلی - خود پسندی - خود غرضی - لاعلمی - لاپروائی - کاہلی - فضول خرچی ضعیف الاعتقادی صحبت بد طمع نفسانیت - نفاق - یار غمگسار مصاحب جان نثار ہم رکاب و گلے کے ہار مین جو کہ دشمن خو[illegible] دار کمر پر سوار گھوڑے کی طرح مہمیز لگائے کوداتے پھر[illegible]ین اور ہم خوش ہین)

(دوہا)

[illegible]یدی ہوت تیو نانکو سب ست پرہم نیہہ ⁂ لکہی سو تیرتھ ہند کی جرین ہی کو پوت لکہی دیہہ

لیکن وال[illegible]ین اولاد کی بہبودی ہی چاہتے ہین پرم تپا پرمیشور نے ہمکو خواب نمیر وز سے جگانے راہ راست بتانے مر[illegible]ون کے جعل سے بچانیکو شری مان شری ۱۰۸ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی کی پوتر آتما کو اوتپن کیا جنہ[illegible] شردگی مخالفین کو شکست فاش دیکر لٹتی ہوئی مال کو بچایا اور بتلایا کہ یہہ راہ ٹھگون ڈاکوون اور تمام بکل[illegible] سے پاک و صاف ہے اسپر چلتے پرم آنند آشرم پہنچ سکوگے لیکن حیف صد حیف ہمیر کہ نفاق ہمارا جبلی خاصہ ہوگیا ہے نہ معلوم یہہ کب اپنے روے نحس لعین کو سیاہ کر یہاں سے جاویگا اور ہمارا غنچہ بہبودی اس حادثہ جان کاہ سے نجات کامل پاویگا اس کمبخت نے ہمکو ڈکار لیا لیکن سیر نہ ہوا تحت الثرا مین دھکیل دیا مگر یہہ نہ دیکھا یا اوسکا جہان طاقت کے کہ جس نے جنم لیکر ابھی چلنا ہی شروع کیا تھا (نفاق نے پنجاب مین کاشت کی اور ملمع کئے

خنطل سکو چکھائی۔ دو ٹکڑے ہو گئے ایک ایک ملکر گیارہ ہونیکی خوشی مین پھولے نہ سماتے تھے یا کہ یہہ ہوا اِس سے جو ہوا وہ ہوا لیکن اُن دونون نے ایک اور ہی گل کھلایا ہے نہ معلوم یہہ کیا کیا رنگ لاویگا اور بو مکروہ کہان تک پھیلاویگا یعنی وہ ہوا ہے کہ گدہانہ کو واکو دی گون یہہ تماشا دیکھیے کون یعنی ایک صاحب نے ویدوکت ریتی سے برہمن کنیا سے بیواہ کیا ہے جس سے مان نیہ ورن برہمن افروختہ خاطر ہے اور نیز دیگر دہار مک منش بھی شکستہ خاطر ہوئے ہین (سماج کے پوتر اور ریشی دا ایک خیم نفاق کی بیخ کنی تھا نہ کہ اوسکی امداد کو) پنجابی کہتری بواہ کی نغمہ سرائی مین تمام آریہ ایڈیٹر بے سری تان الاپ کر مگن ہو ہی رہے تھے کہ برہمن کنیا سے بیواہ کر بیاس۔ کناد۔ گوتم۔ بشسشٹ آدی مہرشیون نے اوچ بن بیٹھے ہین (واہ صاحب واہ خوب کیا گہر کا ہی مُلا اور گہر کا ہی قاضی جو دل آیا وہ کیا جو مُنہ آیا وہ کہا)

اے نفاق تیرے التفات سے ہم ایسے ہوئے کہ مُنہ مین نہین لگام سن بانے کودتے پھرتے ہین۔

शूद्रैव भार्या शूद्रस्य सा च स्वा च विशः स्मृते ॥ श्लो॰ १३
ते च स्वा चैव राज्ञश्च ताश्च स्वा चाग्रजन्मनः ॥ मनु अ॰ ३

شود رکو شودر کنیا سے ویش کو شودرا اور ویش کنیا سے چھتری کو شودر۔ ویشیہ۔ کشتری کنیا سے اور برہمن کو چارون برن کی کنیا سے بیواہ کرنا چاہیے اگر بالفرض ہم منو مہاراج کے اِس شلوک کو صحیح تسلیم کر لیوین (اگرچہ اِس شلوک کو آریہ ستیارتھ پرکاش مین اسکو رد کر دیا ہے) تب بھی یہہ بیواہ ویدوکت نہین ہو سکتا اگر اِس طرح کی آگیا سو امی جی مہاراج نے کہین دی ہے تو اسکو مشتہر کیجیے تاکہ ہمارا بھرم ناش ہوئے اور اگر جواب سے چشم پوشی کرتے ہو تو کیون اِس پوتر سماج کو دہرم لباس کے آڑ لیکر دھبہ لگاتے ہو اور پبلک کو دہوکے مین ڈالتے ہو دہرم رکشک برہمن جو کہ ہمیشہ دہرم پر قربان ہوتے رہے ہین اونکی دل شکنی سے بے دہرم نا و منزل مقصود پر پہنچ سکتے ہے کبھی نہین (بارہ ہزار برس بیرو تیل نہین نکلیگا)۔

اِسی طرح برہمنون مین بلا یوگیہ شر دہا کیے ہمکو اونتی کی شکہر پر پہونچنا مشکل کیا بلکہ ناممکن ہے۔ دہرم آدی برہمن ہمیشہ دہرم کی سہاتیا کرتے ہین۔ جسوقت جین مت کا زور ہوا ہے شری سوامی شنکر آچاریہ مہاراج نے دہرم رکہشا کی اور برہن آشرم کو قایم کیا دیدمت کا پرچار کیا اسو جبکہ کرانی۔ قرانی ہماری ہند دخزانہ کو غارت کیے دیتے۔ شری سوامی جی مہاراج نے رکہشا کی ہین آپکی زیادہ سامع خراشی کرنا نہین چاہتا بلکہ پبلک سے یہہ اپیل ضرور کرتا ہون کہ قدیم آچار بیوہار سے کہان بان بیواہ شادی تیوہار وغیرہ کی اصلاح کیجیے اور نفاق کو دور کیجیے۔ نو یدک کندن سنگھ کنعان نگر۔

بیماریون کے اسباب اور اون کے مروجہ معالجون پر ایک نظر

(سلسلہ کیلیئے دیکھو آریہ ہند بابت ماہ جولائی کا صفحہ ۲۱)

کالرا یعنی ہیضہ ایک دشوار العلاج بلکہ مہلک مرض سمجھا جاتا ہے آیورویدک گرنتھون مین اسکا نام وشوچکا ہے۔ بلحاظ اسباب کے اسکی دو قسمین ہوتی ہین اول وہ جسکی ابتدا سوء ہضم سے ہوتی ہے۔ علاج کی غلطی سے یہ قسم تخمہ مین تبدیل ہو کر خطرناک ہو جاتی ہے۔ اسپر بھی سو تدبیر کو دوار کہا جاوے تو ہیضہ کے مہلک علامت پیدا ہو کر مریض نوالۂ اجل ہو جاتا ہے۔ دوسری قسم ہیضہ وبائی ہے جس سے آناً فاناً مریض کے حالت ردی ہو جاتی ہے اور جانبری ایک امر محال نظر آتی ہے۔ اطبا یونانی نے اپنے اصول کے مطابق ہر دو قسم کا علاج اخلاط کے رعایت سے تجویز کیا ہے صاحبان ایلوپیتھک اپنے تجربات کے بنیاد پر اس مرض موذی کا مقابلہ لیتے ہین۔ آیورویدک چکتسا کے عامل بھی بپابندی اخلاط اور نیز کسیقدر خواص الادویہ کا سہارا لئے ہوئے مریض کا مداوا کرتے ہین۔ ہومیوپیتھک والے بھی ڈسمل اور سنٹیمل دا ایلیو کے بھروسہ پر اس دشمن کو للکارتے ہین۔ لیکن چند سال سے پہلے تک یہ حال تھا کہ یہ جملہ معالجین اس مرض کے حقیقت سے محض ناواقف تھے۔ ہماری لاعلمی کا اندازہ صرف اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہیضہ کے روک تھام مین ہماری سب سے بڑی کوشش یہ تھی کہ ہوا کو صاف کیا جاوے۔ جابجا گندہک جلانا۔ طاقچون مین دافع تعفن اشیا رکھنا۔ وغیرہ تدابیر حفظ ماتقدم مین داخل تھین۔ آجکل کی تحقیقات ثابت کر رہی ہے کہ یہ تمام کوششین ایک فعل عبث کے سوا اور کچھ نتھین۔

ہیضہ کی پیدائش

ایک نہایت باریک [illegible] ذرہ سی ہوتی ہے جو از قسم نباتات ہے اور پانی مین پرورش پاتا ہے۔ یہ زہریلا پودا اتنا چھوٹا ہے کہ اگر ساٹھ پودے ملا کر رکھے جاوین تو اونکی موٹائی ایک بال کے برابر ہوتی ہے۔ یہ پودہ خمیدہ ہوتا ہے ایک حد تک بڑہ[illegible] مین وسط مین سے ٹوٹ جاتا ہے۔ دونون ٹکڑے پھر بڑھنا شروع ہو جاتے ہین اور اوسی حد تک دراز ہو کر بیچ مین [illegible] سے ٹوٹ جاتے ہین۔ اس سلسلہ پیدائش و افزائش کے بھیانک تصویر یہہ ہے کہ اگر کسی کنوئین مین ایک ذرہ و[اخ]ل ہو جاوے تو تین ساعت کے اندر تمام کنواں اوسکی اولاد کے بستی ہو جاتا ہے یہی پانی ہے جسے لوگ [illegible] مرض کالرا کا شکار ہوتے ہین۔

جائے غور ہے

کہ صدہا سال [illegible] ملک اطبا نے اس مرض کا علاج حقیقت کو جانے بغیر کیا ہے۔ یہی کیفیت دیگر امراض کی ہے۔ اس سے پیشتر کہ ہم اپنے مضمون کے اصلی سلسلے کو آگے بڑہائین بہتر ہو گا اگر موجودہ تحقیقات کے بنا پر مرض ہیضہ کے حفظ ماتقدم کے بابت چند مفید مشورے اپنے معزز ناظرین کی خدمت مین عرض کرین ثابت ہوا ہے کہ کالرا کا مائی کروب

صرف وسی پانی مین پرورش پاتا ہے جسمین اوسکی غذا موجود ہوتی ہے۔ یہ غذا مختلف قسم کے غلاظت اور کثافت سے بہم پہونچتی ہے یہی وجہ ہے کہ (گنگا جل) مین ہیضہ کے ذرہ بہت جلد فاقون سے مرجاتے ہین۔ کیا گنگا جل کے عظمت جسنے تمام ہندون کو گرویدہ بنا رکہا ہے ثابت نہین کر رہی ہے کہ ہماری قوم نے پرم شدہ جل کا پتہ لگانے مین خطا نہین کی۔ باقی وارد۔ شرما۔

ذیل کی چھپی ہوئی چٹھی ہماری پاس دفتر آریہ سماج شاہجہان پور سے موصول ہوئی ہی جسکو ہم بجنسہ درج کرتی ہین

اوم

صلح درمیان آریہ سماج و دھرم سبھا شاہجہان پور

واضح ہو کہ سنیاسی الارام ساگر نے یہان ۲۱ جون ۱۹۰۱ء کو ایک نہایت فحش ناپاک اشتہار دیا جسکی سرخی یہ تھی دگیا پن لیجئے لیجئے اس وگیاپن کا پہلے اوتر دیجئے اور دس لاکھ انعام لیجئے شہر مین جسپان و شایع کرایا اور ۲۵ و ۲۶ جون کو کہرنی کے مندر مین آریہ سماج اور سوامی دیانند سرستی جی کو خوب دل کہول کر گالیان دین۔ اوس پر آریہ سماج نے تنگ آکر ۲۵ جولائی کو الارام ساگر و پنڈت سدہاری لال و جولا برہمن و جوالا[illegible] وار و پربھو دیال و لالو بھٹ دہرم سبہا والون پر صاحب مجسٹریٹ ضلع کے سامنے حسب دفعہ ۵۰۴ تعزیرات ہند استغاثہ دایر کیا۔ اسیران مین سے ہر ایک کے نام وارنٹ جاری ہوے اور ۱۶ اگست مقدمہ کی تقرری ہوئی۔ دہرم سبہا والے حافظ ملک کفایت خان صاحب رئیس شہر کے پاس گیے اور ان سے صلح کرا دینے کے لئے التجا کی۔ جناب ملک کفایت خان صاحب و بابو بیکنٹھ ناتھ سرکاری وکیل نے آریہ سماجیون کو سمجہا کر صلح پر راضی کیا اور ۱۱ اگست مقرر ہوئی کہ اوس روز مدعا علیہ آریہ سماجیون سے ایک جلسہ عام مین معافی مانگین اور مقدمہ خارج کرا دیا جاوے۔

(کارروائی جلسہ مکان وکالت خانہ)

حاضرین جلسہ۔ حافظ ملک کفایت خان صاحب۔ بابو بیکنٹھ ناتھ سرکاری وکیل۔ پنڈت ہردیال [illegible] وکیل

بابو شیو دیال صاحب وکیل - بابو راجکمار صاحب وکیل - بابو جے گوپال - بی - اے - ایل ایل بی - وغیرہ وغیرہ بہت سے اصحاب موجود تھے -

اول پنڈت سدہاری لال صاحب نے کل مدعا علیہم کیطرف سے کہلا کہ واقعی آلارام ساگر کو مین نے اپنے لڑکے کے بواہ مین بلایا تھا مگر مجھکو علم نہ تہا کہ وہ اسقدر زہر اگلینگے اور ہم کو اس پریشانی مین ڈالینگے - مین ہاتھ جوڑ کر آریہ سماجیون سے معافی مانگتا ہون جو مجھسے تکلیف اور رنج اونکو ہماوگون کی باعث ہوا بخشدین آئندہ ہم ہرگز ایسا کام نکرینگے -

پھر منشی بختاور سنگھ پردہان آریہ سماج نے ملک کفایت خان صاحب کو ان لوگون کیسے آئندہ ایسا نکرنیکا ذمہ دار بناکر آریہ سماج کی طرف سے معافی قبول کرکے مقدمہ خارج کرا دیا -

خارج کرتے وقت ہمارے لایق مجسٹریٹ ضلع مسٹر کالن صاحب بہادر نے آلارام ساگر اور دیگر دہرم سبھا والون کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ ہم ہرگز یہہ نہین چاہتے اس قسم کی فحش اور گالیون سے بہرے ہوے اشتہار شائع کیے جاوین کہ لٹھ تک چلنے کی نوبت پہونچے اور بدامنی پیدا ہو - معزز شخصون کا ایسے ذلیل کام کرنا بہے شرم کی بات ہے اسپر پنڈت ہردیال تربیدی وکیل نے کہا کہ اب آئندہ ہرگز ایسا نہوگا -

آریہ دربن پریس شاہجہان پور

(نوٹ) چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی -

اوم

ایڈیٹر ڈاکٹر راجندر [illegible] - میری اوس پربھوت ایشور سے جسنے تمام سرشٹی کو اپنی سندر درشٹی سے پرکاشت کر رکہا ہے اور جسکا قانون [illegible] سے اوود (نکلنا) ہو کر اوم مین است (چھپنا) ہو جانا ہے یہہ برابر رہتا ہے - وہ بہوت (گذرا ہوا) - بھوشیت (آئندہ) - ورتمان (حال) برتمان - کال مین نشٹ نہ ہونیوالا انیناشی برہم سروپ آپکی سرشٹ پتری کو سرشٹ ہی کارجون مین پرنیدن لگاوے اور بھرشٹ کرمو[ن] کے تیاگ مین دن بدن مددگار ہو مندرجہ ذیل قواعد جنسے بہارت نواسے دکھ کو پراپت ہوے ہین - اپنے آریہ [illegible] ہو مین جگہ دیجیے آریہ نبدہو کو مستفید کیجیے -

یہہ عبارت آنولا اور کچکول باندہنیکے لایق نہین

آریہ ورت - بھارت کہنڈ مین دکھ کی پراپتی کے کارن عام طور پر یہ ہین -

اوّل اولاد کو برے طور سے اوتپن کرنا۔ دوم ہونے پر بے قاعدہ پرورش۔ دوم کا پہلا حصہ۔ اوّل تو غذا اور لباس اور آب و ہوا کو لیلیجئے۔ دوسرا حصہ۔ ساتوین سال اگر کوئی اتفاق جنہ سے اوپنین دیگو پوپت کرا تا ہے تو بے قاعدہ۔ سوم حصہ۔ بے قاعدہ تعلیم اوّل تو ہے ہی نہین جس سے شرتا۔ ورنا۔ وِدیا۔ شوروگی پدوی نہ رہی چہارم حصہ۔ ایام طفلی مین عمی جسکو شادی کہتے ہین ہوتا جس سے آجکل ایڈیٹر صاحب کو بدھوا کے بیاہ کرنے پڑے۔

پنجم قواعد سوم نہ ہونے بر ہمچریہ ٹھیک۔ اپنے کرموں کا تیاگ دوسرے کے کرموں کا چاہے وہ نکھر شٹہ ہون یا برہشٹ گوہن جس سے برن سنکر کا سامان۔ چہارم۔ پورب کرم و قسمت) پر بھروسا کر کے اپنے پرشارتھ کا تیاگ آلس کا گرہن۔ پنجم اوس اگیانی بچے کا اپنی ماتا کی کچھا کا دودہ کا چھوڑنا تھوا اوسکی ماتا ہی کا اپنی کچا کا دودہ دوسرے بالک کو پلا کر اپنے بچہ کا لہو کا مارنا۔ اسمین فضول خرچی سمجھ لیجئے۔ زنڈی نقال ہماری عرق ریزی کی کمائی سے معمور اور خوش حال ہمارے عیال و اطفال محروم۔ ششم ہر کس و ناکس کی بات کو مان لینا اور اوسکی گن اور گن پر نظر نکرنا ہزار ہا آدمیون نے انہکا سے غلط پیشین گوی جیوا کر ہزارون کو غلطی مین ڈالدیا۔ رفتہ رفتہ وہ غلطی آجکل کے زمانہ مین صحیح گردان رکھی ہے ہفتم مندرون اتھوا تیرتھون کی یاترا کو استری پرش کا اکٹھے ہو کے جانا۔ کہ جس سے پردہ داری نہ رہی۔ ست یگ تم پر غور نکیا ایک وقت پردہ جایز ایک وقت نہین نہم عام اشخاص کا یوتی بھاشا انگریزی فارسی وغیرہ کو پڑہکر ملازمت کے متلاشی رہنا اور چند دنون تک خراب خستہ بیکار پھرنا افسوس کہ آپکے ہاتھ مین اسکی دلا ہٹی ابھی انگلستان کی بنی ہوئی ہے۔ دستکاری ایسے ہمارے ملک سے نکل گئی جسطرح کری ہوئی عورت نکل جاتی ہے ایک خصم نہ کیا دو اور دو نہ کئے گیارہ۔ ایسے ایسے سیبھون سے خاصکر ہمارا ملک تنزل پر ہو رہا ہے۔ جبکہ عوام الناس کی نظر انکے انسداد پر ہوگی اوس وقت تک ہم کو کی پرانی بھارت نوا شیون کو نہ ہو گی۔ الراقم۔ آریہ بھائیو کا داس گوردہنداس مدرس موضع ... ہو۔

نظم

از شرما جگرانوی

حاجت روا ہے دل ہون مین ہے دنا روا کے ساتھ
ہے بھیڑ معصیت کی مرے مدعا کے ساتھ

منزل قبولیت کی ہو آسان کس طرح
اوٹھتا نہین قدم مرا دست دعا کے ساتھ

رہوار عمر کی بری مشکل ہے روک تھام - بائین گیا کرے ہے یہ گھوڑا ہوا کے ساتھ
پیدا ہوا ہون خاک سے مین خاکسار ہون ہے ابتدا سے ربط مجھے انتہا کے ساتھ
بیت الشفا دہر کی پوچھو نہ داستان لپٹا ہوا ہے درد یہان ہر دوا کے ساتھ
دمباز یان مرے دل پر فن کے دیکھنا کیا کیا ذلیل مجکو کیا ہے ملا کے ساتھ
راہ جہان مین اب کوی خطرہ نہین مجھے بیمہ ہے رہنمائی کا صدق و صفا کے ساتھ
اک پنکھڑی ہون مین گل وحدت کی دوستو لائی ہوائے باغ ہے مجھکو اوڑا کے ساتھ
گر دولت بقا کی ہے غنچہ تجھے تلاش پیدا لگاؤ کر ذرا فقر و فنا کے ساتھ

جیون ودیا

نباتی اجسام کی ترکیب

پودے اِن جیون کوشون کا ایک مسلسل مجموعہ ہوتے ہین جو کہ بیشمار تعداد مین تہ بر تہ جڑے رہتے ہین - ایک پودا جیون کوشون سے اسی طرح بنا ہوتا ہے جیسے ایک دیوار اینٹون سے بنی ہوتی ہے - پودے کے جیون کوش اسقدر چھوٹے ہوتے ہین کہ بغیر خوردبین کے نظر نہین آتے مگر جب خوردبین سے دیکھا جاتا ہے تو اسکا کوئی ایسا حصّہ دکھائی نہین پڑتا جہان جیون کوش نہ پائے جائین پودے اُن جیون کوشون کی نسل بڑہنے سے پھیلتے ہین جنکے مجموعے سے وہ بنے ہوتے ہین -

وہ جیون کوش جنسے پودے بنے ہوتے ہین دونو مذکورہ بالا طریقون سے پھیلتے ہین یعنی ٹوٹ کر علیحدہ ہو جانے اور نیا شگوفہ نکالنے سے اِن دونو طریقون مین فرق صرف اتنا ہے کہ قبل الذکر مین نیا جیون کوش پرانے سے بالکل علیحدہ ہوجاتا ہے مگر مابعد الذکر مین دونو ملے رہتے ہین حتی کہ پرانا جیون کوش زائل ہوجاتا ہے اور نیا اسکی جگہہ لیتا ہے اب یہان ذرا ٹھیرنے کا مقام ہے اِس پرم پتا پرمیشور کی رودھ رچنا پر دہیان دینے کا موقع ہے ہماری ہوتی نظر ... صرف پودے کے تنے پھل پھول اور پتیون کو دیکھ سکتی ہے مگر اسکی اندرونی بناوٹ خوردبین کی مدد لئے بغیر مشاہدہ بھی نہین کر سکتی جہان کہ اس سرو شکتمان پرمیشر کا اننت سو کشم ہاتھ ہر لمحہ رات دن کام کرتا رہتا ہے - وہ ہوئے بھو ہم کسقدر اگیانی ہین کہ اپنے جیون کی پوری ماہیت سے بھی واقف نہین پر تیری قدرت ایک ایک روم مین اسطرح کام کر رہی ہے جسطرح گھر کا مالک اس کا انتظام ٹھیک رکھنے کیلئے کیا کرتا ہے واقعی تو ہی ہمارا مالک ہے جو ہمارے روم روم مین ویاپک اور ہمارے انتر کے بھاؤون

لہ خدا کی وحدت کا عقیدہ

سے بھی واقف ہے ۔ تیری رچنا سوکھشم سے سوکھشم اور مہان سے مہان ہے ۔ ہمارے تمام علمون کا جہان خاتمہ ہوجاتا ہے وہان سے اننت دور آگے تک تیری شکتی کام کر رہی ہے ۔ ہے پرماتمن ہمین بھی اپنے بھنڈار سے گیان کا دان دو جس سے ہماری کلیان ہو ۔ کیونکہ کلیان کا کارن کیول برا گیان ہی ہے ۔ (باقی آئندہ) ۔

راماناول

اسکے بعد بحث تو بند کردی گئی اور ساوہو سوئے ایک چوکی پر بیٹھکر جو کسیقدر تکلف کے ساتھ سجائی گئی معلوم ہوتی تھی وید کی یہہ رچا پڑھی :-

ओ३म् द्यौः शान्ति रन्तरिक्ष ७ँ शान्तिः पृथिवी शान्ति राप: शान्ति रोषधयः शान्तिः। बनस्पतयः शान्तिर्विश्वे देवाः शान्तिर्ब्रह्म शान्तिः सर्ब ७ँ शान्तिः शान्तिरेव शान्तिः सामाशांतिरेधि॥१॥ यजुर्वेद संहिता

اور ذیل کی تقریر بیان فرمائی :-

یگیہ اور سنسکار کیا ہے ۔ اسکا دچار آج کرتبیہ ہے ۔

پرتھم یگیہ کا وچار کرین ۔ یگیہ کا ارتھہ کیا ہے ۔ یگیہ کے سادہن کون کون سے ہین ۔ اسکی کریتی کیسی ہے اور اسکے پھل کون کون سے ہین ۔ یہہ پرشن اتپن ہوتے ہین ۔ انکے اُتراب ہم تیہا کرم دیتے ہین ۔ یگیہ شبد کے تین ارتھہ ہین ۔ پرتھم دیو پوجا ۔ دوسرا سنگتی کرن اور تیسرا ارتھہ دان ہے ۔ اب پرتھم دیو پوجا کے وشے مین وچار کرین ۔ کیول دیو پد کا مول ارتھ ۔ دیوتک ارتھات پرکاش سروپ ہے اور وید منترون کی بھی دیوسنگیا ہے ۔ کیونکہ اُنکے کارن ودیاون کا دیوتن ارتھات پرکاش ہوتا ہے ۔ یگیہ کرم کانڈ کا وشے ہے ۔ یگیہ مین اگنی ہوتر سے لیکر اشومیدہ پرینت کا سماویش ہوتا ہے ۔ دیو شبد کا ارتھہ پرماتما بھی ہے ۔ کیونکہ اُسنے وید ارتھات گیان کا سوریہ آدی جڑون کا پرکاش کیا ہے ۔ دیو ارتھات ودوان ایسا بھی ارتھہ ہوتا ہے ۔ کیونکہ شتپتھ براہمن نامک گرنتھہ مین विद्वा ७ँ सो हि देवा ایسا ورنن کیا ہے ۔ پوجا شبد کا ارتھہ ستکار ہے :- 'पितृभिर्भ्रा० पूजितोऽतिथि०॥पूजितोगुरुः॥इत्यादि

اب دیو کی پوجا کہنے سے پرماتما کا ستکار کرنا یہہ ارتہہ ہوتا ہے - چیتن پدارتھون ہی کا کیول ستکار سمبھو تی ہے - جڑ پدارتھون کا ارتھات مورتیون کا ستکار نہین سمبھو ہوتا - مکھیہ[1] تو سے ویدپنڈت کے پیچھے[2] ایشور کا ستکار ہوتا ہے اسلئے پراچین آریہ لوگون نے ہوم کے ستہل مین منترون کی پوجنا کی ہے - اسی طرح یگیہ شالا کو دیوانین انہوا دیوالہ کہا ہے -

तस्मात् सर्वगतं ब्रह्म नित्यं यज्ञे प्रतिष्ठितम् ॥ मनुस्मृति मा०

اسی لئے برہم یگیہ ارتھات ویداد ہین بھی پانچ مہایگیون مین سے ایک یگیہ ہے -

"स्वाध्याये नार्चयेतर्षीन् होमै र्देवान्यथाविधि; मनुस्मृ०

اس کتھن سے ارواچین[3] دیوالہ ارتھات مندرون کو کوئی نہ سمجھے - دیوالہ کا ارتہہ تو یگیہ شالا ہی ہے -

اب دوسرا ارتھہ سنگتی کرن ارتھات اتینت پریتی پوربک - پریم پوربک دیوتا کا دہیان - دیوتا کا وچار - تتھا ست پرشون کا سنگ کرنا - اسے بھی یگیہ ہی کہتے ہین -

اب تیسرا ارتھہ دان ہے - وِدیا دان کو چھوڑ دوسرے دان دان نہین ہین - کیول ودیا کا دان ہی دان ہے - ان دوسرے آدیکون کے دان ودیا دان کی سہائتا کرتے ہین - اسلئے انہین بھی دان کہنا اوچت ہے - ودیا دان اکشے دان ہے

مذاق

ایک ہندوستانی حلوائی سے اسکی بیوی - کیون صاحب کپڑے نہین دہلاؤ گے ؟ شوہر - پھر مجھے حلوائی کون کہیگا - بیوی - میرے سسر بھی تو حلوائی تھے - وہ تو ایسے میلے نہین رہتے تھے - شوہر - وہ اپنے پیشہ کو اچھی طرح نہین کرتے تھے - تب ہی تو انہون نے میرے لئے مال نہین چھوڑا جس سے مین خوش باش رہ سکون -

دیگر

موسم گرما مین کسی کنجوس کے ہان ایک منھ پھٹ مہمان وارد ہوئے - اسوقت وہ گڑ کا شربت کر رہے تھے مہمان کو بھی رستہ چلنے سے پیاس لگی ہوئی تھی - جاتے ہی بولا مجھے گڑ کا شربت پینے کا یہہ پہلا ہی موقع ملا ہے کنجوس صاحب نے فوراً جواب مین کہا - مجھے بھی انکار کرنیکا یہہ پہلا ہی موقع ملا ہے -

[1] خاص کر ۱۲ - [2] زمانہ حال ۱۲ -

گھی اور دودھ کا قحط اور انکی تجارت پر توجہ کی ضرورت

جناب ایڈیٹر صاحب آریہ ہند ہو مضمون ذیل کو اپنے اخبار مین چھاپ دیجئے۔

دو سال کے متواتر قحطون اور خشکسالیون نے جہان ہمارے بہت سے غریب ہمجنسونکو اپنا شکار کیا وہان ساتھ ہی مویشیون کی ایک کثیر تعداد بھی ہمسے چھین لی ہے۔ چنانچہ گذشتہ دو سالون مین ۲ کروڑ ۸۰ لاکھ کھالین صرف غیر ممالک کو بھیجی گیئن اور اگر اس سے ایک دسوان حصہ اپنے ملک مین صرف ہوئین خیال کر لی۔ تمین تو معلوم ہوتا ہے کہ ۳ کروڑ ۸۰ لاکھ مویشی پچھلے دو سال کے قحط مین ضایع ہو گئے۔ مویشیون کے اس نقصان نے ہمارے ملک کی زراعتی پیداوار پر اسقدر نمایان خراب اثر کیا کہ باوجود متواتر دو برسات کے موسم اچھے ہو جانیسے بھی غلہ کا نرخ ۱۵ اسیر ہی رہا اور دوسرا حرج جو مویشیون کے اس نقصان سے ہوا وہ دودھ اور گھی کی قلت ہے۔ خالص گھی آجکل ۱۲ چھٹانک فی روپیہ بھی دستیاب نہین ہوتا غریب لوگ تو آگے ہی اس سے محروم ہو چکے ہین مگر اب معمولی درجہ کے متمول عیالدار لوگ بھی خاطر خواہ اسکو استعمال مین نہین لاسکتے اسلئے ضرورت ہے کہ تعلیم یافتہ لوگ اس تجارت کو اپنے ہاتھ مین لین مختلف جگہون مین ڈایری فارم کھولی جائین اس سے مویشی محفوظ رہین گے۔ کیونکہ اکثر مویشی جو غریبونکے پاس ہوتی ہین وہ خشکسالی مین چارہ نہ ملنے کی وجہہ سے ہلاک ہو جاتی ہین مگر جب معقول سرمایہ رکھنے والی کمپنیون کے ہاتھہ مین یہہ انتظام ہوگا تو مویشی اس کثرت سے ضایع نہین ہونے پاوینگے اور جبتک مویشی کثرت سے ہونگے گھی اور دودھ بھی ارزان رہیگا اور نیز خالص گھی کے نہ ملنے کی جو عام شکایت پائی جاتی ہے وہ بھی رفع ہو جائیگی۔ اسلئے بہی خواہان قوم کو ضرور ڈایری فارم کھولنے چاہئے۔ (خیر اندیش)

مفید اور کار آمد باتین

پارسلون کے اوپر باندھنے کیلئے واٹر پروف کاغذ بنانیکی ترکیب۔

واٹر پروف کاغذ اسکو کہتے ہین جسپر مرطوب ہوا یا پانی اثر نہ کر سکے۔ جن سوداگرون کے پارسل ہر روز باہر کو جاتے ہین انکے لئے یہہ کاغذ نہایت ہی کار آمد ہے:- (ترکیب) صابون ۴ حصہ۔ سریس ۲ حصہ۔ السی کا تیل ۴ حصہ۔ پانی ۱۶ حصہ۔ ان سب اشیاء کو ملا کر آنچ پر چڑھا دو اور خوب پکاؤ۔ پکتے پکتے جب گاڑھا مانند شیرہ کے ہو جاوے اور السی کا تیل خوب ملجاوے علیحدہ نہ رہے تب اتار لو۔ اگر السی کا تیل علیحدہ رہے تو اور پانی ڈالکر پھر پکاؤ۔ یہان تک کہ السی کا تیل

خوب ملجاوے۔ اب اس مرکب کو ذرا گرم رہتے رہتے موٹے کاغذ کے اوپر برش سے بہت صفائی کے ساتھ چپڑو اور دہوپ مین خشک کرو۔ نہایت عمدہ واٹر پروف کاغذ تیار ہو جاویگا۔ یہہ کاغذ علاوہ پارسلون کے اور بھی بہت سے کامون مین آسکتا ہے۔

(دیگر) لوہے کے لوتے کو آنچ پر رکہو۔ جب گرم ہو جاوے تب اسکے اوپر موٹا کاغذ رکہو جب کاغذ گرم ہو جاوے تو اسکے اوپر موم کی ڈلی کو گہس لو۔ ذرا جلدی جلدی ہاتھہ کو چلانا چاہیئے کاغذ موم کو جذب کر لیگا اور ایک نہایت عمدہ واٹر پروف کاغذ بنجاویگا۔ اسکے اوپر پانی بالکل اثر نہین کرتا۔ اسکا بنانا بھی بہ نسبت اوپر کے آسان ہے لیکن لاگت البتہ کسیقدر زیادہ رہیگی۔

(لکڑی کی اشیاء کو گھن نہ لگے اسکی ترکیب) آدہ سیر رسکپور کو ۱۰ سیر نیمچتہ پانی مین گہول لو۔ جب خوب گہلجاوے تب اس عرق مین لکڑی کی بنی ہوئی چیز کو ڈالکر دو تین روز تک پڑا رہنے دو تاکہ عرق اندر تک پیوست ہو جاوے۔ اب اس چیز کو باہر نکالکر سایہ مین خشک کر لو۔ اس ترکیب سے تیار کی ہوئی لکڑی کی اشیاء پر سیکڑون برس تک نہ تو گھن لگتا ہے نہ کوئی اور جانور خراب کر سکتا ہے۔ نہایت آسان اور عمدہ ترکیب ہے۔ ہماری رائے مین شہتیر اور کڑیون کو بھی اس عرق مین بھگوکر اور خشک کر کے مکان پر چڑہانا چاہیئے تاکہ انکی عمر سیکڑون برس کی ہو جاوے۔

بھیشم پتامہ

چونکہ بھیشم بہت مدت تک ودیا پراپتی کے لئے راج دہانی سے باہر اور اپنے پتا راجہ شانتن سے الگ رہا تھا اسلئے جب وہ تمام ودیا مین نپن ہو کر راج دہانی کو واپس آیا اسوقت وہ پورا جوان ہو گیا تھا۔ بچپن کے بھولاپن کی بجائے اسکی آنکھون سے دانائی اور سیاست کا رعب ٹپکتا تھا اور چہرہ پر برہمچریہ کی کانتی چمک رہی تھی۔ راجہ اور دیگر امراء نے اسے مطلق نہین پہچانا۔ مگر یہ بہید کب تک چھپا رہ سکتا تھا۔ آخر کار راجہ کو معلوم ہو گیا کہ یہہ میرا بیٹا دیو برت ہے۔ تب تو راجہ شانتن بہت ہی پرسن ہوا اور اسنے اپنے نوجوان بیٹے کو چھاتی سے لگایا اور فوراً ہی اسے یوراج یعنی ولیعہد کر دیا اور اپنے راج کا بہت سا حصہ انتظام کے لئے اسکی سپرد گی مین چھوڑ دیا۔ بھیشم جیسا شور ویر اور ہاتھہ کا سچا تھا ویسا ہی ہیارا اور پرجا کا پالن کرنے مین بڑا ہی مان نکلا۔ اس خوش اسلوبی اور عمدگی سے راجیہ کا انتظام کیا کہ تمام رعیت مین ہر دلعزیز ہو گیا اور راجہ کو بڑا ہی پیارا لگنے لگا۔ اسی اثنا مین ایک دن راجہ شانتن جمنا کنارے شکار کہیلنے گیا اور جب وہ شکار کی تلاش مین

ادہر اودہر گہوم رہا تھا وہاں اُسکو ایک نہایت خوبصورت مہ جبین کنواری لڑکی نظر آئی جسکو دیکھتے ہی وہ موہت ہوگیا۔ اُس لڑکی کا باپ جو تھوڑی ہی دور بیٹھا تھا راجہ کو دیکھکر آیا اور ڈنڈوت کرکے ہاتھہ جوڑ کر کھڑا ہوا۔ راجہ نے اُس لڑکی کا حسب نسب پوچھا تب اُسنے عرض کیا کہ حضور یہہ میری ہی لڑکی ہے۔ اسپر راجہ نے اُسکی شادی اپنے ساتہہ کر دینے کے لئے کہا۔ مگر اُس نے نہایت عاجزی کے ساتہہ انکار کر دیا۔ تب تو راجہ بڑا ہی گھبیانہ ہوا۔ کیونکہ ایک معمولی درجہ کے زمیندار نے اپنی لڑکی اُسے دینا منظور نہ کیا۔ خیر اپنا سا مُنہہ لیکر گھر آیا اور اُس لڑکی کی یاد مین اوداس رہنے لگا۔ (باقی آئندہ)۔

دیانند اینگلو ویدک کالج کی سالانہ رپورٹ بابت سنہ ۱۹۰۰ء و سنہ ۱۹۰۱ء ہمارے دفتر مین موصول ہوئی۔ جسکو ہمنے بڑی دلچسپی کے ساتہہ مطالعہ کیا۔ اُس سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ ہمارے پنجابی آریہ بھائیون کی لگاتار کوشش اور جانفشانی اُنیسوین صدی کے ریفارمر کی اس سچی یادگار کے ہرایک پہلو کو استحکام دینے اور موجودہ طریقہ تعلیم کے اُن نقائص کو دور کرنے مین جنپر تمام رفیقان اصلاح صاد کر چکے ہین تسلی بخش کامیابی حاصل کر رہی ہے۔ سال گذشتہ کی نسبت تعداد طلبا مین کچھہ کمی ہوگئی اور امتحانون کے نتائج بھی گو پچھلے سالون کے سے دکھائی نہین دیتے مگر بی۔ اے کلاس کا نتیجہ اچھا نکلا اور کالج نے مالی حالت مین ترقی کی ہے۔ سال گذشتہ کے اخیر مین سرمایہ ۲ لاکھہ ۶۲ ہزار تھا جو کہ اب ۲ لاکھہ ۳۹ ہزار کو پہونچ گیا ہے۔ اِس سال دو وظائف نئے (ہر ایک ۴۰ روپیہ ماہوار کا) مقرر کئے گئے۔ یہہ اُن طالبعلمون کو دئے جاینگے جو ایم۔ اے کا امتحان پاس کرکے کلکتہ کے پریزیڈنسی کالج مین جاکر انگریزی زباندانی مین نہایت اعلیٰ درجہ کی قابلیت حاصل کرینگے اور بعد مین اسی کالج مین آکر کام کرینگے۔ پنڈت جینشی رام مرحوم کی یادگار مین ایک فنڈ قایم کیا گیا جس سے اُن پنجابی طلبا کو جو جاپان مین جاکر صنعت و حرفت کی تعلیم حاصل کرین وظائف دئے جائینگے درزی کے کام اور انجنیرنگ کی کلاسین بدستور جاری رہین۔ ایک کلاس علم موسیقی کی ہوگئی۔ پنڈت راجہ رام جی جنکو پچاس روپیہ کا وظیفہ دیکر کاشی بھیجا گیا تھا کہ وہان جاکر ویدون کے علم الٰہی کی مطالعہ کو وسیع کرین واپس آگئے اور کالج کے کام مین مصروف ہوگئے۔ بخشی جینشی رام مرحوم نے اپنے انت سمے جو ایک باغ کالج کو دان دیا تھا وہ لڑکون کی ورزش اور کھیلون کے سئی فی الحال مقرر کر دیا گیا ہے۔ بورڈنگ ہوس مین سندھیا مندر تقریباً تیار ہوگیا۔ ورزش کا انتظام معقول

رہا۔ سندھیا پاٹھہ جاری رہا۔ شریمان لالہ ہنسراج صاحب پرنسپل کالج خود ہمیشہ اُسمین شامل ہوتے رہے اور بڑی احتیاط سے اُسکو کراتے رہے۔ کالج کی انتظامیہ کمیٹی اور اُسکی ماتحت کمیٹیون کے ممبران نے بڑی کوشش اور تندہی سے کام کیا۔ اِس رپورٹ کے شروع مین ایک لاکھہ روپیہ کے واسطے پبلک سے اپیل کی گئی ہے۔ کیونکہ کالج ڈیپارٹمنٹ کے لئے ایک معقول اور عالیشان عمارت کی ضرورت ہے۔ ابتک کالج کا کام عارضی طور سے اُس عمارت مین ہوتا ہے جو کہ بورڈنگ ہوس کے لئے بنائی گئی ہے۔ اِسوقت ضرور قوم کے ایک ایک آدمی کو حسب حیثیت مدد دینی چاہیئے۔ کیونکہ تمام دیش مین یہی ایک ہمارا قومی انسٹیٹیوشن ہے۔ جہان نہ صرف ہمارے بچّون کو جہالت کے تاریک تہہ خانہ سے نکالا جاتا ہے بلکہ نئی روشنی مین آکر چکاچوند ہونے سے بھی بچایا جاتا ہے۔ یہی کالج ہے جہان مغربی علوم کے ساتھہ ساتھہ ہمارے دہرم کے پراچین شاسترون کی تعلیم ہمارے نوجوانون کو مل سکتی ہے اور ساتھہ ہی صنعت وحرفت سے واقفی ہو سکتی ہے جسقدر قوم اِس دارالعلوم کو استحکام دیگی اُسیقدر اپنی آئندہ آنیوالی نسلون کو ادہرم اور افلاس سے بچائیگی۔

شریمان اڈیٹر صاحب آریہ بندہو۔ نمستے۔ میرے ایک متر کے لئے جنکے گھر مین ۱۵ ۔ جولائی سنہ ۱۹۱۶ع کو انتقال ہو گیا ہے اور جو قوم سے اگروال ویش گوتر سنگل عمر ۲۶ سال سب اورسیر بمشاہرہ مبلغ ۰۰ روپیہ خاندان نہایت معزز۔ انگریزی۔ ہندی اور اُردو تعلیم یافتہ۔ چال چلن اور خیالات نہایت پاکیزہ۔ والدین حیات۔ مالی حالت بہت اچھی ہے ایک ایسی کنّیا کی ضرورت ہے جسکی عمر ۱۴ سال سے کم نہ ہو۔ خواندہ اور معزز خاندان سے ہو۔ تندرست ہو جس کسی صاحب کو یہہ رشتہ کرنا منظور ہو کترین سے خط وکتابت فرمادین۔

المشتہر سالگرام شرما سکرٹری ودیا پرچارنی سبہا
قصبہ کاندہلہ۔ ضلع مظفر نگر

عمدہ اور مفید کتاب سے بڑھکر کوئی دوست نہین ہے

پیارے ناظرین! میرے یہان آریہ دہرم۔ اخلاق۔ صنعت وحرفت سے متعلق مفید عام کُتب کا ایک بڑا ذخیرہ فروخت کے لئے موجود ہے۔ علاوہ برین سرشتہ تعلیم کی مروّجہ کتابین بھی بکری

کے واسطے ہر وقت رہتی ہین۔ مقامی مصنفین مثل شریان پنڈت تُلسی رام صاحب سوامی کی تصانیف بھی میری معرفت بکفایت مل سکتی ہین۔ مفصل فہرست حسب الطلب فی الفور روانہ کیجاتی ہے۔

نمونہ کے لئے چند کتب معہ خلاصہ مضمون و قیمت درج کرتا ہون:۔

نام کتاب	خلاصہ مضمون	قیمت	نام کتاب	خلاصہ مضمون	قیمت
سدّھی ساگر ہندی	یوگ سدھیون یعنی کرامات پر لاجواب رسالہ ہے۔	عہ	علاج النساء اُردو	مستورات کی بیماریون کے علاج بطرز ناول	ـلعہ
بیر کلنک ہندی	نظم و نثر مین جنگ بھارت کا ناٹک	ـلعہ	عجائب نگار اُردو	قابل دید مشہور زمانہ عمارتون کے حالات معہ نقشہ جات	۱۲/
سبھا پرسن ہندی	آریہ سماج کے سدھانتون پر دلکش لاؤنیان اور بھجن چودھری نول سنگھ	۰٫۴/	آئینہ مسمریزم اُردو	بالتصویر یعنی مسمریزم کا پورا اُستاد مکمل بہمہ وجوہ	ـلعہ
دان کرن بُدھی ہندی	مسئلہ خیرات کا تصفیہ شاسترون کے پرمانون سے	۳/	دھرم بودھ اُردو	مہاتما بودھ کی سوانح عمری اور بودھ دھرم کے اصول	۸/
بال اُپکاری حصہ اوّل ہندی	بالکاؤن اور استریون کی سکشا کے لئے اتی اوتم	۲/	سبھا پرسن اُردو	مجموعہ ہر پنج حصہ آریہ دھرم پر چودھری نول سنگھ کی لاؤنیان اور بھجن	۰٫۴
جاگتی جوت ہندی	مسمریزم سے متعلق مکمل پستک سرل بھاشا مین	ـلعہ	جوہر الفنون اُردو	صنعت و حرفت سے متعلق بیشمار نسخون کا مجموعہ	۸/
سیتا چرتر ہندی	ناول کے رنگ مین مہارانی سیتا کا لاثانی کیریکٹر قابل دید ہے	حصہ ۱ حصہ ۲ حصہ ۳	مخزن الادویہ اُردو	انگریزی دواؤن اور اُنکے مرکبات پر ایک مشہور رسالہ ہے	۸/
سدھیا پدّھی ہندی	یوگ شاستر کے اصول کی مطابق ایشور کے بھگتون کے لئے	۲/	مخزن علاج حیوانی اُردو	حیوانات کے امراض پر لاجواب کتاب	۸/
ظرافت کا بُقچہ اُردو	ہنسی مذاق سے بھرے ہوئے لطائف تفریح طبع کا بینظیر نسخہ ہے	۱۲/	جگت پور شارتھ اُردو	پورانک مت کھنڈن	۶/
آئینہ اودھ اُردو	تاریخ اودھ ہے۔ وقت فرصت کا دلچسپ مشغلہ	۶	رسالہ فن صنعت اُردو	صنعت و حرفت کے چٹکلے اور بعض امراض کے مجرب نسخے	۸/

نام کتاب	خلاصہ مضمون	قیمت	نام کتاب	خلاصہ مضمون	قیمت
مادھوی کنگن اُردو	ایک بنگالی ناول کا ترجمہ ہے۔ قابل دید۔	۸	طریق معاش اُردو	روپیہ کمانے۔ بچانے اور خرچ کرنے پر لاجواب مشورے	۲

کہ کچھہ دوا سانپ کی عنایت کیجئے۔ کمال نوازش ہوگی۔

آپکا داس جھنڈے سنگھ سپاہی نہر

جناب ڈاکٹر صاحب مخدوم بندہ ڈاکٹر رامچندر جی دام الطافہ۔ بعد تسلیم نیاز کے عرض یہہ ہے بندہ نے آپکے کارخانہ سے شربت مرکب منگوایا تھا۔ اُسکے استعمال سے حرارت جگر و بخار کو بالکل آرام ہوگیا مین آپکا تہ دِل سے شکریہ ادا کرتا ہون۔

آپکا داس سنگت رائے از دوارا نگر

جناب من ڈاکٹر رامچندر ورما شہر میرٹھ۔ حال یہہ ہے کہ جو تلی کی دوا آپنے بھیجی تھی اُس سے پورا پورا آرام ہوگیا۔ ہمسے اُس دوائی کی تعریف نہین لکھی جاتی۔ آپکی جان و مال کو دُعا دیتے ہین۔

آپکا داس مرزا غفور بیگ بھاگلپور

جناب ڈاکٹر صاحب مہربان قدیم بابو رامچندر جی دام سلمہ۔ پس تسلیم بندگی عرض رسا ہون کہ جو خضاب آپنے پہلے بھیجا تھا وہ نہایت ہی عمدہ تھا۔ اُسکی تعریف مجھسے نہین ہوسکتی۔ ایسا نادر خضاب ہے کہ جسکا کوئی جواب نہین۔ اب مہربانی کرکے چار سیر پختہ خضاب کا سفوف اور بھیجدیجئے۔

آپکا داس صوبہ دار وزیر محمد خان مقام مگوئی ملک برہما

جیبی گھڑی

آدہی قیمت مین

انعام مین گھڑی کا بکس

پانچ برس کی گارنٹی

اصلی قیمت ۱۰ روپیہ

ایک چین۔ ایک گلاس

ایک کلائی تہ رلٹ بلینگی

یہ گھڑی ابتک ۱۰ روپیہ مین بکتی تھی لیکن ہم پانچ روپیہ مین دینگے۔ اس کم قیمت کرنیکی یہہ وجہہ ہے کہ سیدہی ولایت سے منگانے مین بیچ کے دُکانداروں کا منافع اُسپر نہین رہا۔ گھڑی نہایت خوبصورت مضبوط اور ٹھیک وقت بتانیوالی۔ بغیر علیحدہ چابی کے یعنی چابی اُسکے اندر ہی ہے۔ ایکبار کوکنے سے ۳۰ گھنٹہ تک

برابر چلتی ہے - صرف ۱۱ مہینے تک اس ارزان قیمت پر یہہ گھڑی فروخت ہوگی - جو موقع کو ہاتھہ سے
جانے دینگے وہ پچھتائین گے - علاوہ قیمت کے ڈاک خرچ ، ربذمہ خریدار ہوگا -

(ملنے کا پتہ)

ہر پرشاد شرما ہیر و کٹوان میرٹھہ

ریویو

آریہ پرتی ندہی سبہا پنچم اُتردیش کی آریہ پٹنک پرچارنی سبہا کے دفتر سے ایک پٹنک ویدک منتروون
نام ناگری ٹائپ مین چھپی ہوئی ہمارے پاس ریویو کے لئے ارسال ہوئی ہے - اسمین رگوید کے سوریہ
سوکت کے وو منترون کے ستیہ ارتھہ لکھکر اور ساتھہ ہی بعض لوگون کے کئے ہوئے غلط معانی دکھاکر
یہہ سدہ کیا گیا ہے کہ آریہ ورت کے پراچین آچاریہ تمام ودیاؤن کو ویدون سے نکلی ہوئی مانتے
تھے - کتاب کی تقطیع ۱۸×۲۲ - اٹھ صفحی ہے اور ۱۲ صفحہ ہین - کاغذ اچھا لگا ہوا ہے - مضمون پڑھنے
کے قابل ہے - قیمت ا ر ہے - اوکت سبہا کے دفتر مین درخواست بھیجنے سے ملسکتی ہوگی - کیونکہ
اور کوئی پتہ ملنے کا نہین لکھا -

ساماجک خبرین

کلکتہ مین شدہی - ہمعصر آریہ ورت کسی بنگالی اخبار سے ترجمہ کرکے لکھتا ہے کہ ۶ - اگست بوقت ۷ بجے صبح رپن کالج کے آنگن مین آریہ سماج کلکتہ نے ایک اچھی کل براہمن مین اتپن ہوئے بابو بھوانی کشور بھٹاچاریہ کو جو بچپن مین عیسائی ہوگئے تھے شدہ کیا - لوگون کا ہجوم اس موقع پر اسقدر زیادہ تھا کہ کالج کا صحن اور برآمدہ کچا کچھ بھرگئے تھے - سوامی شونارائن پرم ہنس اس سنسکار مین پردھان بنائے گئے بابو بھوانی کشور نے برہمنون کے ساتھہ ملکر وید منتر پڑھتے ہوئے ہون کیا - اس سمے آپ اپنی گذشتہ بھول پہ پشچاتاپ کرتے ہوئے پرتیت ہوتے تھے - انکی پریرنا کا کارن ٹھاکر کاہن چند جی ورما پردہان آریہ بال سماج کلکتہ ہوئے ہین ایسے ہی نوجوان ناٹک کیلئے مبارک ہین سوامی آتمانند سرسوتی جی مہاراج آجکل دارجیلنگ پربت کی چوٹی پر براجمان ہین اور وہان کی آریہ سماج کے سپتاہک جلسون مین بڑے بڑے اُتم ویاکھیان دے رہے ہین -

چند مشہور اور برگزیدہ آریہ اصحاب نے ملکر فن تجارت کو ترقی دینے اور مجلسی انتظام کا سبق سکھانیکے لئے ایک کمپنی بنام آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور قایم کی ہے۔ اسکی رجسٹری کرائی گئی ہے اور سرمایہ ایک لاکھ تجویز کیا گیا ہے اور مطبع ست دہرم پرچارک جالندہر کا مکمل فروختنی کتبخانہ اس کمپنی کے نام لاہور مین منتقل کر دیا گیا ہے۔ مگر معتصر ست دہرم پرچارک نے کچھ نہین تبایا کہ آیا اس کمپنی نے اس کتبخانہ کو خرید لیا ہے یا اُسکے ہان جا کر رکھا گیا ہے یا اُسکے عوض کچھ حصص خرید لئے گئے ہین۔ خیر کچھ ہی ہو اگر اس نئی تجارتی مومنٹ مین کامیابی ہوئی تو بڑے بڑے عظیم فوائد حاصل ہونگے۔

دسوہیہ آریہ سماج کے مندر کا بُنیادی پتھر بڑی دہوم دہام سے رکھا گیا۔ ہوشیارپور سے شریمان بابو رام پرشاد بہمراہ کئی ایک دیگر آریہ پرشون کے اس جلسہ مین شریک ہوئے اور اُنکے اسکول کے بورڈر طلبا بھی لالہ کانشی رام اور بابو چونی لال کے ہمراہ اس اُتسب مین شامل ہونیکے لئے پہونچے۔ نگر کیرتن صبح شام دونون وقت کیا گیا اور بنیاد مین سوامی جی مہاراج کا فوٹو اور چارون مول وید رکھے گئے تعمیر مندر کیلئے ساڑھے پانسو روپیہ چندہ ہوا

عام خبرین

دریاے انڈس ڈیرہ غازیخان مین پھر زورون پر ہے۔ چھاونی کی طرف کاٹ روز بروز بڑھ رہی ہے۔

دریا کا رو تیزی پر ہے۔ بند بھرتے جاتے ہین۔ رخ بیڈ ہے ہے۔ خوف چمک اُٹھا۔

دہرہ دون کے فارسٹ اسکول کا امتحان انٹرنس ۷۔ ماہ اکتوبر سے شروع کیا جائیگا۔

الہ آباد کے عیسائی موضع میورآباد مین ایک نرس معہ تین یوروپین لڑکیون کے گنگا مین ڈوب گئے۔

تجویز ہے کہ نیشنل کانگریس کا آئندہ اجلاس سنہ ۱۹۰۲ء مین خاص لندن مین کیا جاوے۔

صوبجات متحدہ امریکہ مین پچھلی گرمی و خشکسالی سے زراعتی نقصان جو ہوا ۱۰ کروڑ ڈالر کا سمجھا گیا۔

شاہ ایران کی طبیعت علیل بتلائی گئی اور مالی مشکلات سے روس کو قابو کا موقع ہے

شاہ اسپانیہ نے ملکہ قیصرہ جنتہ آشیان کی قبر کے لئے ایک برنجی ہار نہایت خوبصورت ارسال کیا۔

شاہ اٹلی نے شاہ عالمپناہ کے جلسہ تاجپوشی کی تقریب پر لندن مین آنا قبول فرمایا ہے۔

جنرل سر برنڈن بلڈ صاحب افریقہ سے واپس آنے پر پنجاب کمانڈ کے جنگی لاٹ مقرر ہونگے۔

جنوبی افریقہ مین فوجی ضروریات کے لئے ہندسے ۱۳۰۰ گھوڑیان روانہ کی گئی ہین۔

عالم خان بارکزی گورنر قندھار بحکم امیر کابل پکڑا گیا۔ محمد حسین خان بجائے اسکے گورنر مقرر ہوا۔

کونسل آئین بمبئی کا اجلاس ۲۲۔ اگست کو پونا مین ہوا مسودہ قانون بابلیہ اراضی پر غور کرینگے۔

مسٹر جسٹس رانا ڈے مرحوم کی وصیت مین ۵۰ ہزار روپیہ ملکی خیرات کے لئے چھوڑا گیا۔

مسٹر بی این جوگ پلیڈر ہائیکورٹ برار فوت ہوئے ایک لاکھ روپیہ خیرات کیلئے وقف کیا ہے۔

بنارس کے سنٹرل ہندو کالج کیلئے خیرات مذکور مین سے ۱۰ ہزار روپیہ وقف فرماگئے ہین۔

تبت مین حالت نازک ہو رہی ہے ملکی معاملات مین دلائی لاما کی بات نہ مانی جاویگی۔

مسٹر جسٹس شاہ دین صاحب نے ۱۰ تاریخ کو الہ آباد مین چیف جسٹس کا چارج لیا۔ اُس روز سے لمبی رخصتین شروع ہین۔

سررشتہ افیون ہند کے ملازمان کیلئے بھی پراویڈنٹ فنڈ کا طریق جاری کیا گیا۔

برہما کیلئے علیحدہ یونیورسٹی کی منظوری ہونا مشکل ہے۔ تعلیمی حالت بہت پیچھے۔

حضور گورنر ۲۸۔ کو پونا سے روانہ بمبئی ہوئے اور ۲۹۔ کو بمبئی سے سورت کو تشریف لیگئے۔

۳۰۔ کو بمبئی مین واپس آکر ۳۱۔ کی رات کو یہان سے پونا کو روانہ ہوئے۔ یہہ مختصر دورہ خاص کام کا ہے۔

دیہجاپور کلول ریلوے کو کلول سے کلاری تک بڑہانیکی منظوری ولایت سے آگئی۔ لہ ۲۰ میل ہے اسکا کل خرچ گیکوار بڑودہ دینگے۔ تخمینہ اخراجات ۸ لاکھ پانچہزار سے کچھہ اوپر ہے۔

شہر بمبئی مین ۱۶۔ اگست کو وبائے طاعون کی وارداتین ۳۳ تھین اور فوتیان ۲۶ تھین۔

شہر کلکتہ مین طاعون پایا گیا۔ ۱۷۔ اگست کو ۳ کیس اور ۳ فوتیان وقوع مین آئین۔

ہندوستان مین قحط زدگان کی تعداد ۴۹۱،۳۰۴ ہے۔ انمین مفت خوراک پانیوالے ۱۷۲،۵۴۳۔ برٹش قلمرو مین ۱۸۰۵،۴۴۸ مین (مفتخورے ۱۵۴۹۹۲) دیسی ریاستون مین ۸۰،۳۶۰ (مفت خورے ۱۷،۳۵۰)۔

۱۷۔ کو خبر آئی قیصر جرمن و شہنشاہ جاپان کے درمیان دوستانہ پیغامات کا تبادلہ ہوا۔

۱۷۔ کو لنڈن سے خبر آئی اجلاس پارلیمنٹ آج کے روز باضابطہ برخاست کیا گیا۔

شاہ عالم پناہ کی طرف سے رخصتی تقریر پڑہی گئی فرمایا کہ تمام طاقتون کیساتھ تعلقات دوستانہ ہین معاملہ چین کے فیصلہ پر اطمینان ظاہر کیا۔ اور جنگ ٹرنسوال کی حالت پر بھی بھروسہ ظاہر کیا ہے۔

لوکل

آریہ کنیا پاٹھ شالہ اور استری سماج میرٹھ بڑی کامیابی کے ساتھہ ترقی کر رہی ہین استری سماج کے پندرہ روزہ جلسے بڑی رونق کیساتھ ہوتے ہین اِس مہینہ مین کئی استریون نے اپنے گھر ون پر استری سماج کا اُپدیش کرایا۔ خاصکر تیجون کے اگلے روز ماسٹر رام سروپ جی کی استری نے اپنے مکانپر بڑی رونق کا جلسہ کیا۔ کُل محلہ کی استریان اکھٹی ہوئین۔ کنیاؤن نے خوب بھجن گائے اور اُپدیش کیا۔ آریہ دہرم کا خوب پرچار کیا۔ ماسٹر رام سروپ جی کی استری ورِدھ آیو ہے ہمیشہ آریہ دہرم کے پرچار مین تتپر رہتی ہے۔ ایشر سرب آتما ہماری بہن کو سدا آنند پور بک سُکھی رکھے صاحبان ذیل نے کنیا پاٹھ شالہ کے لئے حسب تفصیل ذیل دان دیا۔ استری سماج میرٹھ ان سب مہاشیون کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔ واستب مین ایسے دان شیل مہاشیون سے ہی دیش کا اودہار ہوسکتا ہے:۔ ٹھاکر جھنڈو سنگہ موضع تیتہنہ ضلع میرٹھ ۱۰ منشی بھگوانداس موضع کرہیڑہ ۱۰ چودہری نیادر سنگہ پردھان آریہ سماج بھڑل ۱۰ پنڈت موہن لال پٹواری موضع یوانہ ضلع بلند شہر گنگا بخش جوگی ۱۰ ٹھاکر بانکے سنگھ ۱۰

میرٹھ مین ینگ مینز آریہ سماج قایم کیا گیا۔
۱۸ اگست کو بروز اتوار آریہ سماج مندر مین ینگ مینز آریہ سماج کا افتتاحی جلسہ کیا گیا صبح کو ہَون یگیہ ہوا اور نگر کیرتن کیا گیا شام کو چار بجے ویاکھیان ہوئے۔
۲۳ اگست کو چھڑیون کا میلہ بازار منڈی مین بڑی رونق کیساتھ ہوا۔ ینگ مینز آریہ سماج میرٹھ کی اور سے اُپدیش کیا گیا اور عیسائی بھائیون کیساتھ پریتی پورہک چند ایک مسائل پر بحث کیگئی۔ ایک نوجوان تعلیم یافتہ ہندو نے ہَون یگیہ کے وشے مین کچھہ پرشن کئے۔ جنکے اُتر بڑی بقول دئے گئے۔
۲۵ اگست کو ینگ مینز آریہ سماج نے ٹھاکر بالمکند سنگھ صاحب کے مکانپر ہَون یگیہ اور اپنا ہفتہ وار جلسہ کیا۔

آریہ سماج میرٹھ کے ہفتہ وار جلسے برابر ہوتے رہے۔
سلونون کے روز آریہ سماج مندر مین آریہ پُرشون نے ملکر ہَون یگیہ کیا۔
میرٹھ کی آریہ کمار سبھا نے ایک لائبریری بھی کھولدی ہے جسمین آریہ لوگ پستکون اور دہن سے

تحایف سال نو

موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیجئے

لغایت جولائی سنہ ۱۹۰۱ء تا جون سنہ ۱۹۰۲ء

کسیکو اپنی جائداد پر فخر ہوگا۔ کوئی اپنی دولت اور حکومت پر ناز کرتا ہوگا مگر آریہ بندھو کو اگر ناز اور فخر ہے تو فقط اپنے قدردان حق شناس خریداروں کی نظر تلطف و کرم پر ہے اسلیئے وہ انکا تہ دل سے شکریہ کرتا ہوا ہمیشہ اس امر کا خواہشمند ہے کہ اپنی خدمات کو انکے حق مین وسیع و رفیع کرتا رہے۔ اسکے خریدار و محب آریہ مہاشیوں نے جیسا کہ انہون نے جیسا اپنی قدردانی سے ظاہر کر دیا ہے اسکو کامل یقین ہے کہ اسکی خدمات نہایت مہربانی کی نظر سے دیکھی جاتی ہیں اسی مہربانی نے ہمکو اس قابل کر دیا ہے کہ تحایف سال نو کو بیشتر کے سالونکی نسبت زیادہ کر دیا جاے۔ امید ہے کہ ہمارے پیارے گراہک اس موقعکو ہاتھ سے نجانے دینگے۔ جو صاحب اگست سنہ ۱۹۰۱ء کے اخیر تک پیشگی زر چندہ ارسال فرما دینگے انکو مفصلہ ذیل تحفون مین سے ہر ایک قیمتی ۱۱؍ رکھا ہے جسکو وہ پسند فرمائینگے مفت نذر کیا جائیگا فقط محصولڈاک دینا ہوگا:۔ تحفہ نمبر ۱۔ ایک نہایت خوبصورت سنہری بیل بوٹے اور انگریزی حروف والے مجلد پاکٹ بک مع پنسل قیمت ۳؍ رشکنشک قلمدان یہ ایک نہایت خوبصورت اور عجیب قلمدان ہے۔ اسمین عجیب بات یہہ ہے کہ کھولنے پر تقریباً ایک بالشت لمبا لکڑی کا ڈنڈا بالکل نظر سے غائب ہو جاتا ہے قیمت ۸؍ تحفہ نمبر ۲ لیلاوتی ناٹک یعنی شادی مین فضول خرچی کی برائیونکا فوٹو جو بطرز ناول لکھا گیا ہے ۹۲ صفحہ کی کتاب قیمت ۴؍ صغیر سنی کی شادی اور اسکے نقصانات قیمت ۱؍ سماج درشن ۴۸ صفحہ کی کتاب قیمت ۳؍ ویدک سدھانت قیمت ۳؍ تحفہ نمبر ۳ عرق صیفہ کی ایک شیشی قیمت ۸؍ جملہ امراض چشم کو دور کرنیوالی گولی قیمت ۴؍ ناظرین خیال فرمائین کہ کل ۱۲ اخبار کی قیمت اور اسمین سے ۱۱؍ کا انعام ۲؍ محصولڈاک ۱؍ خط و کتابت کا سمجھنا چاہئے اس حساب سے صرف ۸؍ اخبار کی قیمت سالانہ رہجاتی ہے اگر اسپر بھی خریداران اخبار توجہ نفرمائین تو حیرت کا مقام ہے

پی آر ورما ایڈیٹر آریہ بندھو میرٹھ

نوٹ الف چونکہ ہمارے گراہکون سے اکثر اصحاب عدیم الفرصت ہونیکی وجہ سے تحایف سال نو کو حاصل نکرنیکا امکان بہت غالب ہے اسلیئے ہم ان اصحاب کی خدمتمین جو ہمکو اس امر سے اطلاع دینگے کہ وہ بھی جلد چہارم کی پیشگی قیمت ادا نہین کر سکتے خود تجویز کر کے تحایف ویلیو پی ایبل ارسال کرینگے۔ **نوٹ ب**۔ بعض اصحاب فقط پیشگی قیمت بذریعہ ارسال کر دیتے ہین مگر محصولڈاک ۲؍ ارسال نہین فرماتے ان دوستونکی خدمتمین عرض ہے کہ وہ محصولڈاک

بابت ماہ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء

REGISTERED NO. A 68.

جلد چہارم نمبر ۳

ओ३म

विद्यांचाविद्यांच यस्तद्वेदोभयंसह॥ अवि
द्ययामृत्युंतीर्त्वा विद्ययामृतमश्नुते॥ १॥

جو منشیہ ودیا اور اودیا کے سروپ کو جانکر جڑ اور چیتن دونوں کا سادھن سچو کرکے
شریرادی جڑ اور چیتن آتما کو دہرم ارتہہ کام اور موکش کی سدہی کے لئے ساتہہ
ساتہہ پریوگ کرتے ہیں وے لوگ دکھ سے چھوٹکر پرمارتہہ کے سکھ کو پراپت ہوتے ہیں

आर्य्य बन्धु
آریہ بندھو

بابت ماہ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء

قیمت سالانہ پیشگی بلا محصول ڈاک ایک روپیہ چار آنہ مع محصول ڈاک عہ

حسب الارشاد جناب ڈاکٹر رامچندر صاحب کاپور مرتب شایع ہوا (خاکسار پی آر ایڈیٹر)

دی این ڈبلو پی ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ
کے این ڈبلیو پریس متصل جین مندر میں چھپا

آریہ بندھو کا دستور العمل

(۱) سلیس اردو زبان کی لباس مین سبھتا اور وچارپورنک آتمک وشاریرک اور سماجک اُنتی سمبندھی مضامین اپنی معزز خریداران کی خدمت مین التماس کرنا اس پرچہ کا اُدویش ہوگا۔

(۲) جن مضامین سے آریہ پبلک کی مجموعی ترقی کو صدمہ پہونچنے کا احتمال ہوگا اُنسے اس پرچہ کے کالمون کو پاک رکھنے کا خیال ہر وقت رہیگا۔

(۳) ملکی معاملات اور انہات راج سمبندھی وشیون پر آریہ بندھو مین رائے زنی کرنیکا کسی مہاشہ کو حق حاصل نہوگا۔

(۴) یہہ پرچہ ہر ماہ کے اخیر تاریخ تک اپنی پیارے گراہکون کی دست بوسی کیلئے میرٹھ سے روانہ ہوجایا کریگا۔ جن مہاشیونکو کسی وجہ سی آریہ بندھو کی ماہواری ملاقات پسند نہو اُنکی خدمتمین گذارش ہے کہ بلا تکلف پرچہ ایڈیٹر کو اپنی نارضامندی سے اطلاع بخشین ورنہ کسی مہاشی کا پرچہ قبول فرمانا خریداری کی دلیل متصور ہوگا۔

(۵) قیمت سالانہ معہ محصولڈاک ۱ عہ اور بلا محصولڈاک ۱ عہ مقرر ہے۔ جو مہاشی قیمت مقررہ بطور پیشگی عنایت فرماوینگے وہ خاص شکریہ کے مستحق ہونگے۔ آریہ گنون کی معتبری ہمین اسبات کی اجازت نہین دیتی کہ ہم پیشگی قیمت کو آریہ بندھو کی لازمی شرط قرار دین۔

(۶) آریہ بندھو اپنے عالی دماغ۔ باریک بین۔ دھرم ہتیشی۔ خیر اندیش اور نیک خیال نامہ نگاروں کی خدمت مین ہمیشہ بلا قیمت پیش ہوا کریگا۔

(۷) مراسلات کو نہایت منصفانہ مطالعہ کے بعد اُپیوگی اور نہایت ہر طرح سی مفید سمجھا جانے پر بلا کم وکاست چھاپ دیا جاویگا۔ لیکن جو مراسلات اشاعت کے لایق نہین سمجھی جاوینگی اُنکا واپس کرنا پرچہ کے ادہکاریون پر واجب نہوگا۔

(۸) آریہ سماج اور اسکی معاون انسٹیٹیوشنون کے اشتہارات اور نیز ایسے نوٹس جنسی سرسر پبلک کی بہبودی مقصود ہو اس رسالہ مین بلا اجرت شایع ہوسکینگے۔ ذاتی فائدہ کے اشتہاردن پر شرح ذیل اجرت لیجاویگی۔ ایک سطر پر صرف ایکبار ۳ نصف صفحہ پر ۱۲ پورے صفحہ پر ۲ سے متواتر اشاعت کی لئے خاص نرخون کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت کے طے ہوسکتا ہے۔

نوٹ:۔ کوئی ایسا اشتہار طبع نہوگا جس مین ناشایستہ فحش یا خلاف قانون الفاظ ہون یا جو آریہ سماج کے نیمون کے درودہ ہو۔

آشرمونکا سلسلہ

ترتیب کے لئے دیکھو آریہ بندھو جلد چہارم نمبر ۲ کا صفحہ ۳۷

اب انسانی زندگی کی اُس تیسری منزل کا ذکر کیا جاتا ہے جوکہ بان پرستھ آشرم کہلاتی ہے جیساکہ اس آشرم کے نام ہی سے واضح ہوتا ہے۔ اس عمر مین انسان کے لئے واجب ہے کہ وہ اپنی تمام خاندانی تعلقات اور حقوق وراثت کو چھوڑکر اور ہنسارک دِشئون سے منہ موڑکر بنون اور جنگلون مین رہنا اختیار کرے ویدک آشئون کو پورن تیج سے انبھو کرنے والے مہرشی منو جی مہاراج اسمن کے چودھوین کانڈ مین فرماتے ہین۔

ब्रह्मचर्य्याश्रमं समाप्य
गृही भवेत् ॥ गृही भूत्वा
वनी भवेद्वनी भूत्वा प्रव्रजेत् ॥

ارتھ منش ہر ایک پہ آشرم پورا کرکے اور گرہست کو بھوگ کر بان پرستھ آشرم کو دھارن کرلیوے اور اسکے بعد سنیاسی ہو جاوے منو جی مہاراج کا بھی وچن ہے

एवं गृहाश्रमे स्थित्वा
विधिवत्स्नातको द्विजः
वने वसेत्तु नियतो
यथावद्विजितेन्द्रियः ॥ १

اسطرح ہر ایک دُوج جوکہ پرتی دن پرماتما کی اپاسنا کرنیکے لئے اسنان کرتا ہے گرہست کو بھوگ کر اور اندریونکو وِمن اِتھوا قابو مین کرکے سنجمت آتما کے ساتھہ بن مین جابسے۔

اہا! ویدک مارگ کیسا پُر امن محفوظ اور فرحت بخش ہے کہ جس کے ایک ایک قدم پر پاک نظارے نظر آتے ہین اور ہر ایک منزل مین سچی خوشی حاصل ہوتی ہے اس مارگ کا یاتری لوک اور پرلوک دونون کو اپنے لئے سکھ کا ہیتو بناتا ہے جسطرح اسکی عمر کی پیشتر بیان شدہ دو حصے مہان آشئون کو لئے ہوئے تہے اسیطرح اب اسکا ترک دنیا بھی ایک عظیم مقصد کو حاصل کرنیکے واسطے ہوتا ہے وہ بہشتی اور دون خیالی دلفریب حسین پر موہت ہوکر دنیا کو نہین چھوڑتا اور تپسیا کے بہانے سے اپنی جسم کو سکھا کانٹا بناتا اور کانٹون پر لیٹ کر لوگون کو دکھاتا ہے بلکہ اس زمانہ مین وہ ان تمام باتون سے بہت نفرت کرتا ہے ظاہری نمائش اور جھوٹی عزت وہ ہرگز پسند نہین کرتا اور توہمات باطلہ کو اپنے من مین جگہہ نہین دیتا ہی ہان اُسوقت اسکا طریقہ زندگی صاف بتا دیتا ہے کہ جہان وہ کچھہ زیادہ دیر تک کسی بہاری کام مین مشغول رہنے کے بعد تفریح حاصل کررہا ہے وہان ساتھہ ساتھہ سنسار کی

ہوئی چیزین لوگون کو واپس دیکر سبکدوش
ہوتا جارہا ہے اب اسکے سامنے اگر کوئی
منزل مقصود ہے تو کیول پرم پتا پرماتما کی
شرن ہے اور اگر کوئی وچار نیہ وشے ہے تو
فقط اپنا اعمال نامہ ہے اس سے بڑھکر راستہ
کٹنے کے لیئے دل لگی کے سامان اور کو سے
ہو سکتے ہین جن لوگون کو کبھی اپنے حساب
کتاب کے خیال مین محو ہو کر راستہ چلنے کا اتفاق
ہوا ہے وہ جانتے ہین کہ ایسی حالت مین مسافت
کیسی ہلکی معلوم ہوتی ہے بشرطیکہ اس حساب کا
نتیجہ بصورت کافی نفع اور بچت کے ہو۔

اب یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بان پرستھ کس عمر
مین کیا جائے اسکا جواب منو جی مہاراج دیتے ہین

गृहस्थस्तु यदा पश्ये
द्वली पलित मात्मनः ।।
अपत्यस्यैव चापत्यं
तदारण्यं समाश्रयेत् १

جب گرہستی اپنے سر کے بال سفید شریر کی توچا
ڈھیلی اور لڑکے کا لڑکا دیکھ لے تب بن مین جائے
جسطرح برہمچریہ وویا دین کے لئے ضروری
تہا اور گرہست آشرم شتان اتپتی اور نیز اس
وویا کو عملی صورت مین آزمانیکے لئے لازم تہا
اسیطرح اب اپنے تجربونکے نتائج کی پڑتال
کے واسطے اور نیز جس وویا کو اچاریون سے
پڑہا تہا اسکے رن کو اتارنے کے لئے بان پرستھ
بھی ضروری ہے پراچین سمون مین جبکہ بڑے
بڑے دار العلوم ہونکی بجاے گروکل آشرم ہوتے
تھے تب نئی نسلون کی تعلیم بان پرستھی ہی کیا
کرتے تھے واقعی وویا دان کے لئے بڑے تیاگ
کی ضرورت ہے جس شخص مین تیاگ کا مادہ نہین
وہ کداپی وویا دان نہین کر سکتا۔ مبارک تھے
وہ زمانے جبکہ لوگ قدرت کے تقاضون کو
محسوس کرتے ہوئے اپنے فرائض کی ادائیگی
مین کوشش کرتے تھے جوانی کے ڈھلتے ہی جونہین
کہ قدرت اسنے جسمانی طاقت واپس لینا شروع
کرتی ہے وہ بھی جسمانی محنت کے محتاج گرہست
کے کاریون کو چھوڑ کر گوشہ تنہائی اختیار کر لیتے
تھے اور پرمیشور کے دھیان مین مگن ہو زندگی
کا لطف اوٹھاتے تھے مگر بدقسمتی سے آجکل جہان
برہمچریہ کی بنیاد ہی نہین رکھی جاتی اور گرہست
مین کچھہ بھی دلچسپی نہین پائی جاتی۔ وہان بان
پرستھ کہان تعلیم یافتہ لوگ چارو طرف سے
واویلہ مچا رہے ہین کہ موجودہ تعلیم نے ہمارے
دیش کے نوجوانون کی اخلاقی زندگی پر کچھہ اچھا
اثر نہین کیا ہے لیکن وہ یہہ نہین وچار کرتے کہ
جب اُنکے استادون مین تیاگ کا مادہ ہی نہین وہ
اپنے شاگردون سے خودغرضی کو کیسے نکال
سکتے ہین جو اخلاق کے لئے سم قاتل کا حکم رکھتی
ہے یورپ تو اسی جوکہ حکیمانہ زندگی بسر کرتے ہین
انکی بعض باتون کا ویدک دھرم کی تعلیم سے موافق

ہونا صاف بتاتا ہے کہ عربی سائنس بھی جہان ایک طرف تمام دیگر مذاہب کی بنیاد کو کہو کہلا کر رہا ہے وہان تو ہی ویدک دہرم کی وہ بہی پشٹی ہی کرتا ہے چنانچہ دیکھیئے کہ وہان کے فلاسفر لوگ ایک معقول عرصہ تک مصروف زندگی بسر کرنے کے بعد

آرام کی زندگی RETIRED LIFE.

(جسمین وہ سوا ے مذہبی معاملات پر وچار کرنے کے اور کچھہ نہین کرتے) بسر کرنا بہت پسند کرتے ہین۔

مترو جب تک تم آشرمونکی مریادا کو ٹھیک نہین کرتے اور بان پرستھ آشرم مین پرویش کرکے سچے تیاگ کو پراپت نہین ہوتے تب تک تم اپنی نئی نسلون کو اپنے مطلب کے موافق ویدک دہرم کے انکول چلنے والا نہین بنا سکتے (باقی آئندہ)

ایڈیٹوریل نوٹس

شریان لالہ منشی رام کا مقدمہ

پنڈت گوپی ناتہہ اڈیٹر سناتن دہرم گزٹ لاہور نے جو ازالہ حیثیت عرفی کی نالش شریان لالہ منشی رام اور جالندہر کے دیگر کئی ایک مہاشیون پر دایر کی تہی اور جسکی اطلاع ہم پیشتر اپنے ناظرین کو سماچار مین کر چکے ہین وہ ۵ ستمبر کو صاحب سٹی مجسٹریٹ لاہور کے اجلاس سے خارج کردی گئی صاحب موصوف نے ایک لمبا فیصلہ لکھکر شریان لالہ منشی رام اور انکے ساتہیون کو بری کیا۔ اور دوران فیصلہ مین یہ راے ظاہر کی ہے۔ میری رائے مین پنڈت گوپی ناتہہ ایک دہوکے باز آدمی ہے اسنے اپنی خود غرضی کے لیئے ہندو پبلک کو سخت دہوکا دیا ہے ہر ایک پبلک کام اسنے اسلیئے کیا کہ شہرت اور ناموری حاصل کرے جیسہ بٹور نے کا کوئی موقع اسنے ہاتہہ سے نہین جانے دیا جیسا کہ ان اپیلون سے صاف پایا جاتا ہے جو کہ اسنے وقتاً فوقتاً شایع کی ہین۔ دیسی دسا سے روپیہ لیا ہردوار مین جو کام کیا اسکی قیمت حاصل کی۔ پبلک ایسے معاملات کو بہت کم یاد رکہتی ہے اسلیئے مین خیال کرتا ہون کہ پنڈت گوپی ناتہہ ایسے آدمی کا عام چال چلن گاہے گاہے پبلک پر ظاہر ہوتا رہنا چاہیئے کیونکہ انہین پبلک ہی کا فائدہ مقصود ہے جسقدر کاش کہ جسقدر لوگ شہرت اور ناموری کے متلاشی رہتے ہین اسیقدر اپنے اندرونی چال چلن کو سدہارنے مین بہی کوشش کیا کرین۔

ایجوکیشنل کانفرینس کے افتتاحی جلسہ مین لارڈ کرزن کی تقریر

۲ ستمبر کو بمقام شملہ جناب ویسرا ے صاحب نے تعلیمی کانفرینس کے افتتاحی جلسہ پر جو خیالات اپنی تقریر مین ظاہر کیئے ہین وہ نہایت ہی اعلی اور عمدہ ہین آپ نے پہلے اس امر کا یقین دلایا کہ وہ تعلیمی معاملات کی اپنی پالیسی کو چہپانا نہین چاہتے اور اس سے پیشتر کہ کوئی تبدیلی موجودہ طریقہ تعلیم مین کیجائے وہ عام رائے دریافت کرلینا مناسب خیال

کرتے ہین - اسکے بعد آپنے انگریزی تعلیم کے ہندوستان
مین پہیلنے کی مختصرسی تواریخ بیان فرماکر اس اصول
کی تردید کی جوکہ عام طور سے انگریزی طریقہ کی
غلامانہ تقلید مین اختیار کیا جاتا ہے اور جس کی
وجہ سے امتحان ہی کو علمی لیاقت کا معیار قرار
دیا جاتا ہے مذہبی تعلیم کی نسبت انہون نے فرمایا
کہ گورنمنٹ کو اس سے کچھہ سروکار نہین ہے مگر انکی
راے مین بغیر مذہبی تعلیم کے نوجوانون کی اخلاقی
تعلیم کی بنیاد ہرگز مستحکم نہین ہوسکتی علم اخلاق کی
ایک پرایمر رٹ لینا ایک معمولی بات ہے اس سے
طالب علم دہرماتما نہین بن جاتا - ہان یہ مطلب
تو تبہی حاصل ہوسکتا ہے جب نوجوان اپنے اپنے
مذہب کی تعلیم پایا کرین -

حیدرآباد دکن کے نئے مدار المہام

جناب مہاراجہ کشن پرشاد صاحب مقرر ہوے
ہین سناگیا ہے کہ مسلمانی رعایا بہی آپکو دل سے
چاہتی ہے اور دکن کے تمام اخبارات اس بات
پر خوشی ظاہر کررہے ہین - آپ راجہ ٹوڈرمل
وزیر شہنشاہ اکبر سے خاندانی تعلق رکہتے ہین
اور بقول معصرت دہرم پرچارک کے اسلامی
عقاید کو بہی پسند کرتے ہین - اہل ہنود کے لئے
واقعی خوشی کا مقام ہے کہ ایک اسلامی سلطنت
مین اُنکے ہمقوم راجہ صاحب نے اسقدر اعلی رتبہ
کو حاصل کیا مگر زیادہ خوشی تبہی ہوسکتی ہے جبکہ
وہ اپنے جلیل القدر عہدہ کے ساتہہ اپنے ست

سناتن ویدک دہرم کے اصولون کی پابندی کو
بہی اپنا فرض سمجہتے رہین -

گورنمنٹ ممالک مغربی شمالی کی اپنی کسانون پر ایک تازہ مہربانی

یہہ امر مدت سے تسلیم کیا جاچکا ہے کہ چاہات
آبپاشی کی توسیع مین ایک بڑی بہاری روک
یہہ ہے کہ نتیجہ یقینی طور سے معلوم نہین ہوتا - ایک پختہ
تعمیر کے کنوئین پر بہت سا روپیہ صرف ہوجاتا ہے
مگر بعد مین اکثر دیکہا گیا ہے کہ یا تو نیچے کے طبقات
ارضی مین کوئی خرابی نکل آتی ہے جس سے وہ پانی
کار آمد نہین ہوتا یا ساخت مین کوئی ایسا نقص رہ
جاتا ہے جو کہ پانی کے بہاؤ کو بالکل بند کردیتا ہے
ایسے اسباب سے روپیہ کا نقصان بہت ہوتا ہے
مگر کسانون کے حوصلون کو گراتا جو کہ وہ آبپاشی
ایسے ضروری کام مین رکہتے ہین اور بہی زیادہ
نقصان دہ ہے - ناکامیابی کا خوف ایسی
جگہون مین بہی کنوئن کی تعمیر کو روک دیتا ہے
جہان وہ حفاظت سے بنائے جاسکتے ہین اور
پورے طور سے اُنسے فائدہ اٹہایا جاسکتا ہے -
ان مشکلات کو دور کرنے اور چاہات آبپاشی
کی تعمیر کو ترقی دینے کے لئے ان صوبجات
کی گورنمنٹ نے فیصلہ کرلیا ہے کہ کسانون
کو کنوئن کی تعمیر اور مرمت کے متعلق تمام
معاملات مین ایک پختہ اور اچہی راے حاصل
کرنیکا موقع دیا جائے چنانچہ اس مقصد کیلئے

اس فن کا ایک پورا ماہر اور کامل استاد مقرر کیا گیا ہے جسکو بمقام کانپور پر افشیل اگیری کلچرل ڈیپارٹمنٹ مین جگہ دی گئی ہے۔ اور وہ تمام درخواست کنندگان کو اپنی صائب رائے اور مدد دینے کے لئے تیار ہے ہمارے عادل اور مہربان گورنمنٹ کا یہ کام قابل تعریف ہے۔ کسانون کو ضرور اپنی شفیق گورنمنٹ کی اس امداد سے فائدہ اوٹھانا چاہیئے اور شکر گذاری کا دم بہرنا چاہیئے۔

بابو رام کانتا رائی جو سلہٹ کے رہنیوالے ایک نوجوان بنگالی ہین آجکل جاپان سے کان کہودنے کا کام سیکھکر آتے ہین بہارت جننی کے لئے ایسے سپوتون کا ہونا مبارک ہے جو غیر ملکون مین جائین علم و ہنر کی دولت لاکر اپنی دیش کو مالا مال کرین پس بابو صاحب کی ہمت کی تعریف جسقدر کیجائے تہوڑی ہی امید ہے کہ بابو صاحب موصوف کو اپنے دیش مین اس کام کے کمالات دکہلانے کا موقع بھی بہت ہی ملیگا گو غیر ممالک کے لوگ پیشتر سے ہمارے ملک مین یہہ کام کر رہے ہین مگر ہمارے لئے فائدے کی صورت تبہی نظر آسکتی ہے جب کہ یہان کے باشندے بہی اسکام کی تلاش مین ہمارا کا کوئی تہہ اچہوتا نہ چہوڑین۔

آتم پرساد

(ویدارتہہ) ہے شیش جو برہم ودیا مین نے تمہارے سے کہی ہے اگر اوسکو پراپت کرنا چاہتے ہو تو تمکو اوچت ہے کہ تپ کرو ارتہات سہن شیل ہو دوکہہ سکہہ کو برابر جانو۔ من کو بس مین کرو۔ وید وکت کرم یعنی اگنی ہوتر آدی کرمون کو کرتے رہو یہی تینون مکہہ کرم برہم گیان کے سادہن ہین انہین کو کرتے رہو۔ وید ادی ست شاستروں کو سانگ و پانگ سدا پڑہتے پڑہاتے رہو اور سدیوست کا انوشٹہان کرو۔

(تشریح) برہم گیان کا اوپدیش کرنے کے بعد رشی شیش کو تاکیدًا اگیا دیتے ہین کہ ہے شیش جس برہم گیان کے بہید کو مین نے تمہارے درنن کیا ہے اوسکی پراپتی کے لئے یعنی برہم گیان کے حاصل کرنے کے لئے حسب ذیل کرمون کو کرتے رہو۔ پہلا تپ ارتہات مان اپمان سکہہ دوکہہ ہانی لابہہ جیت ہار استتی نندا گرمی سردی بہوکہہ پیاس وغیرہ کو برداشت کرنا اسکا نام تپ ہے مطلب اسکا یہہ ہے کہ مان ہونے سے بہت خوش نہین ہونا اور اپمان ہونے سے دوکہی نہین ہونا بلکہ ہر حالت مین یکسان اور خوش رہنا یہہ پہلا کرم ہے دوسرا کرم من کو بس مین کرنا ہے یعنی من کو برے کرمونکی طرف نہ جانے دے من مین جو سنکلپ اوٹہین وہ شبہہ اور کلیان کاری ہونی چاہئی تیسرا وید وکت کرم ارتہات

اوم
तस्यै तपो दमः कर्मेति प्रति
ष्ठा । वेदाः सर्वाङ्गानि सत्य

اگنی ہوتر آدی کرمون کو نت کرتے رہنا ایسے
نیک کام کرنا جن سے سنسار مین نیک نامی
حاصل ہووے ۔ ششیش یہی بڑے تین کام ہین جن
سے برہم گیان کی پراپتی ہوتی ہے تمکو مناسب
ہے کہ وید آدی ست شاستروں کو سدا پڑھتے
پڑھاتے اور وچارتے رہو انکے وچارنے
سے بدہی ملین ہونے نہین پاتی ہمیشہ ایشر
مین دھیان رہتا ہے ست شاستروں کا مطالعہ
ہمیشہ کرتے رہنا چاہیے اور ست کا انوشٹھان
سدیو کرتے رہنا ست کا پری تیاگ بھول کر
ست ... بہت بڑا پربل ہے ست سبکا آدھار ہے
ست کے آشری یہ ساری سنسار چل رہا ہے اس
لیئے ست کا آچرن برہم گیان کی پراپتی کے
لیئے سب سے بڑا سادھن ہے اسی لیئے دہرماتما
لوگون نے ست کی ایسی مہما کی ہے کہ ہزار اشو
میدھ یگ کرنے سے بھی کہین زیادہ ست
کے آچار کا پھل ہے اس لیئے ست سرو پری
ہے سو ہے ششیش اگر سچے برہم گیان کی پراپتی
کی اچھا ہے تو ست کا انوشٹھان کر تپ کر۔
من کو بس مین کر۔ اگنی ہوتر آدی وید کرت
کرمون کو کرتا رہ اور ست شاستروں کا سدا
مطالعہ کرتا رہ ان کرمون سے برہم گیانی ہو جائیگا
اور موکش کو پراپت ہوگا۔

شیکشائین

परोपकारणं येषां
जागर्ति हृदये सताम् ॥
नश्यन्ति विपदस्तेषां
सम्पदः स्युः पदे पदे ॥१॥

(ارتھ) جن سجنون کے ہردے مین پراپکار
کا گن موجود ہے اونکی بپتی آپ ہی نشٹ ہو جاتی
ہے اور پگ پگ پر سمپتی پراپت ہوتی ہے۔
(نوٹ) سچ ہے پروپکار کی صفت بڑی ہی
نادر ہے جو سجن اس صفت سے موصوف ہین
وہ دہن ہین لیکن زمانہ مین ایسے آدمی بہت
ہی کم ہین اگر عنقا کہین تو بجا ہے تلسی داس جی
نے کہا بھی ہے + پراوپکار کشل بہتیرے +
پر جو کرین سو نر نہ گھنیرے + یعنی پراوپکار
مین کشل تہا سکھ تو بہت ہے مگر پراوپکار کرنے
والے آدمی بہت ہی کم یاب ہین پراوپکاری
آدمی سدا سکھی رہتا ہے اول اوسپر کوئی مصیبت
آتی ہی نہین اور آبھی جاتی ہے تو ایشر پرماتما
اوسکی سہاتیا کرتے ہین بہت جلدی اوسکا دکھ
دور ہو جاتا ہے پراوپکاری آدمی کی عزت
ساری دنیا کرتی ہے زمانہ سلف مین جو لوگ
پراوپکاری ہوگذرے ہین اونکے نام دنیا مین
آجتک سورج کی طرح چمک رہے ہین اور
تا قیامت چمکتے اور دمکتے رہین گے خوش قسمت ہین
وہ آدمی جنکے پاس پراوپکار کا رتن موجود ہے
جیسا کچھ شاستر مین بھی لکھا ہے

आहार निद्राभय मैथुनं च सामान्य मेतत्पशुभिर्नराणाम्॥ धर्म्मो हि तेषामधिको विशेषो धर्म्मेण हीनो पशुभिर्समाना॥

(دارتہہ) بہوجن۔ندرا۔بہئے۔میتہن یہہ
منش اور پشو ونمین سمان ہی ہین منشو نمین کیول
دہرم ہی ادہک اور وشیش ہے پس دہرم سے
رہت منش پشو کے برابر ہے۔

(نوٹ) کہانا۔سونا۔خوف کرنا۔اور مباشرت
کرنا یہہ چارون باتین انسان اور حیوان مین
برابر ہین صرف ایک دہرم ہی ایسی چیز ہے
جو انسان کو حیوانون سے علیحدہ کرتی ہے
پس جس انسان مین دہرم نہین وہ حیوان کی
برابر ہے بلکہ ہماری راے مین تو وہ آدمی جس
مین دہرم نہین پشو وںسے بہی گیا گذرا ہے دیکہئے
انسان کو کہانے سونے اور مباشرت کرنے
کے لئے کتنی مصیبتین اٹہانی پڑتی ہین محنت
اور کوشش کرنی پڑتی ہے۔تب کہین کہانا
بستر اور عورت میسر آتی ہے لیکن برعکس اسکے
حیوانون کے لئے ایشر پرماتما نے بے محنت
ہی موجود کر رکہا ہے کہانے کے لئے گہاس
پات پہل پہلیری سونے کے لئے زمین کا بستر
اور بے محنت و بلا خوشامد کی مادین موجود
ہین پس ان صفات کے لحاظ سے تو انسان
حیوانون سے کئی درجہ نیچا ہے البتہ ایک دہرم
ہی ایسا پدارتہہ ہے جو انسان مین پشو وں سے
زیادہ ہی سو جس آدمی مین دہرم نہین ہے وہ
بیشک حیوانون سے بدتر ہے پس پیارے
بہائیو سب منشون کے لئے دہرم کا انوشٹہان
کرنا نہایت ہی ضروری اور مین فرض ہے

شاریرک اور ساماجک اونتی

پیپل اور اوسکے گن و (فائدے)

سلسلہ کے لئے دیکہو آریہ بندہو جلد چہارم نمبر ۲
کا صفحہ ۲۲ ویدک شاستر ونمین پیپل کے بہت کچھ
فائدے لکہے ہین جنکی واقفیت سے عام لوگ
بہت لابہہ اوٹہا سکتے ہین اس واسطے ہم اسکے
ناظرین کے فائدہ کی خاطر پیپل کے گن درج
کرتے ہین۔پیپل کو سنسکرت مین اشوتہہ
अश्वत्थ اور انگریزی مین
POPLAR FIG TREE. پوپلر فیگ ٹری
اور فارسی مین درخت لرزان کہتے ہین۔
پیپل مدہر۔شیتل۔کسیلا۔بہاری۔زخمونکو صاف
کرنے والا۔اندام نہانی کے روگون کو آرام
کرنے والا۔رودہر کو شدہ کرنے والا داہ پت
کف کو دور کرنیوالا اسکے پکے پہل شیتل ہردے
کو ہتکاری پت ناشک۔سوجی اور اروچی کو
دور کرنیوالے ہین لیکن پیپل کا چہلکا گرم اور خشک
تاثیر رکہتا ہے پیپل کے پتے کا بہرتا دنبلون کے

اوپر باندہنے سے یا تو بٹھا دیتا ہے ورنہ
دنبل پک جاتا ہے نہایت عمدہ پلٹس کا کام
دیتا ہے اسیطرح اسکے پتے بیل کی پولٹس
نہایت ہی نادر شے ہے اور دنبل کے لئے بہت
مفید پائی گئی ہے تجربہ سے ثابت ہوا ہے
بیل کی پولٹس اگر شروع مین لگائی جاوے
تو دنبل کو بٹھا دیتی ہے اور پہرنے نہین دیتی
اس سے بدہ کے نکلتے ہی بیل کے پیل کی پولٹس
گرم گرم باندہنی چاہئے بدہ فوراً دب جاتی ہے
اسکے پانچ سات خشک پتون کو جلا کر اونکی
راکہہ مین تہوڑا سا گرم پانی ڈالو جب پانی اوپر
نتہر جاوے اور راکہہ نیچے بیٹھ جاوے تو پانی
کو اوپر سے اتار لو اور جسکو قے آتی ہو اوسکو
پلاؤ ایک ہی خوراک کے پلانے سے قے رک
جاتی ہے اسلئے یہہ عرق ہیضہ مین بہی بہت
مفید پایا گیا ہے بیل کا چہلکا پانی مین
گہسکر ورم پر لگانے سے ورم کو تحلیل کرتا ہے
کانون کے نیچے جب گلٹیان پہول جاتی ہین تب
اوسپر چہلکے کا لیپ کرنے سے وہ گلٹیان بیٹھ
جاتی ہین بغل مین جو گلٹی نکلتی ہے اوسپر چہلکے
کا لیپ از حد مفید ثابت ہوا ہے۔ بیل خشک
کی ہوئی ایک تولہ دو تولہ شہد اور چینی ایک تولہ
ملا کر ایک چٹنی سی بنا لو خوراک اسکی تو ماشہ
ہے اسکے استعمال سے بہوکہہ لگتی ہے معدہ کو
طاقت بخشتی ہے اگر بہیڑہ سے کہانسی ہو گیا ہے
خون آتا ہو تو اسکے استعمال سے فوراً بند ہو جاتا ہے
اور کثرت طمس یعنی ادرار حیض مین یہہ چٹنی از حد
فائدہ بخشتی ہے پکی ہوئی بیل کا رس نچوڑ کر
ایک تولہ صبح ایک تولہ شام کو پلانے سے ذیابطیس
کی بیماری کو آرام کرتا ہے اور مثانہ کو طاقت
دیتا ہے بیل اور نیم کے چہلکون کو پانی مین جوش
دیکر جوشاندہ بناؤ منہہ آجانے مین یا جب منہہ
مین بڑی بڑی زخم ہو جاتے ہین اس جوشاندہ
کی کرلی کرنے سے دو تین روز مین آرام ہو جاتا ہے
اور خراب قسم زخمون کو اگر اس سے ہر روز
دہویا جاوے تو بہت جلد ہی بہرتے ہین
اس جوشاندے کی پچکاری استریون کے
پردرد روگ کے لئے بہت مفید پائی گئی ہے
بیل کے چہلکے کا سفوف شہد مین ملا کر بچون کے
منہہ آجانے مین منہہ کے اندر لگانے سے آرام
ہو جاتا ہے۔ (باقی آئندہ)

مفید اور کارآمد باتین

(پگمینٹ یعنی روغن گرنیکی اشیاء)

یہہ رنگتین سفوف کی شکل مین روغن السی کی قوام
مین ملا کر لکڑی وغیرہ کی اشیاء پر روغن کرنے
مین کام آتی ہین۔ لیکن کپڑے کی رنگتین
ان سے علیحدہ ہوتی ہین یہہ رنگتین اکثر معدنی
اشیاء سے طیار کیجاتی ہین۔ اور عموماً سفوف
کی شکل مین بنائی جاتی ہین۔ انکے طیار کرنیکی

تین طریقے ہین۔ اول کسی زنگت کا عرق
بناکر اسمین پھٹکری کا پانی شامل کرکے خوب ہلاتے
ہین۔ اسکے بعد جو اکھار (کاربونیٹ اوف پٹاش)
کا عرق اسمین ملانے سے زنگت تہ نشین ہوجاتی
ہے۔ پانی کو نتار کر منجمد کو خشک کر لیتے ہین۔
دوم۔ زنگت کا ہلکے کھار کے عرق سے سلوشن
بناتے ہین اور پھٹکری کا عرق ملاکر منجمد تہ نشین
کر لیا جاتا ہے۔ سوم۔ تازہ تہ نشین کی گئی
پھٹکری زنگت کے عرق مین پہلے کیطرح
ملاکر ہلائی جاتی ہے حتی کے اس عرق کا رنگ
زائل ہو جاتا ہے۔ یا یون کہو۔ کہ پھٹکری اسکو
بہت گہرے رنگ کا عرق بنا دیتی ہے۔ تب
عموماً جبکہ تیزاب ملے ہوے رنگتون کے عرق
ہوتے ہین۔ تو پہلے قاعدہ پر عمل کیا جاتا ہے
یا اگر کھار سے مرکب ہون تو دوسرے قاعدہ
سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ اور اگر کھار بھی ہو
تو تیسرے قاعدہ سے کام لیا جاتا ہے۔ کیونکہ
ان رنگتون کو سریش ملی ہوئی پھٹکری صرف
ملانیسے اپنی طرف کشش کر لیتی ہے اور نیچے
لے بیٹھتی ہے۔ پھٹکری بتی بنانیکے قابل ہونیکی
حالتین مفصلہ ذیل طریقہ سے طیار کی جاتی ہے
آدہ سیر پھٹکری ۳ سیر توبل پانی مین حل کرو۔
اور ۵ ماشہ ٹوطیا ملاؤ۔ اور آدہ پاؤ جست
کے ٹکڑے شامل کرو اس مرکب کو تین روز
گرم جگہ مین رہنے دو۔ بخارات کے ذریعہ
جو پانی کم ہو جاوے اس جگہ اور ڈالتے
رہو پہلے تانبا جست پر جم جاتا ہے۔ اور یہہ
دونون دہاتین ملکر ایک اڑنیوالا مرکب بنجاتا ہے
ہائیڈروجن الگ ہو جاتی ہے۔ اور سلفیٹ اوف
زنک پیدا ہوتا ہے۔ پھٹکری آہستہ آہستہ
ایک نہایت نفیس سفوف کی حالت مین علیحدہ
ہو جاتی ہے۔ یہہ عمل اسوقت تک جاری رکھا
جاتا ہے۔ کہ عرق مین اور پھٹکری باقی نہین رہتی
یا جب کہ امونیا تہ نشین ہونیسے دکھجاتے ہے
اگر اس عمل کو اس سے بھی زیادہ دیر تک جاری
رکھا جائے۔ تو بحالت موجودہ اگر پھیکا ہولوہا
بھی تہ نشین ہونے لگتا ہے پھٹکری آبپاشی
سے دہل سکتی ہے مگر خشک ہو جانے پر اکھٹی اگر
نہین ہو سکتی۔

جیون ودیا

سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ ہند ہو جلد
چہارم نمبر ۲ کا صفحہ ۱۵

بعض پودے صرف ان جاندار جیون کو شون
ہی کے ملنے سے بنے ہوتے ہین۔ جو کہ زندگی
کے فرایض اس وقت تک پورا کرتے رہتے ہین
جبتک وہ پورے قایم رہتے ہین اس قسم
کی مثالین آبی پودہون مین اکثر پائی جاتی ہین
چنانچہ سمندری کائی اسی قسم کا ایک پودہا ہے اور
ایک اور سمندری پودہا جسکو انگریزی مین کان قرا

کہتے ہین اس کا نفا سوائے جیون کوشون کے مجموعے کے جوکہ یکے بعد دیگرے ایک سلسلہ مین پیوست ہوتے ہین کچھہ نہین ہوتا - یہہ پودھا جیون کوشون کے ٹکڑے ہوکر پھیلنے سے بڑھتا ہے - اس قسم کے آبی پودھون کی بناوٹ کا مشاہدہ جب کسی تیز خوردبین سے کیا جاتا ہے تو مفصلہ ذیل مختلف شکلون کے نظر آتے ہین -

ا ب ج د
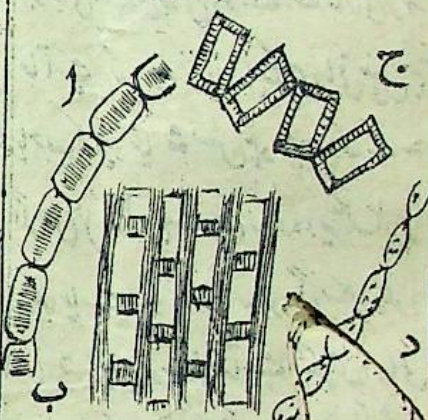
د شکل اس پودے کی ہے جسکو کانفروا کہتے ہین یہ فقط جیون کوشون کی ایک قطار ہے جو بطور جڑے ہوئے ہین کہ ایک کے انجام پر دوسرا لگا ہوا ہے - جب جیون کوش ایک خاص جسامت کے درجہ تک بڑھکر ٹوٹ جاتا ہے تو دو نو نئے جیون کوش پھر بڑھنے شروع ہوتے ہین حتی کہ وہ اس جیون کوش کی برابر ہوجاتے ہین جس سے پیدا ہوئے تھے پھر وہ اسی طرح نئے جیون کوش پیدا کرتے جاتے ہین جو ایک دوسرے کے سرے پر جمتے چلے جاتے ہین یہ سلسلہ اسوقت تک جاری رہتا ہے جبکہ پودھا اپنی پوری لمبائی تک پہنچ جاتا ہے -

ب شکل اس پودے کی ہے جو سمندری گھاس یا ڈکٹیو سائیفن کہلاتا ہے اسمین چند قطارین جیون کوش کی پہلو بہ پہلو جڑی ہوتی ہین

ج شکل اس بناتی مادہ کی ہے جو بیریا کہلاتا ہے سڑتے وقت بیر شراب کی تہ پہ جو ایک جھاگ سی آتی ہے وہ بھی اسی قبیل سے ہوتی ہے اسمین جیون کوش گوشون پر ایک دوسرے سے ایسے ڈھیلے ملے ہوتے ہین گویا اب گرے لیکن بعض اس قسم کے بناتی مادون مین جیون کوش قطار در قطار بھی جڑے ہوئے پائے جاتے ہین - مگر دونون حالتون مین اسیوقت تک پیوستہ ہین جب تک سرانڈ کا جوش رہتا ہے جو ہین جوش جاتا رہا یہہ بھی الگ الگ ہو جاتے ہین -

راما ناول

سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ ہند ہو جلد چہارم نمبر ۲ کا صفحہ ۵۲

اب یگ کے کیا کیا پھل ہوتے ہین - اسکا وچار کرین - یگ کا روڑہ ارتھہ وید مین کاشٹ گھرت آدمی کا دہن کرنا ہے تو اسمین ایسی شنکا اٹھتی ہوتی ہے - کہ پیرتھہ ہی کاشٹ آدمی تنہا گھرت آدمی ورپہ کو اگنی مین کیون جلائین اسکا سمادھان یہ ہے - کہ ۱

जनतायैयज्ञोभवतीति, शतपथब्राह्मण

لپشٹی ۔ بردہن ۔ سوگندہ پرسار اور نردگیہ
یہ چار اُپہ لوگ ہوم ارتہات ہون کرنے سے
ہوتے ہین ۔ یہہ لابہہ اَدرشٹ ریتی سے ہوم
ہونے پر ہی ہوتے ہین ۔ کہا ہے ۔ کہ

संस्कृतंहविः। होतव्यमितिशेषः

لوگ ریتی سے نہایدہی ہوم کرنا چاہیئے ۔ ایک
دم من بہرگہی جلادیا وا چہن چہن کرکے من بہر
گہی برس بہر جلاتے رہیئے ۔ تو بہی ہوم تو بہی ہوم
نہین ہوگا ۔ پہر کوئی کوئی کہتے ہین کہ ہوم ارتہات
دیو تو ادّیشیک تیاگ ہے ۔ دیوتا لوگت بہن
دلیش مین اکر سوگندہ لیتے ہین ۔ اسلیئے ہوم
کرنا چاہیئے تو یہ کہنا اپہشست ہے ۔ کیا دیولوک
مین کچہہ سوگندہی کی نیونتا ہے جو وہ ہمارے
گہر سے ہوم در بہیہ کو اپیکشا کرتے ہین ۔ اسپطرح
کوئی کوئی کہتے ہین ۔ کہ شرادہ آدیکون مین
پتر لوگ آتے ہین ۔ اور یدی انہین شرادہانیہ
وترپن کا جل نہ چلے تو وے ترشنارت ہین
تو کیا وہ پیاسے ہوکے مرینگے ۔ اور کیا تم کو
مین سب در در تا ہے ۔ سارانش یہ کہ سب
سمجھ اور وچار ٹہیک نہین ہے ۔ کیونکہ دیولوک
مین وا پتر لوک مین کچہہ نیونتا نہین ہے ۔
ہوم ہون انکے ادلیش سے کرتبیہ نہین ہے
کنتو سپرشٹی اور بایوشدہی ہوم ہون آدی
سے ہوتی ہے اسلیئے ہون کرنا چاہیئے ۔

کیونکہ سب پرکار کے نروگیہ اور بدہی دشتہ یہ
کو بایو اور جل کا ہی ادہار ہے ۔ اس مین
درشٹانت سنو کہ اندنون پنڈرپور (ہندو
لوگون کا ایک یاترا کا استہان ہے) بڑا
ہیضہ (بیشوچیکا) جاری ہے ۔ تو وہان
جل بایو ہی بگڑنیسے اس بات کا کارن ہوا
ہردوار مین ایک سمے میلا ہوا تہا ۔ وہانپر
بایو بگڑنے سے ہزارون منش کال بش ہوئے
ارتہات مر گئے ۔ برہمانڈ مین سنچار کرنیوالا
جو بایو ہے وہ جیو کا ہیتو ہے ۔ اَنتر بایو
دوارا ٹہیک ٹہیک ہیا بار ہو دین ۔ اسلیئے
باہر کا برہمانڈ بایوشدہ رہنا چاہئیے برہمانڈ
بایوشدہ کرنیکے لیئے نگیہ کنڈ مین گہرت کستوری
کسیتر آدی سوگندہت لپشٹی کارک دربہون
کا ہودن کرنا چاہیئے ۔ سوگندہت دربہون
کے دہن سے برہمانڈ بایو کی درگندہی کا
ناش ہوتا ہے ۔ اس ہی ن سکے کارن جو سوگندہ
اتپن ہوتی ہے ۔ اس سوگندہ کے سنگم بایو کے
سب دشٹے دوش دور ہوکر نروگیہ اتپن
ہوتا ہے اب کوئی ارپاچین لوگ ایسی شنکا
کرین ۔ کہ پدارتہو نکا دہن ہونیسے انکا پرتہگن
ہوکر انکے گن نشٹ ہو جاتے ہین تبا پہر
ہون سے نیروگیہ کیسے اتپن ہوگا اس
دشنیہ مین ہمارا پرتہم جواب یہ ہے کہ سب
دربیون کے سبہاوک اور سینوگ جنیہ دو پرکار

کے گن ہین۔ انہین سبھاوک گن کا ناس کبھی نہین ہوتا ہے۔ سیوگ جنیہ گنون کے بیوگ سی ہراس (گھٹتی) ہوتا ہے۔ یدی سبھاوک گن پدارتہہ مین نہ مانے جائین۔ تو سموڈایہ مین گن کہان سے آئینگے (درشٹانٹ) ایک تل کے دانے سے تہوڑا ہی تیل نکلتا ہے۔ اس لئے سمداے ستہت بہت سے دانون کا تیل بہت نکلتا ہے ایک جل پرمانو مین سیختنا ہے۔ اسلئے پرمانو سموڈار پ جل کا شیتتا سبھاوک دہرم ہے سوگند ہت پدارتہون کا سوگند سبھاوک گن ہے۔ وہ ذہن سے پہلتا ہے۔ اس کا نا ش نہین ہوتا ہے (دوتیہ) سوگندہی ملانے سے درگندہی کا ناش ہوتا ہے۔ یہہ پہ تکمیش ہی (باقی پھر)

مراسلات و متفرقات

امراض کے اسباب ور مروجہ معالجون پر ایک نظر

سلسلہ کے لئے دیکھو رسالہ آریہ بندہو بابت ماہ اگست کا صفحہ ۴۷۔ چونکہ مرض ہیضہ کا اصلی سبب یعنی کالرا مائکروب پانی مین پرورش پاتا ہے اسلئے حفظ ماتقدم کے اصول متقاضی ہین کہ پانی کے چشمون کی بدرجہ غایت حفاظت کیجاوے جہانتک ممکن ہو پینے کے پانی کو بالکل صاف رکھنے کی کوشش کیجاوے۔ کنوؤن پر کپڑے دہونا یا میلا کام کرنیوالے اشخاص کو میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوے میلے برتنون یا ناپاک رسیون کے ذریعہ سے پانی بہرنے دینا یا کنوؤن کے منہ کہلے رکہنا وغیرہ اس قسم کی بے احتیاطیان ہین جنسے نہایت عمدہ پانی کے کنوئین اکثر بگڑتے رہتے ہین۔ مسٹر ہنکین جو ہماری گورنمنٹ کی طرف سے تجربات کیمیاوی کی خدمت پر مامور ہین اور جنہون نے کالرا کی اصلیت دریافت کرنے مین کمال درجہ کی لیاقت ظاہر کی ہے فرماتے ہین کہ اہل ہنود مین اسبات کا رواج کہ کنوؤن پر غلیظ کام کرنے والے نہ چڑہنے پائین اور یہہ کہ پیاؤ پر مسافرون کو پرے درجہ کی چہوت پات کا خیال رکہکر پانی پلایا جاوے اعلےٰ درجہ کی دانشمندی ہے اگر کسی مقام پر مرض ہیضہ نمودار ہوجاوے تو سب سے پہلا کام کنوؤن کی صفائی ہونا چاہئے۔ اگر سر دست کنوؤن کے پانی کا کیمیاوی امتحان ممکن نہو تو کم از کم اسبات کی تحقیقات فی الفور ہونی چاہئے کہ مریضون نے کونسے کنوؤن کا پانی پیا ہے اون کنوؤن کو صاف کرنے مین ذرا بہی تساہل نہونے پائے معمولی کنوئین ایک چہٹانک بہر د پرمینگنیٹ آف پٹاسیم سے صاف ہو سکتے ہین طریقہ یہہ ہے کہ ایک ڈول پانی کا بہرکر اس چیز کو حل کر دیا جاوے اور پہر اوس رنگین پانی کو کنوئین مین اونڈیل دیا جاوے۔ قریباً دو روز تک اوس کنوئین کو

چھوڑ دینا چاہیئے۔ اس عمل سے ہیضہ کے تمام
ذرّے بالکل مردہ ہوکر تہ نشین ہو جائینگے اور
پانی استعمال کے لایق ہو جائیگا۔ پھٹکری کی بجائے
اور تھوڑا چونا بھی یہی کام دے سکتے ہین۔
لیکن ان چیزون کی مقدار زیادہ ہونی ضروری
ہے۔ اگر کنوؤن کی حالت مشکوک ہو اور صفائی
کی نوبت نہ آئی ہو تو سب سے بڑی احتیاط اس
موذی مرض سے محفوظ رہنے کے لئے یہہ ہے
کہ کوئی چیز ایسی کہانے یا پینے مین نہ آوے
جو آگ پر نہ چڑھ چکی ہو۔ تحقیقات سے یہہ بات
ثابت ہو چکی ہے کہ معمولی دہوپ کی حرارت
سے کالرا کے ذرّے مرجاتے ہین اسلئے
ہر ایک ماکول و مشروب جو چولہے یا بہٹی پر
چڑھ چکا ہے ان ذرون کی زہریلی تاثیر
سے پاک سمجھا جاتا ہے۔ حفظ ماتقدم کیساتھہ
علاج کا بھی لگاؤ ہے اور سلسلہ مضمون کے
لحاظ سے ہمارا فرض ہے کہ ہم کالرا کے مروجہ
معالجون پر بھی نظر ڈالین لیکن ابھی موقع نہین
ہے۔ شروع مین ہم اسباب پر بحث کرنا چاہتے
ہین اخیر مین معالجون کا ذکر کرینگے تاکہ مضمون
غیر مربوط ہونے پاوے۔
انسان اپنی بناوٹ کے لحاظ سے ایک ایسا
جاندار ہے جو ہر قسم کے امراض کا مقابلہ کرنے
کے لئے کافی طور پر مسلح کیا گیا ہے۔ یہہ قدرتی
ہتھیار جو انسان کی حفاظت کے لئے اوسے
پیدایش کے ساتھہ عطا ہوتے ہین اس لایق ہین
کہ اگر اونکا صحیح استعمال ہو تو خارجی ادویہ
کی بہت ہی کم ضرورت باقی رہتی ہے۔

باقی دارد — شرما

ہم اپنے دیش کی دشا دیکھکر آہستہ آہستہ آنسو ڈال
رہے ہین مگر ہمارے اہل ملک یہہ بھی نہین
پوچھتے کہ تیری کیون ایسی حالت ہو رہی ہے
ہم جسوقت اپنے ملک کے پرانی تواریخ پر نظر
دوڑاتے ہین تو دل کو کیسا آنند پراپت ہوتا ہے
اور جب فی زمانہ کے حالت پر خیال کرتے ہین
تو تعجب اور انتہا درجہ کا افسوس پیدا ہوتا ہے
کہ ہے پرم ایشور پرم آتما یہہ تیری کیا مرضی ہے
کیا سے کیا ہو گیا۔ ہم جسوقت تمام دنیا کو ایک جانب
اور اپنے پیارے بھارت کھنڈ کو دوسری
جانب قایم کرکے قدرتی طور سے خیال دوڑاتے
ہین تو زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے آریہ
ورت آریہ پرشون سے مشہور ہے جیسے
اعرابیون سے عرب۔ رومیون سے روم وغیرہ
اب مقام غور ہے کہ آریہ جسکے معنی زبان سنسکرت
مین سریشٹ و نیک و خداشناس وغیرہ کے ہین
تو اونکا ملک بھی قدرت کی جانب سے جہان
کہ وے سکونت پذیر ہون اونہین کی طبیعت
اور مزاج کے موافق ہونا چاہئے تھا پس ایسا

بھی ہوا یہہ ہر طرح سے ثابت ہو چکا ہے کہ
اول اول پیدائش انسان کی اسی خطہ
پاک مین ہوئی اور روز ازل سے دایۂ قدرت
نے اسی سرزمین مین انسان کی پرورش
کا سلسلہ جاری کیا اور یہی وجہ ہے کہ یہہ
دیش دنیا کے تمام ملکون سے قدرتاً بے
نظیر ہے اور تقاضائے انصاف بھی یہی تھا
کہ ایسے لوگونکی بود و باش کے لیئے مقام سکونت
بھی اونکے مزاج کے موافق ہو ہماری دیش کو
قدرتی طور سے نگاہ ڈالئے تو معلوم ہو سکتا ہے
کہ آریہ ورت تمام دنیا کے دیشون سے افضلتر
ہے کسی [illegible] اس خطہ پاک سے بڑہ کر تو
درکنار مقابلہ کا نہین ہے کہ جس کی اس سے
نظیر ہو سکے - اگر آپ موسم کی جانب انصاف
کی راہ سے نظر کرین تو ماہ چیت سے لیکر ماہ
پھاگن تک چہہ رت کے ہر ایک لطف کو محسوس
کر کے کتنا ہماری آنند پراپت کر سکتے ہین
جو دوسرے ملک والون کو خواب مین بھی
نصیب نہین ہے پہرا دوسرا طرہ یہہ ہے کہ اگر
آپکو ملک عرب کے ریگستان وافریقہ کی صحرا
نوردی دبادیہ پیمائی کا مزا حاصل کرنا ہے
تو خطہ راجستان جسے راجپوتانہ کہتے ہین جاکر
دیکھ لیجیئے - اگر آپکو قطب شمالی وغیرہ سرد ملکون
کا لطف اوٹھانا ہے تو کشمیر وغیرہ مقامات کو ملاحظہ
کیجیئے - کشمیر کی نسبت ایک ایرانی شاعر عرفی
کہتا ہے کہ ہر سوختہ جانیکہ بکشمیر درآید - گر مرغ
کباب است کہ با بال پر آید - اگر سیہ فام آدمیون
کے نظارہ کا شوق ہو تو مدراس وگوا کی سیر
کیجیئے - اگر سفید رنگ انسانون کا معائینہ
کرنا ہے تو کشمیر وشمالی پنجاب وبرہما وغیرہ
دیکھکر اپنا جی بہر لیجیئے اور خوبصورتی مزید بران
کہ جو دوسرے ملک مین حکم غنقار کہتی ہے کیا
کشمیر وبرہما کی خوبصورتی کے مقابل مین کوئی
ملک ہے ؟
آب وہوا کی نسبت جس قسم کی آب ہوا درکار
ہو اس آریہ ورت مین موجود ہے -
کلکتہ بہ گرماست وکشمیر بسرماست ÷ نازیم زگرما
وسرمائے بنارس ÷ صبح بنارس - شام اودہ
چاشت کشمیر - شب بند ملکہند مشہور اور لاثانی
اس دیش کا ادنیٰ نظارہ ہے - علوم وفنون کی
نسبت صرف اسی قدر لکھنا کافی ہوگا کہ آریہ ورت
کی تمام دنیا نے شاگردی کی ہے - ہر علوم وفنون
کا مصدر اول آریہ ورت ہے - غذائے
لطیف ومیوہا ئے گوناگون پہول پہل ساگ
پات وغیرہ کا جو مزا اس ملک والون کو حاصل ہے
وہ دوسرونکو کہان - بہشت مین جن جن باتون
کا ذکر ہے اور جو لطف کی باتون کا وعدہ ہے
وہ سب بہیت مجموعی اس ملک مین موجود ہین -
دو چار باتین ہون تو اونکا ذکر مفصل کیا جاوے
البتہ اسقدر کہنا کافی ہوگا کہ اگر فردوس بروے

زمین است ہمین است وہمین است وہمین است جبکہ آریہ ورت کے لوگون کے واسطے اسقدر سامان عیش و آرام وغیرہ کا قدرت کی جانب سے موجود ہے تو کیا اون کے مذہب کا کوئی معقول انتظام نہو گا۔ اگر اہی مفصلہ بالا باتون پر ہمارے انصاف پسند صاحبان غور سے توجہہ دے کر خیال کرین تو اونکو ضرور معلوم ہو جاوے گا کہ جبکہ سرزمین کے لوگ خود موجد علم و ہنر و عام دنیا کی اوستاد و ہر فن مین لایق و فایق اور کسی امر مین کسی غیر کے محتاج نہین اور جن کا ملک تمام دنیا سے افضلتر ہے تو مذہب اونکا کہان تک فضیلت تر کہتا ہو گا۔ مذہب کی پختگی و صداقت سے اوس کے پیروان کو ہر طرح کا حسب دلخواہ عیش و آرام نصیب ہونا ممکن ہے۔

مذہب کا سوال جو کہ انسانی فرض کا ایک رکن اعظم ہے اور جسپر عملدرآمد کرنے سے انسان اشرف المخلوقات کہلانے کا مستحق ہے ضرور ہے کہ مثل اور اشیاء بھارت کہنڈ کے لاثانی ہے اور وہ مذہب علاوہ اپنے کاملیت کے اپنے صداقت پر ہر جانب سے کامل ثبوت رکھتا ہو بذاتہ مستند اور ہر نقص سے جدا اور ہر صفت سے موصوف ہو اور ہر انسان کو بلا رو رعایت ایک ہی راہ راست پر چلانے کا ذمہ دار ہو۔ پس وہ مذہب ویدک ہے اور اوسکے پیروان آریہ ہین اور جو وید کے خلاف چلتا ہے خواہ وہ کسی جنس کا انسان ہو یا خود آریہ سماج کا ممبر یا سکرٹری ہی کیون نہو آریہ کہلانے کا مستحق نہین ہے۔ پس جو حضرات ویدون پر اپنی عدم واقفیت سے اعتراض کرتے ہین یہ اونکی سخت غلطی ہے جب تک ویدون کے ماننے والے اور اوسپر عمل درآمد کرنیوالے اس ملک مین کثرت سے تہے تب تک یہان کے آب و ہوا صاف و عمدہ و پیدائش باقاعدہ و دولت بے اندازہ تہی اور سب لوگ چین سے گذران کرتے تہے۔ کسی بات کی کسیکو تکلیف نہ تہی اپنے اپنے کام ۔۔ کام تہا۔ مگر جب سے ویدک تعلیم کم ہوتے ہوتے بالکل ہی مفقود ہو گئی تب سے اس ملک مین کیا سے کیا ہو گیا۔ یعنی ادبار نے جدا اس ملک کو ستیاناس کر دیا۔ افلاس نے جو کچھ کیا وہ سب کے سر پر پڑی ہوئی ہے نا اتفاقی نے جو رنگ جمایا وہ اظہر من الشمس ہے۔ جہالت غفلت۔ کاہلی۔ نے جو کام یہان کے لوگون کے ساتہہ کیا وہ کسی پر پوشیدہ نہین ہے مزید بران امراض و وبا یہ نے اس ملک کو جار و نظرف سے ہلا دیا۔ قحط نے تو ساری بھارت کہنڈ کو نا کون چنا چبوا دیا کہ آج لاکہون آدمی نان شبینہ کو محتاج ہو رہے ہین اور کتنے بہوکے مر گئے۔ گویا اب اس دیش کی درد شا جیسے چاہئے ویسی ہو چکی مگر اب بہی اگر

صبح کا بہولا شام کو چلا آوے تو اوسے بہولا نہ کہنا چاہیے۔ تمام کفر و شرک و توہمات وضعیف الاعتقادی کو ہماری بہارت باشی چہوڑکر اپنے ست سناتن دہرم وید پر ایمان صدق دلسے لاکر ایک سرب شکتیمان پرماتما پرلشواس لاوین اور علم و ہنر کو سیکہین اور ویدون کی تعلیم و ہدایت پر چلین تو آج ہی یہہ دیش اپنی گذشتہ حالت پر آجاوے اور وہی سکہ پراپت ہو جو کسی زمانہ مین ہم لوگون کے بزرگون کو نصیب تہا۔

ہے پرم ایشور پرم دیالو۔ آپ اپنی کرپا الو گرہ سے اس دیش کے ادہار و رکر کے سب کے دلون مین ست ودیا کا پرکاش کر اور بہارت باشیون کے دوکہہ کو دور کیجئے ہمکو کیول آپ ہی کا آسرا ہے۔ (دوہا)

تجہہ داتا ہے نہین مجہہ دین نہ کو سے
دان ہوہ اس دیجئے دوکہہ کہہون نا ہوئے

رائے کملا پرشاد ذہلدار شاہپور

ویدک اور پورانک سدہانتون کا مقابلہ

ویدک سدہانت	پورانک سدہانت
(۱) سورج اور چاند مادی لوک یعنی بے جان کرہ ہین۔	(۱) سورج و چاند پران دہاری دیوتے ہین۔
(۲) زمین ایک کرہ یا سیارہ ہے۔	(۲) زمین ایک پران دہاری دیوی ہے جسکا سروپ گئو ہے۔
(۳) زمین گول ہے اسلئے اوسکا دوسرا نام بہوگول ہے۔	(۳) زمین چٹائی کے مانند چپٹی ہے جسکو ہرناکش لپیٹکر پاتال مین لے گیا ہے۔
(۴) زمین گہومتی ہے اس لئے اوسکو سنسکرت مین گئو کہتے ہین جسکے معنی ہین چلنے والی۔	(۴) پرتہوی پر شیش ناگ ہے اوسپر بیل اور اوسکے سینگون پر پرتہوی کہڑی ہے۔
(۵) زمین مع چاند کے سورج کی کشش سے اوسکے چارونطرف گہومتی ہے۔	(۵) سورج نارائن اپنے سات گہوڑون والے سنہری رتہہ پر سوار ہو کر پرتہوی کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک یاترا کرتا ہے۔
(۶) چاند سورج سے روشن ہوتا ہے۔	(۶) چاند دیوتا ابنے آپ روشن ہے۔

ویدک سدھانت

(۷) راہو پرتھوی کا دوسرا نام ہے۔

(۸) جسوقت پرتھوی گھومتی ہوئی سورج اور چاند کی بیچ آجاتی ہے تب پرتھوی کا سایہ چاند پر پڑتا ہے اور اوسیکو چاند گہن کہتے ہین۔

(۹) جسوقت سورج اور پرتھوی کی بیچ مین چاند آتا ہے اور تب چاند کا سایہ زمین پر پڑتا ہے اوسیکو سورج گہن کہتے ہین۔

(۱۰) سورج چاند وغیرہ ابتدائے جہان سے سرشٹی گہن اپنے نیمون مین ٹہیرے ہین۔ اور تب ہی سے نیم پوربک پر واقع ہوتا چلا آتا ہے۔

پورانک سدھانت

(۷) راہو ایک راکشش ہے۔

(۸) جب راہو دیت چاند دیوتا کو نگل جاتا ہی تو چاند گہن ہوتا ہے۔

(۹) جب راہو راکشش سورج کو نگل جاتا ہے تو سورج گہن ہوتا ہے۔

(۱۰) گرہن اوسوقت سے واقع ہونے لگا جب سے کہ راہو کا سیس کاٹ کر موہنی نے اوتار کر اوسکو گرہ منڈل مین قایم کیا تہا اوم شم ویدک و پورانک مت کی لکہنا سماپت ہوئی (راسکو تنبدہ)

سلاطین یورپ کے مشاغل تفریح

شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم پادشاہ انگلستان اور شہنشاہ ہندوستان کو چوبدستی کا کمال شوق ہے چنانچہ حضور کے پاس دو سو قسم کی چوبدستیان موجود ہین۔

(۲) قیصر ولیم جرمن کو تصویر اوتارنے اور شاعری کا شوق ہے اور ہرن کے شکار کو بھی بہت پسند کرتے ہین۔

(۳) شہنشاہ روس کو اسٹامپس جمع کرنیکا بڑا شوق ہے۔ سیکڑون قسم کی ٹکٹ حضور کے پاس اب موجود ہین۔

(۴) سلطان ٹرکی کو سواری کی گہوڑون کا بڑا شوق ہے اسوقت اون کے اصطبل مین پانچسو گاڑیان موجود ہین جنکو آپ نے متفرق ملکون سے منگوایا ہے۔

(۵) شاہ یونان کو شناوری کا دلی شوق ہے آپ نے بہت سے آدمیون کو غرقاب ہونے سے بچایا ہے۔

(۶) فرانس کے پادشاہ کو ادہرادہر کی خبرین سننے اور کتب بینی کا دلی شوق ہے۔

(۷) جاپان کا پادشاہ کھیل تماشے اور سانڈون کے لڑانے کا بڑا شوق رکھتے ہین۔

(۸) حضور شہنشاہ ہند نے ۵۰۰ (سو)

طمعہ اپنے دست مبارک سے تقسیم کئے۔

(۹) زمیندارونکو چاہئے کہ اپنے فرزندونکو کاشتکاری اور زراعت کی علم کی طرف رغبت دلاوین اور اونکو اسمین ماہر بناوین۔

اقتباس

(۱۰)۔ موضع ٹپہ ایرودہ کہڑا ٹاوہ مین ایک کٹوریہ ایڈ ورڈ اسکول کے متعلق وکٹوریہ ٹینک الکھدہاری صاحب نے بنوایا ہے اور روزانہ سندہا اور کہیان ہوا کرتے ہین۔

سرشٹی اور سرشٹا کا بن

جگت سرشٹی یعنی بنایا ہوا ہے۔ کیونکہ کوشل ہے۔ کوشل بنا سرشٹا یعنی بنانے والے نے خود بخود نہین ہو سکتا۔ کوشل اوسکو کہتے ہین کہ جسمین انیک کامون کے ملنے سے ایک مطلب سدہ ہو جیسے کہ ایک سوئی کا کارخانہ ہے جسمین دس آدمی صرف تار کہینچتے ہین دس اوسکو کاٹتے ہین دس اون ٹکرون مین نوک کرتے ہین اور دس اوسکے دوسرے سرون کو چپٹا کرتے ہین اور دس اونمین چہید کرتے ہین اور دس اونکو کاغذ مین لپیٹتے ہین تب وے سوئین تیار ہو کر کام مین آتی ہین اب اس سارے کارخانہ کا خاص مطلب صرف سوئی کا بنانا ہی دیکھو کتنے ایک مختلف کامونسے سوئی بننے کا مطلب سدہ ہوا۔ اگر کوئی اس کارخانہ کا کرتا یعنی مالک نہ ہوتا تو کبھی ایسا کارخانہ وجود مین نہ آتا۔ اسیطرح اگر غور کرکے دیکھا جاوے تو جگت مین کل مخلوق مختلف کامونمین مصروف ہین لیکن گیان نیترون سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ ان کل کارجون کا خاص مطلب آنند پورک جیون ہی ہے اور اسی وجہ سے سب پدارتھہ ایک دوسرے کی سہاتیا کرکے اوس مطلب کو سدہ کرتے ہین اسیواسطے اس جگت کو کوشل کہتے ہین وہ پرمبدہ کرتا بنا نہین ہو سکتا اور جگت کو جو کوشل اوسی کارخانہ کے ہے سرشٹے اور سرشٹے کرتا کو سرشٹا یعنی خالق کہتے ہین اس سنسار کے کارجون کو دیکھکر اوس سرشٹا یعنی پرمیشور کے گن بخوبی ظاہر ہو سکتے ہین دیکھو ایک نظر ڈالنے سے ہی اول ہمکو معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ سرب انتریامی ہے کیونکہ اگر وہ سبکے دلون کی باتون کو نجانتا تو سب کو اپنے کام مین کسطرح لگا سکتا۔ پس جب وہ انتریامی ہوا تو سرب بیاپی ضرور ہوگا کیونکہ اگر سب پدارتھون مین بیاپت نہوتا تو سبکے دلون کی باتون کو کسطرح جانتا اور سرب انتریامی ہونے سے وہ سروگیہ بہی ہوا وہ سرب شکتیمان ہے کیونکہ وہ ایسے کامل جگت کا کرتا ہے وہ منگل مئی بہی ہے کیونکہ اوسکے سرشٹے کا مطلب سب جیون کے لئے منگل کاری ہے وہ آنند مئی ہے کیونکہ اوسمین دوکھ

کے ہونے کا کوئی ہیتو نہین - وہ پوتر ہے کیونکہ اوسکے آنند کے آگے مکروہ اور خراب باسنا نہین آسکتی وہ ایک ہے اوسکے مطابق دوسرا نہین کیونکہ اوسکے جگت روپ ساری کارج ایک موافق اور ایک دوسرے سی تعلق رکہنے سے خلاف نہین ہین اور اون کارجونکے علاوہ اور کسی پرکار کے کارج واقع نہین ہوتے سارے جگت کا خاص مطلب جیون کی منگل ہی سے ہے ایسا جگت کوئی نہین جسکا مطلب جیون کے منگل سے علیحدہ ہو اور کارج کارن روپ انومان سے بہی وہ ہی سدہ ہوتا ہے - وہ نیارکاری ہے کیونکہ پکش پات سے رہت ہے اور سب کا ایک مالک ہے - سب کا جاننے والا ہے وہ پورن ہے کیونکہ پورن نہو نا تو سب کو نیم مین نہ رکہہ سکتا وہ سب شبہ گنون سے یکت ہے اسیواسطے اوسے سگن کہتے ہین وہ نرگن ہے کیونکہ جنم مرن آد دکہون اور روپ رس گندہ آد گنون سے رہت ہے وہ دیہہ رہت ہے کیونکہ وہ سرب بیاپی ہی اگر اوسکے دیہہ یا شریر ہوتا تو سب پدارتہون مین بیاپت نہو سکتا - دیکہو ایک ستیک دیہہ دہاری ہے اسواسطے وہ دوسرے پستک مین سما نہین سکتی مگر اوس کا مضمون جو دیہہ رہت ہے دوسرے مین سما سکتا ہے - پس اسیطرح ثابت ہوتا ہے کہ پرمیشور اشریر یا ورنراکار ہی

وہ سب ودیا یوکت ہے کیونکہ چیتن ہے وہ اناد اور اننت ہے کیونکہ وہ کسی کا کارج نہین اور سب پدارتہون کا نمت کارن ہے وہ نربکار ہے کیونکہ اوسمین کوئی روگ نہین ہے - جب پرم ایشور اسطرح جگت مین معہ اپنے گنون کے پوشیدہ ہے تب وے لوگ جو اوسکو نہین ملنتے اور پرمیشر پر ودہ بارتا کرتے ہین وے مورکہہ اور اندہی ہین - جگت جڑ اور چیتن دو پرکار کے پدارتہون سے یکت ہے - چیتن دو پرکار کے ہین ایکی اور اپبکی منش کا آتما اور دیوتون کا آتما ایبکی ہے ودنش مین جو گیان [illegible] اور بدہمان پرش ہوتے ہین وے دیو کہلاتے ہین) منش کی دیہہ جڑ اور آتما چیتن ہے - من بدہی بہوگ اچہا اور باسنا آتما کے گن ہین اور کرتویہ اوسکی شکتی ہے - اہم گیان اوس کا سروپ بودہک ہے وہ انادی ہے اور ہوکش کرنا اوسکی پرشارتہ کا لکشن ہے اوسکی شکتی بربل اور وہ سبہاؤ سے اپورن ہے وہ انیک لوکون مین کرم انوسار بہرمن کرتا اور مکتی مین پرماتما مین بسرام کرتا ہی یہان تک منش آتما کے گن ہوئے اب آگے اوسکی سنگیا جو کہ سرشٹی مین پرسدہ ہوتی ہی لکہکر اس بارتا کو پورن کرتا ہون -

(۱) دہرم اور ودیا کے تتو کے پرکاش کرنے

والے مہاتما لوگ اوتار کہلاتے ہین کیونکہ
ادھین سے ایشور اور ایشور کے کرم گن
پرسدہ ہوتے ہین۔
(۲) منن شیل اور شاستر گیتا منش منی اور رشی
کہلاتے ہین۔
(۳) اوپدیش کرنے والے منش اچارج
اور گورو کہلاتے ہین۔
(۴) جو لوگ ست سبھاؤ وست کرم شیل
اور پراوپکار سہت ہین وے سادھو کہلاتے ہین
(۵) اچارج۔ ادھیاپک۔ یاجک۔ سادھو
منی۔ سب برہمن کہلاتے ہین۔
(۶) راجدھرم پارسی اور رکشک چھتری کہلاتے ہین
(۷) کھیتی اور بیوپار کرنے والے شلپی آدی ویش
کہلاتے ہین۔
(۸) اور شریرک سیوا کرنے والے شودر کہلاتے ہین
(۹) آٹھ برس سے لیکر بودہ او ستھان تک جو
ودیا گرہن کرتے ہین اور شکشا لیتے ہین وے
برہمچاری کہلاتے ہین۔
(۱۰) سب پرکار کے بیوہارون کو سدہ کرنیکے
سامرتھ والا منش گرہستی کہلاتا ہے۔
(۱۱) ایکانت مین وچار کرنے والے کا نام
بان پرستھی ہے۔
(۱۲) سرو تر بھرمن اور استہ کا کھنڈن اور ست
کا پرکاش کرکے سب کا پرم اوپکار کرنے والا
سنیاسی کہلاتا ہے۔

(۱۳) جتنے ودیا بھاس شبہ بچار۔ ایشور آدی اپاسنا
دھرم انوشٹھان۔ ست سنگ۔ برہمچرج
جیسی اندریاں آدی اوتم کرم ہین وے سب تیرتھ
کہلاتے ہین کیونکہ انسے جیو دکھ ساگر سے
ترجاتا ہے۔
(۱۴) جو ایشور وکت ست ودیاؤن سے
یوکت رگ۔ یجر۔ سام۔ اتھرو چار پستک ہین
کہ جنسے منشون کو ست است گیان ہوتا ہے
انکو وید کہتے ہین۔ ویش ہتیشی
رائے کملا پرشاد ورما شاہ پور ضلع بنارس

ریاست چیپرا

(واقع ملک آسام) کی گدی پر بھی عیسائیون
نے دانت مارا۔ مگر وہان کے چیف کمشنر صاحب
مسٹر جے۔ ایس۔ کاٹن کے عدل و انصاف نے
ایک پیش نہ جانیدی۔ ڈاکٹر رابرٹ نامی پادری
اور مسٹر ہربرٹ ڈپٹی کمشنر نے ہر چند راجا گھر
کو راجا بنانیکے لئے کوشش کی جسکے بہن بھائی
سب عیسائی ہوچکے ہین اور جو خود ہندو
دھرم سے بہت نفرت رکھتا ہے۔ مگر باوجود
اس کوشش کے چندر سنگھ ہی راجا منتخب ہوئے
ڈپٹی کمشنر نے اس انتخاب کو منسوخ کرکے
ایک عام دربار کرنا چاہا۔ مگر چیف کمشنر صاحب
نے اسی انتخاب کو بحال رکھکر دربار عام کرنیکے
حکم کو منسوخ کردیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آسام

کہ چیف کمشنر صاحب بڑے ہی منصف اور	معلوم ہوا ہی۔ کہ چیف کمشنر صاحب موصوف نے لالہ چیند
بیدار مغز اور کئی باتونمین اپسے ہی عالی	سنگھ صاحب سے ملاقات مین یہ ارشاد فرمایا۔ کہ اگر مین
دماغ حکام پرجا کا من موہہ لیتے ہین یہہ بھی	چیف کمشنر نہ ہوتا۔ تو آپ تخت ہرگز حاصل نہین کرسکتے

مسدس

ست کا اپدیش کرنا کام یہہ اچھا تو ہے — آریہ مت مین بھادر وید کی چرچا تو ہے
ہر بشر کو انجمن سبھی وید کی سکھلاتا تو ہے — وید سے اپنی دہرم کی دیکھلو کہتا تو ہے
ہفت سد کے ہر سے دہرم سودا بھی سنتا تو ہے
آؤ شردہا پور ریک البشر یہان ملتا تو ہے

جیسے تم ہو ہارون مین پر ویش ہو — باسنا اور موہ مین دل ... ہو
مرہم دل ہو کبھی اور گاہ شکل نیش ہو — دشمن بیگانہ ہو اور آشنا و خویش ہو
ایسی ہی دل سے سبھا جو نکے مطیع کیش ہو
گیان مارگ مین چلو اور پیرو درویش ہو

شاستر ودیا کا پڑہنا آریونکا ہے دہرم — ہون اور سنگیون کا کرنا آریونکا ہے کرم
ہے سو بہاوک آریونکا ست پر دہرنا قدم — نیم ہے انکا اسنت سے دور رہنا دمبدم
آریون کو نام سے ہنسا کے آتی ہے شرم
جیو رکہشا کے لئے مندر ہے انکا آشرم

رہتی ہے دن رات نفرت انکو دیہہ ابھمان سے — ہر گھڑی رہتی ہے رغبت انکو آتم گیان سے
کرتی ہین اپدیش سچا خلق کو ایمان سے — شاستر ودیا کو یہہ سنتے ہین دل کے کان سے
برہم پر دل سے فدا ہین اور قربان جان سے
سم درشٹی برتتی ہین جان اور انجان سے

اس جگت مین دیکہہ لے کوئی نہین استہر رہا — گہومتا پہرتا ہمیشہ موت کا چکر رہا
بادشاہونکا نہ قایم تخت اور افسر رہا — نہ گدایون کا سلامت چہپر اور گہر رہا

کوئی بہی اوتار یا پیر اور پیغمبر رہا
مر گئے سب نام کو باقی نہ کر دفتر رہا

دلکی آنکھیں کہول کر پہچان ہے ہی کون تو — اپنے باطن مین تو اپنے روپ کی کر جستجو
تیاگ من کی کلپنا ہو آتما کے روبرو — ماسوا ر کو چہوڑ کر کر دل سے حق کی گفتگو
سوزن رحمت سے چاک دل کا جب ہوگا رفو
خود پرستی چہوڑ دے پہر حق پہ رکہہ چشم عفو

جو ہوا پیدا اوسے در پیش ہی راہ اجل — جو مرا مرنے سے پہلے وہ گیا بالکل سبہل
جو ہوا باہر خودی سے اوسکو سمجہو اٹل — بے محل بکواس کا کرنا سراسر ہے زٹل
ہوشیاری اسمین ہے قید خودی تو نکل
راہ مین ہو کہش کے بہاری وکہہ یہ بے محل

جسکو اپنی ہستی ہر دم زندگی مین یاد ہے — اوسکا ظاہر اور باطن عیش سے آباد ہے
جسکو ذوق بندگی ہے بس وہی دلشاد ہے — جسکو شوق بیخودی ہے بس وہی آزاد ہے
جسکو ہے سچی طلب سمجہو وہی اوستاد ہے
جو پہنسا ہے لذتون مین آخرش برباد ہے

بے عمل باتین بنانے سے نہین چلتا ہی کام — کر عمل جو چاہتا ہے ہووے پہر بہگتو نہین نام
صدق دلسے ہر نفس ہر لحظہ بہج ایشر کا نام — ماسوا اسکے اے بہائی اور سب نہا ہین کام
اے نراین تو خدا کو یاد کر ہر صبح و شام
راحت دنیا ملی عقبیٰ مین ہو جنت مقام

تمام شد

راقم پیارے لال عرف دوبا ہی طالب العلم نامہ نگار و منیجر و کٹوریہ اڈیٹر در ڈاریہ اسکول موضع و ڈاکخانہ ایروہ کٹرہ ضلع اٹاوہ ریلوی اسٹیشن اجہلوہ۔

ہشتم پتا ہے

سلسلہ کے لئے دیکہو آریہ ہند ہو بابت ماہ اگست کا صفحہ ۱۵ اس لڑکی کا نام ستوتی تہا اور سکا باپ واش نام سے پکارا جاتا تہا راجہ شانتن اس لڑکی کے حسن دلفریب پر اسقدر موہت ہو گئے

کہ دن رات اسی کے خیال مین محو رہتا تھا جب
اس بات کا چرچا عوام الناس مین پھیلا تو بھیشم
جی پر یہ راز معلوم ہو گیا اسنے ایکدن راجا
سے اسطرح ملول اور غمگین رہنے کا سبب
دریافت کیا۔ راجہ نے بھیشم سے کہا کہ تم میرے
اکلوتے بیٹے ہو تمہارے سوا میرا کوئی اور
لخت جگر نہین اگر تم کہین جنگ مین لڑتے
ہوئے ظالم موت کا شکار ہو گئے تو پیچھے میرے
خاندان کے سلسلہ کو جاری رکھنے والا کوئی
باقی نرہے گا اسی باتکا فکر مجھے شب و روز ستا
رہا ہے اس کا علاج فقط یہ ہے کہ مین دوسری
شادی کرون مین ست وتی کے ساتھ بیاہ
کر سکتا ہون مگر اسکا باپ داش اس سے انکار
کرتا ہے۔ مگر مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ اس شرط
پر اپنی لڑکی مجھے دینے کو تیار ہے کہ جو اولاد
اسکے بطن سے ہو وہ میرے بعد گدی نشین
ہو سکے یہ ایک ایسی شرط ہے جسکو مین تمہارے
ہوتے ہوے کبھی منظور نہین کر سکتا اب بھیشم
نے اسبات کو سوچنا شروع کیا۔ ایک طرف
اسکے تمام راج پاٹ اور دنیاوی جاہ و
جلال تھا دوسری جانب اپنے باپ کی خوشی
تھی مگر شورویر بھیشم نے اپنے باپ کی خوشی
کے مقابلہ مین راج پاٹ کو ہیچ سمجھا اور دلمین
یہی فیصلہ کیا کہ جسطرح ہو باپ کی خوشی منغض
نہونے پائے یہ وچار کر وہ داش کے گھر گیا

اور اس سے درخواست کی کہ وہ اپنی لڑکی
ست وتی کی شادی راجہ شانتن سے
کر دیوے لیکن ست وتی کے باپنے وہی
شرط پیش کی جسکا ذکر اوپر کر دیا گیا ہے
یعنی اسنے کہا کہ مین اپنی لڑکی اسی صورت
مین راجہ کو دے سکتا ہون اگر وہ اپنی
وفات کے بعد اسکے بطن سے پیدا ہوے
اولاد کو گدی نشین کرنا منظور کر لیوے۔
بھیشم نے داش کے سامنے اپنے حقوق
وراثت کو چھوڑنے کا خود اقرار کر لیا۔ مگر
داش نے اس پر کفایت نکر کے یہ کہا کہ تم
خود اپنے حقوق وراثت کو چھوڑنے کا اقرار
کرتے ہو مگر اپنی اولاد کے ذمہ دار کیسے
ہو سکتے ہو جو ممکن ہے کہ تاج و تخت کا دعوے
کر کے میرے نواسون سے سب کچھ چھین
لیوے۔ اب بھیشم جیسے جوانمرد اور قول
کے سچے آدمی کے لئے بیشک حیران ہونیکا
موقع تھا کیونکہ وہ نہ تو اپنے آپکو اس امر کا
مجاز خیال کرتا تھا کہ بلا وجہ اور بلا قصور اپنی
اولاد کو تمام موروثی حقوق سے محروم کر دیوے
اور نہ ان لوگون کے قول و فعل کی ذمہ واری
کر سکتا تھا جنہون نے ابھی جنم ہی نہین لیا تھا
آخر کار اب اسکو ایک اور قربانی کی ضرورت
ہوئی پہلے اسنے راج پاٹ کو اپنے باپکی خوشی
پر قربان کر دیا تھا اب اپنی زندگی بھر کو دنیاوی

سکھ تو بھی تیاگ دنیا پسند کر لیا - اور اقرار کیا کہ وہ تمام عمر برہمچاری (بلا شادی کئے) رہیگا اس مشکل عقدہ کے حل کرنے کی اور کوئی تدبیر ہی نہیں تھی کیونکہ بغیر شادی کے نہ تو اولاد پیدا ہو سکتی ہے اور حقوق وراثت کا پیچیدہ تنازعہ کھڑا ہو سکتا ہے - (باقی)

پرارتھنا منظوم

پربھو بھگت تیرا رہوں میں مدام
نہ ہو منت غیر سے مجھکو کام

نر شناستانے نہ پائے مجھے
میرے دل کی چھوٹے نہ مجھسے لگام

زمانے میں ہر چار سو ہے کلیش
ہے آنند کند تیرا ایک دھام

کرم کیچ میں لپٹ پرانی ہیں سب
پوتر ہے کیول تیرا ایک نام

تو بالا ہے اوراک کی پہنچ سے
میسر خاک ناچیز میں ہے مقام

تیری حمد [illegible] زبان ہو صبح
تیرا کیرتن میں کروں وقت شام

تیرے نام اربن کروں جان و مال
رہوں آپ بن کے میں تیرا غلام

رہے دھیان چرنوں میں تیرے سدا
میری زندگی کا ہو جب اختتام

نہ حرص و ہوا کا میں شیدا ہوؤں
نہ پھیلاؤں دنیا میں دھوکے کے دام

نہ دشوار ہو جان کو تن چھوڑنا
لے جبکہ ورما کو تیرا [illegible]

دنیا میں تندرستی سے بڑھکر کوئی راحت نہیں ہے

ہماری اکسیر صفت دوائیں کی صحت بخش تاثیر کے تازہ کرشمے

(۱) برہمیہ [illegible] جی نمستے - لودین ہی کہ آپکا خضاب استعمال کیا گیا بہت عمدہ نکلا مہربانی کرکے دو جوڑے خضاب قیمتی ہے روپیہ وی پی - اور ارسال فرما دیں -

سوہن لعل بمقام جانیوالہ اسٹیشن ضلع جھنگ [illegible]
۲۰ اگست سنہ ۱۹۰۱ء

(۲) سد شریمان ڈاکٹر رامچندر درباجی کو نمستے پورپک [illegible] پہونچ آگئے یہاں آنند ہے آپ سبھوں کا آنند مہری [illegible] چاہتا ہوں آگے آپکی کارخانہ کی دوائیوں کا نے بہت اچھی طرح تجربہ کیا لائق تعریف [illegible] مہربانی کرکے ۵ شیشیاں انگھر دکھنی کی اور ایک شیشی دوا کی بھیج دیجئے - پنڈت شیودت موضع محمدی ڈاکخانہ [illegible]

بچھراؤن ضلع مراد آباد۔

(۳) مہاشے نمستے۔ گذارش ہے کہ مینے آپکے
کارخانہ سے اکثر ادویات منگواکر استعمال کیا نہایت
ہی پُرتاثیر اور مفید پائی گئیں منجملہ اور ادویات
کے ایک دوا سانپ کے کاٹنے کو اچھی کرنیوالی
منگوائی اوسکی کیفیت یہ ہے کہ تاریخ ۳۰ اگست سنہ ۱۹۰۱ء
کو مسمی خیالی حجام کی زوجہ ساکن بیلی بہنیت محلہ
کھکرا کو بوقت شب کاٹا بوقت دوپہر مجھکو اطلاع
ہوئی اوسوقت مینے جاکر دیکھا تو وہ بالکل غافل
ہوگئی تھی اور کل جسم اسکا نیلا پڑگیا تھا اور دانت
بند ہوگئے تھے اور جسم اوسکا بالکل سرد پڑگیا تھا نبض
بہت کم حرکت کرتی تھی خیر اوسوقت مینے آپ کی
دوا کو پیکر دس منٹ تک اوسکے دانتوں پر ملی بعد
دس منٹ کے اوسکی بتیسی کہل گئی اوسوقت تھوڑی
سی دوا پانی میں حل کرکے پلادی اوسکی پانچ منٹ بعد اس
مسماۃ نے آنکھیں کہول دیں مینے دوبارہ پھر پلائی
بحکم اللہ وہ ہوش میں آگئی آپ کو ہزار ہزار دھن باد
اور دعا ہے کہ پرماتما آپکے کارخانہ کو دن بدن ترقی
بخشے اب میرے پاس دوا بالکل نہیں رہی ہے براے کرم
کچھہ زیادہ کو دوا سانپ کی اور بہیج دیجئے۔
بندہ بلدیو چرن صاحب اوورسیر محکمہ انجنیری محلہ کھکرا
بیلی بہنیت مورخہ ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء

(۴) جناب مہاشے جی ڈاکٹر امیچند صاحب درما
نمستے میں نے جو دوائی آنکھہ کی آپ سے منگائی اوسکا
حال یہ ہے کہ میری بڑی لڑکی کی اول آنکھہ دکھنے
آئی تھی کہ جو ایک دفعہ کی دوائی ڈالنے سے
مطلق آرام ہوگیا دوسری دفعہ دوائی ڈالنے
کی ضرورت نہ ہوئی علاوہ اسکے دو دن بعد
چہوٹی لڑکی کی آنکھہ بہتا ہوا سوج کہنی آئی
بلکہ ایک آنکھہ میں کسیقدر پہولی پڑگئی سرخی آنکھہ کی
ایکدفعہ کے ڈالنے میں ہٹ گئی البتہ پہولی تین چار
مرتبہ کے استعمال سے کٹ گئی اس دوا کی تعریف جو
کچھہ کیجاوے تھوڑی ہے میں آپکا کہانتک شکریہ
ادا کروں کیونکہ قیمت بمقابلہ تکلیف کے کچھہ
بھی نہیں ہے جس کسی کو عرق دیتا ہوں دیکھی آپکا
مدح ہوتا ہے اسکا بدلہ آپ کو پرمیشر دیگا نیاز مند
تو آپکا از حد ممنون و مشکور ہے اور دعا دیتا ہے کہ پرمیشر
آپکو دن بدن ترقی دے۔ راقم اندر پرشاد رئیس
قصبہ بیجی گڈہ ضلع علی گڈہ ۱۵ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء

(۵) ڈاکٹر امیچند رورما جی واہ گرو جی کی فتح ہے
آپ کی داد کی دوا کی شیشی پہنچی بالتعریف ہے چھہ سات
روز کے لگانے سے داد بالکل جاتی رہی ہے اور
دیگر التماس ہے کہ اس جگہہ قلی لوگ جو کام کرتے ہیں انکی
کثرت سے داد ہیں آپ مہربانی فرماکر دو عدد شیشی
داد کی اور بہیجدیوین۔ بابو سنت سنگھہ سب اورسیر
بی۔ این۔ ڈبلیو۔ ریلوے مقام بیک تہانگ ضلع
بسین ملک برہما ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء۔

سماج جنبرین

ہمیرپور ضلع کانگڑہ میں بھی سماج قایم ہوگیا

جس کے ادہکاری حسب ذیل مقرر ہوگئی - لالہ ٹہاکر داس صاحب پردہان - ڈاکٹر بہوانی سنگھ صاحب منتری ماسٹر متہورام صاحب لائبریرین - لالہ امین چند صاحب عرایض نویس خزانچی - پربہدیال عرایض نویس - لالہ رام سنگھ پٹواری - میان رن سنگھ صاحب پٹواری - لالہ سدہو رام پٹواری - میان رام رکھہ و لالہ کاہنو رام - و میان طوطا رام ممبران سماج ہین -

آریہ سماج نگر اجمیر کے ہفتہ وار جلسہ بڑی کامیابی سے ہوتے ہین اور ممبر اُتساہ پوربک کام ہین لگے رہتے ہین اگر ایسا ہی اتساہ ممبرون ہین رہا تو سماج کی اچھی کامیابی ہوگی -

پتری پاٹ شالہ مین قریباً ۲۵ لڑکیون کے حاضری رہتی ہے - آیندہ موجودہ مکان اسکے لئے کافی نہین ہی پاٹ شالہ کی انتظامیہ کمیٹی کو کوئی اور مکان تلاش کرنا ہوگا -

آریہ سماج دہام پور (ضلع بجنور) کے ادہکاری واسطے سال روان کے حسب ذیل مقرر ہوے ہین - منشی کلیان رائے جی پردہان - لالہ رام سروپ اُپ پردہان - مہاشے منگل دت شرما منتری لالہ روپ چند اُپ منتری - لالہ مادہو شرن خزانچی اور لالہ ہزاری لعل لائبریرین -

گجرانوالہ - ویدک پاٹ شالا کا ایک ودیارتہی نرپت آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کا پرچارک بنادیا گیا ہی - بکلی کی وید دہرم پرچارنی سبہا بڑا نمایان کام کر رہی ہی بہ نسبت وہان کے آریہ سماج کے اس

سبہا کی ممبر زیادہ ہین - پنڈت پورنانند جی کے دو لیکچر و ایسی گیوقت انہین کی معرفت بسر ... بہال چندر کرشن بڑی کامیابی سے ہو... جی کو ایک ایڈریس کیساتہہ ایک انگوٹہی چلتی ہوئی نظر کیگئی سبہا کی ماہوار آمدنی ۱۵ ہی اب پنڈت بالکرشن اُپدیشک کا کام کرینگے -

آریہ سماج میانمیر کا دوسرا سالانہ جلسہ ۷ و ۹ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء کو بڑی کامیابی سے ہوا -

آریہ سماج پونڈری ضلع کرنال سالانہ جلسہ ۲۰ و ۲۱ اکتوبر کو ہوگا - انہین تاریخون مین آریہ سماج امرتسر و پشاور کے سالانہ جلسہ ہونگے -

۸ ستمبر کو آریہ کمار سبہا لودہیانہ کا دارشک اُتسو بڑے شور بہجن کیساتہہ شروع ہوا - ہون - پرارتہنا اُپاسنا اور اُپدیش کے بعد شریان پردہان آریہ سماج لودہیانہ نے آریہ اسکول کے طالب علمون کو انعام تقسیم کیا اسکے بعد وید پرچار فنڈ کی ضرورت جتلائے جانے پر مبلغ ایک صد روپیہ سے زیادہ نقد اکٹہا ہوا - بعد ازان جلسہ کی کارروائی آرتی ہو کر ختم ہوئی -

بہرام پور مین پنڈت لالتا پرساد کے پرچار سے آریہ سماج قایم ہوگیا -

مقام جالندہر مین گو باقاعدہ آریہ سماج نہین ہے تاہم لالہ جمنا پرشاد و لالہ بدری پرشاد کے پرشارتہہ سے ہفتہ وار جلسے ہوا کرتے ہین جنمین حاضری ۷ یا ۸ آدمیونکی ہوجاتی ہے -

ضرورت ایک دوست جنکی عمر ۲۴ سال ہے ... مین تندرست ہین مالی حالت اچھی اور علم اردو مین اچھی مہارت رکھتے ہین وہ ایک ایسی کنواری یا بیوہ لڑکی کے ساتھ شادی کرنا چاہتے ہین جسکی عمر ۲۰ اور ۲۵ کے درمیان ہو اور بیواہ ویدک ریتی سے ہوگا لڑکی برہمن خاندان سے ہو ...

آریہ سماج نگر اجمیر جو ایک مدت سے مکان
کے فکر مین تہا اور وجہہ نہونے کوئی عمدہ جگہہ کے
سماج کے سالانہ جلسہ اور دیگر ضروری کام
ہی نہین ہوسکتی تہی بلکہ آریہ پتری پاٹ شالا کے
کنیا مین بڑی مشکل سے نرباہ کرتی تہین ایشور کی کرپا
اور پتریون کے اشیرباد سے تاریخ ۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ع
کو ایک عالیشان حویلی جو شہر کے درمیان اور جسمین
ہر طرحکا آرام اور دیگر مکان بنانیکی گنجائش ہے
اور پاٹ شالہ اور سماج بخوبی ہوسکتے ہین سماج
نے مبلغ تینتیس ۳۳ سے کو خرید کرلی ہی بہدر پرشون کو
آریہ پتری پاٹ شالہ کا بہی دہیان رکہنا چاہیئے

منتہا مل منتری آریہ سماج نگر اجمیر

عام خبرین

سٹیشن پہلور پر ایک پٹہان پکڑا گیا جسکے پاس
سے ایک من افیون ناجائز گرفتار کی گئی ہی۔

جالندہر مین ۳۔۴ چار عرصہ سی کہوٹے روپیہ
بنا بنا کر چلاتے تہے آخر کار پکڑے گئے۔

اب ہندوستان مین قحط زدگان کی کل تعداد
۴ لاکہہ ۸ ہزار ۲۰۰ سے کے قریب ہے۔

کلکتہ مین ایک طمانچہ گال پر کہاتے ہی ایک عورت
مرگئی اسپر خاوند کو ۶ ماہ کی قید سخت کی سزا ملی۔

آخر کار صحیح نکلا کہ سنہ ۱۹۰۲ع مین شاہ عالم پناہ
کے خطاب قیصر ہند کا ایک بڑا عالیشان جلسہ دہلی
مین منعقد کیا جاویگا۔ لندن کے اخبار سٹینڈرڈ نے
یہ خبر دی ہے کہ واقعی سچ ہے۔

لیڈی اینی بسینٹ صاحبہ ۱۲ کو لدہیانہ مین تشریف
لائین نہین پکہر دئیے ٹکٹ ارکا تہا۔

باڑیسال مین ایک مسلمان قانون عمر رضامندی
مین گرفتار ہوا۔ کم عمر جورو سے ہمبستری کا الزام ہے،

ہفتہ مختتمہ ۲۳ ستمبر ضلع جالندہر طاعون سے ۱۳
کیس ۶ فوتیان ضلع گورداسپور ۴۴ و ۳۱ ضلع
ہوشیارپور مین ۲ و ایک۔

فرانس مین لبرٹر نام انارکسٹ اخبار کا منیجر سلسلے
گرنڈ یڈیٹر پکڑا گیا اوسنے ایک مضمون مین زار
کے خلاف لکہا تہا + فرنچ اخبارات زار کے
دوستانہ خیالات پر کمال [illegible] ہین اور یقین کرتے
ہین کہ روس کے ساتہہ مضبوط ترین رشتہ ہوگیا ہی

مہاراجہ پنا پر آفت بندیلکہنڈ کی چہوٹی
سی ریاست پنا کے مہاراجہ صاحب پر عجیب
آفت آئی ہے جسکا مآل خدا جانے کہ
کیا ہوگا انکے چچا پچہلے دنون دفعتاً فوت
ہوگئے تہے افواہ تہی کہ وہ زہر دیکر مارے گئے
چنانچہ ابتدائی تحقیقات سے زہر کا دینا ثابت
پایا گیا اور اوسکی سازش مین مہاراجہ صاحب
پر بہی شبہ شرکت کا کیا جاتا ہی۔ اب اسکی مکمل تحقیقات
باضابطہ طور پر کیجاویگی اور تا فیصلہ تحقیقات کے
مہاراجہ کو معزول و معطل رکہنا مناسب سمجہا گیا ہی
چنانچہ کپتان ہولی صاحب پولیٹیکل ایجنٹ حکم
گورنمنٹ کی تعمیل کے لئی پنا مین وارد ہوی وہ زہر

ساتھ بطور احتیاط پیش بندی کے کچھ حفاظتی فوج بھی بھیجے گئے تھے دیکھئے انجام کیا ہو۔

شملہ مین چندہ یادگار ملکہ قیصرہ کیلئے ناٹک سماج کیطرف سے ایک تھیٹر کا تماشہ تماشا ہونے والا ہے۔

حضور قیصرہ مرحومہ کی ہندی یادگار کا کل چندہ ابتک جمع ہوا قریب ساڑھے ۳۶ لاکھ ہے۔

پنجاب کے ضلع حصار مین فصلات کی حالت سب سے خراب بوجہ قلت بارش۔ امیدین پراز تشویش۔

ملتان مین ہورچہ لاہور مین چوہون جالندہر مین ٹڈیون دہلی مین بچھو اہوا ان سے فصلونکا نقصان ہوا ہے

حضور نظام اپنے ولیعہد کو اگلے سال ولایت بھیجینگے کہ ... تخت نشینی مین بطور قائم المقام کی شرکت کرین

حیدرآباد دکن کے جدید مدارالمہام نے تجویز کی ہے پرائیوٹ سکرٹری کے کل سٹاف موقوف کیا جاتا سٹاف نہین رکھینگے۔

بڑودہ مین مہاراجہ گیکواڑ نے شادی بیوگان کے جواز کا مسودہ قانون پاس کیا تہذیب کا ثبوت

مرادآباد جیل سے ایک عورت ایک دفعہ بھاگی پکڑی گئی پہر فرار ہو گئی۔ کل پانچسال قید کی سزا پائی۔

جالندہر کی تحصیل نوانشہر پھلور۔ ہوشیارپور کی تحصیل گڈہ شنکر۔ گورداسپور کی تحصیل شکرگڈہ (علاوہ قلعون) پچھلے ہفتے ہندوستان مین قحط زدگان کی تعداد مین ۱۳ ہزار ۱۸۰ آدمیونکی اور تخفیف ہو گئی۔

شہر کلکتی مین دبا طاعون سے ۱۹ کیس ہوئی وارداتین اور ۳۴ فوتیان وقوع مین آئین

قانون شادی بیوگان ریاست بڑودہ مین

ہز ہائنس مہاراجہ صاحب بہادر کی تجویز سے جو مسودہ قانون پیش تھا کہ ہر ایک فرقہ ہنود مین شادی بیوگان جائز قرار دیجاوی پاس ہو کر قانون بن گیا۔ اس قانون کے بموجب ریاست بڑودہ مین اعلے ادنی ذات بیوہ خود یا اپنے عزیزون کے کہنے پر دوسری شادی کرسکیگی۔ نہ تو اوسکی اولاد وراثت سے محروم ہوگی اور نہ وہ خود اوس ترکہ سے محروم کیجاویگی جسکی بطور ہندو بیوہ کے وہ مستحق تھی۔ یہ عملی نظیر ہے کہ ہندو ریاست نے سوشل اصلاح کے میدان مین پیشقدمی کی ہے امید ہے کہ نتائج خاطر خواہ ثابت ہون۔

مسٹر نوروجی مسٹر نوروجی صاحب اپنی ۷۷ سال عنقریب ختم کرنیوالے ہین مگر ہمارے فخر ملک لیڈر مین ۲۵ برس کے نوجوانون کا سا دم خم ہے اب بھی شب و روز ملک کی بہتری کی تدابیر سوچنے مین مصروف رہتے ہین۔ سنہ افلاس ہند پر آپنے ایک ضخیم کتاب لکھی ہے جسمین ملک کی غربت سرکاری کاغذات سے پیش کئے ہین اور دکھلایا ہے کہ کیونکر ہندوستان موجودہ مفلوک حالت کو پہونچا ہے اور کیونکر آیندہ اوسکی ترقی ہو سکتی ہے مسٹر موصوف کو لبرل فرقہ کی انجمن شمال لیتھم نے مدعو کیا اور بکثرت رای مسٹر نوروجی کو انکی قصبہ کیجانب سے امیدوار ممبری پارلیمنٹ کے لئے نامزد کیا۔ خدا ہمارے بڈھے لیڈر کو سلامت رکھے اور اونکی صحت قائم رکھے کہ وہ سالہا سال اپنا تجربہ اور واقفیت اہل ملک کی خدمت مین صرف کرتے رہین۔

عمدہ اور مفید کتاب سے بڑھکر کوئی دوست نہین ہے

پیارے ناظرین میرے یہان آریہ دھرم - اخلاق صنعت و حرفت سے متعلق مفید عام کتب کا ایک بڑا ذخیرہ فروخت کے لئے موجود ہے - علاوہ برین سررشتہ تعلیم کی مروجہ کتابین بھی بکری کیواسطے ہر وقت رہتی ہین منقامی مصنفین مثل شریکان پنڈت بسی رام صاحب الکی کی تصانیف بھی میری معرفت بکفایت ملسکتی ہین مفصل فہرست حسب الطلب فی الفور روانہ کیجاتی ہی نمونہ کے لئے چند کتب معہ خلاصہ مضمون قیمت درج کرتا ہون -

نام کتاب	خلاصہ مضمون	قیمت	نام کتاب	خلاصہ مضمون	قیمت
سدھی ساگر	یوگ سدھیون یعنی کرامات پر لاجواب رسالہ ہے -	عہ/	علاج النساء	مستورات کی بیماریون کی علاج بطرز ناول -	عہ/
ہیر کلنک ہندی	نظم و نثر مین جنگ بھارت کا ناٹک	عہ/	عجائب نگار اردو	قابل دید مشہور زبان عمارتون کے حالات معہ نقشہ جات -	۱۲/
سبھا پرسن ہندی	آریہ سماج کے سدھانتون پر دلکش لادنیان اور بھجن چودھری نول سنگھ	۱۴/	آئینہ مسمریزم اردو	باتصویر فن مسمریزم کا پورا اوستاد کامل بہمہ وجوہ	۴عہ/
دان کرن	مسئلہ خیرات کا تصفیہ شاسترون کے پرمانون سے	۲/	دھرم بودھ اردو	مہاتما بودھ کی سوانح عمری اور بودھ دھرم کے اصول -	۸/
بال اپکاری حصہ اول ہندی	بالکاؤن اور استریون کی رکشا کے لئے اتی اتم	۲/	سبھا پرسن اردو	مجموعہ ہر پنج حصہ آریہ دھرم پر چودھری نول سنگھ کی لادنیان اور بھجن -	۱۴/
جاگتی جوت ہندی	مسمریزم سی متعلق مکمل پستک سرل بھاشا مین	عہ/	جواہر الفنون اردو	صنعت و حرفت سے متعلق بیشمار نسخون کا مجموعہ	۸/
سیتا چرتر ہندی	ناول کے رنگ مین مہارانی سیتا کا لاثانی کیرکٹر قابل دید ہے	حصہ اول ۸/ حصہ دوم ۸/ حصہ سوم ۸/	مخزن الادویہ اردو	انگریزی دواؤن اور انکے مرکبات پر ایک مشہور رسالہ ہی	۸/
سندھیا پدھتی ہندی	یوگ شاستر کے اصول کے مطابق ایشور کے بھگتون کے لئے	۳/	مخزن علاج حیوانی اردو	حیوانات کے امراض پر لاجواب کتاب	۸/
ظرافت کا غنچہ اردو	ہنسی مذاق سے بھرے ہوئے لطائف تفریح طبع کا بینظیر نسخہ ہی	۱۲/	جگت پور شاستر اردو	پورانک مت کھنڈن	۶/
آئینہ اودھ اردو	تاریخ اودھ ہی - وقت فرصت کا دلچسپ مشغلہ	۸/	رسالہ فن صنعت اردو	صنعت و حرفت کے چٹکلے اور بعض امراض کے مجرب نسخے	۸/
مادھوی کنگن اردو	ایک بنگالی ناول کا ترجمہ ہے قابل دید -	عہ/	طریق معاش اردو	روپیہ کمانے بچانے اور خرچ کرنے پر لاجواب شورے	۳/

المشتہر - کدار ناتھ بک سیلر بازار بزازہ شہر ...

لوکل

یکم ستمبر کو آریہ کمار سبھا کی اور سے جار ہیمبر بی۔ آر ورما منشی مٹھن لعل جی بہاکرنا لمکند صاحب اور ماسٹر رام سنرپ صاحب کہاتولی کو دہرم اپدیش مین چہرلون کے میلے کی تقریب کیا گیا تہا شامل ہوئی پنڈت گہاسی رام جی اس موقع پر مت متاتر ون کا خوب کہنڈن کیا جسکو لوگ بڑی شوق سی سنتی رہی پہر پنڈت تلسی رام جی سوامی کا بڑا اثم دیا کہیان ہوا اسکی بعد بی۔ آر ورما نے دہرم سنبہے پر لیکچر دیا خوب بھجن گائی گئی خاصکر پنڈت گہاسی رام کے دیا کہیان سے لوگ بہت محظوظ ہوئی۔

جنم اشٹمی کے روز بہ تقریب بی۔ آر ورما کی ہمشیرہ سری کرشن کی رسم جنیو ہون یگیہ کیا گیا اکثر آریہ استریان اور پاٹہہ شالا کی کنیاتین مع شریمتی جوالا دیوی جی کی اس رسم مین شامل ہوئین معہ روپیہ کنیا پاٹہہ شالا کو دان دیا گیا کنیا پاٹہہ شالا اور استری سماج میرٹہہ کے بالکشٹ اوت خوب دلچسپ تہے چھوٹی رہو۔ آریہ کمار سبھا کی ہفتہ وار جلسہ کا بابو پورن مل صاحب ہنسکر با لمکند سنگہ صاحب کی استہبان پر ہر اتوار کو صبح کی ۶ بجے سے ۹ بجے تک ہوتے ہین ہر جلسہ مین ہون یگیہ کیا جاتا ہی بابو صاحب ہاکر صاحب ضمیاد کے ہو گئے ہین جنہون نے آریہ کمار سبھا کو اپنی رہایش کے مکان مین اجلاس کرنے کی اجازت دیکر ہمارا پانچ روپیہ ماہوار کے صرف سی بچا یا پنڈت تہما رام جی دہرم سبھا کے اپدیشک جو غالبا کاشی سے نئے پڑہکر آئے ہین اور اپنی آپکو شاستری کہتی ہین ۱۶ یا غالبا ۱۷ ستمبر کو میرٹہہ مین آئی اور سناتن دہرم رکشنی سبھا کے مندر واقع بڈہانہ دروازہ مین پانچ سات روز تک دیا کہیان دیتی رہی آپ کے دیا کہیانون مین ایک عجیب بات ہی کہ کبھی

تو آپ فلاسفی کی ایسی دقیق مسایل اور ایسی ویکشن الفاظ بیان فرماتے ہین جنکو شاید ہی کوئی سمجہتا ہو اور کبہی ایسی بعید از قیاس ہنسی کی باتون کو بیان کرنے لگتی ہین جنکو ایک معمولی عقل کا آدمی فورا ًمکن کر سکتا ہی مردون کی شہزادہ کا منڈن اور جیو برہم کی ایکتا آدی وشیون پر جو انہون نے دیا کہیان دئے تہے انکا کہنڈن کرنے کی لئی ۲۱ و ۲۲ ستمبر کو آریہ سماج میرٹہہ مین نوٹس تقسیم کرا کر دو روز پنڈت تلسی رام سوامی کے دیا کہیان کرا ئے گئے۔

تحایف سال نو

اب صرف ان صاحبان کو مل سکینگے جو ۱۵ اکتوبر سے پیشتر سال چہارم کی قیمت ارسال فرماینگے یا ویلو پیبل طلب کرینگے
المشتہر بی۔ آر ورما۔ اڈیٹر۔

جلد چہارم　　رجسٹرڈ نمبر الف ۱۸۰　　نمبر ۱۰

ओ३म्

विद्यांचाविद्यांचयस्तद्वेदोभयंसह॥अ
विद्यायामृत्युंतीर्त्वा विद्ययामृतमश्नुते॥ १॥

جو منشیہ ودیا اور اودیا کے سروپ کو جانکر جڑ اور چیتن دونوں کو اکٹھا ساتھ نشچے کر کے
شریرادی جڑ اور چیتن آتما کو دھرم ارتھ کام اور موکش کی سدھی کے لیے ساتھ ساتھ
پریوگ کرتے ہیں وہ لوگ دکھ سے چھوٹکر پرمارتھ کے سکھ کو پراپت ہوتے ہیں

[illegible]

आर्य्यबन्धु

آریہ بندھو

بابت ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء

قیمت سالانہ پیشگی بلا محصول ڈاک ایک روپیہ چار آنہ مع محصول ڈاک عہ

حسب الارشاد جناب ڈاکٹر رامچندر صاحب ورما پروپرائیٹر شائع ہوا۔ (خاکسار پی۔ آر ورما ایڈیٹر)

ودیا پرکاش پریس شہر میرٹھ میں چھپا

آریہ بندھو کا دستور العمل

(۱) سلیس اردو زبان کی لباس مین سہتا اور وچارپوربک آتمک ۔ شاریرک اور سماجک اُنتی سمبندہی مضامین اپنے معزز خریداران کی خدمت مین التماس کرنا اس پرچہ کا اُدیش ہوگا۔

(۲) جن مضامین سے آریہ پبلک کی مجموعی ترقی کو صدمہ پہونچنے کا احتمال ہوگا اُنسے اِس پرچہ کے کالمون کو پاک رکہنے کا خیال ہر وقت رہیگا۔

(۳) مُلکی معاملات ار تہات راج سمبندہی وشئیون پہ آریہ بندھو مین رائے زنی کرنیکا کسی مہاشہ کو حق حاصل نہ ہوگا۔

(۴) یہ پرچہ ہرماہ کی اخیر تاریخ تک اپنے پیارے گراہکون کی دست بوسی کیلئے میرٹھ سے روانہ ہو جایا کریگا جن مہاشیونکو کسی وجہ سے آریہ بندھو کی ماہواری ملاقات پسند نہ ہو اُنکی خدمتمین گذارش ہے کہ بلا تکلف پوسٹکارڈ پر اپنی نارضامندی سے اطلاع بخشین تین ماہ تک کسی مہاشہ کا پرچہ قبول فرمانا خریداری کی دلیل متصور ہوگا۔

(۵) قیمت [illegible] معہ محصولڈاک عہ اور بلا محصولڈاک پہ مقرر ہے۔ جو مہاشہ قیمت مقررہ بدپیشگی عنایت فرماینگے وہ خاص شکریہ کے مستحق ہونگے۔ آریہ گنون کی معتبری ہمین اِس بات کی اجازت نہین دیتی کہ ہم پیشگی قیمت کو آریہ بندھو کی لازمی شرط قرار دین۔

(۶) آریہ بندھو اپنے عالی دماغ ۔ باریک بین ۔ دہرم ہتیشی ۔ خیر اندیش اور نیک خیال نامہ نگارون کی خدمت مین ہمیشہ بلا قیمت پیش ہوا کریگا۔

(۷) مراسلات کو نرپکش اور منصفانہ مطالعہ کے بعد اُپیوگی ارتہات ہر طرح سے مفید سمجھا جائیگا بلا کم و کاست چھاپ دیا جائیگا لیکن جو مراسلات اشاعت کے لائق نہین سمجھی جاوینگی اُنکا واپس کرنا پرچہ کے ادہکاریون پر واجب نہ ہوگا۔

(۸) آریہ سماج اور اُسکے معاون انسٹیٹیوشنون کے اشتہارات اور نیز ایسے نوٹس جنسے سراسر پبلک کی بہبودی مقصود ہو اس رسالہ مین بلا اُجرت شائع ہو سکین گے۔ ذاتی فائدہ کے اشتہارونپر بشرح ذیل اُجرت لیجاویگی ۔ ایک سطر صرف ایکبار ۲ر نصف صفحہ ہر بار پورے صفحہ پر ہے متواتر اشاعت کیلئے خاص نرخونکا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کے طے ہو سکتا ہے۔

نوٹ: کوئی ایسا اشتہار طبع نہ ہوگا جسمین ناشایستہ فحش یا خلاف قانون الفاظ ہون یا جو آریہ سماج کے نیمون کے برخلاف ہو۔

آشرموں کا سلسلہ

سنیاس

(ترتیب کیلئے دیکھو آریہ بندہو
جلد چہارم نمبر ۸ کا صفحہ ۶۹)

اب اُس آشرم کا بیان کیا جاتا ہے جو کہ جیون یاترا کی سب سے آخری منزل ہے - گو اِس منزل مین ظاہری دل لگی اور شغل کے سامان بالکل دکھائی نہین دیتے - مگر حقیقت حال کو جاننے والی آنکھ خوب پہچانتی ہے کہ سو تنتر ہو کر پروپکار کرنیکا یہی ایک عمدہ موقع ہے - جو لوگ سلسلہ وار (کرم سے) اپنی زندگی کے گذشتہ تینون مرحلون کو ویدک شکشا کی رہنمائی مین طے کر لیتے ہین تمام سنسارک وشے اور بھوگ قدرتی طور سے اِس منزل کے شروع کرنے سے پیشتر اُنکا پیچھا چھوڑ چکے ہین اور تب وہ شانت چت سنیاس مین پرویش کرتے ہین - براہمن گرنتھون مین ایسا لکھا ہے -

यदहरेव विरजेत्तदहरेव प्रव्रजेद्वनाद्वा गृहाद्वा ब्रह्मचर्याद्देव प्रव्रजेत्

ارتہات جس دِن ویراگ پیدا ہو جائے اُس دن گھر وابن سے سنیاس کو گرہن کر لیوے - منوجی مہاراج کا بھی وچن ہے -

वनेषु च विहृत्यैवं तृतीयंभागमायुषः
चतुर्थमायुषोभागंत्यक्त्वा संगान्परिव्रजेत्

منش اپنی عمر کا تیسرا حصہ بان پرستھ مین گذار کر سنیاسی ہو جائے - اگر غور سے دیکھا جائے تو یہہ آشرم عمر کے ۳/۴ حصہ گذر لینے پر ۷۵ برس کی عمر مین کرنا بہت مناسب اور ٹھیک ہے - کیونکہ ہر ایک بات اپنے خاص موقع پر ہی اچھی ہوتی ہے - اگر ایک طالبعلم اپنی پچھلی جماعت کو پاس کئے بغیر اگلی جماعت مین داخل ہوتا ہے وہ اکثر فائدہ حاصل کرنیکی بجائے نقصان اُٹھاتا ہے - ہان کوئی خاص مثال اِس قاعدے سے مستثنٰے بھی پائی جایا کرتی ہے - سو وہ اُن پوتر آتماؤن پر صادق آتی ہے جو پورب جنم کے سنسکار اپنے ساتھ لاتے ہین اور برہمچریہ ہی مین سوار تہہ آدی تچھ کامناؤن کو جیت کر سچے ویراگ کو پراپت ہو جاتے ہین بیشک وہ اُسی اوستھا مین سنیاس کے ادہکاری ہو جاتے ہین - مگر عوام الناس کے لئے یہہ راستہ بڑا ہی خطرناک ہے - اُنکے لئے بہتر یہی ہے سلسلہ وار تمام آشرمون کو پورا کرین - اُنکے جیون مین آشرم بمنزلہ اسکول کی مختلف کلاسون کے ہے - برہمچریہ مین ودیا حاصل کیجاتی ہے گرہست مین اُسکو آزمایا جاتا ہے اور بانپرستھ مین آزمائے ہوئے تجربون پر وچار کیا جاتا ہے - اِسکے بعد آدمی اپنی قابلیت کے کمال پر پہونچ جاتا ہے - اب جہان اُسکا ایک فرض یہہ ہوتا ہے کہ اپنے نسچے کئے ہوئے دہرم کو

بطور پیشکش لیکر پرماتما کی سچی درگاہ مین حاضر ہو
وہان ساتھہ ہی اسکے لئے یہہ بھی لازمی سمجھا گیا
ہے کہ اپنے صحیح تجربون (نشچت سدھانتون)
کا پرساد تمام لوگون مین بانٹتا ہوا ایک ایک قدم
اُٹھائے - اسی لئے سنیاسی کو زیادہ بھرمن کرنا
لکھا ہے زیادہ عرصہ تک اُسے کسی ایک جگھہ ٹھیرنا
نہین چاہئے تاکہ تمام پرجا مین اسکا آتم پرساد
ایک جیسا تقسیم ہو -

ہا! دیو ہم اسوقت کسقدر بھول مین پڑے
ہوئے ہین کہ اپنی زندگی کے اصلی مقصد کو بھی
نہین سمجھتے - تیری [illegible] کیا تھی کہ ہم اپنی کایا کے
کلپ برکش [illegible] ویدک سبھکشا انوسار سے
انوکول سینچتے ہوئے اور سنسکار کرتے ہوئے
سنیاس مین لاکر سپھل کرین اور اسکے اپکار کے
پرم پک میٹھے پھل تمام دُنیا کو کھلائین اور انہین
کی بھینٹ لیکر تیرے دربار مین آئین لیکن اب
ہم شروع سے ہی اس برکچھہ کو سینچنے کی بجائے
برباد کرنے لگجاتے ہین - اسکی ہری ہری کونپلین
توڑ کر لذائذ نفسانی کی نذر کردیتے ہین اسکے
کچے پھلون پر (جو کہ ابھی گدرانے بھی
نہین پاتے) جھوٹے ویراگ کا پانی چھڑک کر
ہین اور منڈی مین فروخت کے لئے لارکھتے
ہین - جو منہ مین ڈالتا ہے تھوک دیتا ہے اور
دو چار صلواتین سُناکر اپنی راہ لیتا ہے - ہا
بدھاتا ہماری کیسی دُردشا ہو رہی ہے - جو

سنیاس ہماری شانتی کا کارن اور موکش
کا قریب ترین راستہ تھا وہ آجکل دھوکہ کی
ٹٹی کے نام سے موسوم ہو رہا ہے اور نرک
کے سمان بن رہا ہے - ہزارون نکمے بھگت
گیروے کپڑے پہنکر دُنیا کو لوٹتے کھاتے پھرتے
ہین اور کپٹ وبھیس پھیلاتے ہین کوئی گھر
گھر والون کے طعن و تشنیع سے تنگ آکر مونڈ
منڈا لیتا ہے کیسی نے محنت سے بچنے کیلئے چھڑا کر
باداجی کی پناہ لی ہے اور لباس فقیری کی
عصمت پر دھبے لگا رہا ہے - غرض جیسا کسی
زمانہ مین یہہ آشرم پوتر اور پھلدایک تھا اُس
سے بڑھکر آجکل زیان کا موجب اور ادھرم کا
پرچارک ہو رہا ہے - افسوس کہ اس جھوٹے
ویراگ اور بہانہ کی فقیری نے ہمین بہت ہانی
پہونچائی اور بھارت واسیون کو کہین کا نہ
چھوڑا سنسارک اور آتمک دونون پرکار
کی اُنتی مین یہہ ایک بھاری روک ہماری راہ
کے بیچ حائل ہے اسلئے اسکو دور کرکے سنیاس
آشرم کے اصلی مقصد اور سچے ویراگ کو پرچت
ہونا اتی آوشیک ہے - کاش کہ ہم اپنے انتہ
کرن مین وید کی اس پوتر دھونی کو سُنین
اور اسکے ارتھون کو پورن ریتی سے انبھو کرین

[illegible] चपल है होके सह। सवि
[illegible] विश्वाप्तम् [illegible]॥

ترجمہ شیہ وہ یا اور ادیا کے سروپ کو سا[illegible]

ندا تہہ جانتا ہے وہ ایسو یا الہ مقابت کہ ہم آپ سنا
سے مرتی کو تیز کر دو دیا ارتہہات بیتہار تہہ گیان
سے مو کچھہ کو پراپت ہوتا ہے جسنے بیتہار تہہ گیان
کو حاصل نہین کیا وہ سنیاسی ہونے سے مو کچھہ
نہین پاسکتا بلکہ در در دھکے کھاتا پھرتا ہی پڑتا
اشیرباد دو کہ ہماری آشرم مریادا ان پراچین
رشیون کی سی ہو جنہون نے فقط ویدون
کو ہی جیون کا رہنما قرار دیا تھا۔ اوشم

ایڈیٹوریل نوٹس

امیر کابل کی وفات

امیر عبدالرحمن خان صاحب والی ملک افغانستان
بھی جو ہماری گورنمنٹ کے دوست تصور کئے
جاتے تھے یکم اکتوبر کو انتقال کر گئے۔ پہلے
آپکے فوت ہونیکی تاریخ ۳ اکتوبر اخبارون
مین شائع ہوئی تھی۔ مگر بعد مین معلوم ہوا کہ
درحقیقت آپنے یکم اکتوبر کو انتقال کیا ہے امیر
صاحب ۷۱ برس کی عمر پاکر کال وش ہوئے۔ کیونکہ
آپکا جنم سنہ ۱۸۳۰ع مین ہوا تھا۔ آپ امیر شیر علی مرحوم
کے بھائی افضل خان کے فرزند اکبر تھے۔ آپ
ملکی معاملات کو خوب سمجھتے تھے اور کچھ عرصہ تک ہی
قلمرو مین بھی رہ چکے تھے۔ مرنے سے کچھ دیر پہلے
اپنے فرزند حبیب اللہ خان صاحب کو اپنا
جانشین مقرر کیا۔ سنا جاتا ہے کہ جدید امیر صاحب

انتظام مملکت کی اچھی لیاقت رکھتے ہیں انسے
یہہ بھی امید کیجاتی ہے کہ ہماری سرکار عالیہ کے
اپنے والد کی طرح یہہ بھی وفادار رہین گے۔ خیر
امیر کابل کی وفات کے متعلق ہمارے لئے
غور کے قابل صرف دو باتین ہین۔ اوّل یہہ کہ
انسان باوجود عالم و فاضل ہونیکے بھی الپگیہ
ہے چنانچہ یوروپ کے اکثر پالیٹکس (نیتی
کے جاننے والے) خیال کرتے تھے کہ امیر کابل
کی وفات پر سرحد مین ضرور جھگڑے فساد ہونگے
لیکن یہہ خیال بالکل غلط نکلا۔ چنانچہ وہان
ایسا ہی امن ہے جیسا کہ امیر صاحب کی زندگی
مین تھا۔ دوم یہہ کہ کال بڑا بلوان ہے۔
بڑے بڑے شہنشاہون کو اسکے سامنے اسی
طرح سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔ جیسے ایک غریب شخص
کو۔ امیر صاحب کی وفات سے پیشتر دیگر کئی ایک
سلاطین و امرا اس سال انتقال کر چکے ہین اس
سال مین ظالم موت نے بہت سے حکمرانون کو دنیا
سے اٹھا لیا۔ بڑے بڑے مالدار اور متمول لوگونکو
بلا لیا۔ چند ایک عالم و فاضل لوگ بھی اس سال
کوچ کر گئے۔ شاید مختلف اقوام فرقہ اور سلطنتین
ان لوگون کو اپنے بیچ نہ پاکر بڑا بھاری نقصان
محسوس کرتے ہون۔ مگر اوم پرماتما کی مشیت ایزدی
کسقدر زبردست اور بے پرواہ ہے کہ چھوٹی
سے چھوٹی مخلوق اور بڑے سے بڑے شہنشاہ
کی برابر سمجھتی ہے۔ یہہ ہماری گنتا ہے کہ فلان

شہنشاہ مرگیا۔ پرماتما کے دربار مین اسکی گنتا
یون ہوتی ہے کہ فلان مخلوق بلا لیا گیا۔ پیارے
پاٹھکو اس ظالم موت سے ڈرو۔ جسکے سامنے
بڑے بڑے با اقتدار بادشاہ چون نہین
کر سکتے۔ اوم شم۔

کشتری۔ (غلط العام کھتری)

سوسائٹی کی آواز کو آخر کار مسٹر رزلی نے سن لیا
اور انکو بحیثیت کمشنر مردم شماری کے تسلیم کرنا
پڑا کہ کھتری درحقیقت پراچین کشتریون کی
سنتان ہین اور کہ تمام ہندوستان بھر مین عام
طور سے ایسا ہی مانا جاتا ہے مسٹر موصوف نے
یہہ بھی بتایا [illegible] یہہ انکی غلطی نہین تھی بلکہ پچھلی
دفعہ کی مردم شماری کے افسران ہی سے چوک
ہوئی تھی۔ خیر اس سے اب زیادہ بحث نہین۔
صاحب موصوف لکھتے ہین کہ مختلف جگہہ سے
جو میرے پاس کھتری قوم کی نسبت مراسلات
آرہی ہین انسے میرے پاس اس قوم کی ایک
مکمل تواریخ بنگئی ہے جس سے مین بنگال دیش
کی کھتری قوم کی تقسیم مین بہت کچھ مدد حاصل
کر سکونگا۔ آخر مین صاحب موصوف لکھتے
ہین کہ مختلف جگہون کے سپرنٹنڈنٹ صاحبان
کو اطلاع کردی جائیگی کہ وہ کھتریون کو برہمنون
سے دوسرے درجہ پر ہی لکھین۔

نوٹ: سپرنٹنڈنٹ صاحبان کی
چٹھیان بھی کھتری سبھاؤن مین پہونچ گئی ہین
کہ وہ لوگ دوسرے درجہ مین لکھہ دیے گئے
اس موقع سے کھتریون کو ضرور سبق حاصل کرنا
چاہیئے یعنی اپنی مہربان سرکار کی فوجی خدمات
کو حاصل کرکے اور وفاداری کے جوہر دکھا کے
اپنے کشتری کُل ہونیکا عملی ثبوت دینا چاہیئے
ویدک دھرم مین جو کرم سے ورن مانا گیا ہے
اسکا ایک منشا یہہ بھی ہے کہ جنم سے مانا ہوا ورن
ہمیشہ کے لئے قایم نہین رہ سکتا۔ جو ورن کرم
پر مبنی ہوتا ہے اسکی بنیاد نہایت پختہ ہوتی ہے
کوئی اسپر حرف گیری نہین کر سکتا۔

آتم پرساد

ओ३म्

यो वा एतामेवं वेदापहत्य पाप्मानमन
न्ते स्वर्गे लोके ज्येये प्रतितिष्ठति प्रतितिष्ठति

(پدارتھ) جو پُرش نشچے کرکے اپنشد مین کہی
برہم ودیا کو جانتا اور اُسی کے انکول کرتا ہے
وہ انتہہ کرن کی باسنا روپ رسیون سے
بندھے ہوئے اگیان اندھکار پاپ کو نشٹ
کرکے اور سب بادھاؤن سے چھوٹ انناشی پرماتما
مین سروداآنند بھوگتا ہے۔

(تشریح) جو منش اِس کین اپنشد مین کہی
ہوئی برہم ودیا کو جان کر اسپر عمل کرتا ہے وہ
پاپ کی رسیون کو توڑ کر اور برے کرمون کی
باسنون سے چھوٹ کر انناشی سکھہ سروپ

سوکشم - بدہی سے جاننے لوگ سب سے اُتم پرماتما مین قایم ہوجاتا ہے - مطلب یہہ ہے کہ برہم ودیا کے جاننے کا جو طریقہ اِس اُپنشد مین بیان کیا گیا ہے جو شخص اُسپر عمل کرتا ہے وہ سنسار کے سارے بندہنون سے چہوٹ جاتا ہے انتہہ کرن من اور اندریان سب اُسکے قابو مین ہوجاتی ہین - کام - کرودہ - لوبھ - موہ - آدی پاپون کی رسّیون کو توڑ کر شُدّہ سروپ پرماتما کی یاد مین مگن ہوکر سدا آنند ہی آنند بھوگتا ہے وہ پرم پتا کی گود مین جگہہ پاتا ہے وہ اپنے مُنش جنم کو سُپہل کرلیتا ہے - وہ منزل مقصود پر پہونچ جاتا ہے - اُس منش کے لئے اب کچھہ بھی کرنیکو باقی نہین رہتا - دہن ہین ایسے پُرش - یہہ کین اُپنشد ختم ہوا -

شبکشائین

धर्मे तत्परता मुखे मधुरता दाने सुमत्साहित
मित्रे बंचकता गुरौ बिनयिता चित्तेतिगंभीरता॥
आचारे शुचितं गुणेरसिकता शास्त्रे ति बिज्ञानता
रूपे सुन्दरता हरौ भजनिता सत्स्वेवसंदृश्यते॥ १

(ارتھ) دہرم کے پالن مین تت پر رہنا مُکھہ سے مدہر بچن بولنا - دان مین اُتساہ رکھنا - متّرون کے ساتھہ شُدّہ بھاؤ سے برتاؤ کرنا - گرو جنون سے نمرتا رکھنا - چت مین اتی گمبھیرتا رکھنا - آچار مین پوترتا رکھنا - گُنون کے گرہن مین پریتی رکھنا - شاسترون مین گیان کا ہونا - روپ مین سندرتا - ایشر کا بھجن کرنا - یہہ گُن سجنون مین ہی پائے جاتے ہین -

(نوٹ) اِس اشلوک مین سجن یعنی نیک اور لایق آدمیون کی صفات بیان کی گئی ہین ناظرین ذرا اپنے پرکہاؤن کی عالی دماغی اور علمیت کی طرف خیال دوڑایئے اور غور کیجیے کہ کیسے عالم تجربہ کار - عقلمند اور دہرماتما تھے - اِس ایک ہی اشلوک سے آریہ ورت کے عالمون و فاضلون کے خیالا[illegible] کا ثبوت ملسکتا ہے - کیا کہنے ہین کیسی عمدہ صفات نیک اور بھلے آدمیون کیلئے مقرر کی ہین - اشلوک مذکورہ بالا مین سجنون (بھلے آدمیون) کی صفات [illegible] ذیل بیان کی ہین - پہلی صفت دہرم کے پالن مین تت پر رہنا ہے - مطلب یہہ ہے کہ ایشر کی آگیا پالن کرنے مین کسی طرح کوتاہی نہ کرنا - دہرم کے کرنے مین چاہے تکلیف بھی ہو تو بھی دہرم کو نہ چہوڑنا - دوسری صفت مُکھہ سے مدہر بچن بولنا یعنی شیرین کلامی - شیرین زبانی سے سارا سنسار اپنا مشیر ہوجاتا ہے - تیسری صفت دان مین اُتساہ رکھنا یعنی سخاوت کرنا - چوتھی صفت متّرون کے ساتھہ شُدّہ بھاؤ سے برتنا یعنی دوستون کے ساتھہ صفائی دل سے برتاؤ کرنا - پانچوین صفت گروجنون سے نمرتا رکھنا یعنی استادون - بزرگون کی اطاعت اور خدمت کرنا - چھٹی صفت چت مین اتی گمبھیرتا

رکھنا یعنی مستقل مزاج ہونا۔ ساتوین صفت آچار مین پوتر تار کہنا یعنی نیک چلنی۔ آٹھوین صفت گنون کے گرہن مین پریتی رکھنا یعنی عمدہ صفات کو حاصل کرنے مین مستعد رہنا۔ نوین صفت شاسترون مین گیان کا یعنی علم کا حاصل کرنا۔ دسوین صفت روپ دان ہونا یعنی خوبصورتی کا خیال رکھنا۔ گیارہوین صفت ایشر کا بھجن کرنا یعنی ریاضت کرنا۔ گیارہ صفات سجنون کی بیان کی گئی ہین۔

ناظرین اب آپ ہی وچار کیجیے کہ صفات مذکورہ بالا کا موصوف کیسا اعلیٰ درجہ کا انسان ہوگا۔ دنیا اسکی کیسی عزت کریگی سچ تو یہ ہے کہ ایسے انسان ہی انسان کہلانے کے مستحق ہوسکتے ہین۔ باقی سب حیوان ناطق ہین۔

شاریرک اور ساماجک اُنتی

پیپل اور اُسکے گُن

پیپل کی جڑ کا رس واسطے بھوک لگانے اور طاقت بخشنے معدہ کے بہت مفید ہے۔ جڑ کا رس مصفی خون بھی ہے۔ پکی ہوئی پیپلی سے ایک حلوا تیار کیا جاتا ہے۔ جسکے استعمال سے جن عورتون کو بسبب کمزوری رحم یا بسبب پردر روگ یا کسی اور رحم کے مرض کی وجہہ سے حمل قرار نہین پاتا اُنکے حمل ٹھہر جاتا ہے۔ یہ نسخہ بڑا کارآمد اور مجرب ہے۔ نسخہ حسب ذیل ہے:۔ پکی ہوئی پیپلی کا آٹا پاؤ بھر۔ پکے ہوئے گولر کے پھلون کا آٹا پاؤ بھر۔ پکے ہوئے بیر کے پھلون کا آٹا پاؤ بھر ستا اور ایک چھٹانک ان چارون کو خوب باریک کرکے کپڑ چھان کرلو۔ اب ان سبکو گھی مین بھونو جب سرخ ہوجاوین تب اسمین حسب ضرورت چینی ڈالو اور ذرا سے پانی کا چھینٹا دیدو کہ چینی گھل جاوے۔ جب سب یکسر ہوجاوے تب ایک تھال مین ڈالدو تاکہ سرد ہوکر جم جاوے۔ تھال کی تلی مین گھی چپڑ دینا چاہیے تاکہ نکالنے مین آسانی ہو۔ چاہیے اسکی برفی کاٹ لو خواہ ویسے ہی ٹکڑے رہنے دو جس عورت کا حمل قرار نہ پاتا ہو اسکو صبح کے وقت ۲ تولہ یا پاؤ بھر گائے کے دودھ سے کھلادیا کرو۔ ایک ماہ کے استعمال کرنے سے ضرور حمل ٹھہر جاویگا۔ مگر ہماری رائے مین اسکو دو یا تین ماہ تک استعمال کرانا چاہیے۔ (پیپل کا بیان ختم ہوا)۔

مفید و کارآمد باتین

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ ہند ہو جلد ۴ نمبر ۳ کا صفحہ ۷۵)

پچھلے رسالہ مین ہمنے روغنون کی بابت کچھ دیباچہ کے طور پر درج کیا ہے۔ اب مفصل طور پر روغنون کی بابت لکھا جاتا ہے۔ اول ذکر

کرنا بہتر ہوگا کہ روغنون کے لئے جو رنگتین کام مین
آتی ہین وہ کتنی قسم کی ہین اور کس طرح حاصل کیجاتی
ہین تاکہ شائقین کو روغنون کے بنانے مین آسانی
ہو۔ جو رنگتین روغنون کے کام مین آتی ہین
وہ حسب ذیل ہین:۔ سیاہ۔ نیلا۔ سبز۔ سُرخ۔
سفید۔ اور زرد۔ اب ہم ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ ذکر
کرتے ہین:۔

(سیاہ) روغنون مین جو سیاہ رنگت کام
مین آتی ہے وہ اکثر حیوانی کوئلہ سے حاصل کیجاتی
ہے۔ ہڈیون کے کوئلہ سے۔ بال۔ چمڑہ وغیرہ جلانے
سے جو کوئلہ حاصل ہوتا ہے۔ ہاتھی دانت کے
کوئلہ سے۔ کاجل سے۔ مذکورہ بالا حیوانی اشیاء
کے جلانے کے بعد جو کوئلہ رہجاتا ہے اُس سے
سیاہ رنگت حاصل کیجاتی ہے۔ ترکیب اوّل یہہ
ہے کہ بال۔ چمڑا۔ ناخون۔ سریس۔ خون اُس
قسم کی حیوانی ردّی اشیاء کو لیکر خوب خشک کرنا
چاہئے۔ اب اسکو ایک مٹی کے گھڑے مین بھر کر
آنچ پر چڑہا اور خوب کڑی آنچ کرو۔ جب تک
دُہوان اُٹھتا رہے تب تک خوب تیز آنچ
جلاتے رہو۔ جب دُہوان اُٹھنا بند ہو جاوے
اور یہہ چیزین جلکر کوئلہ ہو جاوین تب اُتار لو۔
اور سرد ہونے دو۔ پھر اسکو پیسکر بہت باریک
کر لو کہ کاجل کے موافق ہو جاوے۔ یہہ سفوف
روغنون مین سیاہ رنگت کرنے کے لئے بہت
اچھا کام دیتا ہے اور سستا پڑتا ہے دوسری
ترکیب یہہ ہے کہ جانورون کی ہڈیونکو خوب کوب
کرکے اوپر کی ترکیب کے موافق مٹی کے گھڑے
مین جلا کر کوئلہ کر لو اور خوب باریک پیسکر سیاہ
رنگت کے کام مین لاؤ۔ ہڈیون کے کوئلون
کی سیاہی بہت ہی عمدہ اور اوّل درجہ کی ہوتی
ہے۔ اس سے سیاہ روغن بھی اعلٰی درجہ کا
ہوتا ہے۔ (باقی آئندہ)

ہمعصر ویدک پرچارک کو
ایک ہردوار کا نامہ نگار خبر دیتا ہے

کہ سوامی ستیانند اگنی ہوتری اپنے چیلون سمیت
وہان براجمان ہین۔ ہمین یہہ پڑھکر حیرت ہوئی
ہے کہ وہ اپنے اصول چیلا کر لینے سے پیشتر
کسی کو نہین بتلاتے۔ عجب حکمت عملی ہے کہ
چون وچرا کی گنجایش ہی نہین چھوڑی معلوم
ہوا ہے کہ آپ ایک کتاب بھی لکھ رہے ہین ج
جسکی وہ لوگ بڑی تعظیم کرتے ہین نہین معلوم
اُسمین کیا اسرار نہانی بیان کئے گئے ہین آج
اِن لوگون کی پوجا بھی (کانفیڈینشل) پوشیدہ
ہوتی ہے۔ کوئی دوسرا آدمی اندر نہین جا سکتا
ہوتری جی کو ڈنڈوت وہ لوگ پیٹ کے بل
زمین پر لیٹ کر کرتے ہین اور اُنکو پرماتما کی
طرف سے اندہکار ناش کرنے کے لئے بھیجا گیا
مانتے ہین۔ وہو ہذا:۔

مسلمان اور انڈین نیشنل کانگریس

بانکی پور مین مسلمانون کا ایک بڑا بھاری جلسہ ہوا۔ جسمین دور و نزدیک کے بہت سے اسلامی لیڈر شامل ہوے۔ بقول اخبار عام حاضری قریباً ۲ ہزار آدمی کے تھی۔ مسٹر شرف الدین صاحب کی جنکے مکان پر یہہ جلسہ منعقد ہوا تھا ایک مطول تقریر مین ظاہر کیا کہ مسلمانون کو نیشنل کانگریس مین شامل نہین ہونا چاہئے۔ مسٹر سید علی امام نے تجویز پیش کی کہ اس جلسہ کی رائے مین مسلمانون کا نیشنل کانگریس مین شامل ہونا موجب نقصان ہے۔ مسٹر نصیر الدین حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا نے اس رزولیوشن سے اختلاف ظاہر کیا اور اپنی تقریر مین فرمایا کہ نیشنل کانگریس بغیر امتیاز ہندو اور مسلمان کے تمام رعایا کی بھلائی مین کوشش کر رہی ہے اسلئے مسلمانون کو بھی ضرور اسمین شامل ہونا چاہئے۔ مگر اسکا کچھہ اثر پبلک پر نہین پڑا اور مذکورہ بالا رزولیوشن پاس ہوگیا علیگڈھ کالج کے پروفیسر ارنیسن صاحب نے بھی پائونیر مین اپنی یہی رائے ظاہر کی ہی کہ مسلمانون کو نیشنل کانگریس مین شامل نہین ہونا چاہئے۔ لاہور آبزرور نے اسکی تردید کی ہے اور محمد شاہ دین بیرسٹر لاہور نے یہہ رائے ظاہر کی ہے کہ مسلمانون کو ایک علیحدہ مجلس بنانی چاہئے جو کہ اپنے پولیٹکل حقوق کی حفاظت

کرے۔ ایڈیٹر:۔ جتنے منھہ اتنی زبانین۔

جیون وِدّیا

(سلسلہ کیلئے دیکھو آریہ ہند ہو
جلد چہارم نمبر ۳ کا صفحہ ۷۶)

بعض پودہون مین زندہ اور مُردہ ہردو قسم کے جیون کوش ملے ہوئے ہین یعنی کچھہ جیون کا دس تو ایسے ہوتے ہین جو فرائض زندگی کو پورا کرتے ہین اور بعض ایسے ہوتے ہین جنمین یہہ قابلیت بالکل نہین ہوتی۔ تمام معمولی درخت اور جھاڑیان جنمین لکڑی کے ریشے پائے جاتے ہین اِسی قسم کے ہین سبز پتّون مین زندہ جیون کوش ہوتے ہین مگر شاخون اور تنے کی لکڑی مُردہ جیون کوشون سے ملکر بنی ہوتی ہے۔ درختون کی پُرانی لکڑی درحقیقت بیجان ہوتی ہے۔ زندگی صرف سبز پتّون اور اُس نئی تہہ مین جو کہ لکڑی کے اوپر اور چھال کے نیچے ہوتی ہے پائی جاتی ہے اور مُردہ جیون کوش جیسے درختون اور جھاڑیون کی لکڑی مرکّب ہوتی ہے مدت تک قایم رہتے ہین۔ کیونکہ وہ ایک قسم کے گاڑھے سخت مادّہ سے بھرے ہوتے ہین جو کہ طبعی طور سے جلدی زائل ہونیوالا نہین ہوتا۔ پُرانی سخت لکڑی بالکل اِن مُردہ جیون کوشون سے مرکّب ہوتی ہے۔ جنکے اندر یہہ گاڑھا سخت مادّہ متواتر جمع ہوتے رہنے سے وہ اپنی

پہلی بناوٹ کو بالکل متبدل کر دیتے ہین - یا دہ نہایت مضبوط اور سخت بناوٹ کا ہوتا ہے اور جبتک کثرت کے ساتھہ ہوا اور تری سے متاثر نہ ہوتا ہے بگڑنے نہین پاتا - لکڑی کے مردہ جیون کوش لمبے اور انجام پر ملے ہوئے یعنی بند ہوتے ہین اور ہر ایک دوسرے کے ساتھہ بڑی مضبوطی سے جڑا ہوتا ہے اسلئے انکا مجموعہ جو لکڑی کی شکل مین ہوتا ہے بڑا مضبوط اور پائدار دیکھا جاتا ہے اگرچہ وہ خود علیحدہ علیحدہ بالکل مردہ ہوتے ہین - اگر خردبین سے دیکھا جائے تو لکڑی کے مردہ جیون کوش اس طرح ملے ہوئے دکھائی دیتے ہین جیسا کہ آئندہ کی شکل مین دکھایا جائیگا - (باقی آئندہ)

مراسلات و متفرقات

آجکل کے براہمنون کے خیالات ویدون کی جانب

ہمکو بڑا شوک ہوتا ہے جبکہ ہندو بھائیون سے ویدون کی نسبت کچھہ دریافت کیا جاتا ہے تو صاف جواب ملتا ہے کہ ویدون مین کیا ہے کہ جسکی ہم پیروی کرین - اکثر ہمارے براہمن دیوتا جو کسیقدر سنسکرت سے واقفیت رکھتے ہین انکا بھی یہی کلام ہوتا ہے کہ ویدون کے احکام پر وہ شخص چلے جو دنیا سے کچھہ تعلق نہ رکھے - گرہستون کو ویدون کا پڑہنا اور اسپر عملدرآمد کرنا ناجائز ہے کیونکہ ویدون کا ماننا انسانی قوت سے باہر ہے - اس طرح بہت سے الزامات بے بنیاد ویدون کی نسبت پیدا کر کے آخر مین اسقدر کہکر اپنا پیچھا چھڑاتے ہین کہ ویدون کا مطلب کوئی سمجھہ نہین سکتا اور نہ اسکا ترجمہ ہو سکتا ہے - پس جو بات سمجھہ مین آوی اسکو خواہ نخواہ تسلیم کر لینا کونسی دانائی ہے -

ہم نہین سمجھتے کہ ہمارے براہمن دیوتا ایسا کہنے سے کیون نہین خوف کرتے - ویدون مین کیا ہے اسکا جواب ہم صرف گوسائین تلسی داس کی ایک دوہے پر دیکر انصاف چاہتے ہین :-

دوہا

آونا دانہہ بہوتاتے اوپچھیو وید
پٹن پالو وادیہ مین سکل شرشٹا کو بھید

جبکہ اپوران وغیرہ پستکین ابھی سنسار مین نہین تھین تو اُس زمانہ کے لوگون نے کیا دنیا سے تعلق چہوڑ دیا تھا - گرہستون کو وید کا پڑہنا ممنوع کر کے ہندو پربان سے آپ ثابت کرتے ہین اگر ویدون کا ماننا انسانی قوت سے باہر ہے تو دنیا مین ویدون کے نازل ہونیکی کیا ضرورت تھی اور پہر کس واسطے ویدون کا الہام ہوا اگر ویدون کا مطلب کوئی نہین سمجھ سکتا تو اسمین کسکا قصور ہے اور ترجمہ نہ ہونا بھی علمیت کی کمی کا باعث ہے اب وہ زمانہ تاریکی کا نہین ہے کہ جو جاہل براہمن نے کہدیا اُسکو لوگون نے آمنّا و صدقنا تسلیم

کر لیا۔ اب علم نے اپنی آنکھیں کھولدی ہیں۔ ابھی
بھارت کھنڈ میں ایک سے ایک بڑہ کر سنسکرت
جاننے والے ہیں اور آئندہ کے لئے بہت کچھ
ترقی کا سامان موجود ہے۔

اگر غیر اقوام اس قسم کے اعتراضات کرتے تو
یک گونہ درست ہو سکتا ہے کہ وہ تعلیم وید اور اسکی
منشا سے مدتوں کیا بلکہ نسلاً بعد نسل محروم مطلق
رہے ہیں انہیں ویدون کی نسبت بیخبر ہوتی
ہے جبکہ آجکل کے کسیقدر سنسکرت جاننے والے
نہیں جانتے۔ مگر اس امر کا ضرور خیال پیدا ہوتا ہے
کہ وہ قوم کہ جسکے باپ دادا کسی وقت میں فاضل
اور وید وکتا ہو گذرے ہیں اور انکی مذہبی بنیاد
ابتک ویدون کے اصول پر قایم ہے۔ خواہ وہ
اُسے تسلیم کرین یا نہ کرین۔ کوئی ہندو خواہ وہ
رذیل ہو یا شریف۔ جاہل ہو یا فاضل ویدون
کی ہستی سے منکر نہیں بلکہ اپنی تمام مذہبی پستکون
سے افضل تر سمجھتا ہے پس ایسی قوم کا ایسا
خیال اور برتاؤ واقعی جہالت کے درجہ سے بڑھکر
کفر کے درجہ تک نہیں ہے تو اور کیا ہے۔

ہندوؤن کے مذہبی معاملات مین ویدون
کے منتر بعض بعض موقع پر ضروری اور لازمی
سمجھی گئی ہین۔ مثلاً سولہ سنسکارون مین (گو
وہ ہندوؤن کے یہان پرانک ریتی سے ہوا کرین)
آغاز و اختتام ویدون ہی کے منترون سے ہوتا
ہے۔ ہر سنسکار مین جو فرقہ اہل ہنود مین جاری ہو

اکثر ویدون کے منتر پڑھے جاتے ہیں جو سنسکار
ہی نہیں ہوتا۔ خلاصہ یہ کہ کوئی کام مذہبی خواہ
چھوٹا ہو یا بڑا ویدمنترون کی سبمین ضرورت
پڑتی ہے۔

مخفی نرہے کہ ویدون کا جاننا اور اسپر عملدرآمد
کرنا خاص کسی فرقہ کا پیدایشی دھرم نہیں ہے اور نہ کسی
خاص فرقہ پر ویدون کا الہام ہوا ہے۔ بلکہ ہرانسان
کا بلا امتیاز فرقہ و قومیت ویدون کے احکام
پر عملدرآمد کرنا فرض اعلی ہے۔ ویدون کی تعلیم
خاص کسی فرقہ کے لئے مخصوص نہیں ہے جو ویدون
کے احکام کو ماننا اور اُسپر عملدرآمد کرتا ہے وہ
آریہ ہے۔ یہی دُنیا مین ایک مذہب ہے جو بلا
طرفداری کسی خاص گروہ کے ہر انسان کو خواہ
وہ ایماندار ہو یا بے ایمان۔ خدا پرست ہو یا مشرک
بے دین۔ راستباز ہو یا فریبی سب کے لئے ایک
ہی طریقہ نجات و احکام امر و نہی سے مطلع فرماتا ہے
تعصب و طرفداری سے وید بالکل مبرا ہین پس
باین لحاظ کہا جاتا ہے کہ وید کی تعلیم سراسر راست
اور پاک اور بے نظیر ہے۔ اسکا ماننے والا ایشر
کو ہمیشہ ہر حالت مین ممدوح اور ہر عیب و نقص سے
پاک مانتا اور جانتا ہے اور وید نے جس طریقہ سے
ایشر کی وحدانیت کو مدلل طور سے ثابت کیا
ہے وہ کسی مذہب و فرقہ مین ہرگز نہین پایا
جاتا۔ ایسا مذہب جو کہ دُنیا مین لاثانی ہو اور
اسکے تمام مضامین بلا اشتباہ انسان کو آزاد

ایکساہی طریقہ پر دکھلانے کا ذمہ دار ہو اور جس طرح بی
سے ایشور جیو۔ پرکرتی و تناسخ کے مسئلہ اہم کو
حل کرتا ہو کہ جسکے سمجھنے سے انسان کے تمام شکوک
رفع ہو جاتے ہین کیا کوئی دوسری مذہبی کتابون
مین دکھلا سکتا ہے پس ویدون کے احکام کی
پابندی ہر انسان پر لازمی ہے ہمکو اس موقع پر
گوسائین تلسی داس کا کلام یاد آتا ہے کہ جنہون
نے اپنی بے نظیر راماین کے اوتر کانڈ مین کلجگ
کے لوگون کی حالت بیان کرتے ہوئے کہا ہے
کہ "لوگن سند ہو منہ مت کامی۔ وید بدوشک
پردہن سوامی"۔
واقعی بادون تعلیم ویدون کے ایسی ہی حالت
ملک کی ہو رہی ہے جو ناگفتہ بہ ہے۔ اسوقت
اختصار پر اس مضمون کو ختم کرتے ہین۔ پس جو
دہاشے ہمارے اس مضمون کو غور سے مطالعہ
کرینگے ضرور ہے کہ وہ ہماری تحریر کے مقصد کو
سمجھ جاوینگے۔

راقم —— [illegible]

رائے کملا پرشاد وکیل شاہپور

گلشن ہندوستان مین پھر بہار آنیکو ہے
کیون الم کرتی ہے بلبل تیرا یار آنیکو ہے

آفرین صد آفرین تمکو سماج بھائیو
آپکے دم سے الم رخصت قرار آنیکو ہے

آفتاب وید اقدس تو یہ پہونچا ہے آسپر
روشنی علم اب بلا اختیار آنیکو ہے
اے خزان کے ہاتھ سے بیمار ہوئی ہندوستان
تیری شاخ خستہ مین پھر برگ و بار آنیکو ہے
وید کی تعلیم پھیلے ہند مین ہر جا بجو
ہے یقین وہ دن بفضل کردگار آنیکو ہے

دھرم پور نگر گنگا تٹ شوبھائمان ہے یاپ کو پ
تیرت [illegible] اوک کی ادہکا اور اُدہر [illegible]
کے نکٹ پرباہ سے بستی کی دیا گین کانتی ایسی
رمنیہ ہے جسکی اوپما [illegible] ہاٹ باٹ نیواس
ستہان اس اُتم و دہی سے بنے ہین کہ جنکو
نہار کر بدہی چکت ہوتی ہے۔ مندر مندر پر
پشپ برکشون کی لتائین جھوم جھوم کر اوپون
کی چھبی کو مند کر رہی ہین۔ وہان ایک بیکتی
دہیان سنگھ ورما چندر کا اپنا بہت نیواس
کرتے ہین۔ اُنکے دو پوتر کرن سنگھ اور رمان سنگھ
اتی سوشیل آگیا پالک پتا بھکت اور دو کنیا ہین
دہیان سنگھ کی آسے بیہ لوگیہ ہے کیونکہ وہ ہر
بہت دہن اوپار جنکر بہت مین خرچ کرتے ہین

دوہا

رہے نہ کوڑی پاپ کی جیون دیتیون جاہے
لاکھون کا دہن پائی کر مرے نہ کفن پائے

دہیان سنگھ نے دونون پترون کے سنسکار
کرا گروکل مین سنسکرت ودیا دین نت بھیجدیا
لڑکے بھی بہت لائق ہوگیہ ہے برہمچریہ کو پالن کر رہے ہین

نپونسا بیاپام میں یوگتا پرگٹ کرنے لگے۔

گروجی کا اپدیش ودیارتھیونکو

گروجی۔ ہے شِشیو ودیارتھی کا مکھیہ دھرم اور مہان کرتبیہ برہمچریہ کا پالن ہے۔ اُسکی رکھشا نہ کرنے سے سب ناش ہوجاتا ہے۔ شاریرک۔ سماجک۔ مانسک۔ آتمک اُنتی کی جڑ یا بنیاد برہمچریہ ہے۔ برہمچاری کو ادھیاتمک آدی اُنتی کرکے آدی بھوتک تاپ نہیں دیاپتے۔

तस्मात्मूलंयत्नतोरक्षणीयं छिन्नेमूले
नैवशाखानपत्रम्॥ चा० ॥१ श्लो० १३

(ارتھ) جو بنیاد مول ہوجا تو شاکھا پتے نہ پھوٹیں۔ یہی سیتی سوبنی ہی کہ مول رکھشا کیجیے۔

एवंचरन्तियोविप्रोब्रह्मचर्य्यमविप्लुतः
सगच्छत्युत्तमस्थानंनचेहाजायतेपुनः
मनु० अ० २ श्लो० २४९

ارتھ۔ جو دو پراکھنڈ برہمچریہ کا پالن کرتا ہے اُسکی موکش ہوجاتی ہے۔

तान्निकल्पद ब्रह्मचारी सलिलस्यपृष्ठे
तपोऽतिष्ठत्तप्यमानःसमुद्रे। सस्नातो
बभ्रुःपिङ्गलःपृथिव्यांबहुरोचते॥
अथर्व० कां० ११ प्रपा० २४ व० १६ मं० २६

ارتھ۔ جو برہمچاری سمودر کے سمان گمبھیر بڑے اُتم برت برہمچریہ کو نیواس کرکے مہاتپ کو کرتا ہوا وید پڑھن ویریہ نگرہ آچاریہ کے پریہ آچرن آدی

کرموں کو پورا کر سنان ودھی کرکے پورن ودیاون کو دہرتا سنان رہن یوکت ہوکے پرتھوی میں انیک شُبھ گن کرم اور سوبھاؤ سے پرکاشمان ہوتا ہے وہی دھنیہ واد کے یوگیہ ہے۔

कामक्रोधौतथालोभंस्वादुशृंगारकौतुके
अतिनिद्रातिसेवेचविद्यार्थीह्यष्टवर्जयेत्
चाण० अध्या० ११ श्लो० १०

ارتھ۔ سورتھا۔ کام۔ شہوت نفسانی۔ کرودھ غصہ۔ لوبھ۔ طمع۔ شرنگار ہی۔ بناوٹ۔ کوتک۔ اتی سیوا۔ آرام طلبی۔ ندرا آدی ودیارتھی۔ آٹھوں تجے۔

आलसीमंदबुद्धिश्चसुखीचव्याधिपीडिता
निद्रालुकामिकश्चैवषडेतेशास्त्रवर्जिता॥

ارتھ۔ کاہل۔ کم عقل۔ آرام طلب روگی بیمار سونیوالا شہوی۔ انکو علم حاصل کرنے میں خرابیاں حائل ہوتی ہیں جسمیں جسقدر ہونگی اُسیقدر علم کی کمی ہوگی۔

رباعی

علم را ہرگز نیابی تا نباشی شش خصال
حرص وافر فہم کامل جمع خاطر اکل حلال
شفقت اُستاد باید ہم سبق باید مدام
لفظ را تحقیق خوانی تا رسی علم و کمال

ودیارتھی۔ مہاراج اعلم کا لابھ اور شرط کرا دیجئے۔ کیونکہ ہم اُسکو حاصل کرتے ہیں اسلئے

اُسکے فائدے ہمکو ضرور ہی بتلایئے۔

گُروجی۔ ہے شِشیو ودیا وہ بہو مولیہ اور ادبھُت وستو ہے کہ جسکی مہماتا سے جیو پرم سُکھ کو پراپت ہوتا ہے اور سنسارک سُکھ جو کہ اس شریر سے سمبندھ رکھتے ہین وہ ودیا ہی کے ادھین ہین ودیا وشئے مین پراچین ودوانون کی سمتی تمہے پرمان سروَن کراتا ہون۔

विद्या ददाति विनयम् विनयाद्याति पात्रताम्॥ पात्रत्वाद्धनमाप्नोति धनाद्धर्म्मं ततस्सुखम्॥

ارتھ۔ ودیا سے وِنے اور وِنے سے لیش ہوتا ہے لیش سے دھن اور دھن سے دھرم اور تِس سے سُکھ ملتا ہے۔

कामधेनुगुणा विद्या ह्यकाले फलदायिनी। प्रवासे मातृसदृशी विद्या गुप्तं धनं स्मृतम्॥

चाण० अ० ४ श्लोक ५

ارتھ۔ دوہا

ودیا اوسر ہو دیت پھل کام دھینو سم نِت

ماتا سی پردیش مین ودیا سنچت وِت

सर्वद्रव्येषु विद्यैव द्रव्यमाहुरनुत्तमम्। अहार्य्यत्वादनर्घ्यत्वादक्षयत्वाच्च सर्वदा॥

ارتھ۔ ودیا سب دھنون سے اُتم دھن ہے کیونکہ اُسکو نہ کوئی چُرا سکتا ہے اور نہ دینے سے کم ہوتی ہے۔

नचौरहार्य्यं नच राज्यहार्य्यं नभ्रातृभाज्यं नचभारकारि। व्यये कृते वर्द्धत एव नित्यं विद्याधनं सर्वधनप्रधानम्॥

ارتھ۔ علم کو نہ چور چُرا سکتا ہے نہ راجہ لے سکتا ہے۔ نہ بھائی بانٹ سکتا ہے اور نہ بوجھ دیتی ہے اور ودیا دینے سے بڑھتی ہے۔ اِسلئے علم سب دھنون سے پردھان دھن ہے۔

وِدّیارتھی۔ گرو جی مہاراج کرپا کر اوشیہ کیم [illegible] بتلایئے

گُروجی۔ جو باتین شاستر نے ورجت کی ہین وہ تمکو پرمان سہت بتلاتا ہون اور جو ودیارتھی کو کرتبیہ ہین اُنکو بھی بتلاتا ہون۔

ब्राह्मे मुहूर्ते बुध्येत धर्मार्थौ चानुचिंतयेत्। कायक्लेशांश्च तन्मूलान्वेदतत्वार्थमेव च

मनु० अध्या० ४ मंत्र ९२

ارتھ۔ برہم مہورت جو رات کا پچھلا پہر ہے اُسمین جاگے۔ دھرم ارتھ کا برابر وہ کے کرنے کے لئے چنتون کرے اور دھرم ارتھ کے اکٹھے کرنے مین جو شریر کے کلیش ہین اُنکو بھی بچارے۔ ارتھات جسمین شریر کو ادھک کلیش ہووے اور دھرم تتھا ارتھ تھوڑا ہوگو تو اُسکو چھوڑ دے۔ برہم کرم روپ وید کے تتو کا چنتن کرے۔ کیونکہ اُسوقت بدھی کا پرکاش ہوتا ہے اور

पूर्वां संध्यां जपंस्तिष्ठेत्सावित्रीमार्कदर्शनात्। पश्चिमां तु समासीनः सम्यगृक्षविभावनात्॥

ارتھ - پراتہ کال کی سندھیا مین ساوتری کو
جپتا ہوا سوریہ کے اودے پرینت استھت رہے
اور سائنکال کی سندھیا مین ساوتری کو جپتا ہوا
نکشترون کی بھلی بھانتی لکشت ہونے تک
استھت رہے -

वर्जयेन्मधुमांसंच गंधमाल्यंरसान्स्त्रिया
शुक्तानियानिसर्वाणि प्राणिनांचैवहिंसनम्

मनु० अ०२ श्लो०१७७

ارتھ - مدھ - (نشہ دار چیز) [illegible]
مالا - رس - استری - سنگ سب کھٹائی پرانیون
کی ہنسا اور

अभ्यंगमंजनंचाक्ष्णोरुपानच्छत्रधारणम्
कामंक्रोधंचलोभंचनर्त्तनंगीतवादनम्॥

मनु० अ०२ श्लो०१७८

ارتھ - انگون کا مردن آنکھون مین انجن جوتی
اور چھتر کا دھارن کام - کرودھ - لوبھ - موہ
بھے - شوک - ایرشا - دویش - ناچ - گان -
باجا بجانا اور

द्यूतंचजनवादंच परिवादं तथानृतम्।
स्त्रीणांप्रेक्षणालम्भमुपघातंपरस्यच॥

मनु० अ०२ श्लो० १७९

ارتھ - دیوت (جوا اور پھانسا وغیرہ کھیلنا)
بنا پرلوجن جھگڑا کرنا - نندا استھیا بھاشن استریون
کا درشن ستھیون کی اچھا سے دیکھنا کے نقصان
وغیرہ کا سدن کو چھوڑ دے -

एकःशयीतसर्वत्रनरेतःस्कंदयेत्क्वचित्
कामाद्धिस्कंदयन्रेतोहिनस्तिव्रतमात्मनः

मनु० अ०२ श्लो०१८०

ارتھ - ہمیشہ اکیلا سووے - بیریہ اسکھلت
کبھی نہ ہونے دے - جو کامنا سے بیریہ اسکھلت
کر دے تو جانو کہ اپنے برہمچریہ برت کا ناش
کرنا ہے - (باقی آیندہ) -

تعجب

مجھے آریہ بندھو ماہ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء مین یہہ پڑھکر بہت
ہی تعجب معلوم ہوا کہ تحصیل ہمیرپور ضلع کانگڑہ مین
بھی سماج قایم ہو گیا - کیونکہ یہہ خاکسار اُس جگہہ
بلکہ قریبًا تمام کانگڑہ کی دھرم جیون اوستھا کی
کمزور حالت سے بخوبی واقف ہے جو نہایت بلکہ
بالکل ہی رحم کے قابل ہے -

مین اُن مہاشاؤن کو قریبًا قریبًا سب کو جانتا ہون
جنکا اسم مبارک آریہ بندھو مین درج ہے اور
اُنکو مبارکباد دیتا ہون کہ اُنکے آتما اور بھی تعداد
ویدا اور آریہ سماج کے پوتر اصولون کے گوہر درشنی
کے وچارن سے کی شکتی حاصل کرین اور اُن کا
جیون ظاہر اور باطن کام کرنے کو یکسان ہو اور
نہ بیچارے سادہ لوح پہاڑیون کی سدی زندگی
کو اچھا بنانیکے قابل نمونہ بنکر دکھلاوین ورنہ ترقی
کی بجائے اُن بیچارون کی خیر نہین -

ایکناچیز نرسنگھ پرکاش ٹھاکر چال ہمیرپور باشی

نویدن

مین ایک غریب طالبعلم میڈیکل اسکول آگرہ سیکنڈ ایر ہون اور میرے مان باپ عرصہ دس سال کا ہوا گذر گئے۔ اگر کوئی راجہ مہاراجہ میرا خرچ تعلیم برداشت کرین اور اپنی ریاست کے واسطے تعلیم دلوین تو میں اُنکی ریاست مین اپنی زندگی بسر کرنیکو تیار ہون۔ اُمید ہے کہ تعلیم خرچ بطور وظیفہ دیکر بندہ کو تیار کرین۔

(مہاتم دلیپ سنگھ شرما)

ضرورت

میری ایک لڑکی ۱۱ سالہ اور تین لڑکے ایک ۱۲ سال دوسرا ۱۳ سال تیسرا ۱۴ سال کا ہے۔ اُنکے لئے کنیا کی ضرورت ہے۔ لڑکے خوبصورت آرو گیہ دوان لڑکی فارسی۔ اردو۔ انگریزی۔ ناگری پڑھتی ہو ویش اگروال سنگل گوتر نارنول کی رہنے والی۔ جسکا ۱۲ سال کا ہو۔ انگریزی مین بی۔ اے پاس ہو۔ سنگل گوتر نہو۔ مندرہ وید وکت ریتی سے ہوگا۔ بہتر آدمی نیچے پتے سے آنی چاہیئین۔

(بابو گوردھاری لال ویش اگروال سنگل گوتر آریہ ہونتر)

جھجر کے ہمعصر بھارت پرتاپ کا برادرانہ بلاپ

آجکل جبکہ بہت متاسروں کی آڑ مین لوگون نے

بُرے بھلے کی تمیز کو بالائے طاق رکھکر تحریر در تقریر مین طبع آزمائی کرنیکو باعث تفریح خیال کر رکھا ہے ہمارے جھجر کے ہمعصر نے بھی اس موقع غنیمت کو ہاتھ سے جانے نہین دیا اور شری سوامی دیانند سرسوتی جی کی بے لوث زندگی و نیز اُنکے پر اُپکار کے مہان کامون پر نکتہ چینی کرنے مین اپنے ماہواری رسالہ بھارت پرتاپ کے کالم سیاہ کرنے شروع کر دیئے ہین۔ چنانچہ اُنہون نے اپنے السعت [illegible] کے رسالہ مین زیر عنوان ستیارتھ پرکاش پرکیشتا ویدک دھرم کے خلاف لکھتے ہوئے بڑا پیچ وتاب کھایا ہے۔ اُس مضمون کو حرف بحرف لکھنے کے لئے ہمارے رسالہ مین گنجائش نہین اسلئے ہم ذیل مین صرف اُنکے اعتراضون کا خلاصہ لکھکر اُنکی تردید پر اکتفا کرتے ہین اور آئندہ بھی جو کچھ وہ اِس مضمون کے ضمن مین تحریر کرینگے بشرط ضرورت جواب دیتے رہین گے :۔

بقول ہمعصر مذکور کے شیوراتری کی رات کو شیوجی نے اپنے جنم اُتسب کی خوشی مین اپنے بیٹے گنیش جی مہاراج کی سواری چوہے۔ (خوب فلٹن کو کھینچتے ہونگے) کو لڈو بانٹنا تھا جیسی کہ سوامی دیانند جی مہاراج سمجھ نہین سکے جی ہان یہ منطق کیسکی سمجھ مین آسکتا ہے۔ جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی۔ ایڈیٹر صاحب ذرا اتنا تو غور فرمالیتے کہ بیٹا کس طرح باپ کے جنم اُتسب یا شادی مین شامل ہوسکتا ہے جبکہ وہ ابھی وجود مین ہی

نہین آیا ہوتا - پھر اسپر طرہ یہہ کہ لونڈ اوباپ شہسوار بیٹے کی سواری کے عراقی چو ہے کو کھانے کے لیئے لڈو دے - بہین عقل و ہمت ببایدگریست - کلجگ مین بدھی کے بھرشٹ ہونیکا نظارہ اس سے بڑہکر نہین ہو سکتا کہ اکثر لوگ سیاہی بات بے تکی اور سارا سلسلہ کلام بے دلیل کہے جاتے ہین - ستیہ ارتھ پرکاش کی اڈیشنون مین جو پرہیپر [illegible] (نسخہ دارچینی) [illegible] الوچیتا کرپا - جہ سنگھ [illegible] نے اسی خاص مطلب کے لئے سوامی جی مہاراج کے پاس سوخ حاصل کیا تھا - رہا ایک دوترجمون کا اختلاف جسمین سے ایک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی جانب سے شائع ہوا ہے اور دوسرا مہتہ رادہا کشن جی نے طبع کرایا ہے انمین جیجر کے ایڈیٹر صاحب نے پرہیپر ورودھ لوز کھایا نہین ہان یہہ لکھدیا ہے کہ فلان مین عربی کی آیتین ہین اور فلان مین نہین کاشکے ہمارے سنے معترض صاحب پرہیپر ورودھ کے اصلی مضمون کو سمجھکر اس بے بنیاد اعتراض کو معرض بحث مین لانیکی دلیری نہ کرتے - انکو جاننا چاہیئے کہ عربی زبان کی آیتین لکھنے یا صرف انکے ترجمہ پر اکتفا کرلینے سے پرہیپر ورودھ نہین ہوتا - پرہیپر ورودھ اسے کہتے ہین :-

پدم پران مین لکھا ہے کہ براہمن کل مین ہوکر جو کوئی بھسم لگاتا ہے اور وشنو کا تلک مستک پر دھارن نہین کرتا اسکا درشن کرنا اچت نہین - شوپران مین لکھا ہے کہ جو کوئی بھسم نہین لگاتا اور رودراکھش کی مالا پہنکر شو شو نہین کرتا وہ چنڈال کے سمان ہے - اسکا درشن کرنا مہاپاپ ہے - امید ہے کہ ہمارے ہمدرد کو آئندہ جب کبھی پرہیپر ورودھ دیکھنا ہو تو وہ پہلے اس مثال کو ذہن مین قایم کرلیا کرین - اوم شم -

اطلاع

آریہ سماج نگر اجمیر جو ایک مدت سے مکان کی فکر مین تھا اور بوجہہ نہ ہونے کوئی عمدہ جگہہ کے سماج کے سالانہ جلسہ اور دیگر ضروری کام بھی نہین ہو سکتے تھے - بلکہ آریہ پُتری پاٹھ شالا کی کنیائین بڑی مشکل سے نرباہ کرتی تھین - ایشر کی کرپا اور استریون کی آشیرباد سے بتاریخ ۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء کو ایک عالیشان حویلی جو شہر کے درمیان ہے اور جسمین ہرطرح کا آرام اور دیگر مکان بنانے کی گنجائش ہے اور پاٹھ شالا و سماج بخوبی ہو سکتے ہین سماج نے مبلغ تینتس سو کو خرید کرلی ہے بھدر پُرشون کو آریہ پُتری پاٹھ شالا کا بھی دھیان رکھنا چاہیئے -

(آپکا داس نتھمل منتری آریہ سماج نگر اجمیر)

مانیہ ور ایڈیٹر صاحب - نمستے - کرپا کرکے مفصلہ ذیل مضمون کو اپنے اخبار مین کہین جگہہ دیکر اس وداس کو کرتارتھ کیجیئے :-

ہماری استریون کی گری ہوئی حالت کو سدہارنے
کے لیے ایک ہندی اخبار کی ضرورت ہے آریہ سماج
کی پوتر منڈلی مین ایسا تو کوئی شخص بھی نہین ہوگا
جسکو استری سکشا کی ضرورت محسوس نہ ہوتی ہو
یا جو استری سکشا کا سہایک نہ ہو لیکن پھر بھی
جہان تک دیکھا جاتا ہے کوئی ایسا بندوبست
آریہ سماج یا اور کسی ہندو سماج کی طرف سے نہین ہوا
ہے جس سے کہ ہماری جاتی کی استریون کی گری
ہوئی حالت سدہر سکے بعض آدمی استری سکشا
کے معنی ایسے غلط سمجھے ہوئے ہین کہ وہ اپنی پتریون
اور اپنی استریون کو فقط اتنا ہی تعلیم دینا کافی سمجھتے
ہین جس سے انکو ہندی بھاشا مین بری بھلی چٹھی لکھنی
آجاوے اور وہ ان بیچاریون کی اسقدر تھوڑی
سی تعلیم بجائے اسکے کہ انکو کچھ فائدہ دیسکے انکو
نقصان دینے والی بنجاتی ہے۔

ان غریبون کو نہایت ہی تھوڑی سی تعلیم ملی ہوئی ہے
اور یہہ ضروری ہے کہ جس کسیکو ذرا بھی پڑہنا لکھنا آتا
ہوگا اسکا دل ضرور کچھ نہ کچھ پڑہنے کو کریگا اسلئے
وہ عورتین ان کتابون کو جو کہ انکی روزمرہ کی زبان
مین لکھی ہوئی ہوتی ہین پڑہنی شروع کردیتی ہین
اور ایسی کتابین زیادہ تر وہی ہوتی ہین جو کہ اردو
عاشقی معشوقی کے قصون کا ہندی ترجمہ ہوتی
ہین اور انکے گھر کے مرد بھی اس بات کا خیال نہین
کرتے کہ انکی بیٹی اور عورت کیا کتاب پڑھ رہی ہے۔
حالانکہ بعض آریہ پرشون نے استریون کے
فائدہ کی کئی کتابین تصنیف کی ہین اور کرتے
جارہے ہین لیکن جہان تک میرا خیال ہے ان
سب کی عبارت ایسی کٹھن اور مشکل ہوتی ہے
جو کہ معمولی عورات جنکو کہ سوائے ہندی چٹھی
کے اور وہ غلطیون سے پڑہ لکھنے کے سوائے
کچھ نہین آتا نہین پڑھ سکتین۔ گو اکثر مقامات پر
آریہ پتری پاٹھ شالائین بھی موجود ہین مگر ہمارے
ہندو بھائی خاصکر پنجاب اتردیش تو اسی پردہ کی
رسم [illegible] اس سے بہت ہی کم فائدہ
اٹھاسکتے ہین۔ جہان لڑکی کی عمر دس بارہ کی
جو کہ اصل مین شوق اور محنت سے پڑہنے کی عمر
ہوتی ہے ہوئی انکو بامر مجبوری برادری کے
خوف سے پردہ مین بٹھلانا پڑتا ہے اور پھر انکی
تعلیم کا خدا ہی حافظ۔ کیونکہ ہندو سوسائٹی کی
طرف سے ایسا کوئی بندوبست نہین کہ اودھیاپکائین
مکانون پر جاکر تعلیم دین۔ گھر مین سب پرانے
زمانہ کی عورتین ہوتی ہین جنکے نزدیک کالا اکشر
بھینس کی برابر ہوتا ہے اور مردون کو اپنے
کاروبار سے ہی فرصت نہین ہوتی جو اپنی گھر
والی یا پتری کو تعلیم دیسکین۔ اکثر دفعہ جب بیچاری
کی بیٹھے بیٹھے طبیعت اکتاتی ہے تو کتاب لیکر
پڑہنا چاہتی ہے۔ اگر کوئی دہرم سمبندھی پستک
ہوتی ہے تو جیسا کہ مین پہلے بیان کرچکا ہون
وہ کٹھن عبارت ہونیکے سبب سے اسکی سمجھ
مین نہین آتی اور وہ اسکو رکھ دیتی ہے اور

جو آسان ہوتی ہے وہ کسی اُردو قصہ کا ترجمہ ہوتا ہے۔ اگر وہ اُسکو پڑھتی ہے تو بس پھر وہ شوق پڑ جاتا ہے اور اگر نہیں پڑھتی تو من مار کر بیٹھ جاتی ہے یا اپنے سمے کو بے فائدہ اودھر اُدھر گپ شپ میں ضائع کرتی ہے۔ اس ضرورت کا علاج تو میری رائے ناقص میں سوائے اسکے اور کوئی نہیں ہو سکتا کہ ایک ایسا اخبار جاری کیا جائے جسکے تمام مضامین عورات کے متعلق ہوں اور جسکی عبارت ایسی سادہ اور سہل ہو کہ ہر ایک تھوڑی سی پڑھی جاننے والی کے بھی آسانی سے سمجھ میں آسکے اور جو کوئی اُنمیں سنسکرت یا فارسی کا مشکل لفظ آ بھی جاوے اُسکا ہندی ترجمہ ضرور کر دینا چاہیئے تاکہ اسکو سمجھنے میں دقت نہ ہے اور اُس اخبار کے چار پانچ صفحوں میں ضرور بالضرور تھوڑا تھوڑا بھوگول اتہاس گنت وید کے آری بدھ یادون کا بھی ذکر ہونا چاہیئے تاکہ اُنکی اخلاقی اور روحانک ترقی ہونیکے ساتھ ساتھ ہی اُنکی لیاقت علمی میں بھی ترقی ہوتی جاوے۔ آشا ہے کہ اور مہاشے بھی اس مضمون پر اپنی اپنی رائے پرگھٹ کریں۔

(آریہ دھرم سیوک شانتی نارائن ایڈیٹر)

ایک اُپدیشکا کی ضرورت یا اُسکے لئے اُمیدوار

مجھے ایک پوتر اُپدیشکا کی ضرورت ہے جو میری اور دیگر آریہ بھائیوں کی استری پریواروں نیز عام استریوں کے لئے دھرم اُپدیش کرسکے تنخواہ وغیرہ کے بارے میں بذریعہ خط و کتابت مجھسے دریافت ہو سکتا ہے۔ مگر خاوند والی اس سے بری ہے اور اُمیدوار وہ لڑکی یا بیوہ ہونی چاہیئے جو ہر طرح سے شریف ہو۔ جو پردہ نشین گھروں میں کام کریگی جسکو میں کسی آریہ کنیا پاٹھ شالہ میں دو تین سال واسطے حصول تعلیم دھرم چھوڑ دونگا بعد ازاں وہ میرے پریوار میں اپنی بہن اور بھائیوں کی طرح ہمیشہ کے لئے رہ سکتی ہے اور سب طرح سے اُسکی مدد حقیقی بہنوں کی طرح کیجاویگی۔ اگر اُسکے بواہ کی ضرورت محسوس ہوگی تو ایسے یوگیہ ور سے کہ جسکے ذریعہ میرا مدعا فوت نہ ہو کر دیا جاویگا چونکہ میرا وطن ایک پہاڑی علاقہ تحصیل ہمیر پور ضلع کانگڑہ ہے۔ اُس جگہہ استریوں کے لئے تو در کنار مگر آریہ خیالات کے بھائیوں کے لئے اُپدیشک جانا بہت مشکل ہے اور خاصکر پردہ نشین عورتوں کے لئے بالکل دقت۔ اسلئے سب آریہ بھائیوں کی سیوا میں اور خاصکر یتیم خانوں کے منیجروں کی خدمت میں پرارتھنا ہے کہ وہ میرے اس دھرم کاریہ میں کوشش کرکے مدد کریں۔ زیادہ حال بذریعہ خط و کتابت معلوم ہو سکتا ہے۔

راقم

بندہ نرسنگھ پرکاش ٹھاکر ڈرکٹ کمیشن

معرفت بیانہ پلٹن نمبر ۳۰ ڈوگرہ۔ راجپوت فیروزپور

امراض کے اسباب اور مروجہ معالجے پر ایک نظر

سلسلے کیلیے دیکھو آریہ بندہو جلد چہارم نمبر ۴۳ کا صفحہ ۷۹

امراض کی حقیقت کے بارے میں انسان کی محدود واقفیت زیادہ تر ثبوت کی محتاج نہیں ہے۔ اس بات کو محققین نے ضرور ثابت کر لیا ہے کہ امراض کا مادہ انسان کے جسم میں یا تو ہوا - پانی اور غذا کے ذریعہ سے پہونچتا ہے یا دیگر اجسام کے چھونے سے جذب ہوتا ہے - چونکہ انسان کیلیے سانس لینا خورد و نوش کرنا - اپنے ابنا ء جنس سے ملنا جلنا اور دوسرے حیوانات وغیرہ کو چھونا ناگزیر امور ہیں اسلیے یہہ کہا جا سکتا ہے کہ انسان ہر وقت بیماری کی زد کے اندر ہے لیکن قوانین قدرت بھی زور آور ایجنٹ ہیں جو ہر وقت کسی نہ کسی اصلاح میں مصروف پائے جاتے ہیں جہان ہماری بے احتیاطی یا جہالت کی وجہہ سے ہمارے ارد گرد امراض کو پیدا کرنیوالے مائکروب پیدا ہوتے رہتے ہیں وہاں دست قدرت بھی انکو تلف کرنے میں ایک سنٹ کے لیے غافل نہیں رہتا سورج کی شعاعیں ہر دم انہی مائکروب کی گھات پر تُلی رہتی ہیں - انہیں شعاعوں کی تمازت سے کرہ ہوائی میں صحت بخش تبدیلیاں پیدا ہوتی رہتی ہیں چشموں کے پانی پر بھی اُسکا بہت اچھا اثر ہوتا ہے - کہیں کہیں تعفن اور سٹراند کا سبب بھی یہی شعاعیں ہوتی ہیں لیکن یہہ تعفن در اصل اُسوقت ہوا کرتا ہے جبکہ نیر خورشید نے انسان کے دست صنعت کی خرابیوں کو مٹانا ہوتا ہے - اس تعفن سے گویا قدرت ایک مادر مہربان کی طرح سے ہمیں پاک و صاف بناتی ہوئی ہماری غلطیوں کے لئے ہماری سرزنش کرتی رہتی ہے اس قدرتی امداد کے علاوہ انسان کے معدہ میں منہ میں - آنتون میں بلکہ تمام جسم میں بیشمار ایسی [illegible] موجود ہیں جو بیرونی زہروں کے جو اتفاق سے جسم کے اندر پہونچ جائیں ایک معقول حد تک اصلاح کرتے ہیں - غرضکہ انسان کو زندگی میں جو موقع ملا ہے وہ بلحاظ صحت جسمانی بھیانک نہیں ہے - مذکورہ بالا آپس میں مقابلہ کرنے والی طاقتوں کے علاوہ انسان اپنے جسم کے اندر ایک اور بڑی طاقت کو پیدا کر سکتا ہے جو نہایت زور سے بیماریوں کو چیلنج کر سکتی ہے - اس طاقت کا نام برہمچرج ہے - ہمارے ملک کے لوگ جب سے ناقص برہمچاری رہنے لگے تب سے بیمار گرہستی - کچے بان پرستی اور نکمے سنیاسی پیدا ہونے شروع ہو گئے - صرف یہی نہیں بلکہ جسمانی کمزوری نسل در نسل ورثہ میں پہونچی اور اُسکے لوازم سے چھٹکارا محال ہو گیا - اب اگرچہ نو اس طاقت کو بہم پہونچانا بھاؤ کے برخلاف تیرنے سے کم نہیں - تاہم یہی ایک طاقت ہے جسکے ہوتے انسان امراض کے قابو سے باہر ہے

یہہ مطلب نہین ہے کہ برہمچاری کبھی بیمار ہی نہین ہو سکتے۔ مراد یہہ ہے کہ جس شخص کا برہمچرج باقاعدہ رہا ہو اور جو گرہست مین بھی قوانین کا پابند ہے اُسکے لئے بیماری آئے دن کا مہمان نہین ہو سکتی۔ اور اگر لاحق بھی ہو جائے تو بہت جلد ڈاکٹر یا طبیب کی مدد کے بغیر ہی دفع ہو سکتی ہے۔ تواریخی شہادت تو اکہنڈ برہمچرج کا پھل اپنا مرتو بتلاتی ہے۔ لیکن خیر اس گئے گذرے زمانہ مین بھی اس بات سے انکار نہین ہو سکتا کہ برہمچرج کا پالن زندگی کی عمارت کو ایک مضبوط چٹان پر تعمیر کرنا ہے۔ (باقی وارد)

دُنیا مین تندرستی سے بڑھکر کوئی نعمت نہین ہے

ہماری اکسیر صفت دواؤنکے صحت بخش تاثیر کے تازہ کرشمے

(۱) جناب ڈاکٹر رامچندر صاحب زاد عنایتکم۔ نمستے۔ ایک بوتل دوا عرق سوزاک جو مین آپسے چند مرتبہ لیکر کئی اشخاص کو فائدہ پہونچا چکا ہون اور بعض کو خود منگانے کے واسطے کہہ چکا ہون جلد بھیجدیجئے اور ایک شیشی عرق داد بھی۔ پتہ حسب ذیل ہے:-

بختاور سنگہ ڈپٹی کلکٹر ضلع گڑھوال۔

لوٹ:- سوزاک کا تیل قیمت عہ اور داد کا عرق فی شیشی ۱؍ رہے۔

(۲) جناب ڈاکٹر رامچندر ور ماسلامت۔ بعد آداب اور سلام کے آپکو معلوم ہو کہ یہان پر سب خیریت ہے اور تمہاری خیریت درگاہ الٰہی سے نیک چاہتا ہون۔ دیگر حال یہہ ہے کہ آپکی سانپ کی جو دوائی بہت اچھی ہے۔ کیونکہ مرا ہوا آدمی بچگیا۔ سو مہربانی کرکے بہت سی دوا روانہ کر دیجئے ضرور بالضرور۔

راقم منشی بہادر شان عیسائی موضع لوہار نگلہ ضلع بریلی ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۱۶ع

لوٹ:- دوائی مُفت تقسیم ہوتی ہے۔ لیکن محصول اور پیکنگ کے لئے ۲ کے ٹکٹ بھیجنے ہوتے ہین۔

(۳) کرمفرمائے بندہ جناب ڈاکٹر صاحب۔ آداب و نمستے۔ جناب کی دوائی جاڑہ بخار کی نے خوب اثر دکھایا یعنی ایک شیشی جو آپنے بندہ کو ارسال فرمائی تھی۔ کئی آدمیون کو جنکو بخار چوتھیہ آتا تھا راضی کیا۔ آپکی اس دوائی کی تعریف ہرگز نہین ہو سکتی۔ گویا یہہ دوائی بخار کی جڑ اُکھاڑنے والی مانند گولی بندوق کے ہے۔ جن اشخاص نے شفا پائی ہے وہ آپکو میرے ذریعہ دُعا دیتے ہین کہ جناب کو ہمیشہ خوش و خرم رکھے اور جناب کے کارخانہ کی رونق اعلیٰ ہووے۔ چونکہ وہ شیشی ختم ہو گئی ہے اسلئے ملتمس ہون کہ ایک شیشی اور بطور سابقہ بہت جلد ارسال فرما دین تاکہ بیمارون کو تقسیم کیجاوے اور آپکو دُعا دیوین۔

(آپکا داس رائزادہ لبہدراج فارسٹر جنگلات

سب پنچ پندرلی ڈاکخانہ دتارپور ضلع ہوشیارپور

لوٹ: بخار کی دوائی کی قیمت ۱۲ ہے۔

(۴) جناب من تسلیم۔ قبل ازین سے میرے لڑکے بابو اندر نراین طولعمرہ نے آپکے کارخانہ سے ماہ گذشتہ مین ایک شیشی ادویہ چشم منگائی تھی جس سے بہت فائدہ ہوا۔ واقعی عجیب پُراثر دوا ہے۔

(نیازمند بھوپ نرائن سب انسپکٹر پولیس ملیا)

۱۶۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء

لوٹ: آنکھ کی دوائی کی قیمت صرف ۸ ہے۔

(۵) مہاشہ ڈاکٹر رامچند رجی نمستے۔ مین نے آپسے کچھ مدت ہوئی ہے کہ دانتون کا منجن منگوایا تھا وہ مفید ثابت ہوا۔ کرپا کر کے منجن کی تین ڈبیا اور بھیج دیجئے۔ بذریعہ وی۔ پی پارسل کے مشکور ہونگا۔

(آپکا داس مولالل پلیڈر سکرٹری آریہ سماج گورداسپور)

بھیشم پتامہ

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ بندھو جلد چہارم نمبر ۳ کا صفحہ ۷۳)

جب بھیشم نے یہہ پختہ عہد کر لیا تو اب داشن کو بھی اپنی لڑکی ست وتی کا بیاہ راجہ شانتن کے ساتھ کر دینے مین کوئی عذر باقی نہین رہا اور راجہ تو پیشتر ہی سے ست وتی کی محبت مین مبتلا ہو چکا تھا۔ آخرکار شادی ہو گئی۔ اِس نئی رانی سے راجہ کے دو بیٹے پیدا ہوئے۔ ایک کا نام چترویریہ اور دوسرے کا نام چترانگد تھا۔ ابھی یہہ لڑکے خرد سال ہی تھے کہ راجہ شانتن پرلوک کو سدھارا۔ اب اُنکی پرورش اور تعلیم و تربیت کا انتظام بھیشم کے سپرد ہوا۔ اِس موقع پر بھی بھیشم نے بڑی جوانمردی اور اعلیٰ درجہ کا اخلاقی چالچلن ظاہر کیا۔ اِسنے اِن نابالغ بچون کے ساتھ حسد اور کینہ کو جو عموماً لوگون مین پایا جاتا ہے ہرگز روا نہین [illegible] نرمی اور محبت سے تینون [illegible] ہوشیاری کے ساتھ اُنکو تعلیم دینے مین کوشش کرتا رہا۔ چترانگد تو عین جوانی کی عمر مین جبکہ ابھی اُسکی شادی بھی ہونے نہین پائی تھی پرماتما کی اِچھا سے کال وش ہوا مگر چترویریہ کے لئے شادی کی ضرورت تھی۔ کاشی کا راجہ کسی وجہ سے اپنی لڑکی چترویریہ کے ساتھ بیاہنے مین راضی نہین تھا اِسلئے بھیشم کو اُسپر فوجکشی کرنی پڑی اور وہ بزورِ شمشیر کاشی کے راجہ کی ۳ لڑکیان جو کہ ابھی کنواری تھین چھین لایا۔ اُنہین سے ایک کی نسبت بھیشم کو معلوم ہوا کہ پیشتر سے کسی راجہ کے ساتھ منسوب ہو چکی ہے۔ اِسلئے اُسنے فوراً اُس کو کاشی کے راجہ کے پاس واپس بھیجدیا تاکہ جہان اُسکی سگائی ہو چکی ہے وہان بیاہ دیجائے۔ اِس سے بھیشم کی اعلیٰ درجہ کی حق شناسی ظاہر ہوتی ہے اور دوسری دونون لڑکیون کی چترویریہ کے ساتھ شادی کر دی معلوم ہوتا ہے اُس زمانہ کے راجون مین ایک سے زیادہ

شادیاں کرلینا ممنوع خیال نہین کیاجاتا تھا۔

رامانا ول

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ بندھو
جلد چہارم نمبر ۳ کا صفحہ ۷۹)

ترتیا جب ہم عرق نکالتے ہین تب جیسا دربیہ
ہوتا ہے ویساہی تدگن وشِشٹ عرق نکلتا ہی
[illegible]
اگنی پر ڈالنے مین جوگن ہین وہ اگنی ؟ سے پرلو اِہنت
سوکھشم ہوکر میگھ منڈل تک وستیرن ہوتے ہین
اور اس سے والی شُدہی پرہی نام ہوتا ہے اب
کوئی ایسی شنکا کرے کہ ہوم ایک چھوٹی سی کریا
ہے۔ اس سے برہمانڈ والو کیسے شُدہ ہوگا سمندر
مین ایک چمچ بھر کستوری ڈالنے سے کیا سارا سمندر
سگندھت اور شُدھ ہوگا؟

اسکا سمادھان یہہ ہے کہ سوگھر تھوڑے لیتے ہین
تھوڑی سی ہی بگھار سے تیکھی آجاتی ہے۔ یہ پرتیکھیہ
ہے۔ اسکی جیسی آپتی سمجھی جاتی ہے تدوت ہی
یہہ پرکار بھی ہے۔ کوئی ایسی شنکا کرین کہ ہوم تو
یہان کرو اور امریکہ مین اسکا پرینام کیسے ہوگا۔
اسکا سمادھان یہہ ہے کہ والیو دوارا شُدہی تُرنت
پھیلے۔ یہہ والیو کا دھرم ہے سوائے یاد ی سب
لوگ اپنے اپنے گھر مین آریہ سمت ریتی سے ہون
کرین تو یہہ شنکا ہی نہین سمبھو ہوتی۔ پہلے آریہ
لوگون کا ایسا ... نیم تھا کہ پرتیک پرش پرایا

کال سنان کر بارہ آہولی دیتا تھا۔ کیونکہ پراتا
کال مین جو مل موتر آدیکون کی درگندہی اتپن ہوئی
ہتی وہ اس پراتا کال کے ہون سے دور ہوتی ہتی
اِسی طرح سانئکال مین ہون کرنے سے دن بھر
کی جمع ہوئی جو درگندہی اسکا ناش ہوکر رات بھر والیو
نرمل اور شُدھ چلتی ہتی۔ پراچین آریہ لوگ بڑے
ہی گیانی مان تھے۔ اِسمین کنچت بھی سندیہہ نہین ہے
[illegible]
مین ہوم ہوتا تھا اس سے بہرت کھنڈ مین والیو اور
کے کتنے سادھن اُتپن ہوتے تھے۔ اسکا وچار
کرنے سے یہہ چھوٹا ہی سا پرکار ہے ایسا کسی کو
بھی پرتیت نہ ہوگا۔ اب والیو شُدھ رہنے سے
برشٹی کا جل بھی شُدہ رہتا ہے۔ برشٹی سے اور والیو
سے بڑا ہی گھنشٹ سمبندھ رہتا ہے اور سب وَنسپتی
کا جل برشٹی سے اُتپن ہوتا ہے۔

جل سوچھ اور والیو کے بھی سوچھ رہنے سے برکشون
کے پھل پشپ رس یہہ بڑے ہی شُدہ اور پُشٹی
کارک ہوتے ہین۔ اِسلئے شریر کو سکھ ہوکر اُنسے
بل اُتپن ہوتا ہے۔ پراچین آریہ لوگون کے
شوریہ کا ورنن اِس پرسنگ مین کہنے کی کوئی
اوشکتا نہین ہے۔ والیو اور جل کی درگندہی
نشٹ ہوکر انہین شُدہی اور پُشٹی وردھک آدی
گُن بڑھنے سے سب چراچرون کو سکھ ہوتا ہے

(باقی آئندہ)

دسہرہ سے اخلاقی سبق

ہے جنکی آج دہوم زمانے مین چارسو
ہر گھر مین اہل ہند کے جنکی ہے گفتگو
کامون کے جنکے نقش کے ہم نقشے ہو بہو
کہتے ہین اہل قوم کے ہر سال روبرو
وہ چھوڑ راج اودھ کا بن کو پدہاری تھی
لیکن وچن کو اپنے پتا کے نہ ہاری تھی
شاہ اجودھیا کے بڑے سپوت تھے وہ رام
یوراج ہونیکا تھا جنہین مل چکا پیام
مشہور آجتک ہے زمانہ مین اونکا نام
معراج جو ہمارا ہے اونکا تھا وہ مقام
کرکے بنون مین باس بھی جوہر دکھا گئے
غربت مین بھی وہ فاتح لنکا کہا گئے
وشنت تھے کہ تھے جو دوسرے فرزند لکشمن
سیوا مین رام کی تھے جو ہر وقت ہمہ تن
بھائیون کیساتھ جو ہوئے بھائی جلاوطن
سیر چمن کو چھوڑ کے باسی بنون کے بن
اوٹھتا چمک ہے آجتک اخلاق کا فلک
عصمت جب اونکی سال مین دیتی ہے اک جھلک
راجہ جنک کے شاہی محلون کی لاڈلی
ناز و نعم سے دست نزاکت مین تھی پلی
گلشن مین شاہ اودھ کے بڑھکر جو تھی کلی
وہ بھی یہہ کہکے جانب جنگل کو اوڑ چلی
بلبل نہین چمن مین ہین کیا بہار سے
الفت ہے ہمکو اب تو بیابان و خار سے
حرص و ہوا سے لوگ جو آزاد ہو گئے
دل کی مراد پا کے وہ دلشاد ہو گئے
نخوت کا جام پی کے جو بیداد ہو گئے
لنکا پتی بھی ہو کے وہ برباد ہو گئے
ہمکو سبق یہہ آکے دسہرہ پڑھاتا ہے
نیرنگی زمانہ کا فوٹو دکھاتا ہے

[illegible] کھتری کانفرنس [illegible] رونق اور کامیابی کیساتھ منعقد ہوئی

اور جناب دیوان امرناتھ صاحب نے اپنے دور دراز سے آئے ہوئے بھائیون کی خاطر و تواضع مین کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑا۔ بقول اخبار عام دیوان صاحب کے پندرہ ہزار روپیہ اس مہمان نوازی مین صرف ہوئے۔ حسب ذیل تجاویز اس جلسہ مین پاس ہوئین :-

(۱)۔ (الف) کہتری قوم کی بہبودی کے لئے یہہ امر ضروری ہے کہ جہان جہان کہتری قوم کی معقول آبادی ہو وہان وہان کہتری سبھا قایم کیجاوے جو کہتریون کی تعلیمی۔ اخلاقی اور سوشیل حالت کو ترقی دینے کی کوشش کرتی رہے۔

(ب) ہر ایک شہر یا قصبہ مین ایک ایک میمبر مقرر کیا جاوے جو کہ اوسکے گرد و نواح مین مقامی سبھا قایم کرنیکا ذمہ دار ہو اور جہان پر سبھا پہلے

قایم ہین وہ انکی نگران حال رہین اور صدر سبھا کے ساتھ قوم کی تعلیمی۔ اخلاقی اور سوشیل حالت کے متعلق خط وکتابت کرے۔

(ج) سبھاؤن کی قایمی کے لئے ایک پرلیشنگ فنڈ قایم کیا جائے جس سے حسب تجاویز صدر سبھا کارکن اپدیشک مقرر کئے جاوین۔

(۲) جملہ کہتری صاحبان کو مناسب ہے کہ آپسمین اتفاق پیدا کرنے اور اتحاد بڑھانے مین کوشش کرین اور کہتری برادری کی ترقی کو اپنا فرض منصبی سمجھکر تن من۔ دھن سے امداد کرین ہر ایک کہتری کو اپنا بھائی سمجھکر اسکی بہبودی مین کوشان رہین اور حتی الوسع ہر موقع غمی شادی مین ضرور شریک رنج وراحت ہوا کرین۔

(۳) کہتری قوم کی اصلیت اور اسکی شاخ در شاخ ہوجانیکی وجوہات اور اسکی موجودہ مختلف رسم ورسوم کے حالات جمع کئے جاوین۔ ہر مقامی سبھا کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہئے۔

(۴) صدر سبھا کی زیر نگرانی ایک رسالہ جاری کیا جاوے اور مختلف سبھائین اور انکے ممبر اسکو زر وقلم سے مدد دینا اپنا فرض سمجھین اس رسالہ مین محض ایسے مضامین پر بحث ہوگی جنسے کہتری قوم کی بحیثیت مجموعی جسمانی دماغی اخلاقی اور مالی ترقی متصور ہو اور باہمی اتحاد ومیل جول بڑھے۔

(۵) ہر سال مختلف اور موزون مقامات پر ایک سالانہ جلسہ کہتری قوم کا ہونا چاہئے۔

(۶) شادی اور غمی کی فضولیان اور بد رسوم رسومات کو بند کیا جائے۔

(۷) کانفرینس ہذا نہایت زور سے تحریک کرتی ہے کہ بیوگان کے گذارہ اور یتیمون کی امداد کیلئے علیحدہ علیحدہ فنڈ بہت جلد قایم کئے جاوین اور ہر ایک کہتری بھائی سے درخواست کیجاوے کہ وہ حسب توفیق اس کام مین حصہ لے اور کانفرینس ہذا سفارش کرتی ہے کہ ہر موقع از قسم پیدایش فرزندگی وشادی وغیرہ کل برادران ان فنڈون کا خیال رکہین اور جمع کردہ روپیہ مقامی یا صدر سبھا کی تحویل مین رہیگا۔

(۸) کانفرینس ہذا تحریک کرتی ہے کہ شادی صغیرسنی کے نقصانات مدنظر رکھکر کہتری بھائی اپنے لڑکون کی شادی ۱۶ اور لڑکیون کی شادی ۱۲ سال سے پیشتر عمر مین نہ کیا کرین۔

(۹) کانفرینس ہذا حضور بندگان عالی حضرت نظام والا مقام دام حشمتہ وملکہ والئی حیدر آباد دکن کا دلی شکریہ ادا کرتی ہے کہ انہون نے کہتری قوم کے اعلیٰ رکن وصدر سبھا کانفرینس کو سر سبہ راجہ راجگان مہاراجہ کشن پرشاد صاحب ریاست کے پشتینی خیرخواہ ورئیس اور وزیر جنگ کو عہدہ وزارت پر مقرر فرمایا ہے۔

(۱۰) کانفرینس ہذا بڑے زور سے تحریک کرتی ہے کہ تمام مقامی سبھائین اور برادریان بلا وجہہ

ناطہ فسخ و بلا سبب کافی سوکن ڈالنے اور ناجائز (دہرم شاستر کے برو دھ) شادی کے متعلق منع النسہ اد کریں اور کانفرنس ہذا اُمید کرتی ہے کہ تمام ہارسوخ کہتری بھائی اِن امور کی طرف بہت جلد توجہ مبذول فرمائیں۔

(۱۱) کانفرنس ہذا اقرار دیتی ہے کہ سیاپہ کی مذموم رسم کو جہانتک ہو سکے بند کرنا مناسب ہے۔ یا کم از کم اسکے متعلق میعادہ مناسب مقرر ہونی چاہئیے۔ [illegible] مقامی سبھاؤن کو ادہر توجہ کرنی چاہئے۔

(۱۲) کانفرنس ہذا تحریک کرتی ہے کہ کہتری قوم تعلیم صنعت و حرفت کا شوق پیدا کرے غریب طلبا کی خاطر وظائف مقرر کرے اور جو نوجوان غیر ممالک مین بغرض تعلیم جاوین یا جانا چاہین اُنکی امداد و حوصلہ افزائی کیلئے مناسب تجاویز عمل مین لاوے۔

(۱۳) کانفرنس ہذا گورنمنٹ عالیہ اور سرکار حضور مہاراجہ ادہیراج مہاراجہ صاحب بہادر زاد حشمتہ و ملکہ والی جموں و کشمیر کا دلی شکریہ ادا کرتی ہے کہ اُنکے عہد میمنت مہد مین کہتری قوم اجلاس کانفرنس کر کر اپنی قوم کی بہبودی کے متعلق تجاویز سوچنے لگی ہے۔

(۱۴) کانفرنس ہذا دیوان امرناتھ صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ اُنہوں نے ازحد فراخدلی سے اسقدر صرف کثیر اور تکلیف قوم کے فائدہ کیلئے برداشت کی ہے۔

عام خبرین

شادی ہوگان کا قانون گائکواڑ کی ریاست مین پاس ہوگیا۔ پرانے خیالات کے لوگون نے ہرچند شور و واویلا مچایا۔ مگر چونکہ تعلیم یافتہ نوجوان لوگ اِس اصلاح کے کام کو دل سے چاہتے ہین اِسلئے ریاست کو اِس قانون کے جاری کرنے مین زیادہ دقت واقع نہین ہوئی ہے۔

سنہ ۱۹۰۱ء مین کوئی سورج گہن واقع نہین ہوگا اور ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو جو سورج گہن ہوگا وہ صرف جنوبی منطقہ باردہ مین دکھائی دیگا۔ اِسی مہینہ کی ۸ تاریخ کو سنہ ۱۹۰۲ء مین ایک سورج گہن ہوگا جسکا نظارہ قریبًا بحر الکاہل تک ہی محدود رہیگا۔ پھر ۳۰ اگست سنہ ۱۹۰۵ء کو ایک سورج گہن یوروپ مین سپین کے قریب نظر آویگا اور سسلی مین بھی دکھائی دیگا۔ پھر ۲۹ جون سنہ ۱۹۲۷ء تک کوئی سورج گہن برٹش جزائر کے کسی جگہ مین دکھائی نہین دیگا۔

امریکہ کی آرجنٹین ریاست جمہوری مین اسوقت ایک کروڑ مویشی ہین یہ سب گئوون اور ایک سانڈ کی نسل ہین جوکہ سولہوین صدی مین برازیل مین لائے گئے تھے۔

شرمان مہاراجہ سندہیا تعلیم نسوان کے پھیلانے مین جسقدر کوشش کر رہے ہین وہ قابل تعریف ہے۔ چنانچہ آپکی کوشش سے

گوالیار کی ریاست مین بہت سے لڑکیون کے اسکول جاری ہو گئے ہین جو کہ نہایت اچھی حالت مین ہین۔ اب شریمان مہاراجہ صاحب یہہ چاہتے ہین کہ پردہ نشین عورتون کو بھی تعلیم دیجاوے۔

بیگم صاحبہ بھوپال کا برادر کا نواب نصر اللہ خان سرکار کی طور پر جانشین قبول کیا گیا ہے۔

پٹیالہ کے [illegible] کیلئے ایچیسن کالج لاہور مین داخل کئے جاوینگے۔

دیوان ٹیک چند صاحب لدھیانہ سے تبدیل ہوکر قایم مقام ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ مقرر کئے گئے ہین

میجر گف صاحب کی شکست مین دو توپین بوئرون کے ہاتھ پڑ گئی تھین۔ دونون توپین واپس پائی گئی ہین۔

۲۷ کو خبر آئی ہے کہ جرمنی مین صنعت و تجارت و زراعت کی حالت کی خرابی بہت بڑھ گئی ہے اسپر تشویش ہے۔

۲ کو لندن سے خبر آئی ہے کہ شاہ عالم پناہ نے آج جنرل ہالڈیارڈ صاحب کو شرف نیاز عطا فرمایا۔

۴ اکتوبر کو خبر آئی ہے کہ روسی جنرل کرد پاٹکن نے وسط ایشیا مین جدید شاخ ریلوے کا بنیادی پتھر رکھا۔

برہما مین کثرت بارش و طغیانی سے سڑک ریلوے جابجا ٹوٹ گئی ہے مسافرون کو سخت تکلیف ہے۔

سماجک سماچار

آریہ سماجک سالانہ جلسے

پشاور ۲۷ و ۲۸ و ۱ دسمبر۔ مرادآباد ۱۱ و ۱۲ نومبر جگراؤن ۹ نومبر۔ لاہور اخیر نومبر و یکم دسمبر

پھلور ضلع جالندھر مین بھی چند ایک پرشارتھی آریہ بھائیون کے اُدیوگ سے آریہ سماج کھلگیا [illegible] طرف جاوین ریلوے اسٹیشن سے ہی لالہ بھولا رام جی اسسٹنٹ مختار کا مکان پوچھکر پہونچ جاوین۔

ہٹون مین لالہ سائین و تا مل ٹھیکہ دار کے گھر ۲۲ ستمبر کو ہون ہوا حاضرین کو مٹھائی تقسیم کیگئی

آریہ سماج جامپور ضلع ڈیرہ غازیخان اپنے مندر فنڈ کے لئے ایک سو روپیہ اور چاہتا ہے کیسقدر قرضہ ہے اور کسیقدر چھت پر لگانا ہے۔ منتری مہاشے اپیل کرتے ہین کہ اگر ایک سو آریہ سماج ایک ایک روپیہ بھیجدیوین تو انکا بیڑا پار ہو سکتا ہے

سیالکوٹ کے آریہ سماج نے کتاب کاگ بھشنڈ [illegible] کی کل آمدنی پستکالیہ کے لئے ارپن کردی ہے پس جن آریہ بھائیون اور منتریون کے پاس اس کتاب کا روپیہ ہے کرپا کر کے جلد بھیجدیوین۔

بلندشہر آریہ سماج کا انتخاب عہدہ داران واسطے سال سنہ ۱۹۰۱ء و سنہ ۱۹۰۲ء ۱ ستمبر کو حسب ذیل ہوا لالہ گوپال نراین صاحب مختار عدالت پردھان لالہ بیجناتھ صاحب مختار عدالت اپ پردھان بابو نراین داس صاحب پنشنر منتری [illegible]

اُپ منتری ۔ لالہ بھگوتی پرشاد صاحب لیپتنکا وکہش

لالہ بہاری لال صاحب کوشادکہش ۔

بالوپے تولارام سندھ مین آریہ دھرم پرچار کر رہے ہین ۔

موضع سجلانہ (ضلع بلند شہر) کی آریہ سماج نے ایک عورت کو جو چند روز پیشتر مسلمان ہو گئی تھی شدھ کر لیا ۔ کاش کہ ممالک مغربی شمالی کی دیگر آریہ سماجین بھی اسکی پیروی کرتی ہوی وقت ضرورت کے اپنے فرض سے آگاہ رہا کرین ۔

۴ ۔ اکتوبر کو سال آئندہ کے لئے آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے حسب ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے :۔

لالہ منشی رام پریزیڈنٹ ۔ لالہ رامکشن و لالہ خوشی رام وائیس پریزیڈنٹ ۔ لالہ روشن لال بیرسٹر ایٹ لا سیکرٹری ۔ لالہ گیا چند خزانچی ۔ بھگت ریکل داس لیپتنکا وکہش ۔ لالہ رلارام ۔ رئیس ٹھاکردت ۔ لالہ پیٹرا رام ۔ لالہ شودیال ایم اے ۔ ڈاکٹر پرمانند ۔ پنڈت رام بھجدت بی ۔ اے ۔ لالہ نرائن داس بی ۔ اے ۔ لالہ جیون داس لالہ چھجو رام ۔ لالہ مرلیدھر بی ۔ لالہ منہر داس پوری ۔ لالہ کیدار ناتھ ۔ لالہ گنگارام بی ۔ اے ۔ چودھری جیکشن داس ۔ سردار سوچیت سنگھ انترنگ سبھا کے ممبر مقرر ہوئے ۔

ڈگشائی بازار ضلع شملہ مین مہاشے مہر چند جی پرچارک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے پانچ دِنون تک ویدک دہرم کا پرچار کیا جسکا نہایت عمدہ اثر پڑا ۔ پھر مخالف آریہ سماجک فنڈون کے لئے چندہ ہوا جسکے اکٹھا کرنے مین لالہ سنت رام صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ نے بڑی مدد کی ۔

لالہ بسنت لال جی سکرٹری آریہ سماج کیتھل اطلاع دیتے ہین کہ وہان پنڈت منشی لال پرچار کر کے اچھا اثر پیدا کر رہے ہین ۔

ٹانگہ آریہ سماج ... [illegible] ... گورودت نے ۳ دن تک اُپدیش دیا اور پھر کہاریان کو چلے گئے ۔ اسی سماج کے مہاشے کالو رام کے ۲۹ ستمبر کو ہون ہوا یگیہ ہین استری پرش دونون شریک تھے ۔

پریسیڈنٹ آریہ سماج دہاریوال اطلاع دیتے ہین کہ اس جگہہ پنڈت ہرنام سنگھ پرچارک نے استری سیکشا پر بڑا عمدہ وکھیان دیا ۔ جسکا اثر سامعین پر بہت عمدہ پڑا ۔

سکرٹری آریہ سماج ڈیرہ غازیخان نہایت خوشی سے ظاہر کرتے ہین کہ لالہ لکھنداس صاحب ٹھیکہ دار ڈیرہ غازیخان نے اپنے مصارف سے مندر آریہ سماج ڈیرہ غازیخان مین ایک کنوان کھدوا دیا ہے سماج موصوف ٹھیکہ دار صاحب کی نہایت درجہ مشکور ہے ۔

لشکر گوالیار کے آریہ سماج مین لالہ تیلو مل جی اُپ پردھان آریہ سماج جھنگ نے ایک لیکچر دیسی اُپارتنک کی اس طرف ضرورت بتلائی جاتی ہے ۔ لیکچر کا اچھا اثر ہوا ۔

عمدہ اور مفید کتاب سے بڑھکر کوئی دوست نہیں ہے

پیارے ناظرین میرے یہاں آریہ دھرم اخلاق صنعت و حرفت سے متعلق مفید عام کتب کا ایک بڑا ذخیرہ فروخت کیلئے موجود ہے۔ علاوہ بریں سررشتہ تعلیم کی مروجہ کتابیں بھی بکری کیواسطے ہر وقت رہتی ہیں۔ مقامی مصنفین مثل شریمان پنڈت تلسی رام صاحب سوامی کی تصانیف بھی میری معرفت بکفایت مل سکتی ہیں مفصل فہرست حسب الطلب فی الفور روانہ کیجاتی ہے۔ نمونہ کیلئے چند کتب معہ خلاصہ مضمون و قیمت درج کرتا ہوں:-

نام کتاب	خلاصہ مضمون	قیمت	نام کتاب	خلاصہ مضمون	قیمت
سدا سہاگر ہندی	لیگ سیاسیون یعنی ترایات پر لاجواب رسالہ ہے۔	عہ	علاج النساء	مستورات کی بیماریوں کے علاج بطرز ناول۔	[illegible]
بیر کلنک ہندی	نظم و نثر میں جنگ بھارت کا [illegible] ناٹک	[illegible]	عجائب نگار اردو	قابل دید مشہور زبان بھارتوں کے حالات معہ نقشہ جات	۱۲ر
سبھا پرسن ہندی	آریہ سماج کے سبھاسدوں پر دلکش لاونیاں [illegible] بھجن چودھری نول سنگھ۔	۴ر	آئینہ مسمریزم اردو	بالتصویر فن مسمریزم کا پورا استاد مکمل باہمہ وجوہ	[illegible]
دان کرن	مسئلہ خیرات کا تصفیہ شاستروں کے پرمانوں سے	۲ر	دھرم بودھ اردو	مہاتما بودھ کی سوانح عمری اردو و بودھ دھرم کے اصول۔	۸ر
بال اپکاری حصہ اول ہندی	بالکوں اور استریوں کی شکشا کے لیے لاثانی اتم۔	۲ر	سبھا پرچن اردو	مجموعہ سرپنج حصہ آریہ دھرم چودھری نول سنگھ کی لاونیاں اور بھجن	۳ر
جاگتی جوت ہندی	مسمریزم سے متعلق مکمل پستک سرل بھاشا میں	عہ	جواہر الفنون اردو	صنعت و حرفت سے متعلق بیشمار نسخوں کا مجموعہ	۸ر
سیتا چرتر ہندی	ناول کی رنگت میں مہارانی سیتا کا لاثانی کیریکٹر قابل دید ہے	[illegible]	مخزن الادویہ اردو	انگریزی دواؤں اور ان کے مرکبات پر ایک مشہور رسالہ ہے	۸ر
[illegible] ہندی	لوگ شاستر کے اصول کے مطابق ایشور کے بھگتوں کیلئے۔	۲ر	مخزن علاج حیوانی اردو	حیوانات کے امراض پر لاجواب کتاب	۸ر
ظرافت کا لچھہ اردو	ہنسی مذاق سے بھرے ہوئے لطائف تفریح طبع کا بے نظیر نسخہ ہے	۱۲ر	جگت گرو شاستر ارتھ اردو	پورانک مت کھنڈن	۶ر
آئینہ اودھ اردو	تاریخ اودھ ہے۔ وقت فرصت کا عجیب مشغلہ	۶ر	رسالہ فن صنعت اردو	صنعت و حرفت کے چٹکلے اردو بعض امراض کے مجرب نسخے	۸ر
مادھوی کنگن اردو	ایک بنگالی ناول کا ترجمہ ہے قابل دید	عہ	طریق معاش اردو	روپیہ کمانے بچانے اور خرچ کرنے پر لاجواب مشورے	۳ر

المشتہر کیدار ناتھ بکسیلر بازار بزازہ شہر میرٹھ

لوکل

اس مہینہ مین استری سماج کا اُپدیش کئی گھرون مین ہوا۔ صدر مین بابو کیدارناتھ صاحب کی دہرم پتنی نے اپنے پُتری کی سگائی لینے کے موقع پر استری سماج کو بلا کر آریہ دہرم کا اُپدیش کرایا۔ بہت سی استریان جمع ہوگئی تھین۔ خوب بھجن کیرتن ہوا۔ شاید یا کہیان ہوئے۔ بہت اچھا اثر ہوا۔ سب استریان دان کرنے لگین۔

بابو متھرا پرشاد صاحب کی استری نے مبلغ للعہ کنیا پاٹھشالا فنڈ کے لئے دان دئے۔ ایشر دیا تما اُنکو سدا آنند رکہے۔ استری سماج کی طرف سے اتیست دہنیاود دیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر رامچندر نے ۱۳۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ع کو ایک بڑا ہَون یگ کرایا۔ ایک سو روپیہ کی سامگری تھی حسب ذیل دان دیا۔ یہ ہَون یگ پنڈت چندربہان جی نے کرایا:۔ یتیم خانہ بریلی عہ یتیم خانہ فیروزپور عہ آریہ سماج میرٹھ عہ۔ دیانند اینگلو ویدک اسکول میرٹھ ایک اندہا سوداس لعہ۔ پنڈت چندربہان صاحب لعہ۔ آریہ کمار سبھا میرٹھ للعہ۔ پنڈت بارسی دت عہ۔ پنڈت پریاگدت عہ۔ پنڈت گوری دت عہ بھجن منڈلی عہ۔

آریہ سماج صدر مین دسہرہ سنہ [illegible] کا [illegible] کیا گیا۔ اور ہفتہ وار جلسے بھی ہوتے رہے۔ آریہ کمار سبھا کے ہفتہ وار جلسون مین حاضری گو ابھی بہت تھوڑی ہوتی ہے۔ مگر ہَون یگیہ ہر ہفتہ کیا جاتا ہے۔ شریمان بابو گنگشمی بہادر صاحب وکیل میرٹھ کا اتیست دہنیاود کیا جاتا ہے جنہون نے اپنے بیٹھک کے مکان واقع سیدھے بازار متصل چڑہانہ دروازہ پر آریہ کمار سبھا کو اپنے سپتاہک جلسے کرنیکی اجازت بخشی ہے۔

دسہرہ کا ہجوم بڑی رونق کیسا تھ انجام کو پہونچا بارش اس مہینے مین بالکل نہین ہوئی۔ موسم [illegible] ہے۔ گیہون کا نرخ بازار [illegible] چھٹانک فی روپیہ ہے۔

شریمان ڈاکٹر رامچندر صاحب خاص شکریہ کے مستحق ہین جنہون نے آریہ کمار سبھا کو اپنے بڑے سالانہ ہَون کے موقع پر عہ دان دیا۔

گراہکون کی سیوا مین التماس یکطرف

ہمارے معزز خریدارون سے یہ امر پوشیدہ نہین کہ آریہ ہند ہتیشی ضخامت اور اس عمدگی کے لحاظ سے جسکے ساتھ کہ وہ ہر مہینہ تیار کیا جاتا ہے جیسا ماہواری رسالون مین اوّل درجہ کا ہے اسیقدر چندہ بہ نسبت اسکے سستا بھی کیا گیا ہے کہ اشاعت خاطرخواہ ہو۔ ۳ مہینہ تک ہم قریباً نصف قیمت کے برابر پیشگی زرچندہ ادا کرنیوالون کو تحائف بھیجتے رہے۔ اس عرصہ مین بجیت تو در کنار ہم ایک خاصی رقم گرہ سے صرف کر چکے ہین جسکو ہمارے مشفق مہربان

خریدار ہی پورا کر سکتے ہیں۔ ہمارا یہہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ زرچندہ کے علاوہ کچھہ زائد ہمکو عنایت کریں بلکہ ہمارا منشا یہہ ہے کہ اگر وہ سب زرچندہ ارسال فرماویں تو ہمارے پاس ایک معقول رقم جمع ہوجائے اور ہم جنوری سے آریہ بندھو کو بجائے ماہواری کے پندرہ روزہ کردیں۔ اُمید ہے کہ ناظرین یہہ پڑھکر خوش ہونگے کہ ہم پندرہ روزہ آریہ بندھو کی قیمت دُگنی نہیں کرینگے بلکہ فقط ۲ معہ محصولڈاک لینگے جو ... پرانے خریدار جنوری تک ... پندرہ روزہ آریہ بندھو کی قیمت بطور پیشگی معہ ۲ر محصول شحنہ ارسال فرمائینگے اُنکو سیوا مین میرٹھ کی نئی ایجاد طلسمی قلمدان جسکا بالشت بھر لکڑی کا ڈھکنا کھولتے وقت اندر ہی غائب ہوجاتا ہے بطور تحفہ ارسال کیاجائیگا۔ جو نئے اصحاب جنوری سے ہمارے پندرہ روزہ اخبار کو خریدنا چاہینگے اور قیمت سالانہ پیشگی معہ محصول دو آنہ ارسال فرمائینگے اُنکو اس تحفہ کے علاوہ جنوری تک ماہواری رسالہ مفت دیا جائیگا جن صاحبوں نے ابھی تک پچھلا حساب بیباق نہیں کیا اور نیز جنہوں نے ابھی تک سال چہارم کی قیمت ارسال نہیں فرمائی اُنکی سیوا مین آئندہ مہینہ کا رسالہ ویلیو پے ایبل حاضر ہوگا۔ اطلاعاً پیشتر گذارش کردیا ہے کہ وہ واپس نہ کریں اور لینے کیلئے تیار رہیں یا ہمیں مطلع کریں کہ ہم ویلیو پے ایبل بھیجکر نقصان نہ اُٹھائیں۔

المشتہر پی۔ آر۔ ورما ایڈیٹر آریہ بندھو

پی آر ورما کی جنرل ایجنسی شہر میرٹھ

(بڈھانہ دروازہ سے ضرور خرید فرمایئے)

تانبے کے ہون کنڈ ۱۲ر فی سیر۔ گنی کٹائی ہون سامگری ۹ر فی سیر۔ ہملہ سماجک اور علمی کتابین میرٹھ کی مشہور چیزین۔ لوٹیان۔ قینچیان گیندین برش وغیرہ۔ الہ آباد سے بنے ہوئے آئیل بکس ۲ر فی انچہ میرٹھ کی نو ایجاد ایک طلسمی قلمدان جسکا بالشت بھر لکڑی کا ڈھکنا کھولتے وقت اندر ہی غائب ہوجاتا ہے قیمت سادہ کی ۸ر اور منقش کی ۱۲ر۔ جالندھر کے بنے ہوئے ریشمی کمربند ۷ر فی تولہ۔

المشتہر پی۔ آر۔ ورما جنرل مرچنٹ بڈھانہ دروازہ میرٹھ

جیبی گھڑی

آدھی قیمت مین انعام گھڑی کا بکس ۵ برس کی گارنٹی اصلی قیمت ۹ روپیہ ایک چین ایک گلاس ایک کمانی مفت ملینگی یہ گھڑی ابتک ۹ روپیہ مین بکتی تھی لیکن ہم پانچ روپیہ مین دینگے اس کم قیمت کی یہی وجہ ہے کہ سیدھی ولایت سے منگاتے ہیں بیچ کے دکانداروں کا منافع اسپر نہیں رہا۔ گھڑی نہایت خوبصورت مضبوط اور ٹھیک وقت بتانیوالی بغیر علیحدہ چابی کے یعنی چابی اُسکے اندر ہی ہے

جلد چہارم — رجسٹرڈ نمبر الف ۶۸ — نمبر ۵

ओ३म्

विद्यांचाविद्यांच यस्तद्वेदोभयं सह।। अ
विद्यायामृत्युंतीर्त्वा विद्ययामृतमश्नुते।।२।।

جو منشیہ ودّیا اور اودیا کے سروپ کو جانکر جڑ اور چیتن دونوں کو اُنکا سادہک سمجھ کر کے
شریر آدی جڑ اور چیتن [illegible] آتما کو دہرم ارتھ کام اور موکش کی سدّہی کے لئے ساتھ ساتھ
پریوگ کرتے ہیں وہ لوگ دُکھ سے چھوٹکر پرمارتھ کے سکھ کو پراپت ہوتے ہیں۔

आर्यबन्धु

آریہ بندہو

بابت ماہ نومبر ۱۹۰۱ء

قیمت سالانہ پیشگی بلا محصولڈاک ایک روپیہ چار آنہ معہ محصولڈاک

حسب الارشاد جناب ڈاکٹر رامچندر صاحب ورما پروپرائٹر شائع [illegible]۔ (خاکسار پی آر ورما)

صادق المطابع پریس شہر میرٹھ مین چھپا

آریہ بندھو کا دستور العمل

(۱) سلیس اردو زبان کے لباس میں سچے بھرتا اور وچار پورک آتمک ساہتیہ کا اور سماجک اُنتی سمبندھی مضامین اپنے معزز خریداران کی خدمت میں التماس کرنا اس پرچہ کا اودیش ہوگا۔

(۲) جن مضامین سے آریہ پبلک کی مجموعی ترقی کو صدمہ پہونچنے کا احتمال ہوگا اُنسے اس پرچہ کے کالموں کو پاک رکھنے کا خیال ہر وقت رہیگا۔

(۳) ملکی معاملات ارتھات راج سمبندھی وشیوں پر آریہ بندھو میں رائے زنی کرنے کا کسیہ [illegible] حق حاصل نہ ہوگا۔

(۴) یہ پرچہ ہر ماہ کی اخیر تاریخ تک پیارے بندھو وملی دست بوسی کیلئے میرٹھ سے روانہ ہوجایا کریگا۔ جن مہاشیوں کو کسی وجہہ سے آریہ بندھو کی ماہواری ملاقات پسند نہ ہو اُنکی خدمت میں گذارش ہے کہ بلا تکلف مینیجر کو اپنی نارضامندی سے اطلاع بخشیں تین ماہ تک کسی مہاشہ کا پرچہ قبول فرمانا خریداری کی دلیل متصور ہوگا۔

(۵) قیمت سالانہ معہ محصولڈاک ۱؎ اور بلا محصولڈاک ۱؎ مقرر ہے۔ جو مہاشہ قیمت مقررہ بطور پیشگی عنایت فرما دینگے وہ خاص شکریہ کے مستحق ہونگے۔ آریہ گنوں کی معتبری ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ ہم پیشگی قیمت کو آریہ بندھو کی لازمی شرط قرار دیں۔

(۶) آریہ بندھو اپنے عالی دماغ۔ باریک بین دھرم ستیشی۔ خیراندیش اور نیک خیال نامہ نگاروں کی خدمت میں ہمیشہ بلا قیمت پیش ہوا کریگا۔

(۷) مراسلات کو نرپکش اور منصفانہ مطالعہ کے بعد اُپیوگی ارتھات ہر طرح پر مفید سمجھا جانے پر بلا کم و کاست چھاپ دیا جائیگا لیکن جو مراسلات اشاعت کے لائق نہیں سمجھی جاوینگی اُنکا واپس کرنا پرچہ کے ادہکاریوں پر واجب نہ ہوگا۔

(۸) آریہ سماج اور اُسکے معاون انسٹیٹیوشنوں کے اشتہارات اور نیز ایسے نوٹس جنسے ملک یا پبلک کی بہبودی مقصود ہو اِس رسالہ میں بلا اُجرت شائع ہو سکینگے۔ ذاتی فائدہ کے اشتہار و نیز بشرح ذیل اُجرت لیجاویگی۔ ایک سطر پر صرف ایکبار ۲؎ نصف صفحہ پر ۱۲؎ پورے صفحہ پر ۱؎ متواتر اشاعت کے لئے خاص نرخوں کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کے طے ہو سکتا ہے۔

نوٹ:۔ کوئی ایسا اشتہار طبع نہ ہوگا جسمیں ناشائستہ فحش یا خلاف قانون الفاظ ہوں یا جو آریہ سماج کے نیموں کے ورودھ ہو۔

آریہ بندہو

سرمایۂ زندگانی کو رائگان نہ کھوؤ

پاٹھک جنون - آپ اچھی طرح جانتے ہین کہ جب ہم اس سنسار مین آئے تھے تو بالکل خالی ہاتھ آئے تھے - نہ ہمارے پاس کوئی ذریعہ کھانے کا نہ پہننے کا سامان تھا لیکن اس مین شک نہین کہ اُس پرم پتا پرمیشور نے اِس دُنیا مین جو بمنزلہ ایک تجارتی منڈی کے ہے ہمین بے سرمایہ بھی نہین بھیجا - اب آپ تلاش کرینگے کہ وہ کونسا سرمایہ تھا جو اُس پرم دیالو پتا نے ہم پتّرون کو اِس سنسار مین آنے سے پیشتر دیا تھا - پیارے پاٹھکو ذرا غور کرو تو آپکو معلوم ہو جائیگا کہ یہہ سرمایہ وہی ہماری پچھلے جنم جنمانترون کے کرم تھے جو اُس سچی درگاہ مین بطور امانت کے جمع رہتے ہین اور جو کہ جنم لینے کے وقت ہمین بشکل زندگی واپس دئے جاتے ہین - اب یہی زندگی ہمارا سرمایہ ہے اسی کو خرچ کرکے ہم موجودہ زمانہ کے سُکھ یا دُکھ بطور نفع یا نقصان کے کما سکتے ہین اور اِسی سے ہم آئندہ زمانہ کی زندگی کا سرمایہ پیدا کر سکتے ہین یا کھو کر افلاس مین پڑ سکتے ہین - ہمارا ایک ایک فعل اصل مین ایک سودا ہوتا ہے - جس سے نفع یا نقصان ایک لازمی امر خیال کرنا چاہیے - کیونکہ کوئی ایسا فعل نہین ہوتا جسکا ہمین کچھہ نہ کچھہ نتیجہ حاصل نہ ہو - مزید بران اگر کوئی ایسا فعل فرض بھی کیا جائے تو چونکہ وہ ہمین زندگی ایسی بیش بہا چیز کے عوض خریدنا پڑتا ہے اور اسسے حاصل کچھہ نہین ہوتا اِسلئے وہ بھی نقصدہ ہی سمجھنا چاہیے - رہے باقی دونون قسم کے افعال اُنمین سے جسکا نتیجہ بھلائی ہوتا ہے - انمین منفعت کی صورت بھی ہوتی ہے اور آئندہ کی زندگی کیلئے سرمایہ بھی جمع ہوتا ہے - مطلب یہہ ہے نیک کام کرنے سے جو دُنیا مین سُکھ ملتا ہے وہ نفع ہوتا ہے اور اس نیک کام کا ستوگن جو ہماری آتما مین ملجاتا ہے وہ آئندہ کے لئے ہماری پونجی مین جمع ہو جاتا ہے - بُرے کام سے نہ صرف اِس سنسار مین دُکھ ہوتا ہے کنتو جیون ایسا امولیہ وستو بے ارتھ ہاتھ سے چلا جاتا ہے اور آتما نردہن (بے سرمایہ) ہوتا جاتا ہے - ایک راشی رشوت لیکر چور پرائے دہن کو چُرا کر - ایک فریبی آدمی جھوٹ یا مکاری سے کچھہ روپیہ پیسہ کما کر خیال کرتا ہے کہ مین نے خوب ہاتھ رنگ لئے مگر وہ غریب قابل رحم شخص یہہ نہین وچارتا کہ مین نے اِس سودے مین کیا سرمایہ لگایا تھا اور کسقدر حاصل کیا - مجھے کیا فائدہ رہا یا کسقدر نقصان پڑا - اگر وہ شخص ان باتون کو وچار مین لاوے تو واقعی اُسکو آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو جاوے - درحقیقت وہ شخص دُنیا کے تجارتی بازار مین ایک ناتجربہ کار

یہ بیپاری کے مانند ہے جو کہ اشرفیوں کے عیوض اُنکے ہوڈن ملمع کی انگوٹھیاں خریدتا ہے۔ نہیں نہیں اشرفیاں کیا چیز ہیں۔ وہ زندگی ایسی جواہرات کو رائگان کہو رہا ہے اور جہالت کی وجہہ سے اپنے سودے پر پھولا نہیں سماتا۔ حالانکہ نقصان پہ نقصان اُٹھاتا ہوا روزبروز مفلس ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ موت کا پیغام آنے سے پیشتر ساری پونجی صرف کر کے بالکل خالی ہاتھ رہجاتا ہے اور آخرکار ... ہو کر موت کے پنجے میں گرفتار ہوتا ہے۔ ہا کیسی دردشا ہے۔ اِسوقت دھن دولت کچھہ کام نہیں دیتا۔ وہی سمے ہے جبکہ نادان انسان کو معلوم ہوتا ہے کہ اُسکے بُرے کام واقعی گھاٹے کے سودے تھے۔ کاش کہ وہ اپنی زندگی ہی میں مقدس وید کی اِس آواز کو سُنتا اور ریاکاری و دغا سے نفرت کرتا۔

ईशावास्यमिदं सर्वं यत्किञ्च जगत्यां जगत्। तेन त्यक्तेन भुञ्जीथा मा गृधः कस्य स्विद्धनम्॥१॥

ارتھہ پرماتما اِس دُنیا و دیگر دُنیاؤں میں ہر جگہہ سر دویا پک ہے۔ اِسلئے انسان کو واجب ہے کہ اِس فانی دُنیا کا خیال چھوڑکر اُسکو ہر وقت دھیان میں رکھے اور کسی دوسرے کے دھن میں لالچ نہ کرے۔

ہے پرماتمن اشیرباد دو کہ ہم تمام لوگ جو آپ کی پرجا ہیں اپنی زندگی کو اچھے کاموں میں صرف

کر کے اِس نقصان سے بچا کریں۔ اوم شم۔

ایڈیٹوریل نوٹس

جیسے پشچم اوتر دیش کی عام ہندو سوسائٹی میں نسبتاً پنجاب یا دیگر صوبجات کے اہل ہنود سے زیادہ چھوت چھات پائی جاتی ہے اسی طرح یہاں کے آریہ مہاشے ... اِس تنگ خیال سے ... حاصل کرنے میں ... یہاں نئے برادری اور ... میں کبھی قنوجیے یا کان لو جات پات کے بندھن میں ایسے جکڑے ہوئے ہیں کہ اُنکا خلاصی پانا ہی ایک امر محال نظر آتا ہے اور چونکہ زیادہ تر یہی لوگ اِس دیش کی آریہ پرتی ندہی سبھا کے اُپدیشک ہیں اسلئے جہاں جہاں آریہ سماج کا اُپدیش پہونچتا ہے ساتھ ساتھ وہاں جات پات کے بندھنوں کا جھگڑا بھی ضرور جاتا ہے پہلے تو معاملہ خفیف سا نظر آتا تھا مگر اب زیادہ سنجیدہ شکل اختیار کرتا جاتا ہے۔ کیونکہ اُپدیشک پنڈتوں نے کھلم کھلا اِس بات کی تائید کرنی شروع کر دی ہے کہ ورن بیوستھا کا انحصار محض گن کرم سبھاؤ پر نہیں ہے اور شودروں کو وید کے پڑھنے کا ادھکار نہیں وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ ہمدھرم سنتاہرم پرچارک کو ایسی مراسلات موصول ہو چکی ہیں جنکو صحیح مانکر وہ کہہ سکتا ہے کہ پنڈت نند کشور آریہ پرتی ندہی کے اُپدیشک رہنے کے قابل نہیں ہیں۔ خیر کچھہ ہی ہو اِسمیں شک نہیں کہ آریہ سماج کے لباس میں

اسکے اپنے ہی مخالف موجود ہین جنسے مخلصی حاصل کرنے کے لئے آریہ سماجون کو ضرور پریشرم کرنا چاہئے۔

آتم پرساد

اوم

उशन ह वै वाजश्रव[illegible]: सर्ववेद संददौ तस्यह नचिकेता नाम [illegible] आस ॥१॥

(ترجمہ) [illegible] سنسار کی سب ویادھیون سے چھوٹنے کی اچھیا [illegible] واج شروس [illegible] نے اپنے سرب دہن آدی پدارتھ کو دان کردیا۔ ارتھات سرب میدہ یگ کرکے اپنے سب دہن دولت آدی پدارتھون کو دان کردیا۔ اُس رشی کے نچکیتا نام کا ایک پُتر تھا۔

(تشریح) ناظرین جب سے آریہ بندھو جاری کیا گیا ہے تب ہی سے ہم آتم پرساد کے نام سے اُپنشدون کا ترجمہ درج اخبار کررہے ہین۔ اُپنشدون کا ترجمہ تو پورا ہوچکا ہے آج سے تیسرے اُپنشد کا ترجمہ شروع کرتے ہین اسکا نام کٹھ اُپنشد ہے جس طرح کہین اُپنشد مین گرو اور شش کا سمباد بطور استعارہ کے لکھا گیا ہے اُسی طرح اس کٹھ اُپنشد مین بھی نچکیتا اور یم کا سمباد ہے۔ یم نے نچکیتا کو برہم ودیا کا اُپدیش کیا ہے۔ سب اُپنشدون مین برہم ودیا ہی بھری ہے۔ کوئی اُپنشد کسی پیرایہ مین لکھا گیا ہے اور کوئی کسی مین۔ مگر سوائے ایک دو کے سب کے سب النکار یعنی استعارہ کے طور پر بیان کئے گئے ہین۔ واقعی اُپنشد بہت پراچین اور مستند کتابین ہین۔ اُنہین کا نام ویدانت شاستر ہے۔ ہر زمانہ کے عالمون نے اُنکی بہت بڑی عزت کی ہے مسلمانون کے زمانہ مین بھی اُپنشدون کے ترجمے ہوئے۔ آجکل یورپ کے ملکون مین بھی اُنکو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور اُنکی تعلیم پھیلتی جاتی ہے۔ درحقیقت اُپنشد اسی قابل ہین۔ اُنمین برہم گیان کوٹ کوٹ کر بھرا ہے۔ اُنمین اسرار نہانی کو ظاہر [illegible] ہے۔ آتما کو شانتی دینے والے یہی ہین۔ انسان کو اُنکا مطالعہ کرنا اور اُنپر عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔ اِسی خیال کو پیش نظر رکھکر ہمنے اُنکا ترجمہ عام فہم اُردو مین دینا شروع کیا ہے۔ اِس نمبر مین تیسرے اُپنشد کا ترجمہ شروع کرتے ہین۔

اوپر کے منتر کا مطلب یہہ ہے کہ واج شروس نامی ایک رشی تھا۔ اُسنے سنسار کے دُکھون سے چھوٹنے کی خواہش کرکے اُسکے پاس جو کچھ دہن دولت مال و زر گو بھینس وغیرہ حشمت تھی بذریعہ سرب میدہ یگ کے سب کچھ دان کردیا۔ اپنے پاس کچھ بھی باقی نہین رکھا۔ اِس رشی کا ایک پُتر تھا جسکا نام نچکیتا تھا۔ یہہ اُس اُپنشد کا استعارہ ہے یہین سے اِسکا قصہ شروع ہوتا ہے۔ (باقی آیندہ)

شکشائین

येषां न विद्या न तपो न दानम् ज्ञानं न शीलं न गुणो न धर्म्मः ॥ ते मर्त्यलोके भुवि भारभूता मनुष्यरूपेण मृगाश्चरन्ति ॥१॥

(ارتھ) جنکو ودیا۔ تپ۔ دان۔ گیان۔ شیل گُن اور دہرم نہین وہ مرت لوک مین پرتھوی پر بھاری ہین۔ ساکشات پشو ہین منش کے روپ مین بچرتے ہین۔

نوٹ۔ اوپر کے اشلوک مین یہہ بیان کیا گیا ہے کہ جو انسان علم نہین رکھتا یا ریاضت نہین کرتا یا خیرات نہین کرتا یا جو عقل نہین رکھتا جسمین کریم نہین اور نہ کوئی نیک کام کرتا ہے یعنی جس آدمی مین اوپر کی ایک صفت بھی نہین وہ اگرچہ صورت مین انسان ہے مگر سیرت مین حیوان کے درجہ سے زیادہ نہین ایسا انسان دہرتی پر بوجھ ہی ہے۔ آدمیون کی شکل مین زمین پر حیوانون کی طرح پھرتا ہے۔ درحقیقت جس آدمی مین نہ علم ہے نہ وہ کچھ الشبر کا بھجن کرتا ہے نہ خیرات کرنیکی عادت ہے۔ نہ کوئی ہنر رکھتا ہے نہ دہرم یعنی نیک کام کرتا ہے وہ کسی طرح انسان کہلانے کا مستحق نہین ہے۔ ایسے انسانکی زندگی دنیا کے لئے وبال ہے۔ ایسے آدمی سے مخلوق کو ہمیشہ نقصان ہی پہونچتا ہے جس ملک جس قوم مین ایسے آدمی زیادہ ہوتے ہین وہ ملک وہ قوم بہت جلدی رساتل کو پہونچ جاتا ہے۔

वरं पर्वत दुर्गेषु भ्रान्तं वनचरैः सह
न मूर्खजन सम्पर्कः सुरेन्द्र भवनेष्वपि

(ارتھ) پربت اور بن مین بن چرون کیساتھ بھرمن کرنا اچھا ہے تو مورکھ جن کا سنگ اندر بہون مین بھی برا ہے۔

نوٹ۔ مطلب اشلوک مذکورہ بالا کا یہہ ہے کہ حیوانون کے ساتھ جنگل بیابان مین بسر کرنا اچھا ہے لیکن جاہلون کی صحبت راج محلون مین بھی اچھی نہین۔ کیونکہ جاہلون سے ہمیشہ نقصان ہی پہونچتا ہے۔ اسلئے جاہلون کی صحبت سے سدا پرہیز رکھنا چاہئے۔ حیوانون سے تو کچھ فائدہ بھی اٹھا سکتے ہین اُنسے انسان کے بہت سے کام نکلتے ہین۔ لیکن مورکھ سے سوائے تکلیف اور نقصان کے کسی طرح کوئی فائدہ نہین پہونچ سکتا۔

شاریرک اور ساماجک اُنتی

گربھ (جنین)

انسان کی شروعات گربھ یعنی جنین یا حمل سے ہوتی ہے۔ آتما (روح) کرمون کے بندھن مین پھنسا ہوا قانون قدرت کے احکامات کی پیروی سے گربھ مین جکڑا جاتا ہے۔ چونکہ انسان کا وجود یہین سے شروع ہوتا ہے اور ہستی مین آنیکا موقع بھی گربھ ہی ہے اسلئے شاریرک رکھشا اور شاریرک اُنتی بھی گربھ سے ہی شروع ہوتی ہے اگر عقلمند آدمی جنین کی اصلیت اور حالات سے واقفیت پیدا کرکے شروع سے ہی اُسکی رکھشا اور صحت کا خیال رکھکر حکیم کی ہدایت کے موافق عمل کیا کرے تو گربھ خوب ہوشت پشٹ اور عمدہ حالت مین رہے

اور جو جو امراض حاملہ کو ہوجاتے ہیں ان وہ بھی ہونے نہ پادین۔ بالک بڑی تندرستی کی حالت مین پیدا ہو حاملہ کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے پاوے۔ آجکل ناواقیفت کی وجہ سے ہزاروں بالک گربھ مین ہی مرجاتے ہین یا ردگی ہوجاتے ہین۔ گربھ ہی گر پڑتے ہین حمل کا نہ ٹھہرنا بھی ناواقیفت اور لاعلمی کا ہی سبب ہے۔ چونکہ یہ مضمون نہایت اہم مفید [illegible] ہے۔ اسلئے ہمنے اپنے ناظرین کی واقفیت کے لئے اسکو شروع کیا ہے اگر ہمارے بھائی اسکی موافق عملدرآمد کرینگے تو بڑا بھاری فائدہ اٹھائینگے۔ اس ہیڈنگ مین جیسے ہی لا بجد ایک اور عمل کرنیکی لائق مضامین درج ہونگے چنانچہ سب سے پہلے گربھاشیہ یعنی (رحم) کے حالات بتلائے جائینگے۔ کیونکہ حمل کا سب سے زیادہ تعلق رحم سے ہی ہے حمل کس طرح قرار پاتا ہے بیندہ ویرج (منی) اور رج (عورت کی منی) کی پہچان یعنی حمل قرار پانے کے لائق کیسے ویرج اور رج ہونا چاہئے۔ کیسے ویرج اور رج سے حمل نہین ٹھیرتا۔ بگڑے ہوئے ویرج اور رج کا علاج حیض یعنی ایام ماہواری کے مختصر حالات حمل ٹھیرنیکا وقت اور ہو تو حیض کے امراض اور انکا علاج۔ حاملہ کے امراض اور علاج۔ توام بچون کے پیدا ہونیکا سبب مخنث کا سبب جن عورتون سے حمل نہین ٹھیرتا اسکا علاج وغیرہ وغیرہ۔ ایسے ایسے دلچسپ مضامین ہونگے کہ جنسے ہمارے ناظرین بہت ہی فائدہ

اٹھا سکتے ہین بشرطیکہ اسکی موافق عمل کرین۔

مفید اور کارآمد باتین

(روغن کے لئے ہاتھی دانت کی سیاہی)

روغنون کے لئے جو سیاہی ہاتھی دانت کے برادہ سے تیار کیجاتی ہے وہ بہت عمدہ کی اور اول درجہ کی ہوتی ہے اور جہان پر نہایت عمدہ روغن اور وارنش کی ضرورت ہوتی ہے وہان پر اسکا استعمال کیا جاتا ہے۔ اسکے بنانیکی ترکیب حسب ذیل ہے:۔ ہاتھی دانت کے برادہ کو (جو دانت کی اشیا دستے خرادنے کے بعد بچ جاتا ہے) اسکو ایک مٹی کی ہنڈیا مین بھر کر اسکا منہ چپنی سے بند کرکے گل حکمت کردینا چاہئے منہ کو خوب بند کردینا مناسب ہے تاکہ دھوان نہ نکلنے پاوے۔ اب ایک گڈھا کھودکر اسکی تلی مین اپلے رکھو۔ اب وہ ہنڈیا رکھدو۔ ہنڈیا کے چارون طرف اور اوپر اپلے لگادو۔ ہنڈیا چارون طرف اپلون [illegible] کہہ جانی چاہئے اب اسمین آنچ دیدو اور اپلون کو جلنے دو جب سب اپلے جلکر راکھ ہوجادین اور راکھ بھی سرد ہوجاوے تب ہنڈیا کو نکالکر راکھ مٹی وغیرہ کو علیحدہ کردو اور اسکا منہ کھولکر اندر سے جلا ہوا برادہ نکال لو۔ نہایت ہی سیاہ رنگ کا سفوف ملیگا۔ اب اسکو دو تین دفعہ گرم پانی سے دھو ڈالو تاکہ اسکا میل نکلجاوے اور دھوپ مین

خشک کر کے بہت ہی باریک سفوف کر لینا چاہئے
یہہ سفوف بہت تیز خوبصورت مخملی رنگ کی سیاہی
لئے ہوئے ہوتا ہے۔ اِسکو روغنون مین ملا کر
روغن اور وارنشون مین ملا کر وارنش کرتے ہین
جیساکہ ولایت سے وارنش کا چرم آتا ہے۔

بقیہ ایڈیٹوریل نوٹس

پنجاب سے بخشی گوکل چند جی کے دیہانت
کی افسوسناک خبر موصول ہوئی ہے۔ آپ برادیہ۔
دہرم کے سچے پریمی اور دیانند اینگلو ویدک کالج کر
دلی ہمدرد تھے۔ عموماً پنجاب کی تمام آریہ سماجین
آپکے دہرم بھاؤ کو اچھی طرح محسوس کرتی تھین۔
سناتن ویدک دہرم پر آپکا وشواس اِسقدر
درڑھ تھا کہ باوجود بہت سی دھمکیون اور آئندہ
کی ترقی کے نظارون کے آپکے مستحکم ارادہ نے ذرا
لغزش نہین کھائی اور وہ ہمیشہ اپنے دہرم پر قایم
رہے۔ آپکا اصلی وطن بھیرہ تھا اور بصیغہ ملازمت
اپنی عمر کا بہت سا حصہ ایبٹ آباد مین صرف کیا۔
اب کچھہ مدت سے لاہور مین رہتے تھے اور یہین
یکم نومبر کو پران تیاگے۔ جہان جہان آپکا قیام
رہا ہمیشہ آریہ سماج کو تن من دھن کے ساتھہ
سہایتا دیتے رہے۔ آخر مین ہم نہایت افسوس
کرتے ہوئے پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہین کہ
وہ اُن کے پسماندون کو شانتی دین۔ اوشم۔

جگن ناتھہ جی کا کوپ

جگن ناتھہ پوری مین از ہندوؤن کا ایک مشہور
تیرتھہ ہے گذشتہ دنون رتھہ جاترا پر بڑا بھاری اژدہام تھا
بھیڑ اِسقدر زیادہ تھی کہ پولیس کے پہرہ دار جو مندر
کے دروازہ پر تعینات تھے وہ بھی عاجز آگئے اور
اس دھکم دھکا مین تین چار جانین بھی تلف ہوئین
اُنمین سے ایک تو وہان کے ہی ... کا
... لڑکا تھا۔ جسکی نسبت کہا جاتا ہے کہ بڑا بھاری
پہلوان تھا۔ حکام بالا تحقیقات کر رہے ہین کہ پولیس
والون سے کیون ایسی غفلت ظہور مین آئی۔ مگر
پورانک ہندو اور وہان کے راجہ صاحب اِس کو
جگن ناتھہ جی دیوتا کا کوپ بتاتے ہین ہماری سمجھ
مین نہین آتا کہ دیوتا جی ساری دنیا کو چھوڑ کر
اپنے ہی پجاریون پر آئے دن کیون ہاتھہ صاف
کرتے رہتے ہین اور اگر انکا یہی وطیرہ رہا تو پھر
ہندو دہرم کی خیر نہین۔ مگر ہمین مکتب است
این مُلّا۔ کار طفلان تمام خواہد شد۔

مراسلات و متفرقات

گروجی کا اُپدیش ودیارتھیونکو

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ بندہو
ماہ گذشتہ کا صفحہ ۱۱۲)

دسیان سنگھہ چندر کلا سے۔ پترون کو

ودیا آدین کے نسبت گرو آلہ مین [illegible] بھیجیا پڑتو ا
گیانا اور چیلا کو ودیا اور گرہست [illegible] آدی مین
بیون اور چتور بنانا ہمارا مکھیہ [illegible] اور کرتبیہ ہے
چندر کلا - ہے پران ناتھ [illegible] دیکھو - آپنے پترون
کی شکشا کے لئے اس واسطے [illegible] کو پریرنا کرا و تیجت
کیا - آ پکی آگیا کو جو کہ سربدا [illegible] ہتکاری اور مانیہ ہے
اسکو ہم ہرش کے ساتھ [illegible] پالن کرکنیاؤن کو لوگیہ
بنانیکی چنتا [illegible] اور وقت رہونگی -
وہیان سنگھ - سنتان کو شبھ آچرن ودوان
بلوان اور دہنوان بنانا ماتا پتا ہونا ہے ورنہ
بیحد نیچی کا واکیہ ہے -

माता वैरी पिता शत्रू येन बालो न पाठिता ॥ न शोभते सभामध्ये हंसमध्ये बको यथा ॥

دوہا

مات پتا بیری ہے جے نہ پڑہاسئے بال
ہنس سماج گئے بگہو یک کے کون حوال

چندر کلا گیانا اور چیلا سے - تمہارے
پتا جی کی آگیا ہے کہ تم ودیا ابہیاس کرو اور کل پڑنہ
سمے سے لبنٹ کی شکشا شالا مین ودیا آدین کے
نمت جایا کرو - کیونکہ وہ بہت سے سکھاتی ہین
دہیان سنگھ اور چندر کلا نے اس واکیہ کا
پُنیت وچار نہ کیا کہ گرو و شاستر کارون نے کس
پرکار کا بتلایا ہے اور بھارت باسی ہی ببھو شیل
سکے گرو دکشنا -

सर्व्वशास्त्रपरोदक्षः सर्व्वशास्त्रार्थवित्सदा । सुवचः सुन्दरः स्वंगः कुलीनः शुभदर्शनः ॥ जितेन्द्रियः सत्यवादी ब्राह्मणः शान्तमानसः ॥ पितृमातृहिते युक्तः सर्व्व कर्म्मपरायणः ॥ आश्रमी देशवासी च गुरुरेवं विधीयते ॥

ارتھ - سرب شاستر درشی چتور شاستروں کے گیاتا یسو بھاشی سُندر روپ وان - اکھنڈت انگ
کولین - جنکے درشن سے کلیان ہو - جتیندریہ
ستیہ وکتا - براہمن - شانت چت - ماتا پتا کی
طرح ہت کرنیوالے - سرب کرتبیہ الوشٹہان شیل
آشرمی ارتھات برہمچاری - گرہست - بان پرستھ
سنیاسی اور بھارت بھومی کے ہون اُنکو گرو
کرنا چاہئے -

एतद्देशप्रसूतस्य सकाशादग्रजन्मनः । स्वं स्वं चरित्रं शिक्षेरन् पृथिव्यां सर्व्वमानवाः ॥

ارتھ - اِس دیش یعنی بھارت ورش مین اُتپن
ہوئے - ہُدہ والون سے بھومنڈل کے منوشیون
نے اپنے اپنے چرتر ارتھات ودیا آدی آچار سیکھے
یہ بھی یہی شاستر واکیہ ہے -

विषादप्यमृतं ग्राह्यममेध्यादपि काञ्चनम् ॥ नीचादप्युत्तमां विद्यां स्त्रीरत्नं दुष्कुलादपि ॥

ارتھ - دوہا

اے یہ لیجئے وشنون سو اشوچی ہو بیتے سون
نیچون تے وِدیا بھی دُشٹ کو اہن تی لون

دیگر

اوتم ودیا لیجئے یدپی نیچ پے ہوئے
پرے اپاون ٹھور مین کنچن تجے نہ کوئے

پرنچہ یہ دوہا کیہ ان وِدیارتھیون کے لئے ہین
جنہون نے پرتھم سود ہرم شکشا گرہن کی ہو۔
آریہ دہرم کی پوتر تانے اُنکے انتہ کرن کو پوتر
کردیا ہو۔ کیونکہ کالے کمبل پر رنگ نہین چڑہتا۔
ہری رتا کو جدہر چاہو موڑ لو۔

دوہا

انگ ودیش لاگے نہین جو گرپورا ہوئے
بازیگر کا چھوکرا ہے سانپ سنگ سوئے

اس کتھن سے یہ ابھپرائے نہین ہے کہ ودیشی
ودوان اتھوا ودیش سے سرٹیفیکیٹ اور ابھیدا لیکر
وِدیا نہ گرہن کیجاوے۔ پرنچہ یہ سدھانت ہے کہ
پرتھم ماتری بھاشا سنسکرت کی بھلی پرکار تنون
کو سودہرمی ودوانون دوارا پراپت کر شریر کو
شوبھت کرو۔ تدپشچات آپکے چیت کو کانچ کی
دستو بیدی موہت کر لیوین (یکھ آسمبھو ہے)
تو اُسکے سنگ کرنیکو بھی کوئی نہین روکتا ہے۔
سنسکرت کے ایک سوتر مین جو دھونی ہو
وہ دوسرون کی پُستکون مین کٹھنتا سے نکلیگی۔
اگیانا۔ ماتاجی مین پرتی آرن چیلا سہت شالا
مین پڑھونگی۔ ہمکو پستک اسے ... لے دینا۔

چندر کلا۔ پتری تمکو پستک اور پٹی کل منگا دونگی
اور تو نہین لیجانا ... دون گی۔
دونون کنیا ... مین پڑہنے لگین اور استانی
جی اگیانا چیلا کو ادکیہ ... طرح پڑہانے لگین۔
اگیانا اور چیلا پریکشا مین اُتیرن ہوئین اور روپیہ
پستک پوستک پارتوشک پراپت کیا۔
کنیا ماتا سے ہنسکر۔ ماتاجی آج صاحب نے
ہماری پریکشا لی اور یہ اور ... سوچرتر
پستک پارتوشک دیا دو روپیہ ماسک ہمارا نیت
کردیا اور کہا کہ جو عیسوی دہرم کے بھجن کنٹھاگر سناوے
اُسکو اچھا انعام ملیگا۔
چندر کلا۔ پتری تم چتور ہو۔ بھجن خوب یاد کرو
اور استانی جی کی اگیا سدیو مانتی رہو۔
اگیانا۔ ماتاجی بہت اچھا بھجن یاد کرونگی اور استانی
جی کل کو اپدیش کرینگی جو لڑکی بھجن گاویگی انکو
کتاب اور قلم دینگی مین بھی جاؤنگی۔
چندر کلا۔ اوشیہ جانا۔ وہان کوئی ہانی نہین
ہے۔ لابھ ہی لابھ ہے۔

استانی کا اپدیش ربی وار کو

اُوسیا کال۔ ہے کنیاؤ ہندو دہرم کیسا نردئی
استری گھاتک پاشنڈی ہے استری سماج کیلئے
انہین ایسی کٹھنائی ہین جسکو کہتے ہمارا ہردا بدیرن
ہوتا ہے۔ اِس مہا کشٹ کو دیکھکر ہم سرواتھا ہی
اُنتی کی چنتا مین لگی رہتی ہین۔ ہندوون کے

دہرم پُستک منو مین یہ لکھا ہے

बाल्यया वा युवत्या वा वृद्धया वापि योषिता । न स्वातन्त्र्येण कर्तव्यं किंचित्कार्यं गृहेष्वपि ॥१॥ बाल्ये पितुर्वशे तिष्ठेत पाणिग्राहस्य यौवने । पुत्राणां भर्तरि प्रेते न भजेत्स्त्री स्वतन्त्रताम् ॥२॥

ارتھ - بالکپن مین ترون اوستھا مین آہت [illegible]
استری کو گھر مین [illegible]
بالکپن مین پتا کے ترون اوستھا مین پتی کے مرنے
پر پُترون کے جو پُتر نہ ہووے تو اُسکے سپنڈ لوگون
کے - (جو کہ سات پُشت کے اندر ہو) جو اُنہین
بھی کوئی نہ ہووے تو پتا کے پکش کے اور جو دونون
پکش نہ ہوویں تو راجہ تھا جاتی کے آدہین رہے -
استری سوتنتر نہ ہووے - ہے لڑکیو تم وچار
تو کرو کہ یہہ کیسا پکشپات ہے بھرا اینار کا واکیہ
ہے - ہندو پُورش آپ سوتنتر بنگئے اور استریون
کو بندی (قیدی) بنایا - دیکھو وہ آپ تو
سواچھار رہتے ہین - گرہست کے ادہکاری جو چاہین
وہ کرین اور استریون کو پشو سمان بندھن مین
رکھتے ہین - ہندو ابلا نہ سوتنتر دیش بھرمن
کر سکتی ہین - نہ سب مِل جُلکر اپنی اُنتی کے اُپاے
سوچ سکتی ہین - نانا پرکار کی سرشتی اور اُدبھت
کھیلون کے اولوکن سے بانجھت ہین اور دنیبر
کرمی تلیہ اُنکا آدانت ہے - نہ راجیہ پر بندہ ہین

کچھ ادہکار ہے - نہ پتی اپنے سمان ڈھونڈھ کر
بواہ کرنیکا اختیار ہے - ہے کنیاؤ ہم تمہارے
کشٹ نیوارن کو اور تمکو اس کشٹ ساگر سے
سے چھُٹکارا دینیکو اُپاے کرتی ہین - نِسدن تمہاری
بھلائی کا دھیان کرتی رہتی ہین - دیکھو ہمارا
کیسا اُتم دہرم ہے - ہمکو سب طرح کا اختیار ہے
استری پُرش کا مان مریادا برابر ہے - ہم لوگ
دُنیا کے کسی کام کو بنا سمتی کے نہین کرتے -
[illegible] ہماری آگیا بدون کوئی کام نہین
کرتا - گرہست پربندھ ہم کرتے ہین دیش آٹن
کرنا خرچ پربندھ مین سمتی دینا [illegible] آدی پر ہار اور
انیک ودیا ہم پُرشون کی سمان پراپت کرتی ہین
آلبودہ بالیکا جنکو دہرم کی مہما گیان بھی
گیات نہین ہین دہرم نند اُسنتی ہین اور اُنکے
چت کو کلیش پراپت ہوتا ہے سو دہرم سے اشردھا
اور ادہرم سے پریم ہوتا ہے -

چوپائی

بر و دہل باس نرک کر تاتا
دُشٹ سنگ جنی دیو بدہاتا
سُنت بات مرد وانت گھٹوا
دیتی منہو مدہو ماہور گھورا

यादृशैः सन्निविशते यादृशाश्चोपसेवते यादृगिच्छेच्च भवितुं तादृग्भवति पूरुषः ॥

ارتھ - منو شیہ جیسی سنگتی جیسی سیوا جیسی

اچھا لگتا ہے ویسا ہی ہوتا ہے۔

यदिसन्तं सेवति यद्यसन्तं तपस्विनं
यदिवास्तेनमेव ।। वासोयथा रङ्
वशंप्रयाति तथा सतेषां वशमभ्यु
पैति ।।

ارتھ۔ جو سنت یا دشٹ یا تپسوی یا چور کو سیتا ہے اسی کے بس ہو جاتا ہے۔ کیونکہ کپڑے کو جیسا رنگو ویسا ہی رنگ چڑھتا ہے۔

उत्तमानेव सेवेत प्राप्ते काले तु मध्य
मानाधमांस्तु न सेवेत य इच्छेद
भूतिमात्मनः ।।

ارتھ۔ اپنی بھلائی چاہنے والا ہارک منوشیوں کی سیوا کرے۔ آپتی مین مدّھموں کی پرنتو ادھموں کی سیوا کبھی نہ کرے۔

دوہا

سنگتی کیجے سادھو کی ہرے اور کی بیادہی
اوچھی سنگتی نیچ کی آٹھوں پہر اپادہی
گرہ بیٹھے جل لون پٹ پائی کو لوک سوکو
جیہی کو وستو سو دستو جگ کہین سوا کشن لوگ

(باقی آئندہ)

امراض کے اسباب اور مروجہ معالجہ پر ایک نظر

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ بندہو جلد چہارم نمبر ۴ کا صفحہ ۱۱۹)

برہمچرج پالن سے نہ صرف جسمانی طاقت ہی سنبھلی رہتی ہے بلکہ انسان کو روحانی زور حاصل ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے طبیعت کا انتشار دل کی افسردگی اور پریشانی برہمچاری کیلئے محالات سے ہین۔ ارادہ بالکل مضبوط نیت بالکل صاف اور خیالات محکوم ہو جاتے ہین ایسا ہی زور آور آدمی بیمار ہو جانے پر بھی دل کی طاقت کو فراہم کر کے قبل [illegible] حاصل کرتا ہوا تھین تندرست ہو جاؤن جسمانی تکلیف سے آزاد ہو سکتا ہے۔ اسکی آنکھون سے انگلیون سے اور سینہ سے ہر وقت مقناطیس حیوانی کی ایک چیز نہ در وہار انکلکر اسکے ہمجولیون پر جان بخش اور سفرح اثر ڈالتی رہتی ہے۔ ممکن نہین کہ چھیم کی خشک ہوا سے اسکے بدن پر دکھاین ظاہر ہو۔ برف کی ٹھنڈک اسکے دوران خون کو روکنے سے مجبور رہتی ہے۔ دہوپ کی تیزی اسکی آنکھونکو چوندہیا نہین سکتی۔ چہرہ پر ہر وقت جلال۔ آنکھون مین قدرتی چمک اور تمام بدن پر نیچرل آب و تاب نہ سمنات کی ضرورت۔ نہ مرغنات کی احتیاج نہ نرم بچھولون کی ضرورت نہین کہ بدن گداز ہو جائے نہ مالشون کی حاجت نہین کہ جلد ملایم رہے تمام عناصر اس بات مین مصروف ہین کہ بدن کو گھیا ان جوہر بدن چیلنج دے رہا ہے کہ جب تک مین موجود ہون کیا ہو تو بھی جس شخص نے برہمچرج کو توڑا ہے اسنے گویا بیماریون کا قُفل توڑ لیا ہے۔ ذرا

ٹھنڈی ہوا چلی نہ کام اور کھالنے کے ہٹنے چڑ گئے
ایک لقمہ معمول سے زائد حلق تک لگ گیا تو ماری
بدہضمی اور ہرا قر کے دن بھر آرام نہیں ملا کسی
دو چار سیر کی چیز کو پرے سرکا دیا تو پہونچے یا
کلائی کو درد بیٹھے۔ کچھ دیر لگا پڑھی کر لی پڑھی
تو آنکھون کے آگے جھنگے آپ نے لگے۔ نہ بالون پر
چمک۔ نہ گالون پر رونق۔ بدن پر اسقدر جھنگی
جیسے کوئی [illegible] نکلکر آیا ہو۔ ہاتھ پاؤن
اسقدر لاغر جیسے پے در پے قحط سالی جھیلی ہو
کسی کام کو ہاتھ بھی لگایا تو جھٹ ماندی ہو گئے
اور ماندے ہوئے تو بس اٹھنا قیامت کا
سامنا ہو گیا۔ تو وجہ کیا۔ بدن کے اندر وہ
سہارا موجود نہیں۔ وہ مایہ زندگی نہیں!۔
جو ہر وقت دل اور دماغ کو تر و تازہ رکھتا ہے
جسکے جذب ہوتے رہنے سے تمام بدن پر رونق
آتی ہے اور جس سے ہر ایک عضو امراض کو دور کرنے
کے لیئے کافی طور پر قوی اور زور آور ہو جاتا ہے۔

(باقی دارد)

معززہ ہمعصر بھارت پرتاپ

معقول پسند ہمعصر بھارت پرتاپ پہلے تو معقولیت
کے ساتھ بحث کرتا ہوا پرانے زمانہ کے ججمانون
اور پروہتون کا اپنے پرچہ ماہ ستمبر ۱۹۰۱ء مین
زیر عنوان "ججمان و پروہت" یون رقمطراز ہوتا
ہے کہ پروہت کو دھرم شاستر اور روحانی
معلومات اور دنیوی کاروبار مین ہوشیار ہونا
چاہیئے۔ شاستری کرم کانڈ اور روحانی علم مین
پروہت کو ماہر ہونا چاہیئے۔ شاستری کرم کانڈ
اور روحانی علم مین پروہت کو ماہر ہونا چاہیئے۔
کیونکہ بغیر اسکے ججمان کی ہر طرح کافی روحانی تشفی
نہین کر سکتا بلکہ دنیاوی کاروبار مین بھی اسکو
خبردار ہونا چاہیئے جس طریقہ سے ججمان کی حالت
مین خاطر خواہ ترقی ہو۔ اسی ڈھنگ سے اسکی
بہبودی اور ترقی کا خواہان ہو۔ قدیم زمانہ کے
پروہت بششٹ اور دہوم وغیرہ کی واقفیت
کو دیکھو جنہون نے اپنے منتر اور معاملہ فہمی کی
امداد سے اپنے ججمانون کو کسقدر فائدہ پہونچایا
رامائن مصنفہ مہرشی بالمیک جی دیکھو کہ بھگوان
بششٹ نے اپنے ججمان اکشواکو کے خاندان
کیسے عروج پر پہونچایا اور مہابھارت کو ملاحظہ
فرمایئے کہ مہرشی دہوم نے اپنے جپ تپ سے
پانڈون کو کیسا اقتدار بخشا یہی وجہ تھی کہ وہ
لوگ اپنے پروہتون کو اپنے بزرگون سے زیادہ
واجب التعظیم تھے اور وہ پروہت اپنی ججمانون
کو اپنی اولاد سے زیادہ عزیز رکھتے تھے!! اور آگے
چلکر آجکل کے ججمانون اور پروہتون کی حالت
کا مفصلہ ذیل عبارت مین نہایت ہی صحیح فوٹو
کھینچتا ہے کہ علم شاستر اور دنیاداری کی لو بات
ہی کیا ہے۔ وہ تو آجکل کے پروہت جی کے خواب
مین بھی نہین بلکہ دنیاوی علوم سے بھی حضرت

بہرہ ہین۔ گانجہ۔ بھنگ وغیرہ جتنی خراب عادات ہین ۔ نہین کا اکثر یہہ لوگ شکار ہوتے ہین برہمن قوم مین اکثر وہی لوگ ان خصلتون سے آلودہ ہین جنکا پیشہ پروہت ہے۔ پنڈتائی کا معیار شادی کے موقع پر شاکا پڑہنا سمجہا جاتا ہے۔ بس سوائے مذکورہ بالا بات کے اور کوئی بھی ایسا موقع مرنے تک حاصل نہین ہوتا جسمین ایک حرف بھی زبان سے نکالنا پڑے جب انکی یہہ حالت ہے تو جاہلون کی جانب سے جیسا سلوک ہو وہی فی انبہا "

لیکن پھر جب پنڈت جی مہاراج کو ہوش آتی ہے تو اپنے اس لیکہہ کو آریہ سماج کے سدہانت کے مطابق پاکر غریب آریہ سماجیون پر یون الزام دہرتے ہین کہ دوسرے جہان وہ ہین جو مغربی تعلیم کا شکار ہو چکے ہین اور نئے فیشن پر محو ہین یہہ لوگ ملکی خیرخواہی اور سوشیل ریفارم کی دھن مین عیسائی اور مسلمان کو بھی برادری مین شامل کرتے نہین شرماتے۔

نوٹ:۔ واہ پنڈت جی مہاراج واہ۔ کہان آکو اپنے مضمون کا خیال لوٹ رہتے۔

براہمنون کا انسے یا انکے بزرگون سے جو تعلق ہے اُسکو کہنے مین حجاب آتا ہے مُفت خورے اور پوپ وغیرہ دلشکن الفاظ سے براہمنون کی پوجا کرنا انہون نے اپنی روزانہ ڈائری کی یادداشت مین تحریر کرلیا ہے۔ انکی یہہ خواہش ہرگز نہ ہوتی کہ اپنے خاندانی پروہت کو دہرم شاستر کی طرف توجہہ دلادین "

جن سخت الفاظ سے پنڈت جی مہاراج نے اپنے نراکشتہ چارج پر دہاتون کی طرفداری کرتے ہوئے ہم یاد کیا ہے اسکو ہم انکی طبیعت کا خاصہ اور حسن خلاق تصور کرتے ہوئے پنڈت جی سے مفصلہ ذیل سوالات کرتے ہین۔ دیکہین وہ ان کیا جواب دیتے ہین۔

(۱) ایک شخص جسکو ایک پدوی کا ادہکار نہین اگر خواہ مخواہ اور دہینگا دہینگی اُس پدوی کا دعوی کرے یا اپنے آپ پر اُسکا ادہکاری ظاہر کرے تو وہ فریبی۔ مکار اور دغاباز ہے یا نہین اور اگر ایسے براہمنون کو جو کہ محض جنم سے براہمن بننا چاہتے ہین اور جنکے کرم براہمنون کے نہین شرم اور غیرت دلانیکے لئے پوپ جی مہاراج کا لقب دینا ٹھیک ہے یا نہین؟ ۔

(۲) ایسے ملک دہاری مہاتماؤن کے لئے جنہون نے براہمنون کے چھ کرمون مین سے پانچ اعلی درجہ کے اور مشکل کرمون کو چھوڑ کر فقط دان لینے کے آسان لیکن گھٹیا کرم کو اختیار کرلیا ہے۔ "مُفت خور" لفظ موزون اور مناسب ہے یا نہین

(۳) کیا آریہ سماجی نرکپش۔ نرلوبھ۔ ودیاوان اور براہمنون کے گن اور کرم رکہنے والے براہمنون کو بھی پوپ اور مُفت خورہ وغیرہ حقارت کے ناموں سے یاد کرتے ہین؟ ۔

(۴) کیا ان پر دہتون مین اسقدر ...رغبی کا مادہ موجود ہے کہ بغیر محنت اور پرلیشم ... ملتے تہوے تر مال کو چھوڑ کر سچی محنت ودیانت داری اور حلال کی سوکہی روٹیون پر قناعت کرین۔

(۵) کیا اس قسم کے دیانتدار ایماندار اور محنتی پنڈتون کی آریہ سماجون مین ضرورت نہین ہے؟ ۔

(ستیہ دہرم کا سیوک شانتی نارین)

جیون پدیا

سلسلہ کے لئے دیکہو آریہ بندہو گذشتہ نمبر کا صفحہ ۱۰۷)

لکڑی کے مردہ جیون کوشون کے مجموعہ کا نظارہ خوردبین مین جو نظر آتا ہے وہ مقابل کی شکل سے ظاہر ہوتا ہے

جو جیون کوش فرایض زندگی کو لگاتار کرتے رہنے کے لئے مقصود ہوتے ہین وہ پتلے اور باریک رہتے ہین کوئی کثیف مادہ اُنکی تہہ پر جمنے نہین پاتا۔

جیون کوش ایک خاص حالت تک ایسے ہی ضروری ہین جنہین سے سیّال گذر سکین تاکہ وہ عروق کو اپنے اندر کہینچے اور اس بیجان مادہ کو آرگینک مٹیریل یعنی ترکیب آلیہ رکہنے والی جاندار مادہ مین تبدیل کر سکین اسلئے اُنکے چھلکے پر کوئی ایسا کثیف مادہ جمنے نہین دیا جاتا جو کہ عروق کے داخل خارج مین ہارج ہو۔ یہہ جیون کوش باہر کی جانب سے پتھریلی ناقابل گذر ڈہالون سے گھرے ہوئے ہوتے ہین لیکن خاص خاص مقامون پر اُنمین سوراخ ہوتے ہین تاکہ عروق فوراً جیون کوشون کے اندر جا سکین۔

پتون مین زیادہ تر پتلے چھلکے والے جیون کوش ہوتے ہین جو کہ زندگی کے کام کو بڑی تیزی سے کرتے ہین۔ کیونکہ نباتات مین درحقیقت پتے ہی زندہ ہوتے ہین۔ درختون کے تنے اور شاخین زیادہ تر پرانے ہوتے ہین جو کہ کچھہ سال بیشتر زندہ تھے لیکن اب بالکل مردہ ہین اور صرف اس کثیف مادہ کی وجہہ سے جو اُنکے اندر ہی برباد ہونے سے بچے ہوئے ہین۔

جب جیون کوشون پر کثیف مادہ کی تہین چڑہ جاتی ہین تو وہ زندگی کے کامون کو کرنے کی بجائے محض جگہہ گہیرنے کے لئے رہجاتے ہین اور کل کے ایک پرزہ کا کام دیتے ہین نہ کہ محرک طاقت کا بعینہ یہی حالت لکڑی کی ہے لکڑی کے جیون کوش زندگی کے کامون کو کرنے کے لئے بالکل ناکارہ ہوتے ہین آہان پتون کا بوجھہ اُٹھانے اور اُنکو اوپر کی ہوا اور روشنی مین پہونچانیکی خدمت کرتے رہتے ہین (باقی آیندہ)

مانیہ ور ایڈیٹر آریہ بندہو جیو۔ نمستے۔ و سنت لستہ التماس ہے کہ مضمون حسب ذیل ارسال خدمت ہے آپ اپنے اخبار گوہر بار آریہ بندہو مین اسے

نوٹ نیچے ہوئے مضمون کو شائع فرمایئے :۔

ضلع غازیپور تحصیل زمانیہ مین منشی نولکشور لعل صاحب اپرینٹس محکمہ مال نے بتاریخ ۱۲- نومبر ۱۹۰۱ء کو نسبت مینوشی و گوشت خوری کے یہہ اسپیچ دیا تھا کہ آریہ لوگ جو گوشت و شراب اور مچھلی کی نسبت یہہ کہتے ہین کہ اسکے استعمال سے جو پہنچا ہوتا ہے وہ بالکل غلط ہے۔ اسپر میرے پیارے پرم متر بابو جانکیا پرشاد ورما سکنہ قصبہ نندبارن ضلع جونپور نے دو گھنٹہ کامل طور پر دیا کھیان دیا اور انکے کلام کی تردید کی۔ مین امید کرتا ہون کہ اگر بابو صاحب موصوف کے یہان پر ایسے ہی دو چار دیا کھیان ہو گئے تو یہان کے لوگ بہت سے ادہرم کو تیاگ کر دہرم کو گرہن کر لیوین گے اور منشی صاحب کی زبان اب بالکل بند ہو گئی ہے اور اب کچھ ست کے راستہ پر چلنے لگے۔ امید کہ کچھ دنون مین پوری طرح پر چلنے لگین گے۔ تعریف یہہ ہے کہ بابو صاحب موصوف کی عمر ابھی بالکل کم ہے یعنی زیادہ سے زیادہ [illegible] سال اور اسقدر لیاقت۔ واہ واہ شاباش ہو تمہاری عقل کہ تنہا تمنے اس زمانیہ تحصیل کو ہلا دیا۔

(آپکا شبھ چنتک ست نراین لعل
از قصبہ زمانیہ ضلع غازی پور)

نوٹس

پریہہ در مہاشیہ اڈیٹر صاحب آریہ پتر ہو۔

نمستے [illegible] کے ذیل کے نوٹس کو اپنے اخبار کے کسی گوشہ [illegible] جگہ دیکر شائع فرما دین نوازش ہو گی :۔

ایک ودیش گہتی ذات کی بدہوا عمر قریب ۲۲ سال خوبصورت [illegible] تبسم سے تندرست۔ اور عمدہ اپنا پنر لواہ کر[illegible]ا چاہتی ہے۔ دیگر حالات پتر دوارا معلوم ہو سکتے [illegible]ن۔ بواہ آریہ بیاہ [illegible] جیسے ہی ہوگا۔"

المشتہر نانک چند گپتا سیکریٹری آریہ سماج [illegible]

تپ ندرستی سے دنیا مین بڑھکر کوئی راحت نہین

ہماری اکسیر صفت دوائین کی صحت بخش تاثیر کے تازہ کرشمے

(۱) جناب مہاشہ ڈاکٹر رامچند صاحب سورہا جی نمستے آپسے جو دوائی آنکھ کی منگوائی تھی اُس سے سیکڑون کو فائدہ ہوا۔ اب اُسکی تعریف سُنکر بہت سے بیمار آنکھ کے آتے ہین۔ مہربانی کرکے ایک شیشی آنکھ کی اور بھیج دیجیے۔

(العبد اندر پرشاد ولیشس)

(۲) جناب بابو رام چندر صاحب از طرف آگرہ سے فی ایلین علی بھائی ٹھیکہ دار کا سلام قبول کرنا اور جو بوتل شربت جوانتہ کی حضور سے منگائی تھی وہ بہت عمدہ نکلی۔ ایسی ہی بوتل نے فائدہ کر دیا مین اُسکی تعریف نہین کرسکتا۔ اب آپ مہربانی کرکے ایک بوتل شربت [illegible] اور

روغن۔ فاسفورس کی گولیان اور بہیجیے۔

(۳) مہربان بندہ ڈاکٹر رام چندر صاحب جیو نمستے

مین آپکا از حد مشکور ہون۔ پار[illegible] جو مین سے لئے

ایک شیشی بُخار کی جو کہ تھی ایک [illegible] کر کے کھانے سے

ہی بُخار اُتر گیا۔ باقی دوائی سے [illegible] کئی ایک اور آدمیونکو

آرام ہوا۔ ہم لوگ آپکا شکریہ کس طرح ادا کرین الیشور

[illegible] آپکو اسکا نیک پہل [illegible]۔ اب یہہ عرض ہے کہ

میرے لڑکے کو کمزور [illegible] کی بیماری ہے۔ اُسکے لئے

کوئی عمدہ دوائی [illegible] بہیجئے

(تابعدار سوہنا مل مستری)

(۴) مہربان ڈاکٹر امیچند رجی نمستے۔ چند روز ہوئے

مین نے آپسے جہائین کا مرہم منگوایا تہا۔ اُس سے

مجہکو بالکل صحت ہوگئی۔ چہرہ صاف ہوگیا۔ اِس مرہم

کی تعریف مین کس زبان سے کرون۔ جہائین کیلئے

واقعی اکسیر کا کام دیتی ہے۔

(العبد لی۔ ڈی شارنگ ہیڈ کلرک)

(۱) امراض چشم کو آرام کرنیوالا عرق یہہ عرق آنکہونکی

سُرخی کو دور کرنے۔ درد کو مٹانے اور جالہ کو کاٹنے

مین اپنا نظیر نہین رکہتا۔ ہمیشہ آنکہون مین ڈالنے

سے آنکہین صاف اور چمکیلی رہتی ہین۔ قیمت ۸

(۲) شربت چرائتہ و گلو۔ یہہ شربت پُرانے بُخارون

امراض معدہ۔ بدہضمی امراض جگر۔ خاصکر امراض

صفرادی کے لئے اکسیر کا کام دیتا ہے۔ قیمت

فی شیشی ۱۲۔

(۳) عرق دافع بُخار لونہتی۔ نوبتی بُخار اگر ایک

بلا سے ناگہانی ہے تو ہمارا عرق بہی اُسکے دفعیہ کے لئے

لاثانی ہے۔ اس عرق کو کبہی خطا کرتے نہین دیکہا۔

ہزارون مریض صحت پا چکے ہین۔ قیمت فی شیشی ۱۲

(۴) جہائین کا مرہم۔ خون کے گندا ہو جانے سے

یا صفرہ کے غلبہ سے جو چہرہ پہ سیاہ داغ پڑ جاتے ہین

اس مرہم سے اُنکو بہت جلد آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت

فی ڈبیا ۸

ریویوز

پنڈت رکہنڈ رام صاحب اُپدیشک کنیا مہا ودیالہ جالندہر

نے دو پُستکین جنہین سے ایک کا نام اولا بہجن چالیس

اور دوسری کا نام وِدیا کے لئے کنیاؤن کی پرارتہنا

ہے ہمارے پاس ارسال فرمائین۔ ہمنے اُنکو مطالعہ

کیا۔ دونون پُستکین آریہ کنیاؤن کے لئے بڑی کار آمد

ہین۔ آخر الذکر کتاب مین بعض بعض بہجنون کے وزن

جو شرع مین لکہے گئے ہین وہ البتہ اِس قابل نہین

سمجہے کہ آریہ کنیاؤن کی نظر پڑین۔ مثلاً کہلین گے

تسکو ون کے جبکہ دفتر اِدہر ہمارے اُدہر تمہارے

خیر اِنکے علاوہ بذات خود بہجن بہت اچہے ہین۔ کاغذ

بہی عمدہ ہے۔ ہر دو کتب ناگری ٹائپ مین چہپی ہوئی

ہین۔ وِدیا کے لئے کنیاؤن کی فریاد چہوٹی تقطیع

۲۰ صفحہ ہین۔ قیمت ۱۰۔ اور اولا بہجن چالیسی کے

۴۶ صفحہ ہین۔ قیمت ۱۲ مصنف سے ملسکتی ہین۔

پنڈت سردار سنگہ شرما النسوی کی ایک تازہ ترین

تصنیف امرت اُپدیش ہمارے مطالعہ سے گذری

یہہ معمولی کاغذ رائل سائز کی بڑی تقطیع پہ سلیس اردو

زبان مین ۱۶ صفحہ کی کتاب ہے۔ اسمین تماکو نوشی کے نقصانات دکھائے گئے ہین۔ قیمت صرف ۔ر ہے اور دس آدمیون کو پڑھکر سنانیکی پر تگیا پر مُفت بھی ملسکتی ہے۔ ملنے کا پتہ یہہ ہے:۔

(پنڈت سردار سنگھ شرما انسوی عرالیفنونیس صاحب حصار)

سنسکرت کی پہلی اور دوسری دو کتابین مصنفہ پنڈت جیا رام ہیڈ پنڈت بلدیو آریہ سنسکرت پاٹھ شالا مراد آباد ہمارے پاس بغرض ریویو موصول ہوئین ۔ واقعی اِن دو پُستکون کو بنا کر پنڈت جی نے ایک بڑی بھاری ضرورت کو پورا کیا ہے۔ دیاکرن کے ابتدائی قواعد اس خوبی سے لکھے ہین کہ فوراً مبتدی کے ذہن نشین ہو جائین۔ اُمید ہے کہ سسکرت کے مبتدی ودیارتھیون کو اِن کتابون سے بڑی مدد ملا کریگی۔ اِن کتابون کی رئیل سائز کی بڑی تقطیع ہے اور کاغذ نہایت عُمدہ ہے پہلی کتاب کے ۱۰ صفحہ ہین۔ قیمت ۔ر اور دوسری کے ۲۶ صفحہ قیمت ۱ر۔ یہہ دونون پُستکین آریہ متر پریس مراد آباد مین ٹائپ سے چھپی ہین اور مصنّف سے ملسکتی ہین۔

کانپور سے لپی بودھ نام کی ایک کتاب ہمارے دفتر مین بغرض ریویو موصول ہوئی ہے۔ یہہ ناگری اکشرون کو صحیح شکل مین لکھنے کے فن کی کتاب ہے جو لوگ ناگری کے خوشنویس بننا چاہین اُنکے لئے یہہ کتاب بڑی مفید ہے۔ کاغذ عُمدہ۔ بڑی تقطیع اور ۲۰ صفحہ ہین۔ اسکے مصنّف پنڈت گوری شنکر برہم بھٹ ہین۔ قیمت ۲۰ر اور ملنے کا پتہ یہہ ہے۔ پنڈت شنکر ودیالیو پاٹھ شالا گھاس [illegible]ی کانپور۔

بالو شانتی [illegible] مین صاحب رئیس زادہ کی تازہ تصنیف امولیہ [illegible] وَلی تو ہمنے پڑھا۔ یہہ تھیٹر کی طرز کے [illegible] ایک چھوٹی سی مگر نہایت عُمدہ اور نادر کتاب ہے۔ تھیٹرون مین جو گیت گائے جاتے ہین اُنکی طرز کچھ ایسی بھلی اور پیاری سی ہے کہ اکثر نوجوان اُن گیتون کو حفظ کر لیا کرتے ہین تاکہ ہمیشہ [illegible] کا کام دین اور چونکہ اُن گیتون کا مضمون عموماً عشق بازی سے پُر اور فحش ہوتا ہے اسلئے ہمارے نوجوان اُنسے بجائے فائدہ کے اُلٹا نقصان اُٹھاتے ہین۔ اسلئے ہمارے لائق اور معزز دوست بابو شانتی [illegible] جی نے اس کمی کو محسوس کر کے یہہ بھجنون کی کتاب چھپوائی ہے۔ اسکے تمام بھجن ویدک شکشا کے انکول پرماتما کے پریم مین مگن کرنیوالے ہین یہہ کتاب اُردو زبان مین شائع کیگئی ہے۔ کاغذ عُمدہ لگایا گیا ہے۔ چھوٹی سی تقطیع اور ۳۲ صفحہ ہین قیمت صرف ۔ر مصنّف سے ٹکٹ بھیجنے پر ملسکتی ہے اور میرٹھ کے دیگر کُتب فروشون سے بھی منگائی جاسکتی ہے۔

راما ناول

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ بندھو جلد چہارم نمبر ۴ کا صفحہ ۱۲۰)

اِسلئے کہا ہے کہ :-

स्वर्गकामो [illegible]त सर्वकामः इति शेषः॥ यत[illegible]
रेय० शत प[illegible]ब्राह्मण ए,

ہوم ہون سے پرمیشور کی سیوا کیسے ہوتی ہے
ایسا یدی کوئی کہے تو اُسے وِچار کرنا چاہئے کہ سیوا
کا ارتھ پریا آچرن ہے۔ پرمیشور کی سیوا ارتھات
اُسکو جو پریا وہ آچرن کرلنے سے وہ نیاکاری ہونیکے
کارن اُسکے دوارہ لوگ پر[illegible]تی اُپکار ہوتا ہے۔ ایسا
ایکا نیم ہی [illegible] ک ارتھات سُکھہ وِشیش
اُتھوا اُدیا اور نرک ارتھات دُکھ وِشیش اُتھوا اُدیا
ہے۔ وِدیا سورگ پراپتی کا تھا بدہی وردہن کا کارن
ہے۔ بُدہی وردہن کو شریر کی درڑھتا اوشیہ چاہئے
اور شُدھ وایو شُدھ جل اور شُدھ اَن کے بِنا شریر کی
درڑھتا کیسے پراپت ہوگی۔ ہوم ہون سے وایو شُدھ
ہوکر سو سُوَستھتی ہوتی ہے۔ اِس سے شریر نِروگیہ اور
بُدہی وِشیش ہوتی ہے۔ وِدیا پراپت ہوتی ہے ارتھات
سورگ پراپتی سُکھہ پراپتی ہوتی ہے۔ کوئی کوئی ایسی
بھی شنکا کرین کہ وایو شُدہی ارتھہ یدی ہون ہے
تو اُسمین وید منتروں کے پٹھن کی کیا اوشیکتا ہے
اور ہوم کرنے مین ایک ہی ریتی سے اینٹین رکھکر
ایک ہی پرکار کی ویدی بناوے۔ ایسی وِشیش یوجنا
کِسواسطے چاہئے۔ اِس شنکا کا سمادہان یہہ ہے کہ
وِشیش یوجنا کے انوکول کوئی بھی بات کئے بِنا اِس سے
وِشیش کاریہ نِپت سمیہ پر پراپت نہین ہوتا۔ اِسی
طرح سے اینٹون کو چار اُنگل گہری اور سولہ اُنگل
اونچی گنت پرمان سے ویدی بناکر اُسمین نمیت پرمان

بکا ہی مصالح لیکر یہ پان سے گھرت آدک کا ہوم کرنے
سے اسپا ویہ مین اوشنیہ اوشنتا اُتپن ہوتی ہے
اور اُشنتا کے کارن وایو شُدھ ہوکر جل پرمانو وایو
مین اُڑ جاتے ہین اور اِس اوشنتا کے کارن وایو
کا گھرشن ہوکر ودُیت (بجلی) اُتپن ہوتی ہے۔
اور میگھہ منڈل مین گڑگڑاہٹ کی آواز اُتپن ہوتی
ہے۔ اِس پرکار ہون کی وِشیش یوجنا کے کارن
وِشیش اوشنتا اُتپن ہوکر وِشیش برشٹی اُتپن
ہوتی ہے۔
اب گڑگڑاہٹ ارتھات اندر بجر سنگھات جتھیہ شبد
ورنن کیا ہوا ہے۔ اُسکا سچا ارتھ یہہ ہے کہ اندر
ارتھات سوریہ اور سوریہ کی اوشنتا کے کارن
ودُیت اور میگھہ گرجن آدی کاریہ ہوتے ہین۔
کوئی کوئی کہتے ہین کہ اندر اپنے بجر سے بلی کو
مارتا ہے سو وہ بات بالکل جھوٹ ہے۔ بلی راجہ
پاتال مین راجیہ کرتا ہے اور پاتال امریکہ دیش ہے
سو اب اُس امریکہ مین بلی راجہ کہان پر ہے اِسی
طرح ویدی کی بابت آدھ اینٹ یدی ٹیڑھی بیٹھی
تو مالو نیجمان مرتا ہے۔ اتیادی کہنا بھی اپرشست
اور نرمول ہے۔ یہہ سب لیلا ار باچین لوگون کے
مطلب سدہی کی ہین۔ وہ کہتے ہین کہ ہم جو کہین
اُسے بچھہا کے بابا کی نیائین سنو شنکا مت کرو
شنکا کرتے ہی تم ناستک بنجاؤگے اتیادی ہیکیان
دہورت لوگ دیتے رہتے ہین۔
اب ہوم سمہ مین دیپا پاٹھن کسلئے ہے۔ یہہ پوچھنا

تھا۔ اسکا اوندیھہ ہے کہ دو کام یدی ایک ہی سمیہ مین ہو سکتے ہون تو انہین کرنا چاہئے۔ ایسا اودیش کر کے پراچین آریہ لوگون نے ہاتھون کو ہوم آدک وریون کی بیوستہا کرنے مین لگایا تب مُنھ خالی نہ رہے۔ پرمیشور کی استتی پرارتہنا مُنھ سے ہوتی رہے اسلیئے پہلے کے رشی لوگ وید منتر کہتے تھے اور براہمن لوگون نے کنٹھستہ وید آج تک کیا۔ اسی لئے وید ودیا بھی ابتک بنی رہی ہے۔ پھر یہہ بھی تھا کہ وید پاٹھ کرنے سے پرمیشور کی بھگتی ہوتی تھی جس سے وچارشکتی بھی اتپن ہوتی تھی۔

चालार मिन्दु मविता मिन्द्र हवेहवे । स०

دوسرا ایسا بھی وچار ہے کہ جو ہاتھون سے پریوگ ہوتا ہے اسکے جو منتر اس سمے کہے جاتے ہین۔ اُنسے کچھہ بھی سمبندہ نہین رہتا۔ اس سے منتراچار کرم کے اودیش سے نہین ہوتا۔ کنتو پرمیشور کی استتی مُنھہ سے ہوتی رہے یہی پردہان اودیش ہے اور کوئی کوئی منتر ایسے بھی ہین جنہین ہوم کے لابھ کہے گئے ہین۔ سارانش یہہ ہے کہ وید منترون کو کہنے سے وید کی رکھشا ہی کہیہ پریوجن ہے۔

نوٹس

اگر آپکو تھئیٹر کی طرزین پسند ہین تو آپ کبھی بھی غیر مہذب اور بے موقع تھئیٹرون کے راگ نہ گایئے بلکہ اُمولیہ بھجناولی مصنفہ لالہ شانتی نارائین انزادہ پی۔ آریہ دہا کی جنرل ایجنسی سے منگوا کر اپنا شوق پورا کیجئے۔ اس بھجناولی مین تھئیٹر کی اعلیٰ اعلیٰ طرزون پر آٹھہ سد ہاتون کے انوکول بھجن تیار کر کے درج کیئے گئے ہین اور اسکے امولیہ ہونے پر بھی قیمت صرف [illegible] رکھی گئی ہے۔

ڈیر ایڈیٹر۔ نمستے

مضمون مفصلہ ذیل کو پیارے بندہو کے ایک کونہ مین جگہہ دیکر ممنون کیجئے:

پیارے ناظرین! آج مین آپکو آگرہ کالج کے بورڈنگ ہاؤس نمبر ۲ کی سیر کرانا چاہتا ہون۔ آج نومبر ۱۹۱۰ء کا گیارہوان دن ہے۔ دن کے ٹھیک ۱۰ بجے مین اورگہن پڑہنا شروع ہوا ہی ہے۔ ذرا سُنیئے تو سہی یہہ وید دُہنی کہان سے آرہی ہے۔ آیئے ذرا آگے بڑہئے۔ اوہو یہان تو عجب دلربا سین نظر آرہا ہے آہا! ہمارے سپرنٹنڈنٹ صاحب بورڈنگ ہاؤس شری مان پنڈت دامودر داس صاحب بھی یہان تو تشریف رکہتے ہین۔

مفصلہ ذیل اصحاب کو بھی ہم اس ہون کنڈ کے چارون طرف بیٹھا ہوا پاتے ہین:۔

بابو چنڈی پرشاد ترویدی۔ بابو مدن موہن لال بھاٹیہ۔ بابو گنج سنگھہ۔ بابو شیو دیال۔ بابو ہرلال پتیت بابو رتن لال پروہت۔ بابو باجو رام۔ بابو مدن موہن لال تلوارٹیہ۔ بابو پرسوتم لال۔ بابو جتیندر ناتہہ چکرورتی۔ بابو لوکمن داس بچوری۔ بابو جودہیا پرشاد بابو جانکی پرشاد!!

مسدس

از طبع نقاد جناب بابو رائے کمپرشاد صاحب ذیدل
شاہ پوری ضلع بنارس

اودم کا دھیان مین دھرکے اٹھاتا ہون قلم
تاکہ ہو شانتی چہت سے مرا مضمون رقم
لو سُناتا ہون سُنو غور سے افسانہ غم
[illegible] مین ہونے لگا کیسا ادھرم
[illegible] تعصب سے کیا تغیر یہی تو غم ہے
شیر دل دھرم ہوئے زیر یہی تو غم ہے

آریہ دھرم سناتن سے جو آتا ہے چلا
معتقد سارا جہان اُسکا تھا باصدق و صفا
عالم معقول پہ قایل تھی یہہ ساری دُنیا
یعنی احکام پہ ویدون کے تھا تکیہ سب کا
تھا یقین وید پہ اور اُسپہ عمل کرتے تھے
ایک ہی دھرم تھا ست مارگ کا دم بھرتے تھے

آشرم اور برن کے تھے سبھی پیرو کار
سندھیا گایتری کے پابند تھے اصغار و کبار
اور احکام شریعت سے تھے سب واقف کار
وید کے برودھ کوئی کام نہ کرتے زنہار
ایک ہی وید تھا اور ایک تھا ایشر سب کا
شرک و بدعت و جہالت کا کہین نام نہ تھا

کینہ و بغض و تعصب و حسد خود بینی
شکوہ و جور و ستم ضد وریا خود غرضی
تھی کسی فرد بشر مین نہ لون نفسا نفسی
محترز خوف سے تھا پاپ کے یاسے ہر کوئی
دھرم کو جان سے بڑہ کر کے سمجھتے تھے عزیز
نیک و بد کی وہ اِسی ذریعہ سے رکھتے تھے تمیز

صُلح جو نیک چلن عالم و فاضل تھے سب
راست گو راست پسند محترز از فسق و غضب
منبع علم و ہنر معدنِ اخلاق و ادب
مصدرِ جود و سخا مشتق شایستہ لقب
رحمدل ایسے کہ چیونٹی کی بھی رکھتے تھے خبر
کسی جاندار کو ایذا نہ پہونچتا تھا ضرر

الغرض وید کے الوای تھے جبتک کہ سبھی
چین و آرام تھا آنند سے کٹتی تھی گھڑی
وید کے برودھ کوئی کام نہ کرتے تھے کبھی
تھا نہ بدخواہ کسی فرد بشر کا کوئی
الغرض خوش تھا ہمہ نعمتِ دُنیا موجود
سارے عالم سے نشان کُفر تھا بالکل مفقود

کچھہ دنون خوب رہا دھرم کے اوتّم کا خیال
دھرم انوسار لیا کرتے تھے سب کام سنبھال
دھرم مرجادا کے پابند سبھی تھے خوشحال
اور چلتے نہ تھے بھولے سے کبھی چال کُچال
دھرم اور ست کا بیوپار سدا رکھتے تھے
جیو اور جنتو پہ ہر وقت دیا رکھتے تھے

کُفر و بدعت کی پڑی جب سے جہان مین بنیاد
پھوٹ سے پر ہوا دشت جہالت آباد
بُت پرستی ہوئی ہر ملک مین اکثر ایجاد
ست کو چھوڑ لگے کرنے بُتون سے فریاد

پاپ چار کرنے لگے جاہل بنے دھرم اوتار
دھرم کا چھوڑ دیا ایک قلم کل بیوہار
جنہیں جو جیسے سمایا وہ لگا کرنے اُسے
دھرم کا بھے نہ رہا دھرم کے رہے کچھ کب نہ رہے
پاپ بڑھنے لگا اور دھرم کا ہونے لگا پچھے
مندر مت موڑھ بنے گرو دھی ہو کامی ہوئے
آخرش پاپ کی مورت بنے نردھن ہوکر
کام دُرجن کا لگے کرنے مہاجن ہوکر
جو نہ ہوتے تھے وہ ہونے لگے افسوس افسوس
دھرم مرجاد اکو کھونے لگے افسوس افسوس
نام پرکھوں کے ڈبونے لگے افسوس افسوس
تخم بدکشت مین بونے لگے افسوس افسوس
دھرم کو چھوڑ ہوئی پاپ کی جانب مائل
جھوٹے افسانونپہ ہونیلگے آخر قائل
جبکہ بھارت مین ہر اک طرح کا طوفان آیا
پھر تو گردش مین عجب گنبد گردان آیا
جو کہ بے برگی تھی اُسکے لئے سامان آیا
یعنی قدرت سے پھر اک صاحب ایمان آیا
برہمن قوم کا اور علم مین فاضل کامل
لوگ دُویا مین ہوں ویدکا عالم و عامل
راستباز ایسا جہاں مین نہ تھا ثانی اُسکا
گیان اور دہیان مین بے مثل وہ تھا مرد خدا
صلح جو نیک چلن عاقل و صاحب تقویٰ
شیردل عالی ہمم ہادی دُنیا و عقبےٰ
اُسکی تعریف کرون ایسی زبان نے کیا کیا

سارے عالم مین ہے مشہور کہ وہ جیسا تھا
اُسنے جب دیکھا کہ بھارت مین اودیا آئی
دھرم جو سناتن تھا سدا اُسکی ہوائی
اُسکو سب چھوڑ کے اور و نکے گئے شیدائی
دھرم کا نام نہین پاپ رہا ہے چھائی
آنشر اوید کا لیکھر وہ دھرم اوتار
وید ودیا کا لگا کرنے جگت مین پرچار
جو نہین اُپدیش کا سوامی [illegible]
سیکڑون ناستکون نے بھی ناستکی کو چھوڑا
بُت پرستون نے بھی گھبرا کے بتونکو توڑا
ایک ہی بدھ سے بس رشتہ اُلفت جوڑا
دھرم کی جے ہوئی اور پاپ کا چھوڑ ہو نیلگا
اپنی غفلت پہ جہالت پہ ہر اک رونیلگا
پھر اُسیوقت زمانہ نے بھی پلٹا کھایا
جو کہ گم ہو گیا اسباب تھا اُس کو پایا
ربط اور میل سے سب لوگون نے ہرگون گایا
سب نے یہ جانا کہ ست جُگ کا زمانہ آیا
سندھیا گایتری کا ہونیلگا پھر پرچار
یگ ہون کرنے لگے آریہ ہوکر نردھار
سنسکرت پڑھنے کا ہر شخص کو ادھکار ہوا
شہر ہین جابجا پھر دھرم کا پرچار ہوا
دھرم اونت کے لیئے ہر کوئی تیار ہوا
تن و من دہن سے ہر ایک شخص مددگار ہوا
ہر جگہہ پھر تو لگین ہونے سماجین قایم
اور ہونے لگا ہر جا وہان پرچار دایم

آریہ دہرم کے اونتت کا ہوا پھر یہ حال
روز و شب ہونے لگے [illegible] سب لاحال
سیکڑون بھولے ہوئے [illegible] فی الحال
پنڈت و مولوی [illegible] و بداعمال
آشرا و یدون کا لیکر [illegible] آریہ لقب
اپنی غلطی کا اُنہین [illegible] معلوم سبب
بوئے گل آریہ مذہب [illegible] جہان مین ہر جا
[illegible] اور [illegible] کے چلنے لگی ہمرنگ صبا
دوستون [illegible] نزہت افزا
چشمِ دشمن مین مگر خار بنی بے کھٹکا
جو مخالف تھے وہ ہونیگے موافق اُسکے
دور ہونیگے جو شک تھے مطابق اُسکے
آریہ دہرم کی عظمت نے وہ شہرہ پایا
جس مخالف نے سُنا کہنے لگا صلِّ علیٰ
جو تعصّب سے کیا کرتے تھے ظاہر مین گلا
پر جو سچ پوچھو تو باطن مین ہوئے یون گویا
وید ہی علمِ الٰہی ہے کوئی اور نہین
آریہ معتقد ہین اسکے کوئی اور نہین
اہلِ اسلام بہت رنگ بدل کر آئے
سیکڑون معجزے تصدیق مین اپنے لائے
اہلِ عیسائی بھی خم ٹھوک کے باہر آئے
ہندوؤن نے بھی بہت آنکے یان بل کھائے
سامنے آریون کے تاب نہ لائے آخر
ہو کے ناچار سبھی عرصہ سے بھاگے آخر
شہرہ اِس دہرم کا آخر کو ہوا عالمگیر
لاکھون اِس دہرم کی خواہش مین ہوئی خوش تقدیر
اہلِ انصاف سمجھنے لگے اِس کو اکسیر
فیض پانے لگا اِس دہرم سے ہر خرد و کبیر
حسبِ دلخواہ لگی ہونے ترقّی پیہم
جوق جوق آئینگے شوق سے یان اہلِ کرم
خوابِ غفلت سے جگا کر کیا بیدار ہمین
دہرمِ حق سے کیا ہر طور پہ ہشیار ہمین
کچھہ دقیقہ نہ رکھا جسکا ہو آزار ہمین
جس سے اقرار تھا اُس سے ہوا انکار ہمین
وید اقدس ہی پہ آخر کو ہوا دار و مدار
سندھیا گایتری کا ہونیگا پھر پرچار
ایک مدّت سے جو پردی تھی تجاہل کے پڑی
علمِ معقول کے اُپدیش سے یکبار اُٹھی
خوابِ غفلت مین پڑی سوتی تھی بیدار ہوئی
اور جو شک تھے بھرے دِلمین وہ سب دور کئی
راہ رو منزلِ حق ہو گئے بنکر دیندار
کُفر کا نام مٹا ضد و تعصّب فی النّار
اِس مذہب مین تھا اور محبت تھی بڑہی
دہرم اونت مین رہا کرتے تھے مستعد سبھی
حل کیا کرتے تھے ہر مسئلہ کو ملکر کے کبھی
رنج کی بات پھٹکتی تھی نہ یان کوئی گھڑی
متّفق ہو کے رہا کرتے تھے ہر دم شادان
سبکی بہبودی مین بہبودی تھی اپنی خواہان

(باقی آئندہ)

بھیشم پتامہ

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ مسافر

جلد چہارم نمبر ۴ کا صفحہ ۱۲)

بھیشم کے اُس مشکل عہد کو ناظرین ملاحظہ فرما چکے۔ جسکو اُسنے تادمِ حیات نباہنے کا برت کیا تھا۔ اب وہ زمانہ آتا ہے جبکہ بھیشم کے اُس مشکل عہد کی آزمائش بھی پورے طور سے ہو گئی۔ چترویریہ کے باوجود دو بیویاں ہونے کے کوئی اولاد پیدا نہ ہوئی اور وہ بے اولاد مر گیا۔ اب شانتنو کی گدی پر بیٹھنے والا کوئی وارث نہ رہا۔ کاشی کے راجہ کی دونوں لڑکیاں جو چترویریہ سے بیاہی گئی تھیں اور جنکے نام امبکا اور امبالکا تھے بیوہ رہ گئیں۔ ستوتی بھی اگرچہ شانتنو کا بیٹا تھا مگر چونکہ ماں کی طرف سے بیٹا تھا اسلئے اُسکو تخت شاہی نہیں ملسکتا تھا پس ست وتی اور دیگر اُمراء سلطنت نے بھیشم جی سے جانشین ہونیکی درخواست کی۔ آہا یہہ وہی ست وتی ہے جسکے پریم میں راجہ شانتنو اسقدر پھنس گیا تھا کہ بھیشم کو اپنا موروثی راج چھوڑنیکا عہد کرنا پڑا تھا مگر آج وہی بھیشم سے یہہ درخواست کر رہی ہے کہ تختِ سلطنت کو رونق بخشے۔ اسوقت ذرا غور کا مقام ہے کہ نہ تو کوئی تخت سلطنت کا دعویدار ہے اور نہ کوئی امیر وزیر بلکہ خود اُسکی سوتیلی ماں جسکے باعث بھیشم نے یہہ مشکل عہد کیا تھا اس کے جانشین ہونے میں مانع ہے نہیں بلکہ وہ تو خود اُس سے اِس امر کی درخواست کر رہی ہے مگر وہ ویر اور

مہان بلی بھیشم نے عہد کو توڑنا ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اُسنے صاف جواب دیدیا کہ خواہ کچھ ہی ہو مگر میں جس بات کا پرن کر چکا ہوں اُس سے کبھی نہیں پھر سکتا۔ ست وتی اُس انکار سے بہت نراس ہوئی۔ تب بھیشم نے اُس سے کہا کہ مایوس ہونیکی کوئی بات نہیں۔ کھشتری لوگوں کا دہرم چلا آیا ہے کہ جب وہ خاندان کو لنشٹ ہوتا ہوا دیکھتے ہیں تو نیوگ سے سنتان اُتپن کر لی جاتی ہے۔ اسپر بھیشم سے یہہ درخواست کی گئی کہ وہ بیاہ کر لے مگر اُسنے یہہ بات تو بھی تسلیم نہیں کیا آخر کار امبکا اور امبالکا کا نیوگ ستوتی کے ساتھ ہوا اور اُس سے تین بیٹے پیدا ہوئے۔ دہرت راشٹر اور پانڈو ایک ماں سے اور بدر دوسری ماں سے۔ راج کا کام اُمراء سلطنت ملکر کرتے رہے بھیشم بدستور سپہ سالار بنا رہا اور راج کے کاموں میں صلاح مشورہ دیتا رہا۔ ان تینوں خردسال بچوں کی تعلیم و تربیت نہایت معقولیت کے ساتھ کی اور سب کو ہر قسم کی تعلیم اور فنون میں جو اُسوقت ضروری سمجھے جاتے تھے ماہر کیا اور آپ خاندانی بزرگ کی حیثیت میں اُنکی نگرانی کرتا رہا۔ ویش اور پرجا کی رکھشا میں کھشتری دہرم کو پورا کیا۔ ایک دوگرد نواح کے راجوں سے جنگ کرنیکی ضرورت پڑی تو خود فوج لیکر گیا اور فتح پائی۔ (باقی آئندہ)۔

عام خبریں

ویش کانفرنس کا دسواں سالانہ جلسہ اسسال

کانپور مین ۲۷ - دسمبر سے ۲۹ - دسمبر تک ہوگا۔

دھلی مین جلسہ مسند نشینی کی تیاریون سے متعلق خدمت لاہور کے رائے گنگارام اور انجنیر صاحب کو سپرد کی گئی۔

ڈاکٹر فوریر نے جو نیپال کی تنی مین بدھ کے چند نشانات ملنے کی بابت لکھا اور نیز ساگر مین بند بودھ کی پرانی یادگاری چیزین تلاش کی تحقیقات وہ سب غلط ہے ازانکہ کسی چیز کا پتہ نہین چلا۔

اہل امریکہ بھی ذات کی پابندی سے آزاد نہین ہین مشنری عیسائی اہل ہنود کی چھوت پات سے گھبرایا کرتے ہین۔ مگر اپنے گھر کی خبر ہی نہین حال مین جدید پریزیڈنٹ مسٹر روزولٹ نے ایک حبشی نزاد عیسائی مسٹر بک واردی کو وایٹ ہوس کی دعوت مین شامل ہونیکی اجازت دی تھی اور اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلایا تھا۔ اس پر وہان کے گورے عیسائی بڑے بگڑے ہین اور پریزیڈنٹ صاحب سے ناخوشی ظاہر کر رہے ہین۔ کیا یہہ عیسائی مذہب کی ہندوؤن جیسی ہی کمزوری نہین ہے۔

برقی طاقت سے بارش۔ برق کا جو اثر موسم پر پڑتا ہے جاپان مین اسکا تجربہ کیا گیا اور مینہہ برسانے مین پوری کامیابی حاصل ہوئی۔ یہہ عمل فکشیمہ کے بجلی گھر مین آزمایا گیا۔ برقی روشنی کرہ ہوائی مین گذارنے سے ۱ گھنٹہ بعد تک موسم مین کچھہ تبدیلی نہین ہوئی مگر کچھہ عرصہ گذرنے پر بادل آنے شروع ہو گئے اور پہلی دفعہ بوندین ۳ بجے برسین۔ پھر ۱۱ بجے دوسری بوچھاڑ آئی اور اسی طرح متواتر ۵ دفعہ بوندین آئین اور آخری بارش ۹½ بجے ہوئی۔ کئی میلون کے رقبہ پر یہہ بارش ہوئی۔ اس سے امید پڑتی ہے کہ آبپاشی مین بڑی سہولیت ہو جائیگی۔ نہرون اور کنوؤن پر اسقدر روپیہ صرف کرنا نہ پڑا کریگا۔

پروفیسر سٹینڈفس باشندہ زیورچ ایک عجیب بات کے ثابت کرنے مین مصروف ہے۔ وہ کہتا ہے کہ گرمی اور روشنی کے اثر سے نہ صرف تیتریون کے رنگ تبدیل ہوتے ہین بلکہ اُنکی قسمین بھی بدل سکتی ہین۔ اگر یہہ بات صحیح نکلی تو ڈارون کے مسئلہ کو (جسکی رو سے بندر آہستہ آہستہ انسان بنگیا) بہت تقویت ملے گی۔

۲۱ - دسمبر کو پنجاب یونیورسٹی کے جلسہ کانوکیشن مین حضور لاٹ صاحب چانسلر بہادر کو ڈگری ایل ایل ڈی دیجاویگی۔

حضور وایسرا ۲۵ - نومبر کو الیور ہامین پہونچے۔ لاٹ صاحب برہما نے خیر مقدم کیا۔ سرداران کوہ چین نے ایڈریس گذارا۔

حضور وایسرا برہما کے صدر مقام منڈلے مین رونق افروز ہین۔ یہان ایک کوڑھی خانہ بھی افتتاح فرمائین گے۔

رنگون مین انتظام استقبال کمال چہل پہل کا ہے ۸۰ پنڈال بنائے سجائے گئے ہین راہ جلوس مین ایک پنڈال پر ۰۰۰ ۳ لڑکے مبارکباد دین گے ۱۴ - دسمبر کو روشنی عام و آتشبازی ہوگی۔

ونڈہٹ (پنجاب) کے گانو سے پچھلے سال ۴۴ ہزار ٹن کوئلہ نکلا۔ خالص منافع ۲ لاکھ ۹۰۰۰ تھا۔

۲۵ نومبر کو لندن سے خبر آئی کہ پارلیمنٹ مین آئرش ممبر کرنل لنچ منتخب ہوا۔

یہ کرنل لنچ بوئرون کی فوج کا افسر تھا۔ میدان جنگ مین مقابلہ کیا۔ وطن سے غیر حاضر ہے۔

کرنل لنچ کے رشتہ دار مطلع کر گئے۔ ممبری پر آدیگا تو پہلے بدخواہی سرکار مین گرفتار ہوگا۔ اپنے بادشاہ کے خلاف ہتھیار اُٹھائے۔ اسکا مقدمہ کیا جاویگا لیس آنا مشکل ہے۔

جرمنی مین محاصل تجارت کا جدید قانون پاس ہوا۔ اسکی سختی پر آسٹریا و ہنگری مین پریشان ہین۔

۲۵ نومبر کو خبر آئی کہ یونان کی جدید وزارت بنائی گئی۔ ایم زائمس وزیر اعظم ہوئے۔

۲۵ نومبر کو خبر آئی کہ ایک مشت باز مسمٰی کبرج غبن لیورپول کی شرکت مین گرفتار ہوا۔ ساڑھے ۲۵ لاکھ کی چوری مین سے ۱۵ لاکھ کے چکون کا پتہ لگ گیا۔ وہ روک لئے گئے۔

پانچ شیرون کے پنجرہ مین ایک عجیب شادی۔ حال ہین امریکہ مین ایک بالکل نئی قسم کی اور حیرتناک شادی ہوئی ہے مس پالن ڈلویر جو کہ شیرون کے ساتھ کھیلنے مین بڑی مشتاق عورت ہے۔ وہ حسن مین بھی منفرد ہستی پر ایسی مثالین بہت کم رکھتی ہے اسپر مسٹر ہاورڈ مگریم گمرین عاشق ہوا۔ مگر وہ نازنین اس شرط پر شادی کرنے کو راضی ہوئی کہ شیرون کے پنجرہ مین عقد پڑھا جائے حسن کے شیدا اور فریفتہ کب ٹلنے والے ہوتے ہین مسٹر موصوف نے جان ہتیلی پر رکھکر اس شرط کو منظور کرلیا اور آخرکار شہر اوہان مین ایک بھاری ہجوم کے موقع پر یہ رسم اس خوفناک شرط کے ساتھ پوری کی گئی۔ انسان چند روزہ دنیاوی خوبصورتی پر تو اسقدر مائل ہوتا ہے کہ [illegible] ہو جاتا ہے مگر اپنے خالق اور پروردگار کے حسن کا دیدار نہین کرتا جسمین نہ کبھی تغیر ہوتا ہے اور جس سے تمام خوبصورتیان پیدا ہوتی ہین۔

مہاراجہ نیپال پر الزام زہر خورانی کی تحقیقات کا مقدمہ ۲۰ ماہ حال سے شروع ہوا۔

بنارس کے کوئنس کالج مین تعلیم قانون کی جماعتین توڑدی گئین۔ اسلئے الہ آباد مین جانا ہوگا۔

مسٹر ایچ جی۔ ایس ٹائلر لفٹنٹ گورنر ممالک شمالمغرب کے پرائیویٹ سکرٹری مقرر ہوئے ہین۔

ہند مین ملکہ قیصرہ کا چندہ ۳۷ لاکھ ۶۰۰۰ ۲۲۵ روپیہ تک پہنچا۔

کانپور مین ایک سکہ قلب کے ملزم کو ۷ سال قید کی سزا دی گئی۔ یہ روپیہ۔ دوّنی۔ چونّی۔ کے سوا جعلی پیسے بھی بناتا تھا۔

ہندی تجارت کو ایران مین ترقی دینے کے لئے کوئٹہ مین ایک خاص مال خانہ قایم کیا گیا ہے۔ اُسمین ہندی مال کے تمام نمونہ رکھے جاینگے

تاکہ اُنہین سے پسند کرکے [illegible] ہین سنگوائیج

دو ہزار اونٹون کا ایک عظیم قافلہ [illegible] ایرانی مال لیکر

کوئٹہ مین آنیوالا ہے اور ان [illegible] اونٹون پر ہندی

مال لادکر ایران کو واپس جائیگا [illegible] کوئٹہ مین اِس

تجارت کے لئے ایک عظیم [illegible] منڈی کا منصب حاصل

کرتا جاتا ہے۔ دو ہزار اونٹ [illegible] سیستان سے آنیوالے

ہین جنپر خالص گھی لدا [illegible] ہوا ہے۔ اُنپر بھی ہندی

سامان تجارت کا [illegible] کر ایران کو لیجائین گے۔

یہ بلوچ [illegible] سڑک کی برکت ہے جسنے

ہندوستان اور ایران کی تجارت کو ایک کیا۔

مصر کے ایک گانو مین قدیم زمانہ کا ایک بت نصب

ہے جسکی نسبت خیال کیا جاتا ہے کہ اُسکی عمر ۶

ہزار سال سے زیادہ ہے۔ بت اُس شخص کا ہے

جو اپنے زمانہ مین اُس علاقہ کا مالک تھا۔

بمبئی کی آرٹ سوسائٹی نے اب ہندوستان

کی قدیم صنعتون کے زندہ کرنے اور اُنہین ترقی

دینے کے لئے بعض دھاتون لکڑی اور مٹی کی

خوبصورت دستکاریون کی ترقی کیلئے نمائش

کرنے اور انعام دینے کا اعلان کیا ہے۔

امریکن صوبہ کولمبیا کے باغیون نے زور پکڑا ہے

مقام کولون پر قابض ہو گئے ہین۔ امریکن فوج

کے ایک سو بحری سپاہی ریلوے اسٹیشن پر قابض

ہو گئے ہین۔

آنریبل ٹی کانلن نے علیگڈھ کالج کا معائنہ فرمایا۔

مجلس ستیان نے باعزاز آپکے ایک گارڈن پارٹی دی۔

سماجک سماچار

شریمان برہمچاری نتیانند جی نے آگرہ آریہ سماج

مین ۲۔ نومبر کو آواگون پر ویاکھیان دیا۔

جالندھر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۵ و ۲۶۔ دسمبر

کو ہوگا۔ نگر کیرتن ۲۴۔ دسمبر کو کیا جائیگا۔

آریہ سماج نجیب آباد کا سالانہ جلسہ ۸ و ۹ و ۱۰۔

مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کو ہونا قرار پایا۔ ۸ تاریخ کو

نگر کیرتن ہوگا۔

آریہ سماج ایٹہ کا سالانہ جلسہ ۲۰ و ۲۱ و ۲۲

دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء کو ہوگا۔

آریہ سماج لکھنؤ شہر کا سالانہ جلسہ ۳۰۔ نومبر

و یکم دسمبر کو منایا گیا۔

۲۶۔ نومبر کو چندوسی مین عیسائیون کا بڑا بھاری

میلہ ہوا۔ اِس موقع پر چندوسی آریہ سماج نے بھی

دھرم کا پرچار کیا اور ۳۰۔ نومبر و یکم دسمبر کو اپنا سالانہ

جلسہ منایا۔

گڈھ مکتیسر مین کاتکی کے گنگا اشنان کا بڑا

بھاری ہجوم ہوا۔ آریہ سماج ہاپوڑ کی طرف سے

ویدک دھرم کا پرچار کیا گیا۔

آریہ سماج جلالپور جٹان کے مندر مین دیوالی

کے دن لالہ سُندر داس نگر تھ نے سوامی دیانند

کے جیون پر لکچر دیا۔ اپیل پر چار آنہ فنڈ کیلئے

تین روپیہ جمع ہوا۔ رات کو روز دھرم گرنتھ سے

کتھا کا سلسلہ جاری ہو گیا ہے۔

موانہ کلان کے اینگلو سنسکرت اسکول مین ایک سنسکرت کلاس کھولی گئی ہے جسمین چھ ودیارتھی اسوقت پڑھتے ہین -

شکر گڑھ سماج مندر کے لئے عین ایک بڑے پُر رونق موقع پر سوا کنال اراضی بالعوض ۱۵ ؎ خرید کی گئی ہے - چار دیواری خام تیار ہو رہی ہے تیاری مندر کے لئے فہرست چندہ کھولی گئی ہے - مہاشہ لالہ جیدیال پردہان نے سماج مندر مین چاہ پختہ بنانے کے لئے وعدہ فرمایا ہے - اُمید ہے کہ بہت جلد چاہ پختہ وہ تیار کرا دینگے - چندہ کے جمع ہونے پر مکان پختہ و خام تیار ہو جاوے گا -

کروکشیتر میلہ سورج گرہن کے موقع پر ایک آریہ سماج کرنال کی طرف سے پرچار کا نہایت معقول انتظام کیا گیا تھا تین دن تک پنڈت دولت رام جی - پنڈت رام رتن جی و پنڈت پدم سنگھ جی اُپدیشکان آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب اور پنڈت شمبھو دت جی اُپدیشک ضلع کرنال کے پربھاؤ شالی اُپدیش و ویاکھیان ہوتے رہے (۱) ویدک دہرم کیا ہے - (۲) مہرشی دیانند کا ظہور اور اُنکا کام - (۳) دان دہا تم ان تین ٹریکٹون کی دو ہزار کاپیون کے علاوہ گرہن مہاتم " آریہ سماج کیا ہے " وغیرہ سیکڑون چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ مفت تقسیم کئے گئے -

سردار بشن سنگھ جی پردہان آریہ سماج بھاگووالہ کے پتر کا نام [illegible] سنسکار ویدک ریتی سے بڑے اُلتساہ کے ساتھ ہوا - [illegible] گرکل اور ویدپرچار وغیرہ کو [illegible] دیا - اِس جلسہ مین باہر کے چند سماجک بھائی بھی شریک ہوئے جسکی وجہ سے بھاگووالہ آریہ سماج پھر جاگ اُٹھا -

بابو خوشحال چند صاحب آپ پردہان آریہ سماج سیالکوٹ کی ۱۳ سالہ پتری کا دیہانت ہو گیا - انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے ہوا - [illegible] جی کو شانتی پروان کرین -

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ کا سالانہ جلسہ بھی بڑی کامیابی سے انجام پذیر ہوا - نگر کیرتن مین لالہ وزیر چند جی کی شمولیت کی وجہ سے بڑی کامیابی ہوئی - لالہ وزیر چند ودیارتھی - پنڈت بھگت رام جی اور پنڈت میلا رام جی کے اُپدیش اور ویاکھیان ہوئے آریہ سماجک فنڈون کے لئے تقریباً چار سو روپیہ چندہ ہوا جسمین سے تین سو روپیہ نقد وید پرچار فنڈ کے حصہ مین آیا -

آریہ سماج علیگڈھ کا انتخاب ادہکاریان سال رواں کے لئے حسب ذیل ہوا :-

ماسٹر چھوٹے لال - بی - اے پردہان - لالہ مولچند اُپ پردہان - پنڈت دیوی سہائے شرما منتری - پنڈت نند کشور شرما اُپ منتری - بابو ہیرا لال کوشادہکش - ڈاکٹر مرلیدہر پستکادہکش -

آریہ سماج بریلی کے یتیم خانہ کے سالانہ جلسہ پر نو سو روپیہ عمارت یتیم خانہ کیلئے جمع ہوا -

عمدہ اور مفید کتاب سے بڑھکر کوئی دوست نہیں ہے

پیارے ناظرین! میرے یہان آریہ دہرم اخلاق۔ صنعت و حرفت سے متعلق مفید عام کتب کا ایک بڑا ذخیرہ فروخت کیلئے موجود ہے علاوہ ازین سررشتہ تعلیم کی مروجہ کتابین بھی بکری کیواسطے ہروقت رہتی ہین۔ مقامی مصنفین مثل شرمان پنڈت تلسی رام صاحب سوامی کی تصانیف بھی میری معرفت بکفایت ملسکتی ہین مفصل فہرست حسب الطلب فی الفور روانہ کیجاتی ہے نمونہ کیلئے چند کتب معہ خلاصہ مضمون و قیمت درج کرتا ہون:۔

نام کتاب	خلاصہ مضمون	قیمت	نام کتاب	خلاصہ مضمون	قیمت
سدہی ساگر	لوگ سدہیون [illegible] کرامات پر لاجواب رسالہ ہے	عہ/	علاج النساء	مستورات کی بیماریونکے علاج بطرز ناول	عہ/
بیر کلنک [illegible] ہندی	[illegible] جنگ بھارت کا ناٹک	/ـہ	عجائب نگار اُردو	قابل دید مشہور زمان عمارتونکے حالات معہ نقشہ جات	۱۲/
سبھا پرسن ہندی	آریہ سماج کے سدھانتون پر دلکش لاونیان اور بھجن چودھری نول سنگھ۔	۱/ہ	آئینہ مسمریزم اُردو	باتصویر فن مسمریزم کا پورا اُستاد مکمل بہمہ وجوہ	/عہ ۱/
دان کرن	مسئلہ خیرات کا تصفیہ شاسترون کے پرمانون سے	۳/	دہرم بودھ اُردو	مہاتما بودھ کی سوانح عمری اُردو بودھ دہرم کے اصول۔	۸/
بال اُپکاری اُپدیش ہندی	بالکاؤن اور استریون کی سکشا کے لئے اتی اُتم	۲/	سبھا پرسن اُردو	مجموعہ ہر پنج حصہ آریہ دہرم چودھری نول سنگھ کی لاونیان اور بھجن	۳/
[illegible] جوت ہندی	مسمریزم سے متعلق مکمل پستک سرل بھاشا مین	/عہ ۳/	جواہر الفنون اُردو	صنعت و حرفت سے متعلق بیشمار نسخون کا مجموعہ	۸/
سیتا چرتر ہندی	ناول کے رنگ مین مہارانی سیتا کا لاثانی کیریکٹر قابل دید ہے۔	حصہ ۱ /؏ حصہ ۲ /؏ حصہ ۳ /؏	مخزن الادویہ اُردو	انگریزی دواؤن اور اُنکے مرکبات پر ایک مشہور رسالہ ہے۔	۸/
سندھیا بدھی ہندی	لوگ شاستر کے اصول کے مطابق ایشور کے بھگتون کے لئے۔	۳/	مخزن علاج حیوانات اُردو	حیوانات کے امراض پر لاجواب کتاب	۸/
ظرافت کا بغچہ اُردو	ہنسی مذاق سے بھرے ہوئے لطائف تفریح طبع کا بےنظیر نسخہ ہے	۱۲/	حکمت پور شاستر ارتھ اُردو	پورانک مت کھنڈن	۶/
آئینہ اودھ اُردو	تاریخ اودھ ہے۔ وقت فرصت کا دلچسپ مشغلہ۔	۱۰/	رسالہ فن صنعت اُردو	صنعت و حرفت کے چٹکلے اُردو بعض امراض کے مجرب نسخے	۸/
مادھوی کنکن اُردو	ایک بنگالی ناول کا ترجمہ ہے قابل دید	/ـہ	طریق مشاہیر اُردو	روپیہ کمانے بچانے اور خرچ کرنے پر لاجواب مشورے	۲/

المشتہر کدارناتھ بُک سیلر بازار بزازہ شہر میرٹھ

لوکل

اس مہینے مین آریہ کنیا پاٹھ شالا اور استری سماج کے معمولی جلسے بڑی رونق کے ساتھ ہوتے رہے۔ استری سماج کی حاضری بہت اچھی ہے۔ اناتھ کنیائین بہت اچھی حالت مین ہین۔ پڑھنے لکھنے مین خاطر خواہ ترقی کر رہی ہین۔

پنڈت گوری دت صاحب جوتشی ساکن صدر بازار میرٹھ کی دہرم پتنی جی نے اپنے پُتر کے کرن بیدہ سنسکار مین استری سماج کا اُپدیش کرایا۔ کنیاؤن نے خوب بھجن گائے۔ جوالادیوی جی کا اُپدیش سولہ سنسکارون پر ہوا۔ بہت استریان جمع ہوئی تھین۔ بہت اچھا اثر پڑا۔ اگر ہماری سب بہنین اسی طرح سب سنسکارون پر استری سماج کا اُپدیش کرایا کرین تو عام استریون مین آریہ دہرم کا پرچار بہت جلدی ہو جاوے اور بہت لابھ پہونچے۔ پنڈت جی کی استری نے عہ کنیا پاٹھ شالا کو دان دیا۔ ایشر ہمیشہ پُتر کو سدا لو آنند رکھے۔

آریہ سماج میرٹھ کا سالانہ جلسہ ۳۰ و ۳۱ دسمبر کو ہونا قرار پایا ہے۔ اُپدیشک مہاشون سے پرارتھنا ہے کہ ضرور تشریف لاوین۔

گراہکون کی سیوا مین ایک نویدن

ہمارے معزز خریدارون سے یہ امر پوشیدہ نہین کہ آریہ بہو اپنی ضخامت اور اس عرق ریزی کے لحاظ سے جس کے ساتھ کہ وہ ہر مہینہ تیار کیا جاتا ہے جیسا کہ ہندی رسالون مین اول درجہ کا ہے اُسیقدر ارزان جبکہ اسکو سستا بھی کہا گیا ہے کہ اشاعت خاطر خواہ ہو ۔۳ مہینہ تک ہم قریبًا نصف قیمت کے [illegible] اور پیشگی زرچندہ ارسال کرنیوالون کو تحائف بھی بھیجتے رہے۔ اس عرصہ مین بچت تو درکنار ہم ایک [illegible] اضافی رقم گرہ سے صرف کر چکے ہین جسکو ہمارے [illegible] خریدار ہی پورا کر سکتے ہین۔ ہمارا یہ مطلب ہرگز نہین کہ وہ زرچندہ کے علاوہ کچھ زائد ہمکو عنایت کرین بلکہ ہمارا منشا یہ ہے کہ اگر وہ سب زرچندہ ارسال فرماوین تو ہمارے پاس ایک معقول رقم جمع ہو جائے اور ہم جنوری سے آریہ بندہو کو بجائے ماہواری پندرہ روزہ کر دین۔ اُمید ہے کہ ناظرین یہ پڑھکر خوش ہونگے کہ ہم پندرہ روزہ آریہ بندہو کی قیمت دگنی نہین کرینگے بلکہ فقط عامہ محصول ڈاک لینگے جو ہمارے پرانے خریدار جنوری تک کا حساب چکا کر پندرہ روزہ آریہ بندہو کی قیمت بمد پیشگی معہ ۲ محصول تحفہ ارسال فرمائینگے اُنکی سیوا مین میرٹھ کی نئی ایجاد طلسمی ہمدان جسکا بالشت بھر لکڑی کا ڈھکنا کھولتے وقت اندر ہی غائب ہو جاتا ہے بطور تحفہ ارسال کیا جائیگا جو نئے اصحاب جنوری سے ہمارے پندرہ روزہ اخبار کو خرید نا چاہین گے اور قیمت سالانہ پیشگی معہ محصول دو آنہ ارسال فرمائینگے

افسوس کہ گڈھ مکتیشر کی ہجوم کاتکی پر دو نوجوان لڑکی جنمین سے ایک کہتری کی و ساہنیا تھا گنگا مین نہاتے ہوئے

انکو اس تحفہ کے علاوہ جنوری تک جاری رسالہ
مفت دیا جائیگا جن صاحبون نے ابھی تک
پچھلا حساب بیباق نہین کیا اور نیز جنہون نے ابھی
سال چہارم کی قیمت ارسال نہین فرمائی انکی سیوا
مین آئندہ مہینہ کا رسالہ ویلیو پے ایبل حاضر ہوگا۔
اطلاعاً پیشتر گذارش کر دیا ہے کہ وہ واپس نکرین
اور نیز [illegible] کیلئے تیار رہین یا ہمین مطلع کرین کہ ہم
ویلیو پے ایبل بھیجنے [illegible]ان نہ اٹھائین۔ گو
ہم کسی حالت مین یہہ نہین چاہتے تھے کہ آریہ بندہو
کی قیمت پیشگی بھیجا کرین کیونکہ ہمارے معزز خریدارون
مین زیادہ تر ہمارے معزز آریہ بھائی ہی ہین
لیکن جب دیکھتے ہین کہ پچھلے سالون کا بہت
کچھ بقایا وصول ہونیکو ہے اور جو تھوڑا بہت ہر
مہینہ وصول ہوتا ہے وہ اخبار کے صرف سے
[illegible] کے برابر بھی نہین ہوتا تو ہمین مجبوراً یہہ
کہنا پڑتا ہے کہ پندرہ روزہ آریہ بندہو صرف
انہین مہاشیون کی سیوا مین حاضر ہوگا جو زر
چندہ پیشگی ارسال فرماوینگے افسوس کہ ہمارے
بھارت ورشی بھائی قطرہ قطرہ بہم شود دریا کے
مقولہ کی صداقت کو محسوس نہین کرتے۔ اہل
یورپ نے اسی سچائی کو جانکر ہزارون قسم کے
انسٹیٹیوشن قایم کرلئے اور وہان چھوٹے چھوٹے
[illegible] ہین جو نہایت کامیابی کیساتھ بڑے
بڑے اخبار نکل رہے ہین وہ بھی اسی سچائی
کی بدولت ہین۔ اگر آپ صاحبان بھی اس
بات کو سمجھکر زرچندہ کی قلیل سی رقم اپنی اپنی
گرہ سے ارسال فرمادین گے تو آریہ بندہو دن
دگنی رات چوگنی ترقی کر کے آپکی جان ومال کا
دعاگو رہیگا۔

نوٹ

جن مہاشیون نے مراسلات بھیجکر پندرہ روزہ
آریہ بندہو کی تحریک کی تھی انہین خاموش نہین
رہنا چاہئے بلکہ جلدی جلدی قیمتین ارسال
فرماکر ہماری درخواست کو پورا کرنا چاہئے۔
(ایڈیٹر آریہ بندہو)

نامہ نگارونکی سیوا مین گذارش

ہمارے معزز اور قابل تعظیم نامہ نگار اپنی قلمی امداد
کے عوض کبھی ہمسے اجرت کے خواہان نہین
ہوتے اور نہ ہم اپنے آپ کو اس قابل سمجھتے
ہین کہ اپنا ناچیز پرچہ مفت دینے کے سوا مالی
امداد سے بھی انکی اس مہربانی کا پورا معاوضہ
دیسکین بلکہ بعض مہاشے تو باوجود اس قسم
کی مدد دینے کے بھی زرچندہ ادا کرتے رہے
ہین۔ اسکا سوائے انکی فیاضی اور عالی حوصلگی
کے کیا کہا جاسکتا ہے۔ لیکن گو وہ اپنے دہرم
بھائیون سے اپنے نیک خیالات کی اشاعت
کیون نہ چاہتے ہون ہمارا اخلاقی فرض یہہ ضرور
ہے کہ اگر ہم انکی سہایتا کا پورا معاوضہ نہ دیسکین
تو کم از کم کسی قسم کے تحایف جو ہمسے ہوسکین

ضرور ان کی خدمت میں پیش کرتے رہا کریں - اور ہماری ناچیز رائے میں علم دوست اصحاب کیلئے علمی کتب سے بڑھکر کوئی عمدہ تحفہ نہیں ہے - پس ہم جنوری سے ہر سہ ماہی پر اپنے مشفق نامہ نگاروں کی سیوا میں جو پندرہ روزہ آریہ ہند کیلئے باقاعدہ اچھے اچھے آریہ دہرم کے پرتی پادک مضامین ارسال فرمایا کرینگے عمدہ عمدہ علمی ذاق کی کتابیں نذر کیا کرینگے اور جس نامہ نگار کے مضامین سب سے عمدہ اور باقاعدہ آتے رہینگے اسکو مکمل جلد ٹاڈ صاحب کی تواریخ راجستہان بزبان انگریزی قیمتی ... اور ایک جلد اردو ستیارتھ پرکاش قیمتی ... پیشکش کرینگے - ہر دو کتب کی خوبصورت جلدوں پر اس نامہ نگار صاحب کا نام انگریزی حروف میں سنہری چھپا ہوگا -

(ایڈیٹر آریہ ہند)

پی آر ورما کی جنرل ایجنسی شہر میرٹھ

(دہلی دروازہ سے ضرور خرید فرمایئے)

تانبے کے ہون کنڈ خالص سیر کی گٹائی ہون سامگری ۹ فی سیر جملہ سماجک اور علمی کتابیں میرٹھ کی مشہور چیزیں - ٹوپیاں قینچیاں گنیہ نجیش وغیرہ - الہ آباد کے بنے ہوئے اسٹیل بکس ... میرٹھ کی نو ایجاد ایک طلسمی قلمدان ... بالمشت بعد ... کا ڈھکنا کھولتے وقت

اندر ہی غائب ہو جاتا ہے قیمت سادہ کی ۶ اور منقش کی ۱۲ ... جالندہر کے بنے ہوئے ریشمی کمربند ۲ فی ... المشتہر پی آر ورما جنرل مرچنٹ دہلی دروازہ میرٹھ

جیبی گھڑی

آدہی قیمت میں انعام گھڑی کا بکس ۵ برس کی گارنٹی - اصلی قیمت ۹ روپیہ ایک چین ایک گلاس ایک کمانی مفت ملینگی - یہہ گھڑی ابتک ۹ روپیہ میں بکتی تھی لیکن ہم پانچ روپیہ میں دینگے - اس کم قیمت کرنیکی یہہ وجہہ ہے کہ سیدہی ولایت سے منگانے میں بیچ کے دکاندار دلالوں کا منافع اسپر نہیں رہا - گھڑی نہایت خوبصورت مضبوط اور ٹھیک وقت بتانیوالی بغیر علیحدہ چابی کے یعنی چابی اسکے اندر ہی ہے ایکبار کوکنے سے ۳۰ گھنٹہ تک برابر چلتی ہے - صرف اسی مہینے تک اس ارزان قیمت پر یہہ گھڑی فروخت ہوگی جو موقع کو ہاتھ سے جانے دینگے وہ پچھتائینگے - علاوہ قیمت کے ڈاک خرچ ۷ ذمہ خریدار ہوگا - پندرہ روزہ آریہ ہند کے خریداروں کو محصول ڈاک معاف - ملنے کا پتہ :- مہر پرشاد منیجر ... شہر میرٹھ

رجسٹرڈ نمبر الف ۶۸

ओ३म्

विद्यांचाविद्यांच यस्तद्वेदोभयं सह। अविद्या

यामृत्युंतीर्त्वा विद्ययामृतमश्नुते ॥ २ ॥

جو منشیہ ودیا اور اودیا کے سروپ کو جانکر جڑ اور چیتن اور دونوں کو انکا سادھک نشچے

کرکے شریرادی جڑ اور چیتن آتما کو دھرم ارتھ کام اور موکش کی سدھی کے لئے ساتھ ساتھ

پریوگ کرتے ہیں وہ لوک دکھ سے چھوٹکر پرمارتھ کے سکھ کو پراپت ہوتے ہیں

आर्य्यबन्धु

آریہ بندھو

بابت پندرہ ۱۵ ماہ فروری سنہ ۱۹۰۳ع

قیمت سالانہ پیشگی بلا محصولڈاک دو روپیہ معہ محصولڈاک دو روپیہ چار آنہ

حسب الارشاد جناب ڈاکٹر رامچندر صاحب ورما پروپرائٹر شائع ہوا (خاکسار پی آر ورما ایڈیٹر)

آریہ بندھو پریس شہر میرٹھ میں چھپا

پندرہ روزہ آریہ ہندہو کا دستور العمل

(۱) سلیس اردو زبان کے لباس مین سمبہنا اور وچار پوبک آتمک - شاریرک اور سماجک اُنتی سمبندی مضامین اپنے معزز خریداران کی خدمت مین التماس کرنا اِس پرچہ کا اودیش ہوگا۔

(۲) جن مضامین سے آریہ پبلک کی مجموعی ترقی کو صدمہ پہونچنے کا احتمال ہو گا اُن سے اس پرچہ کے کالمون کو پاک رکھنے کا خیال ہر وقت رہیگا۔

(۳) ملکی معاملات ارتھات راج سمبندہی وشیون پر آریہ ہندہو مین رائے زنی کرنے کا کسی مہاشہ کو حق حاصل نہ ہوگا۔

(۴) یہ پرچہ ہر ماہ کی ۱۵ و ۳۰ تاریخ تک اپنے پیارے گراہکون کی دست بوسی کیلئے سیوا میں روانہ ہو جایا کریگا جن مہاشیونکو کسی وجہہ سے آریہ ہندہو کی ملاقات پسند نہ ہو اُنکی خدمتمین گذارش ہے کہ بلا تکلف پروپرائیٹر کو اپنی نارضامندی سے اطلاع بخشیں۔ تین نمبر کسی مہاشہ کا پرچہ قبول فرمانا خریداری کی دلیل متصور ہوگا۔

(۵) قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک عہ اور بلا محصول ڈاک عہ مقرر ہے۔ جو مہاشہ قیمت مقررہ بمد پیشگی عنایت فرماوینگے وہ خاص شکریہ کے مستحق ہون گے۔ آریہ گنون کی معتبری ہمین اس بات کی اجازت نہین دیتی کہ ہم پیشگی قیمت کو آریہ ہندہو کی لازمی شرط قرار دین۔

(۶) آریہ ہندہو اپنے عالی دماغ - باریک بین - دہرم ہتیشی - خیر اندیش اور نیک خیال نامہ نگارون کی خدمت مین ہمیشہ بلا قیمت پیش ہوا کریگا۔

(۷) مراسلات کو پرنکش اور منصفانہ مطالعہ کے بعد اُپیوگی ارتھات ہر طرح پر مفید سمجھا جانے پر بلا کم و کاست چھاپ دیا جائیگا۔ لیکن جو مراسلات اشاعت کے لائق نہین سمجھی جاوینگی انکا واپس کرنا پرچہ کے ادہکاریون پر واجب نہ ہوگا۔

(۸) آریہ سماج اور اُسکے معاون انسٹیٹیوشنون کے اشتہارات اور نیز ایسے نوٹس جنسے سراسر پبلک کی بہبودی مقصود ہو اس رسالہ مین بلا اُجرت شائع ہو سکین گے۔ ذاتی فائدہ کے اشتہارون پر بشرح ذیل اُجرت لیجاویگی۔ ایک سطر پر صرف ایکبار ۱؎ نصف صفحہ پر عہ پورے صفحہ پر عہ ہے۔ متواتر اشاعت کے لئے خاص نرخون کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کے طے ہو سکتا ہے۔

نوٹ - کوئی ایسا اشتہار طبع نہ ہوگا جسمین ناشائستہ فحش یا خلاف قانون الفاظ ہون یا جو آریہ سماج کے نیمون کے درودّہ ہو۔

آریہ بندھو

کرمون کی گتی

پاپ پنیہ مین سنگرام

منش کے من کو ایک قلعے سے تشبیہہ دیجا سکتی ہے جسپر کبھی پنیہ کا راج ہوتا ہے اور کبھی پاپ اپنی حکومت [illegible] ہے من مین یہ تبدیلی بہت جلدی اور آسانی سے نہین ہوتی - بلکہ بڑے جنگ و جدل کے بعد جیسے عظیم الشان سلطنتون مین انقلاب ہوا کرتے ہین اسیطرح من کی حکومت مین تغیر ہوتا ہے - خواہ پاپ ہو یا پنیہ کوئی طاقت اچھی طرح مقابلہ کئے بغیر اپنی مخالف طاقت کا دخل ہونے نہین دیتی اس لئے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ نیک آدمی مدتون تک بری صحبت مین بہی نہین بگڑتے اور خراب چال چلن کے لوگون پر عرصہ دراز تک دہرم کے اپدیش کچھہ اثر نہین کرتے - پیارے پاٹھکو یہ کوئی عجیب اور نرالی بات نہین بلکہ ہمیشہ دیکھا جاتا ہے کہ کوئی قابض طاقت اپنی مقبوضہ چیز کو جلدی نہین چھوڑتی - اور کوئی مالک اپنی ملکیت سے دست بردار ہونا پسند نہین کرتا بعینہ یہی حال پاپ پنیہ کا من کے ساتھ ہوتا ہے اچھے برے جیسے سنسکار من پر پڑے ہوتے ہین وہ آسانی کے ساتھہ ایک دم نہین اٹھ سکتے بلکہ بڑے بھاری سنگرام اور یدھ سے دور ہوتے ہین یدھ کا نام سنکر پاٹھک جن متحیر ہو گئے کہ کہین مضمون لکھتے لکھتے جنوبی افریقہ کا خیال تو نہین آ گیا لیکن پاٹھک مہاشیو یہ بات نہین واسنو مین منش کا من بھی جنوبی افریقہ کے یدھ استھان سے کم نہین ہے جب کوئی نیک آدمی برے سنسکارون کا شکار بنتا ہے تو اسکے من روپی رن مین بڑی بھاری خونریز لڑائی ہوتی ہے پیشتر کے اچھے سنسکار جو آتما کے وفادار سپاہی ہوتے ہین حتی المقدور اسکو بچانے کی کوشش کرتے ہین اور اس وقت تک میدان کارزار کو ہاتھہ سے نہین دیتے جبتک کہ ان کے خون سے صفحۂ دل داغی نہین ہوتا - پس کسی دہرماتما کا برے کرمون سے نفرت کرنا یہی معنے رکھتا ہے کہ اسکے پیشتر کے پنیہ کرم من مین دشٹ سنکلپون کو گھسنے نہین دیتے پاپ ہرچند لالچ اور لذائذ نفسانی کے بارود سے من روپی قلعے کو اڑانا چاہتا ہے مگر جہان پنیہ کی حکومت نے مضبوط جڑ پکڑی ہوتی ہے وہان دہرم کا پریم ایک دیوار آہنی کی شکل بنجاتا ہے جسپر نہ کسی قسم کا بارود اثر کرتا ہے اور نہ کوئی اور بڑی سے بڑی زبردست طاقت موجب زیان ہوسکتی ہے لیکن ایسی مثالین دنیا مین بہت ہی نایاب ہوا کرتی ہین عموماً دیکھا جاتا ہے کہ پاپ اپنے زہر آلود اسلحے سے بہت جلدی فتح حاصل کر لیتا ہے - یہ حادثہ بڑا

خوفناک ہوتا ہے جبکہ آتما اپنے دشمن پاپ کے
پنجہ مین گرفتار ہو جاتا ہے اسکے تمام خویش واقارب
اور مددگار یعنی اچھے سنسکار اور دھارمک سکشائین
تہ تیغ کر دیئے جاتے ہین اب آتما پاپ کی قید مین پھنسکر
اسی کا ہو رہتا ہے اور غلامی مین پڑا ہوا جو کچھہ پاپ
کا حکم ہوتا ہے اسکو بجا لاتا ہے - ان ناجائز احکام
کی بجا آوری کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ روز بروز کھون
مین پھنستا جاتا ہے آخرکار یہان تک نوبت پہنچ جاتی
ہے کہ نہ بھلنے کو جگہہ رہتی ہے اور نہ برداشت کی
طاقت ہوتی ہے اسوقت جیو آتما پر نہ پائے رفتن
نہ جائے ماندن کی مثال صادق آتی ہے - پاپ کی
من پر فتحیابی کا یہ افسوسناک نتیجہ ہوتا ہے جب
بلپنہ فتحیاب ہوکر من کو حاصل کرتا ہے تو آتما جس
اوچہ دشا کو پراپت ہوتا ہے اسکا ورنن اگلے پرچہ مین
ہوگا -

ایڈیٹوریل نوٹس

ہمارے پورانک سناتنی دوستون کو بھی اپنے عقاید
کی حفاظت اور اشاعت کے لئے ایک پرتی ندہی سبھا
قایم کرنے کی ضرورت محسوس ہوگئی یہ آواز ہوشیار
پور کے ایک برگزیدہ ہندو لیڈر سے پیدا ہوئی ہے
اور بوساطت ہمعصر بھارت پرتاپ ہمارے کانون تک
پہنچی ہے - معزز پورانک بھائیون کی یہ تحریک آریہ سماج
کی تقلید معلوم ہوتی ہے مگر ہماری رائے مین وہ اس
سے کچھہ فائدہ نہین اٹھا سکتے کیونکہ پورانک دہرم

کسی ایک نشچت دہرم کا نام نہین جسکا پرچار کیا
جا سکے - ہندو دہرم بہت سے مختلف عقاید کے
مجموعی کا نام ہے جنمین باہمی اختلاف کا عنصر موجود
ہے اور اسلئے ایک پلیٹ فارم پر سے انکا پرچار
نہین کیا جا سکتا - شیو مت کے اپدیشک وشنو
مت کا کھنڈن کرتے پھرینگے اور جن اپدیشکو کا مت
وشنو ہوگا ان کے لئے شیو مت کو طشت ازبام
کرنا لازمی ہوگا اس حالت مین ہندو دہرم کا پرچار
اور رکھشا ہونے کی بجائے [illegible] ہوگا اور
رہا سہا سارا بھانڈا پھوٹ جائیگا پس حفظ ماتقدم
کے اصول کو سمجھکر پورانک مہاشیون کو اس
پرکار بند ہونا چاہیئے - چرا کارے کند عاقل کہ
باز آید پشیمانی -

پشچم اونتر دلش کے آریہ بھائیو کیون پیچھے رہے جاتے ہو

دیکھو آریہ سماج سے متعلق پنجاب سے آئے ہوئے
سماچار کسقدر من کو پرسن کر رہے ہین گروکل کے
پریمی جو قریباً نصف لاکھہ روپیہ بہت تھوڑے
عرصہ مین اپنے کام کو مستحکم کرنے کے لئے جمع
کر چکے ہین مارچ کی ۲۲ و ۲۳ تاریخون کو اس
پراچین سمون کے انسٹیٹیوشن کا افتتاحی جلسہ
کرنیکی خوش خبری سنا رہے ہین - کالج کے
بھگت جو اپنے قومی دارالعلوم کا سرمایہ قریباً

چار لاکھ تک بڑھا چکے ہین [illegible] جگہہ جگہہ اپنے ہم قوم بچون کو ودیادان دینے کے لئے اسکول کھول رہے ہین ابھی کا ذکر ہے کہ [illegible] لاہور نواسی آریہ بھائی ہوشیارپور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ کر کے (جسمین قریبًا تین ہزار روپیہ چندہ جمع ہوا) واپس آرہے تھے کہ رستے مین شام چوراسی مین ایک رات ٹھہر گئے یہ ایک معمولی چھوٹا سا قصبہ ہے۔ اگلے روز نگر کیرتن کیا گیا اور ویاکھیان ہوئے فورًا ایک [illegible] روپیہ جمع ہو گیا جس سے اس قصبہ مین اسکول قایم کر دیا گیا۔ یہ کام آپکے پنجابی بھائیون کے ہین دہرم پر قربان ہو کر کام کر رہے ہین اب اپنے ممالک مغربی شمالی کے آریہ سماجک انسٹیٹیوشنون کی حالت پر دھیان دیجئے میرٹھ کے ڈی۔اے وی کالج کا سرمایہ ابھی تک ۲۰ یا ۲۲ ہزار سے زیادہ نہین ہوا۔ اگر یہی رفتار رہی تو آیندہ بڑھنے کے بھی آثار نہین پائے جاتے میرٹھ آریہ سماج کے سالانہ جلسے جو گذشتہ دسمبر مین ہوا تہا کل [illegible] روپئے نقد چندہ ہوا اور قریبًا تین سو روپئے وعدہ اسمین ماہواری چندے بھی شامل ہین پرتی ندہی سبھا کے اُپدیشکون مین ورن بیوستھا پر جھگڑے ہو رہے ہین وہ ویدک دہرم کا پرچار کرنے کی بجائے ان تنازعون کو اپنے ساتھ لئے پھرتے ہین پیارے یاد رکھو تہوڑے عرصہ مین یہ پیچیدگیان اسقدر بڑھ جاینگی کہ سلجہانی مشکل ہون گی۔ پنجابی آریہ بھائی کام مین بہت آگے نظر آینگے ممالک مغربی شمالی کے آریہ بھائیونکو اپنے پیچھے رہ جانے کی حالت پر پچھتانا پڑیگا۔

آریہ بھائیون کی کانفرنس

قابل توجہ آریہ پرتی ندہی سبھا ہائے پنجاب و ممالک مغربی و شمالی بہار وغیرہ

ڈیر ایڈیٹر آریہ ہند ہو نمستے۔ سطور ذیل کو درج رسالہ کر کے مشکور کرین از حد کرپا ہو گی ہر سال ماہ دسمبر کی ایام کرسمس مین کانگرس کھتری کانفرنس اور دیگر نانا پرکار کی مجلسین کانفرنس جلسے کرتی ہین اگر آریہ بھائیون کی کانفرنس بھی ہر سال ہوا کرے تو از حد فائدہ ہوگا تمام ملک ہندوستان کی آریہ بھائی ایک جگہہ اکٹھے ہو کر میل ملاپ کر سکین گے اور ایک دوسرے کے حال سے واقف ہو گا اور بہت سی نئی تجاویز سوچی جا سکین گی ہین تمام صوبہ جات کے آریہ پرتی ندہی سبھاؤن کی پردہان و منتری جی سے التماس کرتا ہون کہ وہ ضرور سب ملکر ہر سال ماہ دسمبر کے ایام کرسمس مین ایک بڑا جلسہ ایک مقام پر کیا کرین ہر سماج اپنے مقامی جلسے جو کرتی ہے وہ تو علیحدہ رہے مگر میری رائے مین ایک بڑا جلسہ کانگرس کے نمونہ پر ہونا چاہیے ۲۱۔ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء کو کھتری کانفرنس کا جلسہ جمون مین بسر پرستی دیوان امرناتھ صاحب گورنر جمون ہوا تہا مین اسمین شریک تہا اس مین قریبًا ۱۰ ہزار کھتری شریک تھے لالہ پیارے لعل صاحب سابق انسپکٹر آب

سکولز جالندہر گرکل اور بابا کہیم سنگہ صاحب بیدی اور لالہ سنگم لال پلیڈر لاہور اور دیگر بہت سے صاحبان نے کہتری قوم کے بہتری کے لئے بہت سے عمدہ ریزولیوشن پاس کئے۔

دیوان امرناتہہ صاحب کی تقریر از حد دلچسپ تھی قریبًا ۳۰ ہزار روپیہ خرچ دیوان صاحب کا ہوا تہا۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے نے اسوقت نصف ٹکٹ کر دیا تہا۔ اگر اسی طرح سے آریہ کانفرنس کل ہندوستان کی آریون کی ہووے تو از حد بہتر ہے چونکہ ایام ہولی مین ۲۴-۲۳ مارچ سنہ ۱۹۰۱ع کو ہردوار مین آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کی مجوزہ گورکل کا افتتاحی جلسہ ہوگا اگر اس موقعہ پر بعد افتتاحی جلسہ کے آریہ بہائیون کی کانفرنس ہوجاوے تو نہایت اچہی بات ہے اس کانفرنس سے بہت سے فائدے ہون گے ایک تو موجودہ نفاق کے دور کرنے کے خیال کئی صاحبان کے دل مین آوین گے شاید وہ نفاق کو دور کرنے کی تجاویز بھی کرین۔

دوسرے ویدک دہرم کا پرچار خوب عمدہ طرح سے ہو جاوے گا۔ تیسرے لوگون کو معلوم ہو جاویگا کہ آریہ لوگون کی تعداد کسقدر ہے چہارم کانفرنس کے اختتام پر مختلف فنڈون کیلئے روپیہ اکٹھا ہوجاویگا آجکل آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کے اپدیشک ممالک مغربی وشمالی مین پرچار نہین کرتے اور نہ ممالک مغربی وشمالی کی اوپدیشک پنجاب مین آتے ہین اور اسی طرح سے ایک سبہا کے اوپدیشک دوسری سبہا کے علاقہ مین پرچار نہین کرتے اگر کانفرنس ہونی شروع ہوئی تو تمام سبہاؤن کی اوپدیشک ہر سال ایک جگہہ اکٹھے ہو جایا کرین گے اور ان کے اوپدیشون سے ایک دوسرے کو عمومًا اور حاضرین کو خصوصًا فائدہ ہوگا مجھے کھتری کانفرنس کا جلسہ جمون مین دیکھکر یہ تجویز خیال مین آئی ہے جمون مین کانفرنس کے موقعہ پر ہندوستان کے ہر صوبہ کا آدمی موجود تہا۔ پٹنہ۔ کلکتہ۔ بنارس میرٹھ اور دیگر شہر جمون سے کس[illegible] مگر ان جگہون سے بہت سے لوگ آئے ہوئے تھے میری رائے مین اب کے آرین کانفرنس کا جلسہ ہردوار پر بعد افتتاحی جلسہ گورو کل کے ہووے پہر ہر سال ماہ دسمبر مین جگہہ بدل بدل کر ہوا کرے امید ہے کہ تمام صوبہ جات کی آریہ پرتی ندہی سبہائین اس تجویز پر غور کرین گی اور جن صاحبان کو یہ تجویز ناپسند ہووے وہ وجہ ناپسند کرنی کی آریہ مند ہو کے آیندہ پرچہ مین مفصل تحریر کرین۔ تاکہ پتہ لگ جاوے کہ وہ کیون اس تجویز کے مخالف ہین۔ ڈیر مسٹر ایڈیٹر امید ہے کہ آپ بہی اس تجویز پر اپنی مفصل رائے اس مضمون کے آخر مین تحریر کرین گے اور دیگر صاحبان کی رائیون کو بہی مفصل درج رسالہ کرین گے۔

راقم ویدک دہرم کا سیوک امیر چند آریہ مسافر ازنادون ضلع کانگڑہ۔ نوٹ آیندہ نمبر مین لکہا جائیگا۔

دنیا کی ابتدائی زبان کیا تھی

ڈیر ایڈیٹر آریہ ہند ہو تمہ[illegible] - سطور ذیل درج رسالہ کردین مندرجہ بالا سوال میرے مکرم و معظم دوست مرزا رحیم بیگ صاحب نے جو کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروون مین سے ایک ہین مجھسے کیا تہا ان کے اس سوال کا جواب جیسا کہ میری سمجھ مین آیا ویسے او سوقت دیدیا تہا مگر وہ صاحب میرے اس جواب کو پسند نہین کرتے ہین یعنی یہ جواب دیا تہا کہ دنیا کی ابتدائی زبان سنسکرت ہے آپ براہ مہربانی ضرور بضرور یا تو خود اس سوال کا جواب مفصل اس سوال کو چھپا کر اسکے نیچے درج کرین یا رسالہ آریہ ہند ہو کے خریدارون مین سے کوئی صاحب اس سوال کا مفصل جواب درج کرین ازحد کرپا ہوگی جواب پورا پورا مفصل ہونا چاہیئے مرزا رحیم بیگ صاحب دہرم سالہ ضلع کانگڑہ مین ایک وکیل صاحب کے ایجنٹ ہین اور دہرم سالہ آریہ سماج کے ہر سالانہ جلسہ پر اور کامون کو چھوڑکر ضرور ہی جلسہ مین تشریف لیجایا کرتے ہین اور ستیہ کے متلاشی اور پکشپات سے بری ہین پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر لالہ منشی رام اور بہت سے آریہ اوپدیشکون سے انکی کئی دفعہ گفتگو ہوچکی ہے مرزا صاحب مذہب اسلام مین بہت ہی اشراف آدمی ہین۔ تہذیب ان مین کوٹ کوٹ کر بھری ہے ایسے عمدہ طریقہ سے گفتگو کرتے ہین کہ کسی کا دل نہ دُکہے۔ مین کئی محمدی صاحبان سے واقف ہون جو کہ بوقت گفتگو تہذیب اور اخلاق کو بالائے طاق رکھدیتے ہین مگر اس شخص کا یہ وطیرہ نہین ہے اس نے مندرجہ بالا سوال بہت ہی نرمی اور خوش اخلاقی سے میرے سامنے پیش کیا اور اسکے مفصل جواب کی درخواست کی امید ہے کہ آپ یا آریہ ہند ہو کے خریدارون مین سے کوئی صاحب ان کے اس سوال کا جواب مفصل کمال مہربانی سے آریہ ہند ہو کے کسی پرچہ مین دینگے جس پرچہ مین اس سوال کا جواب شائع ہو وہ پرچہ مرزا رحیم بیگ صاحب کو دہرم سالہ ضلع کانگڑہ مین ضرور ارسال کردیا جاوے

راقم امیر چند آریہ مسافر۔

مُعمّہ حل طلب

زید نے بکر کی لڑکی سے شادی کی اور بکر نے زید کی لڑکی سے شادی کی ہر دو کے گھر ایک ایک لڑکا پیدا ہوا ان دونون لڑکون کا آپس مین کیا رشتہ ہوا جو صاحب درست جواب دینگے اُنکو ایک ناول انعام دیا جاوے گا۔ جسکو انعام ملے گا اُسکا نام رسالہ مین معہ اُسکے مرسلہ جواب کے شائع ہوگا جوابات میرے پاس آوین خوشخط ہووین۔ راقم امیر چند آریہ مسافر نامی ضلع کانگڑہ۔

جو صاحب - لا ۲ ۲
کی اجزائی ضربی بطریق جبر و مقابلہ کرین گے اُن کو

اُنکو ایک ناول انعام دیا جاوے گا نتیجہ جواب رسالہ
مین شائع ہو گا جوابات میرے پاس آوین۔
راقم امیر چند آریہ مسافر ازنادون ضلع کانگڑہ

سوالات حل طلب

شریمان ایڈیٹر صاحب آریہ ہند ہو نمستے۔ سوالات
ذیل مینے ایک دفعہ ایک اخبار مین بھی دیئے تھے
مگر کسی نے تسلی بخش جواب نہ دیئے تھے اسلیئے آپ
سے عرض ہے کہ آپ ان سوالات کو درج رسالہ
کرکے مشکور کرین جو صاحب ان سوالات کو حل کرین
گے اُن کو ایک ناول انعام دیا جاوے گا جوابات
میرے پاس آوین اور خوشخط ہووین بدخطوں
پر غور نہ ہوگی اور ردی کے ٹوکرہ مین ڈالے جاوینگے۔

(۱) سوال یہ ہے کہ ایک قلعہ کے سات دروازے
ہین معلوم نہین کہ ہر ایک مین کس کس قدر فوج
ہے دشمن نے اُس بادشاہ پر جس کا کہ یہ قلعہ
ہے چڑھائی کی جب دشمن پہلے دروازہ پر آیا تو
قلعہ کے بادشاہ نے دیکھا کہ دشمن کی فوج زیادہ
ہے اور اس دروازہ مین فوج کم ہے اس سے
کام ہرگز نہ چلے گا بادشاہ نے اسلیئے ہر ایک دروازہ
سے اتنی فوج طلب کی جتنی کہ پہلے دروازہ مین
موجود تھی اور اس فوج سے دشمن کا مقابلہ کر کے
پہلے دروازہ سے دشمن کو ہٹایا دشمن پھر دوسرے
دروازہ پر گیا اُس مین بھی فوج کم تھی لہذا بادشاہ
نے ہر ایک دروازہ سے اُتنی فوج طلب کی جتنی
کہ دوسرے دروازہ مین تھی پھر لڑائی کر کے دشمن کو
ہٹایا پھر دشمن تیسرے دروازہ مین آیا بادشاہ
نے پھر بھی فوج کو کم دیکھہ کر باقی دروازون سے
اتنی اتنی فوج طلب کی جتنی کہ تیسرے دروازہ
مین تھی۔ غرضیکہ بادشاہ نے ہر دفعہ یہی کیا کہ جس
جس دروازہ مین دشمن جاتا جتنی فوج اُس
مین ہوتی اُتنی اُتنی ہر ایک دروازہ سے طلب
کرتا آخر کار جب بعد فتح کے فوج [illegible] گنیا
تو معلوم ہوا کہ ہر ایک دروازہ کی فوج برابر ہے
تو بتلاؤ کہ ہر ایک دروازہ مین دشمن کے اول حملہ
کے وقت کتنی کتنی فوج تھی۔ اور کل فوج کتنی تھی
یہ سوال جبر و مقابلہ و حساب دونون طرح سے حل
ہونا چاہیئے۔

(۲) (لاؔ + ۃ) کی اجزائے ضربی کرو اور وہ کونسا
عدد ہے جس کو کہ ہم ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ پر تقسیم
کرین تو ایک بچے اور جب ۷ پر تقسیم کرین تو کچھ
نہ بچے پورا ہو جاوے۔

(۳) یکم بیساکھ سمبت ۱۹۵۳ بکرمی اور ۳۔ مارچ ۱۸۹۶ء
کو کون سا ہفتہ کا دن تھا کس طرح سے معلوم ہو سکتا
ہے کہ کس صدی کے کس ماہ کی فلان تاریخ کو فلان
دن ہفتہ کا تھا۔

(۴) راجہ رام چندر جی مہاراج مہابھارت سے
کس قدر عرصہ پہلے ہوئے اور راجہ رام چندر جی
یعنی سورج بنس خاندان کا آخری راجہ کون تھا۔
کہتے ہین کہ مہارانی سیتا جی کی حیات مین راجہ رام

چونکہ [illegible] اس لئے یہ پرچہ پندرہ روزہ اخبار مین دیر سے [illegible] ناظرین معاف فرماوین۔

چندرجی نے اور سناد ی کی [illegible] یہ ٹھیک ہے ؟
(۵) آریہ سماج کے نفاق موجودہ کا اصلی باعث کیا ہے ؟ کیا صرف مانس ہی فساد کی بنا ہے یا کوئی اور سبب بھی ہے ۔ انگریزی تعلیم کے مدرسے کھولنا آریہ سماج کے لئے فائدہ مند ہے یا نقصان دہ ہے ۔ پنڈت بھیم سین جی آریہ سماج میں کیوں داخل ہوئے اور کیوں الگ ہوئے ۔
(۶) پنڈت [illegible] ناتہہ کی قلعی کھلنے سے آریہ سماج کے ممبروں نے کیا سبق حاصل کیا ۔ سناتن دہرم سبھا کو پنڈت گوپی ناتہہ نے نقصان پہنچایا یا نفع اسکی سناتن دہرم گزٹ کی ایڈیٹری کرنے میں کیا پالیسی ہے ۔ راقم ایک جیسے آریہ

چوچو کا مربہ سال ۱۹۰۳ء کا تحفہ

پیارے ایڈیٹر سطور ذیل کو درج رسالہ کرکے مشکور کریں ۔ سال ۱۹۰۲ء کے ختم ہوتے ہی چوچو کا مربہ مل گیا ہے وہ چوچو کا مربہ کیا ہے پیارے آریہ بھائیوں سن لو ۔ یکم جنوری ۱۹۰۳ء اخبار عام کی صفحہ ۲ پر پنڈت گوپی ناتہہ صاحب مشہور پیچھے رستم کی طرف سے خریداران اخبار عام کو چوچو کا مربہ تقسیم کیا گیا ہے پنڈت صاحب کچھ تو چوچو کے مربہ کے عنوان کے نیچے کچھ آپ بیتی لکھیں گے اور کچھ جگ بیتی درج کریں گے جن دلوں میں کہ لاہور میں اس چھپے رستم پنڈت گوپی ناتہہ کا مقدمہ بعدالت مسٹر کلیورٹ صاحب سٹی مجسٹریٹ ہو رہا تھا اسوقت کئی صاحبان نے مسٹریز آف پنڈت گوپی ناتہہ کے لکھنے کا ارادہ کیا تھا میں حیران تھا کہ چار مہینے ہونے کو آئے مگر اب تک کتاب مسٹریز آف پنڈت گوپی ناتہہ کیوں شائع نہیں ہوئی مگر اب اخبار عام یکم ماہ حال کے پڑہنے سے معلوم ہو گیا ہے کہ پنڈت صاحب اپنی مسٹریز خود ہی چوچو کے مربہ میں پھانکوں کے طور پر جمع کر رہے ہیں اخبار عام کا ایڈیٹر لکھتا ہے کہ ناظرین اس مربہ کو آہستہ آہستہ چکھہ چکھہ کر اسکی لذت کا حظ اوٹھاویں فوراً ایک بار ہی نگل نہ جاویں بلکہ اس انداز سے اسکو نوش فرماویں جس انداز سے دعوتوں میں چٹنی یا مربہ کھایا جاتا ہے ہمارے ایڈیٹر میں کوئی شخص اپنے راز خود لکھتا نہیں دیکھا مگر پنڈت گوپی ناتہہ نے اپنے راز خود لکھنے تجویز کئے ہیں غرضیکہ پنڈت صاحب نے جو کام کیا ہے لاجواب کیا ہے چونکہ پنڈت صاحب کو اب اخبار عام کے دفتر سے باہر نکلتے شرم آتی ہے اسلئے ہر وقت ہی مربہ طیار ہوتا رہتا ہے اگر یہ صاحب کبھی باہر بھی نکلتے ہیں تو ان کو دیکھتے ہی تمام تماشہ توں ہال لاہور کا یاد آجاتا ہے گویا کہ پنڈت صاحب کی جان اب عذاب میں ہے اور مربہ چن چن کر طیار کر رہے ہیں بیشک اس مربہ کے کھانے سے کئی صاحبان کی طبیعت خراب اور کئی کی عمدہ ہو جاویگی جب یہ مربہ

طیار ہوگیا تو پہر کسی ناول یا سٹوریز کی ضرورت نہ رہیگی - دہن ہے گوپی ناتہہ تو اور رہین تیری لینا پیارے آریہ بہائیو اس مربے کا حال مین مشرح طور سے پہر کبھی لکہون گا اسوقت میرا ہاضمہ خراب ہے - راقم امیچند آریہ مسافر از نادون -

چونکہ دفتر اخبار مین مراسلات بہت جمع ہوگئے ہین اسلئے ہم نے چند ایک مضامین کا اندراج اس مہینے مین ملتوی کرکے انکی بجائے مراسلات شائع کرتے ہین -

مراسلات و متفرقات

جناب ایڈیٹر صاحب آریہ ہند ہو - نمستے - مضمون مندرجہ ذیل کو اپنی اخبار گوہربار مین شائع فرماکر مجکو ممنون و مشکور فرماوین -

نوٹس بدہوالواہ

آپکے پرچہ ماہ نومبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۲۴۴ پر یہ شرتی المشتہر نانک چند کہنہ سکرٹری آریہ سماج جہانسی جو نوٹس شائع ہوا ہے - دیکہکر بڑی خوشی ہوئی کہ دیشون مین بدہوا بیاہ کا چرچا شروع ہوا - نوٹس مذکور مین ذات ویش گہوی درج ہے یہہ امر ضرور دریافت طلب ہے کہ سکرٹری موصوف نے اوسکی ذات ویش جنم سے لی ہے یا گن کرم اگر گرم گن سے لی ہے تو شری سوامی دیانند سرسوتی مہاراج کے سدہانت کے جوکہ سماج کا بہی سدہانت ہی پُنر لواہ آریہ سماج مین نہین ہوسکتا - نیوگ ہوسکتا ہے کیونکہ دوجنمون مین پُنر لواہ کی آگیا نہین بلکہ نیوگ کی آگیا ہے - کیونکہ اس علاقہ مین شادی ۶ و ۷ برس کی عمر مین ہوتی ہے اور اب سکرٹری اوس عورت کی عمر ۲۲ سال درج نوٹس فرماتے ہین تو وہ کنیا [illegible] استری کی مد مین خیال نہین ہوسکتی کنشت یونی ہی تو دوجنمون کے خیال سے اوسکا کوئی طرح پُنر لواہ نہین ہوسکتا بلکہ نیوگ ہوسکتا ہے - دیکہو ستیارتہہ پرکاش صفحہ ۱۱۳ سمالاس چہارم -

اوس نوٹس مین یہ اپنا پُنر لواہ کرنا چاہتی ہے" درج ہی یہہ نہین درج ہے کہ اپنی ذات کے پُرش کے ساتہہ یا پرش ماتر کے ساتہہ - ایسا ضرور درج ہونا چاہیئے تہا جب کہ آریہ سماج کے سدہانت کے موافق دوجنمون مین پُنر لواہ کی اگیا ہے - اور جو سنسکار ودہی دوجنمون کے سنسکار کے واسطے سوامی جی نے ویدک سدہانت انوسار بنائی ہے اوسمین پُنر لواہ کا کوئی سنسکار نہین درج ہے اور اگر یہ سوال کیا جاوے کہ پُنر لواہ بطور لواہ کے سنسکار ہوگا تو سوامی جی نے اپنی سدہانت مین کہین دوجنمون مین پُنر لواہ کی اگیا نہین دی تب آریہ سماج مین یہہ الو کہا بدہوا لواہ کسطرح ہوسکتا ہے

ہان اگر اوسکو اولاد کی خواہش ہے تو نیوگ
ہو سکتا ہے سکرٹری جہانسی آریہ سماج ذرا
غور کرین۔

اسوقت آریہ سنگٹھن مین نیوگ کا جاری ہونا ضروری
ولازمی ہے کیونکہ آریہ سماج مین جب تک نیوگ
کا دستور جیسا کہ سوامی جی نے لکھا ہے پرچار
نہوگا سماج کی اونتی ہونے کٹھن ہے اس موقع پر
ہم [illegible] چند کہنہ صاحب کو ضرور مخاطب
کرکے عرض کرین گے کہ اس ودھش گھوی ذات کے بدہوا
ساتھ آپ اپنا سنسکار نیوگ خود کرین اور نمونہ
بنکر لوگون کو اسطرف متوجہ کرین کیونکہ آپنے چند
اخبارون مین اپنی شادی کے واسطے بدہوا کے
ساتھ بواہ کرنے کا نوٹس دیا تھا جو کہ خلاف سدھانت
تھا اور نیوگ آپکو اوسکے ساتھ کرنے مین آریہ سماج
کے سدھانت انوسار یوگ ہے۔ دیکھو ستیارتھ
پرکاش صفحہ ۱۰۶ سطر ۳ سے۔

ہمکو یاد ہے اور کچھ بہت عرصہ نہین ہوا کہ اخباری دنیا
مین جناب سکرٹری صاحب کی بدولت ایک
پنر بواہ کرنے پر خوب آریہ سماج جہانسی کی ہنڈاڑی
تہی۔ جسکو ہم مختصر الفاظون مین یہان ظاہر کردینا
واجب خیال کرتے ہین کہ کیا اوسیفاج پر اس ودھش
گھوڑی ہوا کا پنر بواہ تو نہوگا جیسا کہ مسماۃ رادہا قوم
برہمن جو تیا ساکن ہورانی پور ضلع جہانسی پہلے
خاوند سے ایک لڑکا موجود ودا ایک ہو کر مر گئے
عمر قریب ۳۲ برس سکرٹری صاحب کے یہان
روٹی کرنے پر لڑکرتی تہی اپنے نوٹس اخبارون مین
دیکر ایک اگروال نامی شیولال ضلع کرنال پنجاب
کے ساتھ پنر بواہ ۱۲۔ مئی سنہ ۱۹۱۰ع کو چٹ پٹ
کروا ہی دیا۔ جسکا فوٹو تنسیم آگرہ ۲۴۔ جون سنہ ۱۹۱۰ع
دبنگس ہاسی [illegible] وغیرہ و دیگر اخبارون مین کھینچا گیا تھا۔
آریہ پتر کالاہور نے یکم جون سنہ ۱۹۱۰ع مین سکرٹری
صاحب سے چند سوالات بہی کئے تہے جسکا جواب سکرٹری
صاحب نے بذریعہ آریہ گزٹ مطبوعہ ۵۔ جولائی سنہ ۱۹۱۰ع
مین صرف ان الفاظ مین دیا تہا "ویدک ریتی سے
ہوئی۔ وید انوسار ہوئی۔ اور سراسر وید انکول
ہے۔ اور کچھہ نہین تہا۔ اگر ایسا پنر بواہ ہی تو دور
سے ہاتھہ جوڑتی ہین۔ ہم اپنے ایڈیٹر صاحب
کو آریہ بندھو کے صفحہ ۱۶۲ کے آخری نوٹ کے
اس فقرہ پر متوجہ ضرور کرین گے کہ جو آریہ سماج
کے نیمون کے درودہ ہو" کیون صاحب یہ نوٹس
پنر بواہ کا سوامی جی کے سدھانت انوسار ہے یا
کہ خلاف جو اپنی بلا حاشیہ درج رسالہ کیا۔

کہان ہین وہ ہمارے پرم سنر مہاشہ دیبی پرشاد
جی لکھنوی۔ جنکا ایک آرٹیکل آریہ بندھو ماہ دسمبر
سنہ ۱۹۱۰ع صفحہ ۱۷۶ مین شائع ہوا ہے اوسمین
یہہ ایک فقرہ بہت جوش کا ہے کہ "مگر اشچرج
سماجون پر ہے کہ وہ ان اوپدیشکون کو جو شاکتسات
دہرم کے ویرودہ اوپدیش کرتے ہین کیون سماجون
مین گہسنے دیتے ہین" پر یہ در مہاشہ جب خود
مہافظ سماج۔ سدھانتون کو بسنے مین ہاندہ کر

بالاۓ طاق رکہے ہوئے ہین وہ کہان دوسرون کو روک سکتے ہین - پہر یہ ورجب یہ شادی جسکا ذکر اوپر میری تحریر مین ہے جہانسی مین ہوئی تہی نہ تو پریسیڈنٹ سماج شامل انکہی سنسکار ہوئی نہ کوشادہکش شامل ہوئے اور بہی بہت لوگ نہین شامل ہوئے سماج مندر بہی نہین ہونے دیا تہا - دیکہو آریہ پتر کا لاہور مطبوعہ ۲ جولائی ۱۹۰۱ء

جب ایسے ایسے معاملات کو محافظ خود سماج کے سدہانت کے خلاف کرتے ہین اور جو ذرا زور دیکر بولتا ہے اوسکو ہر طرح پر بدنامی کے ساتہہ ذاتی حملہ کرکے اپنی طاقت بہر سماج سے نکال دیتے ہین - تو بہلا آپ انصاف تو کرین کہ کیسطرح ہو سکتا ہے کہ اوپدیشک کو گہٹنہ دین؟ مجکو بخوبی یاد ہے کہ جب آریہ پرتی ندہی سبہا کا جلسہ الہ آباد مین ۱۸۹۵ء مین ہوا تہا اور اوس جلسہ مین پنڈت لیکہرام مرحوم و پنڈت لکشمی دت مرحوم و پنڈت تلسی رام و پنڈت بہیم سین وہان موجود بہی تہے اور ستیارتہہ پرکاش کے دوبارہ چہپنے پر بحث ہو رہی تہی اوس سلسلہ مین ایک منتر منوسمرتی کا جو ستیارتہہ پرکاش مین نصف سوامی جی نے لیا ہے کہا گیا تہا کہ پورا کر دیا جاوے لیکن نامنظور ہوا جب ایک فقرہ کے ردوبدل مین نامنظوری ہوئی تو سدہانت بدلنے مین کون ایسا ہے جو رائے دے سکتا ہے کہ تبدیل کروا سکی واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک مہاشہ

خود کمربستہ ہو کر دلیش کے اوپکار کا بیڑا اوٹہاوین اور کیسے باشندگو ئی ہو اگر ذرا بہی سدہانت کے خلاف ہو خارج سماج کر دیا جاوے - جب تک ایسا نہو گا جب تک نہ اوپدیشک درست ہونگی نہ عہدہ دار سماجون کے اور نہ آریہ پرتی ندہی سبہا کے - اسکے واسطے یہ ضرور کرنا ہوگا کہ جب کوئی اوپدیشک نوکر رکہا جاوے اوس سے آریہ سماج کے سدہانت پر دستخط کرائی جاوین [illegible] جو کچھ اون لوگون نے دہوکے دئے قابل رحم ہین لیکن اگر سدہانت کے خلاف ذرا بہی کوئی مہاشہ قدم بڑہاوے - خارج کر دینا واجب ولازمی ہے

الراقم - پیارے موہن کہتری -

(نوٹ) جب پنر لواہ کا ویدک یا اویدک ہونا ہستری اکشت یا کشت یونی ہونے پر منحصر ہے تو لائق نامہ نگار ایڈیٹر آریہ بندہو مہاشے نمستے - کرپاکر کے مضمون ذیل کو اپنے اخبار مین درج کر کر ممنون فرمائیے -

جنوری ۱۹۰۳ء مین جو ملک ایڈورڈ ہفتم کا شاہی دربار ہوگا اوسکے واسطے دہلی مین ابہی سے ہی طیاریان ہو رہی ہین ایسا سننے مین آیا ہے کہ جس جگہہ کارونیشن (Coronation) کیواسطے چبوترہ طیار کیا جاویگا اوس کے چارون طرف پانچ پانچ میل تک درباریون کے واسطے جگہہ گہیری جاویگی - رائے بہادر لالہ گنگا رام صاحب انجنیر اس کام کو انجام دینے کے واسطے مقرر ہوئے ہین ایسے ہی تجویز ہے کہ واپسی ملاقات کے واسطے ایسی

ایک سٹرک طیار کی جاوے کہ دوالیرا سے
ایک ہی مرتبہ کل رئیسون سے ملکر واپس اپنے
خیمہ مین آجاوین۔ مکانات کا ابہی سے یہ حال ہے
کہ رئیسون کے آدمی کوٹہیان اور مکانات کے
واسطہ پیشگی کرایہ دیکر مکانات کو اوسی وقت کے
واسطے اپنے قبضہ مین کر رہے ہین جن کوٹھیان کا
کرایہ للعہ چالیس یا پچاس روپیہ فی الحال آتا
ہے اوس وقت کے واسطے تین تین ہزار کرایہ لگ
چکا ہے اور لوگ یہہ دیکہہ رہے ہین کہ تہوڑے روز
ٹہر جاؤ شاید کچہہ زیادہ مل جاوے ایک ہوٹل جسمین
سولہ سترہ کمرہ ہون گے پچاس ہزار روپیہ کرایہ
پر [illegible] کو دینی نہین چاہتا میری خیال مین یہہ دربار
۱۸۷۷ء کے جلسے سے بہت بڑہ چڑہ کر ہوگا یہہ
کل باتین تو دہلی مین سنے اور دیکہین گے لیکن
یہہ ہنوز نہ کہین دیکہا اور نہ سنا گیا کہ آریہ سماجین
اور پرتندھیان اس موقع کے واسطے فلان طیاریان
کر رہی ہین جہانتک مجہے معلوم ہے اخبارون مین
اس امر کی بالکل چہیڑ چہاڑ نہین ہے اس لئے
مین تمام سماجون سے پرارتہنا کرتا ہون اور بڑے
زور سے اونکا دہیان اسطرف کہیچتا ہون کہ اس
موقع کو غنیمت سمجہکر ہاتہہ سے نہ جانے دین اور
پرچار کا پورا پورا سب ملکر انتظام کرین اسمین کوئی
شک نہین ہے کہ جس جگہہ سماجین اپدیشن کے
واسطے مکان بناوینگے یا اور انتظام کرینگے اوسپر
کم از کم دس ہزار صرف ہوگا لیکن خیال رہے
دس ہزار سے کئی گنا زیادہ لابہہ اوٹہا سکتے ہین بہت
کچہہ آمدنی تو کتابون دیسی اشیاؤن کے فروخت
سے ہو سکتی ہے جسکا منافع اس خرچ مین شامل
ہو جاوے اور برتقدیر کچہہ خسارہ بہی رہے تو مہاجن
اپنے سر پر لین اس معاملہ مین دلبش منشی مہاشے
وچار کر جلدی زمین روکنے کی تجویز پیش کرینگے
آریہ اخبارون سے بہی پرارتہنا ہے کہ جلدی اس
معاملہ پر تحریک شروع کرین اور وقت کو نجانے دین

آپکا داس تہہ مل منتری آریہ سماج نگر اجمیر

مکالمہ اندرائی کملا پرشاد صاحب وکیل

خوشحال چند- لالہ نہال چند جی رام رام
نہال چند - آئیے آئیے بیٹھئے- کہئے مزاج تو
اچہے ہین- بہت دنون مین درشن ہوئے آج
پرمیشور سچدانند نے بڑی کرپا کی کہ آپ سے
ملاقات ہوئی- کہو گہر مین سب خیریت ہے نا-
(خ) ہان آپکی عنایت سے سب اچہی طرح ہین
آپ اپنی خیریت سے مطلع کیجئے-
(ن) پرمیشر کی کرپا ہے- یہہ تو بتلائیے کہ آپ
اپنے لڑکے کی شادی کر آئے-
(خ) جی ہان- لڑکے کی شادی تو ہوگئی اور دولہن
بہی گہر مین آگئی ہے-
(ن) کہو- دولہن تو ہوشیار ہے نا-
(خ) دولہن کی کیا پوچہتے ہو- ابہی تو وہ محض [illegible]

نادان اور نابالغ ہے - بھلا یہہ تو فرمائیے - کہ آپ
اپنے لڑکے کی شادی کیوں نہیں کرتے ہیں -
ابھی یہی عمر لڑکے کی شادی کی ہوتی ہے اور ایسے
وقت والدین کا حوصلہ بھی نکلا کرتا ہے - پھر کیا جب
لڑکا بوڑھا ہو جائیگا تب آپ اوسکی شادی کرینگے -
دیکھیے میرے لڑکے کی ابھی گیارہ برس کی عمر ہے
اور آپ کے لڑکے کی عمر اٹھارہ سال کے قریب ہے
بڑے شرم کی بات ہے کہ ایسے امیر کبیر کا لڑکا
بدون شادی کے اپنے عمر کا اسقدر حصہ طے کر جائے
میری دانست میں اب اوسکی جلدی شادی کر دینا
مناسب ہے -

(ن) جناب من - ابھی ہمارے لڑکے کی عمر درس
تدریس کی ہے نہ کہ شادی کی مگر آپ نے تو بڑی
جلدی کی - ابھی تو وہ محض بچہ ہی ہے - اوسکی عمر
لکھنے پڑھنے کی ہے -

(خ) واہ واہ - آپ نے خوب کیا - کیا آپکو معلوم
نہیں - شاستر میں لکھا ہے -

**अष्टवर्षाभवेद्गौरी नववर्षा चरोहिणी
दशवर्षा भवेत्कन्या ततः ऊर्ध्वरज
स्वला ॥१॥ माताचैवपिताचैवज्ये
ष्ठभ्राता तथैवच ॥ त्रयस्तेनरक
यान्ति दृष्ट्वाकन्यारजस्वला ॥२॥**

ارتھ - لڑکی آٹھویں برس گوری - نویں برس
روہنی اور دسویں برس کنیاں کہلاتی ہے اور اس سے
آگے وہ حیض سے ہو جاتی ہے اور دسویں برس
اسکا بواہ کریں ورنہ حیض والی کنیاں کا ماتا پتا اور بڑا
بھائی اوسکا مونہہ دیکھکر نرک میں جاتے ہیں

(ن) واہ رے جہالت تو نے علم تو علم عقل پر بھی
پردہ ڈالدیا - اس اشلوک کے مصنف پنڈت
کاشی ناتھ جی ہیں - اسکو منوجی مہاراج کے
کلام پر فوقیت نہیں ہو سکتی - دیکھیے منوجی
مہاراج فرماتے ہیں -

**त्रीणिवर्षाण्युदीक्षेत कुमा
र्यृतुमती सती ॥ ऊर्ध्वंतुकाला
देतस्माद्विन्देत सदृशंपतिम् ॥**

मनुस्मृतिः

ارتھ - کنیاں حیض سے ہوئی تین برس بچی
پتی کا کھوج کر کے اپنے برابر کی پتی کو پراپت ہوئے
جب یہہ حیض ہر ماہ کو ہوتا ہے تو تین سال میں
۳۶ دفعہ حیض آئے بعد بواہ کرنا مناسب ہے -
پس اس اشلوک کے مقابل میں آپکا اشلوک
درجہ اعتبار سے بالکل گرا ہوا ہے قابل تسلیم نہیں

(خ) تو کیا ہملوگوں کے بزرگ جو اس کلام کی تائید
اور اوسپر عملدرآمد کرتے آئے بیوقوف تھے -

(ن) وے بیوقوف نہ تھے - بلکہ وہ اشلوک
خاص مصلحت سے تصنیف کیا گیا تھا اور اوس وقت
جبکہ ہملوگوں کے دھرم پر زوال آنے والا تھا اور
ہملوگوں کے دھرم کی دیوار منہدم ہو جانے
میں کچھہ کسر نہیں رہ گئی تھی - اس اشلوک نے

بہت کچہہ ہملوگون کے دہرم کی حفاظت کی۔
(خ) بہلا آپ بتلا سکتے ہین کہ کس خاص مصلحت
وقت سے پنڈت کاشی ناتہہ جی نے ایسا اشلوک
بناکر ہم لوگون کی دہرم کی حفاظت کی۔
(ن) جس زمانہ مین یہہ اشلوک پنڈت جی
موصوف نے تصنیف کیا تہا وہ زمانہ اہل اسلام
کی عملداری کا تہا اور سلطنت اسلامیہ کا آفتاب
نصف النہار پر پہونچ چکا تہا ہندون پر بہت
زیادتیان ہونے لگین تہین۔ حتی کے ہندؤنکی
غیر منکوحہ عورتین زبردستی گرفتار کرکے اپنے
نکاح مین لانے لگے ایسا کرنا مسلمانون کے
مذہبی اصول کے خلاف نہ تہا۔ چنانچہ اونکی آسمانی
کتاب قرآن سورہ نساء مین صاف حکم ہے کہ
والمحصنت من النساء الا ما ملکت ایمانکم
ترجمہ۔ اور حرام کیگئین ہین اوپر تمہارے شوہردار
عورتین مگر سوائے اون کے جن کے مالک ہوئے
تمہارے ہاتہہ۔
پس اوسوقت کے پنڈتون مین پنڈت کاشی
ناتہہ بہت بہاری علمدان اور قابل عزت شمار
کئے جاتے تہے ایک سبہا قایم کرکے یہہ اشلوک
تصنیف کیا اور تمام ہندؤن مین اس بات کا فتوی
دیدیا گیا کہ جو اس اشلوک یعنی سرکلر کے منشار
کے خلاف کریگا وہ مورد عتاب ایزدی ہوگا۔
پس رفتہ رفتہ بہت جلد اس سرکلر پر عملدرآمد
ہوگیا۔ اب چونکہ سراپا معدلت ظلم سوز عدالت

ساز سرکار انگریزی کی عملداری ہے اس عہد معدلت
مہد مین وہ تمام طوفان بدتمیزی فرو ہوگیا ہر قوم
ہر فرقہ اپنے اپنے فرائض منصبی ادا کرنے مین آزاد
ہے۔ ایسے مبارک زمانہ مین اب اوس اشلوک پر
عملدرامد کرنا اپنے ملک اور قوم کو صدر المنتہے درجہ
سے گراکر تحت الثرا مین پہونچانا ہے۔
(خ) مین بہی آپ کے اس بیان سے اتفاق کرتا
ہون مگر میری سمجہہ مین جو شادی چہوٹی عمر کی
زیب دیتی ہے وہ بڑی عمر مین نہین۔
(ن) آپنے زیب دینے کی ایک ہی کہی۔ اجی
شادی کرنا آپ نے گویا اپنے خیال مین ایک جلسہ
سمجہہ لیا ہے۔
(خ) اجی جلسہ نہین بلکہ والدین کے دل کے
حوصلے نکلنے کا ایک بہت بڑا جزو اعظم ہے۔
(ن) آپ کے ایسے خیالات پر قربان جائے۔ ایسے
ایسے دقیانوسی خیالات والون نے ہی تو اس ملک کا
ستیاناس کر رکہا ہے۔ ایک گہنٹہ کے حوصلہ
کی خاطر اپنی اولاد کو تمام عمر کے لئے مصیبت
مین مبتلا کرادیا۔
(خ) این یہہ آپکا فرمانا کچہہ میری سمجہہ مین نہین
آیا کہ کس طرح ملک کا ستیاناس ہو رہا ہے
اسے ذرا بالتفصیل سمجہائیے۔
(ن) دیکہئے انسان وہ ہے جو کہ علم سے جانے
اور عقل سے پہچانے اور جو کچہہ اپنے مین خواہ اپنے
خاندان مین کوئی نقص دیکہے اوسکی اصلاح کرے

اور جو بات علم وعقل کے خلاف ہو اوسے ہرگز نہ
قبول کرے پس جس انسان مین یہہ صفت ہو
اوسکو سمجھانا مُفید مطلب ہے اور جو اس کے خلاف
ہو اون کی نسبت کسی کا کیا ہی مناسب مقولہ
ہے۔ ؎ تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را
(خ) آپ فرمائے۔ مین جو بات خلاف علم وعقل
سمجھونگا اوسے ترک کرونگا اور جو سمجھہ مین نہ آئیگی
اوسپر اعتراض قایم کرکے قایل کرونگا یا خود قایل
ہون گا۔
(ن) اگر واقعی آپ ایسی صفت کے آدمی ہین تو
مجھے جہان تک علم ہے بتلانے مین پہلو تہی نکرونگا۔
(خ) واللہ آپ کہئے مین آپکی باتون کو بغور
سُنون گا۔
(ن) سب سے اول مین آپکو یہہ بتلانا چاہتا
ہون کہ جتنے زیادہ عمر مین شادی ہوگی اوتنے
ہی مُفید ہوگی۔ دیکھیئے زمانہ سلف مین (قبل از
مجریہ سرکر پنڈت کاشی ناتہہ نسبت شادی
صغر سنی) حسب ہدایت وید اور شاستر
جب لڑکا لڑکی کے برہمچرج آشرم پورا ہونے
مین ایکسال کے قریب رہجاتے تہے تو اون لڑکے
اور لڑکیون کی عکسی تصویر لیکر ہر دو جنس کے
معلم اور معلمہ کے پاس اونکی شبیہان بہیجدیئے
جاتے تہے اور وہان پہ جو تصویر جس تصویر سے
میلان پا جاتی تہی ہر دو فریق اون کے سوانح عمری

دو دیگر حالات مثلاً گن - کرم - سبہاؤ سے ایک
دوسرے کو واقف کرتے تہے جب یہہ مراتب
طے ہو جاتے تہے تو لڑکے کی شبیہہ لڑکی کے
ہاتہہ مین اور لڑکی کی لڑکے کے ہاتہہ مین دیتے
تہے اور یہ کہا جاتا تہا کہ ان مین جو تمہارا مطلوب
ہو سو بیان کرو جب ان دونون کی خوشی آپسمین
ہو جاتی تہی تو جیسا موقع دیکہا جاتا تہا یا تو مدرسہ
مین یا لڑکے کے والدین کے [illegible] یہہ رسم
بواہ ادا ہو جاتا تہا اور اوسی وقت اون کے تعلیم کا
بہی امتحان ہو جاتا تہا۔
(خ) کیا واقعی ایسی رسم اوس زمانہ کی تہی۔ مگر
زیادہ پڑہنے سے ہوتا ہی کیا ہے۔ اپنی کارروائی
کے قابل میرا لڑکا پڑہ ہی چکا ہے۔ جب زیادہ
کام پڑے گا تب دیکہا جائیگا کام پڑنے سے وہ
خود بخود سیکھ لیگا۔
(ن) ہائے ابہی آپکو تو یہہ بہی معلوم نہین ہے
کہ علم کی تحصیل سے کیا کیا فواید حاصل ہوتے
ہین بہلا یہہ تو بتلائے کہ بدون تحصیل علم انسان
مذہبی فرائض سے کس طرح واقفیت حاصل
کر سکتا ہے۔ آپنے اپنے لڑکے کو دھرم
شاستر پڑہایا ہے یا نہین۔
(خ) اجی یار تم کیا بات واہیات کرتے ہو۔
دھرم شاستر پڑہنا براہمنون کا کام ہے
نہ کہ ہملوگونکا۔ ہملوگون کو تو کچھہ حساب کی باتین
سکہلا دینا چاہیئے کچھہ پنڈتائی تہوڑا ہی کرنا ہے

(ن) بہلا مثل آپ کے عقل اگر تمام دنیا کی ہوتی تو
کیون کوئی کسی کو علم کی تعلیم دیتا جب ایسی حالت
ہوتی تو علم ہی دنیا سے النادر کالمعدوم ہو
جاتا - بہلا یہ کس نے کہا کہ برہمن ہی علم کو تحصیل
کرین اور غیر محروم رہین -

(خ) اجی حضرت تحصیل علم مین رکہا ہی کیا
ہے - سیکڑون پڑہے لکہے مارے مارے
پھرتے ہین [illegible] نہین پوچہتا کہ تمہارے موںہہ
مین کتنے دانت ہین - اور بے پڑہے سیکڑون
ہزار پتی اور لکہہ پتی موجود ہین - دیکہئے جب تک
آپکا لڑکا علم کی تحصیل مین مشغول رہے گا تب
تک بہیری لڑکی لڑکے پیدا ہوجائینگے
اور اون لڑکون کی دیکہنے کی کتنی بہاری خوشی
ہوگی -

(ن) یار پوتے کی خوشی کیا دیکہوگے بلکہ خاندان
کا ستیاناش دیکہوگے - بمقابلہ علم دنیا مین
دوسری دولت ہی کیا ہے - والدین کا یہی
فرض اعلیٰ ہے کہ اپنے لڑکے کو جہان تک
ہو سکے علم ہی کی تعلیم باقاعدہ دین اور اونکو
اچہی صحبت مین ہمیشہ رہنے کا انتظام کرین
دیکہئے کہا ہے کہ

रूपयौवनसम्पन्ना
विशालकुलसंभवाः
विद्याहीनानशोभंते
निर्गन्धाइवकिंशुकाः

علاوہ برین آدمی کو حیوانات پر فضیلت فقط
بہ سبب علم کے ہے جسکو علم نہو وہ حیوان کے
برابر ہے - حیوان نطق نہین رکہتا اور بے علم
اپنے دل کی مدعا کو بطرز معقول بیان نہین
کرسکتا - برہمن اس سبب سے بے علم ہوگئے
کہ اون کے کسی بزرگ نے مشہور کردیا کہ برہمن
خواندہ اور ناخواندہ خدا کے برابر ہے - جب جہالت
سے خدا کے برابر ہوگئے - اور ہر قوم سے پجتے
رہے اور بغیر محنت کہانے کو پاتے رہے اور
بہشت دوزخ ہر قوم کو بخشتے رہے پس واجبی
نہا کہ تحصیل علم کو توجہ نکرتے کیونکہ علم سے
غرض ہے حاصل کرنا دین و دنیا کی نعمت کا
وہ اونکو جہالت ہی مین میسر ہوئی اور قوم
گے محروم اپنے مایحتاج رہے اور برہمنون نے
اون قومون کو شودر سمجہہ کے تعلیم اور تربیت
کرنا گناہ سمجہا اس سبب سے تمام مرد ہندوستان
کے جاہل ہوگئے -

عورتین اگر لکہنا پڑہنا جانتین اور معقول یا
منقول سے آگاہ ہوتین تو ہرگز گوارا نکرتین کہ
مثل قیدیون کے پردہ مین رہین اور اون کے
شوہر متعدد عقد کرین اور تماش بینی کو مختار
رہین اور جب اون کے شوہر مرین اون کے
ساتہہ جلین اور باورچی اور خدمتگار اور جاروب
کش کا کام کرین اور بطور کنیز کے اون سے
بزرگ جس کو چاہین اوسکو بخش دین اور قصور

بے قصور ڈہول اور جوتی کو سہین - خلاصہ
یہہ کہ ان اسباب کے فراہم ہونے سے
ہند کے تمام مردم حیوانات کے مانند ہوگئے
عورتون کو معقول اور منقول کے پڑہانے
سے سب سے بڑا فائدہ یہہ ہے کہ اونکی
اولاد اچہی تربیت پاتی ہے اور اون کے
جاہل رہنے سے اون کی اولاد کی سر مین
جہالت ایسی منقش ہوتی ہے کہ اوستاد
کی اوستادی کچہہ اثر نہین کرتی -
مخفی نرہے کہ لڑکپین مین والدین ہی کی
تعلیم کا جو کچہہ اثر بچون پر پڑتا ہے وہی تمام
عمر تک نقش دل رہتا ہے - بچہ آوایل عمر
ہی سے آغوش مادر مین پرورش پاتا ہے
اور سن بلوغیت تک اپنی ماں کی صحبت مین
زیادہ رہنا پڑتا ہے پس ماں کا تعلیم یافتہ ہونا
ضروریات سے ہے مستورات کی بے تمیزی
سے اون کے شوہر تماشبین ہو جاتے ہین
اور دوسرے عقد کو توجہہ کرتے ہین پس یہی سلسلہ
نسلاً بعد نسلاً چلا جاتا ہے جب ثابت ہے کہ
دین دُنیا کی سعادت علم سے ملتی ہے اور آدمی
کی فضیلت علم سے ہوتی ہے پس مستورات
بہی انسانیت کا جامہ پہنے ہوئے ہین عجب
بیوقوف ہے وہ جو انکو بے علم رکھنا پسند کرے -
اس مین کچہہ شک نہین کہ جس نے عورتون کو
بے علم رکہنا پسند کیا اوس نے یہہ سمجہا کہ اگر

یہہ باتمیز ہونگی انصاف خواہان ہون گی اور ظلم نا
جائز کو برداشت نکرین گی پس وہ خود مطلبی تہا اور
ظالم - باقی آیندہ - از کملا پرشاد ذبیدل

آتم پرساد

ओ३म्

पीतोदका जग्धतृणा दुग्धदोहा [illegible]न्द्रियाः ।। अनन्दा नाम ते लोका स्तान गच्छति ता ददत्

(پدارتھ) جواب پانی نہین پی سکتی جو چارہ نہین
جو چارہ نہین کہا سکتی جواب دودہ نہین دیسکتی
اب بچہ دینے کے یوگ بہی نہین رہین جنکی اندریان
شتہل ہوگیئین ایسی گوان سیہرے پتا ارتو جن کو
دیتا ہے یہہ اچہا نہین کرتا وہ یجمان جو اوکت پرکار
کی گوون کا دان کرتا ہے وہ نرک کو جاتا ہے -

(تشریح) ناظرین پچہلے منترون کے استعارون
کو ضرور یاد رکہیئے ورنہ مطلب ٹہیک سمجہہ مین
نہین آویگا - اس منتر کا مطلب یہہ ہے کہ راج
سروس رشی کے بیٹے نچکیتا نے اوس سبہا
مین جہان یگ ہو رہا تہا آکر کہا کہ جن گوؤن مین
پانی پینے تک کی طاقت نہین بوڑہی ہونے کے
سبب چارہ گہاس کہا نہین سکتین جنکے دانت
گہس گئے جنکے سب قوا بالکل ناکارہ ہوگئی
ہین جنہین بچہ پیدا کرنے کی طاقت ہی نہین رہی

جو دودہ دے ہی نہین سکتین ایسی گؤون کو دان
مین دینے سے پتا کو کیا فائدہ ہوگا میرے پتا
وددوان رشی ایسا کام کرین کہ جس سے کچہہ فائدہ
حاصل نہ ہو بلکہ نقصان متصور ہو تو اور عام آدمی
ان کی پیروی کیون نہ کرین گے دہرم شاسترون
مین لکہا ہے جو یجمان اپنے رتوجون کو ایسی گائین
دان مین دیتا ہے جیسی میرے پتا نے دی ہین
وہ یجمان نہ[illegible]رک کو جاتا ہے مجہے بڑا افسوس
آتا ہے کہ میرے پتا نے ایسا کام کیون کیا یہہ
مین جانتا ہون کہ میرا یہہ کہنا پتاجی کو برا معلوم ہوگا
لیکن جو آدمی انرتہہ کو دیکہکر خاموش رہتا ہے وہ
بہی پاپ کا بہاگی ہے اس لیئے ستّ کے پرگٹ
کرنے مین مجہے دوش نہین ہے۔

شکشائین

प्रिया न्याय्या वृत्तिर्मलिनमसु
भंगेप्यसुकरं। त्वसंतो नाभ्यर्थ्याःसु
हृदपि नयाच्यः कृशधनः॥ विपद्यु
च्चैः स्थेयं पदमनुविधेयंच महतां
सतांकेनोद्दिष्टं विषममसिधाराव्र
तमिदम्॥

(ارتھ) ستّ پرش اسن توش سے کچہہ یاچنا
نہین کرتے نیایُکت اپنی جیوکا او نہین پیہہ
ہے پران جانے پر بہی بُرے کام اونسے ہونے
کٹہن ہین بپتی مین او نچے بنے رہتے ہین اور
سرلشیٹ لوگون کے آچرنون کو دہارن کیئے
رہتے ہین یہہ تلوار کی دہار سے بہی تیکشن برت
اونکو ایشر کی کرپا سے پراپت ہوا ہے۔

(نوٹ) اس اشلوک کا مطلب یہہ ہے
کہ ستّ پرش جو سنتوش والے ہوتے ہین وہ
کبہی کسی سے کچہہ مانگتے نہین ہین جو کچہہ انصاف
کے ساتہہ اپنی محنت اور کوشش سے پیدا
کیا ہے اوسی پر صبر اور شکر سے قناعت
رکہتے ہین اپنی قوت بازو کی کمائی اونکو بہلی
معلوم ہوتی ہے کسی سے سوال کرنا اونکے
لئے موت کی برابر ہے وہ سوال کیون کرین
وہ اپنی ضروریات کو اسقدر بڑہاتے ہی نہین
جس سے اونکو کسی سے کچہہ مانگنا پڑے اگر
اونپر کوئی آپتی آوے تو بہی وہ استقلال کو نہین چہوڑتے
کیونکہ اونکے پاس سنتوش (قناعت) کا دہن
بہرا ہوا ہے مصیبت کے وقت بہی وہ لوگ
کبہی برے کام کی طرف رجوع نہین ہوتے
بہلے آدمیون کی طرح نیک چلن بنے رہتے
ہین جن لوگون پر ایشر پرماتما دیال ہوتے ہین اونکو
ہی ایسی صفات ایسے گن حاصل ہوتے ہین
افسوس کہ فی زمانہ دنیا مین ان صفات سے
موصوف بہت ہی کم آدمی پائے جاتے ہین خاصکر
ہندوستان تو ایسے رتنون سے بالکل خالی
ہوگیا وہ زمانہ کیسا سکھہ دایک ہوگا جس مین پھر
ایسے مہاشون کی بہتایت ہوگی۔ پربہو پہر کبہی

ایسا سمجھہ دکھلاوٴگے۔

परिवर्तिनी संसारे मृतः कोवा न जायते
स जातो येन जातेन याति वंशः समुन्नतिं

(ارتھ) جگت مین اوس منش کا جنم سپھل ہے جس کے جنم سے بنس کی اونتی ہو نہین تو اس آنے جانے والے سنسار مین جنم پاکر کون نہین مرتا۔

(نوٹ) واقعی بہت ہی سچ کہا ہے جس آدمی کی زندگی سے اپنے خاندان کو اپنے قوم کو اپنے ملک یا عام پبلک کو فائدہ نہین پہونچا ایسے آدمی کے پیدا ہونے سے کیا فائدہ یون تو اس آسار سنسار مین ان گنت مخلوق پیدا ہوئی اور مرگئی جیون اوسیکا سپھل ہے جسکے جیون سے اپنے خاندان کی ترقی ہو خاندان کا نام اوجاگر نیک نامی ہو جس نے ایسا نہین کیا اوسکا پیدا ہونا نشپھل ہے دُنیا مین آکر اوسنے دھرتی پر بوجھہ ڈالنے کے سوا اور کیا کیا منش کا دھرم یہی ہے کہ پہلی عمر مین ودیا اور بل حاصل کرے دوسری اوستھا مین اوس ودیا اور بل کو کام مین لاوے اور اپنے بنس کی اونتی کرے اوتم کرم کرکے جگت مین نیک نامی حاصل کرے تیسری اوستھا مین اوس ودیا کو اورون کو دیکر دُنیا کو فائدہ پہونچاوے اور چوتھی مین ایشر کا بھجن اور اپنے تجربات کو عام لوگون پر ظاہر کرتا رہے جو شخص ایسا نہین کرتا اوسکا اور پشوؤن کا جنم برابر ہے۔

عام خبرین

پنڈت سری کرشن صاحب جوشی کی عجیب وغریب اور نہایت مفید ایجاد بہالو تاپ کا کلکتہ کی نمائش مین بڑی کامیابی کے ساتھہ تجربہ کیا گیا۔ یہ ایک قسم کا چولہا ہے جسمین بغیر ایندھن جلائے کہانا پک کر تیار ہو جاتا ہے اسمین صرف سورج کی شعاعون سے کام لیا گیا ہے سنا گیا ہے کہ امرتسر کے ایک شخص نے ایک عجیب قسم کا کانٹا بنایا ہے اس سے سونے یا چاندی کے اور انمین جسقدر کہوٹی دھاتین ملی ہوتی ہین علیحدہ علیحدہ وزن کیا جاتا ہے۔

سر جیمس ڈگیس لاٹوش صاحب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی شمالی نے بنارس مین ناگری پرچارنی سبہا کے ایڈریس کے جواب مین جو کچھہ فرمایا وہ ناگری اور اردو ہر دو زبانون کے حامیون کیلئے تسلی بخش ہے۔

ایک پوجاری کو سزا۔ یہ خبر غور سے پڑہنے کے قابل ہے کہ ایک برہمن پوجاری مندر مظفرنگر کو جبس دوام کی سزا اس جرم مین دیگئی کہ کمبخت نے ایک چارن سے آشنائی کی تھی جو اتفاق سے بھوندو نامے ایک مسلمان سے بعد مین پھنس گئی پوجاری نے رقابت مین آکر بھوندو کو گھر بلایا اور لوگون کو پرشاد تقسیم کرتے وقت زہر ملی ہوئی مٹھائی دیدی جو کھاکر بھوندو مر گیا۔

فرانس مین دایہ کا پیشہ کوئی عورت نہین کرتی ہو
بلکہ عورتین خیرات مین دایہ گری کرتی ہین -

ولایت کی عورتین کسی ہندوستانی دیسی عیسائی
عورت کے لئے دو سو پونڈ سالانہ کا وظیفہ قایم
کرنے والی ہین کہ ہندوستان سے جاکر ولایت
مین طبّی تعلیم حاصل کرے اور پھر ہند مین آکر
خدمت کرے -

مسٹر دادا بھائی نوروجی کو - نارتھ سمتھ
لبرل وریڈیکل ایسوسی ایشن نے اپنی جانب سے
امیدوار ممبری پارلیمنٹ قرار دیا ہے یہ قصبہ
عموماً لبرل خیال رہا ہے اور اُمید کیجاتی ہے
کہ آیندہ انتخاب ممبری پارلیمنٹ کے موقع پر اس
قصبہ کو مسٹر نوروجی کے پارلیمنٹ بھیجنے مین کامیابی
حاصل ہوگی -

گورنمنٹ ہند نے مسٹر والٹن صاحب چیف انجنیر
کو جنھون نے راجمندری کا پل تعمیر کیا ہے جو لمبائی
مین ہندوستان کے پلون مین دوسرے
نمبر پر ہے نو ہزار چھ سو روپیہ بطور انعام دیا ہے -

سر منچرجی بھاونگری کلکتہ مین تشریف رکھتے
ہین حضور والیسراے کے مہمان ہین یہ اول مرتبہ
ہے کہ باشندہ ہند گورنمنٹ ہوس کلکتہ مین
مہمان ہوا ہے -

میونسپلٹی امرتسر شہر آب رسانی وانتظام بدر
رو کے لئے ۱۴ لاکھ روپیہ قرض لیگی پانی نہر سے
لایا جاویگا تجویز پختہ قرار پاگئی -

امرتسر مین تجارتی تعلیم کے لئے ایک کالج قایم
کیا جائیگا کوشش سرگرم ہے یہان اندھون
کے لئے بھی ایک اسکول ہے -

پشاور کی بازار قصہ خانی مین سخت آتشزدگی
ہوئی پچاس دوکانات معہ اسباب جلکر خاکستر
ہوگئین -

کلکتہ یونیورسٹی کا سالانہ جلسہ کانوکیشن ۱۵ فروری
کو بصدارت چانسلر یعنی حضور والیسراے منعقد ہوگا -

مسٹر کارنیگی نے ۲۰ لاکھ پونڈ امریکہ کی یونیورسٹیون کو
دیئے ہین کہ غریب طلبا کی فیس ادا کیجائے -

کلکتہ کے بابو کایستھون مین تجویز پیش ہے کہ ہرایک
شخص کو جنیو پہننا چاہیئے اور یہ کہ کریا کرم بجائے
بتیس روز کے دس روز مین ختم کرنا چاہیئے
ایک فریق جنیو پہننے کے سخت مخالف ہے -

لاہور مین طاعون پھیلنے کا ہر وقت خطرہ ہے باشندگان
مطلع کئے گئے ہین کہ مکانات چھوڑنے کو تیار رہین -

ٹرانسوال مین ۵۰ پونڈ فی ایکڑ کے نرخ سے زمین
بک رہی ہے -

فرانس اٹلی اور اسپین مین اتحاد ہونے والا ہے جرمن
اخبارات لکھتے ہین کہ اٹلی ساتھ انگلستان کا چھوڑ
دیگا - تو اوسکے دشمن فرانس سے کیا حاصل کریگا -

بیواؤن کی پرورش - قحط زدہ بیواؤن اور
مسکین عورتون کی پرورش بہت آسانی سے ہوسکتی
ہے - ہم خوش ہوئے کہ لالہ ٹھاکرداس صاحب
بنارس کے ایک رئیس نے اچھی نظیر قایم کی ہے

تھوڑے سرمایہ سے موزہ بافی کی کلین منگائی ہین ہیواؤن سے موزہ بنواتے ہین شہر مین ارزان قیمت پر فروخت کرتے ہین اور تمام آمدنی بیواؤن کی پرورش مین صرف کرتے ہین تھوڑے سے صرفہ مین بیوگان کی پرورش ہو سکتی ہے کل لاہور مین ۱۲۰ کو مل سکتی ہے۔

مہاراجہ صاحب بردہ کی روشن ضمیری کی کس کس نظیر کو پیش کیا جاوے - پیرس کی نمائشگاہ مین اپنے صنعتی کالج کے پرنسپل مسٹر مگن لال دلیسائی کو اسغرض سے بھیجا تہا کہ جاکر دیکھین کون دستکاری ہندوستان مین جاری ہو سکتی ہے - مسٹر دلیسائی اب پیرس سے لوٹ کر آئے ہین اور اونہون نے مفصل رپورٹ تیار کی ہے جسمین مشورہ دیتے ہین کہ بردہ مین دستکاریان یورپین وضع کی مثلاً اینٹین بنانے - کنگھی بنانے دیا سلائی - شکر - کاغذ - گلاس - موم بتی - اور صابون کے جاری ہو سکتی ہین - لکھا ہے کہ کہان اور کیونکر کلین مل سکتی ہین چونکہ دلیسائی صاحب خود صنعتی کالج کے پرنسپل ہین واقف ہین کہ ہندوستانی لڑکے کس کس دستکاری کو فروغ دے سکتے ہین - اونکی راے آیندہ زمانہ کے لئے بہت کچھہ ہماری رہنمائی کر سکتی ہے - اور صرف اہل بردہ نہین بلکہ تمام اہل ہند اوس سے فائدہ اوٹھا سکتے ہین -

ہمعصر ہندوستانی راوی ہے کہ جنوبی افریکہ مین ایک عجیب وغریب سانپ دیکھا گیا ہے ایک صاحب نے اسکی کیفیت یون رقم کی ہے کہ اگر کوئی اس پر حملہ آور ہو تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بھاگ جاتا ہے اور خطرہ دور ہونے پر وہ سب ٹکڑے باہم ملجاتے ہین - ایک شخص نے اسی قسم کے سانپ کے سو ٹکڑے کر کے علیحدہ علیحدہ صندوقون مین بند کئے - کچھہ مدت بعد تمام ٹکڑے بجاے خود الگ الگ سانپ بن گئے اور سب زندہ تھے - ان مین سے ہر ایک سانپ مین وہی خاصیت تھی کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پھر ایک ہو جاہین اسکو عجائب خانہ مین رکھا گیا ہے خیال ہے کہ ایسا جاندار ہے جس کو ہلاک کرنا ناممکن ہے - اگر کاٹ ڈالو تو بعض کا دم کی طرف سے سر اگ آتا ہے اور سر کی طرف سے دم نمودار ہو جاتی ہے -

اور اگر سر اور دم دونون کاٹ دئے جائین تو ایک جانب سے سر اور دوسری طرف سے دم پیدا ہو جاتی ہے قدرت کے کارخانہ ہین -

سماجک سماچار

آریہ سماج - ڈیرہ اسمعیل خان کا سالانہ جلسہ ۸ و ۹ - مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کو ہونا قرار پایا ہے -

جام پور - آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹ - مارچ کو ہوگا -

لکھنؤ - آریہ سماج لکھنؤ کا آٹھوان سالانہ جلسہ ۸ و ۹ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کو ہوگا -

ملتان آریہ سماج کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔
لالہ کانشی رام جی پردہان ۔ مہتہ جیمنی جی اُپ پردہان
لالہ ایشور داس جی منتری ۔ لالہ کنہیا لال جی اُپ
منتری ۔ لالہ آتما رام جی کوشادہیکش ۔ لالہ چمن لال
پستکادہیکش ۔

لوکل

آریہ کنیا پاٹھ شالا اور استری سماج کی حالت
نہایت اطمینان کے قابل ہے اس مہینے مین بھی
شہر اور صدر مین کئی جگہہ استری سماج کی
اوپدیش ہوئی چنانچہ لالہ رام ناتہہ صاحب ممبر
آریہ سماج میرٹھہ کی دہرم پتنی جی نے اپنی پتری
کی سالگرہ کی خوشی مین پر کُل برادری کی استریون
کو اکھٹی کر کے استری سماج کا اوپدیش کرایا
پہلے ہون ہوا ۔ پہر شہیمتی جوالا دیوی اور کنیاؤن نے
دیاکھیان دیئے اسکے بعد بھجن کیرتن شام تک
ہوتے رہے تمام استریان نہایت خوش ہوئین
بہت اچھا اثر پڑا لالہ رام ناتہہ جی کی استری
نے پاٹھہ شالا کی سب کنیاؤن کو بہوجن کرایا
اور مبلغ ۲ ؍ روپیہ مٹھائی کے لئے دان دئے
ایشر پرماتما انکی پتری بی بی دیاوتی کو چرنجیو
رکھے استری سماج کی طرف سے لالہ رام ناتہہ جی
کی استری کو اننت دہنیاد دیا جاتا ہے ۔ اس
مہینے مین آریہ کنیا پاٹھہ شالا اور یتیم کنیاؤن کے
لئے حسب ذیل دان ملا ۔ دان دینے والے

صاحبون کا شکریہ بہ تہہ دل سے ادا کیا جاتا ہے
۱ ۔ ٹھاکر موتی رام سنگہ زمیندار موضع آنکھا
ضلع بلندشہر نے اپنے پوتے کی شادی مین
معرفت کنور ہربخش سنگہ منتری آریہ سماج ناہٹ
گڈہ مبلغ آٹہہ روپیہ دان دیئے ایشر براوربدہو
کو آنند رکہے ۔
۲ ۔ بابو جانکی داس بشمبر ناتہہ ۔ ڈی ۔ ٹی ۔ آفس
دہلی کی ماتا نے سرگ باس ہوتے وقت مبلغ
نو روپیہ یتیم کنیاؤن کے لیئے دان دیئے جگت
پتا ماتا جی کو سرگ پراپت کرے ۔
پنڈت بہیم سین کے ساتہہ شاستر ارتہہ کرنے
کو پنڈت تلسی رام سوامی مین پوری مین گئے
مگر دہرم سبہا کی طرف سے ٹالم ٹول ہونے پر
واپس آ گئے پہر بستی مین اُنکو آریہ سماج نے
بلایا کیونکہ پنڈت بہیم سین مین پوری سے
بستی مین چلے گئے تہے مگر وہان بھی ٹالم ٹول رہی

کارخانہ وایر میٹرس میرٹھ

(یعنی فولادی تار کے بنے ہوئے پلنگو کا کارخانہ)
اس کارخانے مین لوہے اور لکڑی کے ہر قسم
اور ہر انداز کے چہوٹے بڑے مقامی اور سفری
پلنگ تیار ہوتے ہین خاصکر ڈبل سپرنگ
وایر میٹرس کے بنے ہوئے درخواست کرنے
پر فہرست کارخانہ جسمین مختلف نمونون کی
تصویرین اور قیمتین درج ہین مفت ارسال

ہوتی ہے۔

المشتہر - نصیر الدین - سی - ایم - ایس میرٹھ

مژدہ مژدہ مژدہ

ہماری دُکان سوداگری واقع بازار کلاہ فروشان شہر میرٹھ سے مُفصلہ ذیل اشیا نہایت عمدہ اور سب سے ارزان قیمت پر دستیاب ہو سکتی ہین۔ ہم اپنے مُنہ سے اپنی دوکان کی زیادہ تعریف کر کے آجکل کے جھوٹے اشتہار دینے والون مین شامل ہونا نہین چاہتے۔

جو اصحاب فرمایش بھیجکر مال منگائینگے انکو ہمارے قول کی خود آزمایش ہو جائیگی مال سوداگری ہر قسم کا بکفایت ملتا ہے۔

قلمدان - جسکا ڈھکنا ایک بالشت بھر کا اوسکے اندر غایب ہو جاتا ہے۔

اسٹیل بکس ساختہ شہر دہلی والہ آباد نفیس بنا ہوا۔

قینچیان جو میرٹھ سے دور دراز کے ممالک مین جاتی ہین ولایتی قینچیون سے بھی عمدہ ہین۔

صابن میرٹھ کا جو تمام ہندوستان بھر مین مشہور ہے۔

موم بتی جو یہان سے عمدہ اور بکفایت اور کہین نہین مل سکتی۔

بٹن سوت کے جو اس شہر مین نہایت اچھے بنتے ہین۔

گلوبند خالص اون کے - اور ٹوپے جو تمام دساور

مین یہین سے جاتے ہین۔ انکے علاوہ ہماری دُکان مین سوداگری کا ولایتی اور دیسی ہر قسم کا مال فروخت کے لئے تیار رہتا ہے۔ جو عام شائقین کو عمدہ اور کفایت سے اور تھوک کے خریدار دکانداروں کو بڑی ایمانداری کے ساتھ اچھا مال ارزان قیمت پر مناسب کمیشن کاٹ کر ارسال کیا جاتا ہے۔

المشتہر - شمبر سہائے دلال شہر میرٹھ بازار بزازہ۔

نوٹس

اگر آپکو تھیٹر کی طرزین پسند ہین تو آپ کبھی بھی غیر مہذب اور بے موقع تھیٹرون کے راگ نہ گائیے۔ بلکہ "اصولیہ بھجناولی" مصنفہ لالہ شانتی نراین رائزادہ - پی - آر - ورما کی جنرل ایجنسی سے منگواکر اپنا شوق پورا کیجئے اس بھجناولی مین تھیٹر کی اعلیٰ اعلیٰ طرزون پر آریہ سدھانتون کے انوکول بھجن تیار کر کے درج کئے گئے ہین اور اسکے اصولیہ ہونے پر بھی قیمت صرف آدہ آنہ رکھی گئی ہے۔

التماس

(دنیا بھر مین سب سے سستا ماہواری رسالہ)

اگر سلیس اُردو زبان مین اچھے اچھے دلچسپ مضامین تواریخی واقعات پولیٹیکل معاملات دُنیا کی عمدہ عمدہ خبرین مفید اور مجرب طبی نسخے پند و نصایح اور علمی مذاق کو مد نظر

ओ३म्

विद्यां चाविद्यां च यस्तद्वेदोभयं सह ।। अ
विद्यया मृत्युं तीर्त्वा विद्ययामृतमश्नुते ।।१।।

جو منشیہ ودیا اور اودیا کے سروپ کو جانکر جڑ اور چیتن اور دونون کو اُنکا سادہک نشچے کرکے شریر آدی جڑ اور چیتن آتما کو دہرم ارتھ کام اور موکش کی سدہی کے لیے ساتھہ ساتھہ پریوگ کرتے ہین وہ لوگ دکھہ سے چھوٹکر پرمارتھ کے سکھہ کو پراپت ہوتے ہین۔

ایک سنسکرت اور سبھا کا ایک سا تہہ پرکاش ہونے سے ہی منشیہ کا اودہار ہو سکتا ہے اس پرچہ کا یہی اودیش ہے

ہمارے سنسکرت اور ہماری بہاشا کی اُنتی

आर्य्य बन्धु

آریہ بندہو

۲۸ - ماہ فروری سنہ ۱۹۰۲ع

قیمت سالانہ پیشگی بلا محصولڈاک عہ روپیہ معہ محصولڈاک عہ روپیہ

باہتمام پی-آر- ورما ایڈیٹر و منیجر شائع ہوا-

آریہ بندہو پریس شہر میرٹھ مین شائع ہوا

پندرہ روزہ آریہ بندھو کا دستور العمل

(۱) سلیس اردو زبان کے لباس مین سبھیتا اور وچار پوربک اتمک - شاریرک اور سماجک اُنتی سمبندہی مضامین اپنے معزز خریداران کی خدمت مین التماس کرنا اس پرچہ کا اودیش ہوگا -

(۲) یہ پرچہ ہر ماہ کی ۱۵ - و - ۳۰ - تاریخ تک اپنے پیارے گراہکون کی دست بوسی کے لئے میرٹھ سے روانہ ہو جایا کریگا - جن مہاشیون کو کسی وجہہ سے آریہ بندھو کی ملاقات پسند نہ ہو اُنکی خدمت مین گذارش ہے کہ بلا تکلف پرو پرائٹر کو اپنی نارضامندی سے اطلاع بخشین - تین نمبر تک کسی مہاشہ کا پرچہ قبول فرمانا خریداری کی دلیل متصور ہوگا -

(۳) قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ۱۲؍ اور بلا محصول ڈاک ۱؍ مقرر ہے - جو مہاشہ قیمت مقررہ پیشگی عنایت فرماوینگے وہ خاص شکریہ کے مستحق ہونگے - آریہ گنون کی معتبری ہمین اس بات کی اجازت دیتی ہے کہ ہم پیشگی قیمت کو آریہ بندھو کی لازمی شرط قرار دین -

(۴) آریہ بندھو اپنے عالی دماغ - باریک بین - دہرم ہتیشی - خیر اندیش اور نیک خیال نامہ نگارون کی خدمت مین ہمیشہ بلا قیمت پیش ہوا کریگا -

(۵) مراسلات کو نرپکش اور منصفانہ مطالعہ کے بعد جو انکی ارتھات ہر طرح پر مفید اور آریہ دہرم کے انکول سمجھا جانے پر بلا کم و کاست چھاپ دیا جائیگا - لیکن جو مراسلات اشاعت کے لایق نہین سمجھی جاوینگی انکا واپس کرنا پرچہ کے ادہکاریون پر واجب نہ ہوگا -

(۶) اشتہارون پر بشرح ذیل اُجرت لیجاویگی - ایک سطر پر صرف ایکبار ۲؍ نصف صفحہ پر ۱۲؍ پورے صفحہ پر ۳؍ - متواتر اشاعت کے لئے خاص نرخون کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کے طے ہو سکتا ہے -

نوٹ - کوئی ایسا اشتہار طبع نہ ہوگا جسمین ناشایستہ فحش یا خلاف قانون الفاظ ہون یا جو آریہ سماج کے نیمون کے درودھ ہو -

مطبع آریہ بندھو مین رنگین اور سادی ہر قسم کی چھپائی نہایت عمدگی اور صفائی کے کیجاتی ہے - رنگین چھپائی کا نرخ ۱۲؍ فی ہزار یکرخہ

اور سادی کا نرخ ۱؍ فی ہزار یکرخہ ہے -

ہمارے مطبع کی لکھائی اور چھپائی کا نمونہ آریہ بندھو کو ملاحظہ فرما لیجیے -

لکھائی کاپی ۱۸ و ۲۲ - ۶؍ اور لکھائی کاپی ۲۰ و ۲۶ - ۷؍ اور لکھائی کاپی ۲۲ - ۲۹ - ۸؍

آریہ ہندو

کرمون کی گتی

پُنیہ کا پربھاؤ

جب منش کے من مین اُدے ہوتا ہے تو اودہرم کی تاریکی رفتہ رفتہ بالکل جاتی رہتی ہے من کے اندر ایک پرکار کی (ایسی) شانتی آجاتی ہے جس سے کسی قسم کا خوف وخطرہ باقی نہین رہتا جو آنند اُس پُنیہ آتما منش کو ہوتا ہے اس کا ورنن نہین کیا جاسکتا - کام کرودہ لوبھہ موہ جو پہلے اسکی آتما کو ستایا کرتے تھے اب اسکے پاس پھٹکنے نہین پاتے وہ اپنی زندگی کے جسمانی مجلسی اور روحانی ہر سہ رشتون کو نہایت مضبوط پاکر ترقی کی جانب حرکت کرنے لگتا ہے اسکے افعال حسنہ (شبھ کرم) اس حرکت کو روز بروز تیز کرتے جاتے ہین - جہان ایک طرف وہ دہرم کو پالتا ہوا اپنے شریر کی رکھشا کرتا اور اسکو پشٹ وارو گیہ رکھتا ہے وہان دوسری جانب اپنے مجلسی فرائض (ساماجک ہمبندہ) پر پوری احتیاط سے نگہ ڈالتا ہوا ایک ایک قدم آگے بڑہاتا ہے اور روحانی معراج کو ہمیشہ اپنا منزل مقصود سمجھتا ہے - اسطرح وہ اپنی زندگی مین شاریرک ساماجک اور آتمک تینون پرکار کی اونتی کرتا ہوا چلا جاتا ہے اور آخر کار اس اونچ دشا کو پراپت ہوتا ہے جسکو پراچین رشی مہرشیون نے منش جیون کا اُدیش سمجھا ہے - وہان نہ راگ ہے نہ دویش نہ کسی پرکار کا دکھہ یا چھیہ ہے اور نہ کلیش وہان تو کیول آنند ہے جسکو وہ پنیہ آتما بھوگتا ہے اور پرماتما کے پریم مین مگن ہوکر اسیکا کیرتن کرتا ہے پاٹھک جنون آؤ ہم تم ملکر اس سرو دو پری اوتم اوستھا کے لئے پرم پتا پرمیشور سے یاچنا کرین ہے دیناناتھ اشیرباد دو کہ یہ ہماری شبھ اچھا پورن ہو -

ایڈیٹوریل نوٹس

نہایت خوشی کا مقام ہے کہ والئے جودہپور کے چچا صاحب سر کرنیل پرتاب سنگہ کے - سی - ایس - آئی - جنکے نام نامی اور سچے دہرم بہاؤ سے تمام آریہ پرش واقف ہین ریاست ایدر کے مستحق وارث سمجھے گئے گورنمنٹ انگریزی نے ریاست مذکور جو چہہ لاکہہ روپیہ سالانہ کی بیان کی گئی ہے کرنیل صاحب موصوف کو عنایت کردی ہے - سرحدی لڑائی اور جنگ چین مین کرنیل صاحب ممدوح نے گورنمنٹ کے ساتھ جس وفاداری کا ثبوت دیا تھا اور شورویرتا کے جو جوہر دکھلائے تھے وہ واقعی انکو راجستھان کا کشتری کل بھوشن ظاہر کرنے اور سرکار انگریزی کی تلطف و مہربانی مین نہایت اونچی جگہہ بٹھانے کے مقتضی تھے ہم کرنیل صاحب موصوف کو اپنے استحقاق اور سرکار انگریزی کو اپنی حق شناسی وقدردانی پر ہزار ہزار دہن باد دیتے ہین -

(مسز اینی بسنٹ صاحبہ کی فصاحت وبلاغت)

مسز اینی بسنٹ صاحبہ نے بھی فصاحت وبلاغت مین وہ نام پایا ہے کہ عورت تو عورت کسی آدمی کو بھی آج صفحۂ دنیا پر شاید ہی نصیب ہو فصیح وبلیغ تو بہتیرے

دیکھے ہون گے مگر دو متضاد باتون کو اپنے اس ہنر سے صحیح ثابت کر دکھانا یہ مسز بسنٹ صاحبہ ہی کے حصہ مین آیا ہے - آپ ایک وقت جبکہ ہندوازم پر دیا کھیان دیتی ہین تو مورتی پوجا کی تائید مین فلاسفی کا سارا روز صرف کر ڈالتی ہین پہر جب مسلمانون کو واعظ سناتی ہین تو انکی واحدانیت کی تعریف مین گھنٹون تقریر کئے جاتی ہین - کیا بت پرستی اور واحدانیت دونو متضاد نہین ہین اگر متضاد ہین تو کیا دونو صحیح ہو سکتے ہین اور اگر دونو صحیح نہین تو انکو ایسا ثابت کرنے والے کی نسبت کیا کہا جا سکتا ہے کہ اسکا مدعا صداقت کی اشاعت سے ہے - کہین مسز صاحبہ برہمچریہ کی تعریف کرتی ہین اور کہین کثیر الازدواجی کو اچھا بتاتی ہین گا ہے چیرہرن لیلا کو فلاسفی کے دقیق مسایل پر ڈھالتی ہین اور گا ہے مراقبہ مین بیٹھنے کی تلقین کرتی ہین - اس سے فصاحت و بلاغت کا اظہار بخوبی ہو سکتا ہے مگر سچائی اور جھوٹ دونو کبھی نہین مل سکتے -

(امیرون اور غریبون کی تعلیم مین امتیاز) راجکمار کالجون کی حالت پر وچار کرنے کے لئے جو کانفرنس ہوئی تھی اسمین لارڈ کرزن صاحب ویسرائے ہند نے فرمایا کہ ہندوستان مین ہمیشہ سے امیرون اور غریبون کی تعلیم مین امتیاز رہا ہے اب بھی اس امتیاز کو نمایان ترقی دینی چاہیئے - شاید لارڈ صاحب ممدوح نے پورانک لوگون کے اس کہنا سے یہ نتیجہ نکالا ہو کہ وہ شودرون کو وید پڑھنے کا اوہی کار نہین ”، مگر ہم عرض کرتے ہین کہ اول تو یہ خیال بہت پورانا نہین فقط پورانک مت کے (جو کہ بذات خود بالکل نیا ہے) جملہ کمزور مسایل مین سے ایک یہی ہے اسلئے اسکو ہمیشہ سے ہندوستان مین زیر عمل نہین کہا جا سکتا - دویم پراچین سمون کے تمام ست شاستر اور اتہاس بتا رہے ہین کہ پراچین آریہ ورت مین جبکہ ویدک دہرم اپنے عروج پر تہا بڑے بڑے مہاراجون اور غریب لوگون کے سوشل حقوق بالکل مساوی اور یکسان تہے خواہ امیر ہو یا غریب سب کے لڑکے لڑکیان ایک جگہہ ایک گرو کے پاس ایک ہی حالت مین تعلیم پاتے تہے -

مراسلات و متفرقات

ایڈیٹر نامہ نگارون کی رائیکا ذمہ وار نہین ہے

کیا صرف مستورات ہی خانہ بربادی اور ویرانی کا باعث ہوتی ہین ہان لیکن مرد بھی

ڈیر ایڈیٹر آریہ ہند ہو نمستے - لقمان حکیم کا قول ہے کہ اگر دشمن بھی عمدہ نصیحت کرے تو وہ مان لینی چاہئیے - پنڈت گوپی ناتہہ صاحب ایڈیٹر سناتن دہرم گزٹ لاہور نے جبکہ وہ ۱۸۹۲ء مین مقدمہ سول ملٹری گزٹ کی پیروی کر رہے تہے تو ایک تھیٹر گاہ مین سرلا کا ڈراما ۲۷ ماہ مارچ ۱۸۹۲ء کی شام کو دیکہا تہا اس کو بطور کہانی کے پنڈت

صاحب نے ایک کتاب مین مفصل عمدہ طریقے پر شرح
لکہا ہے گو پنڈت گوپی ناتہہ صاحب کو مین بہ سبب
اُن کے بیجا نام چال چلن کے جو کہ سال گذشتہ مین ظاہر
ہو چکا ہے اچہا آدمی خیال نہین کرتا مگر اونکی یہ کہانی
مجہکو از حد پسند آئی ہے اور میرے دلمین اس کہانی
نے از حد عمدہ اثر کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جن
گہرون مین روز بہ روز لڑائی فساد رہتا ہے اور کئی گہر
برباد ہو جاتے ہین وہ سب عورتون کی شرارت کا نتیجہ
ہے عورتون سے مرد زیادہ قابل ملامت ہین جو کہ عورتون
کے بس مین ہو جاتی ہین گو آپ لوگ کہین گے کہ آریون
کی گہرون مین ایسی نااتفاقی نہین ہوتی مگر مین آپ کو
یہ کہتا ہون کہ جب آریہ لوگون کی عورتون کا میل ملاپ
ہندو عورتون سے ہے تب تک یہی جہگڑے فساد
ہین چونکہ یہ کہانی از حد دلچسپ اور نصیحت آمیز ہے
اسلئے ذیل مین درج کرتا ہون اُمید کہ آپ کے ناظرین
کو اس سے از حد فائدہ ہوگا اور سب آریہ لوگ جو رسالہ
آریہ ہند ہو کے خریدار ہین اسکو اپنے اپنے گہرون مین
مستورات کو یہ کہانی سنا دین گے اگر سب آریہ
عورتین اسپر عمل کرینگی تو لڑائی جہگڑا گہرون سے
دور ہو جاوے گا۔ وہ کہانی یہ ہے۔ ایک گہر مین دو
بہائی رہتے ہین بڑا بہائی کماؤ ہے یعنی بذریعہ تجارت
وغیرہ کے روپیہ کماتا اور اچہا مالدار ہے۔ چہوٹا بہائی
بیچارہ غریب ہے اور ابہی کچہہ کما نہین سکتا وہ یہی
خیال کرتا ہے کہ باپ کی کمائی کی دولت بڑے
بہائی کے ہاتہہ مین ہے جسکے ذریعہ وہ مالدار ہے

اور اس بڑے بہائی کو بہی وہ سچے دل سے بجائے
والد کے سمجہتا ہے شادی دونون کی ہو چکی ہے اور
ایک ایک لڑکا بہی دونون بہائیون کے ہے بدقسمتی
سے بڑے بہائی کی جورو دل سے کمینہ صفت اور خود
غرض ہے وہ خود اچہے اچہے زیورون سے آراستہ
بن ٹہن کر رہتی ہے اور چہوٹی دیورانی کو پہٹے پرانے
چہیتڑے پہناتی ہے اور کبہی اسکے جی مین رحم نہین
آتا کہ اسکو زیور نہین تو سفید کپڑا تو دیوے۔ چہوٹا بہائی
جیسا بہولا اور اپنے بڑے بہائی کو بجائے والد کے
سمجہتا ہے اسکی جورو بہی ویسی ہی بہولی فرمان بردار ہے
اور ایسا سلوک کئے جانے پر بہی کبہی شکایت کا حرف
زبان پر نہین لاتی۔ اسی طرح دونون بہائیون کے لڑکون
کا حال ہے بڑے بہائی کا لڑکا صاف ستہرے کپڑے
اور زیور پہنتا ہے اور چہوٹے بہائی کا لڑکا بیچارہ چہیتڑون
مین ملبوس ہے۔ بڑا بہائی خود بہی صاف کپڑے رکہتا
ہے اور چہوٹے بہائی کو پہٹی دہوتی اور ایک دوپٹہ ہے
بڑے بہائی کو اس حالت کو دیکہکر بالکل شرم نہین آتی
کہ وہ اپنے چہوٹے بہائی اور چہوٹی بہاوج اور برادرزادہ
کے ساتہہ کیا سلوک کر رہا ہے وہ اتنے ہی پر بس نہین
کرتا ہے کہ وہ چہوٹے بہائی اور اسکی جورو بچے کو پس
ماندہ کہانا دیتا ہے اور اسے پالتا ہے۔ چہوٹا بہائی اولا
مولا مست ہے نیکدل ہے ستار بجانے اور گانے کا
اسے شوق ہے اور میلے کچیلے کپڑے پہنکر دوستون مین
خوش رہتا ہے اپنی بیوی سے بہت محبت کرتا ہے
اور بہولی بیوی بہی اس سے بہت مانوس ہے۔

اس بیوی کا نام "سرلا" یعنی سادہ لوح جسکے نام پر
یہ کھیل مشہور ہے۔ سرلا کے خاوند کو اس کے یار دوست
کبھی کبھی سمجھاتے ہین۔ کہ مکان تمہارے باپ کا
بنایا ہوا ہے۔ مال وہ بہت کچھہ چھوڑ گیا ہے محل خانے
مین تمہارا بڑا بہائی رہتا ہے۔ تم اس گندے کمرے
مین رہتے ہو اور نہ تمہارے تن پر کپڑا ہے۔ نہ تمہاری
جورو بچے کی حالت اچھی ہے۔ بڑے بہائی کو دیکھو کس
طرح تمہارے باپ کی مشترکہ دولت پر چین کرتا ہے۔
تم اور نہین اتنا تو اُسے سمجھاؤ کہ تمہاری جورو بچے کو اچھی
طرح سے رکھے۔ سرلا کا خاوند کچھہ نہین سنتا کہتا ہے
بڑا بہائی اب میرے والد کی بجائے ہے وہ جو کرتا ہے اچھا سمجھہ
کرتا ہے مجھے یہ کوٹھڑی اچھی ہے میری جورو نادان ہے
وہ زیور کپڑون کی سنبھال نہین کر سکتی۔ بڑے بہائی
نے بہت اچھا کیا ہے کہ اسے ایسی حالت مین رکھا ہے۔
مین بہت خوش ہون کہ بے فکر رہتا ہون اور مزے
سے بسر کرتا ہون جب مجھے کچھہ ضرورت ہوگی تو وہی بڑا
بہائی بہم پونچاویگا باپ کی دولت اُسکے ہاتھہ رہی تو کیا
میرے ہاتھہ رہی تب کیا۔ بڑے بہائی کی جورو اسپر بھی
کڑھتی رہتی ہے کہ اس تنگ حالی مین رکھے جانے پر بھی
اس کا دیور اور اُسکی جورو ہمیشہ خوش نظر آتے ہین۔ اور
کبھی شکایت کا لفظ زبان پر نہین لاتے۔ گو اس کو ان کی
طرف سے کوئی موقعہ نہین ملتا۔ کہ وہ ان کے ساتھہ
لڑے یا جھگڑا برپا کرے۔ تاہم وہ اکیلے بیٹھے ہوئے سوچا
کرتی ہے کہ اگر مینے دیور کو معہ اُسکی جورو اور بچے کے خوار
کرکے گھر سے نہ نکالا تو میرا نام نہین۔ چھوٹے بہائی کی
جورو کو خدا نے نیک مزاجی کے ساتھہ ہی صورت بھی
خوبصورت بخشی تھی جسکے ساتھہ بھولا پن ایسا تھا کہ سادے
کپڑون مین بھی اُسکا حسن ایسا چمکتا تھا کہ بڑے بہائی
کی جورو ہار سنگار کے باوجود اسکے مقابلہ مین گرد معلوم
ہوتی تھی۔ اس سے سرلا کی جیٹھانی اور جلتی کڑھتی
تھی۔ جب جب وہ بیچاری میلے کپڑے پہنے ہوئی بھی
سامنے آتی تھی لیکن چہرہ اُس کا بشاش دکھائی دیتا
تہا تو بڑی بی جلکر کوئلہ ہو جاتی تھی ... [illegible] ... مین
بھی یہ خوش کیسے ہے اور میرے پاس اتنا خزانہ ہوتے
پر بھی مین ایسی کیون نہین ہون۔ ہو نہو چھوٹے بہائی
کے پاس کوئی خزانہ علحدہ ہے۔ جو اسنے چھپا رکھا ہے
مین بھی باپ کی بیٹی تب ہون کہ اسکو دربدر نہ کیا۔ یہ
کمبخت اپنے بیوقوف مالدار خاوند کے کان دن بدن
بھرتی رہتی ہے اور چھوٹے بہائی اور بہاوج کی طرف
سے اسے بدظن کرتی رہتی ہے کہ یہ ایسے مغرور ہین
ان دونون ہٹون کٹون کی چٹی تو نے اپنے پیچھے کیون
لگا رکھی ہے ایک تو تیرا ہی کہاتے ہین خود کچھہ کام
نہین کرتے اور تجھہ کو ہی سب غیرون مین بدنام کرتے
ہین کہ ہمین کچھہ نہین دیتا۔ ادہر تو ہے کہ دن بھر کام
کرتے کرتے تہک جاتا ہے اور مشکل سے ایک روٹی
بھی ہضم نہین کر سکتا ادہر چھوٹا بہائی ہے کہ دن بھر
سیر تماشہ مین مشغول رہتا ہے اور تجھہ سے چوگنا
کہانا کہاتا ہے اسکی جورو ہے کہ اپنی خوبصورتی کے
گھمنڈ مین کسی کو کچھہ نہین سمجھتی۔ اور مین ہون کہ دن بھر
گھر کے دہندون مین مر رہی ہون۔ مجھے ایسا برداشت

نہین ہو سکتا - بہائی ہوگا تو یہ تیرا ہوگا میرا یہ کون لگتا ہے - مین اسکی اور اسکی جورو کی صورت سے بیزار ہون - جس نفرت کے ساتہہ وہ مجھے دیکھتے ہین مین ایک دن زندہ نہین رہ سکتی - اگر تم نے جلد اسکا بندوبست نہ کیا تو مجھے زہر دے ڈالو یا مین خود زہر کہالونگی - بڑا بہائی جورو کا غلام ہوکر اس پیچ کو سمجھہ نہین سکتا - اور اگرچہ اسے کہتا ہے کہ میرا چہوٹا بہائی مفت کا نہین کہاتا ہے اس کمائی مین اسکا بہی حصہ ہے لیکن وہ ایسا سعادت مند ہے کہ میری خدمت نوکرون سے زیادہ کرتا ہے اور جس طرح غریبی مین رہتا ہے اسی مین خوش ہے کبہی شکایت نہین کرتا مگر اسکی بدبخت جورو اسے خوب دہمکاتی ہے کہ تو بالکل بیوقوف ہے اب مین یہان نہین رہونگی - رونے لگ جاتی ہے اور کہتی ہے کہ مین زہر کہالونگی - اب اس دنیا مین کسی کام کی نہین رہی - تیرا چہوٹا بہائی تجھے دہوکا دیتا ہے کہ وہ غریب ہے اسنے علحدہ دولت چھپا رکہی ہے فقط ظاہرداری مین ایسا رہتا ہے - تو ایسا نادان ہے کہ اسبات کو سمجھہ نہین سکتا - کہ اگر اسکے پاس چھپی ہوئی دولت نہ ہوتی تو تیرے ٹکڑون پر وہ کبہی اس طرح خوش خوش رہتا - بس مجھے معلوم ہو گیا کہ تو بہائی کی طرفداری کریگا چاہے مین مر ہی جاؤن میری خاک بہی محبت تیرے دل مین نہین ہے اگر ایسا سلوک کرنا تہا تو میرے ساتھ شادی ہی کیون کی تہی مین مان کے پاس چلی جاؤنگی اور زہر کہا کر مر جاؤنگی

اون - اون - اون - ٹہون - ٹہون - ٹہی - بس وہ روئی اور دہاڑین مارنے لگ گئی - اسکا خاوند اسکو گلے لگا کر اسے بہت سی تسلی دیتا ہے آنسو پونچھتا ہے اور آخرکار اسے اقرار دیتا ہے کہ مین جلد اس نابکار کو کوئی موقعہ ہاتھ آنے پر گہر سے باہر نکال دونگا - اسکے اگلے روز بڑے بہائی کی نظر چہوٹے بہائی پر بالکل بدل جاتی ہے وہ جب اسے دیکہتا ہے تو وہ بہی جی مین کڑہنے لگ جاتا ہے - کہ حرام خور مفت کا مال کہا کہا کر کیسا موٹا ہوتا جاتا ہے میری جورو سچ کہتی ہے کہ یہ بے پرواہ اور مغرور ہے غریب چہوٹے بہائی کو کچھ خبر نہین وہ اسی طرح شگفتہ پیشانی کے ساتھ بڑے بہائی سے ملتا ہے - مگر بڑا بہائی اس سے اور بگڑتا ہے - اور جورو کا منتر اسپر چل گیا ہے - اور اس منتر کے بس مین آکر وہ یہہ نہین دیکھتا کہ وہ اس بہائی کا برا چاہتا ہے کہ جو ایک مان اور باپ کے ذریعہ پیدا ہوا اور دنیا مین اس سے زیادہ عزیز اور کوئی نہین ہو سکتا - ادہر جورو نابکار اپنے منتر کو چلتا ہوا دیکھکر موقع کی تلاش مین رہتی ہے - کہ اپنے خاوند کو بہڑکا دے - اور اپنے دیور اور دیورانی کو اسکے آبائی گہر سے نکال دے - ایک دنکا ذکر ہے کہ دہوبی کپڑے دہو کر بڑی بی کے یہان لاتا ہے اور دہوئے کپڑون کا ڈہیر اسکے سامنے رکھکر اسکے یہان سے بہت سے میلے کپڑے دہونے کے لئے لیجاتا ہے "سرلا" بہی وہان کہڑی ہے وہ بڑی بی سے عرض کرتی ہے کہ یہ میری چادر دو ماہ سے دہوئی

نہین گئی - اگر آپ حکم دین تو مین بہی دہونے کے لئے
اسے دیدون - بڑی بی اسپر لال لال ہو جاتی ہے -
اور وہ دہوبی کے سامنے اُسکو گالیان دیکر کہتی ہے
کہ او حرمزادی نابکار تو ہمارے کپڑون کو دیکھ کر جلتی
ہے - تو نے خود کو گہر مین خیال کیا کر رکھا ہے تو کیا گھر
کی حصہ دار خود کو سمجہتی ہے - اتنا غنیمت نہین سمجہتی
کہ مین تجہہ پر رحم کرکے تجہے گہر مین رہنے دیتی ہون -
اور تجہے کہانا دیتی ہون - بدذات کہین کی میری لونڈی
ہوکر میری برابری کرتی ہے - میرے خاوند کا بہت سا
مال تم نے چرا چرا کر گھر مین اکٹھا کر رکہا ہے - اسی سبب سے
اب تو حرامزادی میری برابری کرتی ہے دیکھہ تو
تیرے خاوند کا بہی شکم چاک کرتی ہون کہ نہین -
اور سارا حرام کا مال نکلواتی ہون کہ نہین - اپنے جان
سے پیارے خاوند کی نسبت ایسا سخت کلمہ سُنکر
بیچاری سرلا بے ہوش ہوکر گر پڑتی ہے - بڑی بی
نہایت بے رحمی سے اسے ٹہوکر مارتی ہے اور پہر گالیان
دیکر کہتی ہے کہ بیشرم کہین کی کُتیا - میرے سامنے
محبت کا یہ اظہار - تیرے خاوند کی گردن کاٹون اور
اُسکے خون سے اپنے پیر دہوؤن - ایک اور ٹہوکر
مارکر اسے کہتی ہے چل ہٹ یہان سے چلی جا - میرے
سامنے مت رہ - غریب سرلا یہ کتار سے زیادہ
سخت باتین سُنکر روتی ہوئی اپنی کوٹھڑی مین چلی
آتی ہے اور پہوٹ پہوٹ کر زار زار روتی ہے - بیٹیا
اسکا کہیلتا ہوا چیتھڑون مین ملبوس اسکے پاس آتا
ہے - اور گلے لگ لگ کر پوچھتا ہے کہ ماں روتی

کیون ہے کیا بات ہے - مین ابہی بابا کو بلا لاؤنگا
کیون تو روتی ہے - بیچاری سرلا اسوقت بچے
کی حالت دیکھکر اور روتی ہے جس دہوبی کے
سامنے یہ واقعہ ہوا وہ ان کے باپ کے وقت کا
دہوبی تھا - وہ نہایت ششدر ہوکر اوپر سے کپڑے
لیکے نیچے سرلا کی کوٹھڑی کے پاس آتا ہے - اور
ہاتہ جوڑ کر عرض کرتا ہے کہ مین نے بہت نمک آپکا
کہایا ہے - مجہے تمام خبر ہے - مین غلام ہون مجہے
اپنا کپڑا دیجئے مین دہولاؤن گا - [illegible] ہی جواب
بہی دینے نہین پائی کہ بڑی بی کوٹھے - پر سے دیکھکر
چلا کر کہتی ہے کہ او حرامزادی خانہ خراب اب تو دہوبی
سے یارانہ لگانے لگی ہے - اور ہمارے گھر کی عزت کو
ڈبونے لگی ہے - دہوبی یہ کلمہ سنتے ہی روتا ہوا بہاگ
جاتا ہے - اور سرلا اکیلی بچے کو گود مین لئے زار زار
روتی ہے - دل مین سوچتی ہے کہ خاوند سے کہون
یا نہ کہون - دل مین سوچتی ہے کہ میرا خاوند میری
آنکہون کا تارا میرا سرتاج بہت بہولا اور سادہ دل
ہے وہ اپنے بڑے بہائی اور بہاوج کا ایسا گرویدہ
ہے - کہ میری بات کا یقین نہین کرے گا - مجہے جہوٹا
سمجہے گا - اگر اسنے سچ بہی سمجہا تو اُسکے شگفتہ چہرے
پر بہت اوداسی آجاوے گی - آخرکار وہ فیصلہ کرتی
ہے - کہ مین کچہہ اُس سے نہ کہون گی اور دل کو تسکین
دیکر مکان کی صفائی مین لگ جاتی ہے اُدہر سے
بڑی بی اس وقوعہ کو نہایت نمک مرچ لگا کر اپنے
خاوند کو سُناتی اور اُسکے کان بہرتی ہے - باقی آیندہ

منش کی اندرونی زندگی کا فوٹو

(از لالہ سندر داس نگر ٹھٹھہ)

پرماتما کی اننت شکتی کا یہہ بھی ایک ثبوت ہے - کہ انواع و اقسام کی رچی ہوئی دنیا مین ایک چیز دوسری سے مختلف صورت و سیرت رکھتی ہے - آپ ہزار آدمیون کے فوٹو لگے رکھئے - ایک سے دوسرا نرالا ہے لیکن نرالی کی خواہش ہر ایک جیو آتما کے من مین کچھ اور بھری ہے - نہ آدمی گریٹ مین بننے کے لئے انیک پرکار کے روپ دھارن کرتا ہے - لیکن اس کے قابو سے نکلا ہوا من اس کی ساری کوششون پر پانی پھیر دیتا ہے - آؤ - ناظرین - آج آپ کو انسانی دنیا کی سیر کرائین - اور انکے ظاہری اڈمبرون سے دنیا انکی سیرت کو جیسا کچھ سمجھہ رہی ہے - اسکی حقیقت کو پبلک کے روبرو لائین - اہا - دیکھئے - پنڈت جی آرہے ہین کنارے دار ریشمی دھوتی کے اوپر پرانی وضع کا چوغہ کیسا زیب دے رہا ہے - ماتھے پر تلک اور تلک پر پگڑی کے باقاعدہ پیچ کیسے سج رہے ہین بغل مین کوئی پستک ہے - اور بڑی سبک رفتاری سے کہین جا رہے ہین - بے شک بڑے پنڈت ہین دھرم کے پتلے ہین - مانو سنسار کی پیڑا کو ہرنے کے لئے موکھش پد کے آنند کو چھوڑ کر آئے ہین -

یہ عالیشان مکان کس کا ہے - اسکے مالک دھرم مورت ایک سیٹھ ہین - پچیس ہزار کا سدا برت لگا رکھا ہے شہر کے غربی دروازے کے باہر انکی ہی سرائے ہے - مسافرون کو وہان ہر ایک ضروری سامان بہم پہونچایا جاتا ہے - بڑے دولتمند ہین - یوروپ اور امریکہ تک انکی ہنڈی چلتی ہے -

اور دیکھئے - وہ مجمع کیسا ہے - اہلو یہ تو کوئی بابو صاحب دیش اُنتی پر لکچر دے رہے ہین - پراُپکار ہی کا نام ہے - بی - اے کا امتحان پاس کیا - ولایت تک تعلیم کے لئے سفر کرنے کی تکلیف گوارا کی - بیرسٹری کا ڈپلوما حاصل کیا - آخر روپیہ کمانے کا وقت آیا - تو سب دنیاوی پدارتھون پر لات مار کر اب دیش کے سدھار کے لئے کمر باندھی ہے بے شک بھارت کے بھلے دن آپہنچے - کہ ایسے اچھی مہاتما اسمین پیدا ہونے لگے - وہ دن دور نہین کہ بھارت پھر ترقی کی شکھر پر پہونچیگا - ناظرین - اس قسم کے بہت سے پنڈت سیٹھ اور بابو آپ نے دیکھے سنے ہون گے اور آپ بھی کسی نہ کسی کے مدح خوان بنے ہون گے - لیکن اگر آپ باریک بینی سے ان کے اعمال پر توجہ دین - تو آپ کو پرتیت ہو جاویگا - کہ یہ سب بہروپیئے کا سوانگ ہے - اور یہ سب لوگ اپنی اپنی سوارتھ سدھی کے لئے یتن کر رہے ہین - اور یہی وجہ ہے - کہ باوجود سقدر ریفارمر رکھنے کے بھی آریہ ورت ابھی اوسی حالت مین ہے - ورنہ اگر ہندوستان مین موجودہ ریفارمرون کا پچاسوان حصہ بھی نہین بلکہ ایک دو ریفارمر بھی پوری طاقت حاصل کرکے بغیر

سوارتھ سدھی کے خیالات کے کام کرتا شروع کرین - تو کونسی وجہ ہو سکتی ہے - کہ وہ سوامی دیانند سے کم کام کر سکین - ناظرین - زبان - آنکھہ اور کان وغیرہ اندریان سب جڑ ہین - انکا اثر دوسرے آدمی پر ذرا بھی نہین پڑ سکتا - اثر ہمیشہ چیتن جیو آتما کا ہی پڑ سکتا ہے - شدھ پوتر جیو آتما کی زبان سے نکلا ہوا شبد شروتا پر جادو کا اثر پیدا کرتا ہے - لیکن پاپی جیو آتما کے کلمات نقش بر آب سے بڑھ کر نہین ہین - بھارت ورش کے باشندگان کے ظاہری اوڈمبرون لمبی دھوتیون اور چیٹے تلکون - کوٹون اور پتلونون کو نظر انداز کرتے ہوئے اندرونی زندگی کا فوٹو ایک نظم مین کھینچنے کی کوشش ناظرین کی دلچسپی کے لیے کرتا ہون - اُمید کہ ناظرین اسے نظم کو کالم مین توجہ سے پڑھینگے -

مکالمہ از رائے کملا پرشاد صاحب ذیل

(سلسلہ کے لئیو دیکھو آریہ ہند ہو نمبر گذشتہ کا صفحہ ۱۸)

(خ) یہہ جو آپ نے کہا سو مین نے خوب سمجھا - مگر یہہ آپ نے کیا کہا کہ مین خاندان کا سربناش دیکھونگا - سبھی لوگ ایسا کرتے ہین کہ آٹھہ دس برس کی لڑکی اور آٹھہ نو برس کا لڑکا - چھوٹی چھوٹی عمر مین شادی ہو جانا سبھی کو اچھا معلوم ہوتا ہے اور پھر اولاد کی خوشی جلد دیکھنے مین آتی ہے - اسمین عیب ہی کیا ہے -

(ن) اجی اسمین بڑا عیب ہے - اول تو صغر سنی کی شادی مین اولاد کا ہونا ہی غیر ممکن ہے بفرض محال اگر ہوئی بھی تو انواع اقسام کے امراض مین گرفتار رہے گی - ذرا غور تو کیجئے کہ جب زمین مین تخم خام بویا جاتا ہے تو اول تو وہ اوگتا ہی نہین ہے - اگر بر تقدیر اوگا بھی تو تھوڑے دنو مین ضائع ہو جاتا ہے اور بونے کی غرض کسی طرح پوری نہین ہوتی اور تخم بالکل ضائع جاتا ہے - اسی طرح انسانون کی حالت سمجھہ لینا چاہیے - یہہ تو معمولی تخم ہے مگر سب سے افضل تر انسان کا تخم ہے جو نا جائز طور سے اوسکا استعمال کرتا ہے وہ انتھا درجہ بیوقوف ہے - دیکھو سام وید مین ایشور پرماتما حکم دیتا ہے -

अंगात्सम्भवसि हृदयादधि जायसे । आत्मा वै पुत्रनामासि सजीव शरदः शतम् ॥

(ارتھ) ہے پوتر تو انگ سے اوتپن ہوئے ہیں ہردے سے اور ہردے سے اوتپن ہوتا ہے اس لئے تو میرا آتما ہے میرے پہلے مت مر - کنتو سو برس تک جی - جس سے ایسے مہاتما اور مہاشون کی شریر اوتپن ہوتے ہین اس کو دشٹ کھیت (رنڈی وغیرہ) مین بونا یا دشٹ بیج اچھے کھیت مین بونا مہا پاپ کا کام ہے -

(خ) آپ تو بڑے دانشمند ہین - آپ تو وید بھی جانتے ہین - وید کے احکام کو ہم بھی مانتے ہین مگر اہل دنیا کے طور طریق کے خلاف ہرگز نہ کرنا چاہیے کیونکہ مثل مشہور ہے - بڑی بہو بڑے بھاگ چھوٹا دولہا سدا سہاگ -

دن) آفرین ہے آپ پر اور آپکی مثل پر - جب دولہن ۱۶ - برس کی ہوگی اور دولہا ۱۰ - برس کا ہوگا تب ضرور ہے کہ حرامکاری کو ترقی ہوگی یا اور کچھہ ہوگا - کیا آپ ایسے حالات اخبار کے ذریعہ سے نہین سنتے اور عدالتون مین اکثر ایسے مقدمات آئے دن ہوا ہی کرتے ہین -

دخ) خیر یہہ تو اپنے اپنے گھر کا قاعدہ ہے یہہ تو بتایئے کہ آپ اپنے لڑکے کی نسبت کہان کرینگے

دن) میرا ارادہ دولت رائے کی لڑکی کے ساتھہ نسبت کرنے کا ہے کیونکہ فی زمانہ وہ لڑکی تعلیم یافتہ ہے اور علم صنعت مین بہی اوسے اچھی دسترس ہے -

دخ) خوشی آپکی مگر دنیا آپ کو مطعون کرے گی کیونکہ لڑکیون کا تعلیم یافتہ ہونا بڑے بہاری عیب مین داخل ہے -

دن) لڑکیون کا پڑہانا دہرم شاستر کے خلاف نہین ہے - البتہ یہہ بات ابو جہلون نے خود ایجاد کی ہین جن کا پتہ کسی مستند دہرم پستکون مین نہین ہے - غور کیجئے اور ذرا عقل سے کام لیجئے کہ تعلیم نسوان کے نہ ہونے سے جو نقصان اس ملک کو پہونچ رہا ہے وہ کیا کسی پر پوشیدہ ہے - مگر ان خرابیون کے دیکہنے سوچنے کو دیدۂ بینا و گوش شنوا چاہیئے -

دخ) ملک کو کیا نقصان پہونچ رہا ہے - بلکہ تعلیم دینے مین واقعی ایک نہ ایک روز یہہ ملک ستیاناش ہوجائیگا - کیونکہ جب لڑکیان تعلیم یافتہ ہون گی تو اپنے عالم شباب مین جسکو دل چاہیگا اوس سے درپردہ خط کتابت جاری رکہین گی اور اس وسیلہ سے حرامکاری کو دن دونی رات چوگنی ترقی ہوگی - اور پہر جو کچھہ نہ ہوجائے -

دن) آفرین ہے - ع برین عقل و دانش بباید گریست کیا علم کی یہی خاصیت ہے کہ حرامکاری کی جانب انسان کو متوجہ کرے - ذرا آنکھون سے تعصب کی عینک اوتار کر دیکھیئے - ستیا - دروپتی - دمینتی - لیلاوتی - وغیرہ عورتون نے علم تحصیل کرکے کیسی عصمت مآب کہلائی ہین کہ جنکی مثال چراغ آفتاب لیکر گھر گھر تلاش کیجئے تو دستیاب ہونا معلوم - آپ کوئی تعلیم یافتہ عورت ایسی بتلائے کہ جس نے بدراہ مین قدم رکہا ہو - مگر میری غرض تعلیم انگریزی و فارسی سے نہین ہے -

دخ) فی زمانہ ایسی کوئی تعلیم یافتہ عورت سننے مین نہین آئی کہ مین بطور نظیر کے پیش کرون -

دن) جناب من عورتون کی عدم تعلیم کی وجہہ سے اس ملک کی یہہ حالت ناگفتہ بہ ہوگئی ہے سب دہرم کرم کا ستیاناش ہوگیا ہے اور اسی جہالت کی بدولت طرح طرح کے عیش و عشرت مین مشغول ہوکر انتہا درجہ کی مصیبت مین گرفتار ہو رہے ہین -

دخ) آپکو تو کسی نے بہکا دیا ہے - آپ تو ناستکون (لامذہب) کی طرح باتین کرتے ہین - بہلا کوئی عورتون کو علم پڑہاتا ہے -

(ن) بہلا آپ یہہ تو بتلایئے کہ ناستک کسے کہتے ہین - ناستک تو آپ ہی ہین کہ خلاف حکم وید شاستر کام کرتے ہین - جو پرم ایشور کی اگیا (حکم) نہ پالن کرے وہ ناستک ہے - دہرم شاستر مین مرد اور عورت دونون کی لئے علم پڑہنے کی ہدایت مشرح موجود ہے دیکہو منوجی مہاراج کیا فرماتے ہین -

कन्यानां संप्रदानं च ।
कुमाराणां च रक्षणम् ॥

اب بتلایئے کہ مین ناستک ہوا کہ آپ ہوئے لعنت ہے آپکی فہمید پر -

(خ) اچہا جو آپ کہین وہ ہی درست ہے مگر یہہ تو کہیئے کہ ساعت شادی کب تنقیح ہوئی ہے -

(ن) شادی کا ہونا بلحاظ موسم و آب و ہوا کے ماہ پہاگن سودی ۱۳ احسن ہے -

(خ) اُف اوف - ابتو ایام بہت قریب ہین - کہیئے کیا کیا انتظام اور سامان آپ کر رہے ہین -

(ن) ابہی انتظام اور سامان کرنا ہی کیا ہے سب ایشر پرماتما کی کرپا سے انجام ہو جائیگا -

(خ) ہان یہہ تو صحیح ہے مگر شادی کی تقریب اب بہت نزدیک ہے - سامان کی تیاری کرنا چاہیئے -

(ن) دن نزدیک ہین تو کیا ہے - تیاری ہی کرنا کیا ہے آسانی سے سب انجام ہو جائیگا -

(خ) آپ یہہ کیا کہتے ہین - شہر مین آپ کا بڑا نام ہے - آپکو شادی دہوم دہام سے کرنا چاہیئے رقص ہونا چاہیئے - طائفہ منگوانے کا انتظام کرنا چاہیئے اگر آپ ایسا نکرین گے تو سب لوگ آپکو حقارت کی نظر سے دیکہین گے -

(ن) آپ خاطر جمع رکہیئے جیسا میرا نام ہے ویسا ہی کر دکہاؤنگا - مین فضول دولت رایگان کرکے گناہ کا مرتکب نہ ہونگا -

(خ) بہلا رنڈی کے ناچ مین کیا [illegible] ہے - بتلایئے تو سہی -

(ن) رنڈی کے ناچ مین گناہ عظیم ہے - یہہ آپ جانتے ہین کہ ان کے افعال و کردار شراب نوشی گوشت خوری - حرامکاری ہین یعنی جو روپیہ مجہسے انکو حاصل ہوگا اوس گناہ کا مین ہی مستحق ہونگا - دوسرے یہہ ظاہر ہے کہ جب رنڈی عاشقانہ راگ یا غزل گاویگی اور ناز و انداز و کرشمہ ادا دکہلاویگی تو لوگون کے خیال بد افعالی کی جانب مایل ہونگے اور نوجوانون کے دلون پر جو کچہہ بُرا اثر پڑیگا وہ خود آپ اپنی ہی دل سے سمجہہ لیجیئے - کیا مین اس گناہ کا بانی و مبانی نہ ٹہرونگا -

(خ) اچہا رقص نہ سہی - آتشبازی وغیرہ مین تو کوئی برائی نہین ہے -

(ن) آتشبازی مین آپ کیا کم گناہ سمجہتے ہین بسا اوقات اس کی بدولت آگ لگجانے اور جان و مال کے نقصان ہو جانے سے جو نتیجہ برامد ہوتا ہے وہ تو ظاہر ہے - دو چار گہڑی کی واہ واہ کی

لئے فضول روپیہ کو جلا دینا یا برباد کرنا انتہا درجہ کی حماقت ہے۔

(خ) خیر یہہ آپکی خوشی ہے۔ مگر بارات تو خوب دہوم دہام سے آراستہ کیجیے گا۔ پہول پہلواڑی باغ کہلونہ وغیرہ مین تو کوئی گناہ نہین ہے۔

(ن) اجی یہہ بات تو موٹی ہے۔ دیکہئے یہہ سب چیزین سیکڑون روپیہ صرف کرکے بنائی جاتی ہ[illegible]ک لمحہ کی نمایش کے بعد تلف کردیجاتی ہین آپ ہی غور کیجیے کہ یہ جاہلون کا کہیل ہوا کہ نہین۔ اول تو اس کہیل مین زدو کوب کی نوبت ہو جاتی ہے دوسرے جس قدر سرمایہ اسکے لئے صرف کیا جاتا ہے اوسمین سے ایک پیسہ بہی کسی کے ہاتہہ نہین لگتا۔ آپ اپنی ظاہری آنکہون سے دیکہکر کچہہ بہی عقل سے کام نہین لیتے اور انہین سب فضولیات کی وجہہ سے آج ملک پنجہ افلاس مین گرفتار ہے۔ اگر یہی روپیہ کسی رفاہ عام مین صرف کیا جاتا تو ملک کو کس قدر فائدہ پہونچتا اور یہہ نحوست اور افلاس بہت جلد ملک سے نکل جاتی اور ہر فرد بشر خوشحال ہوکر اپنی زندگی چین سے بسر کرتا۔ فی الحال ملکی اصلاح کی سخت ضرورت ہے جس کے لئے سرمایہ کافی ہونا چاہیئے اور جب تک ان فضول خرچیون کا جڑ سے استیصال نہو گا ممکن نہین کہ اہل ملک کو اچہے دن دیکہنا نصیب ہون۔

(خ) واقعی مین جہان تک غور کرتا ہون آپ کا کہنا بہت درست ہے اور ایسا ہونا ہی چاہیئے جب تک دو چار دولتمند مستعد ہوکر ملکی اصلاح کی جانب توجہہ نہ کرین گے تب تک یہی حالت ملک کی رہے گی بلکہ اندیشہ ہے کہ رفتہ رفتہ ملک نان شبینہ کو محتاج ہو جاوے۔ جب ایسی حالت ہوگی تب خود بخود اصلاح ہو جائیگی۔ اور کسی کو کہنے سننے کی ضرورت نہ پڑے گی۔

(ن) ہان یہہ آپکا فرمانا بہت درست ہے۔ مگر جب بے سروسامان ہوکر سنبہلے تو پہر وہ لطف کہان اور بجز دست افسوس ملنے کے پہر کچہہ نہ بن پڑیگا۔

(خ) خیر یہہ تو بتلاے کہ آپ شادی کس طرح کرین گے۔

(ن) مین ویدک ریتی سے بواہ کے کل رسومات ادا کرون گا۔

(خ) بہلا وید مین بواہ کا کیا طریقہ ہے۔

(ن) آپ زیادہ تکلیف گوارا نکرین صرف سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی تصنیف شدہ پستک سنسکار ودہی پرکاش منگاکر دیکہہ لین اوس سے آپکو بواہ سنسکار کے علاوہ بہت سی دہرم کی باتین معلوم ہو جاوین گی اور سوامی جی نے اپنی پستک مین جس قدر باتین لکہی ہین وہ تمام وید و شاستر کی منشا کے مطابق ہین۔

(خ) بہت بہتر۔

گر نیاید بگوش رغبت کس
بر رسولان بلاغ باشد و بس

الراقم - رائے کھنا پرشاد مہری داسویہ ذیبدل ضلع بنارس ڈاکخانہ سندہورا موضع شاہ پور

پیارے بھائیو اپنی عورت اور بچّون کی طرف دیکھو مرنیسے اول اُنکی لئیے گذارہ بھم پہونچاؤ

پیارے ایڈیٹر آریہ بندہو نمنتے مین ذیل مین ایک بہت ہی مفید تجویز تحریر کرتا ہون مہربانی کرکے آپ اسکو ضرور ہی درج رسالہ آریہ بندہو بابت ۱۵- فروری سنہ ۱۹۰۲ء کردین کرپا ہوگی آپ جانتے ہین کہ لاہور مین ایک فنڈ پنجاب میوچول ہندو فیملی ریلیف فنڈ کے نام سے قائم ہے میرا ارادہ ہے کہ ایک اسی قسم کا فنڈ رسالہ آریہ بندہو کے خریدارون کے متعلق کہولدیا جاوے اس سے رسالہ کی خریدار بھی زیادہ ہونگے اور خریداران کے پسماندگان کو بھی بعد انکی موت کے نفع پہونچیگا اس فنڈ کو ہم اسطرح سی قائم کرینگے کہ نہ ہینگ لگیگے اور نہ پھٹکری اور رنگ چوکھا ہووے یعنی میری رائے یہ ہے کہ جسقدر خریدار آریہ بندہو کے ہر سال فوت ہون اُن کے پسماندگان کو باقی خریدار ۱ روپیہ دین مگر سال مین ہر خریدار کو ایک روپیہ سے زیادہ نہ دینا پڑیگا۔ مثلاً فرض کرو کہ اسوقت آریہ بندہو کے خریدار ایک ہزار ہین سال مین ۱۰ مر گئے تو باقی ۹۹۰ خریدار ایک ایک روپیہ منیجر آریہ بندہو کے پاس بھیجدین اور ہر ایک فوت شدہ خریدار کے پسماندگان کو ۹۹- روپیہ ملے اگر ایک خریدار سال مین مرے تو ۹۹۹ روپیہ اُس کے وارثون کا مال ہوا اگر دو مرین تو ۴۹۹ہ ہر ایک کے پسماندگان کو ملین گے اگر تین مرین تو ۳۳۲ روپیہ ۵ رہ پائی ہر ایک کے پسماندگان کو ملین گے اگر ایسا ہی چار مرین تو ۲۴۹ روپیہ باقی ہر ایک فوت شدہ خریدار کے وارثون کو ملین گے اور ایسا ہی باقی ۵ یا ۶ یا ۷ یا ۸ یا ۹ یا ۱۰ خریدار مرین تو جو رقم آوی گی ان کے وارثان [illegible] بانٹی جاوی گی - اس سے بہت فائدہ ہوگا اول تو آریہ بندہو کے خریدار زیادہ ہون گے دوئم سب کا چندہ پیشگی آوے گا سوئم بیوہ عورتون کو اور ان کے بچّون کو اگر کوئی خریدار مرے تو معقول مدد پہونچ جاویگی چہارم رسالہ آریہ بندہو کو خوب ترقی ہوگی اور اور بھی بہت سے فائدے ہون گے اس انتظام کے لئے بہت سے رجسٹر کہولنے کی ضرورت نہین ہے اور نیز یہ بھی امر کہ بہت سی سر دردی کرنے کی بھی ضرورت نہین ہے جب کوئی خریدار خدانخواستہ فوت ہو جاوے تو رجسٹر مین اُسکے نام کے مقابل خانہ کیفیت مین لکھا جاوے کہ یہ خریدار فلان تاریخ فلان بیماری سے مرا اور اُس ماہ کے رسالہ آریہ بندہو مین اُسکی وفات کی خبر آریہ بندہو مین شائع ہو ہر سال کے خاتمہ پر جو کہ آریہ بندہو کا سال ہو رجسٹر سے دیکھا جاوے کہ اس قسم کے خریداران نے پیشگی چندہ ادا کیا تہا یا نہین اگر ادا کیا ہو تو اس قسم کا نوٹس رسالہ آریہ بندہو مین شائع ہو کہ اس سال

اسقدر فوت ہوئے باقی خریدار رسالہ کے پونچنے سے
دس دن کے اندر ایک ایک روپیہ ارسال کردین
اُمید ہے کہ سب خریدار روپیہ ارسال کردین گے
ہر خریدار کا گویا صرف عہ ـ عہ ـ روپیہ ہی لگا جو کہ
وہ فوت شدہ خریدارون کے پسماندگان کے لئے زندہ
خریدار منیجر آریہ بندہو کے پاس روانہ کرین گے کسی
خریدار کو اس معاملہ مین کارڈ وغیرہ ارسال کرنے کی بہی
ضرورت نہین ہے تمام حالات رسالہ مین ہی شائع
کئے جایا کرین یہ تجویز بہت عمدہ ہے اور اُمید ہے
کہ تمام خریدار جو کہ اولاد والے اور رحمدل ہون اور
اُنہون نے کبہی بیوہ عورتون اور یتیمون کی مصیبت
زدہ حالت دیکہی ہو وہ ضرور اس تجویز کو منظور کرین
گے اس تجویز مین اس دُنیا مین بہی فائدہ ہے اور
آئندہ مین بہی اگر سچی مدد و خیرات ہے تو یہ ہے ورنہ
اور کوئی نہین ہو سکتی جس قدر ترقی کہ
Panjab mutual hindu family relief fund
نے کی ہے وہ لوگون سے بہولی نہین ہے اس فنڈ
کی بدولت بہت سی بیوہ عورتون کو مدد ملی اور یتیم
بچون نے پرورش پائی مگر یہ تجویز جو مینے عرض کی ہے
وہ بہی بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے کل میرے ایک
دوست سے باتین ہوتے ہوتے یہ تجویز میرے خیال
مین آئی تہی اسلئے مینے اسکو عرض کیا ہے - مینے جو
اوپر لکہا ہے کہ فوت شدہ خریدارون نے اگر پیشگی چندہ
آریہ بندہو ادا کیا ہو تو یہ بات ہو یعنی اُنکے وارثون کو
مدد دی جاوے بالغرض اگر ایسا ہو کہ پیشگی چندہ
ادا نہ کیا ہو تب کیا ہو گا اسکی بابت یہ ہونا چاہیئے

کہ وہ لوگ ہی مستحق ہون گے اس فنڈ مین
داخل ہونے کے جنہون نے کہ آریہ بندہو کا سالانہ
چندہ ایک ماہ کے اندر ادا کر دیا ہو اس سے پیشگی
چندہ آریہ بندہو کا لینا لازم ہو گا کیا جو شخص عہ
روپیہ سالانہ اس قسم کا دینا پسند کرے گا وہ
چندہ عہ پیشگی ادا نہ کرے گا - یہ ناممکن ہے یہ
شرط ہونی چاہیئے کہ آریہ بندہو کا چندہ پیشگی ادا ہو
ہان اگر اتفاقاً اُس سال اُسنے پیشگی چندہ نہ دیا
ہو جس سال کہ وہ مرا تو پچہلے سالون مین پیشگی
چندہ ادا کر دینے کے سبب سے بہی وہ اُس مدد کا
مستحق ہے جو کہ اُسکے وارثون کو ملنی چاہیئے اس
صورت مین چندہ اُس رقم سے جو کہ اُسکے وارثون
کے حصہ مین آویگی وضع کر لینا لازم ہو گا یہ اوس
وقت ہو گا جبکہ ایسا ہی اتفاق ہو جاوے کہ اُسکی
موت اچانک واقع ہووے ورنہ دوسری
صورتون مین ہر سال شروع ہونے کے بعد
۱۵ - دن کے اندر چندہ ادا کرنا لازم ہو گا - شادی
فنڈون نے جو نقصان کہ ہندو و مسلمان لوگون
کو پونچایا ہے وہ لوگون کو بہولا نہین ہے اور ان
فنڈون سے بدگمان شدہ لوگ ضرور اس تجویز
کی طرف غور نہ کرین گے مگر جب وہ سوچین گے تو
اُن کو معلوم ہو گا کہ اس تجویز مین سب کا فائدہ
ہے خریدارون کو صرف ایک روپیہ سالانہ سوائے
عہ چندہ رسالہ کے ادا کرنا پڑے گا جو ا رہ پائی
فی ماہ ہوا یعنی نصف پائی فی روز ہوا اور کسی قسم
کا چندہ ادا نہ کرنا پڑے گا سب خریدار صاحبان

اپنی اپنی تجویز رائے جو کہ اُنکی اس امر کے متعلق ہو درج رسالہ کرنے کے لئے ایڈیٹر رسالہ کو تحریر کرین بعد خوب بحث کے یہ تجویز جبکہ سب کی رائے متفق اس فنڈ کے کھولنے کے لئے ہوگی تو یہ فنڈ کھولا جاویگا اسکا نام The Arya Samaj Family Relief Fund ہوگا کوئی شخص اس مین داخل نہ ہو سکے گا جو کہ آریہ ہند ہو کا خریدار نہ ہو اور اُسنے پیشگی چندہ ادا نہ کیا ہو اس فنڈ کے کھلنے سے آریہ ہند ہو کے زیادہ خریدار پیدا ہون گے اور اس کا پرچار زیادہ ہوگا جو داخل ہوا وہ آریہ ہند ہو کا خریدار ہونے کے سبب سے آریہ سماج کے اصولون سے واقف ہوگا اور رحمدلی حلیمی ملنساری کی صفات اُس مین ہون گی براہ مہربانی تمام خریدار اپنی اپنی رائے درج رسالہ کرنے کے لئے تحریر کرین اس مین اُن سب کا فائدہ ہے میرا اس مین اکیلے کا فائدہ نہین ہے - یہ تجویز جس طرح سے کہ میری خیال مین آئی وہ یہ ہے کہ مینے بہت سی بیوہ عورتین اور یتیم بچے دیکھے جنہون نے بعد وفات اپنے خاوند اور والدین کے دردر کی خاک چھانی اور اسی طرح سے مرکھپ گئے گو پنجاب میو چول ہندو فیملی رلیف فنڈ بہت سا فائدہ ہندو قوم کو پونچا رہا ہے مگر اُس کے اخراجات پندرہ بیس روپیہ سالانہ تک کے ہین جو کہ کئی آدمی بہت مشکل سے ادا کر سکتے ہین اور جو تجویز کہ مینے لکھی ہے اس مین صرف ایک روپیہ سالانہ ادا کرنا پڑے گا سوائے قیمت رسالہ کے اور کوئی چندہ نہ لیا جاوے گا اس فنڈ مین یہی آسانی ہے کہ ہر آریہ شخص بہ شرط خریداری رسالہ کے داخل ہو کر اپنے پسماندگان کے لئے گزارہ چھوڑیگا - جتنی ترقی کہ رسالہ کو ہوگی اتنا ہی فائدہ پسماندگان فوت شدہ خریدارون کو ہے پرماتما کرے کہ اس رسالہ کے بیس ہزار خریدار ہو جاوین اور یہ رسالہ بجائے پندرہ روزہ کے روزانہ اخبار ہے - روپیہ سالانہ کا ہو جاوے تب تو بہت ہی فائدہ ہے جب یہ فنڈ قائم ہوگا تب منیجر رسالہ کو [illegible] تو بقایا چندہ وصول کرنے کے لئے باربار رسالہ کے کالم پر کرنے پڑین گے اور نہ ہی پیشگی چندہ لینے کے لئے تحفے دینے پڑینگے ہر ایک کو پیشگی چندہ رسالہ کا دینا لازم ہوگا - کتنے اخبار و رسالہ ہین جو کہ چندہ ادا نہ کرنے کے سبب سے اور بہت سے بقایا پڑجانے کے سبب سے بچپن مین ہی راہ عدم کی لیتے ہین اس فنڈ کے کھل جانے کے سبب سے مابعد کا لفظ ہی اُڑجاویگا اور زیادہ تکرار اور وقت چندہ رسالہ لینے کے لئے خرچ نہ ہوگا پہلا قاعدہ ہی اس فنڈ کا یہ ہوگا کہ آریہ ہند ہو کا چندہ ہر سال کے شروع ہونے کے بعد پندرہ دن کے اندر یا سال شروع ہونے سے ۱۵ دن پہلے آوے جو صاحب غفلت کرین گے پچھلے حق اُنکے ضائع ہون گے تو دوسری دفعہ جب وہ ممبر فنڈ کے بنین گے تو ۵ روپیہ جرمانہ دینگے یہ جرمانہ سماجک فنڈ دون مین دیا جاویگا - غرضیکہ

کے کھلنے کی ازحد ضرورت ہے تمام خریداران اپنی اپنی رائے ظاہر کرین ازحد کہ یا ہو ویگی تمام رائین اخیر مارچ سنہ ۱۹۰۲ع تک یا حد اخیر جون سنہ ۱۹۰۲ع تک درج رسالہ ہونی لازم ہین تاکہ اس فنڈ کو یکم جولائی سنہ ۱۹۰۲ع کو کھول دیا جاوے اور اس سے قبل اسکے قواعد بنا کر مشتہر کئے جاوین کرپا کر کے سبھی خریدار اپنی اپنی رائے جلد تر درج رسالہ کرنے کے لئے ایڈیٹر رسالہ کو ارسال کرین۔

راقم امیر چند مسافر از نادون ضلع کانگڑہ

(اڈیٹر کا نوٹ) لالہ امیر چند صاحب کی تحریک جسکی مضمون بالا مین انہون نے کافی طور سے تصریح کر دی ہے واقعی بڑی مفید اور کارآمد ہے ہم اس بہو مولیہ تجویز کو رائگان جانے دینا نہین چاہتے کیونکہ ہماری خواہش ہمیشہ سے یہی ہی ہے کہ آریہ بندھو اور اسکے پیارے گراہکون مین ہمدردی کا متعلق پورے طور سے قایم ہو۔ اور دو فریقون مین کبھی ہمدردی پیدا نہین ہو سکتی جبتک انکے فواید و اغراض متفق نہ ہون چونکہ اس تجویز سے آریہ بندھو کو پیشگی قیمت وصول ہونے اور اپنی استقامت و اشاعت کے فواید حاصل ہون گے اور اسکے خریداران کی یہ غرض حاصل ہو گی کہ انکے بعد انکے وارثون کو خاصی مدد پہنچیگی اسلئے ان فواید و اغراض کے متفق ہونیسے دونون مین ہمدردی بڑھیگی جس سے ترقی کا اصلی مدعا حاصل ہوگا۔ پیارے پاٹھکو باہمی مدد کا اصول بڑا زبردست ہے اسی کو لئے ہوئے مغربی قومین تہذیب کے میدان مین روز بروز آگے بڑھ رہی ہین۔ آپکو بھی اس زمانے مین واجب ہے کہ اس زبردست اصول کو پھیلانے مین نمایان ترقی کرین مانا کہ آپ بڑے مالدار اور امیر ہین مگر کیا آپ کی قوم مین ہزارہا لوگ ایسے نہین ہین جو کچھہ بھی پس انداز نہین کر سکتے۔ اگر آپ ایسا تسلیم کرتے ہین تو کیون آریہ بندھو پندرہ روزہ کی قیمت پیشگی بھیجکر عہ روپیہ سال بھر مین اور دینے کا وعدہ نہین کرتے۔ یہ ایک روپیہ آپکی قوم کی کثیر تعداد کے لئے تسلی اور تسکین کا باعث ہوگا اور ہم بھی رسالہ آریہ بندھو کو ویلیو پے ایبل بھیجنے اور واپس آنے پر نقصان اٹھانے سے چھوٹ جاوینگے۔

(اڈیٹر آریہ بندھو شہر میرٹھ)

جناب ایڈیٹر صاحب نمستے۔ براہ مہربانی مضمون مندرجہ ذیل کو اپنے اخبار پندرہ روزہ مین درج فرماکر سبھا ہذا کو ممنون فرماوین۔

مضمون۔ امسال ویش سبھا بیگم آباد ضلع میرٹھ کا دوسرا سالانہ جلسہ بتاریخ ۳۰ و ۳۱۔ مارچ سنہ ۱۹۰۲ع بروز اتوار و سوموار مطابق متی چیت بدی چھٹہ دسمی سمبت ۱۹۵۸ کا بغرض کرنے کوشش عملی کارروائی ریزولیوشن پاس شدہ کانفرنس منعقد ہوا ہے لہذا صاحبان ویش قوم کی خدمت مین التماس ہے کہ اس موقع پر تشریف لاکر جلسہ کی رونق کو ترقی بخشین اور ویش قوم کو اپنی پراثر اسپیچ اور نیک مشورون سے فائدہ

پہونچاوین فقط آپکا درشن ابلاشی خادم قوم راقم بندہ
جائنٹ سکریٹری ویش سبھا بیگم آباد ضلع میرٹھ

جناب اڈیٹر آریہ ہندو صاحب بعد تسلیم۔ مہربانی کرکے نوٹس ذیل کو اپنے پرچہ مین چھاپکر بندہ کو ممنون کیجئیگا۔

نوٹس ہین ساکن ضلع سہارنپور ویش اگروال مستل گوتی اپنے برادر کی جو روڑکی کالج سب اورسیر کلاس سیکنڈ ایر مین تعلیم پاتا ہے شادی کرنا چاہتا ہون

المشتہر۔ گوکل چند بارگما ستری سب اورسیر سیونی چھپارہ

نظم

امراض روح مین مبتلا ودرد نکار زیر بار
بیمار ہون بیمار ہون بیمار ہون بیمار

چاہ جہالت مین گرا ویدون کو چھوڑ کر
لاچار ہون لاچار ہون لاچار ہون لاچار

گنجینہ علم کھو چکا اور دولت ایمان
نادار ہون نادار ہون نادار ہون نادار

مطلب پرستی مین پھنسا بدیون مین مبتلا
بسیار ہون بسیار ہون بسیار ہون بسیار

اپنے حقوق کے لئے غیرون کے چھینتا
غدار ہون غدار ہون غدار ہون غدار

ایشور پرستی چھوڑ کے پتھر پرستی مین
ہشیار ہون ہشیار ہون ہشیار ہون ہشیار

جسکہ زبان کے واسطے جیودن کا مارنا
جبار ہون جبار ہون جبار ہون جبار

مکر و فریب جھوٹ گنا ہون کے کام کا
مختار ہون مختار ہون مختار ہون مختار

پاپون سے من بھرا اپنا ظاہر مین پارسا
مکار ہون مکار ہون مکار ہون مکار

صابر بیان صاف ہے لوگون کے سامنے
سچیار ہون سچیار ہون سچیار ہون سچیار

الراقم آریہ دھرم کا سیوک سندر داس نگرتہ

غزل

پیارے بہائیو کوشش کرو یہ کوشش بڑی چیز ہے

اگر پاؤن انسان اوٹھاتا چلے
تو پہر کالے کوسون کی منزل کٹے

جو ٹانکے پہ ٹانکا لگاتے رہو
تو پہر لوزری مین بڑی چاک کو

بردہ پہ بردہ یونہین گر چڑہتا جائے
تو دیوار آخر کو چہت تک اوٹہا جائے

برستا اگر گالا گالا رہے
تو پہر ریخ کا تودہ پہ تودہ چڑہے

اسی طرح مونگے کے کیڑے تمام
رہے تہوڑا تہوڑا جو کرتے وہ کام

تو محنت کے آخر یہ ثمرے ملے
سمندر مین صدہا جزیرے بنے

رہے گر بندھا سعی و کوشش کا تار
نہین صبر سے سب وہ انجام کار

تمہین گر ہے کچھ کام کرنا ضرور

رہو یاس اور ناصبوری سے دور
نہ لاؤ یہ اپنی زبان پر سخن
کہ آسان نہ ہوگی یہہ مشکل کٹھن
رہو رات و دن جان و دل سے اڑے
پہ پہلے قدم بڑھ کے آگے چلے
ڈراتا ہے تم کو جو کوہِ سیاہ
سب اُٹھ جائیگا دفعتاً مثل کاہ
کہاوت ہے مشہور اے ناظرین
کہ سرسون ہتھیلی پہ جمتی نہین
[illegible] کی زبان سے کہے ہے بہار
درختون مین اِکدم نہین لگتے بار
نہ دو وہیان تم دور کے کام پر
کرو وہ جو اس دم ہے پیشِ نظر
کسی کام پر جو کبھی تم ڈٹو
تو جی مین یہ ٹہان لو کر کے ہٹو
بہت کار ہائے بزرگ و عظیم
نکالے ہے انسان کی عقل سلیم
راقم اے سی ازنادون ضلع کانگڑہ -

شاریرک اور ساماجک اونتی

وسلسلہ کے لئے دیکھو آریہ بندہو جلد چہارم نمبر ۶ کا صفحہ ۱۹۸ - از شریمان ڈاکٹر رامچندر ورما

ناظرین ہم پچھلے پرچہ مین لکھہ چکے ہین کہ جنین کا سب سے بڑا اور گہرا تعلق گربہ آشیہ یعنی رحم سے ہے اس لئے جنین کے حالات بیان کرنے سے پہلے رحم کی مختصر تشریح سے واقف ہونا ضروری بات ہے اسی لئے ہمنے پچھلے رسالہ مین کچھہ تھوڑی سی تشریح رحم کی لکھی بھی ہے باقی اب ہدیہ ناظرین کرتے ہین - رحم کی گردن مین جسکو عام زبان مین مستورات کوٹھی کا منہ کہتی ہین گوشت کے دو کواڑ لگے ہوئے ہین جب عورت کو حیض آتا ہے تب یہہ کواڑ کھل جاتے ہین اور پندرہ روز تک کھلے رہتے ہین ۱۵ روز کے بعد پھر بند ہو جاتے ہین انہین پندرہ دن کے عرصہ مین صحبت کرنے سے حمل قرار پا سکتا ہے پندرہ یا ۱۶ روز کے بعد استری پرسنگ کرنا بالکل فضول اور طاقت کو زایل کرنا ہے کیونکہ ۱۶ دن کے بعد حمل قرار نہین پا سکتا - جب رحم مین بچہ بڑھنے لگتا ہے تب اسکے سب شکن کھل جاتے ہین اور بچہ دان اپنی اصلی شکل پر آجاتا ہے رحم کی دونون بغل مین دو گول غدود ہین ڈاکٹری مین انکو اوویری کہتے ہین (ovary) یہہ اصل مین عورت کے فوطے ہین مرد کے فوطے تو باہر ہوتے ہین لیکن عورت کے پیڑو کے اندر ہوتے ہین بچہ دان کے بیچو بیچ ایک سوراخ ہے جس مین سے ایک رگ اندر جاتی ہے جو جنین کی ناف مین سے گذر کر جگر مین پہونچتی ہے جسکے راستہ جنین کی غذا پہونچتی ہے اسی رگ کو مستورات نال کہتی ہین جو بچہ پیدا ہونے کے وقت بیچ مین سے کاٹ دی جاتی ہے - رحم کی اندرونی سطح مین ایک جھلی بھی رہتی ہے جسکو ڈاکٹری مین میوکس ممبرین کہتے ہین اس جھلی مین

کئی بیماریان ہو جاتی ہین جن کے سبب سے حمل ٹھہر نہین سکتا رحم کی گردن مین جو کواڑ لگے رہتے ہین جنکا ذکر ہم اوپر کر آئے ہین جب وہ کسی مرض کے سبب سے ڈھیلے پڑ جاتے ہین تو بھی حمل قرار نہین پاتا کیونکہ وہ یرج باہر نکل جاتا ہے بچہ دان کے اندر رسولی اور زخم ہو جاتے ہین اور دُنبل بھی ہو جاتا ہے انکے سبب سے ایام ماہواری ٹھیک نہین ہوتے اور نہ حمل ٹھہرتا ہے (باقی آیندہ)

مُفید اور کار آمد باتین

(روغنون کے لئے سبز رنگ) ہمارے ولایت کے رنگساز صرف ایک ہی قسم کا سبز رنگ بنانا جانتے ہین جو نیل اور ہرتال سے بنتا ہے رنگ بیشک اچھا ہے مگر دونون چیزین بہت گران ہین ہم ایک بہت کم خرچ سبز رنگ بنانے کی ترکیب بتلاتے ہین ایک بڑی اور چوڑے مُنہ کی بوتل مین ایک سیر تانبے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ڈالو اور نوشادر کو پانی مین گھول کر خوب گاڑھا عرق بناؤ اس عرق کو اوس بوتل مین اسقدر ڈالو کہ تانبے کے ٹکڑے خوب ڈھک جاوین اب بوتل کا مُنہ بند کر کے ۳ ہفتہ تک دھوپ مین رکھے رہنے دو اسمین نہایت عمدہ سبز رنگ پیدا ہو جاویگا اب اسکو چھان کر دھوپ مین خشک کر لو نہایت خوشرنگ سبز سفوف طیار ہو جاویگا۔

لالہ امیر چند جی نے گذشتہ اشاعت مین جو سوالات حل طلب رسالہ آریہ ہند ہو مین درج کرائے تھے چونکہ انکے حل انہون نے اپنے پاس طلب کئے تھے اسلئے ہمارے دفتر مین ان سوالات کے جوابات موصول نہین ہوئے اور نہ لالہ امیر چند جی نے ہمین کوئی صحیح جواب ارسال کیا ہے اسلئے ہم ان سوالون کے جوابات چھاپنے سے معذور ہین مزید بران لالہ امیر چند جی نے لکھا ہے کہ جو معمّہ انہون نے شایع کرایا تھا اسمین لفظ بہن کی بجائے بیوی غلطی سے لکھا گیا تھا پس اصل مین وہ سوال یہ تھا کہ زید کی بہن سے عُمر نے اور عمر کی بہن سے زید نے شادی کی ان کے جو لڑکے پیدا ہوئے انکا آپس مین کیا رشتہ ہو سکتا ہے گو ہمارے لایق نامہ نگار کی اس قسم کے سوالون سے مراد فقط دختر فروشون کی واہیات حرکتون کا مضحکہ اُڑانا معلوم ہوتا ہے مگر چونکہ عام پبلک اس مفہوم کو ایسے سوالات سے سمجھ نہین سکتے اسلئے آیندہ سے صرف مُفید اور سمجھنے کے قابل سوالات ہی درج کئے جایا کرینگے۔

عام خبرین

فسانہ آزاد کے مصنف پنڈت رتن ناتھ سرشار نے حیدر آباد دکن مین وفات پائی سر وقار الامرا سابق وزیر اعظم حیدر آباد دکن نے ۱۵ فروری کو انتقال کیا میونسپلٹی دہلی مین ریزولیوشن

پاس ہوا ہے کہ موقع دربار شاہی پر جو جنوری سنہ ۱۹۰۳ع
مین ہوگا چاندنی چوک اور اسٹیشن کی سڑک پر برقی
روشنی میونسپلٹی کے خرچ سے کرنی چاہیئے -
لالہ نرنجن داس ساہنی رئیس راولپنڈی نے ٹمٹم پر
سوار جاتے ہوئے بعارضہ سکتہ انتقال کیا - افسوس !
دہلی مین ہوس ٹیکس کی بابت جو میونسپلٹی نے
لگایا ہے بڑا شور وغوغا ہو رہا ہے اس ٹیکس کی معافی
کیلئے کیٹیان ہو رہی ہین اور مسٹر کلارنس کارک
پیٹرک بیرسٹر ایٹ لا اس وکالت کے لیئے تجویز
کیئے گئے ہین -
اس سال مین گذشتہ یکم اپریل سے یکم
فروری تک ریلوے کمپنیون کو پچھلے سال کی نسبت
۲ کروڑ ۴۱ لاکھہ روپیہ کا زیادہ منافع رہا ہے -
ہز اکسیلنسی لارڈ کرزن کا ارادہ آئندہ تاجپوشی
پر ہندوستان کی صنعت وحرفت کی ایک نمائش
کہولنے کا ہے -
ضلع فیروزپور مین طاعون زور شور سے پھیل
رہا ہے تحصیل زیرہ وتحصیل موگہ کے چار پانچ
گاؤن مین اس وبا نے اپنا دور دورہ جالیا ہے -
پچھلے دنوں ایک رات گورنگون مین ایک بہت
بڑی آگ لگی اور ۳۰۰۰۰ روپیہ کا نقصان ہوا -
ہمعصر بنگالی سے معلوم ہوا کہ گورنمنٹ سے
راجا موہن رائے اور پنڈت ایشور چندر ودیا ساگر
کے رہائش کے مکانون پر بطور یادگار سنگ مرمر
کی تختیان نسب کی جاوینگی -

خبر ہے کہ کیشیا مین سخت بہونچال آیا
سنا گیا ہے کہ دو سو سے زیادہ لاشین برآمد
ہوئین اور کئی سو آدمی غائب ہین -
کانگرس نے اپنی ایک تجویز مین بنگال کے
آدمیون پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ وہ کانگرس
کے انگریزی اخبار انڈیا کے لئے ۱۲۰۰ خریدار پیدا
کرین -
ہز اکسیلنسی کمانڈر انچیف افواج ہند بریلی مین
۱۸- فروری کی صبح کو ۱۰ بجے بذریعہ اسپیشل ٹرین
داخل ہوئے ریلوے اسٹیشن پر سول اور فوج
کے تمام معزز افسرون نے لوئی فارم مین استقبال
کیا - القاب سلامی سر ہوئین - ۱۰ بجے میدان پریڈ
پر تمام افواج کی قواعد ہوئی - بینڈ بجتا رہا - ہز اکسیلنسی
نے گیس لایٹ ہوس اور فوجی مکانات کا ملاحظہ
فرمایا - ۷ بجے شام کو اپنی گاڑی پر مراجعت فرمائی
اور شب بہر آرام کرکے ۱۹- کی صبح کو ۶ بجے آپ کا
اسپیشل شاہجہانپور روانہ ہوا تاکہ آپ بوبرون
کو ملاحظہ فرمائین -
پیر نگالی - سندھ کے علاقہ گو امین خرابی کا خوف ہے
مارشل لا جاری کیا گیا -

جاپان مین ایک عالیشان قومی دعوت معاہدہ
اینگلو جاپان پاس ہونے کی یادگار مین ہوگی -
پنجاب مین ۱۵ سے ۱۵۰ روپیہ تنخواہ تک سرکاری
اسامیون کیلئے مڈل پاس کا معیار قائم کیا گیا ہے -

ڈیڑھ سو سے زیادہ تنخواہ کا معیار انٹرنس پاس پنجاب یونیورسٹی کا ہوگا۔

بنگالہ مین ۱۴ لاکھ ۵ ہزار ایکڑ زیر کاشت گندم ہے۔ یہہ تعداد بوجہ عدم بارش معمول سے بہت کم ہے۔

سندہ مین قحط زدگان مین پچھلے ہفتہ اور ۳۲ ہزار بڑہ گئے اب کل تعداد ۳۰۷۱۵۷ ہے۔

اخبارات کے لئے ولایتی تار کی شرح فی لفظ ایک شلنگ رہ جائیگی۔

دربار دہلی کے لئے حضور والیسرائے کا اعلان شائع ہوگیا ہے۔ احکام باجلاس کونسل بعد مین شائع ہون گے۔

الکلوا لکھتا ہے کہ سلطان مراقش نے اپنے ملک کی حدبندی کے لئے مقرر کئے ہین اونمین سے کوئی بھی جغرافیہ سے ماہر نہین ہے البتہ سید زبیرو سید محمد فیاض لندن سے فن انجنیری سیکھکر آئے ہین جو اس کمیشن مین شریک ہین۔

ہندوستان مین آجکل ۶ ہزار سے زاید یوپیر موجود ہین ان مین سے اب صرف ۲ فیصدی بیمار ہین۔ اندازاً ایک ہزار یوپیر ہفتہ کے اندر ہندوستان مین آنے والے ہین۔ ان کو کوٹا گرمی واقع کوہ نیلگری پر جگہہ دیجائیگی۔

سماجک سماچار

شریمان ٹھاکر منگت رائے صاحب چوہان مہاشین آریہ دہرم کا پرچار کر رہے ہین چنانچہ آپ نے ۳۔ جنوری ۱۹۰۲ء کو مقام اکیاب پر ایک جلسہ کرکے ویدک دہرم کا پرچار کیا اور بھجن گائے آپ برمی زبان کو خوب جانتے ہین۔ برما کے لوگ ان کی زبان سے ویدک دہرم کی تعلیم سنکر بہت خوش ہوتے ہین۔

آریہ سماج حصار کا سالانہ جلسہ ۲۰ و ۲۱-۲۲- مارچ ۱۹۰۲ء کو قرار پایا ہے۔

آریہ سماج ملتان کا سالانہ جلسہ ۲۲ و ۲۳- مارچ ۱۹۰۲ء کو ہوگا۔

آریہ سماج آگرہ کا سالانہ جلسہ ۸ و ۹ مارچ ۱۹۰۲ء کو ہوگا اور نگر کیرتن ۷ مارچ کو کیا جاویگا۔

آریہ سماج انارکلی لاہور کی طرف سے لاہور کے مختلف بازارون مین تقریباً ہر روز خوب زور شور سے آریہ دہرم کا پرچار کیا جاتا ہے دیگر سماجون کو بھی تقلید کرنی چاہیئے۔

ٹھاکر مولراج سنگہ صاحب ورما موضع بلال تحصیل بوڈہانہ ضلع مظفرنگر سے خبر دیتے ہین کہ ۲۷ دسمبر کو وہان باقاعدہ ایک بڑا بھاری جلسہ ہوکر آریہ سماج قایم ہوگیا ہے۔ ۱۴۸ روپیہ دیگر سماجون نے اس نئی سماج کو دان دیا اور حسب ذیل مہاشے عہدہ دار مقرر ہوئے۔ شریمان چودہری ٹیکا سنگہ صاحب پردہان۔ چودہری شمبو سنگہ صاحب اوپ پردہان۔ چودہری منصدی سنگہ صاحب رئیس کرٹھل منتری۔ چودہری مولراج سنگہ اپ منتری۔ لالہ بہوانی سنگہ صاحب کوشادہکش

پنڈت نتھو سنگہ صاحب لپستہ کا د معکش۔
(نوٹ) ہم منتری صاحب شریمان ٹہاکر مولراج سنگہ
جی سے معافی کے خواستگار ہین کہ بوجہ عدم گنجائش
آنکے مراسلے کا حرف اختصار ہی درج کیا گیا ہے۔
آریہ سماج بوڈہانہ ضلع مظفر نگر مین پنڈت
دہرم دت جی اُپدیشک آریہ پرتی ندہی سبہا
پشچموتر ولیش نے ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء
کو مختلف و[illegible] پر ویاکھیان دیئے سماج ہذا
سبہا موصوف کا دہنیہ واد دیتا ہے۔ اُمید ہے۔
کہ لالہ چاندن رام جی سے پرشنارتھی
اور پریمی کے ہوتے ہوئے ایشور کی کرپا سے یہہ
ضرور اُنتی کریگا۔

آریہ سماج متھرا کا سترہوان سالانہ جلسہ
۲۸ و ۲۹ و ۳۰ - مارچ کو ہوگا - منتری مہاشئے آریہ
بہائیون کو عموماً اور برہمچاری نتیانند اور سوامی
وشیشور آنند اور ٹہاکر پربین سنگہ جی کو خصوصاً
نمنترن دیتے ہین ۔

آریہ سماج مالیرکوٹلہ کا انتخاب سال روان کے
واسطے حسب ذیل ہوا - لالہ سادن مل جی صدر
قانونگوے پردہان - بابو گوکل چند جی سگنیلر ڈاکخانہ
اُپ پردہان - مہاشہ گوردت سنگہ منتری - لالہ
لوزنگ رائے معافیدار اُپ منتری لالہ نتہو لال دوکاندار
خزانچی و لائبریرین - لالہ نیلو مل گرداور قانونگو -
پنڈت پربہدیال - لالہ بینی مل - لالہ بنسی لعل - و
و لالہ بلی رام اکونٹنٹ خزانہ سبہاسد - منتری مہاشئے

لکھتے ہین کہ پتر بھیجتے وقت منتری کا نام ضرور
لکھا کرین ۔

مجلا الوالہ ضلع امرتسر مین ۲ - فروری سنہ ۱۹۰۲ء
کو آریہ سماج قائم ہوگیا ۔

لوکل

آریہ سماج میرٹھ کے جلسے بدستور سابق ہوتے
رہے اُپنشد دن اور وید بہاشیہ کا پاٹہہ جاری رہا ۔
۲۱ - فروری کو انسپکٹر صاحب مدارس نے ڈی -
اے - وی - اسکول میرٹھہ کا معائنہ کیا اور اس
شرط پر ریکگنائزڈ کرنے کا وعدہ فرمایا کہ یا تو ایک
گریجوایٹ سٹاف مین اور بڑہایا جائے یا انٹرنس
کلاس توڑ دی جاے ۔

افسوس کہ میرٹھہ کے مشہور رئیس رائے بہادر
کشن سہائے جی کا دیہانت ہوگیا اس پر شوک
پرگٹ کرنے کے لیئے ۲ - فروری کو آریہ سماج مندر
مین ماتمی جلسہ کیا گیا ۔

آریہ کنیان پاٹہہ شالا اور استری سماج میرٹھہ کا
تیرہوان سالانہ جلسہ پہاگن سدی پنچمی و چہٹہ
سمبت ۱۹۵۸ دن شکر و سنیچر مطابق تاریخ ۱۴ و ۱۵ -
مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کا مقرر ہوا ہے جو حسب معمول گذشتہ
سالون کے شریمان ڈاکٹر رامچندر ورما کی کوٹہی واقع
بڈہانہ دروازہ مین منایا جائیگا - آریہ استریون کو
اوشیہ پدہارنا چاہیئے اور اپنے آنے کی تہی سے
ڈاکٹر صاحب موصوف کی دہرم پتنی شریمتی جوالا دیوی جی

ادھشٹاتا استری سماج وکنیان پاٹھہ شالا کو سوچیت کرنا چاہیئے تاکہ سواری اور مکان کے پربندھ مین آسانی ہو۔

کارخانہ وایر میٹرس میرٹھ

(یعنی فولادی تار کے بنے ہوئے پلنگو کا کارخانہ)

اس کارخانے مین لوہے اور لکڑی کے ہر قسم اور ہر انداز کے چھوٹے بڑے مقامی اور سفری پلنگ تیار ہوتے ہین خاصکر ڈبل سپرنگ وایر میٹرس کے بنے ہوئے درخواست کرنے پر فہرست کارخانہ جسمین مختلف نمونون کی تصویرین اور قیمتین درج ہین مفت ارسال ہوتی ہے

المشتہر۔ نصیرالدین۔ سی۔ ایم۔ ایس میرٹھ

مژدہ مژدہ مژدہ

ہماری دکان سوداگری واقع بازار بزازہ شہر میرٹھ سے مفصلہ ذیل اشیا نہایت عمدہ اور سب سے ارزان قیمت پر دستیاب ہو سکتی ہین۔ ہم اپنے منہ سے اپنی دوکان کی زیادہ تعریف کرکے آجکل کے جھوٹے اشتہار دینے والون مین شامل ہونا نہین چاہتے۔ جو اصحاب فی الفور بھیجکر مال منگا دینگے انکو ہمارے قول کی خود آزمائش ہو جائیگی مال سوداگری ہر قسم کا بکفایت ملیگا۔

قلمدان جسکا ڈھکنا ایک بالشت بھر کا اور اسکے اندر غائب ہو جاتا ہے

اسٹیل بوکس ساختہ شہر دہلی والہ آباد نفیس بنا ہوا۔

قینچیان جو میرٹھ سے دور دراز کے ممالک مین جاتی ہین ولایتی قینچیون سے بھی عمدہ ہین۔

صابن میرٹھ کا جو تمام ہندوستان بھر مین مشہور ہے۔

موم بتی جو یہان سے عمدہ اور بکفایت اور کہین نہین ملسکتی ہے۔ بٹن سوت کے جو اس شہر مین نہایت اچھے بنتے ہین۔ گلوبند خالص اون کے۔ اور ٹوپے جو تمام دساورون مین بیچنے بھیجے جاتے ہین۔ انکے علاوہ ہماری دکان مین سوداگری کا ولایتی اور دیسی ہر قسم کا مال فروخت کے لئے تیار رہتا ہے۔ جو عام شائقین کو عمدہ اور کفایت سے اور تھوک کے خریدار دکاندارون کو بڑی ایمانداری کے ساتھہ اچھا مال ارزان قیمت پر مناسب کمیشن کاٹ کر ارسال کیا جاتا ہے۔

المشتہر۔ بشمبر سہائے سوداگر شہر میرٹھ ۵۔ ۱۔ بارہ

التماس

{دنیا بھر مین سب سے سستا ماہواری رسالہ}

اگر سلیس اردو زبان مین اچھے اچھے دلچسپ مضامین تواریخی واقعات پولٹیکل معاملات دنیا کی عمدہ عمدہ خبرین مفید اور مجرب طبی نسخے پند و نصائح اور علمی مذاق کے مدلل آرٹیکل پڑھنے کا شوق ہے تو میرٹھ کا مشہور ماہواری رسالہ بھارت بھوشن منگایا کیجیے۔ قیمت پیشگی ارسال کرنے والے کو ایک طلسمی قلمدان جسکا لکڑی کا ایک بالشت بھر کا ڈھکنا کھولتے وقت اندر ہی غائب ہو جاتا ہے۔ دیا جائیگا قیمت بلا محصول ۱۲ ار مع محصول ایک روپیہ سالانہ ہے۔

المشتہر

ایڈیٹر بھارت بھوشن شہر میرٹھ

(مسرا سے لال داس)

ओ३म

विद्यांचा विद्यांच यस्तद्वेदो थं सह ॥ अविद्या
या मृत्यु तीर्त्वा विद्यया मृत मश्नुत ॥ २ ॥

جو منشیہ ودیا اور اودیا کے سروپ کو جاننا چاہتے ہیں اور دونوں کو انکا سادھک نشچے کرکے شریرادی جڑ اور چیتن آتما کو دھرم ارتھ کام اور موکش کی سدھی کیلئے ساتھ ساتھ پریوگ کرتے ہیں وہ لوگ دکھ سے چھوٹ کر مہا رتھ کے سکھ کو پراپت ہوتے ہیں۔

آریہ ہندو

۱۵ - مارچ ۱۹۰۳ع

قیمت سالانہ پیشگی بلا محصول ڈاک ۲ روپیہ معہ محصول ڈاک ۲ روپیہ

باہتمام پی۔ آر۔ ورما۔ ایڈیٹر و مینجر

آریہ ہندو پریس شہر میرٹھ سے شائع ہوا

فہرست مضامین

پندرہ روزہ آریہ بندھو کا دستورالعمل

(۱) سلیس اُردو زبان کے لباس مین شبھیہ اور وچار پوربک آتمک. شاریرک اور سماجک انتی سمبندھی مضامین اپنے معزز خریداران کی خدمت مین التماس کرنا اس پرچہ کا اودیش ہوگا۔

(۲) یہ پرچہ ہر ماہ کی ۱۵ و ۳۰ تاریخ تک اپنے پیارے گراہکون کی دست بوسی کے لئے میرٹھ سے روانہ ہوجایا کرے گا۔

جن مہاشیون کو کسی وجہ سے آریہ بندھو کی ملاقات پسند نہ ہو اُن کی خدمت مین گذارش ہے کہ بلاتکلف پروپرائیٹر کو اپنی نارضامندی سے اطلاع بخشین. تین نمبر تک کسی مہاشیہ کا پرچہ قبول فرمانا خریداری کی دلیل متصور ہوگا۔

(۳) قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ۱؎ اور بلا محصول ڈاک ۱۲؎ مقرر ہے. جو مہاشہ قیمت مقررہ پیشگی عنایت فرماوین گے وہ خاص شکریہ کے مستحق ہون گے. آریہ گنون کی معتبری ہمین اس بات کی اجازت نہین دیتی کہ ہم پیشگی قیمت کو آریہ بندھو کی لازمی شرط قرار دین۔

(۴) آریہ بندھو اپنے عالی دماغ. باریک بین. دھرم ہتیشی. خیر اندیش اور نیک خیال نامہ نگارون کی خدمت مین ہمیشہ بلاقیمت پیش ہوا کریگا۔

(۵) مراسلات کو نکتہ چین اور منصفانہ مطالعہ کے بعد آپ یوگی ارتھات ہر طرح پر مفید اور آریہ دھرم کے انکول سمجھا جائیگا بر بلاکم و کاست چھاپ دیا جائیگا لیکن جو مراسلات اشاعت کے لایق نہین سمجھی جاوینگی اُن کا واپس کرنا پرچہ کے ادھکاریون پر واجب نہوگا۔

(۶) اشتہارون پر بشرح ذیل اُجرت لیجاویگی. ایک سطر پر صرف ایکبار ۳؍ نصف صفحہ پر ۱۲؍ پورے صفحہ پر ؎ متواتر اشاعت کے لئے خاص نرخون کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کے طے ہوسکتا ہے۔

نوٹ کوئی ایسا اشتہار طبع نہ ہوگا جس مین ناشایستہ فحش یا خلاف قانون الفاظ ہون یا جو آریہ سماج کے نیمون کے دروُدھ ہو۔

مطبع آریہ بندھو مین رنگین اور سادی ہر قسم کی چھپائی نہایت عمدگی اور صفائی کے کیجاتی ہے. رنگین چھپائی کا نرخ ۱؍ فی ہزار یکرخہ۔

اور سادی کا نرخ ۸؍ فی ہزار یکرخہ ہے۔

ہمارے مطبع کی لکھائی اور چھپائی کا نمونہ آریہ بندھو کو ملاحظہ فرمالیجئے۔

لکھائی کاپی ۱۸+۲۲ = ۶؍ اور لکھائی ۲۰×۲۶ = ۷؍ اور لکھائی ۲۲×۲۶ = ۸؍

آریہ بندہو

ایڈیٹوریل

کمزور انسان تو اپنے آپ کو اشرف المخلوقات کہتا ہوا اپنی جسمانی اور دماغی خوبیون اور طاقتون پر اترایا کرتا ہے شیر اور ہاتھی جیسے حیوانون کو قید کرکے اپنی قوت بار[illegible]وش دکھایا کرتا ہے۔ ریشمی اور زری کے کپڑے پہن کر اپنے جسم کو خوبصورت سمجھا کرتا ہے۔ خوشبودار روغنون کی مالش سے بدن کو اسقدر معطر کرتا ہے کہ جدھر سے تو گذرے لوگ سمجھین کہ نافہ تاتار جیب مین لئے ہوئے ہے۔ دھن دولت پر تجھے اس قدر ناز ہے کہ غریب لوگ تیری نظر مین ہستی کے قابل ہی نہین ہین۔ او ہو! انسان یہ تیری بڑی بھاری غلطی ہے ان تمام چیزون کے ہوتے ہوئے بھی تو واقعی بڑا کمزور ہے جسقدر تو اپنی اس کمزوری سے ناواقف رہکر گھمنڈ اور غرور کرتا ہے اسیقدر تیری آتما مین نربلتا ہوتی جاتی ہے جن چیزون پر تجھے فخر ہے واستو مین وہ تیرے لئے نعمتین ہین مگر یاد رکھ کہ وہ فقط چند روزہ زندگی کیلئے مستعار دیگئی ہین ہمیشہ کے لئے وہ تیری نہین ہوسکتین اس لئے تیرا ان پر فخر کرنا سراسر فضول اور بیجا ہے۔ عاجزی اور انکساری سے بیشک تو ایک ایسا چشمہ فیض اور طاقت کی جانب حرکت کرتا ہے جہانسے تیرا آتما آتمک بل کو پراپت ہو سکتا ہے۔ غرور تکبر سے سوائے ذلت اور خواری کے تجھے کچھ نصیب نہین ہو سکتا کیا تو قدم قدم پر اپنی زندگی مین اپنی کمزوری کو محسوس نہین کرتا کیا تو نہین دیکھتا کہ ذراسی سرد ہوا تجھے نمونیا کا شکار بناکر بستر مرگ پر لٹا سکتی ہے۔ ایک ہی دن مین سورج کی تیز دھوپ تجھے سرسام مین مبتلا کرکے تیرے دماغی قوی کو درہم برہم کرسکتی ہے آگ کی ایک چنگاری تیرے سارے مال کو راکھ کا ڈھیر بنا سکتی ہے۔ پھر تجھے غرور کس بات کا ہے۔ عاجزی اور انکساری سے پرماتما کی شرن لے اور کلیان کو پراپت ہو۔

نوٹ اور رائین

آریہ بندہو مطبوعہ ۱۵ فروری مین " مشرمیان بابو نتھو مل جی اجمیر نواسی کا ایک لیکھ شایع ہوا تھا جس مین انھون نے یہ تحریک کی تھی کہ دربار تاجپوشی کے جلسہ پر جو جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کو دہلی مین منعقد ہوگا ویدک دہرم کے پرچار کا انتظام کیا جائے جیسی عمدہ اور مفید تحریک بابو صاحب موصوف نے کی تھی تمام آریہ سماجون کو عموماً اور آریہ سماج دہلی کو خصوصاً اس طرف دہیان دینا ضروری تھا مگر نہ معلوم کہ سماجک دنیا مین روز بروز سستی کیون بڑہتی جاتی ہے کوئی لاکھ باتین سمجھائیے مگر مہاشے لوگ ٹس سے مس ہونا نہین جانتے. کیا والیان ریاست اور بڑے بڑے امیرون کے کانون تک ویدک دہرم کی خوشخبری پہنچانے کا موقع اس سے بڑھکر کوئی اور ہو سکتا ہے؟ اور کیا آریہ سماج کو ایسے موقع کو ہاتھ سے کھو دینا چاہیئے؟ ان سوالات پر آریہ پرش خوب دہیان دین۔ اور

سیکرٹری صاحب آریہ سماج دہلی اس تحریک کو اپنی آریہ سماج کی انترنگ سبھا مین پیش کرکے پرتی ندھی سبھاؤن کے سیکرٹری صاحبان سے ضرور خط وکتابت کرین۔ اور اُنسے مناسب امداد مانگین کیونکہ اکیلے آریہ سماج دہلی کی طاقت سے یہ کام باہر نظر آتا ہے۔

شرکمان پنڈیا موہن لال جی صاحب متھرا

مین بان پرستھ آشرم کھولنے کی تیاریان کر رہے ہین اس کے متعلق وہ ایک یگیہ شالا ایک پستکالیہ اور ایک ودیالیہ آلے بھی کھولین گے۔ نیز ہمعصر ست دہرم پرچارک راوی ہے کہ پنڈیا جی اپنے آشرم کے ساتھ ایک ایسا انسٹی ٹیوشن قایم کرنا چاہتے ہین جسمین ناجایز گربھون کے پرسو اوران سے پیدا شدہ بچون کی پرورش کا انتظام گپت طور سے کیا جائیگا۔ یورپ مین اس قسم کے انسٹیوشن بہت ہین۔ مگر جہان ان سے ایک برائی دور ہوتی ہے اس کے بجائے دوسری خرابی کھڑی ہو جاتی ہے بیشک قوم کے بیشمار بچے جنکو ہستی مین آنیکا موقع نہین دیا جاتا اس انسٹیوشن سے بچ سکتے ہین مگر ساتھ ہی حرامکاری بڑھنے کا امکان بھی ہے۔ بس ہماری رائے مین اس سے بہتر طریقہ اس گناہ عظیم سے قوم کو بچانے کے لئے یہی ہے کہ استریون کو دہارمک سکھشا دیجائے۔ پراچین سمون کے مہرشیون نے پاپ کو دنیا سے نکالنے کے لئے یہی اُپائے اچھا سمجھا تھا۔

آریہ بندھو میوچوال فیملی ریلیف فنڈ

THE ARYA BANDHU MUTUAL FAMILY RELIEF FUND

جو اصحاب آریہ بندھو کو اس کی ابتدائی عمر سے شرف ملاقات دیتے رہے ہین وہ بخوبی جانتے ہین کہ اس کو اپنی اغراض ترقی کے ساتھ ساتھ اپنے مہربان خریداران کے فوائد کا خیال کس قدر ہروقت ملحوظ اور مد نظر رہتا ہے۔ ماہواری ہونے کی حالت مین [illegible] اس نے ہمیشہ اچھے اچھے دہارمک اُپدیش ہدیہ ناظرین کرکے اپنے سب سے اعلےٰ فرض کو پورا کیا اس کے ساتھ ہی مفید اور روزمرہ کام آنے والی باتین علمی مذاق کے بڑے بڑے عمدہ آرٹیکل اور جاننے کے قابل خبرین شایع کر بھی اپنے پیارے گراہکون کی خدمت کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ اور باوجود بہت ہی قلیل تنخواہ رکھنے کے بھی پیشگی قیمت ارسال کرنے والے اصحاب کو عجیب وغریب تحائف نذر کئے۔ اب پندرہ روزہ ہو جانے کی حالت مین جب اسقدر صرف کثیر کا سوال سامنے آیا اس کو بھی دیکھئے کس عمدگی کے ساتھ حل کیا ہے جس مین نہ صرف اپنا بلکہ خریدارون کا بھی بڑا بھاری فایدہ مقصود ہے۔ ہمارا مطلب اُس فیملی ریلیف فنڈ سے ہے جس کی تحریک ۱۰ فروری کے پرچہ مین کی گئی ہے ناظرین اس فنڈ کا ممبر بننے کے لئے نہ کسی رقم کی ضرورت ہے اور نہ کوئی بڑا بھاری چندہ دینا پڑتا ہے فقط پندرہ روزہ آریہ بندھو کا زرچندہ سالانہ جو صرف ہے پیشگی

ارسال کرنا ہوگا اور فنڈ مین تمام سال کے اندر صرف
ایک روپیہ لیا جائیگا۔ خریدار دوستو اس مین آپ اور
آپ کے آریہ بندہو دونون کا فائدہ ہے ؟ اس فنڈ کی
مدد سے ممکن ہے کہ آریہ بندہو کی اشاعت جو اب ایک
ہزار سے بھی کم ہے ۵۰۰۰ ہزار تک پہنچ جائے۔ خیال
فرمایئے کہ اس حالت مین ایک متوفی خریدار کے وارثون
کو کسقدر فائدہ ہوسکتا ہے اور آریہ بندہو کس درجہ
ترقی کو حاصل کرسکتا ہے۔ خیر آیندہ کی باتین تو آیندہ پر
رہنے دو۔ اس حالت مین بھی ایک خریدار کے فقط عہ
پیشگی بھیجنے اور عہ روپیہ سالانہ فنڈ کو دینے سے اس
کے بعد اس کے وارثون کو سیکڑون کی رقم تول ہی
سکتی ہے یہ کیا کم مدد ہے۔ پیشگی قیمت کی میعاد پرانے
گراہکون کے لئے ۱۵ اپریل تک ہے اور نئے خریدارون
کو اپنی تاریخ خریداری سے ۱۵ دن کے اندر بھیجدینی چاہئے
اب اس فنڈ کے لئے قواعد کی ضرورت ہے چنانچہ ہمنے
مفصلہ ذیل قواعد اس فنڈ کے بنائے ہین اور لائق
خریدار مہاشون اور نامہ نگارون سے پرارتھنا ہے کہ
وے بھی اپنی رائے کے موافق قواعد بنا کر ہمارے دفتر
مین ارسال فرمائین جو لازمی اور ضروری سمجھے جاوینگے
وہ شامل کردئے جاوینگے۔

قواعد آریہ بندہو موچوال فیملی ریلیف فنڈ

BY LAWS of THE FUND

(۱) اس فنڈ کا نام آریہ بندہو موچوال فیملی ریلیف فنڈ ہوگا

(۲) اس کا منیجر آریہ بندہو اخبار کا منیجر ہوگا۔

(۳) اس فنڈ کے ممبر حسب ذیل اشخاص ہوسکین گے۔

الف۔ آریہ بندہو کے وہ خریدار جو اس کے پندرہ
روزہ جاری ہونے کے بعد ہمیشہ زرچندہ پیشگی دیتے
رہے ہون۔

ب۔ اخبار آریہ بندہو کے منیجر پروائٹر اور اڈیٹر یا
اسی اخبار کا کوئی نامہ نگار جو ہمیشہ اس کو قلمی امداد
دیتا رہا ہو۔

(۴) اس فنڈ کے ہر ایک ممبر کو خواہ وہ الف کلاس کا
ہو یا ب کا عہ سال بھر مین فنڈ مذکور کو دینا ہوگا۔

(۵) انہی متوفی کے وارث لوگ اس فنڈ سے روپیہ حاصل
کرسکین گے جو آریہ بندہو کی پیشگی قیمت ادا کرنے کے
علاوہ کم سے کم عہ روپیہ فنڈ مذکور کو دیچکا ہو۔

توضیح جو لوگ آریہ بندہو کی پیشگی قیمت تو ادا کرینگے
مگر آریہ بندہو موچوال فیملی ریلیف فنڈ کا عہ پیشگی نہین
بھیجین گے ان کے وارثون کو ان کی موت کے بعد اگر
اتفاقاً عہ روپیہ فنڈ مذکور کا ارسال کرنے سے پیشتر ہوجاے
فنڈ کے منیجر سے روپیہ طلب کرنے کا کوئی حق نہ ہوگا۔

(۶) ہر ایک ممبر پر واجب ہوگا کہ وہ اپنے وارث کا نام
اور پورا پتہ معہ اپنی عمر کے تحریر کرکے دفتر اخبار مین
ارسال کرے۔

(۷) جب کسی متوفی کا وارث فنڈ سے روپیہ طلب
کرے اس پر واجب ہے کہ اپنی درخواست بتصدیق
کسی آریہ سماج کے پردھان یا منتری کے بھیجے۔

روز کی نئی ایجادین - مارکونی سسٹم کی وائرلیس ٹیلیگرافی کو ایجاد ہوئے پورے دو سال بھی نہین گذرے کہ ایک اور عجیب قسم کی ایجاد سُننے مین آئی ہے جسطرح وہ بغیر تار کے ٹیلیگرافی ہے اس مین بلا مدد تار کے ٹیلیفون کا سسٹم ایجاد کیا گیا ہے مسٹر ٹی - ایم - جانسن اس سسٹم کے موجد ہین جو کہ تین جنگی جہازون پر اس کا تجربہ کرینگے - اگر اس مین کامیابی ہوئی تو بیشک بہت بڑے بڑے فوائد حاصل ہونگے - علوم و فنون کی ترقی انسان کے لئے نہایت ضروری ہے مگر زمانہ کی حالت کو دیکھکر ہمین یہ بھی ضرور کہنا پڑتا ہے کہ علوم و فنون کے ساتھ ساتھ دھارمک سکھشا کی بھی بڑی ضرورت ہے کیونکہ اسکے بغیر بعض اوقات ہماری نہایت اعلےٰ درجہ کی ایجادین بھی بجائے مفید ہونے کے مُہلک ہو جایا کرتی ہین جیسے لیمپ جہان بھولے بھٹکے مسافرون کے لئے مفید ہین وہان ساتھ ہی یہ بات بھی ہے کہ چور اس سے اپنا کام نکالتے ہین - آگ سے بھوجن بنا کر غریبون کو کھلایا جا سکتا ہے یہ ایک نیک کام ہے مگر ایک بدمعاش آگ کی ایک چنگاری سے ہی کسی کی لنکا داہ کر سکتا ہے اسیطرح یہ رسد رسانی کی نئی ایجادین ایک طرف تو تجارت وغیرہ کے پھیلنے مین کارآمد ہو سکتی ہین دوسری جانب خونریز لڑائیون مین بڑا کام کر سکتی ہین - نئی ایجادین انسان کو متمول ضرور بنا دیتی ہین مگر اصلی ترقی کے معراج پر پہنچنے کے لئے دھارمک سکھشا کی بھی ضرورت ہے -

"پرش مرتے وقت انسانکو زمین پر کیون لٹایا جاتا ہے" مسٹر ایڈیٹر نمستے - مین نے مندرجہ بالا پرشن قریب قریب سب آریہ اخبارون مین دیا تھا مگر سوائے آریہ سماچار کے مبہم سے جواب کے اور کسی رسالہ یا اخبار مین اس کا جواب شایع نہین ہوا ہے - اب یہ پرشن پھر تحریر کرتا ہون کرپا کرکے درج کردین اور اُس کے نیچے ہی اس کا جواب آپ دیوین یا آیندہ رسالہ مین کوئی خریدار صاحب دیوین مین از حد مشکور ہونگا یا اگر بذریعہ رسالہ کوئی صاحب دینا نہ چاہتے ہون تو اُس کے جوابات میرے پاس ارسال کرین جسکا جواب از حد عمدہ اور عقل و علم کے مطابق ہو [illegible] سے ایک اخلاقی ناول انعام مین دیا جاویگا جوابات اخیر مارچ سنہ ۱۹۰۲ع تک میرے پاس آوین پرشن یہ ہے -

کہ اہل ہنود مین جو یہ رواج ہے کہ جبکہ کوئی شخص قریباً قریب المرگ ہوتا ہے تو اُسکا چارپائی پر مرنا نہایت معیوب خیال کرتے ہین یہ کیا سبب ہے میری سمجھ مین اُسکا باعث سوائے اُن توہمات کے جو کہ پورانک گرنتھون کے ذریعہ سے اُن کے دماغ مین سمائے ہوئے ہین اور کچھ معلوم نہین ہوتا ہے - اسلئے آپ کے بے بہا پرچہ کے ذریعہ سے آپ کے عالی دماغ ناظرین اور ست شاسترون کے واقفون سے باادب گذارش ہے کہ مجھہ کو خود بذریعہ کارڈ یا آپ کے پرچہ کے ذریعہ سے جواب دیکر ممنون فرمادین کہ ایسے موقعہ پر مرنے والے پرش کو چارپائی سے اُتار کر کیون لٹایا جاتا ہے مین خیال کرتا ہون کہ اس شخص کے جیو آتما کے شریر سے جُدا ہونے کی وجہ سے سخت تکلیف ہوتی ہوگی اور ایسی تکلیف کے وقت اُسکو آرام کی جگہ سے اُٹھا کر زمین پر لٹانا اور زیادہ تر تکلیف دیتا ہے -

اور خصوصاً اُس حالت مین جبکہ اُس کو یہ ہوش ہو کہ اب مجھ کو اِس باعث سے زمین پر لٹایا جاتا ہے کہ قریب المرگ ہون نہایت ناگوار معلوم ہوتا ہوگا جواب دینے والے صاحبان سے یہ التماس ہے کہ اپنے جواب مین یہ جتلائین کہ آیا ویدک مت کے مطابق یہ رسم درست ہے یا کہ نہین اور اُس سے اُس مرنے والے پرُش کے لئے کیا فوائد مدنظر رکھے گئے ہین۔ اگر ست شاسترون کی گواہی جواب مین نقل کیجاوے تو از حد بہتر ہووے گا۔ جواب اسکا اگر رسالہ مین شایع ہو تو تب بھی مفصل ہووے۔ اگر میرے پاس ارسال براہ راست کرین تب بھی مفصل ہووے

راقم

امیر چند آریہ مسافر۔ از نادون ضلع کانگڑہ۔

شام چوراسی کا کُنوان

عرصہ نہین گذرا ہے کہ بٹالہ مین ایک لغو و پوچ افواہ مشہور ہوئی تھی کہ ایک تنور سے آواز آتی ہے جو تحقیق سے بالکل غلط ثابت ہوئی تھی۔ ایک حیرت انگیز ماجرا قصبہ شام چوراسی کی بابت آجکل اُس کے گرد و نواح مین زبان زد خلایق ہو رہا ہے تمام سننے والے اُس سے حیرت مین غلطان ہو رہے ہین بلکہ عملی طور پر اپنی جہالت و بھیڑ چال کا کافی ثبوت دے رہے ہین وہ یہ ہے کہ عام افواہ ہو گئی ہے کہ قصبہ شام چوراسی مین ایک کنوان برآمد ہوا ہے جو آواز دیتا ہے کہ جو کوئی میرا پانی پیوے گا وہ مرض طاعون سے ہرگز نہین مرے گا۔ چنانچہ لوگ دور دور سے شلاً جالندہر۔

ہوشیارپور۔ پہلور۔ پٹیالہ۔ پھگواڑہ۔ لاہور وغیرہ سے پانی کے چھکڑے کے چھکڑے منگوا رہے ہین شب و روز تمام سڑکین لدی رہتی ہین۔ بلکہ چند روز بازار مین اِس قدر بھیڑ رہی کہ گذر نامحال تھا تمام طاعون زدہ دیہات کے لوگ غول کے غول گذرنے لگے جس سے قصبہ والون کو اندیشہ ہوا کہ مبادا ہمارے قصبہ مین بھی بیماری پھوٹ پڑے۔ سخت انتظام کیا کہ کوئی آدمی داخل نہو۔ ہر طرف ملازم مقرر کر دیئے اب لوگ اکثر آتے ہین مگر باہر ہی سے پانی لیکر واپس ہو جاتے ہین۔ مگر اب کثرت بہت کم ہو گئی ہے

حقیقت یہ ہے کہ قصبہ شام چوراسی مین مدت ہوئی ایک فقیر نام نامی حضرت شامی صاحب ہو گذرے ہین جس کے معتقد نہ صرف مسلمان بلکہ خصوصاً ہندو بھی ہین اور اُن کا روضہ یعنی خانقاہ بنی ہوئی ہے ہر جمعرات کے دن تمام جاہل ہندو و مسلمان خاص شہر و گرد و نواح سے ماتھا ٹیکنے و بھینٹ چڑھانے کے لئے جایا کرتے ہین چند دن ہوئے کہ مسلمانون نے تجویز کی کہ تمام مسلمان بھائی روضہ مین جمع ہو کر دعا مانگین کہ بارش ہو اور بیماری طاعون سے جو گرد و نواح مین موجزن ہے خدا بچاوے۔ بلکہ اِس امر کی منادی کرائی گئی۔ چنانچہ دعائین مانگی گئین اور اُسی روز سے تمام شہرۂ آفاق ہو گیا کہ کنوئین نے آواز دی ہے کہ جو کوئی پانی پیوے گا وہ مرض طاعون سے بچ جاوے گا۔ یہ افواہ کوّون کی ڈار کی مصداق کی طرح پھیل گئی۔ اصلی بات یہ ہے کہ کوئی

کنوان نا بر آمد نہین ہوا۔ اور نہ ہی کسی پرانے کنوین
سے آواز نکلی ہے۔ بلکہ مجاورون نے مشہور کردیا ہے
کیونکہ اجمیر وزسے آمدنی ۲۵ یا ۳۰ من اناج دو تین سیر
تباشہ و قند سیاہ و نمک و کھیر و چورمی و دودہ و
نقدی بلکہ اور کئی اشیا پارچہ جات وغیرہ روزانہ بطور
چڑہت چڑہتی رہی ہے اور جو کچھ پانی نے اثر دکھایا ہے
اسپر کوئی رائے قایم نہین کیجا سکتی۔ ہان اتنا ضرور ہے
بلکہ بطور ثبوت عرض کیا جاتا ہے کہ جن دیہات کے
لوگ کثرت سے آیا جایا کرتے تھے مثلاً نورپور و کاتہنہ
سانداہ دادھکارہ وغیرہ مین دن دونی اور رات
چوگنی ترقی مرض کو ہے۔ اس کا مطلب یہ نہین ہے
کہ پانی کے پینے سے بیماری ترقی کر گئی ہے بلکہ یہ ہے
کہ تمام لوگ برہمن ہندو مسلمان چوہڑے چمار کل
طاعون زدہ دیہات کے اکٹھے بلا خیال چھوت وغیرہ
کے اکٹھے کنوین پہ پانی بھر کر لیجاتے ہین اور لاگ طاعون
کی ممکن ہے کہ ساتھ جاتی رہی ہو۔ بلکہ کسی ایک دیہات
مین طاعون زور سے پھوٹ رہی ہے نوٹ آپ آریہ جاتی
گہری ندرا سے جاگ دیکھ تیری جاہل اولاد کس طرح
اپنا دہن لٹا رہی ہے۔

لطائف و مذاق

(۱) ایک دفعہ ایک صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ایک گانوین
دورہ کرتے ہوئے چلے گئے وہانکے نمبردار نے عرض کی کہ حضور میرے
بیٹے نے خوب تعلیم پائی ہے حضور کسی دفتر مین اسکو کوئی جگہ
دیدیوین۔ صاحب بہادر نے فرمایا کہ ول
تم یہ بتلاؤ اس نے کونسا امتحان پاس کیا ہے نمبردار
نے کہا کہ حضور کیا عرض کرون بہت ہی پڑھ گیا ہے
کچھ کسر لیاقت علمی مین نہین رہی ہے۔ صاحب بہادر
نے کہا کہ تب بھی پتہ تو لگے کہ کونسی ڈگری حاصل کی
ہے۔ نمبردار نے عرض کی حضور کیا بتلاؤن کھڑے کھڑے
پیشاب کرتا ہے جوتہ سمیت چوکے مین جاتا ہے۔ صاحب
بہادر بہت ناراض ہوئے اور نمبردار کو مارے چابکون
کے لال کردیا۔

(۲) ایک دفعہ ایک پہاڑی راجہ صاحب بیمار ہوئے
سول سرجن کو بلایا تو اُسنے کہا کہ حضور کے بیمار ہونے
کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حضور ورزش نہین کرتے
اگر ورزش کیا کرین تو کھانا ہضم ہو جاوے اور ہرگز
کوئی بیماری نہو۔ بہتر ہے کہ حضور ورزش بھی کیا کرین
راجہ صاحب نے کہا کہ ورزش کیا ہوتی ہے سول
سرجن نے جواب دیا کہ ہوا خوری اور پیادہ پا
سیر کرنا۔ راجہ صاحب اکثر سیر کرتے ہوئے جا رہے
تھے کہ راستہ مین سول سرجن سے ملاقات ہو گئی سول
سرجن نے کہا کہ حضور کیا کر رہے ہین راجہ صاحب
نے فرمایا کہ ہوا خوری کر رہا ہون دو تین سیر تخمینہ
تو ہوا کھالی ہے اور باقی کھا رہا ہون۔ راجہ صاحب
سے سول سرجن نے ہنسکر کہا کہ کس طرح کھایا کرتے
ہو راجہ صاحب نے کہا کہ کبھی تو منہ بند کرتا ہون
اور کبھی کھول لیتا ہون۔ اس بات کو سول
سرجن صاحب سنکر خوب ہنسے۔

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگارون کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے

برہم چریہ

صاحبو! اگر بنظر غور تاریخ کے ورق اُلٹ کر دیکھین۔ تو اس سوال کا کہ کیون آریہ جاتی اس سرشٹی کے آدسے لیکر آجتک قایم [illegible] جس کی زندگی مین ہزارون ہی قومون نے اسی اپنی ادر مہربان سے علم و ہنر سیکھا دُنیا کی چیدہ قومون مین سے فضیلت حاصل کرتی رہی سیکڑون قومون نے اسکی ہی مہربانی سے اعلےٰ جیون حاصل کیا۔ مگر آج اُن کا نشان تک نہین ملتا۔ معلوم نہین کہ وہ کس دریائے فنا مین بہہ گئین۔ مگر ان کی مادر مہربان جس نے کہ ان عالیشان قومون کو جنم دیا وہ تا حال زندہ ہے۔ پرماتما کی کرپا سے وہ تا حال اپنی آیندہ کی زندگی کی امیدون پر دم گذار رہی ہے یہہ کیون جیتی رہی۔ اس کا جواب بلا سخت محنت و مشقت یہی ملتا ہے۔ کہ برہم چریہ آشرم ہی اس قوم کی جان رہا ہے وہی برہم چاری کہ جس کی کمر مین ایک لنگوٹی ہے۔ اوپر صرف ایک کمبل ہے اور کوئی جائداد نہین۔ وہ اعلےٰ چشمہ اس نیم جان ہندو جاتی کے جڑون کو سیراب کر کے سرسبز و شاداب کرتا رہا ہے ان لنگوٹے لڑکون سے راجہ رامچندر جی جیسے مہان آتمائین نکلتی تھین اسی چشمہ سے کرشن جی اور بھیشم پتامہ جیسے مہان پرش پیدا ہوئے تھے بلکہ اُسی چشمہ سے آریہ جاتی کا تیج علم و دریا سے دُنیا پر سٹھانیوالے کپل پتنجل آدی رشی پیدا ہوتے تھے۔ ادہو۔ آریہ ورت کی زندگی کا دارومدار ہی انہین ننگ مننگے لڑکون پر ہے یہی نہین۔ بلکہ جب یہ آریہ ورت اپنے اعلےٰ معراج سے ترقی معکوس کی طرف رجوع ہوا۔ جبکہ اسکی زندگی معرض خطر مین تھی جبکہ اس کے لیئے یہ فتوےٰ لکھے جاچکا تھا۔ کہ اب آریہ جاتی کا نام و نشان جہان سے مٹ جاویگا۔ اور چارون طرف اس کی زندگی کی خوراک نہین بلکہ ——— اسکی زندگی کے دارومدار وید کو بہ نظر حقارت دیکھا جاتا تھا۔ اس وقت اس کے پرانے چشمہ مین سے ایک لڑکا جس کی کمر مین صرف ایک لنگوٹا ہی اور کچھہ نہین نکلتا ہے وہ ان تمام اندھیرے کے بادلون کو چھن بھن کر دیتا ہے۔

بدھ کا ہند مین نام و نشان تک نہین چھوڑتا۔ اے آریہ جاتی تیرے لئے مبارک ہو۔ کہ تیرے بھگتباک ننگے لڑکے نے وہ کر دکھایا۔ کہ جس کی دُنیا مین کوئی نظیر نہین۔ درحقیقت یہی ایک نشان قدرتی ہے۔ کہ ہند و مہاتما کی رکھشا پرماتما کو منظور ہے کہ اس کے لڑکون مین جو کہ بیچارے لڑکپن تپ مین گذارتے ہین اور بڑے ہو کر ایک دفعہ دنیا مین سورج کی طرح چمک جاتے ہین تمام مذہبی برتون کو پگھلا کرنے بہرے سے جان ڈالدیتے ہین آریہ جاتی کی تواریخ ایسے چھوتون سے بھری پڑی ہے ہمیشہ سمان کے انوسار اس کی رکھشا ہوتی چلی آئی۔ اس انیسوین صدی مین جبکہ یہہ جاتی نیست و نابود ہو رہی تھی۔ اس پرانے مکان سے ایک تپسوی لنگوٹ باندھے نکلتا ہے اور اپنی اس نکاہر ابلے سر و سامانی سے دُنیا کی عقل کو چوندھیا دیتا ہے یا نو کہ نیم جان ہندو جاتی کو

از سرنو اپنی حکمتون سے زندہ کر دیتا ہے۔ پیارے دوستو! ان باتون سے دل مین خیال پیدا ہوتا ہے کہ آہا اب بھی ہم زندہ رہین گے اس بیسوین صدی مین بھی وہی چشمہ ہماری رکھشا کر گیا! ہان اس صدی مین بھی ممکن ہے کہ پرماتما نے اپنی اپار دیا سے اس ہماری درد شا کو دور کرنے کے لئے اپنے پرانے قاعدے کے موجب ایک دو نہین بلکہ شاید کئی آتماؤن کو بھیجا ہے۔ اگر ان آتماؤن سے ہم فائدہ نہ اوٹھاوین۔ اگر موقع غنیمت کو ہم اپنی نادانی اور بیوقوفی سے کھو دین تو مین کہون گا کہ دنیا مین کوئی ہم جیسا بیوقوف نہین۔ اور ہمارے جیسا کوئی ناشکرا نہین۔ ناشکرون کو جیسا عوض ملنا چاہئے اس کے بلکہ اس سے بڑھکر سزا کے ہم مستحق ہین۔ اے آریہ جاتی کے ممبرو۔ آپ سب ملکر آج اپنا سارا دھن ایکجگہ جمع کر کے ایک سوامی شنکراچارج خریدنا چاہین تو کیا خرید سکتے ہو؟ اے امیر ہندؤو۔ اگر آپ لوگ اپنا تمام دھن جمع کر کے ایک کمارل بھٹ پیدا کرنا چاہو۔ تو کر سکتے ہو؟ اے آریہ لوگو! کیا تم آدمیون کے جسمانی مجموعون اور روپیون کے یکجا ہونے سے کبھی سوامی دیانند کو بلا سکتے ہو؟ جواب ملیگا ہرگز نہین۔ بلکہ بہت سے آدمی اپنے جوش سے چلا اوٹھین گے۔ کہ ہم لوگون کے شریرون کو بھی ارپن کرنے سے اگر ایسی مہان آتمائین ہم مین پرویش کرتے تو ہمین عذر نہین۔ ہمارا سروسیہ انکے لئے نذر ہے شاباش ایسی آتمار کھنے والو۔ اب مین پھر اپنی پہلی عبارت کی طرف رجوع ہوتا ہون۔ اسوقت آریہ ورت کی حالت نہایت خستہ اور تباہ ہو رہی ہے ظاہر انشانات ایسے دکھائی دے رہے ہین کہ آریہ جاتی کا خاتمہ جلدی ہو جاوے گا۔

کیا ایسے موقع پر جیسا کہ بندہ نے اوپر ذکر کیا ہے یہ ممکن نہین کہ ہماری رکھشا کے لئے کوئی نہ کوئی آتما ضرور آئی ہو۔ میرا مذکورہ بالا حالت کے موجب یقین ہے کہ یہ ام ضروری ہے کہ اس حالت تباہی مین ایک نہین بلکہ کئی آتمائین ہماری رکھشا کے لئے آئی ہونگی۔ جو کہ بھیکھ مانگتے پھرتے ہین۔ (اوہو ہزارون ٹھاکرون اور امیرون کے لڑکے کس مپرسی کی حالت مین خاک چھانتے پھرتے ہین جنکو بھیک بھی نہین ملتی) نہین جنکو کہ شاید اس وقت قحط کی لاچاری سے ایک لقمہ بھی نصیب نہین ہوتا صاحبو! اس وقت وہی چشمہ آریہ جاتی کا خراب ہو گیا ہے۔ ہائے انکے کھانے کیلئے کوئی بندوبست نہین کرتا ممکن ہے کہ بھوکے لڑکے جو کہ آپ سے روٹی مانگتے ہین۔ ان مین شنکراچاریہ یا کمارل بھٹ ہی کی آتما ہو۔ اوہو۔ ہم کیسے پاپی اور نیچ ہین۔ کہ وہ آتمائین اس وقت چھوٹے چھوٹے لڑکون کے شریرون مین ہمارے پاس بھیک مانگنے آئی ہون۔ اور ہمنے کچھ انکی پرواہ نہ کی ہو۔ اور عیسائی صاحبان ان ہمارے چمکتے ہوئے سعد ستارون کو لیجائین۔

اے امیرو! یہ آپ کا دھن کسی کام نہ آوے گا۔ تم ہی کرتگھنتا کے قصور مین مجرم ہو کر اسیر ہو گے۔ اوہو ایسی آتماؤن کی شرادھا کرنے سے نرک گامی ہو گے وہ آتمائین کہ جن کے لئے آپ سروسیہ دان کرنے کو تیار ہین آج وہ صرف تمہاری بے خبری کے کارن تم سے علیحدہ ہو رہی ہین ان روحون کے لئے تم کو سروسیہ دان کرنا نہین پڑتا بلکہ صرف ان دیکر آپ انکو خرید سکتے ہو جب چمکنے والے سورج دوسرون کے ہاتھ مین چلے جاوینگے پھر آپکا سروسیہ

دان کرنا بھی سپھل ہوگا۔ اگر آپ سچ مچ ان آتماؤن سے پیار کرنے والے ہو۔ اور اگر تم سچے دل سے چاہتے ہو۔ کہ ایسی آتمائین تمہاری رکھشا کرین تو آپ بھی اپنا قدم مبارک ایسی مہان آتماؤن کے لینے کے لئے آگے بڑھائین۔ اور دل سے روپیہ کے صندوقچون کو کھول کر انہون کو اپنے ہاتھ مین لیجئے۔ مانو۔ کہ اس خرچ سے آپ نے اتنی آتمائین لے لین۔ اس سے بڑھکر اور کوئی دان نہین۔ اور سورگ مین جانے کو دوار نہین۔ سورگ دوار کھلا ہے جلد محصول دیکے سورگ مین داخل ہو جاؤ۔ ورنہ پھر خرچ کرنے سے بھی ٹکٹ نہ ملیگا بلکہ روپیہ کی عوض مین دھکے ملین گے جو کہ شاید آپ اپنی تھوڑیسی عمر مین بس جلدھی کھاؤگے۔ اور اس لمحہ لمحہ کی سستی کا نتیجہ پاؤگے۔

آریہ بھائی کا سیوک بندہ کشن سنگھ و گھسیٹا رام انچارج اناتھ آلہ فیروز پور۔ و اناتھ رکھشنی سبھا اجمیر۔

دُنیا کی ابتدائی زبان سنسکرت تھی

شریمان ایڈیٹر آریہ بندھو جی۔ نمستے۔ آپ کے اخبار ۱۵۔ فروری سنہ ۱۹۰۲ء کے دیکھنے سے بہت سوال گنت و جبر مقابلہ کے جنکا جواب دینا آریہ سماجیون پر ہی فرض نہین ہے لہذا آیندہ پرچون مین جو منشی ہوریلال صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس پنشن یافتہ کے پاس آوینگے اُن کے جوابات کو جو اور آریہ بھائی یا دیگر صاحب دیوینگے دیکھکر سپھل ہونے کی امید کرتا ہون مگر اُسی اخبار کے صفحہ ۹ پر چھاپنے امیرچند آریہ مسافر کا لکھا ہوا یہ عنوان ’’دُنیا کی ابتدائی زبان کیا تھی‘‘ سوال مرزا رحیم بیگ صاحب جو کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو مین طبع ہوا ہے اور آگے چلکر یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ مرزا رحیم بیگ مت کے تسلاشتی اور پکشپات سے بری ہین۔ اگرچہ مین سنسکرت سے ناواقف محض مہرشی دیانند سرستی کے ویدک پکتیون کے خرمن کا ایک ادنے خوشہ چین۔ مگر آریہ سماج و مہرشی کے سدھانتون کا دلدادہ اس جواب کے لکھنے پر آمادہ ہوا ہون اور مین اس خیال سے تاریخون کے ثبوت سے سنسکرت کے پہلے ہونیکا ثبوت نہ دونگا۔ کیونکہ ضرورت ہی کیا ہے کہ جو امر عقلی حالت مین طے ہو جاوے اُس کے طے کرنے کے واسطے تواریخون کی بھرمار کر ناظرین کو زیادہ پڑھنے سے دق کرون۔ راست پسند اور پکشپات سے رہت اہل اسلام وغیرہ متقر خدا کے ماننے اور جاننے اور نیز اپنے اُن آریہ بھائیون کے معلومات کے لیئے (جو ممکن ہے کہ اس مضمون سے ناواقف ہون) یہ مضمون کچھہ معلومات بڑھا کر ضرور آنند دیوے گا اور اسی واسطے یہ پرارتھنا بھی ہے کہ اس مضمون کو آریہ بندھو مین بجنسہ چھپنے کو جگہہ ملجاوے اور اگر ست دھرم پرچارک وغیرہ اخبارات جن کے پاس آریہ بندھو بدلے مین جاتا ہے مناسب سمجھین تو اپنے اخبارات مین بھی جگہہ دین مین ممنون ہونگا۔ آریہ بھائی تو اُس کے سبب مضمون کو ضرور ہی پڑھ لین اور اہل اسلام وغیرہ صرف ان دلائل کو ہی انصاف اور عقل کی کسوٹی پر کسکر دیکھین مہرشی ممدوح نے رگوید آدبھاشیہ بھومکا وغیرہ مین ویدون کا ازلی اور انادی ہونیکا انصاف پسند اور اہل عقل کو نشچیہ کرا دیا ہے اور اگھمرشن منتر

ऋतञ्च सत्यञ्चा والے مین پرمیشور سے ویدون

سوریہ چندر رہاں سمندر رون وغیرہ کو پورب کلپ کے
سمان ہر سرشٹی مین رچنے کا گیان جتا دیا ہے اور یہہ
بھی کہ میرے گیان مین کاٹ چھانٹ یعنی ردو بدل نہین
ہوتا بتلا دیا ہے چونکہ وہی وید ہر سرشٹی مین ملتے ہین
اور وہ سنسکرت مین ہوتے ہین لہذا سنسکرت زبان
سب سے پہلے کی ہی نہین بلکہ انادی ازلی ہے اب
مین آریہ بھائیون اور اہل اسلام کی سیوا دلائل کے ساتھ
یکسان مضمون سے اور اختصار کے ساتھ لکھکر انجام
دونگا اس مضمون پر اہل عقل غور کرین۔ یہ مانتے ہوئے
مقر خدا کو کہ آنکھہ والون سے پہلے پرمیشور نے سورج
اور اگن کو رچا ہے ورنہ آنکھہ کام مین نہین آتی پران
دہاری یعنی سانس والون سے پہلے ہوا طیار کر دی۔
زبان والون سے پہلے ذائقہ ناک والون سے پہلے بو کی
کانون سے پہلے آکاش یعنی (آواز پیدا ہونیکا تت)
اور علم جاننے کے واسطے پہلے علم یعنی وید، جس کے معنے
گیان کے ہین نہ کہ (کتاب)، کھانے والون اور پینے
والون سے پیشتر انکے واسطے غذا اور پینے کی چیزین پانی
وغیرہ بنا کر پرمیشر نے ابتدا آفرینش مین ہر جاندار کو پیدا
کیا یعنی ضرورت کی چیزین ضرورت والون سے پہلے
طیار کر کے پیچھے ضرورت والے پیدا کئے اس مین کچھہ غدر
نہوگا اور پرتکش مثال بھی موجود ہے کہ بچہ سے پہلے
دودھ پیدا ہوتا ہے اور خیال بھی فرمایئے کہ کرہ زمین
کے بننے سے پہلے اگر انسان وغیرہ بسنے والے جانور پرمیشر
بنا دین تو آبادی کس پر ہو گویا ضرورت والے سے ضرورت
کی چیزین قدرت پہلے ہی پیدا کرتی ہے اسواسطے زبان

بولنے والون سے پہلے ہی زبان پرمیشور نے ضروری اب
ہمارے روبرو سوریہ اور اگن کی روشنی جہان موجود ہے
وہان چراغ اور مشعل لیمپ وغیرہ کی روشنی موجود ہے
اسی طرح جہان سنسکرت زبان موجود ہے وہان سریانی
عربی فارسی انگریزی لیٹن روسی چینی وغیرہ زبانین
بھی موجود ہین ہر ملک نے اگرچہ چراغی روشنی کو اپنی حسب
ضرورت اور اپنی عقل کے ساتھ علیحدہ علیحدہ حالتون
مین چراغ لیمپ مشعل وغیرہ کی شکل مین بنا کر کام لیا ہے
مگر سوریہ اور اگن ایک ہی ہین جن سے [illegible] لی گئی ہے
اسی طرح ہر ملک نے اپنی اپنی زبان سنسکرت کے حروف
اور شبدون سے لیکر طیار کر لی ہے مگر سنسکرت زبان
ایک ہی ہے اب اس سوال کو جو ایک جملہ معترضہ ہے طے
کر کے دعوے اور ثبوت اصلی سوال کا پیش کرونگا۔ یہ سوال
ہو سکتا ہے کہ قدرت یعنی پرمیشور نے سنسکرت زبان ہی تو سب
ملکون مین یکسان کیون نہ چلائے اور خاصکر آریہ ورت
کا حصہ کیون کر دیا جواب (بطور سوال) پرمیشور نے سورج
کو بنایا تو سب ملکون مین کیون یکسان گرمی اور روشنی
نہین پہونچائی کہین دن چھہ ماہ کا اور رات چھہ ماہ کی
(کس قدر چراغ اور مشعل کی ضرورت ہوتی ہوگی) اور
کہین دن رات بارہ بارہ یا چودہ گھنٹہ اور دس گھنٹہ
کی کر دی۔ (جواب یعنی سمادہان) متعلقات اراضی یعنی
جو آبادی کی جگہہ ہین اون مین بھی پرمیشر نے ایک
ہی کرہ مین بہت سے قطعہ دکھ کے اور بہت سکھہ پانے
والون کو بہ لحاظ موسم اور وہان کی پیداوار اشیا اور
وہان کی آب و ہوا اور سورج کی روشنی سے تقسیم کئے

ہین اور یہ تقسیم سکھہ دُکھہ کی پرمیشور نے انسانون کے
اعمالون پر کی ہے اب دیگر ملک والون کو وچارنا چاہیئے
کہ آریہ ورت قدرتی طور پر بہ لحاظ موسم اور پیدائشی
چیزون اور آب و ہوا اور سورج کی روشنی وغیرہ کے
کتنے ملکون کے مقابلہ مین اس کرہ زمین مین افضل یعنی بہشت
ہے یا نہین اگر سب چیزون کا مقابلہ کرینگے تو اس گری
ہوئی حالت مین بھی آریہ ورت کو ہی جبکہ آریہ ورت
کی ہوا - اور پانی - اور اَن خوشبو اور طاقت والے
اور روگ ناشک [illegible]ت کی یگیون اور وید ودیا کے کم
ہونے سے (بلکہ قریب قریب نہونے کے برابر ہے) بگڑ چکے
سکھہ کی جگہہ پاوینگے پس آریہ ورت وہ قطعہ مبارک ہے
کہ جو کرہ زمین مین اچھا قطعہ شمار کیا جاتا ہے اور شمار کیون
نہو اسمین خصوصیت اچھے ہونے کی خود پرمیشر نے دی - ابتدا
آفرینش مین انسان وغیرہ بلا مباشرت مرد و عورت اپنی
اجنت شکتی سے تبت مین ہی تو پیدا کئے تھے کہ وہ کیسے
نورانی پیدایش تھے کہ جو خلاف نطفہ مرد اور عورت سے
تیار ہے اور ان کے خلاف رحم مین نہ پلے اور اس نے
اپنے نیاؤگون سے ابتدا سرشٹی مین سارے جیوون کو
اپنی اجنت شکتی سے بلا ماں باپ کے پیدا کیا مگر اسبات
کو کہ پیدایش کی ابتدا تبت مین ہوئی مین نے بلا ثبوت
بیان کیا اس کے واسطے قدرے ثبوت اور پیش کرتا ہون
یہ بات مانی ہوئی ہے کہ ہمالیہ پہاڑ سطح زمین مین سب سے
اونچا ہے زمین کا گولا گرمی سے جب ٹھنڈا اور صاف قابل
آبادی کے ہوا تو آبادی کا حق اوپری حصہ زمین یعنی
تبت کو ہی حاصل ہوا تو پہلے سروشکتمان کی شکتی سے نباتات

کی پیدایش اُس کے بعد چرند و پرند وغیرہ جاندارون کی
پیدایش ہوئی اُس کے بعد جب متذکرہ بالا پرمیشور کی
اجنت شکتی سے مردون و عورتون کی پیدایش ہوئی اور
اُنھین مردون مین سے سرشٹی انگرا و آدتیہ داگنی اور وایو
رشیون کے ہردے مین جنکا حق پورب سنسکارون سے
اتی اُتم تھا ایک ایک وید کا گیان ہر ایک رشی کو اُس
سروبیاپک نے دیا اور ان رشیون نے وید وکت اپدیش
سے اُن منشون کو تعلیم دی اور زبان سنسکرت ابتدا
دنیا مین قایم ہوئی اور جب اُن مردون و عورتون کے
جوڑے وید وکت قایم ہوئے اور ہم بستری سے سلسلۂ
پیدایش کا بڑھتا گیا اور جس قدر زمانہ گذرتا گیا انسان
اس کرہ زمین پر پھیلتے گئے اور ایک سے دوسرے کو شاگردی
نصیب ہوتی رہی شاگردون پر فرض تو یہ تھا کہ اس
شُدھ زبان مین ملاوٹ نہ کرتے اور اپنے اوستادون بلکہ
اوستاد ازلی کا احسان یاد رکھکر محسن کُش نہ بنتے مگر اسکے
برخلاف ہوا اسکی وجہ یہ بھی ہوئی کہ بوجہ فاصلہ زمانہ اور
دوری جگہہ کی شاگردی در شاگردی نصیب ہوئی اسواسطے
اصلی استاد کا نام تک بھی بہت سے شاگردون کو معلوم
نرہا خیر یہ حق اوستادی کا تو آریہ ورت کو دوبارہ جب
پرمیشور عطا کرین یعنے جب ہمارے اعمال اچھے ہون تب
ہوگا اب تو شاگرد ہین قطع نظر اسکے اب اصل سوال کا جواب
پیش کرتا ہون اس بات کے ماننے مین ہر شخص بے عذر
ہوگا جیسے سورج آنکھہ والون سے پہلے پرمیشور نے رچا
ویسے ہی چراغ مشعل وغیرہ آنکھہ والون نے پرمیشور کے
دئے سامان اگن تیل بتی وغیرہ سے بنائی ہین -

تو ایسی صورت مین چراغ مشعل آنکھون سے بعد کے
اور سورج سے بہت ہی پیچھے کے ہین مگر اس دعوے
کے ثبوت مین کہ ایشور اور انسان کی بنائی ہوئی چیزون
مین کیا فرق ہے ایک علوم متعارفہ قائم کرتا ہون -
(علوم متعارفہ) ایشور کی بنائی ہوئی چیزین چھوٹی سی
چھوٹی اور بڑی سے بڑی وہ ہین جنکو ایک انسان کیا
بلکہ کل دنیا کے انسان ملکر نہ بنا سکین - انسان کی بنائی
ہوئی چیزین وہ ہین جو ایشر کے دئے ہوئے سامان یا
چیزون سے طیار کئے گئے ہین اور ایک انسان کی بنائی
چیز کو دوسرا انسان بھی بنا سکتا ہے وجہ یہہ ہے کہ انسان
کے اعضا اور اوزارون مین - دوربینی اور باریک بینی
اور پرکرتی یعنے (جزو لایتجزا - ذرّون) کی گرفت یعنی
پکڑ اور ملاوٹ ایشور کی سی ہو ہی نہین سکتی - مثلاً یہ تو
انسان کا فعل ہو سکتا ہے کہ گیہون کو پیکر روٹی اور سب
طرح کے سامان بنالے مگر اُس کا یہ کام نہین ہے کہ
کھیت کھاد پانی ہوا مین وہ ذرّے ہوتے ہوئے بھی
ایک دانہ گندم کیواسطے ذرّے چھانٹ کر ایک دانہ
گندم کا بنالے۔

مثال دوم - ہر شخص ذیعقل یہہ تو جانتا ہے کہ
انسان کے جسم مین خون سُرخ (پت) پیلا اور منی سفید اور
بال کالے غرضیکہ چند رنگتون کے ذرّے مقرر جگہون
پر پرمیشور غذا کے سامان گندم - آرد - گھی - پانی - ہوا
مین سے چھانٹ کر لگاتا ہے مگر انسان یہ باریک بینی
اور دوربینی اور گرفت اور ملاوٹ کو انجام نہین دیسکتا -
اب میرا دعوے ہے کہ سنسکرت زبان قدرتی اور سب

زبانون سُریانی[1] فارسی[2] عربی[3] انگریزی[4] وغیرہ
سے کیا بلکہ زبان والے انسان سے پہلے کی اور سب
زبانون کی اُم اللسان یعنی مادر مہربان ہے اور باقی
سب زبانین انسانون کی سنسکرت زبان سے بنائی
ہوئی اور سنسکرت زبان سے کیا بلکہ زبان والون
سے پیچھے کی اور سنسکرت کی لڑکی اور دھیوتی ہین -
چونکہ اس وقت ناظرین کو دیگر حرفون کی طرف جو
ایک بڑی مہم ہی لیجانا ضروری نہین ہے لہذا ابھا شا
سُور یعنی اعراب اور ویجن یعنی حروف تہجی کی توجہ دلاتا ہون
اور چونکہ مضمون بڑہجاویگا مثال کے طور پر مشتے نمونہ
ازخروارے - क[1] اور म[2] وغیرہ کو پرمیشور کے بنائے
اور لؕ اور مؕ اور چؕ اور ہاںؕ کو انسانون
کے بنائے اور سنسکرت سے بہت پیچھے کے بنے ہوئے ہونگا
ثبوت دیگر سنسکرت اور دیگر زبانون کے حرفون کا
فرق حسب مندرجہ بالا عرض کرونگا - اس معیار پر دُنیا
کی زبانون کے سب حروفون کو کس کر ہستی پسندون
اور اہل عقل کو باآواز بلند پکار کر کہنا پڑیگا (کیونکہ سچ
کو ذبح نہین کرینگے) کہ دُنیا کی ابتدائی زبان سنسکرت
تھی اور آریہ بھائی تو انادی اور ازلی جانتے ہین -
ثبوت क اور म کے بولنے پر غور کیجئے کہ کسی دوسرے
حرف کا جوڑ نہین ہے اگر کوئی کہے کہ [illegible] کی ماترا
کے ساتھ بولے جاتے ہین تو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ
سنسکرت کی صرف نحو مین یہ قاعدہ ہے کہ کوئی حروف
تہجی بلا اعراب یعنی ویجن بلا سُور کے بولا نہین جاتا اسواسطے
क اور म ایک مفرد آواز بلا ملاوٹ سُور کے ہین

اب لٹ کے بولنے مین लृ اور आ کی ماترا اور
म کی آواز سے بولنا پڑیگا اور تین حروف کی آوازون
سے مرکب لٹ کی آواز نکلتی ہے اور مٔ کے بولنے مین
म اور ई کی ماترا اور म کی آواز سے بولنا پڑیگا
اور ان تین آوازون سے مرکب میم کی آواز نکلتی ہے
L کے بولنے مین ए اور ल اور M کے
بولنے مین ए اور म کی آواز بولنی پڑی اور دونون
کی اولٹی آواز نکلتی ہے یعنی آواز چاہیے ल اور म
کی اور نکلتی آوازین اور ایم افسوس ہے اُن عقلون
پر جنہون نے ल اور म مفرد آواز والے حروف
قدرتی زبان مین ہوتے ہوئے بھی لٹ اور مٔ اور
L اور M حروف بنائے اور وہ نہ بنے
یعنی انمین فضول بیکار آوازین بھرین جو ایک نشپھل
کام ہے عقلمندون کا کام ہمیشہ نتیجہ نیک اور عمدگی لئے
ہوئے ہوتا ہے L بنانے والے کو تو یہ خیال ہی نہین
ہوا کہ اسمین بجز म کی آواز شامل کرتا ہون اوسکے
واسطے مین نے میم تو ابھی بنایا ہی نہین ہے ان مثالون
سے ناظرین غور کرین کہ سورج ہوتی ہوئی روشنی کے واسطے
دیگر دیش والون نے روز روشن مین چراغ جلائے
اور ایسا ہی بناتے جارہے ہین اُن پر شیخ سعدی کا مشہور
شعر روز روشن وا الاصادق آتا ہے سنسکرت کے حروف
مفرد آواز والے ہوتے ہوئے بھی انہی کے حروفون کی
آواز کو الٹا جوڑ یا دو دو تین تین جوڑ کر کے سب دیگر
زبانون کے حروف طیار کئے گئے ہین ایک اور ہنسی کی
بات اہل عقل اور انصاف کے روبرو پیش کرتا ہون

کہ کاف اور الف اور زبر ملاکر (کا) بولوایا جاتا ہے
جب کاف اور الف اور زبر کہا تو لڑکا سمجھا کہ ملا کر کاف
الف زبر یعنے ۹ حروف مندرجہ بالا کے ملاوٹ والا لفظ
کہلادینگے مگر اس کے بدلے مین طالب علم سے کہا جاتا ہے
کہ کہو (کا) یعنی دو حرفون کی آواز کا مجموعہ ہیجے ہو جاتا
ہے اگرچہ وہ سمجھتا نہین مگر اس کا حال یہ ضرور ہوتا ہے
کہ وہ اس سختی کو محسوس کرتا ہے جیسے بے دانت والے
اور دودھ پینے والے بچہ کو باجرہ کی روٹی کھلائی جاوے
اور حلق سے نہ نگلے (کا) کی آواز صرف क اور आ
کے ملانے سے بچہ کیسے ہیج سے بولتا ہی اسکے بدلے مین
کاف اور الف اور زبر ۹ آوازین ملاکر اور بیکار
آوازین بھر کر کہلوایا جاتا ہے مین نے مثال کے طور پر
صرف دو زبانون اور سنسکرت کے دو حرفون کا مقابلہ
کیا ہے کہ سنسکرت کے حروف تہجی اور اعراب مفرد آواز
والے اور دیگر زبانون کے حروف تہجی اور اعراب مرکب
آواز والے یعنی سنسکرت کی آواز سے الٹ پلٹ کر
یا دو دو تین تین جوڑکر آواز والے بنائے گئے ہین اور
چونکہ سنسکرت کے حرفون مین مرکبات آواز ہی نہین
ہے اور اس کے علاوہ دیگر سب زبانون بلا مرکب آوازون
کے نہ بنی اور نہ بن سکتی ہے اور یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ مفرد
اپنے مرکبات سے پہلے کا ہوتا ہے لہذا سنسکرت سب سے
پہلے کی ہے اب سنسکرت کو قدرتی یعنی دیوناگری اور
دیگر زبانون کو بناوٹ انسانی ثابت کرونگا اور اوس
علوم متعارفہ کو اہل عقل و اہل حق کے روبرو رکھونگا
جیسے ایک شخص نے الف کی آواز کا حرف بنایا یعنی

ऋ ہ ऌ اور ॠ کی آواز ملا کر اور کام صرف
ऋ کا لیا چونکہ انسانی بناوٹ ہے لہذا مین بحیثیت
انسان اسی کے موافق کے حرف بنا تا ہون۔ سُنئے الفٗ
الفٗ اجٗیم المٗ احتمٗ ابدٗ وغیرہ یہ چند حروف مثالاً
بنائے ورنہ سیکڑون بنادون اور نئی نئی شکلین قایم
کردون اسی طرح انگریزی اللل کے بجائے ہجٗیم ہیمٗ
جیٗم کہیمٗ لیمٗ دیمٗ غرضیکہ اللل کی طرح اخیر مین
ऋ کی آواز ہو جاوے گی باقی آواز بیکار رہیدونگا اور شکل
بہی قایم کردونگا مگر میرا دہرم تو یہ نہین ہے کہ قدرتی سامان
اور عقل کل کی بنائی ہوئی چیزون کے ہوتے ہوئے اور
ادن سے اعلے درجے کا کام نکلتے ہوئے بہی جیسے سورج
کی روشنی جس مین تیل ڈالنے کی ضرورت نہین ہوا کا ڈر نہین
کہ بجھ جاوے بتی لگانی نہ پڑے روز روشن مین چراغ جلاؤن
اور فضول اور الٹی آواز والے حرف بنا کر فضول گو اور
الٹا کہنے والا کہلاؤن جس سے برے پہل ملنے کی جڑ جماؤن
اور کیون نہ مہرشی کے سدہانت آنسار سنسکرت یعنی وید
ودیا پڑہ اور ان زبانون سے بچ اونچی منزل کو جاؤن
لیکن ऋ اور ऌ کی آواز مفرد اور قدرتی تھین
جس کو کوئی انسان دنیا بھر مین نہین بنا سکتا اور یہی
میرا دعوے تہا کہ پرمیشور کی بنائی چیزون کو کوئی نہین
بنا سکتا ہے اور انسان کی بنائی کو انسان بنا سکتا ہے
باقی آیندہ بشرط اعتراض دریافت۔

راقم

آپکا خادم اور سنسکرت کا فدا
رادہاکشن اوپ منتری آریہ سماج ایٹہ

از گورکھپور۔ مورخہ ۲۷ فروری سنہ ۱۹۰۲ء

مہاشے ایڈیٹر آریہ ہند ہو میرٹہ نمستے۔ مورخہ ۱۳
فروری سنہ ۱۹۰۲ء کو آریہ سماج گورکھپور مین حسب معمول السنت
التسب نہایت دہوم دہام سے ہوا۔ اب کی دفعہ سماج مندر
نہایت ہی عمدگی سے سجایا گیا تہا کہ جس کے لئے بابو رام ترپاٹھی و
بابو رام چت پرشاد بابو بہولا سنگہ و بابو جہیدی رام
ممبران سماج سراہنے یوگیہ ہین۔ کارروائی ایک بجے بعد
دوپہر سے شروع ہوئی سب سے پہلے بابو ترسنگہ سہائے
صاحب پردہان۔ بابو جیوا رام جی نے ملکر ہون کرایا۔
جس کے پیچھے دو ایک بہجنون کے بعد راقم نے ایشر کی
اوپاسنا کرائی۔ اور "پلیگ کے بچاؤ" کے مضمون پر ایک
ویا کہیان دیا کہ جس مین مشہور ڈاکٹرون کی تحریرون سے
ثابت کیا کہ صحت کو قایم رکہنے اور ہر ایک وبا سے بچنے
کیلئے شدہ و پوتر۔ وایو کا ملنا نہایت ہی ضروری ہے
اور وایو کی پوترتا کو قایم رکہنے کے لئے ہون سے بڑھکر
دوسرا کوئی سادہن نہین۔ اس کے بعد ایک پنڈت جی
نے ایک اتی اتم ویا کہیان دہرم کے وشے پر دیا کہ جس
مین مختلف پیرایون سے دہرم کے لکشن نہایت مفصل
طور پر بیان کئے۔ لکچر نہایت موثر تہا۔ آرتی کے بعد ۴
بجے کے قریب جلسہ سماپت ہوا۔
۲۰ فروری سنہ ۱۹۰۲ء کو گورکھپور مین ایک دوسرا جلسہ
نہایت ہی با رونق ہوا جس مین صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ
ضلع۔ صاحب جائنٹ مجسٹریٹ۔ صاحبان وائس چیرمین
و سکریٹری میونسپل کمیٹی و دیگر روساء شہر شامل تھے۔ یہ
جلسہ اس محتاج خانہ کی افتتاحی رسوم کی ادائگی کیلئے

ہوا تہا کہ جو راے بہادر بابو درگا پرشاد صاحب کی یادگار مین اُن کی وصیت کے مطابق انکی خاتون محترم بی بی دہن دیوی نے قایم کیا ہے۔ بابو درگا پرشاد صاحب رئیس اعظم گورکہپور و فخر کمشنریان پنجاب اضلاع بنارس جونپور۔ مرزا پور۔ اعظم گڈھ۔ بستی و گورکہپور مین ایکسو سرسٹھ مواضع کے زمیندار اور چوالیس ہزار سات سو چون روپیہ کے مالگذار تھے۔ وہ درجۂ اول کے مجسٹریٹ گورکہپور میونسپلٹی کے وایس چیرمین۔ ممالک مغربی و شمالی اور اودھ کی لیجس لیٹو کونسل کے ممبر اور ایکٹ اسلحہ کی پابندی سے مستثنیٰ تھے۔ اس زمانے مین کہ جب یہان پر بندوبست کا دفتر تہا اور آریہ سماج نہایت ہی رونق پر تھا۔ بابو درگا پرشاد صاحب آریہ سماج کے سرپرست تھے جس کے باعث آریہ سماج دن بدن ترقی پر تھا۔ صرف یہی نہین بلکہ بابو صاحب موصوف ہر ایک رفاہ عام کے کام مین سب سے بڑھکر حصہ لیتے تھے مگر نہ معلوم ایشر کی کیا مرضی ہے کہ ان سے لایق اصحاب کی زندگی کم وفا کیا کرتی ہے چنانچہ بابو صاحب موصوف جنوری سنہ ١٨٩٥ء مین اپنے دوستون کو داغ مفارقت دیگئے۔ آفرین ہے انکی دہرم مورت بیوہ بی بی دہن دیوی کو کہ جنہون نے حسب وصیت اپنے پتی کے ان کی یادگار کو محتاج خانہ کی شکل مین قایم کیا ہے جس کا افتتاحی جلسہ نہایت شان و شوکت کے ساتھ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ہوا۔ صاحب کلکٹر و دیگر روسا شہر نے حسب موقع تقریرین کین اور محتاج خانہ کے کھلنے کا اعلان کیا جس کے بعد اُن محتاجون کو جو اسوقت موجود تھے کمبل۔ چاول۔ برتن و دیگر پارچہ جات بی بی صاحبہ کی طرف سے تقسیم ہوئے۔

پنڈت گوری پرشاد صاحب بیاس مقیم ریاست۔ بابو صاحب موصوف بھی بباعث خوش اسلوبی کے کہ جس سے کاروبار ریاست کی انجام دہی وہ کر رہے ہین تحسین و آفرین کے ہوگیے ہین۔

راقم
آپکا داسی لشنداس ورما سکرٹری آریہ سماج گورکہپور

کیا صرف مستورات ہی خانہ بربادی اور ویرانی کا باعث ہوتی ہین۔ ہان لیکن مرد بھی۔

(دیکھو سلسلہ کیلیئے آریہ بند ہو فروری سنہ ١٩٠٢ء کا صفحہ ٣٢)

کہ تیرے بہائی کی جورو نے اس طرح مجہے گالیان دین اس طرح تجہے گالیان دین مقابلہ کیا اور پہر دہوبی کے ساتھ یارانہ گانٹھا جو مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا ہے بڑا بہائی اپنی جورو کی چکنی چپڑی باتون مین آنکر اوس کو اپنا خیر خواہ سمجھنے لگتا ہے اور چھوٹے بہائی کی طرف سے اور بدظن ہوکر جورو کے پیر پکڑ لیتا ہے کہ تو ہی میرے خاندان کی عزت رکھنے والی ہے مین بہائی بہاوج کو نکال دونگا مگر مجہے یہہ خیال گذرتا ہے کہ یہ دونون زن و مرد گھر کے کام دہندے کی بہت خدمت کرتے ہین

نوٹ ہاے افسوس ایسے سگا بہائی اور بہاوج زن و مرد کہ ہم سے بکارے جانے لگے سچ ہے عورت کے ہاتہ گھر کی سب کچھ کنجی ہے وہ چاہے تو خانہ آباد کو خانہ برباد کر دیوے چاہے تو ویران کو خانہ آباد کردے۔ ایڈ

اگر ان کو نکال دونگا تو دو ملازم ضرور رکھنے پڑین گے
اس کی جورو کہتی ہے کہ اس بات کی کچھہ فکر مت کرومین
اپنی ماں اور بہائی کو یہان بلوالون گی وہ یہین رہینگے
اور ان نابکارون سے زیادہ تیری خدمت کرین گے۔ اس
دن کے بعد سے چہوٹے بہائی کو ہر وقت بڑے بہائی کی
طرف سے جہڑکیان پر جہڑکیان پڑتی رہتی ہین۔ لیکن وہ
بیچارہ پہر بھی خیال نہین کرتا۔ چند روز کے بعد پہر ایک دفعہ
یہ ہوتا ہے کہ اس مکان مین خوانچے والا سودا بیچنے آتا ہے
دونون بچے اور دونون کی والدہ وہین ہین۔ بڑی بی
اپنے بچے کو ایک دو پیسہ کا سودا لے دیتی ہے وہ اکیلا کہانے
لگتا ہے اور چہوٹے بہائی کا بچہ وہین سامنے ترستا ہے۔
اس کی ماں یعنی سرلا کے پاس ایک پہوٹی کوڑی نہین ہے
بچہ اسے کہتا ہے ماں مین بہی یہ لونگا میرا بہائی مٹھائی
کہارہا ہے مجھے نہین دیتا۔ مجھے بہی لیدے۔ اور وہ جلد جلد
روتا ہے۔ سرلا بہت نادم ہوتی ہے اُس کے آنسو پونچھتی
ہے مگر بڑی بی کا دل نہین پگہلتا کہ اُسے بہی کچھہ دیوے
آخر بچے کے رونے سے لاچار ہو کر سرلا بڑی بی سے عرض
کرتی ہے کہ ایک پیسہ مجہے بہی دیجئے بچہ رو رہا ہے یہ بہی
تمہارا ہی بچہ ہے۔ مین اسے کچھہ لیکر راضی کردون۔ بڑی بی
کو پہر موقع ہاتھ لگا وہ کہتی ہے۔ ہے ہے تیری آنکھین
پہوٹین تو میرے بچہ کو دیکھکر جلتی ہے۔ تو ڈاین کہان سے
اس گہر مین آگئی۔ تیرے بچے کی بوٹیان نوچون۔ چیلون
کو کہلاؤن تو بہکارن میری لونڈی اپنے بچہ کو میرا بچہ کہکر
میری ہتک کرتی ہے۔ چنڈالنی نکل میرے گہر سے۔ باہر بس
اب حد ہو گئی ہے۔ اب ایک دن تجکو رہنے نہ دون گی۔

سرلا روتی ہوئی اور اپنے روتے ہوئے بچہ کو ساتھہ لیتی
ہوئی اس کے سامنے سے چلی جاتی ہے اور پرمیشر سے دعا
مانگتی ہے کہ اس دنیا سے اُٹھا لیوے مگر جب چہوٹے بچہ
کو دیکھتی ہے کہ اس کے سر پر کون ہے تو اور روتی ہے اور
کہتی ہے کہ اے میرے پہول سے تو اس لایق نہ تہا کہ یہ
تکلیف ہوگے کیون تو مجہہ بدقسمت کے گہر مین پیدا ہوا
تہا۔ میری بدنصیبی تجھے تکلیف دے رہی ہے اگر تو کہین
دوسرے گہر مین پیدا ہوتا تو اچہا تہا اب کیا کرون۔ رات
کو سرلا کا خاوند آتا ہے اس کے سامنے یہ ذکر [illegible] سارا حال
کہتی ہے اس کے دل پر اتنا ہی اثر ہوا کہ بڑی بہاوج
کی غلطی ہے اُس نے غصہ سے ایسا کہدیا ہے لیکن بڑے
بہائی کی طرف سے اُس کے دل مین کوئی میل نہین بیٹھتا
وہ سرلا کو سمجھاتا ہے کہ رنج کو دور کردے مین کل بڑے بہائی
سے کہدونگا وہ سب معاملہ ٹہیک کردیگا اس کی میرے ساتھ
بڑی محبت ہے۔ جبکہ بڑی بی کا خاوند گہر آتا ہے تو بڑی بی نے
آسمان زمین کو ایک کر ڈالا۔ کہا کہ اب مین اس گہر مین نہین
رہون گی۔ چولہے مین جاوے تیرا بہائی اور بہاوج روز
روز کی لعنت ملامت کون برداشت کرے۔ دیکھتا نہین کہ
آج تیری چہوٹی بہاوج نے بیچ محلے کے میری عزت برباد کر ڈالی
مجہے کہنے لگی کہ مجہے پیسے دے مین تجکو سود کے ساتھہ واپس
کردون گی۔ ہان یہ مجہے سود دینے والی ٹہیری اور مین
اُس سے سود کہانیوالی ٹہیری جب ہی تو تجہسے کہتی ہون کہ
تجہے لوٹ لوٹ کر دولت انہون نے جمع کر رکہی ہے جو آج
اس نے سود دینے کا نام لیا۔ اب یا یہ گہر مین رہے اور
یا مین رہون ابہی اس بات کا فیصلہ ہو جانا چاہیے۔ بڑا

بھائی زن مرید بدبخت اپنی جورو کو وعدہ دیتا ہے
کہ اب رات ہو گئی ہے کل سویرے ہی دونون کو گھر
سے باہر نکال دونگا - صبح ہوتے ہی چھوٹا بھائی اس
نیت سے بڑے بھائی کے سامنے جاتا ہے کہ اس سے
کچھ عرض معروض کرے - وہ اپنے مُنہ سے بات بھی نہین
کہنے پاتا کہ بڑا بھائی نہایت بے رحمی کے ساتھ اس پر
ٹوٹتا ہے وہ بجلی کیطرح ٹوٹتا ہے اور ایسی ایسی سخت
گالیان اور سوراخ کر دینے والے فقرے کہتا ہے کہ
اس وقت کا تماشہ دیکھنے والے دل کو تھام نہین سکتے
تجھکو مینے پالا - تجھ کنگال کے بچہ کو مینے آدمی بنایا - میرا
مال تونے لوٹ لوٹ کر کھایا حرام خور بن گیا دولت
تُسنے علیحدہ جمع کر لی - مجھے کیا معلوم تھا کہ مین سانپ
کو دودھ پلاتا رہا - اب تیری جورو مجھکو شود دینے والی
ٹھیری - تیری چھنال جورو نے گھر کی عزت برباد کر ڈالی
دھوبی کے ساتھ یارانہ لگاتی ہے - دکاندار کوئی اُسنے
نہ چھوڑا - بے شرم پاجی نکل میرے گھر سے مین تیری صورت
نہین دیکھنا چاہتا تجھے گھمنڈ ہوگا کہ اس مکان مین
تیرا بھی حصہ ہے - کہ باپ کا مکان ہے باپ پہلے ہی
تجھکو حرامزادہ سمجھتا تھا - تو تو اُس کا بیٹا ہی نہین ہے
تیرا کچھ واسطہ یہان نہین ہے - چھوٹا بھائی یہ باتین سُنتا
پتھر کی طرح بُت ہو جاتا ہے - زبان سے کچھ نکال نہین
سکتا اپنے بڑے بھائی کی غضب آلود آنکھون کیساتھ
اپنی شرمسار آنکھین ملا کر عاجزی سے فقط یہ کہتا ہے
کہ! - "بھائی"! لیکن آنکھین اس کی بتلا رہی ہین کہ
بھائی یہ کیا سُن رہا ہون؟ بڑا بھائی اس کلمہ کو بھی

برداشت نہین کر سکتا بس بس خبردار اگر مجھے پھر بھائی
کے نام سے پکارا مین تیرا بھائی نہین ہون تو حرامزادہ
کہان سے میرا بھائی ہے - بس مین تیری صورت سے بیزار
ہون - اسی دم گھر سے نکل جا - یہ کہکر بڑا بھائی سامنے
سے ہٹ کر چلا جاتا ہے اور نوکر کو اندر سے حکم دیتا ہے
کہ اس آدمی اور اس چھنال عورت دونون کو گھر سے
باہر نکال دو - اور اگر خود نہ نکلین اور اسی دم مکان
خالی نہ کر دیوین تو پولیس مین رپورٹ دو کہ یہ لُچے
میرا گھر لوٹنے کو یہان ٹکے ہوئے ہین - چھوٹا بھائی کھڑے
ہی کھڑے وہین یہ سب سنتا ہے اور بڑے زور کی آواز
سے ہائے کہکر پیچھے چلا جاتا ہے - اندر بڑے بھائی اور اُسکی
جورو مین پھر باتین ہوتی ہین جورو کہتی ہے کہ مجھے
اب بھی یقین نہین کہ یہ بے شرم یہان سے نکلے در
اصل وہ دل مین ڈرتی ہے کہ کہین بھائی بھائی پھر
ایک نہ ہو جاوین اور قدرتی محبت زور نہ مارے - اسلئے
وہ جلد اس معاملہ کا خاتمہ کرنا چاہتی ہے - بڑا بھائی ناگن
کے سحر مین پھنسا ہوا کہتا ہے کہ اب بھی نہ نکلا تو
جوتے ہی مار کر نکالونگا - دیکھتی رہنا مین ایسا نہین
ہون کہ اپنی بات سے ٹل جاؤن! - جب تک مجھے یقین
نہ تھا تب تک جو چاہا میرے بھائی نے کھایا لٹایا اب
جبکہ یقین اس کی حرکات کا ہو گیا ہے تو اب اُسے
ایک پل بھر بھی یہان نہ رہنے دون گا - جورو صاحب
یہ سنکر اُسکے گلے سے چپٹ جاتی ہے اور کہتی ہے کہ
میرے پیارے آج معلوم ہوا کہ تم مجھسے محبت کرتے ہو
اور بودے خاوند نہین ہو جیسا کہ مین تم کو سمجھتی تھی

(باقی ہے)

ریویو

بابو برج لال صاحب عاجز کتب فروش شاہ عالمی دروازہ لاہور نے تین شتھت اور رنگین آریہ پرشون شری ۱۰۸ سوامی دیانند سرسوتی - پنڈت لیکھرام مرحوم لالہ ہنسراج صاحب ولالہ منشی رام صاحب کی تصاویر ہمارے دفتر مین ارسال فرمائی ہین یہ تصویرین واقعی بہت عمدہ ہین - سائز قریبًا ۱۲ x ۸ - انچہ ہے قیمت رنگین ۳ر سادہ ۲ر

خزینہ رتن - یہ ایک چھوٹی سی مگر بڑی اُدتم بھجنون کی کتاب ہے ہمنے اس کو مطالعہ کیا - آمین تھیٹر کے طرز کی بھجن درج ہین - جوکہ آریہ سدھانتون کے انکول اور ہر موقع پر گائے جانے کے قابل ہین - اسکی تقطیع ۵ + ۳ = انچہ ہے صفحہ ۶۴ کاغذ عمدہ خط صاف ہے قیمت مجلد ۳ر بلا جلد ۲ر ساتھ سوامی دیانند جی مہاراج کی عکسی تصویر چپان ہے -

ملنے کا پتہ بابو برج لال عاجز کتب فروش
شاہ عالمی دروازہ لاہور

بر کے لئے کنیا کی ضرورت

میرا بھتیجا بنام - سالگ رام اوورسیر مشاہرہ ۵۰ روپیہ ماہواری قوم کھتری چوپڑہ بعمر پچیس ۲۵ سالہ جس کے گھر سے کال ہو گیا ہے اسلئے - ایک کنیا کی ضرورت ہے - جوکہ خواندہ ہو - گوت لڑکا بتفصیل ذیل ہین - لڑکے کی ذات کھتری قوم چوپڑہ - لڑکے کی ناکی ملا نپور غریب داس والہ قوم جینڈ - لڑکے کی مان کی ناکی سیبی والہ تا نگڑی کھتری لڑکے کے باپ کی ناکی پائل والہ قوم چاندی -

المشتہر
پورن چند کھتری چوپڑہ عرائض نویس ماچھی واڑہ ضلع لودہیانہ -

سماجک سماچار

۱۳ فروری سنہ ۱۹۰۲ء مطابق ماہ سدی ۵ سمت ۱۹۵۸ بکرم یوم بسنت پنچمی کو شریان منشی لچھمن سنگھ صاحب ورما تحصیلدار ریاست جے پور کے دو پتر ون کا یگوپویت دوید آرنبھ سنسکار ویدک ریتی سے پنڈت شو سہائے جی پردہان آریہ سماج پاؤٹہ نے کرایا اور جسقدر گرام کے پورانک پنڈت تھے اونہون نے پہلے سے بخوشی اپنی سمتی ظاہر کی اور شریک جلسہ ہوکر بڑے اوتساہ سے سنسکار کو انجام کرایا -

ویدودہی پنڈتان و چند سنیاسیون کا شریک جلسہ ہونا ستجا وٹ بیدی - اور ہون گنڈ قابل دید تہے اس موقعپر مفصلہ ذیل دان دیا گیا -

اناتھ آلہ اجمیر راجپوتانہ	کنیان مہان ودیالہ جالندھر
آریہ سماج جلپور	آریہ سماج پاؤٹہ نگر
بتری پاٹ شالہ میرٹھ	گروکل کھنی کیواسطے

سب سے بڑہکر اس موقعپر یہ بات تہی کہ ارباب نشاط نے آریہ سماج کے بھجن و مبارک باد گائے جسکو سنکر

حاضرین از حد بشاش ہوئے۔ دوسرے راگ ویدک سدہانت کے برودھ گانے کی سخت مخالفت تھی۔ پورانک پنڈتان نے بالکل مخالفت نہ کی بلکہ بخوشی تمام اس انجام سنگا کی تعریف کرتے رہے۔

گوروکل سمبندہی ویدک پاٹشالہ سکندر آباد ضلع بلندشہر کا میلہ جو بتاریخ ۲۸-۲۹-۳۰ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کو قرار پایا تھا چند وجوہات سے ملتوی ہوکر بتاریخ ۱۹ و ۲۰ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو مقرر ہوا ہے پس جو مہاشے میلہ گوروکل پر تشریف لاوین وہ بجائے ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کے ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو تشریف لاوین۔

پنڈت شمبھودت لوکل اُپدیشک و دیوی رام راگی آریہ سماج کرنال نے موضع گگسینہ تحصیل کرنال مین ۶ سے ۱۶ جنوری تک پرچار کیا استری پرشون کی حاضری ۵ سے ایک ہزار تک ہوتی رہی۔ لوگون نے اُپدیشون سے بڑا پریم ظاہر کیا ۱۶ جنوری کو یہان آریہ سماج ستھاپت ہو گیا ہم پنڈت جی کو انکی کامیابی پر مبارکباد دیتے ہین اور پرارتھنا کرتے ہین کہ پنڈت جی کا لگایا ہوا یہ پودہ سدا سرسبز رہے اور جلدی بارآور ہو۔

آشا ہے کہ اور سماجین بھی آریہ سماج کرنال کی تقلید کرکے لوکل اُپدیشکون کا بندوبست کرین گے اور اس طرح اپنے آس پاس کے دیہات مین ست دہرم کا پرچار کراوین گے۔

پنڈت ہرنام سنگہ جی اُپدیشک آریہ پرتی ندہی سبہا کی کوشش سے ۲ فروری کو قصبہ میانوالی مین نیا آریہ سماج قایم ہوا ہے۔ ہم پنڈت جی کو تہ دل سے مبارکباد دیتے ہین اور پرارتھنا کرتے ہین کہ پرم پتا اس نونہال کو عمر دراز عطا فرماوین اور یہہ خوب پہولے پہلے۔

آریہ سماج نجیب آباد کا سالانہ جلسہ بجائے ۸-۹-۱۰ مارچ کے ۱۸-۱۹-۲۰ اپریل کو ہوگا۔

فیروزپور آریہ سماج نے ایک مسلمان کو جو ریاست بہاولپور مین مسلمان ہوگیا باوا ادتم داس جی کی سہائتا سے شدھ کرلیا۔

روپڑ آریہ سماج کے ممبران نے ۲۱ فروری کو تمام شہر مین ایک بڑا بھاری ہون یگیہ کیا۔ پنڈت رام رتن نے مختلف موقعون پر استری پرشون کو اُپدیش کیا۔

آریہ سماج متھرا کا سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹-۳۰ مارچ کو ہوگا۔

جلالپور جٹان نیگ نیز آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۳-۲۴ مارچ کو ہوگا۔

آریہ سماج مصطفےٰ آباد کا وارشک اُتسب ۱۶-۱۷-۱۸ اپریل کو ہوگا۔

آریہ کمار سبہا لاہور خوب زور شور سے کام کررہی ہے۔ ایشر ہمارے اتساہی بھائیون کے اتساہ مین دن دونی رات چوگنی ترقی کرے اور نوجوانون مین اتساہ پیدا کرے۔

آریہ سماج رام نگر ضلع گوجرانوالہ کا سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹-۳۰ مارچ کو قرار پایا۔

پنڈت سوریودت جی اُپدیشک کی کوشش سے موضع مُڑکی تحصیل ڈسکہ مین ایک اور آریہ سماج قایم

ہوا ہے ہم سماج کی قایمی پر پنڈت جی کو مبارک باد
دیتے ہین اور آشا کرتے ہین کہ پودا ہرا بھرا رہے گا۔
سادھو پرمانند جی اُپدیشک نے خیرپور ضلع مظفر گڈھ
مین تین چار دن تک خوب منوہر ویاکھیان دیئے
اثر پبلک پر نہایت عمدہ پڑا۔

عام خبرین

پٹیالہ مین بلوہ ہوا۔ کیفیت اس کی یون بیان کیگئی
ہے کہ ۱۹- فروری کو ایک ڈوگر مسلمان عورت فوت
ہوئی۔ ڈاکٹرون نے طاعون کا کیس سمجھ کر اسکی لاش
کو اور نیز اس مکان کو جس مین وہ بیمار تھی جلانا چاہا۔
اسپر ڈوگر لوگ افروختہ ہوئے اور سخت کلامی سے پیش
آئے پھر ڈاکٹرون نے فوجی اور پولیس کے آدمیون
کی مدد سے اپنے ارادہ کو پورا کرنا چاہا۔ اتنے مین
ڈوگر لوگ اور بھی زیادہ تعداد مین جمع ہوگئے اور
ڈاکٹرون اور نیز انکے معاونون کو زدوکوب کی ۲۰
فروری کو فوجی سوار تعینات کئے گئے۔ کہ مبادا پھر
دنگا فساد ہو دکاندارون نے ہڑتال کردی۔ کونسل
اوف ریجنسی نے محلون کے ۵۰ چودھریون کو زیر حراست
کرلیا۔ **نوٹ** جب طاعون کا اسقدر شور پھیل
رہا ہے کیون لوگ ہر روز بڑے بڑے ہون نگہہ کرکے
اس سے چھٹکارا نہین پاتے پھر ایسے دنگے فساد
کبھین سننے مین نہین آوینگے۔

روئی کا ریشم جرمنی مین ایک قسم کا مصنوعی ریشم
کپاس سے تیار کیا جاتا ہے جو ریشم ہی معلوم ہوتا ہے
نائیٹرو سیلولوز سے تیار شدہ مصنوعی
اور کپاس کے مصنوعی ریشم مین
ایک بڑا بھاری فرق یہ ہے کہ رنگ کرنے مین اس کی
چمک نہین جاتی چھونے سے یہ اصلی ریشم کی طرح نرم اور
ہلکا معلوم نہین ہوتا۔ جرمن مین اسکے دو کارخانہ
تھے تیسرا ایک کارخانہ تیار ہو رہا ہے جو دس ہنڈرویٹ
ریشم مصنوعی روزانہ تیار کریگا۔ یہ ریشم کپڑا۔ اور
زردوزی۔ وگوٹہ کناری کے استعمال ہوتا ہے

سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کی رو سے لندن کی آبادی
۴۵۳۶۵۴۱ ہے اس مین بہت سے گرد و نواح کی
مقامات کی آبادی شامل نہین ہے اگر ان نزدیک
کی آبادیون کو بھی شامل کیا جاے تو ۶۰ لاکھ سے
بھی زیادہ آبادی بڑھجاے گی۔ اس شمار سے معلوم
ہوتا ہے کہ گذشتہ دس سال کے عرصہ مین ۳ فیصدی
کی ایزادی ہوئی۔

نئی مردم شماری کی رو سے ہندوستان کا
رقبہ ۱۷۸۶۲۵۴- مربع میل قصبون کی تعداد ۲۱۴۸
مواضعات کی تعداد ۷۲۹۸۰۳ مکانات ۵۵۸۴۱۳۱۵
مردون کی تعداد ۱۴۹۹۵۲۷۶۵ عورتون کی تعداد
۱۴۴۴۰۸۹۱۱ کل آبادی ۲۹۴۳۶۲۶۷۶ ہے

۲ مارچ کو مسٹر مارکونی موجد وائرلیس ٹیلیگرافی
نے ۱۵۵۱ میل کے فاصلہ پر سمندر مین اپنے ایجاد کردہ
طریقے سے پیام وصول کیا اس سے بڑھ کر اور کیا
کامیابی ہوسکتی ہے۔

جرمنی کے ڈاکٹرون نے اپنے تجربون سے معلوم کیا کہ ناسور متعدی ہے مگر موروثی نہین۔

شہنشاہ معظم مقام نالیس کو جاتے ہوئے دو روز پیرس مین ٹھیرینگے اور پریزیڈنٹ لوبٹ سے ملاقات کرینگے۔

حضور ویسرائے ۲۹ مارچ کو حیدرآباد مین لیوی دربار منعقد کرینگے اور آخر اپریل تک شملہ پہونچین گے۔ رنگون مین ایک خاص عجائب خانہ مقرر کیا جائیگا۔

لوکل

آریہ سماج کے گذشتہ ہفتہ وار جلسہ مین پنڈت تلسی رام جی علالت طبع کیوجہ سے نہین آسکے پنڈت نندلال جی نے وید بہاش کی کتھا کی۔ بابو شانتی نراین جی نے کرم کے مسئلہ پر دیا کھیان دیا اس کے بعد بابو جگن ناتھ صاحب ہیڈ ماسٹر ڈی اے وی سکول نے اسی مسئلہ پر تقریر کی استری سماج میرٹھ کا وارشک اُتسب شریمان ڈاکٹر رام چندر صاحب ورما کے مکان پر ۱۴ و ۱۵ مارچ کو بڑی دہوم دہام سے منایا گیا بابو کاشی پرشاد صاحب ڈپٹی کلکٹر کے مقدمہ رشوت ستانی مین جو کمیشن مقرر ہوا تھا اُس نے مجرم پر جرم کا کافی ثبوت پاکر سرکاری عہدہ سے موقوف کردیا ہولیون کے سوانگ نکلنے شروع ہوگئے ہین کچھہ دن خوب دہول اڑے گی میلہ نوچندی ۳ مارچ سے ۶ اپریل کو ختم ہوگا۔ میرٹھ سکولون کے نتائج امتحان مڈل عام طور سے برے رہے میونسپل بورڈ سکول کے ۲۴ طلبا مین سے ۵ پاس اور ۱۹ فیل ہوئے اے۔ بی سکول کے ۱۷ لڑکون مین سے ۵ پاس اور ۱۲ فیل

دیوناگری پاٹ شالا کے ۹ امیدوارون مین سے ۱ کامیاب اور ۸ فیل مشن ہائی سکول کے ۹ طالب علمون مین سے ۲ پاس اور ۷ فیل ہوئے۔ ڈی اے وی سکول میرٹھ کے نصف درجن طلبا شامل امتحان ہوئے تھے انمین سے پاس کوئی نہین ہوا مگر فیل شدہ طلباء کی تعداد صرف ۶ ہونے سے باقی تمام میرٹھ کے سکولون سے کم ہے۔

۱۴ مارچ کو جناب لفٹنٹ گورنر لاٹوش صاحب میرٹھ مین تشریف لائے اور ٹون ہال مین حضور کی آمد کا جلسہ کیا گیا آریہ سماج سود پانی کا وارشک اُتسب ۲۴ و ۲۵ مارچ کو ہوگا اپدیشک اور سنیاسی مہاتمان کو اپدیش کے لئے پدھارنا چاہیئے۔

آریہ ہند ہو میو پال فیملی ریلیف فنڈ کی تجویز کو جن خریداران نے پسند فرمایا ہے انکے نام نامی یہ ہیں۔ ترجمان بابو جوتی رام صاحب ٹیلیفون ماسٹر پٹیالہ - بابو متھرا داس صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر پورہ ای - آئی ریلوے - ترجمان بابو لکشمی چند صاحب خریدار نمبر ۱۸۱ - دیگر مہاشیوں کو بھی جلدی پیشگی چندہ ارسال فرما - فنڈ مذکور کا ممبر بننا چاہئے -

مفید اور مجرب طبی نسخے پند و نصایح اور علمی مذاق کے ناول آرٹیکل پڑھنے کا شوق ہے تو میرٹھ کا مشہور ماہواری رسالہ بھارت بھوشن منگایا کیجئے۔ قیمت پیشگی بھیجنے والے کو ایک طلسمی قلمدان جسکا لکڑی کا ایک بالشت بھر کا ڈھکنا کھولتے وقت اندر ہی اندر غائب ہو جاتا ہے دیا جائیگا۔ قیمت بلا محصول ۱۲/ معہ محصول عہ سالانہ ہے۔

المشتہر

ایڈیٹر بھارت بھوشن شہر میرٹھ

(ہرے لال داس)

جیبی گھڑی

REGISTD. RAILWAY WATCH.

نصف قیمت صہ روپیہ

پوری قیمت لعہ روپیہ

انعام - ایک گھڑی کا بکس - ایک چین - ایک کانی ایک شیشہ مفت ملیگا - کیا ایسا وقت پاکر بھی جیب میں گھڑی نہ ڈالوگے یہ گھڑی مشہور کارخانہ کی بنائی ہوئی ہے گھڑی گھمانے منہ کی سر پر چابی لگنے والی معہ سکنڈ کی سوئی کی ایکبار چابی دینے ۳۰ گھنٹہ متواتر چلنے والی پہلے لعہ روپیہ کو بکتی تھی اب ہم آدھی قیمت صہ میں دینگے اسکی قیمت کم کرنیکی وجہ یہ ہے کہ ہم بیوپاریوں سے خرید کر نہیں دیتے سیدھی دساور سے منگاتے ہیں جو صاحب موقع کو ہاتھ سے دینگے پچھتائینگے ۵ کے خریدار کو ایک گھڑی مفت دیجائیگی

انگریزی کی ٹیچر - یہ کتاب انگریزی سکھانے میں موافق بیل کے ہے اس ترکیب سے بنائی گئی ہے کہ بغیر استاد کے بابو بنانے میں بخوبی ہے کہ ایک علم جاننے والا اگر اردو انگریزی کی چھوٹی علم خود بخود سیکھ سکتا ہے ڈیڑھ تک قریب ۴ ہزار کے بک چکی ہیں اگر آپ انگریزی میں تمام گانون وغیرہ کچھ بھی سیکھنا چاہتے ہیں تو اسکو ضرور منگائیے اور مفت انگریزی سیکھ جاؤ قیمت صہ جلد .... عہ

المشتہر - ہر پرشاد شرما - بیرون کنواں میرٹھ

مژدہ مژدہ مژدہ

ہماری دکان سوداگری واقع بازار بزازہ شہر میرٹھ میں مفصلہ ذیل اشیا نہایت عمدہ اور سب سے ارزاں قیمت پر دستیاب ہو سکتی ہیں۔ ہم اپنے منہ سے اپنی دکان کی زیادہ تعریف کرکے آجکل کے جھوٹے اشتہار دینے والوں میں شامل ہونا نہیں چاہتے جو صاحب فرمایش بھیجکر مال منگائینگے انکو ہماری قول کی خود آزمایش ہو جائیگی مال سوداگری ہر قسم کا بکفایت ملیگا۔

قلمدان جسکا ڈھکنا ایک بالشت کا اندر ہی اندر غایب ہو جاتا ہے

اسٹیل بکس ساختہ شہر دہلی و الہ آباد نفیس بنا ہوا۔

قینچیاں جو میرٹھ سے دور دراز کے ممالک میں جاتی ہیں ولایتی قینچیوں سے بھی عمدہ ہیں۔

صابن میرٹھ کا جو تمام ہندوستان بھر میں مشہور ہے

موم بتی جو بہانسے عمدہ اور بکفایت اور کہیں نہیں ملسکتی۔

بٹن سوت کے جو اس شہر میں نہایت اچھے بنتے ہیں۔

گلوبند خالص اون کے اور ٹوپی جو تمام دساوروں میں یہیں سے جاتی ہیں۔ انکے علاوہ ہماری دکان میں سوداگری کا ولایتی اور دیسی ہر قسم کا مال فروخت کیلئے تیار رہتا ہے جو عام شائقین کو عمدہ اور بکفایت ہو اور تھوک کے خریدار دکانداروں کو بڑی ایمانداری کے ساتھ اچھا مال ارزاں قیمت پر مناسب کمیشن کاٹکر ارسال کیا جاتا ہے۔

المشتہر - بشمبر سہائے سوداگر شہر میرٹھ بازار بزازہ

جلد پنجم — رجسٹرڈ نمبر الف ۶۸ — نمبر (۱۳)

ओ३म्
विद्यांचा विद्यांच यस्तद्वेदो ॐ सह ॥ अविद्यया
मृत्युंतीर्त्वा विद्ययामृतमश्नुते ॥ २ ॥

جو منشیہ ودیا اور اودیا کے سروپ کو جانکر جڑ اور چیتن اور دونوں کو اُنکا سادہک نشچے کر کے شریر آدی جڑ اور چیتن آتما کو دھرم ارتھ کام اور موکش کی سدھی کیلئے ساتھ ساتھ پریوگ کرتے ہیں وہ لوگ دکھ سے چھوٹکر پرمارتھ کے سکھ کو پراپت ہوتے ہیں۔

[illegible]

آریہ بندھو

आर्य बन्धु

۳۱ مارچ ۱۹۲۰ع

قیمت سالانہ پیشگی بلا محصول ڈاک ۳ روپیہ معہ محصول ڈاک ۳ روپیہ

باہتمام پی۔ آر۔ ورما ایڈیٹر مینجر

فہرست مضامین

تعلیم یافتہ ہندو سوسائٹی

بھارت ورش کے جس فرقہ و خاندان یا جس دل و دماغ مین آجکل کی نئی تعلیم کا اثر پہونچتا ہے وہان سے ہندو دھرم تو اپنا بوریا بدھنا باندھ رفو چکر ہوتا ہے مگر ایک عجیب چکا چوند کی حالت چھوڑ جاتا ہے یہ حالت اس وقت تک برابر قایم رہتی ہے جبتک آریہ سماج کے پوتر دھام مین اگر ویدک ودیا روپی گنگا مین اشنان نہین کیا جاتا جو لوگ باوجود تعلیم یافتہ ہونے کے بھی تعصب کے باعث اس اسنان سے محروم رہتے ہین انکی عجیب کشمکش کی حالت ہوتی ہے برائے نام وہ ہندو کہلاتے ہین مگر نہ کبھی بدری نارائن کی دشوار گذار منزلین طے کرکے اپنے اشٹھ دیو کے درشن کرتے ہین اور نہ کسی وقت لکشمی کی پوجا مین مصروف نظر آتے ہین لوکل مندرون مین جاکر مورتیون کے اوپر پشپ جل چڑھانے اور سنکھ بجانے سے انکو عار ہے مگر انگلش زبان مین یوروپین عورتون کی فصیح تقریرین جو بعید از عقل وفہم پورانک مسایل کے منڈن پر ہوتی ہین سنکر وہ ایم - اے - بی - اے - بابو (جو بقول لارڈ کرزن صاحب وایسرائے ہند اپنے لیئے آپ وچار کرنے کی بہت کم طاقت رکھتے ہین) اس قدر خوش ہوتے ہین کہ جامہ مین پھولے نہین سماتے جب ایک معمولی چھوٹی سی بات کو کوئی ودیشی ذرا نمک مرچ لگا کر انکے سامنے بیان کرتا ہے وہ فوراً اسکی ہان مین ہان ملانے لگ جاتے ہین اور اسکی بیان کردہ چھوٹی سی چھوٹی بات کو فلاسفی کا کوئی بڑا دقیق مسئلہ سمجھنے لگتے ہین چنانچہ حال ہی کا ذکر ہے کہ مس للین ایڈگر ایم اے نے جو کہ ایک یوروپین لیڈی ہین میرٹھ کی تعلیم یافتہ ہندو سوسائٹی کے سامنے تھیوسافکل سوسائٹی کے چند مسایل پر کئی ایک ویاکھیان دئے جنمین سے آخری لیکچر مین جو "پوشیدہ دنیا"

کے مضمون پر تھا اس لیڈی صاحبہ نے بیان کیا کہ جس طرح ایک طالبعلم کو نہ صرف پرنسپل کا شکر گذار ہونا بلکہ کالج کے تمام پروفیسرون کا شکریہ ادا کرنا لازمی ہے اسی طرح ہمین نہ کیول پرماتما کی بھگتی بلکہ تمام دیوتاؤن کی پوجا کرنی چاہیئے۔

ناظرین ذرا اس تمثیل پر غور فرمایئے اور انصاف کیجیے کہ ہمین اور دیہاتی ان پڑھ لوگون کے اس لچر اعتراض مین کیا فرق ہے جو کہ وہ عموماً آریہ اپدیشکون کے سامنے پیش کیا کرتے ہین ہان ہمین شک نہین کہ انکے الفاظ اور ہوتے ہین وہ غالباً اس طرح کہا کرتے ہین کہ "کیون صاحب جبتک ہم درباریون سے نہ ملین تو راجا کے دربار مین رسوخ کیسے حاصل کرسکتے ہین" مگر مطلب انکا بھی وہی ہوتا ہے اب نہین معلوم کہ تعلیم یافتہ مگر بھولے بھالے ہندو بھائی کیون اصلی بات کو نہین پہچانتے انکے سامنے جب اس قسم کے لیکچر دئے جاتے ہین وہ

سمجھتے ہیں کہ سچا دہرم مارگ اپدیش کیا جا رہا ہے مگر کاش
کہ انکی آنکھیں کھلیں اور وہ دیکھیں کہ یہ دہرم کا سچا
مارگ نہیں کنتو ناستک پن کا بڑا خوفناک رستہ ہے اس رستہ
میں تھوڑی دور آگے چلکر وہ عمیق گڑھا ہے جسمیں پرانے زمانے
کی ہزاروں ایسی قومیں غرقاب ہو چکی ہیں جنکو اپنی حکمت
اور فلسفی کا دعوے تھا۔

آریہ سنتان تو اپنے حسب نسب کو پہچان اور دیکھ کہ
تواریخ تیرے بزرگ رشیوں کی نسبت کیا شہادت دے رہی
ہے جو کہ نہ صرف [illegible] تک تھے بلکہ ساری دنیا میں [illegible]
کے پھیلانے والے کہلاتے تھے ان کی بھگتی ان کا دہرم
مہاداں کی پوترتا آج تک ساری دنیا میں ضرب المثل
ہیں۔ کیا رشی سنتان کے لخت جگرو تمہیں اب اتنی بھی تمیز
نہیں رہی کہ تم دوسرے کی کہی ہوئی بات کو ہر ایک پہلو
سے سوچ سکو۔ جو اپدیشک تمہارے سامنے ایک بات کہکر
دوسرے کے سامنے اسی کی تردید کرتا ہے کیا تم اسقدر
بھولے بن گئے کہ اسکی چال کو بھی نہیں پہچان سکتے۔ کیا
تمہاری آتما بھی اسقدر کمزور ہو گئی کہ یورپ کے روحانی
ڈاکٹر ہی اگر انکا بھی علاج کرینگے۔ کیا تم اب کثیر الازدواجی
کو بھی اچھا کہنے لگو گے کیونکہ مسز اینی بسنٹ صاحبہ نے
مسلمانوں کے سامنے لاہور میں اس مسئلہ کی بھی تعریف
کی تھی۔ اوم شم۔

نوٹ اور رائیں

ہولی کا تیوہار پیارے پاٹھکو ہولی ہماری آپکی جا[illegible]
کے ساتھ کسی نہ کسی جگہ مٹ بھیڑ ضرور ہوئی ہوگی اور

اگر آپ کسی بہاری پوپ گڑھ میں اس سے ملے ہونگے
تو بڑا وچتر روپ دھارن کئے ہوئے پایا اسکو دیکھا
ہوگا۔ شاید کالا منہ کئے ہوئے پرانی جوتیوں کا ہار
گلے میں اور گدہے پر سوار اسکا سوانگ ایسا درشٹی
گوچر ہوا ہو مگر اس سے یہ مت خیال کرنا کہ ہولی ٹھیک
اسی سروپ میں پیدا ہوئی تھی۔ نہیں ناظرین کسی
زمانہ میں اسکی بڑی عزت کیجاتی تھی اور لوگ اس کی
آمد بڑی ہی مبارک سمجھتے تھے۔ ہائے کل یگ کے لوگوں
نے اس کے روپ کو کیسا بگاڑا ہے۔ اس مبارک تیوہار
پر کسانوں کو اپنی سال بھر کی محنتوں کا اجر ملنے کی
امید ہوتی تھی راجا لوگ اپنے خزانوں کے معمور ہو جانے
کی توقع میں آنند ہوتے تھے۔ رشی لوگ راجا اور پرجا
سے بڑے بڑے یگیہ کرا کر سارے دیش کو سگندھت
کرتے تھے اور ستکار پاتے تھے اس عالمگیر خوشی میں
گدا سے شاہ تک تمام لوگ شامل ہو کر ہری کے یش
گاتے تھے اور سرود یالک پرماتما کا دھنیاد بجا لاتے
تھے رنگ پاشی بھی ایک گونہ خوشی اور رنگینی طبیعت
کا اظہار ہے مگر راکھ دھول اڑانے اور مخرب اخلاق
مجالس کرنے میں نیک آدمیوں کو کبھی فرحت حاصل
نہیں ہو سکتی۔

پیارے ہندو دوستو پراچین رشی تو اب تمکو سبق
دینے نہیں آئینگے۔ آریہ سماج کی ہستی کو غنیمت سمجھو اور
اس سے اپنے تیوہار منانا سیکھو دیکھو جس روز
تم راکھ دھول اڑا کر ہولی کی مریادا کو بھرشٹ کر رہے
تھے اسی دن تمہارے شہر قصبے یا گاؤں کی آریہ سماج نے

اگر وہاں ہوگی تو امید ہے کہ ضرور نہوں نے کچھ کیا ہوگا
اور پرماتما کے گن بنا دیئے گئے ہونگے۔

ہم بدھوا دکھیاری سنو کوڈیڑ ہماری

جلت رہی جیوت چِتا پہ سنگ | سنو ہم بھارت ناری
بال ودھوا پتی مرن دیت اتی | سمجھ سمجھ دکھ بھاری
ہائے برہا گن جاری | ہم بدھوا دکھیاری۔ سنو کوڈ
کہاں ہم پی سے کوڈ بچھو نہیں | جوگی جتی برت دھاری
ہم ادلا تب کیونکر ابھرین | بالک نپٹ اناری

ترپ مرتی بن ماری سنو کوڈیڑ ہماری

توکس لاج کل کی سب تیاگی | جاتی ریت بساری
گربھ پات ششو بدھ کو پاتک | کرت کرم ہتیاری

بڑھا دین کرنی تمہاری سنو کوڈیڑہ ہماری

کہاں ہیں ورن سنگ جہاں تہاں ان | دکھیں نہ چور نہ جواری
دو دو کل تیاگ ہی بیچارن | ہوت دہرم کی خواری

ہنسے جگ دے دے تاری سنو کوڈیڑ ہماری

(د) سومین پانچ بجیت ادھرم کی | ہے کل نام بھچاری
دیہہ گلائے اتم ہیتا کری | ہم پور جائے سدہاری

نہیں دین سراپ اور گاری سنو کوڈیڑہ ہماری

آپ تو بیاہ کرو دس چاہو | ناہو پہ ہو بیچاری
کروانیا وبال بدھوا پر | اپنو ہی ارتھ نہاری

واہ کیا نیتی پرچاری سنو کوڈیڑہ ہماری

ہائے شوہر بھی دو بدھوا دکھ | بنت نہ کوئی پکاری
پنڈت لیک سیکھ نہیں مانت | دکھ کٹ ہک دیش اچاری
کہیں ہم سب پکاری | ہم بدھوا دکھیاری۔ سنو۔

کھیلیں آریہ سبھی مل ہوری
وید دہرم سب ریت چلائیں اگنی ہوتر کرو ری
ودیا ہیری پچکاری ہر دے سب بھورہی
دہرم کا چرچا ہوری
ویدک روپک نام دہرایا ارتھ سے ناچ نچو ری
سوانگ سماج استھاپن کینا میلا دہرم رچو ری
ہری کا نام بھجو ری
سنگی سبھی پکار دیانند بھارت درشن جگو ری
ست مارگ کو سوچن لاگے پریم کا بھاؤ بڑھو ری
جاسے ایشن رچھو ری
بال اوستھا سے پڑھ ودیا پھر سنیاس بھو ری
دیش دیش میں بھرمن کرکے دیش سدھار کیو ری
است سے پنڈ کٹو ری
پریم ایشٹ میں پری ہولت ہو جیون اور بہو ری
ست اپدیش عبیر اڑایا ست کا رنگ رنگو ری
سو بھارت میں مچو ری
سجن جن انند بھئے سب ہو رکھ من میں جبر دو ری
بھنگ جڑی اور مد اتجلے پریم کا پیالہ پیو ری
دو دشمن جیت سکو ری
دیانند کا سو نگند بہت رنگ چاکھا ہو یہ کرو ری
کملگی درشٹی گیان اچانک ست جہت چیو ری
است سے ہیا توڑو ری
کہا سیرام تم بھی اپنا من واہی رنگ میں رنگو ری
جو دار نگ میں بھنگ گیری واہی پر رنگ چڑھو ری
راگ و دھیش تجو ری

آتم پرشاد

ओ३म्

सहोवाच पितरं तत कस्मै मां दास्यसीति । द्वितीयं तृतीयं ँ होवाच मृत्यवेत्वा ददामीति ॥

پدارتھ - نچکیتا پھر اپنے پتا واجسروا سے بولا کہ ہے تات مجھے کس رتوج کو دوگے ارتھات دھن دولت گؤادی تو [illegible] دیدیا کیول ایک مین شیش رہا ہوں مجھے کس کو دوگے - پتا نے کچھ اُتر نہ دیا تب نچکیتا نے دوتین بار کہا مجھے کس کو دوگے - مجھے کس کو دوگے اس دو تین بار پوچھنے سے پتا کو کرودھ آگیا اور کہا کہ تجھے مرتیو ارتھات موت کو دونگا

تشریح - ناظرین ہم پہلے بھی لکھ چکے ہین اس کٹھ اپنشد کا قصہ بطور استعارہ کے بیان کیا گیا ہے یہ کوئی اصلی واقعہ نہین ہے صرف برہم ودیا کی سکشا کے لئے ایک بنایا ہوا قصہ ہے اس بات کو ضرور خیال مین رکھنا چاہئے -

اوپر کے منتر کا خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ نچکیتا نے بھری سبھا مین اپنے پتا واجسروس رشی سے کہا کہ ہے پتا آپ نے دھن دولت گؤ بھینس وغیرہ تو سب کچھ دان کر دیا اب صرف ایک مین رہگیا ہون سو مجھے کس کو دوگے ایک دفعہ کے دریافت کرنے کا تو پتا نے کچھ خیال نہین کیا یہ سمجھا کہ اگیانی اور مورکھ لڑکا ہے یونہین بکتا ہے یہ سمجھ کر کچھ جواب نہین دیا بلکہ خاموش رہا لیکن نچکیتا نے پھر بہ اصرار کئی بار کہا کہ مجھے کس کو دوگے مجھے کس کو دوگے - تب تو اُس کے پتا رشی کو کرودھ (غصہ) آیا اور کہا کہ ہے دشٹ تجکو موت کے حوالے کرونگا رشی نے سمجھا کہ یہ لڑکا اگیانی نہین بلکہ ابھمانی (مغرور) ہے اسی لئے بار بار ضد کرکے پوچھتا ہے اور پاس ادب نہین کرتا چونکہ نچکیتا نے بھری سبھا مین کئی دفعہ اصرار کرکے اپنے پتا سے سختی کے ساتھ پوچھا اس لئے رشی نے گستاخ سمجھکر یہ شاپ (بددعا) دی کہ تجھے موت کو دونگا یعنی تجھے موت کے حوالہ کرونگا یا ٹھاک گُن پورانک لوگ تو اس قصے کو سچ ہی مانتے ہین کیونکہ وہ لوگ موت کو ایک علیحدہ اور مجسم دیوتا قرار دیتے ہین جسکا نام یم راج ہے اُن کے سدھانت مین نچکیتا کے پتا نے نچکیتا کو یم راج کے حوالے کردیا پنڈت بھیم سین اپنے بھاشیہ مین لکھتے ہین کہ یم راج ایک رشی کا نام تھا نچکیتا کے پتا نے اُس رشی کے سپرد کردیا لیکن یہ صرف خیالی پلاؤ ہین خیر منتر مین تو صاف مرتیو (मृत्यु) موت شبد پڑا ہوا ہے یعنی اُس کے پتا نے کہا کہ تجھے موت کو دونگا انہین خیالات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ قصہ فرضی ہے کیونکہ اگلے منتروں سے معلوم ہوتا ہے کہ نچکیتا نے موت سے باتین کین سوال کئے موت کے گھر پر گیا اور موت نے اوس کو برہم ودیا کا اپدیش کیا وغیرہ وغیرہ یہ سب باتین ناممکن سی معلوم ہوتی ہین کیونکہ موت کوئی مجسم چیز نہین نکوئی علیحدہ موت کا دیوتا ہے

شریر سے آتما کے الگ ہوجانے کو موت کہتے ہین اور یہ سرشٹی کرم (قانون قدرت) کے قواعد کے موافق عمل مین آتا ہے کٹھا اوپنشد سے اتنی بات ضرور ظاہر ہوتی ہے کہ جس زمانہ مین یہ اپنشد طیار کیا گیا ہے اوس وقت بھی موت کو مجسم اور اسکا کوئی دیوتا مانا جاتا تھا کیونکہ اگلے منترون سے صاف ظاہر ہوتا ہے (جیسا کہ ناظرین آگے چلکر ملاحظہ فرمائین گے) کہ نچکیتا مرتیو کے پاس خود ہی چلا گیا موت گھر پر نہین تھی اوس کی استری اور بال بچے گھر پر تھے اگلے روز موت آئی اور نچکیتا سے بات چیت کی ان خیالات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اوسوقت موت کو مجسم خیال کرتے تھے ہمارا مطلب یہ ہے کہ یہ اپنشد حقیقت مین استعارہ کے طور پر برہم ودیا کے مرحلے طے کرنے کے لئے لکھا گیا

سیکشا ئین

दुर्जनः परिहर्तव्यो विद्याभूषितोऽपिसन्। मणि
नालंकृतः सर्पः किमसौन भयङ्करः ॥१०॥

ارتھ درجن پرش تیاگ ہی کرنے یوگ ہے چاہے وودوان بھی جیسے منی (ماگ) کرکے بھوشت سرپ کیا بھینکر نہین ہوتا۔

نوٹ درجن یعنی خراب آدمی کی صحبت سے ہمیشہ پرہیز رکھنا چاہئے وہ پڑھا لکھا بھی ہو جس طرح منی والا سانپ بھی زہردار ہوتا ہے اوس کے کاٹنے سے بھی آدمی مرجاتا ہے اسی طرح عالم آدمی مین اگر خراب عادتین ہون تو اوسکی صحبت سے بھی نقصان ہی ہوتا ہے درجن اوس کو کہتے ہین جس کی عادتین خراب ہون جھوٹھ بولتا ہو مکر دغا کرتا ہو اور (منی) من اوس کو کہتے ہین جو بہت پرانے اور بڑے سانپ کے پھن مین ایک چمکدار جواہر ہوتا ہے اوسکو اندھیری کوٹھری مین رکھنے سے چراغ کی طرح اوجالا ہو جاتا ہے مطلب اس شلوک کا یہ ہے کہ خراب آدمیون کی صحبت سے بچتے رہنا چاہئے

लोभश्चेद्गुणे[illegible] किं पिसुनतायद्यस्ति किं पातकैः॥सत्यंचेतपसाम्भुचिमनोयद्यस्तितीर्थेन किं।।सौजन्यंयदिकिंगुणैः स्वमहिमायद्यस्तिकिंमंडनैः सद्विद्यायदि किंजनैरपयशोयद्यस्तिकिं मृत्युना।।

ارتھ جس کے من مین لوبھ ہے اوس کو اور اوگن کیا چاہئے جو کٹھل ہے اسے اور پاتک کی کیا اوشکتا ہے ست وادی کو اور تپ سے کیا پر یوجن ہے جسکا من شدھ ہے اوس کو تیرتھ کرنے سے کیا لابھ ہوگا جو سجن ہے انہین متر اور کٹمب کی کیا کمی ہے جن پرشون کا سنسار مین یش ہو رہا ہے اونکو اور بھوشن کیا شوبھا دیگا جس کے پاس سد ودیا ہے اوس کو اور دھن کی کیا اوشکتا ہے جس کا سروتر اپ یش ہو اوس کو مرنے سے ادھک کیا ہوگا۔

نوٹ سچ تو یہ ہے کہ اگر انسان مذکورہ بالا اشلوک کی نصیحتون پر عمل کرے اور چھوڑنے کے لایق باتون

کو ترک کر دے تو بیشک دنیا کے لئے اُس کی زندگی
قابل قدر شمار کیجاوے واقعی ایسا آدمی قابل عزت
و تعظیم کے ہے۔ اس اشلوک میں یہ ظاہر کیا ہے
کہ جس آدمی میں لالچ کی عادت ہے اُس کو دیگر بری
عادتوں کی کیا ضرورت ہے۔ جو آدمی چغلخور اور بد
نیت ہے اوسکو اور گناہ کرنے سے کیا مطلب ہے۔ جو
راستباز ہے اُسکے لئے دوسری ریاضت کی کچھ ضرورت
نہیں جس کا دل صاف ہے اوس کو تیرتھوں میں
جانے سے کچھ فائدہ نہیں۔ جو انسان نیک خصلت ہو
اوسکو دوست اور رشتہ داروں کی کیا ضرورت ہے
اوسکی ساری دنیا دوست اور رشتہ دار ہے۔ دنیا
میں جس شخص کی نیک نامی ہو رہی ہو اوسکو طلائی
جواہرات وغیرہ سے جڑے ہوئے زیور پہرنے سے
کیا فائدہ ہوگا اُس کے پاس تو ایک نیک نامی کا
زیور ہی ایسا بھاری ہے کہ ان سب کو مات کر رہا ہے
جس کے پاس علم ہے اوسکو دوسرے کی کیا ضرورت
ہے جسکے پاس تو علم ہی ایک ایسا دھن ہے کہ جس
کی برابر کوئی دوسرا نہیں کر سکتا علم کے ذریعہ سے ہی
دوسرے دھن پیدا ہوتے ہیں جس بدقسمت کی
بدنامی چاروں طرف ہو رہی ہے اوس کو موت سے
کیا فائدہ یعنے وہ تو جیتا ہی مرنے کے برابر ہے بدنامی
سے بڑھکر موت میں تکلیف نہیں۔

آریہ بندھو میوچوال فیملی ریلیف فنڈ

سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ بندھو مطبوعہ ۱۵ مارچ ۱۹۰۲ء

(۸) اخراجات خط و کتابت رجسٹر وغیرہ جو اس فنڈ
سے متعلق ہوں گے وہ فنڈ مذکور کی رقم میں
سے لئے جائیں گے۔

(۹) منیجر فنڈ کا فرض ہوگا کہ ان اخراجات کو سال
کے خاتمہ پر آریہ بندھو میں شایع کرے۔

(۱۰) متوفی ممبران کے ورثا میں بعد منہائی اخراجات
مذکورۂ بالا تمام جمع شدہ روپیہ فنڈ مذکور بحصہ
برابر تقسیم ہوگا۔

(۱۱) جس سال کوئی موت نہوگی ممبران فنڈ کو
اُس سال بھی عہ روپیہ فنڈ میں دینا پڑیگا
اور وہ روپیہ سال آیندہ کی رقم میں شامل
ہوکر تقسیم ہوگا۔

(۱۲) معزز ممبران فنڈ مذکور میں سے ۵ - ایسے
اصحاب پر مشتمل جو خوشی اس کے کام میں
حصہ لینا چاہیں ایک کمیٹی بنائی جائیگی جسکا
نام آریہ بندھو میوچوال فیملی ریلیف فنڈ کی
انتظامیہ کمیٹی ہوگا۔

(۱۳) اس کمیٹی کے لئے بلا کسی خاص امر ضروری
کے لازمی نہوگا کہ ایک جگہ ملکر اجلاس کرے

(۱۴) ہر ایک معاملہ متعلق فنڈ مذکور کی تحریک پہلے
آریہ بندھو اخبار میں شایع ہوگی بعدہ کم
از کم ۵ ممبران فنڈ کے پسند خاطر ہونے
پر کمیٹی مذکور بذریعہ تحریری رایوں کے جو
آریہ بندھو اخبار میں شایع ہوا کرینگی اس کو
منظور کرے گی۔

(۱۵) منجملہ دہ ممبران کمیٹی ہذا کے ۲ ممبرون کا ساکن میرٹھ ہونا لازمی ہوگا جو کہ منیجر فنڈ کے حساب متعلق فنڈ مذکور کی جانچ پرتال کیا کرینگے۔

(۱۶) منیجر فنڈ کو ایک اقرار نامہ لکھنا پڑیگا کہ اسکے بعد یا اسکے علیحدہ ہونے پر فنڈ مذکور کا روپیہ کمیٹی ہذا کی سپردگی مین رہ کر ممبران مین تقسیم ہوگا۔

مہاشو ہمنے یہ آریہ ہند ہو موچوال فیملی ریلیف فنڈ کے قواعد بطور تحریک بنا کر پیش کئے ہین۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ جن خریدار مہاشون کو ان مین تبدیلی کی ضرورت معلوم ہو یا وہ جو کوئی نیا قاعدہ انہین شامل کرانا چاہین وہ ہی بطور تحریک آریہ ہند ہو مین شایع کرا دین نیز یہ ضرورت ہے۔ کہ جس انتظامیہ کمیٹی کا ذکر ہمنے قواعد متذکرۂ بالا مین کیا ہے اسکی بناوٹ اور استقامت کے لئے خاص قواعد بنائے جاوین۔ ہم بھی آیندہ پرچہ مین ان قواعد پر اپنی رائے ظاہر کرینگے۔ خاصکر ہم شریمان بابو شنکر لال صاحب ڈرائنگ ماسٹر رورکی کی سیوا مین نویدن کرتے ہین کہ وہ ضرور ان قواعد کے بنانے مین مدد دین۔ کیونکہ تحفظ روپیہ اور استقامت فنڈ وغیرہ کا وہ ذمہ دار جنکی نسبت انہون نے اپنے ایکبار اسلئے مین جیسے درخواست فرمایا ہے انہی قواعد پر ہے۔

معذرت ناظرین معاف فرما دین جسقدر ایک کمزور انسان کی بساط مین ہوتا ہے ہم ہرچند کوشش کرتے ہین کہ رسالہ آریہ ہند ہو ہمیشہ ٹھیک وقت پر نکلا کرے۔ چنانچہ اس مطلب براری کیلئے ہمنے مطبع بھی اپنا جاری کر دیا ہے جو خوب کامیابی کے ساتھہ چل رہا ہے۔ مگر ہم انسان ہین اور انسان کا کام صرف کوشش کرنا ہے۔ کوشش کو سپھل کرنیوالے کیول پرماتما ہین۔ اسدفعہ ہمارا وچار تھا کہ اخبار ٹھیک وقت پر نکالا جائیگا مگر ہمارے رسالہ کے کاتب ایک ہفتہ سے زیادہ عرصہ تک بیمار رہے اور انکی جگہہ کام کرنیوالا کوئی اچھا خوش نویس کاتب ہمین سردست نہین ملسکا اس لئے رسالہ کے نکلنے مین دیر ہو گئی ہے پاٹھک مہاشے کشما کرین کیونکہ ہمارا اختیاری امر نہین تھا آیندہ کے لئے ہم یہ بھی کوشش کر رہے ہین کہ ایسی دقتون کے وقت بھی فوراً دوسرا انتظام کر لیا جایا کرے۔

عنایت فرمائے بندہ ایڈیٹر صاحب نمستے۔ کرپا کر کے مضمون ذیل کو درج رسالہ فرما کر ممنون فرمائیے۔

رائے پریاگداس صاحب اسسٹنٹ انجنیری بتقریب شادی فرزند خود و بابو بھیمن پرشاد صاحب بی۔ اے۔ وکیل صدر بازار میرٹھ کی شادی ہمشیرہ خود مین دس دس روپیہ آریہ کنیا پاٹھشالہ صدر بازار میرٹھ کو دان دیئے جس کے واسطے انکا دھنیہ باد دیا جاتا ہے پرارتھنا ہے کہ پرماتما چھوٹے کو چرنجیو رکھے۔

راقم۔ کیدارناتھ ہیڈ کلرک دفتر کمانڈنگ رائیل انجنیر ملٹری ورکس میرٹھ پریذیڈنٹ آریہ کنیا پاٹھشالہ صدر بازار میرٹھ

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگارون کی رائے کا ذمہ دار نہین ہے

پوتری سکشا مین ایک بڑی سخت ضرورت

اس مین تو بالکل شک نہین کہ علم کا ہونا نوع انسان کیواسطے بہت ہی ضروری ہے مگر بالخصوص استریون کیواسطے نہایت ہی ضروری ہے بخلاف اُس کے آجکل عملدرآمد یہ ہے کہ عورات کو فیصدی پانچ یا زایہ از زاید دس عورات کو تعلیم دیجاتی ہے اور اسی وجہ سے ہمارا ملک تہذیب اور آسایش سے قطعی محروم ہوگیا ہے خیر پرمیشر کا شکر ہے کہ اس زمانہ مین اکثر تعلیم یافتہ حصہ کی توجہ تعلیم نسوان کیجانب متوجہ ہوگئی ہے اور نہ محض متوجہ ہوگئی ہے بلکہ اکثر مقامات پر پوتری پاٹھ شالا جاری ہوگئی ہین مگر ایک بہت بڑی ضرورت گرہست آشرم مین واقع ہو رہی ہے کہ جس کو خصوصیت سے مین خود محسوس کر رہا ہون وہ یہ ہے کہ عورات کو علم طب اور حساب کی بڑی ضرورت ہے جس مین سے حساب کی تو کتب بھی سرکاری کورس کی اور نیز دیگر کورسون کی کتابین موجود ہین اور تعلیم بھی شروع ہوگئی ہے مگر طب کی کتابین کہ جو لڑکیون کو چھوٹی کلاسون مین تعلیم کے قابل ہون موجود نہین اور نہ ابھی تک ایسی تعلیم کا کہین انتظام ہوا ہے اس لئے میری یہ رائے ہے کہ جو صاحب ہندوستان مین ویدک کو پورا یا تھوڑا سا بھی جانتے ہون وہ اپنا فرض سمجھکر ویدک کے چھوٹے چھوٹے رسالہ نمبر وار تیار کردین کہ جو نہایت آسان ہون اور جس سے لڑکیون کو تعلیم پانے مین کچھ دلچسپی بھی ہووے اور اگر ایسے رسالہ ناگری زبان کے جو اب تک موجود ہون اور ناظرین اخبار ہذا کو معلوم ہون وہ صاحب ایسے رسالون کے پتہ سے اڈیٹر صاحب کو مطلع فرما دین تا کہ ایسے رسالون کا نام اور پورا پتہ کہ جس کے ذریعہ سے ایسے رسالے منگوا جاسکین مع ضخامت و قیمت کے اڈیٹر صاحب اخبار مین مشتہر فرما دیوین تا کہ دیگر ناظرین کو لڑکیون کی تعلیم مین آسانی ہووے اور جو رسالہ آیندہ بنین اُن مین ایسا سلسلہ ہو کہ قیام حمل سے لیکر اخیر عمر تک جملہ قسم کی حفظ صحت و علاج امراض مع طریقہ تشخیص وغیرہ کے درج ہون جس سے وقت وطریقہ گربہادہان و حفاظت حاملہ بایام حمل و بہتری طریقہ متعلقہ ہدایات وقت پیدایش و پرورش بچّون کے اور جوان و ضعیف مرد اور عورات کے جملہ عام وخاص امراض کی کیفیت و تشخیص اور آسان آسان نسخجات ضرور ہون ایسے رسالہ ویدک کے بڑے بڑے گرنتھون سے انتخاب کئے جاوین تو بہت اچھا ہے ورنہ یونانی یا ڈاکٹری کتب سے ہی انتخاب کئے جاوین تا کہ سردست ایک ضرورت رفع ہووے

اگر ایسا ہو جاوے تو پھر گرہستیون کو ذرا ذرا باتون
مین ہر وقت ڈاکٹرون حکیمون ویدون کے گھر دوڑنا
نہ پڑے اور اس ویدک کے کام کو عورات خود ہی
باحسن الوجوہ انجام دے لیا کرین اور اُسوقت
گرہست آشرم سکھہ دہام بنجاوین کیونکہ عورات
حفظ ماتقدم کے طور پر اول سے ہی امراض کو گھر مین
گھسنے نہ دیوینگی جس سے اُن کے خاوند اور بچے اور
وہ خود ہمیشہ تازہ توانا اور تندرست بنے رہین گے
اس سے آپ خیال کر سکتے ہین کہ پھر عورت و مرد
گھر و باہر کے کامون کو کیسی عمدگی سے انجام دیسکین گے
اور کیسے عمدہ اور مضبوط اولاد پیدا کر سکین گے اور
وہ اولاد کتنی عمدہ طرح سے پرورش پاویگی بہ نسبت
اسوقت کے اُسوقت تعداد اموات بھی بہت کم
ہو جاویگی گو کہ ہماری مہربان گورنمنٹ انگریزی ایسی
ایسی تدابیر کر رہی ہے کہ عورات کی اسپتال قایم
کرتی ہے وہان دایہ ہم پہونچاتی ہے عورات ڈاکٹری
کا کام کرنیوالی رکہتی ہے مگر ہمکو صرف اپنی گورنمنٹ پر
ہی کل بوجھہ ڈالدینا مناسب نہین ہے خود بھی تو ہاتھ
پانون ہلاوین اور وہ سکے واسطے صرف اپنے واسطے
کسی غیر پر کچھہ احسان نہین ہے جب ہم خود اپنے بھلے
کی کوشش نہین کر سکتے تو دوسرون کو کیا خاک فائدہ
پہونچا سکتے ہین کیونکہ (اول خویش بعدہٗ درویش)
یہی وجہ ہے کہ ہمکو ذاتی امور مین دلچسپی نہین کیونکہ
ہم خود اپنی ضروریات سے ہی خالی نہین ہین اگر
ہم پہلے اپنی ضروریات کو پورا کر لیوین تب ضرور ہمکو
دوسرون کی نفع رسانی کا خیال آوے اور ایسا وقت
مل سکے کہ جب ہم دوسرون کو نفع پہونچاوینگے وہ بھی
ایسا ہی کرینگے کہ جس سے ہم بیشتر نفع یاب ہوتے
رہین گے۔ لہذا دوسرونکا نفع عین ہمارا نفع ہوگا
پس جو صاحب اس معاملہ مین قلم اوٹھاوینگے وہ دین
و دنیا مین بہت نیکنامی اور ثواب کے مستحق ہونگے
اور ہمیشہ کو اُس کا نام قایم رہیگا وہ صاحب صرف
کتابین بنا کر اڈیٹر صاحب کو دیدین یہ اڈیٹر صاحب
کا کام ہوگا کہ ایسے رسالون کو طبع کر دیوین اور
عوام اُنسے قیمت واجبی پر خرید سکے مگر وہ رسالہ چہوٹے
چہوٹے نمبروار ہوون اور عبارت بہت سہل اور دلپذیر
ہووے۔ لو جناب اب رخصت چاہتا ہون پہر کسیوقت
حاضر ہونگا اور تسلیم عرض لیکن میری اس بکواد کو ذرا
دہیان رکہنا اور مجکو اور میری بکواد کو بہول نہ جانا

راقم

بنی نوع انسان کا خیر خواہ بھگوانداس وکیل
مظفر نگر۔

کیا صرف مستورات ہی خانہ بربادی اور ویرانی کا باعث ہوتی ہین۔ ہان لیکن مرد بھی

(دیکھو سلسلہ کیلئے آریہ بندھو ۱۵ مارچ کا صفحہ ۷۱)

قصہ طویل ہے مگر مختصر یہ ہے کہ چھوٹا بھائی جسکے پاس

ایک پیسہ نہین اپنی پیاری سرلا کو لیکر گھر سے روتا روتا
نکلتا ہے ایک اور دوست جو ان کے باپ کے نام
سے واقف تھا وہ انکو ٹھکانا دیتا ہے اس کے اپنے
باپ کے وقت کی دایہ چپکے چپکے سرلا کے پاس آتی
ہے رو رو کر جدائی کا غم ظاہر کرتی ہے اور اپنی کمائی
مین سے بچے ہوئے تین روپیہ دیتی ہے سرلا روتی
ہوئی کہتی ہے اے دایہ آج یہ دن ہے کہ تیرے
دل مین خدا نے ہماری طرف رحم کرنے کا خیال ڈالا مگر
جنپر ہمین امید تھی اُن کا یہ حال ہے!! سرلا کا خاوند
اس تنگ حالت مین اپنی پیاری سرلا سے رخصت
ہوتا ہے کہ اب مین کہین کمانے جاتا ہون رو رو کر
گلے ملتے ہین۔ اور سرلا کا خاوند اس آبائی قصبہ کو چھوڑ کر
کمانے کی نیت سے پیدل کلکتہ کی طرف کوچ کرتا
ہے۔ سرلا چکی پیس کر اور گھر والون کی خدمت کر کے
گذارہ کرتی اور بچے کو پالتی ہے بڑے بھائی کی جورو
نے اپنی مان کو اور اپنے بڑے بھائی کو دوسرے موضع
سے منگا کر گھر مین داخل کر لیا ہے اب اوسکی جورو کا
مزاج آسمان پر ہے اگر اسکا خاوند کسی بات پر کبھی راضی
ہوتا ہے تو اسکی ساس اور سالا دونو جورو کا پارٹ
لیتے ہین اور اُسکی ایک نہین چلنے دیتے اس کی
جورو کا بھائی اچھے اچھے کپڑے پہنتا ہے عیاشی کرتا
ہے روپیہ لُٹاتا ہے۔ ایک دفعہ پولیس مین گرفتار ہو جاتا
ہے جورو اپنے خاوند کو دھمکاتی ہے کہ چھڑا کر لاؤ۔
وہان دو سو روپیہ خاوند کو رشوت کے دینے پڑتے

ہین اور وہ چھوٹ کر آتا ہے پھر اُسکے وہی لچھن ہین
اسکو اپنی بہن کی شہ ہے اور بہن نے خاوند کو قابو
مین کر رکھا ہے مال اسباب اپنے ہاتھ کر لیا ہے
اس حالت کو دیکھکر کبھی کبھی بڑے میان ہاتھ بھی
ملتے ہین اور سر پیٹتے ہین کہ بھائی بھاوج کو گھر سے
نکالا ان کے بدلے ساس سالے نے آکر گھر پر قبضہ
کر لیا ہے خرچ دس گنا بھی دو کھا جاتے ہین مین
بھی کسی کام کا نہین رہا۔ گھر مین عزت کھو بیٹھا۔ اگر
اس وقت میرا چھوٹا بھائی ہوتا تو یہ حالت کیسے ہونے
پاتی۔ مگر ہائے اب چھوٹے بھائی کا بھی پتہ نہین ہے
نہ معلوم کہ وہ غریب کہان ہوگا۔ سرلا اکیلی وقت
کاٹ رہی ہے اور اپنے خاوند کی باٹ دیکھ رہی ہے
مدت سے اُن کا کوئی خط پیغام نہین آیا اسکی وجہ
یہ نہین تھی کہ اسکے خاوند نے کوئی خط اسکو نہین
بھیجا۔ بلکہ یہ بات تھی کہ بڑے میان کا سالا اکثر سرلا
کے مکان کے آس پاس پھرا کرتا ہے۔ اسکے نام
کا کوئی خط آتا تو سرلا کی طرف سے یہ ڈاک والے سے
لے لیتا اور ڈاک والے کو یقین دلا رکھا تھا کہ وہی
سرلا کا مختار ہے سرلا لکھنا پڑھنا نہین جانتی۔ اسلئے
وہی اسکی طرف سے دستخط کرنے والا بن بیٹھا۔ سرلا
کا خاوند اسکو برابر دس دس بیس بیس روپیہ کمائی
سے بچا کر بھیجتا تھا اور بچے کو پیار اور محبت کے خط لکھتا
تھا لیکن سرلا بیچاری کو نہ روپیہ پہونچا نہ کوئی
خط پہونچا۔ سب روپیہ بڑے میان کا سالا لیکر ہضم

کرجاتا تھا۔ ادہر سے سرلا کا خاوند گھر سے کوئی خط نہ آنے کیوجہ سے نہایت بیتاب ہوا۔ سرلا کو کیا ہوا۔ روپیہ کی رسید کیون نہین آتی۔ بچہ کی کیا خبر ہو۔ حالت کیسی ہے دل مین خوش تو تھا کہ سرلا روپیہ پہنچنے سے بہت خوشی کے ساتھہ زندگی بسر کرتی ہوگی۔ اور میرے بڑے بہائی کی بیوفائی کی تکلیف کو بھول گئی ہوگی۔ مگر جب مدت تک اس کی خبر آئی تو اس سے رہا نہ گیا اور اپنے آقا سے رخصت لیکر گھر کو روانہ ہوا۔ ادہر سرلا بیچاری مصیبت کی ماری کوڑی کوڑی کو لاچار تھی۔ بدقسمتی سے بیمار ہوگئی۔ خاوند کی خبر نہ آنے سے وہ بیماری اور بڑھتی گئی۔ کوڑی پیسہ پاس نہ ہونے سے دوائی بھی نہ کرسکی۔ فقط ان کے گھر کی بڑی دایہ کبھی کبھی چوری چوری آکر خبر لیجاتی اور دلاسا دیتی تھی۔ سرلا بیماری مین گھلی جاتی تھی۔ کبھی کبھی خاوند کا نام دایہ سے لیکر آنکھہ کھول دیتی تھی مگر اس کی حالت بہت نازک ہوگئی۔ دایہ سے کہتی ہے کہ میرا پران پیارا نہ معلوم کہ کہان ہے۔ ان کی کوئی خبر نہین۔ مجھہ ابھاگن کو وہ بھی بھول گئے۔ اچھا وہ خوش رہین مین تو اب مرنے والی ہون۔ ضرور جلد مرون گی اگر ان کی گود مین جان نکلتی تو اچھا تھا۔ ہے پرمیشر مرنے سے پہلے ایکدفعہ مجھے اپنے پران پیارے سے ملادے۔ دایہ تسکین دے رہی ہے کہ اتنے مین سرلا کا خاوند سرلا کے لئے کچھہ سوغات اور بچے کے لئے کچھہ زیورات کھلونے لئے ہوئے گھر مین گھستا ہے دایہ کہتی ہے سرلا وہ آگئے جنکی تو یاد کرتی تھی۔ سرلا کو یقین نہین آتا۔ آنکھین کھولتی ہے تو سامنے سے خاوند موجود ہے۔ بستر سے اٹھنا چاہتی ہے گر پڑتی ہے اٹھ نہین سکتی خاوند دوڑکر اسے گود مین لے لیتا ہے۔ گھر مین نہایت بیکسی اور غریبی کی حالت دیکھکر جھٹ پٹاتا ہے کہ روپیہ بھیجا ہوا کہان گیا ایک ساڑھی سرلا کے تن پر ہے بچہ میلے چیتھڑون مین ملبوس ہے سرلا سے کہتا ہے سرلا سرلا یہ کیا حالت ہے؟ تو نے میرے خطون کا کیون جواب نہین بھیجا مین جب انتظار مین ہار گیا تو یہان آیا ہون۔ تو بیمار تھی تو کسیطور سے خبر تو بھجوا دیتی سرلا دہیمے دہیمے آنکھین کھول کر کہتی ہے پیارے جب آپکا پتہ ہی معلوم نہ تھا تو خط کہان بھیجتی مین تو ابلا عورت ذات تھی اگر خط نہین بھیجا تو کچھہ تعجب نہین مگر اپنی لونڈی کو کیونکر فراموش کردیا۔ سرلا کا خاوند نہایت حیران ہوتا ہے۔ کیا میرا خط کوئی نہین پہونچا؟ سرلا کہتی ہے کہ اگر پہونچتا تو یہ حالت کاہے کو ہوتی! تو روپیہ جو مہینے چار مرتبہ بھیجا تھا وہ بھی نہین پہونچا؟ سرلا۔ پیارے خواب کی باتین کرکے میرا دل رکھتے ہو روپیہ کیسا جب خط نہین تو روپیہ کہان سے! سرلا کے خاوند کے دل پر بڑی چوٹ لگتی ہے چلاتا ہے ہائے کس کم بخت نے یہ حالت میری سرلا کی کردی؟ کس نے یہ دہوکا دیا؟ وہ زار زار روتا ہے۔ سرلا اسے بہت ہلکی ہلکی آواز سے تسکین دیتی ہے پیارے

اس وقت رنج نہ کرو مین اب بڑی خوشی سے مرتی
ہون پرمیشر نے میری سن لی۔ کہ مین اسوقت
آپ کی گود مین جان چھوڑون گی۔ مجھے اپنا خوشی
سے بھرا چہرہ دیکھنے دو! سرلا یہ کہکر اپنی قریب المرگ
آنکھین بڑے پیار سے کھولتی ہے۔ چہرہ پر مُردنی
آتی ہے۔ خاوند چلاتا ہے۔ سرلا۔ سرلا صبر کرو ابھی
آرام ہوجاتا ہے اری دایہ ڈاکٹر کو بلا اری یہ کیا
ہوتا ہے جلدی جا۔ یہ الفاظ سرلا کے خاوند کے مُنہ
سے نکل رہے ہین کہ سرلا نے جان چھوڑ دی خاوند
اسکا سر پیٹتا اور روتا ہے ہائے میری سرلا میری بھولی
سرلا کیا یہی دن دیکھنے کے لئے مین یہان آیا تھا؟
او میرے بڑے بھائی مین اسوقت پرمیشور کو حاضر و
ناظر جان کر کہتا ہون کہ مینے تجھے باپ کی جگہہ سمجھا
تیرے حکم کی عدولی نہ کی تو نے حکم دیا تو مینے باپ
کے گھر سے نکلنا منظور کیا۔ اور اُف نہ کی۔ او ظالم مجھ سے
اگر کوئی رنج تھا تو اس غریب سرلا پر بھی تجھے رحم نہ
آیا میری غیر حاضری مین بھی تو نے اس کی خبر نہ لی
اور یہ ٹکڑون کو محتاج ہوکر اسطرح مرگئی ہائے افسوس!
مین کیون اس دنیا مین آیا تھا۔ ہائے سرلا ہائے
سرلا میری پیاری سرلا۔ میری بھولی سرلا! سرلا
بول تو سہی۔ قسم ہے کہ ایک دفعہ تو بول۔ مگر سرلا
کہان؟ وہ دکھیاری اس دنیا کے دکھون سے
پار ہوگئی!! سرلا کا خاوند اس کی تجہیز و تکفین کرتا ہے
اس سے فارغ ہوکر بھی اسکا دل بیتاب کہا رہا ہے

کہ روپیہ میرا بھیجا ہوا کون لےگیا وہ ڈاکخانہ مین عرضی
دیتا ہے رجسٹری کی رسیدین دکھاتا ہے تحقیقات
ہوتی ہے اور پتہ لگتا ہے کہ اس کے بڑے بھائی
کے سالے نے دھوکا دیکر یہ روپیہ ہضم کیا وہ گھر مین
چھپ جاتا ہے اپنی بہن کے کپڑے پہن لیتا ہے
پولیس کے لوگ گھر کو محصور کرکے تلاشی لیتے ہین
وہان سے وہ پکڑا جاتا ہے اس کو دس سال کی
قید ہوتی ہے بڑے بھائی کا بہت سا روپیہ سالے
کو بچانے کے لئے رشوت مین برباد ہوتا ہے جورو
کی مجبوری سے وہ کرتا ہے جب اسیر بہی سالا قید
ہونے سے نہین بچتا تو بڑے میان کو اس کی جورو
جوتیان مارتی ہے کہ تو نے میرے بھائی کو قید
مین ڈلوایا ہے وہ جوتیان کھاتا اور قسمت کو پیٹتا
ہے جورو کو دھمکاتا ہے تو وہ ایک نہین مانتی
اس کی مان بھی لڑکی کے ساتھ ملکر داماد کو گالیان
دیتی ہے جب بڑے میان بہت سٹ پٹاتے ہین
تو جورو جواب دیتی ہے تم سے کسی کو بہتری کی امید
کیا ہے۔ مین تم کو جوتی کی برابر بھی نہین سمجھتی۔ تو نے
اپنے چھوٹے بھائی کی یہ گت کی اور اس کی جورو
کا یہ حال کیا اپنے سگے بھائی پر تجھے رحم نہ آیا تو
مجھے کیا امید تم سے ہے؟ بڑے میان کی آنکھین
کھلتی مین ماتھا پیٹتا ہے چھوٹے بھائی کی تلاش
کرتا ہے مگر وہ دکھیا را اپنے چھوٹے سے بیٹے کو ساتھ
لئے ہوئے سرلا سرلا کی یاد کرتا ہوا اپنے آبائی گاؤن

کو جہہ رنگ گیا ہے۔ پردہ گرا ڈراما تمام ہوا۔ ڈیرا ایڈیٹر
آریہ بندھو پنڈت گوپی ناتھ صاحب اس ڈراما
کی بابت اخیر پر لکھتے ہین کہ ناظرین مجہے تو یہ ڈراما
دیکھکر آنسو نکل آئے اگر تھیٹرگاہ مین بہت سے آدمی
نہ ہوتے تو کچھ تعجب نہ تھا کہ چیخین نکل جاتین۔ اوہو
کیسا نصیحت خیز ڈراما تھا جو کہ مینے ۲۷۔ مارچ سنہ ۱۸۹۲ء
کی شام کو کلکتہ کی سٹی تھیٹر مین دیکھا اے خداوندا
گھر مین عورتون کے فساد سے ہر ایک کو بچائیو اگر
عورتین بگڑنے پر آجاوین اور مرد بے قابو ہوکر
اُن کے بس مین پڑجاوین تو بس خانہ ویرانی اور
خانہ بربادی ہے خوش قسمت ہین وہ لوگ جن کے
گھر مین مستورات نیک نیت ہین معزز ایڈیٹر آریہ بندھو
اور آریہ بندھو کے پڑھنے والو یہ سرلا کا کھیل کوئی
پریون یا بھوتون کا کھیل نہ تھا بلکہ ایک بالکل

ڈومیسٹک ٹریجڈی

یعنی ایک گھرانے کی واردات تھی یہ کھیل نہین ہے
بلکہ خانہ دارون کے لئے ایک ایسی نصیحت ہے کہ
جس سے اگر کوئی سبق نہ حاصل کرے تو بڑا بھاری
بیوقوف ہوگا۔ یہ کھیل بناوٹی نہین ہے بلکہ ایک
سچی واردات ہے جو کہ بنگال مین ہوگذری ہے
اور اسی کو نام بدل کر کھیل کی صورت مین آکر
مصنف نے لیا ہے پنڈت گوپی ناتھ کے کیرکٹر
کو دل سے دور کرکے جب مینے خوب دل سے سوچا
تو معلوم ہوا کہ پنڈت صاحب نے اس کہانی کو
اردو مین لکھنے سے زن مرید جیسے لوگون کو بہت
فائدہ پہونچایا جو کہ ہر کام مین انکے غلام ہوجاتے
ہین۔ بعضے لوگ کہتے ہین کہ صرف عورتون کی شرارت
سے خانہ بربادی ہوتی ہے مین کہتا ہون کہ عورتین
کچھ نہین کرسکتین اگر مرد انکے قابو مین نہ پڑجاوین
مندرجہ بالا کہانی سے معلوم ہوا کہ بڑے بھائی کی
عورت نے خاوند کو جھوٹ سچ سکھلا کر دیور اور زیور[illegible]
کو نکلوایا پھر بھائی اپنے کے قید ہونے پر اپنے خا[illegible]
کو یہ الزام دیا کہ تونے اپنے سگے بھائی اور بھاوج
کو گھر سے نکالا۔ پیارے بھائیو عورتون کے مرید نہ
بنا ورنہ پھر جگہہ ذلت و خواری ہوگی امید ہے کہ
سب آریہ بھائی مندرجہ بالا کہانی کو اپنی اپنی
استریون کو سناوینگے گو یہ ایک کہانی ہے مگر جب
اسپر غور کیا جاوے تو اسکے بہت سے حصے ہوتے ہین
اور ہر حصہ سے ایک نیک نتیجہ آتا نکلتا ہے یہ کہانی
گویا ہر ایک گھر مین آجکل ہو رہی ہے تجربہ ہمکو بتلاتا
ہے جب تک عورتون کی حالت ٹھیک نہین ہوتی
تب تک خانہ داری کے جھگڑے عورتون کی شرارت
کے ختم نہونگے امید ہے کہ سب بھائی عورتون کی
حالت سدھارنے کی کوشش کرینگے یہ ساری خرابیاں
پورانک دھرم کی تعلیم کا نتیجہ ہے آریہ سماج کی بدولت
کچھ کچھ حالت مستورات کی سدھر گئی ہے پرماتما کرے
کہ اس فرقہ مونث کی ویدک دھرم کے خیالات
ہوجاوین اور لڑائی فساد منہ نہ دکھلاوے

مستورات کی حالت تب تک پوری ٹھیک نہ ہوگی
جب تک کہ مردون کی حالت ٹھیک نہ ہوگی جبکہ
یہ پورانک دہرم کے گڑھے مین گر رہے ہین تب تک
عورتین راہ راست پر کسطرح آسکتی ہین اس لئے
سب سے اول مردون کی حالت سدہارنی چاہیئے
پہر وہ عورتون کی حالت کو خود بخود سدہار لینگے -

راقم
امیر چند آریہ مسافر از نادون ضلع کانگڑہ

سوشیل گھوڑا

جسوقت سکندر اعظم کا پتا فیلقوس تخت قسطنطنیہ پر
براجمان تہا کہتے ہین کہ اُسوقت اُس کے پاس کوئی
سوداگر ایک دفعہ ایک گھوڑا فروخت کے لئے لیگیا -
گھوڑا نہایت بیش قیمت اور خوبصورت تہا - اور فیلقوس
نے اُسکی چال ڈھال کا امتحان کرنے کے لئے فوج
کے اچھے اچھے تجربہ کار شہسوار افسرون کو اُسکی سواری
کے لئے حکم دیا - مگر گھوڑا ایسا چالاک اور تیز رو تہا کہ
باوجود کتنی ہی سرگرم کوششون کے اُس نے کسیکو
اپنی پیٹھ پر نہ بیٹھنے دیا - ناچار مایوس ہوکر بادشاہ
نے اُس کی واپسی کے لئے حکمدیا - پاس ایک نوجوان
چودہ پندرہ سال کی عمر کا ایک وہ لڑکا کھڑا تہا - جسے
اپنی چھوٹی سی عمر مین ہی اپنی شہسواری پر ناز تہا - اُسے
بادشاہ کا حکم ایک ایسا ناگوار گذرا کہ فوراً کہدیا "اوہ
ایسے قیمتی گھوڑے کو محض اپنی غلطی سے واپس کیا
جا رہا ہے" -

ناظرین! وہ نوجوان سکندر تہا - جو تہوڑی سی دیر
بعد ہی "الگزینڈر دی گریٹ" یا سکندر اعظم کے معزز
لقب سے ملقب ہوا - باپ کو اپنے بیٹے کے یہ الفاظ
کچھ بُرے معلوم ہوئے اور اُس نے اسے حکمدیا کہ "سکندر
اگر تجھ مین کچھ طاقت ہے تو پہر دیری کیون کرتا ہے"
سکندر کا یہ سُننا تہا کہ فوراً گھوڑے کی باگ اپنے
ہاتھ مین لی اور اُسکا مُنہ سورج کی طرف پہیرا - اور
تہوڑی دیر چلکر کود کر اُسکی پیٹھ پر سوار ہوگیا - اور
دو تین میل کا چکر دیکر پہر گھوڑے کو وہین واپس لے آیا
اصل بات یہ تہی کہ گھوڑا اپنے سایہ سے ڈرتا تہا -
مگر جب اُسکا مُنہ "سورج" کیطرف گھما یا گیا - اُسکی کُل
چالاکی وتی کافور ہوگئی - اور وہ اُسیوقت سے نہایت
سوشیل اور سواری دینے کے قابل بن گیا -

پہر اتری گن - بڑے آدمیون مہاپرشون
راجاؤن مہاراجاؤن رشیون منیون غرضیکہ ہر ایک
مہاتما کی زندگی کا ایک چھوٹے سے چھوٹا واقعہ بھی
ہمکو بڑا بھاری سبق سکہلاتا ہے - اور اگر ہم صرف
انہین کو اپنا رہبر بنالیوین تو ہم کئی طرح کی روحانی
اور اخلاقی ترقی کر سکتے ہین - گھوڑے کی مثال ہمارے
لئے نہایت نصیحت خیز ہے ہیچ بے خواہشات جذبات
خرمستیان چالاکیان "سورج" کا مُنہ سامنے ہوتے
ہی دور ہو جاتی ہین اپنے سایہ سے ڈرتے جب
"سورج" کا سامنا ہوگیا تو پہر انسان ہکاروفو چکر ہو جاتا ہے

اور اسکی چمکار سے آنکھوں میں چکا چوندی آجاتی ہے اسوقت معلوم ہوتا ہے کہ ہم تو اندھکار میں تھے اسکا سامنا ہونے سے انسان دھرماتما بنجاتا ہے۔ بوشیلتا کا پرویش ہونے لگ پڑتا ہے۔ صاحبان ہمارے لئے وہ "سورج" پرماتما ہے۔ جبتک اس پرماتمن کی جوتی کا چمکار ہمارے ہردہ میں نہیں پہونچتا۔ ہم خواہشات نفسانی اور لوبھ موہ کے جال میں پھنسے رہتے ہیں۔ برائی اور بدی سے اسقدر محبت ہوتی ہے کہ ہم راستہ بتلانے والوں اور ناصحوں کو اپنے نزدیک نہیں پھٹکنے دیتے۔ مگر خوش قسمتی سے اگر کوئی سچا گرو ملجاتا ہے جو ہمارے اپن پاپی ہردہ کو اس جوتی سروپ سچد انند پربھو ایشر کیطرف لیجاتا ہے تو بس اوقت کل برائیاں دور ہو جاتی ہیں۔ خواہشات نفسانی مغلوب ہو جاتی ہیں اور اب وہی آنکھ جو کسیوقت بری بری چیزوں پر تھرکتی ہوئی غیر کیطرف لگی رہتی تھی وہی کان جو پہلے فحش اور گندے خلاف تہذیب گیا شٹک اور گیتوں کے سننے میں وہی زبان جو کہ بدمعاش آدمی کے ذائقہ اور دبنجنوں کے اچارن میں وہی ہردہ جو کام کرودھ آدی شترون اور وہی پاؤں جو بری طرف جانکی طرف غرضیکہ کل اعضا انسانی ادہر ادہر فضولیات میں بھٹکتے پھرتے ہیں اب اُس مہان جوتی کی چمکار کی تاب نہ لاکر وہی آنکھ اب نیچر کی پراثر سینریوں کسی مہاتما کے پر جلال چہرہ اور گرنتھوں کی زندگیوں۔ وہی کان اب پاک پوتر اور پرماتمن کے بھجنوں ایشر پریم کی اپاسناؤں اور ایشری گیان کیطرف وہی زبان

اب میٹھی میٹھی باتوں دہارمک بھجنوں اور وہی ہردہ ایشر پراپتی کے سادھن سوچنے وہی لائف اوروں کیلئے زندہ قابل قدر نمونہ بننے اور غرضیکہ تمام جذبات انسانی نیک اور دہارمک کاموں میں متوجہ ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں آہا کیسا ہی یہ مبارک وقت ہوتا ہے جبکہ انسان اسی حالت میں پہونچکر ایسا خوش خلق اور ملنسار بنجاتا ہے۔ کہ اس گھوڑے کیطرح ایک چودہ سالہ نوجوان اسپر قابو پاسکتا ہے۔ پہلے ڈر ہوتا ہے تو سایہ روپی شیطان سے ہوتا ہے۔ مگر اُس مہان تجلی کا سامنا ہوتے ہی شیطان بیکار ہوجاتا ہے بڑے بڑے تجربہ کار افسر اور سپہ سالار اپنے اندر اندرونی جیوتی نہ ہوتے ہوئے کچھ کر نہیں سکتے اور ناکامیاب رہتے ہیں مگر انہیں معمر تجربہ کار افسروں سے اندرونی جیوتی رکھنے والا ایک بچہ سبقت لیجاتا ہے اور سخت سے سخت ہردہ کو پریم کر بہایت سوشیل بنا دیتا ہے۔ بھائیو ذرا سوچیئے آپ اپنے سایہ سے ڈر رہے ہیں آپکو بھی تو شیطان سے بھی ہے جبتک آپ سورج روپی پرماتمن کیطرف نہیں گھومتے بیشک لوبھ موہ اہنکار کی مایہ کا جال اور خواہشات نفسانی کا زبردست دیو آپ پر اپنا تسلط رکھیگا اور آپ اُس حالت میں کسیطرح کی بھی سوشیل یا ریلیجیس اخلاقی یا روحانی دینی یا دنیوی ترقی نہیں کرسکتے اُس پربھو کا سچا گیان اپنے اندر پرویش کیجئے۔ ناظرین ہم اپنے اس لائن میں کچھ کئے بڑھیں اور گیان روپی ہی اندھکار کا ناش کرتے ہوئے اس پربھو ایشر کی شرن میں جا پڑ گیا ہوا کوئی بھی خالی نہیں آتا جس پرماتمن کا بھنڈار ایسا وسیع ہے کہ ہر ایک مالا مال ہوکر آتا ہے۔ دنیاوی فضول جھگڑوں میں اسقدر الجھنے جسقدر ابتک فرو ہوا اور آئندہ زندگی کو سدھار کر پرماتمن کے سامنے جانے کیلئے ایسے تیار ہو جاتے جیسے ایک کھتری راجپوت مرنے مارنے کو تت پر ہوکر شستر باندھ تیار ہو جاتا ہے۔ بھائیو پرماتمن سے پرارتھنا کرو کہ آپکی زندگی ایک

ہمارے خاص وقائع نگار

میرا دورہ ہردوار

کانگڑے (ہردوار) مین گوروکل کے افتتاحی

جلسہ کی دہوم دہام

معزز ایڈیٹر صاحب تسلیم- سطورات ذیل کو آپ رسالہ آریہ ہند ہو مطبوعہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء مین درج کرکے مشکور کرین از حد نوازش ہوگی-

مین گوروکل کے افتتاحی جلسہ کے لئے نادون ضلع کانگڑہ سے روانہ ہوا اور امرتسر آیا کیونکہ یہان سے چہینہ کو بہی جانا تہا مگر یہان کا جلسہ بوجہ طاعون بند ہوگیا تہا اس لئے مین ڈہائی بجے کی ڈاک گاڑی مین روانہ ہردوار امرتسر سے ہوا- ۱۱½ بجے سہارنپور پہونچا اور ۱ بجے لکسر پہونچا اور ۳ بجے وہان سے روانہ ہوکر ۴ بجے ہردوار کے سٹیشن پر پہونچگیا اور ۹ بجے موضع کانگڑے مین پہونچا یہ جگہ ہردوار سے ۴ کوس ہے اسوقت ہون ہو رہا تہا بسنتی لباس مین لالہ منشی رام جی ہیڈ گورو معہ پنڈت بہگت رام کے ساتھ ودیارتہیون کے حاضری مین ہون کررہے تہے ۱۱ بجے تک ہون رہا اس کے بعد ۵ بجے شام کے سب آریہ بہائی کنکھل کو برائے نگر کیرتن کے روانہ ہوئے برہمنون نے پتہرون سے ضیافت کی کئی آریہ بہائی زخمی ہوئے مگر اقی نے ان پتہرون کو کڑاہ پرشاد سمجہکر برابر نگر کیرتن کا کام جاری رکہا پنڈت رام بہجدت جی بی اے وکیل پر دہان آریہ پرتی ندہی سبہا نے فرمایا کہ وہ سوامی دیانند جس نے کہ ہندوؤن پر ہزارہا اپکار کئے ان لوگون نے اسپر پتہر چلائے تو تم کون ہو- ان پتہرون کو کڑاہ پرشاد سمجہو- مگر باوجود آریہ بہائیون کے از حد حلیمی کے ہندو لوگ باز نہ آئے جہنڈا چہین کرے گئے پنڈت رام بہجدت جی بی اے نے اس کی پرواہ بالکل نہ کی اور نگر کیرتن کرکے واپس کانگڑے رات کے ۹ بجے آگئے دوسرے دن ۲۳ بدہوار کو بہی ۷ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک ہون ہوتا رہا اور ۳ بجے سوامی درشنانند جی مہاراج نے جو کہ پہلے پنڈت کرپا رام جگرانوی کے نام سے مشہور تہے ایک لیکچر ایک وید منتر کو آگے رکہکر دیا اور تبلایا کہ خود غرضی کا ناش کرنا چاہئے اس خود غرضی سے انسان تکلیف پاتا ہے اگر جسم کی سب اعضا اپنا اپنا کام کرنا بند کردین تو جسم نیست و نابود ہوجاوے آپ نے بہت سی باتون کے بعد گوروکل کا ذکر کرکے اسکے فوائد تبلائے- ہم ۲ ماہ حال کو ۸ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک ہون رہا آج باقاعدہ گوروکل کہولا گیا لالہ منشی رام جی نے ودیارتہیون کو نصیحت سے پر اور عمدہ عمدہ ہدایتین کین ودیارتہی اسوقت ۲۰ کے قریب ہین جو کہ سوائے لالہ منشی رام جی کے دو لڑکون کے جو کہ قد سے عمر مین زیادہ ہین باقی سب دس برس سے کم کے ہین ان سب کی بسنتی پوشاکین تہین اور ننگے سر تہے لالہ منشی رام

جی اور دیگر گورو صاحبان کا یہی حال تھا۔ آج ہی
ودیارتھیوں نے سب خیموں میں جا کر بھکشا مانگی
مبلغ صما عے نقد معہ ۱۰۰ روپیہ کے نوٹوں اور
دو کرن پھول اور دو طلائی زیورات کے ان کو ملے
لالہ دھوطارام گوالیار والا اپنے پتر کے داخل کرانے
کے سبب ۱۰۰ روپیہ دیا۔ اور مبلغ ۱۵۰ روپیہ نقد
منشی امن سنگھ جی رئیس کانگڑے نے دیا انہیں
کی زمین پر گوروکل کے مکانات بن رہے ہیں اور
دو عدد زیورات اُنکی دھرم پتنی نے دئے پھر ۳ بجے
جلسہ شروع ہوا منشی امن سنگھ جی بھی تشریف لائے
پنڈت رام بھجدت جی بی اے لیڈر پردھان آریہ
پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اٹھکر استقبال کیا اور
نہایت آدر ستکار سے بٹھایا اس کے بعد پنڈت
رام بھجدت نے گوروکل کی مفصل تواریخ سنائی کہ کسطرح
سے گوروکل کھولا جانا تجویز ہوا کسطرح سے لالہ منشی رام
جی نے پرتگیا پالن کرتے ہوئے ۳۰ ہزار روپیہ ۶ ماہ
میں اکٹھا کیا اور کس طرح سے جگہہ تلاش کی گئی اور
کسطرح سے منشی امن سنگھ جی رئیس کانگڑے کے
دل میں خیال آیا کہ انہوں نے ۱۱۰۰ بگیہ اراضی
گوروکل کو دیدئے غرضکہ سب حالات واضح کیے
گئے اور لالہ منشی رام جی کو مبارکباد دیگئی کہ آخر کار
گوروکل قایم ہوگیا پنڈت مہاراج کے حالات سناتے
ہوئے لیکچر کو ختم کرنے سے اول منشی امن سنگھ
جی کا شکریہ ادا کیا اور انکو مبارکباد دی کہ اُن کی
زمین پر گوروکل قایم ہوا ہے اس کے بعد چندہ اکٹھا ہو

شروع ہوا جو کہ قریب ۴ ہزار کے ہوا اس میں قریب
۵۰۰ کے وعدے ہیں سب سے زیادہ رقم ۲ ہزار روپیہ
کی شریمتی لکشمی دیوی جی استری پنڈت لیکھرام جی
کی دھرم پتنی نے دی جو کہ رونق افروز جلسہ تھیں
پھر ۱۵۰۰ روپیہ لالہ حاکم رائے صاحب بی اے
ایل ایل بی وکیل گجرانوالہ منتری لوکل آریہ سماج نے
دیا آپ نے اپنا ایک بھتیجا اور دو لڑکے بھی داخل
کئے ہیں انکے نام گوتم کناد پتنجلی رکھے گئے ہیں اور
رقوم یہ تھیں چودھری ہری سنگھ کٹھور ضلع بجنور ۵۰
لالہ متھرا داس پوری ۵۰ روپیہ اور دیگر رقوم بہت
سی تھیں جو کہ یاد نہیں ہیں گویا کہ کل چندہ آج
۴ ہزار کے قریب ہوا شریمتی لکشمی دیوی جی نے جو
۲ ہزار روپیہ دیا ہے اس سے ایک ودیارتھی جب
تک کہ گوروکل قایم ہے آریہ مسافر لیکھرام جی کی
یادگار میں تعلیم پاوے گا اسوقت ۶۰ ودیارتھی ہیں
سبکو عـ ماہوار لیا جاوے گا ایک صاحب
نے دو کپڑے اور ایک روپیہ گمنام دیا تھا۔ رات
کے ۹ بجے سوامی درشنانند کا لیکچر ہوا جس میں کہ
آپ نے گوروکل کے فوائد بتلائے پھر لالہ وزیر چند
جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپنی
جادو بھری تقریر سے حاضرین کے دلوں کو تسخیر
کر لیا آپ نے فرمایا کہ زمانہ سابق میں مائیں بچوں کو
کورن بھومی میں لڑنے کی اگیا دیتی تھیں آجکل
کی مائیں بچوں سے بیجا لاڈ پیار کرتی ہیں اصل
پیار تو ان کو آتا ہی نہیں ہے آجکل کے لوگ تو

درجن دو درجن بچے پیدا کرنا جانتے ہین یہ نمبر توبہ
کرتے رہین یہ ان کا دل چاہتا ہے مگر بچون کی
بہلائی کی طرف ان کا خیال نہین ہے ایک بال
برہمچاری سوامی دیانند نے تمام ہندو قوم کو جگادیا
اس گورو کل کے برہمچاری ضرور یہی کام کرین
اخیر مین آپ نے ماتاؤن سے التجا کی کہ وہ بچون
کو گورو کل مین بھیجین ۱۱ بجے لیکچر ختم ہوا لالہ رجلا
عاجز لاہوری نے اسوقت ایک بھجن ست دہرم
کو ہم تو پہیلائے جائینگے۔ وید کا ڈنکا بجائے
جاوینگے بہوتون کے جہوٹ دکہلائے
جاوینگے۔ گایا اور بھجن منڈلی بجنور کے ایک طفل
۹ سالہ نے بھی انند کیا اس کے بعد جلسہ برخاست
ہوا۔ ۲۵ ماہ حال کی صبح کو سب آریہ بہائی ہردو
آنے یہان کانگڑے سے چلتے وقت سب لوگ جنہون
نے کہ اپنے بچون کو داخل کیا تہا ان سے ملے
اور آنکہون مین آنسو بہر لائے ۹ بجے صبح جب ہردوار
پہونچگئے یہان آئے تو سنا کہ سوامی برہمانند جی سوامی
کا جنہون نے کہ سوامی دیانند جی سے سنیاس لیا تہا
دیہانت ہوگیا ہے۔ آریہ بہائی انکی ارتہی کے ساتہ
ویراگ کے بھجن گاتے ہوئے دریا پر گئے اور ان کا
جسم ویدک ریتی انوسار تہوڑے ہی عرصہ مین نظرون
سے چھپایا گیا سب آریہ بہائی بہر شاد ہو کر ۱۱ بجے
صبح کے ٹرین مین ہردوار سے سوار ہوگئے۔ ہندوون
نے چونکہ ۲۲ ماہ حال کو شرارت کی تہی اس لئے
۲۵ ماہ حال کو لاش سوامی برہمانند جی کے ساتہ

پولیس کا پہرہ تہا اور ہندوؤن کو حکم تہا کہ الگ کہڑے
رہو اگر بدسلوکی کروگے گرفتار ہوگے۔ اب مین کانگڑے
کے حالات اور لکھتا ہون۔ کانگڑے ہردوار سے ۴
کوس جانب شمال ایک گاؤن ہے دریاے متبرک
گنگا ۱۰۰ قدم کے فاصلہ پر بہ رہا ہے کہلا میدان ہے
جہان کہ گرو کل قایم ہوا ہے منشی امن سنگہ جی نے
وصیت لکہدی ہے کہ بعد انکی وفات کے سب جایداد
انکی گروکل کا مال ہے یہ بھی معتبر ذریعہ سے سنا ہے
کہ ابھی سے تمام جایداد سے قبضہ اٹہا لیا ہے اور ۳۰
روپیہ ماہوار لیوینگے منشی صاحب کی زمین ۱۱۰۰ بیگہ
ہے سالانہ ۹۰۰ روپیہ اس زمین کی آمدنی ہے۔ پنڈت
رام بہجدت جی نے فرمایا کہ یہ کام منشی رام جی ہی کا
تہا کہ انہون نے گورو کل قایم کر دیا ہے لالہ منشی رام
جی کا چہرہ سرخ ہو رہا تہا اس سے زیادہ خوشی اور
کیا ہوسکتی ہے کہ جس کام کا بیڑا انہون نے اٹہایا تہا
پورا کر دکہایا ہے سب سے زیادہ شکریہ اس وقت
منشی امن سنگہ جی کا آریہ سنتان کو کرنا لازم ہے
جنکی کرپا سے زمین حاصل ہوئی ہے پرماتما وہ دن لاوے
کہ اس گورو کل سے نکلے ہوئے ودیارتہی دن بدن
ترقی کرین اور اسی طرح پرچار کرین جس طرح سے کہ
مہرشی دیانند جی نے پرچار کیا ۳۵ برس کے بعد
گورو کل قایم ہوا ہے سوامی جی ہردوار سے ۱۲
مارچ کو آئے تہے۔ باقی آیندہ۔

راقم

امیر چند آریہ مسافر۔ از نادون ضلع کانگڑہ۔

مختصر حالات و سوانح جلسہ سالانہ آریہ سماج حصار

یہ جلسہ مورخہ ۲۰+۲۱+۲۲ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء کو مندر آریہ سماج
حصار مین بڑی شان و شوکت کے ساتھ سماپت ہوا
مندر سماج بیل بوٹون اور بندر واروں اور جہاڑ فانوس
سے خوب ہی سجایا گیا تہا۔ نگر کیرتن بڑی دہوم دہام
سے کیا گیا۔ تینوں روز صبح ہی تواتر ہون ہوتا رہا۔ شریمان
پنڈت آریہ منی و پنڈت راجارام و ماسٹر ہنسراج
و لالہ رام پرشاد و مہاشہ رامچندر وغیرہ وغیرہ سجنون
کے واکہیان بہت ہی پوتر خیال کے ہوئے۔ شریمان
دگمبر جی مہاراج کے مین بہت ہی ہرشش دایک
ہوا۔ بہوانی یتیم خانہ کے یتیمون کے بہجن بہی قابل
تعریف ہوتے تہے۔ باہر سے آئے ہوئے بہائیو کی
تعداد بہی بہت تہی۔ خاصکر دیہات ارد گرد کے بہت
سے آدمی پدہارے تہے۔ پنڈت سردار سنگہ شرما عرائض
نویس صدر حصار اپنی امرت اوپدیش پستک جلسہ
پر صرف پڑہ کر سُنانے کی شرط پر مفت تقسیم کرتے تہے
شریمان پنڈت ملک رائے جی وکیل کے واکہیان
اور وان شیلتا دیکہکر سب واہ واہ کرتے تہے آپ
نے قریب چودہ ہزار روپیہ کے اس موقعہ پر دان کیا۔
اور شریمان بابو چوڑامنی جی وکیل نے اپنے لخت جگر
مہاشہ جہونت رائے کو جو ایم۔ اے مین تعلیم پاتے ہین
دہرم ارتہ کام کرنے کے لئے آریہ سماج مین اَرپن کیا دی
جس سے وہ آریہ سماج کے لئے کوئی کام کرین جسپر حاضرین
جلسہ کو بڑی خوشی ہوئی۔ بابو لاجپت رائے وکیل کے بہی
چہوٹا منوہر واکہیان ہوا جو کہ بہت درد انگیز تہا۔ مشہور
ہوا کہ چوبیس ہزار روپیہ اس جلسہ پر سماج کے کاموں
کے لئے دان ہوا۔ بعد شکریہ پرماتما و حاضرین جلسہ
سماپت ہوا۔

سردار سنگہ شرما ہانسوی

آریہ سنتان سے اپیل

ہا دیو اس بہارت ورش مین کیسا اشانتی کا راجیہ
ہو رہا۔ یہ بہارت ورش چار یا پانچ برس عارت سے
ہو جاتا ہے ایشر جانے یہ کونسے بُرے کرم ہین جو کہ اس
بہارت کو اب بہی چین نہین لینے دیتے اور پیڑت کر رہے
ہین بہارت کے سنتان آج روٹی کے ٹکرے ٹکڑے
کے لئے اپنا کرم دہرم نشٹ کر رہے ہے جہان بہارت
کے ہتکاری اپنے اترے بہومی کے یہ گرے ہوئے
دشا دیکہہ کر ہاہاکاری مچا رہے ہین وہان آجکل
بدنام کنندہ نکو نامے چند۔ بہارت کی طرف سے
بے فکر شغل می خواری بدمست ہو رہے کیا یہ نہین
کیا یہ انہین لوگون کے پاپ نہین ہین جن سے
کہ دکہیا بہارت بہومی کا بچہ بچہ تکلیف پا رہا ہے۔ کیا
یہ انہین پہلے مانوں کے کوکرم نہین ہین جن سے
غریب بہارت یہ دُکہہ اٹہا رہا ہے۔ ایک طرف لاکہون
اور کروڑون کی تعداد مین بہارت واسی طاعون
اور بخار کے بہینٹ دیے جاتے ہین دوسری طرف
اسے بہینکر اور ڈراونی تعداد مین کال اور خشکسالی
کے باعث ہوئے مرتے جاتے ہین تیسری طرف عیسائی

پادری بہوکہے مرتے ہوؤن کو کہانا دیکر ہین کما رہے
ہین اور اپنی ٹرہاتے ہوئے دکہیا بہارت کی چہاتی
سے ہیرے اور لعل نکال کر لیجا رہے ہین مگر ہمارے
ملک کے امرا ہین جنکو کہ ان باتون کا بالکل خیال
نہین۔ کہین ناچ ہے کہین سوانگ ہے۔ کہین
شراب کا دور ہے غرضیکہ اسی قسم کے ہزارون روپیہ
برباد کرنے کے شغل ہین۔ افسوس افسوس۔ اگر یہی
روپیہ جو کہ تماشبینی۔ عیاشی۔ اور شرابخواری مین لگایا
جاتا ہے ان کال کے مارے ہوؤن کے بہینٹ دیا
جاتا ہے تو کتنے آدمیون کا پیٹ پلتا۔ ہائے خود غرضی
تیرا ستیاناش ہو تو لایق سے لایق منشیہ کو بہی
جب اپنے پہندے مین پہنسا لیتی ہے تو اسے بہی
تو اپنی ناجایز خواہشات کے مقابلہ مین اپنے بہائی
کی جائز خواہشات غیر ضروری معلوم دیتے ہین تو
اسے اپنی چہوٹی سی چہوٹی خواہشات کے مقابلہ
مین بہی دوسرون کو بڑی سی بڑی خواہشات کچہہ
معلوم نہین ہونے دیتی۔ اس لیے یہ خواہش رہتی ہے
کہ جائز ہو یا ناجائز۔ انصاف سے غیر انصافی جسطرح
ہو سکے دوسرے آدمیون کا ہزار روپیہ کا نقصان
کر کے بہی اپنی ایک کوڑی کا فائدہ کر لے۔

خود غرضی نے بہارت کو تباہ کر دیا بہارت کی
وہ سنتان جو کسی زمانہ مین بڑے پروپکاری اور
تیاگی مشہور تہے اب خود غرضی کا شکار ہو رہی ہے
ہائے ہوا ہوا اپنی گرتی ہوئی بہارتی کی [illegible] ۔ گر جاتی
ہے تو تمہارے لئے بہی عزت [illegible] بہی اس [illegible]
بڑے ہو جب جاتی ہی نہ رہی تو تم ہی خاک اور ہیر
کے سمان ہو۔ اچہوتا نہ یہ کال سے بہینٹ ہو رہا
ہے بہینکر طاعون بہی زور شور سے گونج رہا ہے۔ بہوکے
مرتے ہوئے بہارت ورشیون کا سدابرت سے
گذارہ نہین ہو سکتا۔ بہارت ورشیون کی حالت
دو چار برس سدابرت جو کہ دہنا دیہ پرشون نے
جاری کر رکہے ہین نہین سدہار سکتے بلکہ یہ بہارت
کی حالت ہر روز بہیک منگے اور مفت خورون
کی تعداد بڑہا کر بگاڑ رہے ہین اگر آپ در اصل بہارت
کے ہتیشی ہین تو اوس کی سنتان کو مفت مین
کہانا دیکر انہین کاہل اور سست نہ بنائیے اگر آپ
بہارت کی انتی چاہتے ہین تو اس کے یتیم بچون کے
لئے یتیم خانہ کہولئے یتیم خانون مین چندہ دیجئے تاکہ
وہان پرورہ لاوارث بچہ حلال کی روٹی کمانے کے
لائق ہین اور حرام کی کمائی سے سدا پرہیز کرتے
ہین اگر آپ سچ مچ بہارت کے خیر خواہ ہین تو ایسے
ایسے کام جاری کیجئے ایسے ایسے کامون مین چندہ
دیجئے جس مین کال سے ستائے ہوئے لوگ مزدوری
کر کے اپنا پیٹ بہر سکین۔ اگر آپ سچ مچ بہارت کی
درد شا کرنی چاہتے ہین تو اپنے دان کو سوارگ مین لگائیے
اور ایسے ایسے بیمار اپاہج اور دین پرشون کو دیجئے جو کام
کرنے کے بالکل قابل ہون اور ایسون کو جو کہ ہاتہہ پاؤن
کے مضبوط ہون دان دیکر مفت خوری نہ سکہائیے
اور بہارت کے محنتی آدمیون کو نکمے اور کاہل نہ بنائیے اگر
آپ کے بہائی بنئے۔ راقم شانتی نارائن رئیزادہ
ایس۔ این۔ آر ازمیرٹہ

حل سوالات

حل سوالات مندرجہ رسالہ آریہ بندہو بابتہ ماہ نمبر حسب ذیل ہے۔

(۱) ایک قلعہ کے سات دروازے وغیرہ۔

حل ۷ = ۸۲۳۵۴۳ پس بعد چلے جانے غنیم کے ہر ایک دروازہ پر اتنی اتنی فوج تہی اب انکو سات جگہہ کہکر الٹا عمل کرو یعنی ساتوین دروازہ والے نے باقی چہہ دروازون سے اتنی اتنی فوج لی جتنی کہ اُس کے پاس تہی اب جو اسپر بعد بنئے مدد کے ہوگئی اُس کو ہر ایک دروازہ کے واپس کرادو، پر تقسیم کرکے خارج قسمت کو باقی چہہ دروازون پر جمع کردو اور ایک اسپر رکہو مثلاً

(۳)	(۲)	(۱)
۸۲۳۵۴۳	۸۲۳۵۴۳	۸۲۳۵۴۳ ÷ ۷
۱۱۷۶۴۹	۱۱۷۶۴۹	۱۱۷۶۴۹
۹۴۱۱۹۲	۹۴۱۱۹۲ ÷ ۷	۱۳۴۴۵۶
۱۳۴۴۵۶	۱۳۴۴۵۶	۲۵۲۱۰۵
۱۰۷۵۶۴۸ ÷ ۷	۱۵۳۶۶۴	۱۵۳۶۶۴
۱۵۳۶۶۴	۲۸۸۱۲۰	۴۰۵۷۶۹
۱۷۵۶۱۶	۱۷۵۶۱۶	۱۷۵۶۱۶
۳۲۹۲۸۰	۴۶۳۷۳۶	۵۸۱۳۸۵
۲۰۰۷۰۴	۲۰۰۷۰۴	۲۰۰۷۰۴
۵۲۹۹۸۹	۶۶۴۴۴۰	۷۸۲۰۸۹
۲۲۹۳۷۶	۲۲۹۳۷۶	۲۲۹۳۷۶
۷۵۹۳۶۰	۸۹۳۸۱۶	۱۰۱۱۴۶۵
۲۶۲۱۴۴	۲۶۲۱۴۴	۲۶۲۱۴۴
۱۰۲۱۵۰۴	۱۱۵۵۹۶۰	۱۲۷۳۶۰۹

(۶)	(۵)	(۴)
۸۲۳۵۴۳	۸۲۳۵۴۳	۸۲۳۵۴۳
۱۱۷۶۴۹	۱۱۷۶۴۹	۱۱۷۶۴۹
۹۴۱۱۹۲	۹۴۱۱۹۲	۹۴۱۱۹۲
۱۳۴۴۵۶	۱۳۴۴۵۶	۱۳۴۴۵۶
۱۰۷۵۶۴۸	۱۰۷۵۶۴۸	۱۰۷۵۶۴۸
۱۵۳۶۶۴	۱۵۳۶۶۴	۱۵۳۶۶۴
۱۲۲۹۳۱۲	۱۲۲۹۳۱۲	۱۲۲۹۳۱۲ ÷ ۷
۱۷۵۶۱۶	۱۷۵۶۱۶	۱۷۵۶۱۶
۱۴۰۴۹۲۸	۱۴۰۴۹۲۸ ÷ ۷	۲۰۰۷۰۴
۲۰۰۷۰۴	۲۰۰۷۰۴	۳۷۶۳۲۰
۱۶۰۵۶۳۲ ÷ ۷	۲۲۹۳۷۶	۲۲۹۳۷۶
۲۲۹۳۷۶	۴۳۰۰۸۰	۶۰۵۶۹۶
۲۶۲۱۴۴	۲۶۲۱۴۴	۲۶۲۱۴۴
۴۹۱۵۲۰	۶۹۲۲۲۴	۸۶۷۸۴۰

(۷)

۸۲۳۵۴۳
۱۱۷۶۴۹
۹۴۱۱۹۲
۱۳۴۴۵۶
۱۰۷۵۶۴۸
۱۵۳۶۶۴
۱۲۲۹۳۱۲
۱۷۵۶۱۶
۱۴۰۴۹۲۸
۲۰۰۷۰۴
۱۶۰۵۶۳۲
۲۲۹۳۷۶
۱۸۳۵۰۰۸ ÷ ۷
۲۶۲۱۴۴

پس اول دروازہ پر ۴۹۱۵۲۰ دوئم پر ۶۹۲۲۲۴ سوئم پر ۸۶۷۸۴۰ چہارم پر ۱۰۲۱۵۰۴ پنجم پر ۱۱۵۵۹۶۰ ششم پر ۱۲۷۳۶۰۹ ہفتم پر ۲۶۲۱۴۴ ان ساتون کا جمع کل فوج راجہ کی تہی یعنی [illegible]۶۴۸۰۱ فوج تہی

چندربہان مدرس دیانند اینگلو ویدک اسکول میرٹھ و ممبر آریہ سماج میرٹھ۔

مدد کی ضرورت

بابو رام لکشمن سب پوسٹماسٹر فرید آباد سے اطلاع دیتے ہین کہ وہان کے منشی سید الطاف حسین صاحب کثیر الازدواج کے خلاف ایک کتاب لکہہ رہے ہین مسلمانون اور عیسایون کی کتابون سے انہون نے حوالہ جات اکٹہے کرلئے ہین اور ویدک دہرم کی پستکون کے حوالہ جات کی انکو ضرورت ہے ہمارے آریہ بہائی اس طرف توجہ فرما کر منشی صاحب کو براہ راست خط و کتابت کرکے انکو ضرور مدد دین۔

عام خبرین

موضع گوجھی تحصیل حصار کے مہاجن نے ایک بنئے کی لڑکی سے جبراً پھیرے لئے براور برہمن دیوتا دونون حوالات مین ہین۔

حصار مین کوئی نوزاد بچہ ڈگی مین ڈال گیا تحقیقات درپیش ہے۔

مہاراجہ ریوان کے اصطبل مین سخت آگ لگی ۲۰ گھوڑے جلگئے نقصان قریب پندرہ ہزار روپیہ کے ہوا۔

کلکتہ مین جس شخص نے اپنی معصوم لڑکی کو زندہ درگور کیا تھا ۱۰ ماہ قید سخت کی سزا پائی۔

سماجک سماچار

چونکہ سید حسین آتشی نے ایک عرصہ کے بعد پھر سر نکالا ہے اور اپنا دام بہت لوگون پر پھیلایا ہے۔ الغرض انکا دعویٰ ہے کہ وہ کلمہ کی برکت سے آگ پر سے گذر جاتے ہین انکی اس کرامت کا پول سنہ ۱۸۹۹ع مین لالہ سکھا یا رام جی پلیڈر بنون نے کھولا تھا اور لوگون پر ثابت کر دکھایا تھا کہ سوائے دہوکے کے اور کچھ نہین جس سے کہ سردار ٹیک سنگھ طالب علم انکی آگ پر سے گذر گئے اور کراماتی صاحب کی کرامات ساری کی ساری بے نکلی۔ لہذا آریہ سماجون کے سکرٹری صاحبان کی اطلاع اور توجہ کیلئے لکھا جاتا ہے کہ جہان کہین آتشی میان نمودار ہون انکے پول سے واقفیت حاصل کرنے اور عوام الناس کو ان کے دہوکے سے بچانے کیلئے انکی کارروائی کا جیسا جو مفصل حال گوردیپار امنتری آریہ سماج بنون سے بذریعہ طلب کرلین۔

آریہ سماج چانگ تحصیل بہونی کا جلسہ مورخہ ۲۳ و ۲۴ مارچ کو بڑی دہوم دہام سے سماپت ہوا۔

آریہ سماج حصار کا سالانہ جلسہ ۲۰، ۲۱ و ۲۲ مارچ کو بڑی رونق کے ساتھ ہوا۔

آریہ سماج حصار نے ایک بدہوا کا بواہ کرکے مارچ سنہ ۱۹۰۲ع مین اچھا بیٹر حاصل کیا ہے۔

آریہ سماج لوہار وڈانگخانہ کریابی ضلع بدایون کا سالانہ جلسہ ۱۷ + ۱۸ + ۱۹ - اپریل سنہ ۱۹۰۲ع کو ہوگا۔

لوکل

۱۴ و ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۰۲ع کو آریہ کنیا پاٹھشالا اور استری سماج کا تیرہوان سالانہ جلسہ بڑی دہوم دہام سے منعقد ہوا۔ ۲۱ استریان لاہور امرتسر ضلع علیگڈھ۔ بلند شہر دہرہ دون وغیرہ سے ہماری تہین شہر کی استریان تو تعداد کی تہین کہ اچھا خاصا ایک ہجوم معلوم ہوتا تھا اتنے بڑے عالیشان صحن مین اور چھتون پر تل دہرنے کو جگہ نہین تہی دو روز تک بڑی رونق رہی بڑے بڑے اُتم دیا کہیان ہوئے بہجنون کا بہی بڑا ہی آنند رہا شہر اور مفصلات کی استریان جو جلسہ مین شامل ہوئی تہین از حد خوش ہوئین مبلغ ایک سو ایک روپیہ چندہ آریہ کنیا پاٹھ شالا کیلئے نقد جمع ہوا ۵ کنیاؤن کا سنسکار ہوا اور ۲ کنیاؤن کا ویدآرمبہ سنسکار ہوا پہلے ۵ کنیائین پڑہائی ختم کرکے اپنے اپنے گہر دنکو سدہارین اور ۲ کنیائین داخل ہوئین اس پاٹھ شالا اور استری سماج سے شہر میرٹھ اور مفصلات کی استری جاتی مین آریہ دہرم کا پرچار خوب ہو رہا ہے اس جلسہ کی مفصل کیفیت مراسلات کے کالمون مین علیحدہ شایع کی گئی۔ اس مہینے مین آریہ کنیا پاٹھشالا کے لئے حسب ذیل دان وصول ہوا دان دینے والے مہاشیون کو اتینت دہنیاود دیا جاتا ہے ایشور پرماتما انکی منوکامنا پوری کرین۔ منشی بہیمسن سنگھ صاحب از جیپور ۲ روپیہ ۔۔ ویدآرمبہ سنسکار کا پیہ

(۵) پنڈت درگاجی نے پتر کے بواہ مین جسکا بواہ پنڈت کیدارناتھ منتری آریہ سماج بیلون ضلع بلند شہر کی پتری سے ہوا معرفت کنور ہرنش سنگھ سکرٹری آریہ سماج ثابت گڈہ ضلع بلند شہر (۵)

۲۶ مارچ سنہ ۱۹۰۲ع کو اجمیر سے ۹ - انا تھ کنیائین آریہ کنیا پاٹھ شالا کے آشرم مین اور آئین حالت نہایت ہی ابتر ہے جسم پر گوشت کا پتا نہین صرف ہڈیان باقی ہین کئی ایک انمین سے بیمار ہین بعض تو ایسی کمزور ہین کہ بولا تک نہین جاتا علاج معالجہ اور پرورش شروع کر دی گئی ہے پرماتما دیا کرینگے تو دو چار ماہ مین سب ٹہیک ہو جاوینگی پہلے کی انا تھ کنیائین بہت اچھی حالت مین ہین اور خوب لکہتی پڑہتی ہین انمین سے ایک کنیا کا بواہ بہی ہو گیا جسکا بواہ ہوا ہے وہ قوم کی مالن ہے اپنی قوم کے لڑکے سے سنسکار ودہی کے موافق ۵ تاریخ مارچ کو بواہ کر دیا گیا لڑکی عمر ۱۶ سال کی

ڈاکٹر رام چندر ورما شہر میرٹھ کی ہزارہا مریضون پر آزمائی ہوئی شرطیہ آرام کرنیوالی تیر بہدف حکمی اور بیجیٹا ادویات

اگر تندرستی کو عزیز سمجھتے ہو اور اگر زندگی کا کچھ مزہ اٹھانا منظور ہے تو ڈاکٹر رام چندر ورما شہر میرٹھ کی مجرب اور بیجیٹا ادویات کا استعمال کرو جن سے ہزارہا بیمار دن کو آرام ہو چکا ہے اور بیشمار سارٹیفکیٹ موجود ہین یہ ادویات کل ہندوستان بلکہ ملک برہما۔ کالاپانی۔ لنکا۔ افریقہ۔ اور بلوچستان وغیرہ مین بھی جاتی ہین اور ان کی بڑی قدر و شہرت ہوئی ہے۔ جو صاحب ایکدفعہ منگوا لیتے ہین پھر ہمیشہ کے لیے یہین سے منگواتے رہتے ہین اس شفاخانہ نے اپنی ایمانداری۔ نیک نیتی اور بیوپار مین سچائی خاصکر غربا کا مفت مین علاج کرنے کی وجہ سے بڑی نیک نامی حاصل کی ہے امراض ذیل کو پوری کامیابی کے ساتھ کلیہ صحت حاصل ہوتی ہے سولہ برس سے آجتک کسی مریض کو شکایت کا موقع نہین ملا۔ آتشک سوزاک بخار۔ تلی جریان منی نامردی دستی دمہ و کھانسی بچون کا سانس چیچک دستہال بدہضمی امراض چشم امراض گوش ذیابیطس امراض رحم قبض دہی داد کھجلی پردر روگ مرگی گنٹھیا ہیضہ۔ علاوہ اسکے دیگر امراض کی دوائین بھی ہر وقت طیار رہتی ہین زیادہ واقفیت کیلئے ایک کارڈ بھیجکر بڑی فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمائیے۔ اسکے سوا اس شفاخانہ مین ایک پوتر خوشبودار صابون کا کارخانہ بھی ہے جسمین نہایت عمدہ اور صرف دیسی اشیا سے بنا ہوا شدہ صابون تیار ہوتا ہے اور بہ نسبت اور کارخانون کے ارزان ملتا ہے اور زیادہ آسایش و آسانی کیلئے ایک خشک سفوف تیار کیا ہے جو بالکل صابون کا کام دیتا ہے اور بہت کم خرچ ہے۔

علاوہ ازین ہمارے شفاخانہ کے متعلق ایک پستکالہ (کتب خانہ) بھی ہے جسمین آریہ دہرم کی کل کتابین بزبان سنسکرت دیوناگری بھاشا۔ انگریزی۔ اردو۔ ملتی ہین خاصکر ایک بھجن کی پستک جسکا نام ہری یش گاین ہے نہایت ہی نادر اور نئی طیار ہوئی ہے جس مین آریہ سماجی عمدہ عمدہ کل بھجن درج کیے گئے ہین۔ تال اور سُر اور وقت بھی ہر ایک بھجن پر لکھا گیا ہے۔ ولایتی کپڑے کی نہایت عمدہ جلد بندھی ہے قیمت فی جلد ۱۲؍

نوٹ ہم غریب۔ محتاج لاوارث آدمیون کا علاج مفت کرتے ہین محتاج ہونیکا کامل ثبوت ملنا چاہیے نیز سانپ کے کاٹے ہوئے کو دوائی بلاقیمت دیجاتی ہے صرف محصول ذمہ ہمارے ہوگا۔

جلد پنجم — رجسٹرڈ نمبر الف ۶۸ — نمبر (۵)

ओ३म्

विद्यांचाविद्यांच यस्तद्वेदो ँ सह ॥ अविद्यया मृत्युं तीर्त्वा विद्यया मृत मश्नुते ॥ १ ॥

جو منشیہ ودیا اور اودیا کے سروپ کو جانکر جڑ اور چیتن اور دونوں کو اُنکا سادہک نشچے کر کے

شریر آدی جڑ اور چیتن آتما کو دھرم ارتھ کام اور موکش کی سدھی کیلئے ساتھ ساتھ

پریوگ کرتے ہیں وہ لوگ دُکھ سے چھوٹکر پرمارتھ کے سکھ کو پراپت ہوتے ہیں۔

ہمیشہ شاستریک اور سماجک اُنتی کا ایک ساتھ اُپدیش ہونے سے ہی منشیہ کا اُدّھار ہو سکتا ہے اس پرچہ کا یہی اُدیش ہے

برشٹی ہوتی ہے

آریہ بندھو

आर्य्य बन्धु

۱۵ - اپریل سنہ ۱۹۰۲ء

قیمت سالانہ پیشگی بلا محصول ڈاک ۲؁ روپیہ معہ محصول ڈاک ۲؁ روپیہ

باہتمام پی - آر - ورما - ایڈیٹر و منیجر

فہرست مضامین

ایڈیٹوریل

آریہ پنتھ

پاٹھک مہاشیہ پرماتما کی اپار مہما اور مہان شکتی کو دیکھنے کے
لئے منش کو سب سے پہلے خودی اور نہایت ابھمان کو تیاگنا
چاہیے کیونکہ جب تک تکبر کا پردہ بیچ مین حایل رہیگا اس
پوتر سروپ پرمیشور کا درشن سنبھو نہین ہو سکتا۔ دنیا مین
کونسی ایسی ایجاد ہوئی ہے یا کونسا ایسا نیا خیال پیدا
کیا گیا ہے جس مین انسان نے محو ہو کر کچھہ عرصہ کے لئے
اپنے آپکو فراموش نہ کیا ہو۔ پس جب سنسار کے تچھہ
پدارتھون مین اسقدر محو ہونے کی ضرورت ہے پھر انسان
متکبر ہو کر سرو سوکشم پرماتما کو کیسے پا سکتا ہے اسلئے
بھراتری گن اگر ایشور کو پراپت ہونا چاہتے ہو تو خودی
اور غرور کو چھوڑ کر ویدک ودیا مین اسکی تلاش کرو اوم شم

نوٹ اور رائین

ڈاکٹر بوس کی نہایت مفید اور حیرت انگیز ایجاد۔ حال مین
ڈاکٹر بوس نے ایک ایسی مصنوعی آنکھہ ایجاد کی ہے جسکے
ذریعہ سے ہر ایک چیز بخوبی دیکھی جا سکتی ہے اس ایجاد
کی بدولت کوئی اندھا یا کانا شخص نظر نہین آئیگا۔
مزید براں ڈاکٹر صاحب موصوف کا خیال ہے کہ تمام
جسمانی اعضا کا بنانا ممکن ہے۔ تمام اہل ہند کو خوش
ہونا چاہیے کہ ان کے ملک مین بھی ایسے لایق موجد
پیدا ہونے لگے واقعی مغربی دنیا مین بھی آجتک ایسی
ایجاد کوئی نہین ہوئی تھی۔

ہمعصر انوار الاسلام کی ویدک دہرم سے ٹکر

تعصب مست متانتر والون کو آجکل فلسفی کے میدان
مین جوہر دکھانے کا شوق کچھہ ایسا گدگدا رہا ہے
کہ اپنی عقاید خواہ کیسے کمزور اور نازک کیون نہون
مگر ایک دفعہ خم ٹھونک کر ویدک دہرم کے مقابلے
مین آنا اور زور آزمائی کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے
چنانچہ ہمعصر مذکور کا ایک نامہ نگار اسکی اشاعت
مطبوعہ یکم مارچ مین اسلامی اخوۃ اور ویدی دان کا
مقابلہ کرتا ہوا اول الذکر کو سراپا حسن اور ما بعد الذکر
کو اسکے برعکس ظاہر کرتا ہے۔ اس مضمون کے
پڑہنے سے یہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ نامہ نگار مذکور
زبان سنسکرت سے بالکل ناآشنا اور موجودہ
زمانہ کے علم طبیعات سے آزاد ہونے کے باعث
سخت غلطیون کی دلدل مین پھنسا ہوا ہے اس
اس دلدل سے تو اسکو آریہ مسافر میگزین کے
نامہ نگار وہی آریہ مہاشے نکالینگے جنکو وہ اشارہ
سے اپنی مدد کے لئے بلا رہا ہے۔ لیکن اسکی ایک
بھاری غلطی سے ہم بہی اُسے آگاہ کئے دیتے ہین
ہمارا مطلب اسکے اُس فقرہ کا نوٹس لینے سے
ہے جو کہ اس نے انوار الاسلام کے صفحہ ا پر رقم
فرمایا ہے کہ "مال ربانی جلا کر سیاہ کرتے ہین
اور غربا کے ہاتھہ پر نہین رکھتے"!! ہمارے مسلمان خفت نسبت
نامہ نگار کا یہ اعتراض بعینہ یہ مثال رکھتا ہے جیسا
کوئی علم طب سے بالکل ناآشنا شخص کسی طبیب کو

پانی مین دوا گھولتا اور پانی کو اوپر سے نتھار کر تلچھٹ کو پھینکتا دیکھکر طبیب سے یہ کہے کہ تم دوا کو خراب کر رہے ہو نامہ نگار صاحب ہو مال ربّانی جلکر سیاہ نہین ہوتا بلکہ اس کا لطیف جزو یا اصلی مادہ کثافت سے الگ ہوکر کرہ ہوائی مین تحلیل ہوجاتا ہے اور ہر ایک متنفس اسمین سے اپنا حصہ حاصل کر لیتا ہے اور چونکہ جو اشیا اگنی مین ڈالی جاتی ہین ان مین ادشدھیان ہوتی ہین اسلئے بیمار تندرستی حاصل کرتے ہین مقوی اشیا کمزورون کو طاقت بخشتی ہین - رہی یہ بات کہ غربا کے ہاتھ پر نہین رکھتے سو نہین معلوم نامہ نگار صاحب اس سے کیا مفہوم رکھتے ہین آیا آریہ لوگ غریب محتاجون کو دان ہی نہین دیتے یا یہ کہ بلی ویشو، غریب محتاجون کو کیون نہین بانٹ دیتے - اگر انکا مطلب پہلی بات سے ہے تو یہ واقعات کے خلاف ہے کیونکہ آریہ لوگ ہمیشہ غریب محتاجون کو دان دینا پسند کرتے ہین - یدی انکی مراد دوسری بات سے ہے تو حیرت کا مقام ہے کہ نامہ نگار صاحب کو یہ بھی معلوم نہین کہ بلی ویش کسقدر ہوتا ہے کیا غریبون کا اس سے پیٹ بھر سکتا ہے اگر ایسا ہے تو مولوی صاحب آپ ہی مرغیون کا دانہ بھیڑ بکریون کا چارہ یا اگر گھر مین خوشبو پھیلانے کی کوئی دوا اگر آپ استعمال مین لاتے ہین انکو کیون محتاجون مین تقسیم نہین کر دیتے آریہ لوگ تو اصل مین تمام دنیا مین بانٹنے کے لئے ہی بلی ویش کرتے ہین لیکن اگر کسی خاص آدمی کو تر نوالہ کو دیکھکر منہ مین پانی بھر آئے تو انکا کیا قصور ہے - بقول شیخ سعدی -

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

ہمعصر انوار الاسلام اور مسئلہ تناسخ

ہمعصر مذکور اپنی اشاعت مطبوعہ ۱۵ - مارچ مین شریمان پنڈت لیکھرام مرحوم کے مسئلہ تناسخ پر دانت پیستا ہوا رقم طراز ہوا کیا آپکو یقین ہے کہ اگر لوگ وید کے پورے متبع ہوجائین تو پھر افریقہ مین کوئی شخص پیدا نہ ہوگا اور سرزمین افریقہ بالکل انسانون سے خالی ہوجائیگی ہمارا جواب مولوی صاحب جس حالت مین دنیا کے تمام لوگ وید مقدس کے پیرو کار ہوجائینگے - تب افریقہ اور عرب کے ریگستان بے آباد تو نہین ہونگے مگر برعکس اسکے تختہ گلزار بن جائینگے کیا آپنے کبھی نہین دیکھا کہ جس جیلخانہ مین قیدی اپنی قید کے دن کاٹا کرتے ہین اسی مین افسر جیل بڑی آسایش اور آرام سے رہا کرتا ہے - پھر مولوی صاحب ناقص الخلقت بچون کی پیدائش کا موجب انکے والدین کا قصور بتاتے ہین - یہ مولوی صاحب نے کوئی نیا خیال نہین تراشا بلکہ ہر ایک معمولی لیاقت کا آدمی بھی جانتا ہے کہ قانون ازدواج کی خلاف ورزی سے ہی ناقص الخلقت اولاد پیدا ہوتی ہے مگر افسوس کہ مولوی صاحب کی محنت باآور نہ ہوئی کیونکہ سوال دینے کا ویسا ہی بنا رہتا ہے شریمان پنڈت لیکھرام جی کا یہی تو سوال ہے کہ کیون ایک بچہ قصوروار اور قانون ازدواج کی خلاف ورزی کرنے والے والدین کے گھر مین پیدا ہوکر اپنی جسمانی اور دماغی قوی مین ناقص رہتا ہے جبکہ

دوسرا دہرم کو پالن کرنے والے ماں باپ کے ہاں جنم
لیکر خوبصورت تندرست اور عقیل و فہیم بنتا ہے اس کا
جواب مولوی صاحب سے کچھہ نہین بن پڑا اور نہ کبھی کچھہ
بن پڑیگا کیونکہ انکے اعتقاد کی رو سے روح تو پیدا ہونیسے
پیشتر ہوتی ہی نہین جو خود رجوع کرکے اچھے یا برے
والدین کے گہر مین پیدا ہو اور بفرض محال اگر پیدا ہونے
اور روح کے بننے مین تہوڑا سا عرصہ مانکر ایسا ہی خیال
کیا جاے تو بہی کوئی ناقص الخلقت بچہ پیدا نہ ہو کیونکہ
کوئی روح خود بخود برے ماں باپ کے گہر پیدا ہو کر
ناقص الخلقت نہین بنیگی اب مولوی صاحب کو سواے
اس کے چارہ نہ ہوگا کہ وہ اسکو ایک امر اتفاقیہ کہدین
ایسی حالت مین اسلامی خدا عرش پر بیٹھا ہوا بالکل
بیکار رہ جائیگا اور اسکو جزا سزا دینے کا کوئی استحقاق
نہ رہیگا کیونکہ جب کوئی آقا کسی آدمی کو کام پر ہی نہین بہیجتا
وہ اسکو تنخواہ دینے یا قصوروار ٹھیرا کر گرفتار کرنے کا
حق کیسے رکھ سکتا ہے - مولوی صاحب! بہشت اور
دوزخ کے خیالی نقشے تو آپ پیشتر سے بنایا ہی کرتے
ہین خدا کے واسطے کہین خدا کی نسبت ایسا خیال مت
قایم کرلینا -

پہر مولوی صاحب حساب دانی مین قدم رکھتے ہوئے
پینترا بدلتے ہین اور یون مسلہ تناسخ کو للکارتے ہین
کہ "اگر تناسخ ٹہیک ہو تو سواے آریون کے دنیا مین اور
کوئی شخص انسانی قالب مین نہین پایا جانا چاہئے"
آپ یہ فرض کرکے کہ دنیا کی آبادی سوا ارب ہے جسمین
آریے صرف دس کروڑ ہین یہ نتیجہ نکالتے ہین کہ سوا سو
سال مین سواے چند معدودے آریون کے دیگر تمام
اقوام حیوانات کے قالب مین آکر دنیا مین فقط ۱۰
کروڑ آریے نظر آتے اور باقی ایک ارب ۱۵ کروڑ حیوان
بن جاتے ہمارا جواب اس حساب مین ہم مولوی صاحب
کو پہلے رعایتاً یہ بتا کر کہ آریہ لوگ تو اسوقت مین ایک
کروڑ بہی نہین ہین ۱۰ کروڑ فرض کرنیکی کیا ضرورت
تھی یہ عرض کرتے ہین کہ اول تو پرماتما کی اننت
مایا مین اننت جیو موکچھہ کا سکھہ بہوگ کر آباد
کرون مین اکر جنم لیتے ہین دوئم اس دنیا اور دیگر
کرون کے جیو اپنے کرمون انوسار مختلف بہوگون
اور کرون مین اکر پیدا ہوتے رہتے ہین مولوی صاحب؟
آپنے صرف اس بہوگول کا اندازہ لگا لیا مگر دوسرے
لوک لوکانترون کو جو بقول قران آسمان کی قندیلین ہین
شمار نہین کیا یہی ہماری غلطی حساب مین واقع ہوئی ہے
اسکے بعد مولوی صاحب تناسخ کی سزا سے بچنے کی
ایک احسن تجویز یہ بتاتے ہین کہ کتون بلیون اور
بندرون کو نہ تیغ کیا جاے ہمارا جواب: ویدک
دہرم کو پالن کرنے والے تو صاف ظاہر ہے کہ
موکہش پد کو پائینگے رہے مسلمان اور دیگر مذاہب
کے لوگ سو چاہے وہ کتنی بہیڑ بکریان کیون نہ مارین
مگر قادر مطلق خدا تعالی کے احکام کبھی ٹل نہین
سکتے اپنے کرمون کا پہل ضرور بہوگنا پڑیگا خواہ
جنگلی درندون کے قالب مین یا دریائی جانورون
کے جسم مین -

شاریرک اور ساماجک اونتی

(سلسلہ کیلئے دیکھو آریہ بند ہو جلد ۵ نمبر ۲ کا صفحہ ۴۲)

یہ بات بھی نہایت ہی ضروری اور یاد رکھنے کی لائق ہے کہ ابتی زمانہ ایام ماہواری یعنی حیض کا آنا ۱۴ سال کی عمر کے بعد شروع ہوتا ہے حکما کا یہ قول ہے کہ جب تک کم سے کم ۱۶ دفعہ عورت حیض سے نہ ہو لے تب تک مجامعت نہین کرنا چاہیئے گویا جب حیض شروع ہو جسکو سن بلوغت کہتے ہین اوس سے ڈیڑھ سال بعد تک صحبت نہ کرے ورنہ جنین کمزور روگی رہیگا اور جب عورت کی عمر ۴۵ یا حد ۵۰ سال کی ہو جاتی ہے تب حیض کا آنا موقوف ہو جاتا ہے حیض بند ہو جانے کے بعد بہی صحبت کرنا خلاف حکمت ہے کیونکہ پہر حمل قرار نہیں پاتا دہرم کے انوسار شاستر کارون نے حیض شروع ہونے سے پہلے اور حیض بند ہو جانے کے بعد استری پرسنگ کو مہا پاپ لکہا ہے اور سچ بھی ہے حکمت کے خلاف جو کام کیا جاتا ہے اوس سے بجائے فائدے کے نقصان بہی ہوتا ہے اسی کا نام گناہ پاپ ہے پس جب عورت کو حیض شروع ہو اوس سے ڈیڑھ سال بعد گربہادان سنسکار کرنا مناسب ہے۔

حمل قرار پائے ہوئے رحم کا وزن باکرہ کے رحم سے ڈیرہ اونس یعنی قریب ایک چھٹانک کے زیادہ ہوتا ہے اور گولائی پر بہی آجاتا ہے جس رحم مین ایک دفعہ حمل قرار پا چکا ہو اوسکی شکل مثلث نہین رہتی اور

خم رحم کہلے اور چوڑے ہو جاتے ہین۔

رحم کی ساخت تین قسم کی ہے سب سے اوپر کی سیرس ممبرین یعنی آبی جہلی اور اندر کی میوکس ممبرین یعنی لعاب دار جہلی اور بیچ کا پرت مسکیولر یا عضلات یعنی لحمی ریشون سے بنا ہوا ہے۔

رحم کی موٹائی پتلاپن انہین عضلات پر منحصر ہے یہ عضلے جس قدر مضبوط اور موٹے ہونگے رحم بہی اوسیقدر موٹا اور مضبوط ہوگا اور ان کے ڈہیلا و کمزور ہو جانے سے رحم نیچے گر جاتا ہے اوپر کے پرت کے ریشے لمبے اور عضلات کے ریشے ترچہے اور اندرونی کے گول ہوتے ہین تاکہ رحم کی بناوٹ مضبوط رہے یہ مضبوطی قدرت نے خاصکر جنین کی حفاظت کے لئے رکہی ہے۔

اگرچہ رحم کی کل تشریح تو ابہی بہت کچہہ باقی ہے لیکن وہ بہت طول اور باریکیان ہین بغیر جاننے علم تشریح کے اونکا سمجہہ مین آنا مشکل ہے اسی لئے ہمنے موٹی موٹی باتین جنین کے مضمون کے متعلق درج کردی ہین آیندہ ہم جنین کا حال شروع کرین گے۔ (باقی آیندہ)

مفید اور کار آمد باتین

روغنون کے لئے سبز رنگ بنانیکی دوسری ترکیب

۵۰ حصہ کہولتے ہوئے پانی مین ایک حصہ سفید سنکہیا کا سفوف اور ۲ حصہ پوٹاس (جو اکہار) حل کرو اور چہان لو اب نیلے تہوتہے کو گرم پانی مین حل کرکے چہان لو ان دونون عرقون کو ملا دو انکے ملانے سے ایک سبز رنگ کا سفوف تہ نشین ہو جاویگا اوپر سے پانی کو نتہار

کر نیچے کے سفوف کو تین چار مرتبہ صاف پانی سے دہو کر
خشک کر لو بڑا ہی خوشرنگ سبز سفوف طیار ہو جاویگا
اسکو روغنون مین ملا کر سبز رنگ کے کام مین لانا چاہیئے۔

روغنون کیلئے سُرخ رنگ بنانے کی ترکیب

ہمارے یہان کے کاریگر یعنی رنگساز سرخ روغن کرنے
کے لئے شنگرف کا استعمال کرتے ہین دوسری چیز کا
استعمال بالکل جانتے ہی نہین شنگرف کی رنگت
بیشک بہت عمدہ ہوتی ہے لیکن گران بھی بہت ہی ہے
ہم جو ترکیب درج کرتے ہین وہ بہت سستی اور نہایت
خوش رنگ ہے (ترکیب) آدہ سیر آل کی لکڑی سے
کو کوٹ کر ۱۰ سیر پانی مین ۲۴ گھنٹہ تک بھگو رکھو پہر ½
گھنٹہ تک اوبالو اب اسمین ۳ پاؤ پھٹکری کو تہوڑی
سے پانی مین حل کر کے ملاؤ اور خوب ہلاؤ اب اس مین
کاربونیٹ آف سوڈا کا عرق ملاؤ ایک سفوف تہ نشین
ہو جاویگا۔ اوپر کے عرق کو نتہار کر سفوف کو دو تین پانی
سے دہو کر خشک کر لو بہت ہی اچھا سُرخ رنگ کا سفوف
طیار ہو جاویگا اب اسکو روغن مین ملا کر کام مین لاؤ بہت
سستا اور عمدہ سُرخ روغن طیار ہو جاویگا۔

غزل من تصنیف رائے کملا پرشاد صاحب ویدک دہرمی واستویہ متوطن شاہپور ضلع بنارس

ایشور کو چہوڑ اور پہ جایا نجائے گا
یہ پاپ اپنے سر پہ اوٹھایا نجائے گا
سروگیہ کا تفرقہ ہے الپگیہ سے بہت
دونون کو ایک کر کے ملایا نجائے گا
ممکن نہین کہ دور ہو دل سے اشدہتا
جب تک کہ وید منتر رٹایا نجائے گا
چیتن برہم چہوڑ کے پوجن مین مورتی
سینہ پہ اپنے سل یہ گرایا نجائے گا
پرکرتی غیر جیو جدا برہم اور ہے
تینون کو ایک کہہ کے بتایا نجائے گا
ویدون مین اور کچھ ہے بتائین ہم اور کچھ
ایسا تو کام ہم سے کرایا نجائے گا
ہے نام اوس کے گیان کا ویدون آشکار
یہ اعتقاد اپنا مٹایا نجائے گا
کھٹ درشنون مین ویدون کی منشا نہین خلاف
پہر ارتھ اور ہم سے سنایا نجائے گا
جب نسچے اپنا ہو گیا اوس پار برہم پر
شمشانون مین ہم سے اور کے آیا نجائے گا
جائے گا بعد مرنے کے یک دہرم اپنے ساتھ
اور کوئی ساتھ اپنا پرایا نجائے گا
ممکن نہین پرابتی ویدک ہو برہم کی
جب تک اگیان سے ہٹایا نجائے گا

آریہ سماج کاشی (بنارس)

آریہ سماج کاشی اسٹیشن بنارس کنٹونمنٹ سے شہر کو
جاتے ہوئے متصل محلہ گنیش باغ لب سڑک دست
راست پر واقع ہے۔ سکرٹری بابو جگدیو پرشاد صاحب
قوم کائستہ گو ہین آپکو سماج سے بہت کچھ ہمدردی
و انسیت ہے اور سچے اوتسا ہی معلوم پڑتے ہین ایسے

عظیم الالشان شہر مین یہ سماج اپنی ایکسا ہی حالت
مین چلی جاتی ہے - تعداد ممبران آبادی کے لحاظ
سے بہت کم ہے - ہر اتوار کی شام کو سماج مندر
مین تعداد حاضرین معمولی رہا کرتی ہے - سوامی نتیا
نند جی یہان چند روز مقیم رہے اونکا ویاکہیان مختلف
مضامین دہرم سمبندہی مین ہر اتوار کی شام کو سماج
مندر مین بڑی دہوم دہام سے ہوا کیا - تعداد
حاضرین معقول ہوا کرتی تہی - آپکا اس بارہ مین
زیادہ تر زور تہا کہ سماج کی جانب سے ایک سنسکرت
پاٹ شالا کہولی جائے - خود بہی مالی امداد کے لئے
مستعد تہے - دیکہا چاہئے کہ سماج اس ارادہ مین
کہان تک اپنا اوتساہ دکہلاتا ہے آپکا بیان کہان
عدل اور عام فہم زبان مین ہوا کرتا تہا - آپ کی
بانی مین مقناطیسی جذبہ تہا کہ جس سے حاضرین کے
دلون پر بہت کچہہ اثر ہوتا تہا - اگر ایسے ایسے مہاتما
دودان گاہو گاہے ہر سماج مین تشریف لیجاکر منوہر
ویاکہانون سے ممبران سماج کو اپدیش کیا کرین
تو ظن غالب ہے کہ ویدون کی عظمت ہر خاص
و عام پر ظاہر ہو کر سب کے دلون مین ڈرڑھ شردھا اس
پیدا ہو سکتا ہے اور مذہبی مذاق پر سب کی طبیعت
ہمیشہ رجوع رہ سکتی ہے اور اس طریقہ سے دہرم
اونتی کی بہت کچہہ امید ہے حال مین سماج نے چند
کلواردن کو یگوپویت دہارن کرایا - ہمارے ہندو
بہائی اس سنسکار کے شاکی ہین - ہلدی رائی مینز
فی الحال ممبران سماج کو عملی کارروائی کی اشد ضرورت ہے

آریہ سماج کو اپنی اول تعلیم سنسکرت - دوم ویدون کی
آگیا پالن پر زور دینا چاہئے اور اوسی پر عمل کرنا چاہئے
اور خود نمونہ بن کر پبلک کو دکہلانا چاہئے بعد ازان جو
جو باتین خلاف دہرم ہون اون کی اصلاح کے لئے
کمربستہ ہون تاکہ عوام الناس پر اوس کا پورا پورا اثر
پڑے - خلاصہ یہ کہ پہلے اپنے گہر مین چراغ جلاکر پہر مسجد
مین چراغ جلاوے -

راقم - ر - ک - پ - مسری داستویہ بنارس

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

حال ہی مین ایک برہمن مہاتما ساکن محلہ سوت ٹولہ کاشی
نواسی زنا بالجبر کے مرتکب ہوئے ہین - آپ نے برہمن
ہوکر برہمچرج کا خوب ناش کیا - برہم ہتیا کا ارادہ
بیٹھے بٹھائے روز روشن مین دیدہ و دانستہ اپنے سر پر
لیا - آپکو دسم اسکندہ بہاگوت سے زیادہ پریم تہا جب
ایسے فخر قوم ایسے فعل ناشائستہ کے مرتکب ہون
تو دیگران را چہ رسد - دہرم مرجادا کیسے رہ سکتی ہے
سچ ہے کسے باشد جس کو ایشور کا خوف - دہرم کا
خیال - راج کا ڈر - خاندان کی پرواہ - دنیا کا شرم و
لحاظ - نیک و بد کی تمیز - جائز و ناجائز کا فرق نہ معلوم
ہوا سے اگر راکہشس کی پدوی دیجاوے کیا بیجا ہے
شوک ہے کہ ایسے ایسے کوکرم کرنے پر بہی لوگ اونہین
برہمن کے زمرہ مین شمار کرتے ہین - ان دنون بنارس
مین آپ ہی کے افعال شنیعہ کی تعریف ہر گلی کوچہ
مین ہو رہی ہے - برہمن کہلاکر ایسے وحشیانہ کرم

کے بہاگی ہونا بڑے عجیبا کی بات ہے۔ ایسے کوکرمیون
کو جسقدر سخت سزا ملے وہ کم ہے۔ ملزم نے مسماۃ
جیکلی کے ساتھ خلاف اوس کی مرضی کے زنا کیا تہا۔
مقدمہ سشن سپرد ہوا تہا۔ صاحب سشن جج بہادر
نے جوری سے اختلاف کیا۔ مقدمہ کا فیصلہ غالبًا ہائی
کورٹ کرے گی۔

راقم - شاہ پوری بنارسی

بنارس

تہوڑا عرصہ ہوا کہ بنارس مین لاٹ بھیرون کی مورتی
کی کسی سنگ دل نے بڑی ہی درگت کی ہے خلاصہ
حال یہ ہے کہ اس مندر کے متصل مسلمانون کی ایک
مسجد واقع ہے۔ ہندؤن کا پوجا پاٹ کرنا۔ سنکہ
گہڑیال بجانا وغیرہ سن سن کر مسلمانون کو بہت
کچھ برا معلوم ہوتا تہا۔ ایک روز موقع پاکر مندر مین گھس
گئے اور مورتی کو کہنڈت کر ڈالا۔ ہندؤن نے بجز پولیس
مین رپورٹ کرنے کے کوئی ہنگامہ یا فساد نہین کیا۔
پولیس تحقیقات کر رہی ہے دیکھا چاہئے عدالت سے
اسکا کیا نتیجہ ظہور پذیر ہوتا ہے۔ بنارس کا اردو اخبار
آوازہ خلق خاموش ہے۔ مگر ہندی اخبار بہارت
جیون بنارس بہت بیاکل ہے۔

نامہ نگار بنارس

ہمین اخبار ٹریبیون مین یہ پڑہکر نہایت خوشی ہوئی ہے کہ آریہ
سماج حصار کا سالانہ جلسہ اس سال غیر معمولی کامیابی کے ساتھ
ہوا۔ سریان پنڈت لکہپت رائے صاحب وکیل حصار
کی موثر اپیل سے مختلف سماجک فنڈون کے لئے
قریبًا ۲۵ ہزار کی رقم کثیر جمع ہوئی۔ آجتک آریہ سماج
کے جلسون مین کبھی اسقدر چندہ نہین ہوا سب سے
زیادہ ۱۳ ہزار کی رقم خود اپیل کرتا پنڈت لکہپت رائے
جی نے دی ۴ ہزار کی ایک رقم گپت دان مین آئی بابو
چوڑامنی جی نے ایک ہزار دیا۔ ڈاکٹر رامجی لال صاحب
نے ۵۰۰ روپئے سیوک رام صاحب نے ۵۰۰ روپیہ
لالہ منی لال صاحب نے ۵۰۰ روپیہ لالہ چرنجی لال صاحب
اور چندو لال صاحب نے ۵۰۰ روپیہ سرسہ کے دو مہاشون
مین سے ہر ایک نے ۵۰۰ روپیہ دیا۔ ہم حصار نواسی
آریہ بہائیون کی اس کامیابی اور دہرم بہاؤ پر اور خاصکر
سریان پنڈت لکہپت رائے صاحب کی فراخ دلی اور دان
شیلتا پر دہنیاواد دیتے ہین۔ پرماتما انکے اتساہ اور دہرم
بہاؤ کو اور بہی زیادہ کرین۔

التماس

خریداران اخبار آریہ ہند ہو کی سیوا مین نویدن
یکم اپریل سنہ ۱۹۰۲ع سے ۵ روپیہ سے کم رقم کا
منی آرڈر بھیجنے کے لئے فیس منی آرڈر بجائے
۴ کے ۱ رہ گئی ہے اسلئے اس نئے قاعدہ سے
فائدہ اوٹہانے کے لئے ان تمام اصحاب کی خدمت
مین جنہون نے ابہی تک بقایا قیمت اخبار ماہواری
اور پندرہ روزہ اخبار کا زر چندہ ارسال نہین فرمایا
رسالہ وہی۔ پی ارسال ہوگا جو کسی وجہ سے ویلیو پے
ایبل نہ لے سکتے ہون ہمین اطلاع بخشین تاکہ ہم اپنی

مراسلات

اڈیٹر نامہ نگارون کی رایکا ذمہ دار نہین

یگ

ناظرین رسالہ - یہ سنسار مین وبائی مرضونکا کیون زور ہورہا ہے - نئی نئی بیماریان کیون کا تونکو کہائے جاتی ہین - بہارت مین پلیگ - کالرا - نمونیا آدمی مہاروگونکی دن بدن ترقی کیون ہے - لوگون کا بل دیریہ دن بدن کم کیون ہورہا ہے - اکال مرتیو کا خیمہ اس دیش مین کیون جم گیا ہے اسپر بہی کبھی آپکی توجہ ہوئی - آپ اگر پورانے انہاسون و شاسترونکے وچار سے اوتر دینگے - تو آپ کو خودبخود پتہ لگ جاویگا - کہ ہمسے کوئی سندر کام وہیون رتن لوپ ہوگیا - جسکے جانے سے طرح طرح کے اونپات ہمپر حملہ کررہے ہین - بیشک وہ یگ روپی رتن تہا - جسکی پورب زمانہ کے رشی منی قدر جانتے تھے - اور ذرا بچار کرو - یہی تو تہا جسکو اس دیش کے براہمن جگت کے کلیان ارتھ اپنا تیسرا وچونہا کرم مانتے تھے - یہی یگ ہین - جنسے دیوتا و پتر پرسن ہوتے ہین - سنسار مین آروگتا - بل بدہی کی بردہی اس سے ہوتی ہے ویدونکا پٹھن پاٹھن ہوتا ہے - بایو کی شدہی ہوتی ہے - اس ملک کے براہمنونکے لئے ہر ایک موقعہ پر سنسار کے اوپکار ارتھ یگ کرنا لازمی ہے پنچ یگ کرنا ہر ایک دوج کے لئے ضروری ہے یہانتک کہا گیا ہے - ایک سکنڈ بھی بایو نہ ملے - تو جینا بہت مشکل ہے اور اگر خراب بایو ہو - تو ہزارہا جانین برباد ہوجاتی ہین اور جگت مین ہاہا کار مچ جاتا ہے جیسا کہ اب پلیگ سے ہورہا ہے اس بایو کی شدہی کے لئے ایک ماتر یگ ہی اوپائے ہے - اور یہ سرو جگت اوپکاری سمجھکر اس دیش کے براہمنون نے اپنے ذمہ لیا تہا - اور دراصل یہ بڑے اوپکار کا کام ہے - جسکے برابر کا دنیا مین اور کوئی پروپکار نہین ہے - اس اوپکار کے کام کو خود کرنا اور دوسرون سے کرانا یہ اس دیش کے رشی منیون ہی کا کام تہا - شوک ہے کہ دوجونکے گھرون مین نت صبح و شام یگ ہوتے تھے اور جہان پندرہ روزہ اور دیگر موقعون پر ہر ایک دوج کے لئے یگ کرنا لازمی ہوتا تہا - وہان اب یگ کا نام تک نہین لیا جاتا ہے اسی یگ کے بند ہونے سے سنسار مین نئے نئے روگ پیدا ہوئے - اسی یگ کے نشٹ ہونے سے بہارت روگ کا ساگر ہوگیا - اسی امرت روپی یگونکے ناشر ہونے سے بہارت شدہ بیرج اور بل ہین ہوگیا ہے یگ بند ہونے سے ہی بارشونکا ہوتا بند ہوکر متواتر قحط ہونے لگے یگ بند ہونے سے ہی صاف خون اور آروگتا کا ناش ہوا - ویدونکے پڑہنے اور کنٹھ کرنے مین یاد ہا پڑا - غرضیکہ کہانتک لکہا جاوے - یگونکے بند ہونے سے سنسار روگ ساگر ہوکر ہزارون تکلیف اور لاکھون آفتون مین پھنس گیا - کیا زمانہ نے پلٹا کہایا - اور کہان تک دوج اپنے فرض لازمی

کو بہولے - کیونکہ نام ہی بہارت درش سے لوپ
ہوگیا ہون یگ جو دونون وقت ہر ایک روح کے
مکان پر بلاناغہ ہوا کرتا تہا - وہ بہی نام ماتر پورہ مین
بجہیر ونکے وقت اور مرنے مین شدہی کے وقت ہوتا
ہے - اور بیکار سمجہکر کیا جاتا ہے - اور دیگر موقعون پر
کرنا منحوس سمجہا جانے لگا ہے سچ ہے بناش کالے
بپریت بدہی -

جب یگ ہی کو جو دیوتاؤنکی ترپتی کرنے والا اور گیتا -
تجھے کو بڑہانے والا اور لوک اور پرلوک کے سکہ کا کارک
ہے - منحوس سمجہنے لگے - رچی ہے جیسے آنند اور سکہ کو
بہوگ سکتے ہین - شادی و مرگ مین جو برائے نام
ہون ہوتا ہے وہ بہی صرف نل جد پر اکتفا کیا جاتا ہے
ہون سامگری نہین ڈالی جاتی - کہان تک لکہا جاوے
اس روپی امرت کے چشمہ کے بند ہونے سے بہارت کا
آنند اور بہوگ اور سکہ وشنکار جاتا رہا - اور بہارت
باشی کم آیو ہوکر دکہ بہوگنے لگے - اور یگ روپی ہتیار
جو پرانے رشی منیونکا تہا وہ موجودہ اونکے سنتان کے
پاس سے جانے سے اونکو طرح طرح کے آلس آدی شترون
نے فتح کرلیا ہے - بچارہ سمجہے گا - کہ سنسار مین جسقدر
دُشٹ بُرے دوسرے جاندارون کو دکہ پہونچتے ہین
اونکی تلافی کرنا منش ماتر کا فرض لازمی ہے - اگر وہ
ایسا نہین کرتا - تو پاپی ہے - اور اوسکو دکہ بہوگنے
پڑینگے - اسکا علاج اوپائے کیول یگ ہی ہے - دیکہو
گیتا مین لکہا ہے - ایشور سے وید - وید سے کریا -
(یگ آدی) کرم سے میگہ - میگہ سے بارش - بارش

سے اناج - اناج سے پرانی پلتے ہین - پرانی پہر
یگ کرتے ہین - یگ سے پہر میگہ ہوتے ہین - پہر
کرتے پہر ہوتے ہین - اسی پرکار کا چکر ایشور نے منشون
کے پرشارتھ کی ندی کے لئے رچا ہے -
راجن جو منش یگ مین پرورت نہین ہوتے ہین
وہ پاپی اس سنسار مین ربتھا ہی جیتے ہین - ستو
بہگوان بہی کہتے ہین -

अग्नौ प्रास्ता हुतिः सम्यगा
दित्य सुपतिष्ठते ॥ आदि
त्याज्जायते वृष्टि वृष्टेर
न्नं ततः प्रजा ॥ १॥

ارتھ - آگ مین آہوتی دینے سے وہ سوریہ دیو کو
پہونچتی ہے - وہ اس سوریہ سے برشٹی روپ ہوکر
گرتا ہے - اور برشٹی سے اناج ہوتا ہے اور
اناج سے پرجا اوتپن ہوتی ہے -

پیارے بہائیو اس سے صاف ثابت ہے - کہ یگ
کرنا گویا سنسار کو زندگی دینا ہے - اور راحت
پہونچانا ہے - اور پہر اس سے زیادہ اور کیا اپکار
ہوسکتا ہے - اور ایسا مہا پوتر سمجہکر ہی ہمارے
پورکہاون نے اسکو ہر ایک موقعہ پر کرنا لازمی
ٹھہرایا تہا - دیکہئے لکہا ہے -

य स्वाध्याय मधीतेऽब्दं
विधिवान्नियतस्तुचिः॥ त
स्यनित्यं क्षरत्येष पयो द
धी घृतं मधु॥२॥ मनु० ॥

ارتھ - جو پرش شدہ بہاؤ سے جت اندریہ ہوکر ایک برہمچ تک جپ یگ کرتا ہے - اوس جپ یگ ہی سے اوسکے لئے سدا دودہ - دہی - گھی - مدہو جھرتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ مہارشی یگ نکرنے والونکی بابت لکھتے ہین -

देवता तिथी भृत्याना
पितृरा॥ मात्मन श्चय:।
ननिर्वयति पञ्चाना सु
ञ्छसन्न सजीवति॥१॥

ارتھ - دیوتا - اتھی - پالن کرنے یوگ پرانی - پتر آتما ان پانچون کو جو پورش اوکت پنچ یگون سے ان آدی نہین دیتا - وہ زندہ ہونے پر بھی جیوت نہین ہے -

جب یگ کرنے مین پورن لابھ اور نہ کرنے مہاپاپ ہے تو دو جونکو لازمی ہے - کہ اسکو کرنے و کرانے مین آلس نکرین - گو یہ بات ہم ماننے کو تیار ہین کہ اب راجا یگ نہین کرتے - سیٹھ - ساہوکار یگون سے بہاگتے ہین - براہمن بیچارے یا ہم کیسے یگ کرین اور کراوین لیکن بچار کرین - کہ آج دوج فرائض یگ کو بہولکر براہمن تو پراتھ کال تماکو اور سلفا ہون کرنے لگ گئے ہین - اور اکثر سیٹھ ساہوکار روپیہ قصابونکو سود کے لالچ مین قرض لیکر یا رنڈی وغیرہ نچاکر جانورونکا ہوم کرانے لگے ہین مگر آپکا اسوقت فرض بھی ہے - کہ خود سدا چاری و ہون کرتا ہو کر اونکو سچے گلو نکی مہما دکہلاوین اور سنسار کو دوکھ ساگر سے پار لگادین -

جو ہون کے یگ سے بردوہی ہے - بجائے یگ کے پاپ پھیلاتے ہین - دہرم سے سکھ ہین - پرماتما نیائے کاری کے دربار سے ہون یگ نکرے اور اوسکے بجائے پاپ پھیلانے دوجہون کی سزا پائینگے - اور جگت مین کالا منھ کرائینگے - پرماتما ہمکو سامرتھ دین کہ ہم شاستروکت سچے یگ کرنے شروع کرین اور کراوین اور اس سنسار اوپکاری فرائض کو ضرور پورا کرین اور دوسرے بہائیون سے کرادین تاکہ آپکی سرشٹی مین پھر آنند کی بارش ہو - اور دوکھ و بہاگ جاوین -

ویدک سردار سنگھ شرما از حصار

مخزن الادویہ
اور
طاعون

ناظرین! غالباً آپ کو معلوم ہوگا کہ زمانہ سابق مین بھی وبائے طاعون کئی مرتبہ اس ملک مین پھیل چکی ہے - اندنون بھی اس نابکار مرض نے جو ستم بپا کر رکھا ہے وہ اظہر من الشمس ہے - صدہا ڈاکٹر اس کے انسداد کے لئے دماغ سوزی کر رہے ہین - سرکار کی طرف سے بڑی کوشش ہو رہی ہے کہ یہ نامراد بیماری پھیلنے نہ پاوے - افسوس ہے کہ باوجود ہر قسم کی عرقریزی اور جانفشانی کے ابتک کوئی ایسی دوا دریافت نہین ہوئی جو طاعون زبون کا حکمی علاج کہلا سکے - مین نہ ڈاکٹر ہون نہ طبیب - نہ طاعون کی اصلیت سے واقف

ہون اور نہ اوسکے اسباب۔ علامات اور معالجہ کا کچھہ تجربہ رکھتا ہون۔ لیکن اس خیال سے کہ یہ مرض اوس زمانہ مین بھی پھیل چکا ہے جبکہ اس ملک مین یونانی طبابت کا طوطی بول رہا تھا مینے اس طریقہ علاج کی ضخیم کتاب موسومہ مخزن الادویہ کو اول سے آخر تک مطالعہ کرنا مناسب سمجھا مجھے امید تھی کہ اس مطول کتاب مین ضرور کسی نہ کسی دوا کا پتہ لگیگا جو طاعون کے لئے تیر بہدف ہو مین افسوس کرتا ہون کہ میری امید کافی طور پر پوری نہین ہوئی۔ تاہم مجھے اس کتاب مین اونیس[19] دوائین ایسی ملی ہین جنھین اس مرض کو دفع کرنیوالی لکہا ہے۔ مین ذاتی طور پر ان ادویہ کی بابت کچھہ تجربہ نہین رکھتا ہون لیکن عوام کی آگاہی کے لئے اونکا ذکر ضروری سمجھکر جو کچھہ مخزن مین اونکے بارے مین لکھا ہے ذیل مین درج کرتا ہون۔

(۱) انکول یا اکول۔ ایک درخت ہے۔ اگر ایام طاعون مین اوسکے پھل کو پیسکر بشرے پر طلا کرین تو خیریت سے گزرے اور مریض شفا پاوے۔ کہتے ہین کہ مجرب ہے۔

(۲) بادزہر حیوانی یعنی حجر التیس۔ گلاب مین گھسکر طلا کرنا طاعون کے لئے مفید ہے۔

(۳) بادزہر معدنی یعنی زہر مہرہ۔ واسطے طاعون کے نافع ہے۔ عرق کیوڑہ۔ گلاب یا خالص پانی مین گھسکر پیئن۔

(۴) بصل یعنی پیاز۔ دافع طاعون ہے۔

(۵) تیواج۔ ایک درخت کا چھلکا ہے۔ بخور اسکا واسطے رفع ہونے طاعون کے عجیب الاثر ہے۔

(۶) جدوار یعنی نربسی۔ طلا اسکا ساتھہ سرکہ یا گلاب کے واسطے طاعون کی گلٹیون کے مفید ہے

(۷) حمام یعنی کبوتر۔ ہمسائگی اس پرند کی حفظ طاعون کا سبب ہے۔

(۸) دجاج یعنی کبک دری۔ بخور اسکا بالخاصیت واسطے دفع کرنے طاعون کے موثر ہے۔

(۹) درونج عقربی۔ شربا و ضماداً رافع طاعون ہے۔ اسکے خواص سے ہے کہ اگر ایک ٹکڑا اسکا گھر کے اندر لٹکا دین تو وہان طاعون نہ آویگا۔

(۱۰) ریباس۔ واسطے رفع کرنے طاعون کے نافع ہے۔

(۱۱) زمرد۔ طلائی انگشتری جسمین زمرد جڑا ہو پہننا نافع طاعون ہے۔

(۱۲) ساسفراس۔ پوست ایک درخت کا ہے اوسکے ایک ٹکڑے کو منہ مین رکھنا اور چبلا کر لعاب نگلتے رہنا طاعون کے لئے بالخصوص مفید ہے

(۱۳) طرفون۔ منہ مین رکھنا اصلاح ہوائے وبائی اور طاعون کے لئے مفید ہے۔

(۱۴) طین المختوم۔ ایک قسم کی مٹی ہے۔ کتیرا کے ساتھ واسطے طاعون کے مفید ہے۔

(۱۵) عاج یعنی ہاتھی دانت۔ گردن پر لٹکانا نافع طاعون ہے۔

(۱۶) قار یا قیر۔ جس برتن مین قیر لگائی گئی ہو اوسمین پانی پینا رافع طاعون ہے۔

(۱۷) کسیرو۔ شربا اور طلاءً طاعون کے لئے

مفید ہے -

(۱۸) نارنج - سونگھنا اوسکے پوست اور پتے کو رافع طاعون ہے -

(۱۹) یاقوت - گھسکر پینا - بدن پر لٹکانا یا انگوٹھی مین پہننا طاعون کے لئے مفید ہے -

جے رام شرما

سچ کے متلاشیون کے لئے غور طلب خیال

آجکل ہم بھارت ورش مین دیکھتے ہین کہ تعلیم یافتہ اشخاص مین سے تقریبًا بیس فیصدی کو اس بات کا خیال پیدا ہو گیا ہے کہ ست کا گرہن اور اسّت کا تیاگ ہر سرشٹ منش کا دہرم ہے -

سوال ہوتا ہے کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ صرف بیس ہی فیصدی کو اسکا خیال پیدا ہوا ہے اور باقی اشخاص کو نہین -

دوسرے یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ اون شخصون مین جنکے درمیان یہ خیال پیدا ہوا ہے ایک ہی وستو پدارتھ یا اور کسی معاملہ کا ست ور اسّت ہونا دشمنی یا حقارت یا علیحدگی کا کارن ہوتا ہے اور کہین کہین کبھی کبھی ایکتا ہونی کا کارن ہے اسکی بھی کیا وجہ ہو سکتی ہے -

اور یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ مختلف مذاہب سے ایک سے ہی اصول رکھتے ہین اور بہت سے ایسے اصول رکھتے ہین جو کہ عام طور پر ایک دوسرے کی برخلاف ہین اور چند اصول ایسے ہین جو مختلف ہین - اس کی بھی کیا وجہ ہو سکتی ہے -

چوتھی یہ بات بھی غور طلب ہے کہ مختلف مذاہب کا ظہور مختلف وقتون پر کیون ہوتا ہے - اور اب جو اس بات کا خیال پیدا ہوا وہ کیون پیارے سجنون جہانتک مین اس باری مین سوچ سکا ہون آپکی سیوا مین واسطے غور کرنیکی پیش کرتا ہون -

منش یعنی جیو آتما مختلف شریرون مین برتاؤ کرتا ہی آتما پرکاش سروپ ہے - ایشور یا پرم آتما بھی پرکاش سروپ ہے اور وہی ست ہے مختلف شریرون مین سے مختلف پرکاش آتما کا ہوتا ہے - شریرات استھول اوستہا سے لیکر اتی سوکشم اوستہا کی ہو سکتی ہین جسقدر شریر جو کہ آتمانی دہارن کیا ہے استھول ہے اوسی قدر اوسکی طاقت محدود اور نامکمل ہے ہوتی ہے چونکہ آتما بذات خود پرکاش سروپ ہے اور اتی سوکشم کہ ہماری خیال سے باہر ہے ہم لوگ آتما کی سکتی کو شریر کی ہے شکتی کہا کرتے ہین جو کہ خود جڑ ہے اور آتما چیتن ہے -

آتما سدا ایک رس ہے لیکن شریر ہمیشہ استھول اوستہا سے سوکشم اوستہا کی طرف آہستہ آہستہ زمانہ کی رفتار کے مطابق اور کبھی کبھی جلدی تبدیل ہوتا جاتا ہے جسکو قانون آیولوشن کہتے ہین شریرونکی تقسیم اسطرح بیان کی گئی ہے - (۱) انّ مئی کوش (۲) پران مئی کوش (۳) منو مئی کوش (۴) وگیان مئی

کوش (۵) آنند مئی کوش یا سطر جر - (۱) جاگرت اوستھا
(۲) سوپن اوستھا (۳) شوشوپتی (۴) توریا (۵)
نروان اوستھا - جو کہ جیو کی ہین -
اب اس سوال کا جواب کہ کیون بیس فیصدی اس
بات کی تلاش مین کہ ست کا گھر ہین اور است کا تیاگ
کرنا چاہیئے حل ہو سکتا ہے کیونکہ جو جیو کہ ان- پاان
اور پران یا ان - پران اور سو مئی کوش تینون مین
برت رہے ہین یہ بات اونکے دلون مین کبھی اوتپن
نہین ہوتی- اور کبھی کبھی اون کو اوتپن ہوتی ہے
جو وگیان مئی کوش مین برت سے ہین - باقی آئندہ

ڈاکٹر ایل سی بجل میرٹھ

پند نصائح

جناب اڈیٹر صاحب - تسلیم -
براہ مہربانی مضمون مندرجہ ذیل نصائح کو اخبار پندرہ
روزہ مین درج فرما کر بندہ کو ممنون کیجیگا -

(۱) سب سے پہلے خدا کو پہچانو- جس نے تم کو
پیدا کیا-
(۲) ہمیشہ سچ بولو- اور سچے آدمی سے پیار کرو-
(۳) عقلمند اور دانا آدمی سے دوستی پیدا کرو-
(۴) اپنی چشم اور زبان کو ہر وقت قابو مین رکھو
(۵) اپنا بدن اور لباس ہر دم پاک اور صاف
رکھو- تاکہ صحت اور عزت حاصل ہو-
(۶) باپ کی ناموری پر فخر کرنا اچھا نہین- خود اپنی
لیاقت پیدا کرنی چاہیئے-
(۷) اپنے بھید غیر لوگون سے ظاہر نہ کرو-
(۸) بھوک سے زیادہ نہ کھانا چاہیئے کیونکہ ایک
پرہیز سینکڑون بیماریون سے بچاتی ہے -
(۹) تھوڑا بولنا- اور ضرورت کے وقت بولنا
دانائی کا سبب ہے -
(۱۰) جو کام آج کرنا چاہیئے - اسکو کل پر چھوڑنا
چاہیئے -
(۱۱) جو شخص اپنے سے بزرگ ہو اس سے
ہنسی نہ کرو-
(۱۲) جب کسی کا بھلا ہوتا ہے تو اسمین بہانجی
نہ مارو-
(۱۳) جو شخص ہر بات پر ہنستا ہے وہ بڑا بیوقوف
ہے -
(۱۴) مغرور آدمی کو کوئی پسند نہین کرتا خواہ
بادشاہ ہی کیون نہ ہو-
(۱۵) جب کوئی آدمی کسی دوسرے سے بات
کر رہا ہو- تو تم اسکی بات مین خود بخود دخل نہ دو-
(۱۶) سستی کو پاس نہ آنے دو- یہ سب خرابیون
کی جڑ ہے-
(۱۷) اگر کوئی شخص تمہارے گھر مہمان آوے-
تو اسکی خدمت کرو-
(۱۸) کفایت شعاری اختیار کرو-
(۱۹) اپنے پیشے کو جہانتک ہو سکے ترقی دو-

راقم ایک آریہ

سریمان مہاشہ اڈیٹر آریہ بندھو صاحب۔ نمستے۔
نویدن یہ ہے کہ آپ براہ مہربانی اپنے پتر مین
اس مضمون کو جگہ دیجیگا۔ ایک صاحب قوم
ویش انگریزی۔ اردو جانتے ہین اور کچھ ہندی
بھی جانتے ہین اور آریہ خیالات کے ہین وہ
ٹیچری کرنا چاہتے ہین اگر کسی صاحب کو پاٹھک کی ضرورت
ہو تو وہ میرے سے خط وکتابت کرین تنخواہ طے
ہو جاویگی۔ آپکا شبھ چنتک ہر گیان سنگھ ویش
زمیندار موضع امان اللہ پور ڈاکخانہ جانی ضلع میرٹھ

ازا مہیر چند آریہ مسافر

من جہان ایک طرف بڑا چنچل ہے وہان دوسری طرف
بڑا ہی موقعہ شناس ہے دن رات اسی گھات مین
لگا رہتا ہے کہ کب جیو آتما بے خبر ہو اور کب اسکو
پچھاڑ ڈالے اسلئے بدھی مان دھیر پرش کبھی بھی
من کے داؤن پیچ سے بے خبر نہین ہوتے ہمیشہ
اسکی ہیبدار حرکتون پر نگاہ رکھتے ہین اور اندریون
کو اسی لئے ہمیشہ اپنے مین قابو کرنے کی کوشش
کرتے ہین۔ من کو ذرا بھی ڈھیلا چھوڑئے۔ اندریان
اسی وقت بے لگام ہو جاتی ہین۔ اور پھر آہستہ
آہستہ زور پکڑتے پکڑتے بے قابو ہو جاتی ہین۔
یہی وجہ ہے کہ تجربہ کار دھرماتما پرش ایک ساعت
کے لئے بھی من روپی لگام کو ڈھیلا چھوڑنا نہین
چاہتے۔

کیا بھارت ورش پھر ویدون کے جھنڈے کے نیچے
ایک دل ہو کر جمع ہوگا؟ یہ سوال اکثر دیش بھگتون
کے دلون سے اُٹھتا ہے اور اصل مین اس سوال کا
اس زمانہ مین اُٹھنا ضروری ہے کیونکہ اسی کے
حل ہونے پر دوسرے سارے بہوتک سوال کا
انحصار ہے یعنی یہ کہ کیا کل دنیا مین ایک عالمگیر
دھرم پھیلیگا؟ زمانہ کی رفتار بتلا رہی ہے کہ بھارت
ورش کے ہندو عموماً ویدون کی بزرگی کو از سر نو محسوس
کرنے لگے ہین یہ ایک معنی خیز امر واقعہ ہے کہ باوجود
ہندوؤن مین ہزار ہا مت متانتر پھیل جانے کے
بھی اسوقت ہر ایک ست وادی اپنے مانے ہوئے
سدھانتون کی پشٹی ویدون سے کرنیکی کوشش
کر رہا ہے۔ صرف یہی نہین بلکہ ہمارے پشتون کے
بچھڑے ہوئے بھائی جو کہ لالچ یا بھے سے مسلمان
ہو گئے تھے اسوقت اپنے پراچین ویدک دھرم کی
طرف متوجہ ہو رہے ہین عیسائیون کی اب دال
گلتی نظر نہین آتی آریہ سماج کی دلیلون کی زبردست
چوٹون نے عیسائی مت کی اصلیت ظاہر کر دی ہے
یہی نہین بلکہ وے عیسائی جو کہ پچیس سال گذرے
کہ ویدون کو ٹھٹھے مین اُڑانے کی کوشش کیا کرتے
تھے اب اسقدر ماننے لگ گئے ہین کہ ویدون مین
بہت سی بیہودہ باتون کے ساتھ بہت سی اعلیٰ اخلاقی
اور فلاسفی کی باتین بھی درج ہین یہان تک کہ بعض
بعض عیسائی اب اس بات کے بھی قائل پائے
جاتے ہین کہ ویدون کے رشی ایک جہان سرو گیہ

سرو شتریامی پرماتما سے بھی واقف ہیں پھر کیون نہ ہم
امید کرین کہ زمانہ آویگا جبکہ کل بھارت نواسی ایک
جھنڈے کے نیچے ایک ہی دہونی کرتے ہوئے
ایک ہی ایشور کے گن گائن کرین گے ۔

راقم امیر چند آریہ مسافر

اپنے آپ کو دیکھو

کون ہے جس کے اندر سینکڑون عیب موجود نہین -
پھر انسان کیسا بھولا ہوا ہے - کہ وہ دوسرون کے
عیبون کے ایسا پیچھے لگا رہتا ہے کہ بس کچھ نہ پوچھئے -
ارسطو کا قول ہے - جس کا اپنا گھر شیشے کا ہو - اسکو
دوسرون کی طرف پتھر پھینکنے مین ہوش سے کام لینا
چاہیئے - مگر ہم مین سے کتنے ہین - جو اس پر عمل کرتے
ہین - ہم خود قصوروار ہوتے ہوئے روز اورون کی
عیب جوئیان کرتے ہین - اپنی آنکھ کا شہتیر چھوڑ
دوسرون کے تنکے کی فکر مین لگ جاتے ہین ناظرین
پیشتر اسکے کہ ہم کسی اور پر نکتہ چینی کرین - کیون نہ ہم
یہ دیکھ لین کہ آیا ہم مین بھی کمزوری ہے یا نہین - مگر
افسوس ہے اپنے گریبان مین منہ ڈالکر کوئی نہین
دیکھتا - اور دوسرون کی نکتہ چینیون پر فوراً ہر کوئی
شروع ہو جاتا ہے - راولپنڈی سرائے باشی بھائیو ہم
سب خود عیبون سے بھرے پڑے ہین -

چرنجیت لعل سیٹھی

جناب اڈیٹر صاحب نمستے - سطور ذیل کو درج رسالہ
فرما کر ممنون کیجئیگا -

ضروریات زندگی

تحریر اور تقریر سے عام طور پر بھارت ورش مین آجکل
یہ تعلیم دیجا رہی ہے کہ حتی الامکان ضروریات
زندگی کو کم کرنا چاہیئے کیونکہ جسقدر ضروریات زندگی
زیادہ ہوتی ہین اسیقدر دکھ اٹھانا پڑتا ہے اور
دکھ کا نہ ہونا ہی اصلی سکھ ہے پس دکھ کی جڑ
یعنی زندگی کی ضروریات ہی کو کیون نہ قطع کر دیا
جائے جس سے دکھ بالکل باقی نہ رہے" اس
اصول کے حامیون کی ہمارے ملک آریہ ورت
مین نہ صرف کثرت ہی ہے بلکہ ایک یہ بات بھی
قدرتی طور سے ان کے حق مین واقع ہوئی ہے کہ
مدتون پیشتر سے اس ملک مین یہی تعلیم پھیلائی
جا رہی ہے جس سے اول تو بہت ہی کم لوگ
ایسے ہونگے جو اس ایک گونہ ناقص اصول کی
قباحت سے واقف ہون اور جو کوئی ہے بھی وہ
ہزارون لاکھون رایون کے خلاف کچھ منہ سے
نکالکر انگشت نما ہونے کی جرات نہین کر سکتا
بعض مہاشے یہ خیال کرینگے کہ اس قسم کے
مضامین کو دہرم سے کیا تعلق ہے مگر یہ خیال صحیح
نہین اصلی دہرم منش کا وہی ہے جو اسکی زندگی
کے تمام اخلاقی جسمانی مجلسی اور مالی پہلوؤن
پر پورا پورا اثر ڈالے اور انکو منور کرے - جو آریہ
مہاشے آریہ سماج کے ستپاہک جلسون مین جاکر
ویدون کے بھاشیہ کی کتھا غور سے سنتے ہین

ہین وہ اچھی طرح جانتے ہین کہ پرم پتا پرمیشور نے عناصر سے مختلف اشیاء اور کلا کوشل بنانے کی ہدایت کسقدر جابجا وید مقدس مین فرمائی ہے۔ وید کے جن منترون مین یہ ہدایت دی گئی ہے ان سے مفہوم فقط یہی ہے کہ منش کا پرشرم سپھل ہو کر (آرٹ) دستکاری پوری ترقی پاوے جس سے آسایش زندگی اور گرہست کا پورا سکھ مل سکے۔ چونکہ تجارت کا دارومدار ضروریات ہی پر ہے اسلئے جو اپدیشک گرہستیون کو ضروریات کم کرنے کا اپدیش کرتے ہین وہ ایک گونہ اپنے ملک کے بازارون و کارخانون کو نقصان پہنچاتے ہین اگر وہ دیگر ممالک کی تجارت کو اپنے ملک مین پھیلانا نہین چاہتے وہ اپنے اہل ملک کو یہ تعلیم دے سکتے ہین کہ وہ اپنی ضروریات کو آپ بنانا بھی سیکھین مگر حالت خانہ داری مین کبھی انسان کو ضروریات کم کرنے کی تعلیم مفید نہین ہو سکتی۔ ہر ایک گرہستی کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو محکمہ گرہست آشرم مین بطور ایک افسر ملازم کے خیال کرے جس طرح ایک ایماندار اور لائق حاکم علاقہ اپنے مالک کے سپرد کئے ہوئے ملک اور اسکے انتظام کو اپنا تصور کرکے شب و روز کام مین مصروف رہتا ہے اور حتی الامکان اسکے بڑھانے مین کوشش کرتا ہے مگر اسپر بھی کبھی اسکی ملکیت کا دعوی نہین کرتا بلکہ جب آقا چاہتا ہے فوراً اپنی نوکری کا چارج دوسرے کو دیکر گھر کو روانہ ہوتا ہے۔ پنشن گذارہ کے لئے ملتی ہے کام کاج کے تمام جھگڑے چھوٹ جاتے ہین۔ اسی طرح ایک بان پرستھی بھی گھر کو چھوڑتا ہوا تمام ضروریات کو خیرباد کہکر جنگل کا راستہ لیتا ہی بیشک وہی وقت ضروریات کو چھوڑنے کا ہے اس سے پیشتر ایسا کرنا گویا گرہست کے فرایض سے منہ موڑنا ہے۔ میرا مطلب یہ ہرگز نہین کہ کسی کے محل کو دیکھکر ایک غریب آدمی اپنی جھونپڑی کو آگ لگا دیوے لیکن کیون ایک گرہستی پوری کوشش سے دھن دولت کما کر دھرم مارگ مین خرچ نہ کرے۔

(باقی آیندہ)

مذاق

ایک دفعہ میرٹھ مین ایک تھیٹریکل کمپنی آئی دو اصحاب جو اتفاقاً صرف ایک ایک آنکھ رکھتے تھے تماشا دیکھنے کے لئے گئے اور صرف ایک ٹکٹ خرید کر تماشا دیکھنے لگے جب مینجر کمپنی نے ٹکٹ لینے شروع کئے تو ان دونون اصحاب نے ایک ٹکٹ پیش کیا۔ مینجر نے دوسرا ٹکٹ مانگا اسپر وہ دونو صاحب بولے کہ جب ہم دونو صرف دو آنکھون سے تماشا دیکھ رہے ہین پھر دوسرا ٹکٹ کیون طلب کیا جاتا ہے کیونکہ ہر ایک تماشبین ایک ٹکٹ لیکر دو آنکھون سے تماشہ دیکھ رہا ہے۔

عام خبرین

دربار نوروز۔ کابل مین دربار نوروز کے نسبت جو

مختلف افواہین اوڑائی گئی تھین وہ سب غلط نکلین مگر حالات دربار جو موصول ہوئے ہین اون سے ظاہر ہوا کہ کابل مین کوئی فساد کا اندیشہ نہین ہے رعایا کے باہم بڑا میل ہے اور افغان چاہتے ہین کہ امیر حبیب اللہ خان حکومت بہ پابندی مذہب کرین - پاپونیر کا نامہ نگار کابل سے ۱۰- مارچ کی چٹھی مین لکھتا ہے کہ عیدگاہ مین ۱۰ بجے صبح امیر حبیب اللہ خان نماز پڑھنے آئے تمام گروہون کا ایک کثیر مجمع موجود تھا ایک بجے صدہا مسلمانون نے نماز جمعہ پڑھی سہ پہر کو مختلف قسم کی مہمانداریان ہوئی رہین اور شام کو بڑی دعوت ہوئی ۲۲- مارچ کو ایک عظیم دربار بوستان سراے مین منعقد ہوا تمام فوج جو کابل مین موجود تھی معاینہ کے لئے حاضر کی گئی امیر صاحب نے مختصر دعا کے بعد تقریر فرمائی اور حاضرین سے اپنے والد ماجد کی موت پر افسوس ظاہر کرکے اپنی نئی پالیسی کا اظہار کیا - فرمایا کہ مین نے تمام قانون اور پورانے ضوابط رسمیات و قواعد جو امیر عبد الرحمان خان شیر علی خان اور دوست محمد خان کے زمانہ مین جاری تھے جمع کئے ہین - ان قوانین اور قواعد سے صرف اونھین پر مین عمل کرنا چاہتا ہون جن سے رعایا کا فائدہ متصور ہے اصلی منشا میرا یہ ہے کہ حسب شریعت اپنی رعایا پر حکومت کرون - اگر افغانون نے شریعت پر عمل کیا تو دنیا اور عقبے دونون سنبھالین گے اگر اونھون نے شریعت کی تعمیل نہین کی تو وہ شریعت کے موافق سزا کے مستوجب ہون گے جو رعایا کے فائدہ کے لئے ظالمانہ اور ناواجب سزاؤن سے بچانے کے لئے قایم کی گئی ہین تقریر کے بعد امیر صاحب نے فرمایا کہ مین نے اپنے بھائیون کو

مختلف صیغہ جات حکومت سپرد کئے ہین سردار نصر اللہ خان فوج کے افسر اعلی ہین محمد عمر خان امور سلطنت اور امین اللہ خان صیغہ مال کے افسر انچارج ہونگے - امیر کی تقریر کے بعد قاضی صاحب نے خداوند تعالی سے دعا مانگی کہ امیر اور اونکی رعایا پر اوس کا سایہ رہے اور ہدایت کی کہ باشندگان آپس مین اتحاد رکھین خاص سوال اور فوجی افسران اور امرا کو تقسیم خلعت کے بعد دربار برخاست ہوا ہڈا ملا جن کے کابل جانے کی دہوم تھی کابل نہین نہین پہونچے مگر واپ گائی مین آپنے عید منائی جہان سرحد کے گرد کے تمام گروہون کے قایممقامون کو آپنے طلب کیا اور شاہ اسلام کے احکام کی پابندی اور باہمی اتفاق کی نسبت بہت کچھ تقریر فرمائی اوسی روز آپ کے پاس امیر حبیب اللہ خان کا پیغام پہونچا کہ آپ کابل تشریف لاوین چنانچہ ملا صاحب جلال آباد کیطرف چل کھڑے ہوئے ہین ۵ ہزار کی جمعیت آپکے ساتھ ہے شک کیا جاتا ہے کہ آپ کابل پہونچین گے یا نہین کیونکہ محمد عمر خان کی مان نے امیر حبیب اللہ خان سے ناراضی ظاہر کی ہے کہ وہ ملاؤن کو کابل مین جمع کرتے ہین حالانکہ امیر کی پالیسی کبھی نہین رہی کہ مولویون پر امور سلطنت مین اعتبار کرکے ہدایت چاہین - ممکن ہے کہ امیر حبیب اللہ خان اپنی سوتیلی مان کی فہمایش کا خیال کرکے ان حضرت کو طلب نکرین مگر کچھ بھی ہو امیر حبیب اللہ خان کو ہم مبارکباد دیتے ہین کہ اسطرح سے نوروز کی رسم مبارک ادا ہوئی اور تمام اندیشہ فسادات کے باطل ثابت

سرسے اور قاضی صاحب کابل کے شریک ہو کر دعا مانگتے ہین کہ آپکی حکومت کو کامیابی ہو اور مثل امیر عبدالرحمٰن خان کے گورنمنٹ ہند سے دوستانہ تعلقات قایم رہین سرحد کے اندر کوئی فساد نہونے دین نہ روسیون کو موقع دین کہ وہ کوئی حرکت ایسی کرین جس سے گورنمنٹ ہند کو کسی قسم کی پریشانی ہو ہندوستان عرصہ کی قحط کی مصائب اور زردادیٔ کے بعد آرام کا خواستگار ہے چاہتا ہے کہ حکمرانان اندرون ملک مناسب تدابیر ترقی مین مصروف ہون اور اسمین ہم کو امیر کابل سے بہت کچھ مدد کی امید ہے۔

امریکہ مین ویشنو مذہب کی اشاعت

مہاتما گورنگ اور سری کشن مہاراج کے چیلون کی تعداد امریکہ مین بڑھتی جاتی ہے متعدد عورتون اور مردون نے سنیاس اختیار کیا ہے جنکی فہرست اخبار امرت بازار پترکا نے چھاپی ہے اور لکھا ہے کہ سوامی ابھیانند نے دو شاخین گورنگ سماج کی ایک مس فرسیکو اور دوسری چکاگو مین قایم کی ہے جن سے اشاعت فلسفہ ہند کا انتظام ہوا ہے فہرست درج ذیل ہے۔ وشنو اوپر باء مس ہنری لارڈ ریڈلینڈ۔ کالیفورنیا۔ (۲) سنت آنند۔ ہنری بی آڈمس۔ ۶۱۱۲ گرین اوڈوالیہ چکاگو۔ (۳) پربودھانند ہنرلونی گریج ۲۵۰۲۔ ۵۵ سینٹ چکاگو (۴) پریم آنند۔ مسز جولیا رنگ۔ لینڈ ۵۰۷۰۔ ۵۵ سینٹ چکاگو۔ (۵) دیانند۔ مسز ایڈا پوسٹ ۵۵۴۳۔ ڈنگلسایڈ ایو چکاگو (۶) اشٹانند۔ مسز سکے ایم۔ میکنٹایر۔ اسٹریچہ مور۔ ۲۰۷ لرکن اسٹریٹ سان فرانسسکو کالیفورنیا (۷) آنند۔ مسٹر ٹامس بی ڈرسج آرکیٹ ڈیمو۔ ہوٹل اڈیٹر اخبار لاس انجلس ڈیموکریٹ (۸) مسٹر نیلسن ایچ براون بتوسط مسز میکنٹایر۔ اسٹریچہ مور۔ ۲۰۷ لرکن اسٹریٹ سان فرانسسکو۔ کالیفورنیا۔ ہندو دہرم بھی خوب چپکے چپکے پاتال مین پہنچا۔ بھارت ورش مین آریہ سماج۔ کے ساتھ دال نہین گلی۔

شرکاء جشن تاجپوشی کی فہرست

ذیل مین فہرست اون امرا کی درج کی جاتی ہے جو جشن تاجپوشی مین ولایت مین مدعو ہوئے ہین۔ شہر کلکتہ۔ مہاراجکمار پرویت کمار ٹاگور۔ (۲) شہر بمبئی۔ سر جمشید جی جیجی بھائی (۳) شہر مدراس۔ راجہ سوالائی راما سوامی مدلیر۔ (۴) مدراس پریسیڈنسی مہاراجہ آنریبل سر وینکٹیش وینتا پلپاتی رنگا راؤ راجہ بوبلی (۵) بمبئی پریسیڈنسی مہربان گنپت راؤ مادھو راؤ ونچورکار (۶) صوبہ بنگال۔ آنریبل اصف قدر سید واصف علی مرزا آف مرشدآباد (۷) یونائیٹیڈ پراونسیز آگرہ و اودھ۔ آنریبل نواب ممتاز الدولہ محمد فیاض علی خان صاحب پہاسو ضلع بلند شہر (۸) پنجاب۔ نواب فتح علیخان صاحب قزلباش (۹) ممالک متوسط مسٹر گنگادھر راؤ چٹنس۔ (۱۰) آسام۔ رائے جگناتھ بروا بہادر (۱۱) برھما۔ مونگ ان گیبنگ۔ (۱۲) اودھ راجہ پرتاب بہادر سنگھ پرتابگڈھ

(۱۳) صوبجات سرحدی لفٹنٹ کرنل نواب محمد اسلم خان صاحب (۱۴) کنور سرہرنام سنگھ اہلو والیہ۔ (۱۵) بابا کھیم سنگھ بیدی کلار۔

سہارنپور میں لالہ گنپت رائے اگروال کی ۱۶ سالہ بیوہ لڑکی کی شادی جس کا ذکر سابق کیا گیا ہے بڑی دہوم دہام سے روشن سنگہ ساکن علیگڈھ سے ہوئی گو لوکل رؤسا نے سخت مخالفت کی تہی۔ دو ہزار براتی تہے جو خاص خاص سڑکوں پر سے ہوکر گذرے پرجوش بہجن گائے گئے جسکا اثر لوگوں کے دلوں پر نہایت عمدہ ہوا۔

روس میں بدنظمی - ماسکو میں سال گذشتہ میں ایک محاصرہ کی حالت تہی پولیس کو بہت ہی سرگرم وقت درپیش تہی یعنی بقول اوس کے وہ ہر ایک مشکوک شخص کو گرفتار کرتی اور ملک سے خارج کرتی تہی۔ سات سو طالبعلم ایک رات میں گرفتار ہوئے اور جنگی پولیس اور سالون کے گروہ دن رات سڑکوں پر گرداوری کرتے تہے۔ روسی گورنمنٹ کو بہی ظاہر ہونے لگا کہ سخت کارروائی سے کچھ نہیں ہوتا۔ روس میں اور دیگر مقامات میں بھی اس کا ثبوت پہونچا ہے کہ فوج سے کچھ بھی علاج نہیں ہو سکتا جب تک ناراضی کے اسباب کا علاج نہ کیا جائے۔

روس میں حسب معمول جو لوگ عوام کی جانب سے گفتگو کرتے تہے وہ طلبہ تہے۔ امسال نئی صورت یہ پیدا ہوئی کہ کچھ لوگ مزدوری پیشہ بہی گرفتار ہوئے۔ ہر چند حکم دیا گیا ہے اور یہ حکم ایسا ہی سخت ہے جیسے اوس زمانہ میں احکام جاری ہوئے تہے جب شہنشاہ الگزنڈر دوم قتل کئے گئے تہے۔ مگر طلبہ نے بہی برابر اشتہار جاری کئے ہیں کہ عوام لوگ بہی اپنے ملک کے فائدے پر اپنی جانیں تصدق کریں۔ بہت سے اشتہار جاری ہوئے جنہیں ایک چوڑی سرخ لکیر تہی جو فرقہ انارکسٹ کی علامت ہے۔ بہ نسبت سابق کے فسادوں کے زمانوں کے اب زیادہ دیکھنے میں آتی ہے۔

دہلی میں جو مکان گذشتہ دنوں میں تیس روپیہ ماہوار کرایہ پر لگتا تہا اب مالک مکان اوس کا کرایہ تین ہزار روپیہ ماہوار طلب کرتا ہے کلکتہ کے اکثر تاجروں نے مکانات کے متعلق دریافت کیا مگر اون کو کوئی مکان نہیں ملا یہ لوگ چاہتے تہے کہ زمانہ تاجپوشی میں اپنی کوٹہیوں کی شاخیں یہاں کہولیں اسمیں اونکو ناکامی ہوئی۔ دہلی کے مکانات مہاراجاؤں اور سرداروں نے کرایہ پر لے لئے ہیں اور سب تاجروں کی خواہش یہ ہے کہ وہ اب اپنے لئے عارضی عمارتیں بنوا لیں۔

امریکہ کے کروڑپتی ولیم والڈروف آسٹر کے قبضہ میں خاص شہر نیویارک میں چار ہزار مکانات ہیں ان کی سالانہ آمدنی تقریباً دو کروڑ پچیس لاکھ روپیہ ہے۔

مسٹر میل رودس کی لاش کیپ کالونی کے ایوان پارلیمنٹ میں پرشان بنا کر عام لوگوں کے دیکھنے کیلئے رکہی جائیگی اسکے بعد خاص توپ گاڑی پر رکھ کر عظیم الشان جلوس کے ساتھ [illegible] میں لیجائی جائیگی

اس جلوس کو بہت بازارون مین پہرائینگے - وہان
دعائیہ رسم ادا ہوگی اور اسی تاریخ کو لندن مین بھی
دعائیہ رسم ادا کرینگے - تب لاش کو بذریعہ اسپیشل
ٹرین ملک روڈیشیہ کو لیجا ئینگے کہ کوہستان ماٹوپو مین
حسب وصیت دفن کرین -

پچھلے ہفتہ مین طاعون سے کل ۲۲۸۴۰
فوتیان ہوئین -

ہند کی مشہور تجارتی کمپنی رالی برادران
کا ایک مالک، استیفین رالی افسوس کہ مونٹے کارلو مین مرگیا

دہرہ دون سے کوہ منصوری تک ایک
شاخ ریلوے جاری ہوگی جو برقی طاقت سے چلائی جائیگی

ہزاریباغ کے نواح کو ورمہ مین ایک
آدم خور شیر ۲۳ - آدمی ہلاک کرچکا ہے اسکے مارنے کا
اعلان ہوا ہے -

الہ آباد اور اوسکے ضلع کو اوس کے روغن
زرد کے پیشے سے بہت بڑی آمد حاصل ہوئی ہے جسکی
ہندوستانی فوج موجودہ چین کے لیئے ضرورت ہے
چینی گھی نہین بناتے ہین لہذا یہان سے روانہ کیا
جائیگا -

ہائی اسکول بجنور کا نتیجہ امتحان انٹرنس
اول درجہ رہا پانچ طلبا جو امسال امتحان مین شریک
ہوئے تھے سب کامیاب ہوئے -

جالندہر - مختلف سکولون کے نتیجے
مڈل سکول کے امتحان مین حسب ذیل ہین - اینگلو
سنسکرت ۱۴/۲۴ دوابہ ۱۲/۲۵ مشن ۲۵/۳۸ گورنمنٹ ۲/۳

۱۵ مارچ کے ہفتہ مین علاقہ جموں مین طاعون سے
۶۹۰ واردات اور ۴۳۹ - اموات وقوع مین آئین

کلکتہ مین طاعون کے بڑہنے کے باعث مارواڑی
چندرنگر علاقہ فرانس کیطرف چلے جارہے ہین سو اموات
روزانہ ہوتی ہین -

ایک پارسی لیڈی نے آئرلینڈ مین طبی امتحان
پاس کیا ہے -

میونسپلٹی امرتسر نے ۲ لاکھ کا قرضہ تعمیر
واٹر ورکس کے لئے گورنمنٹ سے مانگا ہے -

سر چارلس ریواز لفٹنٹ گورنر پنجاب
کہتے ہین چونکہ سختی انسداد طاعون بند کردی گئی
اسیوجہ سے اموات طاعون سے پنجاب مین زیادہ
ہوتی ہین -

لنڈن یکم اپریل - وارداتون کی فہرست سے
واضح ہے کہ ایک ریلوے حادثہ مین جو باربرٹن کے
قریب واقع ہوا ۳۹ سپاہی ہلاک ہوئے اور ۴۵
کو ضرب پہونچی - ان سپاہیون مین نصف دستہ ہائلنڈر
کا تھا اور باقی والنٹیر کمپنی اور دوسری رجمنٹون کے تھے

لارڈ کچنر بذریعہ تار برقی اطلاع دیتے ہین
کہ اس ہفتہ مین ۲۳ بوئر مارے گئے اور ۲۰۴ اسیر
ہوئے اور ۹۴ نے اطاعت قبول کی -

لنڈن ۴ اپریل - تاج پوشی کے جشن کے لئے
بڑی تیزی کے ساتھ کارروائیان ہورہی ہین فی الحال
حکم ہوا ہے کہ روشنی کے لئے گیس لمپ قایم کئے جائین
انتظام ہوا ہے کہ ۳ ہزار مقامات پر الاؤ روشن کئے جائین

سماچار چرن

ضلع گورداسپور کے قصبہ گھنگے بانگر مین آریہ سماج قایم ہوگیا۔ گیارہ ممبران ہوئی۔ اور ممبران حسب ذیل ہوئے۔

لالہ ہولچند جی پردہان۔ پنڈت لچھمن داس جی منتری۔ لالہ ہیرانند جی کوشادہیکش۔ پنڈت ٹھاکر داس جی پستکادہیکش پنڈت ملکھراج۔ بھائی کیسر سنگھ۔ لالہ لچھمن داس زرگر لالہ گوردتہ مل۔ بھائی امر سنگھ اور سردار اتھر سنگھ ممبران انترنگ سبہا۔

آریہ سماج کہیم کرن کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔

لالہ چونی لال صاحب پردہان۔ لالہ کشن داس صاحب اپ پردہان ماسٹر رام سرن داس صاحب منتری۔ لالہ رام دین صاحب اپ منتری۔ لالہ چونی لال صاحب خزانچی۔ لالہ راجچند صاحب پستکادہیکش۔

آریہ سماج مصطفٰے آباد کا سالانہ جلسہ جو ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ - اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو ہونا قرار پایا تہا۔ بوجہ طاعون ملتوی کیا گیا۔

آریہ سماج شکارپور کا سالانہ جلسہ ۱۲ و ۱۳ - اپریل کو ہوگا۔

آریہ سماج عیسی خیل کا سالانہ جلسہ ۱۷ و ۱۸ - اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو ہوگا۔

بھرامپور ضلع گورداسپور مین آریہ سماج قایم ہوگیا

پنڈت سرب دت جی نے بڈالہ ضلع سیالکوٹ مین ویدک دہرم کا پرچار کیا۔ اور ہندو پنڈتون سے شاستر ارتھ بھی ہوا۔

ضلع شاہپور کے منتری مہاشئے اس طرف پرچارکی سخت ضرورت بتلاکر پنجاب پرتی ندہی سبہا سے اپدیشکون کے واسطے پرارتھنا کرتے ہین۔

لاہور کی ینگ مینز آریہ سماج کے جلسہ مین لالہ راملال نے اپدیش دیا اور ایک نوجوان ممبر نے لکچر دیا۔

لاہور کی آریہ سیوک منڈلی شہر مین ہفتہ مین دو دفعہ اپدیش دیتی ہے لوگ منڈلی کے اپدیشون کی قدر کرتے ہین۔

لوکل

ہجوم نوچندی اچھی خاص رونق کے ساتھ ہوا۔

آریہ سماج میرٹھ کی جانب سے ویدک دہرم کا پرچار کیا گیا۔ پہلے دو تین دن تک سوامی دیانند جی کے لیکچر بھی ہوتے رہے بعد مین وہ چلے گئے اور پنڈت تلسی رام و پنڈت بدریدت جی کے ویاکہیان ہوتے رہے ایک دن ہمارے منتر لالہ مراری لال جی نے بھی ویدک دہرم کی فضیلت پر ویاکہیان دیا۔

۱۲- اپریل کو آریہ کمار سبہا کا ہفتہ وار جلسہ آریہ مندر مین ہوا ہون کیا گیا اور ویاکہیان ہوے چونکہ سبہا مذکور کے پردہان صاحب بابو کانتی پرشاد جی۔ بی۔ اے۔ کے امتحان سے فارغ ہوگئے ہین اسلئے امید کیجاتی ہے کہ اب اس سبہا کے ہفتہ وار جلسے بہر باقاعدہ ہونے لگین گے۔

استری آریہ سماج اور کنیا پاٹھ شالا میرٹھ بدستور سابق خوب ترقی کر رہے ہین آشرم مین یتیم کنیا ئین روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہین۔

رسید زر آریہ بندہو موچوال فیملی ریلیف فنڈ

لالہ بشمبر ناتھ صاحب ہوشیارپور۔ عہ بابو کیسر دیال صاحب

ڈاکٹر رامچندر ورما شہر میرٹھ کی ہزارہا مریضون پر آزمائی ہوئی شرطیہ آرام کرنیوالی تیر بہدف حکمی اور بیخطا ادویات

اگر تندرستی کو عزیز سمجھتے ہو اور اگر زندگی کا کچھ مزہ اٹھانا منظور ہے تو ڈاکٹر رامچندر ورما شہر میرٹھ کی مجرب اور بیخطا ادویات کا استعمال کرو جن سے ہزارہا بیمارون کو آرام ہو چکا ہے اور ہزارہا سارٹیفکیٹ موجود ہین یہ ادویات کل ہندوستان بلکہ ملک برہما - کالا پانی - لنکا - افریقہ اور بلوچستان وغیرہ مین بھی جاتی ہین اور ان کی بڑی قدر و شہرت ہوئی ہے جو صاحب ایکدفعہ منگوا لیتے ہین پھر ہمیشہ کیلئے یہین سے منگواتے رہتے ہین اس شفاخانہ نے اپنی ایمانداری - نیک نیتی اور بیوہارمین سچائی خاصکر غربا کا مفت مین علاج کرنے کی وجہ سے بڑی نیک نامی حاصل کی ہے امراض ذیل کو پوری کامیابی کے ساتھ کلیۃً صحت حاصل ہوتی ہے - سولہ برس سے آجتک کسی مریض کو شکایت کا موقع نہین ملا - آتشک - سوزاک - بخار - تلی - جریان منی - نامردی و سستی - دمہ و کھانسی - بچون کا سانس - پیچش و اسہال - بدہضمی - امراض چشم - امراض گوش - ذیابیطس - امراض رحم - قبض دائمی - داد - کھجلی - پردر روگ - مرگی - گٹھیا - ہیضہ - علاوہ اسکے دیگر امراض کی دوائین بھی ہر وقت طیار رہتی ہین زیادہ واقفیت کے لئے ایک کارڈ بھیجکر بڑی فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمایئے اسکے سوا اس شفاخانہ مین ایک پوتر خوشبودار صابون کا کارخانہ بھی ہے جسمین نہایت عمدہ اور صاف دیسی اشیا سے بنا ہوا شدہ صابون تیار ہوتا ہے اور بہ نسبت اور کارخانون کے ارزان ملتا ہے اور زیادہ آسایش و آسانی کیلئے ایک خشک سفوف تیار کیا ہے جو بالکل صابون کا کام دیتا ہے اور بہت کم خرچ ہے -

علاوہ ازین ہمارے شفاخانہ کے متعلق ایک پستک آلہ (کتب خانہ) بھی ہے جسمین آریہ دھرم کی کل کتابین بزبان سنسکرت دیوناگری بھاشا - انگریزی - اردو - ملسکتی ہین خاصکر ایک بھجنون کی پستک جسکا نام ہری یش گاین ہے نہایت ہی نادر اور نئی طیار ہوئی ہے جس مین آریہ سماجی عمدہ عمدہ کل بھجن درج کئے گئے ہین - تال اور سُر اور وقت بھی ہر ایک بھجن پر لکھا گیا ہے - ولایتی کپڑے کی نہایت عمدہ جلد بندھی ہے قیمت فیجلد ۱۲ ار

نوٹ - ہم غریب - محتاج لاوارث آدمیون کا علاج مفت کرتے ہین محتاج ہونیکا کامل ثبوت ملنا چاہئے نیز سانپ کے کاٹے ہوئے کو دوائی بلا قیمت دیجاتی ہے صرف محصول بذمہ بیمار ہوگا -

---

مژده مژده مژده

ہماری دُکان سوداگری واقع بازار بزازہ شہر میرٹھ سے مفصلہ ذیل اشیاء نہایت عمدہ اور سب سے ارزان قیمت پر مل سکتی ہین ہم اپنے منہ سے اپنی دُکان کی زیادہ تعریف کرکے آجکل کے جھوٹے اشتہار دینے والون مین شامل ہونا نہین چاہتے جو اصحاب فرمایش بھیجکر مال منگائینگے انکو ہماری قول کی خود آزمایش ہو جائیگی اس سوداگری مین ہر قسم کا بکفایت ملیگا

قلمدان جسکا ڈہکنا ایک بالشت کا اندر ہی اندر غائب ہو جاتا ہے

اسٹیل بوکس ساختہ شہر دہلی و الہ آباد نفیس بنا ہوا۔

قینچیان جو میرٹھ سے دور دراز کے ممالک مین جاتی ہین ولایتی قینچیون سے بھی عمدہ ہین۔

صابن میرٹھ کا جو تمام ہندوستان بھر مین مشہور ہے۔

موم بتی جو بہت عمدہ اور بکفایت اور کہین نہین ملسکتی

بٹن سُوت کے جو اس شہر مین نہایت اچھے بنتے ہین۔

گلوبند خالص اون کے اور ٹوپی جو تمام دساورون مین بھیجے جاتی ہین۔ انکے علاوہ ہماری دکان مین سوداگری کا ولایتی اور دیسی ہر قسم کا مال فروخت کیلئے تیار رہتا ہی جو عام شائقین کو عمدہ اور کفایت سے اور تھوک کے خریدار دکانداروں کو بڑی ایمانداری کے ساتھ اچھا مال ارزان قیمت پر مناسب کمیشن کاٹکر ارسال کیا جاتا ہے۔

المشتہر۔ بشمبر سہا سوداگر شہر میرٹھ بازار بزازہ

التماس

(دنیا بھر مین سب سے سستا ماہواری رسالہ)

اگر سلیس اُردو زبان مین اچھے اچھے و باریک مضامین تواریخی واقعات پولیٹکل معاملات دنیا کی عمدہ عمدہ خبرین مفید اور مجرب طبی نسخے پند و نصایح اور علمی مذاق کے مدلل آرٹیکل پڑھنے کا شوق ہو تو میرٹھ کا مشہور ماہواری رسالہ بہار ہوشن منگایا کیجیے۔ قیمت پیشگی بھیجنے والے کو ایک طلسمی قلمدان جسکا کرسی کا ایک بالشت بھر کا ڈہکنا کھولتے وقت اندر ہی اندر غائب ہو جاتا ہے دیا جائیگا۔ قیمت بلا محصول ۱۲ ر معہ محصول عہ سالانہ ہے۔

المشتہر۔ اڈیٹر بہار ہوشن شہر میرٹھ سمرتی لال داس

آریہ ہندو پستکالیہ ایجنسی شہر میرٹھ سے ذیل کی نادر کتب مطالعہ کے لیے ضرور منگائیے

سماج درشن۔ ساماجک سمبندھ ۳ ر طریق معاش۔ روزی پیدا کرنیکے آسان طریقے ۲ ر ادبھت سوپن۔ سوامی دیانند کا پرکاش خواب کے پیرایے مین ار ویدک سدھانت۔ نام سے ظاہر ہے بواہ ناٹک۔ آجکل کی بواہون کا فوٹو بطرز ناول ۴ ر صغیر سنی کی شادی۔ چھوٹی عمر مین بواہ کرنیکی برائیان ۲ ر سرقت قران اسلامی عقاید کا کھنڈن۔ ر گنگا پھل دیپکا۔ گنگا اشنان سے مکتی ماننے کی تردید۔ ر ستیہ ارتھ پرکاش۔ پورانک مت کھنڈن مورتی پرکاش۔ مورتی پوجا کا کھنڈن۔ ر بھجن پشپاولی۔ ویدک دھرم انکوان بھجن ۴ ر اسولیہ بھجن آولی۔ تھیٹر کی طرز کے بھجن ۲ ر ہندو آریہ نمستے کی تحقیقات۔ نام سے ظاہر ہے ۱ ر صداقت اصول و تعلیم آریہ سماج۔ عیسایون کے اعتراضونکا جواب ۱ ر ازالہ اوہام احمدیہ۔ اسلامی اعتراضونکا جواب ۲ ر ریسنگ چشم اسلامیہ۔ اسلامی اعتراضونکا جواب ار عقل اور جہل کے سوال جواب بطرز مکالمہ ر دہرم کا عملی پہلو۔ نام سے ظاہر ہے ۱ ر

المشتہر۔ پی۔ آر۔ ودیا شہر میرٹھ

جلد پنجم

رجسٹرڈ نمبر الف ۶۸

نمبر ۴

ओ३म्

विद्यांचा विद्यांच यस्त द्वेदो ऽ ऽसह ॥ ०॥११॥

अविद्या या मृत्युं तीर्त्वा विद्यया मृत मश्नुते ॥१॥

جو منشیہ ودیا اور اودیا کے سروپ کو جانکر جڑ اور چیتن اور دونوں کو انکا ساودھاب نشچے کرکے شریر آدی جڑ اور چیتن آتما کو دھرم ارتھ کام اور موکش کی سدھی کیلئے ساتھ پریوگ کرتے ہیں وہ لوگ دکھ سے چھوٹ کر پرمارتھ کے سکھ کو پراپت ہوتے ہیں۔

ایک شاریرک ادھماتمک اُنتی کا ایک ساتھ اپدیش ہونے سے ہی منشیہ کا اودھار ہو سکتا ہے اسی پر یہ کامی اور شکھشی ... ہوتی ہو

سکھون کی

आर्यबन्धु

آریہ بندھو

بابت ۳۰- اپریل ۱۹۰۲ء

قیمت سالانہ پیشگی بلا محصول ڈاک۔ عہ روپیہ معہ محصول ڈاک ۲ روپیہ

باہتمام پی آر وربا ایڈیٹر و منیجر شائع ہوا

فہرست مضامین

مطبوعہ آریہ بندھو پریس میں تھہ شہر

آریہ ہندھو

جوانی مستانی

آہا! کیسے شیر و شکر کی طرح ملے ہوئے ہر دو الفاظ ہین مگر او ہو! کیسا زہریلا اثر رکھتے ہین۔ جس سے ہزارون مفید ثابت ہونے والی زندگیان برباد ہو چکی ہین۔ جسمانی اور دماغی طاقتون کو زایل کرنا اور انسانی زندگی کو تلخ بنانا اسی خراب اثر کے نمایان کام ہین اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ؟ آیا جوانی قدرتی طور سے مستانی یا پاگل بنانے کا اثر رکھنے والی ہے یا انسان نے ہی اس مین اپنی کرتوت گھولی ہے جس سے وہ بجاے نہایت شیرین اور لذیذ ہونے کے مسم قاتل کی شکل ہو گئی ہے۔ واقعی اگر غور کیا جائے تو انسانی زندگی کا بہترین حصہ یہی ہے کیونکہ اس حصہ عمر مین منش پری پک ہو کر پھل لانے کے قابل ہو جاتا ہے مگر چونکہ رشیون کی ویدون سے نکالی ہوئی آشرم مریادا کو بھرشٹ کیا گیا ہی اور گرہست آشرم کا دھرم پالن کرنے کے بجاے جوانی کو مستانی بنایا جاتا ہے حالانکہ انسان کی عمر کا یہی وہ حصہ ہے جبکہ بچپن کی جہالت سے نکل کر آدمی نہ صرف ہشیار ہوتا ہے بلکہ دنیا مین اسکو کچھہ عملی طور سے کر کے دکھانا پڑتا ہے ایک ایک قدم اس منزل مین گن گن کر رکھنا پڑتا ہے کیونکہ جوانی کی منزل محض ایک پل ہے جس کی چوڑائی نہایت کم ہے نہ اسپر حفاظت کے لیئے جنگلا ہے اور نہ ہاتھہ کے سہارے کے لیئے کوئی اور چیز ہے نیچے ذلالت کا دریا موجزن ہے۔ ایسی حالت مین پاٹھک مہاشون خیال فرما لیجئے کہ مست چال چلنے سے مسافر کیسے محفوظ رہ سکتا ہے اور کس طرح صحیح سلامت کنارے پر پہنچ سکتا ہے بلکہ وہ لازمی طور سے دریائے ذلالت مین گر کر ڈوبے گا بعینہ یہی دُردشا جوانی مستانی والون کی ہوتی ہی کیون نہ ہو ویدک احکام جو قانون قدرت ہی ہین اور یہان گرہست کا ناش کر کے جوانی مستانی کی خواہشین پوری کیجاتی ہین جس طرح دیگر قدرتی تقاضون کی خلاف ورزی مثلاً بھوک پیاس کو روکنے اتھوا انوچت پدارتھون سے اس کی پورتی کرنے سے نقصان ہوتا ہے اسی طرح گرہست آشرم کی مریادا کو توڑنے سے بھی آپتی کا آنا آوشیک ہے چنانچہ جریان وغیرہ بیماریون کے ہزارون مریض جوانی مستانی ہی کی غلط کاریون سے مبتلائے مصیبت اور رنج والم کا شکار بنتے ہین کوئی اولاد نہ ہونے کے باعث کف افسوس مل رہا ہے کوئی آتشک یا سوزاک کی آگ مین جل رہا ہے سو سیانے کی اس بھیانک دشا کو دیکھکر آج کل کی جوانی مستانی پر بڑا افسوس کرنا پڑتا ہے اور پراچین رشیون کی ویدک مریادا

گرہست آشرم یاد آتی ہے جو کسی سمہ مین سورگ
کے تلیہ سمجھی جاتی تہی گرہستی لوگ بالکل اروگیہ
بلوان اور سندر دکھائی دیتے تھے ہر ایک
منش کے مستک پر کانتی اور من مین شانتی
بہرپور ہوتی تہی کاسش کہ منش ماتر پہر اپنی اسی
اوچہ دشا کو پراپت ہو اور جوانی مستانی کی
بدکاریون سے نجات ملے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

گروکل سمبندہی ویدک پاٹ شالا سکندر آباد
ضلع بلند شہر کا دوسرا میلہ ۱۹ + ۲۰ - اپریل
کو بڑی کامیابی کے ساتھ ہوا - بارہ سو چھتیس (۱۲۳۶)
روپیہ نقد چندہ ہوا کچھ وعدہ ہوا اور کچھہ اناج
ملا سارا چندہ قریبًا پندرہ سولہ سو ہوا - گروکل
کا استھان بڑا فراخ ہے بیچ مین ایک پہلواڑی
ہے جس کے اندر یگیہ شالا بھی ہے - حال مین
پنڈت گنگا سہائے جی نے اپنی لاگت سے ایک
کمرہ بہت اچھا بنا دیا ہے اس مین ودیارتھی تعلیم
پاتے ہین ان کے رہنے کے استھان الگ
ہین جو پیشتر سے بنے ہوئے ہین - سالانہ رپورٹ
سے معلوم ہوتا ہے کہ سال گذشتہ مین ودیارتھیون
کی صحت اچھی نہین رہی ہماری رائے مین اس کا
باعث وہ نزدیک کا کچا تالاب ہے جو پاٹ شالا
کے دروازہ کے سامنے ریل کی سڑک سے ملا ہوا
ہے اس کے سوت پاٹ شالہ کے اندر دو کنوئین
سے بوجہ بہت نزدیکی کے ملے ہوئے ہین اور
ہوا بھی وہان کی اس تالاب کی وجہ سے
مرطوب رہتی ہے - میلہ مین حلوائیون کی دکانین
لگوا دی گئی تہین جہان سے میلہ مین آئے
ہوئے مہاشہ جن بھوجن خرید کر کہاتے تھے -
جو صاحب پوری کہانا پسند نہین کرتے اُنکے
لئے کچی رسوئی کا انتظام کر دیا گیا تہا وہان قیمت
دینی نہین پڑتی تہی ہماری رائے مین جہان
زیادہ تعداد مین لوگون کے آنے کی امید ہو
وہان ایسا ہی ہونا چاہیئے - ودیارتھیون کی
تعلیمی حالت نہایت عمدہ ہے وید منترون کا
پاٹھہ ودیارتھی بہت اچھا کرتے ہین امید ہی
کہ بہت جلدی یہان سے اچھے اچھے اُپدیشک
اور اعلےٰ قابلیتون والے ادھیاپک نکلین گے
جو کہ کئی گروکل پاٹ شالاؤن کی بنیاد ڈالینگے
ہم سکندر آباد اور اوس گرد و نواح کے آریہ
مہاشون کو ان کی کامیابی پر دہنباد دیتے ہین
اوم شم

ورن سنکر حال مین پسرور ضلع سیالکوٹ
کی دو بدہوا عورتون نے باہم سازش کر کے
ایک کہتری کا بیاہ کسی بہنگن سے کرا دیا ان
بدہواؤن مین ایک برہمنی اور دوسری کہترانی
تہی ان کا چالان کیا گیا برہمنی کو چھہ ماہ کی اور
کہترانی کو ۲ سال کی قید ہوئی -

ادہیو امنش کام وش ہوکر کیسا اندہا ہوجاتا ہے کہ نبا گن کرم سبہاؤ کو دیکہے ہے ایک چنڈال عورت کو اپنے گہر مین ڈال لیتا ہی۔ بیشک اگر گن کرم سبہاؤ ملانے کی قدرتی مریادا کو قایم رکہا جاتا تو آج وہ جاتی جس کو رشی سنتان ہونے کا فخر حاصل ہے ورن سنکر نہ کہلاتی۔ ہندو بہائیو اب بہی وقت ہے ہوشیار ہوجاؤ اور اپنے پراچین ویدک رسوم کی قدر کرتے ہوئے ہر ایک شادی کے موقع پر گن کرم سبہاؤ کو ملا کر دیکہا کرو سیتا اور دروپدی کے سوئمبرون کا حال اتہاسون مین ملاحظہ کرو۔ وہ کیون کمبل مین لپیٹ کر جوائے نہین کی گئین تہین۔ انہون نے کیون کہلے میدان مین آکر اپنے ورون کو پسند کیا تہا اور انکے گلے مین پہولون کی جے مالا ڈالی تہی کیا ان ودوشی کنیاؤن مین لجا کی کمی تہی نہین بہارتری گن وہ اس زمانے کی کنیاؤن سے بدرجہا زیادہ لجا رکہنے والی تہین برت دہرم کے پالن مین ہنچل کیطرح درڑھ اور سوشیلا کنیائین تہین مگر ہان وہ بواہ کے اصلی پریوجن کو جانتی تہین وہ اس بات کو اچہی طرح سمجہتی تہین کہ جس کے ساتہ ہمارا بواہ ہوگا تادم زیست اس کے ساتہ ہمکو شل سائے کے رہنا پڑیگا ہم اسکا آدہا انگ کہلائین گی۔ یہی حال سنشون کا تہا وہ کام وش ہوکر وشے بہوگ کے لئے شادی نہین کرتے تہے۔ کنتو گرہست کی کٹہن منزل کو عبور کرنے کے لئے وہ ایک سنگی اپنے ساتہ لیتے تہے چونکہ وہ جانتے تہے کہ ہماری آیندہ کی تمام سنبہہ کامناؤن اور دہرم مارگ مین کامیابیونکا دارومدار ہمارے ہمراہی کے گن کرم سبہاؤ پر ہے اس لئے وہ کمبل مین لپٹے ہوئے نامعلوم شخص کو اپنے ساتہ لینا ہرگز گوارا نہین کرتے تہے کہ شاید راستے مین جاکر اس کا ساتہ مشکل اور بہاری معلوم ہو۔ یہی کارن تہا کہ اس زمانے مین سدا جاری ماتا پتا کے ہان جن کے گن کرم سبہاؤ ایک جیسے ہوتے تہے دہرماتما سنتان پیدا ہوتی تہی اب ورن سنکر ہونے سے سنتان بہی نیچ سوبہاؤ رکہنے والی پیدا ہوتی ہے۔ کام کی پریرنا سے جو شادی ہوگی لازمی طور سے اسکا یہی نتیجہ ہوگا۔ ہان اگر اوتم سنتان پیدا کرنے کی غرض سے شادی کیجاے تو اس مین گن کرم سبہاؤ کا ملانا ضروری ہونا چاہیئے نہ کہ کمبل مین لپٹی ہوئی بری بہلی جورو جیسی کسی نے دیدی رتہ مین بٹہا کر لے آئے۔ پیارے ہندو بہائیون ایسی شادیون کو شادیان مت سمجہو بلکہ سچ پوچہو تو ایسا کرنا اس مہان کلیش کی بنیاد رکہنا ہے جس سے پیڑت ہوکر آجکل ہر ایک بہارت ورشی گرہست کو نرک کے سمان دکہہ رہا ہے۔

مراسلات

(نامہ نگار اپنی تحریر کی آپ ذمہ دار ہیں)

مرنے سے پہلے اپنے عیال و اطفال کیلیے گذارہ بہم پہونچا لو

معزز ایڈیٹر آریہ بندہو نمستے۔ سطور ذیل کو درج رسالہ آریہ بندہو مطبوعہ ۱۵۔ ماہ اپریل کر کے مشکور کریں ازحد کرپا ہو گی۔ میں نے ۲۸ فروری سنہ ۱۹۰۲ء کے آریہ بندہو میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک مضمون لکھا تھا اور اُس پر زور دیا تھا کہ آریہ بندہو میوچوال فیملی ریلیف فنڈ بلد تر قایم کیا جاے اس کی ازحد ضرورت ہے اب مجھے آریہ بندہو مطبوعہ ۱۵۔ مارچ کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ آپ اس فنڈ کے ازحد حامی ہیں اور قواعد اس فنڈ کے بنا رہے ہیں واقعی اس فنڈ کی ازحد ضرورت ہے اس امر کے سننے سے بہی ازحد خوشی ہوئی کہ کئی صاحبان خریدار اس فنڈ کا قایم کرنا ازحد مناسب خیال کرتے ہیں ماسٹر شنکر لال صاحب ڈرائنگ ماسٹر روڑکی کالج جنہوں نے کہ آپ کو ایک مراسلت ارسال کی تھی کہ اس فنڈ کا مدار اس فنڈ کے قواعد پر ہے ازحد دہنباد کے لایق ہیں میں ماسٹر صاحب سے التماس کرتا ہوں کہ وہ ضرور ان قواعد کے بنانے میں منیجر آریہ بندہو کو مدد دیویں جس قدر جلد کہ ہو یہ فنڈ قایم کیا جاوے ازحد مناسب ہے جو قواعد کہ ۱۵ مارچ اور ۳۱ مارچ کے رسالوں میں درج ہوئے ہیں ان میں سے مجھے کئی ناپسند ہیں یہ امر کہ جس سال کوئی موت خریداروں میں واقعہ نہ ہووے اُس سال بہی وہ مبلغ ایک ایک روپیہ دیویں ازحد غیر واجب ہے جس سال کہ کوئی موت واقعہ نہ ہووے اُس سال کوئی روپیہ خریداران سے لینے کی ضرورت نہیں ہے دویم خط و کتابت کی کوئی ضرورت نہیں ہے تمام حالات اس فنڈ کے درج رسالہ آریہ بندہو ہوا کریں ۴ صفحے ہر رسالہ کے اس فنڈ کے حالات سے پُر ہو دیں۔ اسوقت اس فنڈ کے قایم ہوتے ہی بڑے بڑے قواعد بنانا ازحد غیر ضروری ہے نہ تو کوئی رجسٹر رکھنا ضروری ہے اور نہ ہی کوئی اور محکمہ اس فنڈ کا علیحدہ ہووے تمام کام اس فنڈ کا یہی ہے کہ جب کوئی موت ہووے رجسٹر خریداران آریہ بندہو کے خانہ کیفیت میں لکھا جاوے کہ یہ خریدار فلان تاریخ کو مرا اور اوس نے چندہ آریہ بندہو کا فلان تاریخ کو دیا۔ عه چندہ فنڈ جبکہ موت ہوا کرے اُسی وقت

لیا جاوے نہ کہ سالانہ چندہ رسالہ آریہ بندہو کے ساتھ لینا چاہئے۔ رسالہ آریہ بندہو کا چندہ تو جس وقت سال آریہ بندہو کا شروع ہوتا ہو اُس سے ۱۵ یوم اول آوے مگر چندہ فنڈ جبکہ کوئی موت واقع ہو مطلب یہ ہے کہ رسالہ آریہ بندہو کے سال کے خاتمہ پر منیجر آریہ بندہو رجسٹر خریداران آریہ بندہو دیکھکر بذریعہ رسالہ کے سب خریداروں کو اطلاع دیوے کہ اس سال اسقدر خریدار مرے ہیں باقی خریدار عہ۔عہ روپیہ چندہ فنڈ ارسال کردیں۔ اس فنڈ کی ازحد ضرورت ہے جہاں تک ہوسکے یہ جلد تر قایم کیا جانا لازم ہے۔ بیوہ عورتوں اور یتیم بچوں کی اس زمانے میں ازحد بُری حالت ہو رہی ہے ایک واقعہ جو کہ سنہ ۹۹ء میں کرنال کے ضلع میں ہوا تھا درج ذیل ہے ایک ۱۸ سالہ نوجوان لڑکی تھی اُس کے بھائیوں نے اُس کا ایک ہزار روپیہ یا کچھ کم و بیش لینا کرکے اُسے ایک ۵۰ سالہ بوڑھے سے بیاہ دینے کا ارادہ کرلیا لڑکی کا باپ جبکہ وہ بدقسمتی سے مرچکا تھا نابکار برادروں نے اوس کو مدد دینا تو درکنار زندہ درگور کرنا چاہا ماں بیچاری بہت منع کررہی تھی مگر وہ نہ مانے کیونکہ سب کے سب حرام خور تھے لڑکی کی والدہ کو عین موقع شادی پر لڑکی کی شادی کی خبر کی گئی والدہ ناراض تھی اُس نے ایسی شادی سے انکار کیا مگر جب زور دیا گیا تو وہ راضی ہوگئی

جبکہ طیاری تھی کہ شادی ہوجائے پرماتما کی آگیا سے شریمان پنڈت ہرنام سنگھ جی اوپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب وہاں جا پہونچے اور جاکر لیکچر دینا شروع کیا لوگوں نے کہا کہ لیکچر بند کرو اور ایک ۱۸ سالہ لڑکی کو گڈھے میں گرنے سے بچاؤ۔ بزرگ رشیں پنڈت جی جھٹ تیار ہوگئے اور لڑکی کو اُٹھا کر عین موقع پر لا وان سے لے گئے اور ایک مکان میں بند کرکے قفل لگادیا برات میں ہل چل مچ گئی برات والوں نے پولیس والوں کی امداد سے پنڈت جی کو دھمکایا پولیس والوں نے پنڈت جی کو خوب تکلیف دی مگر ہمارے بہادر پنڈت جی نے لڑکی نہ دی پر نہ دی اور خوب خبرداری لڑکی کی کیگئی۔ پنڈت جی نے اس لڑکی کی شادی ویدک ریتی سے کی اور پولیس والوں کی شکایت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کرنال کی عدالت میں کی غرضیکہ وہ تھانہ دار نے پنڈت جی سے معافی مانگی۔ صرف معافی پر ہی ان کی خلاصی نہ ہوئی بلکہ وہ ضلع کرنال سے تبدیل کیے گئے۔ یہ حالات میں نے آریہ پتر کا اخبار لاہور میں بھی پڑھے تھے۔ اور پنڈت جی نے مجھے زبانی بھی ۳۰ دسمبر سنہ ۹۹ء کی رات کو مالیر کوٹلہ کے جلسہ سالانہ پر سنائے --- تھے پنڈت جی کو آریہ سماج کرنال کے سالانہ جلسہ پر ۹۹ء میں پچاس روپیہ کا طلائی تمغہ آریہ سماج کرنال نے دیا تھا۔ پنڈت جی نے لڑکی کے بھائیوں کو سزا دلائی قید کرایا

اُن کے سندکرمون کا ان کو پہل دلوایا۔ پیارے
ایڈیٹر کس قدر جرأت کی بات ہے نابکار بہائیون
نے بہن کی شادی تو نہ کی بلکہ اُس کا روپیہ مول
لیکر کہانے کی خواہش کی ایسے ایسے واقعات
ہزارون ہوہیہین دختر فروشی دن بدن بڑھ
رہی ہے ضلع کانگڑے مین ۹۰ فیصدی لوگ
دختر فروشی کرتے ہین اگر ایسے ایسے فنڈ ہون
جیساکہ میرا خیال ہے تو سب سے اول دختر
فروشی تو ضرور ہٹ جاوے آج کل کا زمانہ ایسا
خراب ہوگیا ہے کہ بہائی بہائی کی جان کا خواہان
ہے نابکار عورتون نے اگر ایک گہر کے پانچ
بہائی ہون تو سب کے دل توڑ دئے ہین ایک
کا دشمن دوسرے کو بنا دیا ہے باپ کا دشمن
بیٹا ہے اور بیٹا باپ کی تلوار کا شکار ہو رہا ہے
تو پہر ایک دوسرے کی مدد کوئی کیا کرسکتا ہے
بیوہ عورتون کی حالت از حد خراب ہے یتیم بچے
جگہ جگہ دربدر بہیک مانگ رہے ہین اگر ایک گہر مین
چار بہائی ہون اور ایک مرگیا ہو تو اُس کے یتیم
بچے کسی سے امداد نہین پا سکتے کیونکہ باقی بہائی
اور اون کی عورتین دروازے بند کرکے اپنے
بچون کو خوراک پوری کچوری کڑاہ پرشاد کہلاتے
دیکہے گئے ہین جیساکہ سرلادالی کہانی مین اُسکے
لڑکے کا حال ہوا یہ کہانی مہینے ۲۸ فروری و
۱۵ مارچ و ۳۱ مارچ کے رسالہ آریہ بندھو مین درج
کروائی تہی سب صاحبان خریداران رسالہ

آریہ بندھو کی سیوا مین دست بستہ عرض ہے
کہ وہ کرپا کرکے جلد تر اپنی رائے سے ایڈیٹر و منیجر
رسالہ آریہ بندھو کو مطلع فرما دین تاکہ یہ فنڈ
جلد تر بعد کافی بحث مباحثہ کے قایم کیا جاوے
ہر ایک خریدار کا فرض ہے کہ وہ قواعد بناکر دفتر
رسالہ آریہ بندھو میرٹھ شہر مین ارسال کرین
تاکہ سب کے قواعد کا ملاحظہ ہوکر سب سے عمدہ
قواعد جس نے بنائے ہون وہ قواعد مشتہر
کئے جاوین۔ اس وقت اس قسم کے حسقدر
فنڈ ہون کم ہین کیونکہ آجکل بیوہ عورتون و
یتیم بچون کی از حد خراب حالت ہے ہندو قوم
کی خود غرضی نے قوم کا ستیاناش کردیا ہے
لاکہون مندر کروڑون دیوی شوالے آسمان
تک چوٹی اُٹہائے ہوئے بنوائے جارہے ہین
مگر یتیم بچون اور بیوہ عورتون کی طرف کوئی
بہی توجہ نہین کرتا پنجاب سیوچوال فیملی ریلیف فنڈ
لاہور نے بیوہ عورتون اور یتیم بچون کی از حد
مدد کی ہے مگر اس کے اخراجات از حد زیادہ
ہین گو وہ بہی ۱۰ ماہواری زیادہ نہین کے نہین
مگر بحالت موجودہ بہت زیادہ معلوم ہوتے ہین
جس قسم کا فنڈ کہ مینے قایم کرنے کی تحریک کی ہے
اس سے از حد فایدہ ہے اُن لڑکون کی تعلیم
کے اخراجات جنکے والدین کہ فوت ہوگئے ہون
اور وہ کوئی سرمایہ اُن کی تعلیم کا نہ چہوڑ جاوین
اس فنڈ سے اس طرح سے ادا ہوسکتے ہین کہ

کہ وہ لڑکے اپنے متوفی باپ کی موت کے وقت
جو روپیہ اُس کے موت کیوقت ملے اُس روپیہ
سے تعلیم حاصل کرسکتے ہین اس روپیہ سے جوان
لڑکیون کی شادی ہوسکتی ہے جنکا شادی کرنے
والا کوئی موجود نہ ہو یا بیوہ عورت گذارا کرسکتی
ہے غرضیکہ صرف آریہ بندہو کے خریدار ہونے
سے کئی طرح کے فوائد حاصل ہوسکتے ہین جو لوگ
کہ زمانہ کے گرم و سرد ہوا کو چکھہ چکے ہین انکو
سب حالات معلوم ہین کہ آج کل بیوہ عورتون
اور یتیم بچون کی کیا حالت ہے کیا کوئی محلہ
ایسا ہے ؟ کہ جس مین کوئی بیوہ عورت نہ ہو
کرپا کرکے رسالہ آریہ بندہو کے ہر خریدار صاحب
اپنے اپنے محلہ کی بیوہ عورتون اور یتیم بچون
کے حالات مشاہدہ کرین پہر انکو معلوم ہوگا کہ
اس فنڈ کے قایم ہونے کی کسقدر ضرورت ہے
میری رائے مین تو بہتر یہ ہے کہ ہر خریدار کو اپنی
اپنی رائے جلد تر دینی چاہئے اور یہ سب رائین
بطور ایک [illegible] شایع کرکے سب خریدارون
[illegible] تقسیم کیا جاوے سب خریدارون کو
پتہ لگ جاوے گا کہ ہر ایک کی کیا رائے ہے
اگر رسالہ مین ہر خریدار کی رائے درج ہونے
لگی تو پہر اول تو رسالہ مین اسقدر گنجایش
نہین ہے دویم اگر ایسا ہو بہی تو سب خریدارون
کی رائے قریبًا دس سال تک اس رسالہ مین
شایع ہوتی رہین گی اور پہر بہت دیر کے بعد یہ

فنڈ قایم ہووے گا۔ مین نے جس جس شخص سے
کہ اس فنڈ کے قایم کرنے کا خیال ظاہر کیا ہے
اُس نے میرے خیال کو پسند کیا ہے جبکہ مین
ہردوار مین گوروکل کے افتتاحی جلسہ کے موقعپر
گیا تہا تو ہر ایک شخص کے ہاتہہ ۲۸ فروری
سنہ ۱۹۰۲ء کا رسالہ آریہ بندہو تہا اور وہ شخص
کہتا تہا کہ اگر یہ فنڈ قایم ہوگیا تو بیوہ عورتون
اور یتیم بچون کو ازحد سہائتا ملیگی سب لوگ
یہی کہتے تہے کہ شادی فنڈون کی طرح
سے ہی یہ بہی کوئی ٹہگی کا محکمہ نہ ہو مینے اُنکے
اس خیال کی تردید کی اور کہا کہ سب لوگون
کو جو کہ آریہ بندہو کے خریدار ہون گے عہ روپیہ
چندہ فنڈ اسوقت دینا ہوگا جبکہ یہ روپیہ تقسیم کیا
جانے والا ہو یعنی ہر سال آریہ بندہو کے خاتمہ
پر جبکہ اڈیٹر رسالہ آریہ بندہو سب خریدارون
کو یہ اطلاع رجسٹر خریداران دیکہکر دیوے
کہ اس سال اسقدر خریدار مرے ہین تب وہ
عہ عہ ارسال کردین اور یہ روپیہ پہونچتے ہی
سب متوفی خریدارون کے وارثون مین معرفت
پردہان یا منتری اس آریہ سماج کے اگر وہان
آریہ سماج ہوگا یا معرفت صاحب ضلع کے
تقسیم کیا جاوے گا اس فنڈ مین کسی قسم کے
دہوکے کی بہی امید نہ ہوگی۔ تب سب صاحبان
نے جو کہ قریب ۲۰ ہزار تہے میری رائے کو منظور
فرمایا اور کہا کہ ہم بہی تب تو رسالہ آریہ بندہو

کے خریدار ہونگے پیارے خریداران آریہ ہند ہو
آپ شاید خیال کرتے ہون گے کہ مین جو اس
قدر زور دیتا ہون کہ یہ فنڈ جلد تر قایم کیا جاوے
تو اس مین میرا کیا فائدہ ہے تو میری یہ عرض
ہے کہ میرا فائدہ ہو یا نہ ہو مگر سب کا فائدہ ضرور
ہے اور سب کے فائدے مین میرا بھی فائدہ ہے
بیوہ عورتون کی حالت دیکھکر میرا دل ازحد خراب
ہوتا ہے کہ ان کا کیا بندوبست کیا جاوے۔
دنیا مین شادی و غم دونو توام بھائی ہین مگر
شادی کم ہے اور غم زیادہ ہے موجودہ ہندو
سوسائٹی کے خراب رسومات کے سبب سے
بیوہ عورتون کی تعداد دن بدن بڑھ رہی
ہے لوگ بدہوا ہواہ اور بے پرواہ کے ازحد مخالف
ہین آگے [illegible] عمر کی شادی بند ہو رہی ہے
مگر سابقہ شادیان جو کہ ہو چکی ہین اُن کا بندوبست
یہی ہے کہ انکو امداد دیجاوے اور وہ اوسی
صورت مین دیجا سکتی ہے کہ اس فنڈ کو قایم
کیا جاوے اگر یہ فنڈ چل نکلا تو ضرور ہر اخبار
والے اس فنڈ کو اپنے اخبار کے متعلق قایم
کرین گے اور جب کہ ہر اخبار کے متعلق فنڈ کھل
گیا تو اخبارون کی ازحد ترقی ہوگی اور جو اخبار
جاری ہون گے وہ اپنے فرایض اچھی طرح
سے ادا کرین گے کیونکہ اخبارون کی ترقی فنڈ
کی ترقی اور اخبارون کا تنزل فنڈون کا تنزل
ہے جو صاحب کہ اس فنڈ کے قایم کرنے کے
مخالف ہون وہ اپنی رائے سے بذریعہ اس رسالہ
کے مطلع فرماوین تاکہ معلوم ہو جاوے کہ اُن
کے کیا کیا وجوہات اس فنڈ کے نہ قایم ہونے
کے بارہ مین ہین اور جبکہ یہ فنڈ جس طرح کہ مینے
لکھا ہے قایم ہوگیا تو پھر اُس کے متعلق اور
کام بھی جاری کئے جاوین گے جیسے کہ دستکاری
اور صنعت حرفت ملک کو ازحد ترقی ہووے گی
ملک کا روپیہ ملک ہی مین رہے گا باہر نہ جانے
پاوے گا قحط کے وقت جس قدر لوگون کو کہ
ہم عیسائی و مسلمان ہونے سے بچا سکتے ہین
بچا سکین گے اور ایسی ہی بہت سے امورات
ہین جو کہ اسوقت ظاہر کرنے مناسب نہین
ہین۔ زمانہ کی حالت نازک ہے موجودہ شادی
فنڈون نے پبلک سے اپنا اعتبار کھو دیا ہے
لوگون کو شادی فنڈون کے سبب سے ان
فنڈون مین داخل ہوتے ہوئے ڈر لگتا ہے
سچ ہے "مار گزیدہ از ریسمان مے ترسد" والی
مثال ہے لالہ گوجرمل صاحب فرانسیس نے
دو تین شادی فنڈ جالندھر قایم کرکے کتنا ہی
روپیہ [illegible]
فنڈ نے ہمیشہ کے [illegible]
کر دیا۔ کرنال کے ضلع مین پانچ چار شادی
فنڈ مختلف نامون سے قایم ہوئے تھے سب
کے قایم کرنے والون کو سزائے قید ہوئی اور
اُدھر لاہور مین مسلمانون کا شادی فنڈ بھی

ٹوٹ گیا سنا تھا کہ اُس کا روپیہ بھی ہضم ہو گیا
تھا۔ ہوشیارپور کی شادی فنڈ کا کچھ روپیہ
ایک شخص لے کر بھاگ گیا تھا اُس کا پتہ نہ ملا
غرضیکہ روپیہ بری بلا ہے اس سے نیت خراب
ہو جاتی ہے۔ لالہ رنگا رام صاحب اینگلو سنسکرت
سکول جالندھر شہر کے ایک مدرس تھے کچھ
روپیہ سکول فنڈ کا لیکر فرار ہو گئے تھے اُن کا پتہ
اب تک نہین ملا ہے دیانند اینگلو ویدک
کالج کمیٹی لاہور کا روپیہ ایک چپراسی لے کر
بھاگ گیا تھا اُس کا پتہ ابتک نہین ملا ہے کس قدر
حالات روپیہ کے ہضم کرنے کی بابت مختلف
لوگون کے لکھے جاوین کئی مثالین دیجا سکتی
ہین پبلک سچی ہے شیخ سعدی کا قول ہے

چو از قومے یکے بیدانشی کرد
نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را۔
شنیدی بکہ گاؤ در علف زار
بیالاید ہمہ گاوان دہ را

مگر جس فنڈ کا ذکر کہ ہمنے کیا ہے اس مین
بہت ہوشیاری سے آریہ ہندو ... کے اڈیٹر
مین
پتہ لگ جاوے گا کہ ہر ایک کی کیا [illegible] رسالہ آریہ ہند ہو
اگر رسالہ مین ہر خریدار کا [illegible] روپیہ [illegible] فنڈ کا ہو گا ١٠
معزز صاحبان کے نام ایک معزز بینک مین
جمع رہے گا اور سب کے دستخطون پر یا کم سے
کم تین صاحبان کے دستخطون پر ڈاک خانہ کے
ذریعہ سے یا براہ راست نکالا جایا کرے گا اور

یہ روپیہ خریدار صاحبان سے ایسے وقت لیا
جایا کریگا جبکہ یہ خیال ہو کہ ادہر آیا اور اُدہر تقسیم
ہوا کسی کو لازم نہ ہو گا کہ وہ پیشگی چندہ فنڈ کا منیجر
رسالہ کو ارسال کرے بلکہ جب اُسے بذریعہ رسالہ
معلوم ہووے کہ اسقدر خریدار اس سال فوت
ہوئے اس اطلاع کے پہونچنے پر سب صاحبان
مبلغ ۸ عہ سیکرٹری فنڈ کے نام جو کہ ایک معزز
وکیل ہو گا یا کسی بینک کے منیجر کے نام روپیہ
ارسال کرین گے اور تب یہ روپیہ کب متوفی
خریدارون کے درمیان بانٹ دیا جاوے گا
اور ہر ایک کو سوخت اُس جگہ کے آریہ سماج کے
منتری یا پردھان کے ارسال ہو گا جبکہ کوئی موت
کا واقعہ ہو تو اوسکی تصدیق بذریعہ اُس جگہ کے
تحصیلدار کے اگر وہان تحصیل ہو یا تھانہ دار اگر
وہان ہو یا بذریعہ وہان کے نمبردار کے کیجاویگی
ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص دہوکہ سے روپیہ حاصل
کرلیوے کیونکہ ایک ایسا واقعہ ایک دفعہ پنجاب
میوچوال فیملی ریلیف فنڈ کے محکمہ مین ہوا تھا
ایک شخص نے اپنے آپ کو مردہ ظاہر کیا اور
خود برہما کو چلا گیا اُس کے بیٹون کو روپیہ
ملگیا تھا۔ بعد چند سال کے وہی براے نام
متوفی شخص بطور گواہ کے ایک عدالت مین
آیا اور شناخت کیا جا کر پکڑا گیا اور سزا پائے
روپیہ واپس ہوا۔ اس لئے اس امر کی تصدیق
بھی کرنی لازم ہو گی کہ کوئی شخص فی الواقعہ

مراسے یا کہ نہیں - اس فنڈ کے متعلق بہت سے خیالات ہین جو کہ اسوقت ظاہر نہین ہو سکتے تبکہ ہر ایک آدمی اپنے اپنے خیالات ہذا کو مطلع کرین اور سب کی رائین بطور ایک پمفلٹ کے شایع کی جاوین اور پمفلٹ قیمتاً فروخت کئے جاوین تاکہ انکی چھپوائی کا خرچ نکل آوے پھر کافی بحث مباحثہ کے بعد یہ فنڈ قایم کیا جاوے میرا اس سلسلہ مین یہ دوسرا مضمون ہے ماسٹر صاحب جی ڈرائنگ گورنمنٹ سکول سے دست بستہ نمستے کے بعد عرض ہے کہ وہ کرپا کرکے ضرور برضرور اس فنڈ کے قواعد بنا دین اور جلد تر بعد منظوری قواعد کے پمفلٹ چھپوائے جاکر بہت ہی کم قیمت پر فروخت کئے جاوین تاکہ یہ فنڈ بعد کافی بحث مباحثہ کے یکم جولائی سنہ ۱۹۰۲ء کو قایم کیا جاوے اس فنڈ کے قایم ہونے سے رسالہ آریہ ہند ہو کے مستقل قیام کی امید ہے جون جون کہ لوگون کو فنڈ کے فوائد معلوم ہون گے لوگ رسالہ ہذا کے خریدار ہون گے - بیوہ عورتون اور یتیم بچون کو امداد ملیگی - اور بھی کئی طرح کے فوائد ہونگے جو کہ بعد ہونے فنڈ کے معلوم ہونگے - معزز ایڈیٹر آریہ ہند ہو آپ سے بھی عرض ہے کہ جناب والا بھی بعد طبع کرنے اس مضمون کے اس مضمون کی بابت اپنی رائے ظاہر کرین کہ جو کچھ اس مضمون مین لکھا گیا ہے وہ فنڈ ہذا کے قیام کے لئے مفید ہے یا کہ غیر مفید -

یہ مضمون جہانتک کہ ہو سکے ۱۵ ماہ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کے رسالہ مین درج کر دیا جاوے باقی حالات اس فنڈ کے متعلق پھر تحریر ہون گے جبکہ سب خریدارون کی رائے معلوم ہو جاوے گی -

راقم

امیر چند آریہ مسافر ساکن نادون ضلع کانگڑہ

نوٹ - آئندہ پرچہ مین ایڈیٹر کا لیکھ اس فنڈ کے متعلق شایع ہوگا -

ہمارے خاص وقایع نگار

میرا دورہ ہردوار

موضع کانگڑی (ہردوار) مین گوروکل کے جلسۂ افتتاحی کی دھوم دھام

سلسلہ کیلئے دیکھو آریہ ہند ہو مطبوعہ ۳۱ مارچ کا صفحہ ۹۱

سوامی دیانندجی مہاراج ہردوار مین

۱۴ مارچ سنہ ۱۸۶۷ء کو آئے تھے بموقع بیساکھ [illegible] سنہ ۱۹ [illegible] کے [illegible] انکا تھا سوامی جی خاص میلے [illegible] سنہ ۱۹ [illegible]ء سے اوپر قدم قدم پیدل [illegible] مین رشی کیش نامی مقام کو خاص شہرت ہے وہان سادھو سنیاسی کثرت سے رہتے ہین سوامی دیانندجی نے رشی کیش کے راستہ پر سپت سروت کے متصل باڑہ باندہ کر اوپر اس

مضمون ۱۵ اپریل [illegible] اپریل سنہ [illegible] مین درج کیا گیا -

مین آٹھ دس چھپر ڈلوا کر ڈیرا جما دیا تھا اور
وہان ایک جھنڈی گاڑ دی اس ڈیرے کا نام
پاکھنڈ کھنڈنی رکھا تھا۔ سوامی جی نے جس
قسم کا پرچار کہ اُسوقت کیا سب اُن کے دشمن
ہو گئے تھے اور سوامی جی کو گالیان دیتے تھے
اُسوقت سوامی جی نے کئی سادہو سنیاسیون
سے التجا کی کہ ملک کا سدہار کرو مگر کسی نے نہ مانا
اور سب یہی کہتے تھے کہ انگریزی راج ہے ورنہ
ابھی تجھے مزا چکھا دین مگر جو بیل کہ اُس بیج کا
ملا ہے وہ گوروکل کا موضع کانگڑی مین قایم
ہونا ہے سوامی جی نے ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۶۷ء سے لیکر
کمبھ تک اُس جگہہ ویدک دہرم کے بیج کی تخم
ریزی کی اور پھر ۲۷ فروری سنہ ۱۸۷۹ء کو ہردوار
مین دوسری بار رونق افروز ہوئے اور ۱۴
ماہ اپریل سنہ ۱۸۷۹ء تک اس جگہہ رہے اس عرصہ
مین سوامی جی نے جہان تک کہ ہوسکا ویدک
دہرم کا پرچار کیا پہلی دفعہ جبکہ ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۶۷ء
کو آئے تب تو کوئی آریہ سماج قایم نہ ہوا تھا
مگر دوسری دفعہ آئے [illegible] قایم ہو چکے
مین [illegible] جاوے سب [illegible] کوشش
پتہ لگ جاوے گا کہ ہر ایک کی کیا
[illegible] کا حوصلہ نہ پڑا بہت
[illegible] سے پنڈتون نے سوامی جی کو دہوکہ کرنے کے
ارادہ سے بلایا مگر سوامی وشدہانند نے جبکہ
پول کھولدیا تو وہ برہمن لوگ از حد شرمندہ
ہوئے کون جانتا تھا کہ اسوقت کا لگایا ہوا

بیج گوروکل کی شکل مین اُگیگا موضع کانگڑی
کا نام آرین تواریخ مین مبارک ہے جہان کہ
گوروکل قایم ہوا ہے کس کو خیال تھا کہ اس
جگہ گوروکل قایم ہوگا جبکہ ہردوار مین لوگ
سٹیشن پر اترتے تھے تو پنڈے یہ سوال کرتے
تھے کہ کہان جاتا ہے کیا کام ہے کہان سے
آئے ہو۔ ہمارے اس جواب پر کہ ہم کانگڑی کو
جاوین گے وہ کہتے تھے کہ اچھا کالے پانی کو
جاؤ چلے جاؤ آریہ لوگون کے اس جواب سے
کہ تم کو انڈمن بہیجا جاوے گا تو وہ از حد ناراض
ہوتے تھے۔ منشی امن سنگھ جی ۳۵ سالہ عمر
کے ہین جسم از حد کمزور ہے جس وقت کہ جلسہ
مین تشریف لائے تو بہت آہستہ آہستہ چلتے
تھے سب لوگ آپکی تعریف کرتے تھے جب تک
دنیا قایم ہے منشی امن سنگھ جی کا نام آرین
تواریخ مین یادگار رہیگا جنہون نے کہ ایک
سچے ویدک دہرم کا سہارا پکڑ کر اصلی کام دہرم
کا کیا ہے کانگڑی کی آب و ہوا از حد عمدہ ہے
تین مکان بنگئے ہین اور باقی بن رہے ہین
دو ہون کنڈ ہین جہان کہ دو یار تہی [illegible]
مین زیر کمان لالہ منشی رام جی اور پنڈت بھگت رام
اور وشنو متر جی کے علیحدہ علیحدہ ہون کیا کرین
گے۔ لالہ طوطا رام جی گوالیار نواسی اپنے بیٹے
کی خاطر وہین رہین گے تمام آریہ پبلک کا خیال
ہے کہ گوروکل کمال کامیابی سے اپنے فرایض

پورے کرے گا لوگوں کو تن من دھن سے
اس کی مدد کرنی چاہئے نجیب آباد کے آریہ بھائیوں
نے ازحد کوشش اس کی کامیابی کے لئے کی ہے
کئی لوگوں نے غلہ گندم دینے کا مستقل وعدہ
کیا ہے پنڈت رام بھجدت جی بی اے پردھان
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے فرمایا کہ ہمنے
گوروکل آپ لوگوں کے بھروسہ پر قایم کیا ہے یہ
سب سانجھا ہے کسی خاص سبھا کا نہیں ہے
ہمکو غلہ وغیرہ لاہور سے ارسال نہ کرنا پڑے
سب سامان موضع کانگڑی کی گرد و نواح کے
آریہ بھائی بھیج پہونچا دیں انہیں سے دست بستہ
التجا ہے کہ وہ اپنے فرائیض کو سمجھیں - ان الفاظ
کا پردھان جی کے منہ سے نکلنا تھا کہ دبا دب چندہ
ہونا شروع ہوا جو کہ نقد و وعدہ ملا کر ہم ہزار کے
قریب تھا پرماتما اب وہ دن لاوے کہ اس گوروکل
سے نکلے ہوئے ودیارتھی ولیش ویشاستروں
اور ودیب ودیا شاستروں میں ویدک دھرم
کا پرچار کریں ایک بال برہمچاری مہرشی دیانند
کے اوپدیش سے ملک کی اسقدر کایا پلٹی گئی
کہ جگہ جگہہ آریہ سماج قایم ہوئے اور ویدوں
شاستروں کا پرچار جگہ جگہہ ہوا اگر اس گوروکل کے
یہ ساٹھوں کے ساٹھوں ودیارتھی اسی طریقہ پر
ویدک دھرم کا پرچار کریں گے تو پھر کوئی دھرم سوائے
ویدک دھرم کی نظر نہ آوے گا اسوقت کہ پنڈت
رام بھجدت جی بی اے نے فرمایا کہ جبکہ آریہ لوگ

مسئلہ تناسخ (آواگون) پر اعتقاد رکھتے ہیں
تو وہ جانتے ہونگے سوامی دیانند جی کا جیو آتما اسوقت
اس جگہ گھوم رہا ہوگا اور آریہ سنتان کو دھنیاد
دے رہا ہوگا ان فقرات سے سب لوگ ازحد
خوش ہوئے اور پنڈت جی کی ازحد تعریف کی
سوامی درشنانند جی مہاراج (المعروف پنڈت
کرپارام صاحب جگراؤنی) کے لیکچر نے جو کہ
کانگڑی کی سرزمین میں ہوا گوروکل کے مقاصد
کو خوب عیان کر دیا آپ نے فرمایا کہ ہم کو خود
غرضی کا ستیاناش کرنا چاہیئے اور اس کام
میں خوب دل کھول کر امداد دینی چاہیئے - میں
زیادہ کس قدر لکھوں یہی عرض آریہ سنتان
سے کرنی چاہتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ جگہ جگہ
ایسے ہی گوروکل قایم ہوں اسی گوروکل کو خوب مدد دینی چاہیئے
ممالک مغربی و شمالی کے گوروکل کے لئے جو
سرمایہ کہ اکٹھا ہوا ہے وہ بھی اس گوروکل کے
سرمایہ میں ملا دیا جاوے اور خوب مدد اس
گوروکل کی ہی دیجاوے جو کام کہ آریہ سماج
کی [illegible]
[illegible]
پرماتما وہ دن [illegible]
روپیہ پھلدایک ہووے اور چاروں طرف
اس گوروکل سے نکلے ہوئے ودیارتھی ویدک
دھرم کا باجا بجادیں جب کہ یہ گوروکل قایم
ہوگیا ہے تو اب ان لوگوں کے عقل پر دنا

آتا ہے جو کہ اسکے مخالفت رات دن کرتے تھے ان
لوگون نے کس کس طرح سے اس متبرک کام کے
لئے روپیہ اکٹھا کرنے کے وقت مخالفت کی کیسے
کمینہ سے کمینہ الزام فخر آریہ قوم لالہ منشی رام
جی پر لگائے کس طرح سے لاہور مین باولی صاحب
مین لیکچر دینے کے وقت سکھ لوگون پر ظاہر
کیا گیا کہ گورو کل کے معنی ہین کل گورو ون کا
کھنڈن کرنا کس طرح سے لالہ منشی رام جی نے
سکھ لوگون کو سمجھایا کہ گورو کل کا سکھون سے
کوئی تعلق نہین ہے یہ سب واقعات یادگار
ہی رہینگے جتنا کہ لوگ لالہ منشی رام جی کی
مخالفت کرتے تھے اتنا ہی لالہ منشی رام جی
کا شوق بڑھتا جاتا تھا ۔۲۶ اگست سنہ ۱۸۹۸ء کو
لالہ منشی رام جی نے پرتگیا کر کے گورو کل کیلئے
چندہ اکٹھا کرنے کے لئے گھر گوالہ سے قدم اٹھایا
اور ۸۔اپریل سنہ ۱۹۰۰ء کو اس کام سے فارغ
ہوئے ہم سچ کہتے ہین کہ جس کام کے کہ مخالفت
نہ ہو اُس مین کامیابی نہین ہوتی ہے جتنی
[illegible] سے تا کبھی
مین ختم ہو جاوے سب خریدارون
[illegible]
پتہ لگ جاوے گا کہ ہر ایک کی کیا
[illegible] یہ لازم ہے
کہ گورو کل [illegible] لالہ منشی رام جی جو کہ
آج کل موضع کانگڑی مین وارد ہین اور
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے سب
کام پرنسپل وغیرہ کا لالہ صاحب کو دیدیا گیا

ہے تو اب بہتر یہ ہے کہ لالہ صاحب خوب کوشش
کر کے ودیارتھیون کی صحت وغیرہ کا خیال
رکھتے ہوئے اُنکی تعلیم مین خوب کوشش کرین
اور یہ الزام کبھی اُن کے اوپر عاید نہ ہووے
کہ دیانند اینگلو ویدک کالج کی طرح گورو کل
بھی ناکامیاب ہوا ہے لالہ منشی رام جی کی اب
ہمت یہی ہے کہ جو جو وعدے کر کے پبلک سے
روپیہ لیا ہے اُن کو پورا کرین اور ودیارتھیون
کو ویسا بنا دین جیسے کہ اُن کے نام رکھے گئے
ہین یہ نہ ہووے کہ صورت مومنان و کرتوت
کافران والا حال ہووے امید ہے کہ یہ گورو کل
ضرور کامیاب ہوگا اور جو تجربہ کہ شروع کیا
گیا ہے وہ پورا ہو جاوے گا اصل مین بقول
لالہ رلا رام تجربہ خانی کے ایک مکمل گورو کل کیلئے
۳۰ لاکھ روپیہ درکار ہے مگر جبکہ تجربہ پورا ہو گیا
تو ضرور آریہ پبلک اپنے سابقہ روپیہ کا اچھا
نتیجہ دیکھ کر اور روپیہ بھی دینے سے عذر نہ کریگی
سچ تو یہ ہے کہ موجودہ حالت زمانہ کے لحاظ سے
اسوقت ایک درجن کیا بلکہ کئی درجن گورو
کلون کی ضرورت ہے جبکہ اس گورو کل کو
کامیابی ہوئی تو امید ہے کہ آریہ پبلک اور
گورو کل بھی کھولیگی اخیر مین میری یہی عرض
ہے کہ اس گورو کل کے فنڈ مین ہر ایک کو تن
من دھن سے مدد دینی لازم ہے اپنی سالانہ
آمدنی کا بلحاظ اس کام کے لئے ہم سب کو دیدینا

چاہیئے۔

راقم

امیر چند آریہ مسافر ساکن نادون ضلع کانگڑہ

اڈیٹر پراچین رشیون کے طریقہ تعلیم یعنی گورو کل کی
مخالفت نہ کسی نے کبھی یہان آریہ پرش نے آج تک کی نہ کر سکتا ہے
اور نہ آئندہ کریگا مگر رشیون کی سنتو یہ جاننے والے کو اتنا
کہنے مین کبھی سنکوچ نہین کرنا چاہیئے کہ اس نئے گوروکل مین پراچین
سمون کے گروکلون سی بہت کچھہ نرالا پن ہے مثلاً ودیارتہی پہ
ماہواری فیس مزید بران ہزارون لاکھون کا فنڈ تنخواہ دار
ہوسٹل کی مدرسہ دو یارتہیون کا بہکشا نہ مانگنا وغیرہ وغیرہ

امر پرشاد

سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ بندھو جلد نمبر ۵ کا صفحہ ۸

ओ३म्

बहूनामेमि प्रथमो बहूनामेमि मध्यमः॥
किंस्विद्यमस्य कर्तव्यं यन्मयाद्य करिष्यति॥

پدارتھہ۔ پتا کا بچن سنکر نچکیتا من مین وچار
کرنے لگا کہ مین بہت شش ؤ نمین کہہ اوتم گنشا
کو پراپت ہون۔ بہت سے مدہم ہون تنتو کسی
کی اپیکشا مین نکرشٹ نہین ہون پہر ایسے اوتم
گن یکت پتر سے ایسا بچن کیون کہا کہ تجہے مرتیو
کو دونگا اس پرکار الانت مین بیٹہہ کر کلیش پورپک
چنتا کرنے لگا مرتیو کا میرے پتا کیا کام اٹکا ہی
آج میرے پتا نے مجہہ پر یوجن نہ وچارا کہ کرودہ
پورپک شیگرتا سے کہہ دیا کہ تجہے مرتیو کو دونگا۔
تشریح اس سے پہلے منتر مین رشی نے
خفا ہو کر اپنے پتر نچکیتا سے یہ کہا تہا کہ مین تجہے
مرتیو کو دونگا اس منتر مین نچکیتا پتا کے ہر بچن
پر وچار کرتا ہے اور دل مین غصہ کرکے سوچتا ہے
کہ مین بہت شاگردون سے اول اور بہتون کی
برابر ہون مگر کم کسے سے بہی نہین ہون پہر میرے
پتا نے مجہے مرتیو کے دینے کے لئے کیون کہا۔
مرتیو کا میرے پتا کونسا کام اٹک رہا ہے جو وہ
مجہہ سے کرانا چاہتی ہے میرے پتا نے کرودہ مین
آکر ایسا کہہ دیا یہ اچہا نہین کیا۔ اس منتر سے ظاہر
ہوتا ہے کہ اس اوپ نشد کے بنانے والے رشی
مرتیو (موت) کو ایک مجسم دیوتا مانتے تہے کیونکہ
اس سے اگلے منترون مین صاف لکہا ہے کہ
اُس کے پتا نے نچکیتا کو مرتیو کے گہر بہیجا مگر مرتیو
اپنے گہر پر نہین تہی ۳ روز تک نچکیتا اوس کے
مکان پر بہوکا پیاسا پڑا رہا جب مرتیو گہر پر آئی
تو اوس کے بدلے مین کہ ایک براہمن ۳ روز
تک میرے مکان پر بہوکہا پیاسا رہا ہے نچکیتا سے
معافی مانگی اور کہا کہ تو میرے سے اس کے بدلے
[illegible]
مین [illegible]
۳ پر [illegible]
وجواب [illegible]
ناظرین کو آگے چلکر معلوم ہوگا۔ ان خیالات سے
ظاہر ہوتا ہے کہ اسوقت کی رشی کم سے کم کٹہہ
اوپ نشد کے بنانے والے رشی تو موت کو ضرور
مجسم مانتے تہے انہین باتون سے یہ بہی معلوم

ہوتا ہے کہ یہ قصہ النکار یعنے استعارہ کے طور پر لکھا گیا ہے۔ لیکن اسمین کوئی شبہ نہیں ہے کہ اسمین برہم ودیا بیشک کوٹ کوٹ کر بھری ہے ایسے ایسے گوڑھ معنے حل کئے ہین کہ جنسے عقل حیران رہجاتی ہے واقعی اوپنشد برہم ودیا کا خزانہ ہے پر اودیا کے متلاشیون کو مناسب ہے کہ وہ اوپنشدونکا مطالعہ ضرور کیا کرین اپنے من اور آتما کو بڑی شانتی پراپت ہوتی ہے۔ (دادم شم)

شکشائین

वाञ्छा सज्जनसंगमे परगुणे प्रीति र्गुरौ नम्रता । विद्यायां व्यसनं स्वयोषिति रति र्लोकापवादाद्भयम् ॥ भक्तिः शूलिनि शक्ति रात्मदमने संसर्गमुक्तिः खले । एते येषु वसन्ति निर्मलगुणा स्तेभ्यो नरेभ्यो नमः

ارتھ۔ سجنون کے ست سنگ کی ابھلاشا ... [illegible]

مین ... سب خریدارون سے ... [illegible] ... پتہ لگ جاوے گا کہ ہر ایک کی کہ ... [illegible] ... ان کی شکتی ... اور موکھون کے سنگ کا تیاگ یہ نرمل گن جن پرشون مین ہے انکو ہم نمسکار کرتے ہین۔

نوٹ اس اشلوک مین سجن یعنی نیک آدمیون کی تعریف کی ہے نیک آدمیون مین حسب ذیل صفات ہوتی ہین۔

(۱) نیک آدمیون سے ملنے کی خواہش۔ دوسرونکے صوابون سے رغبت اور عیبون سے نفرت بڑے آدمیون سے نمرتا پورنک برتاؤ کرنا۔ علم سے محبت اپنی عورت سے پیار، دوسری سب عورتون کو ماں بہن بیٹی کی برابر سمجھنا۔ برائی سے خوف رکھنا پرماتما کی بھگتی کرنا۔ دل کو اپنے قابو مین رکھنا جاہلون کی صحبت سے پرہیز رکھنا جن شخصون مین صفات مذکورۂ بالا پائی جاوین۔ وہ سجن یا نیک آدمی کہلاتے ہین اشلوک کار ایسے آدمیون کو نمسکار کرتا ہے واقعی ایسے سجن تہ دل سے شکریہ کے لایق ہین جس ملک اور قوم مین نیک آدمی زیادہ ہوتی ہین اس ملک اور قوم کی دن دونی اور رات چوگنی ترقی ہوتی ہے انسان کا فرض ہے کہ ایسے آدمی کی ہمیشہ عزت وقدر کرے اور خود نیک بننے کی کوشش کرے۔

विपदि धैर्यमथाभ्युदये क्षमा सदसि वाक्पटुता युधि विक्रमः ॥ यशसि चाभिरुचि र्व्यसनं श्रुतौ प्रकृतिसिद्धमिदं हि महात्मनाम् ॥ २॥

ارتھ۔ بپتی مین دھیرج۔ دھن وان ہوکر چھما۔ سبھا مین چترائی کی بات کرنا۔ سنگرام مین شور بیر تا۔ اپنے یش مین رچی اور شاستر دیکھنین دلیسن یہ باتین مہاتماؤن مین سبھاوک ہوتی ہین۔

نوٹ - انلوک مذکورۂ بالا مین سبی نیک آدمیون
کی صفات بیان کی ہین یعنی مصیبت کے وقت
استقلال ماہر ہو کر مجلس مین لیاقت سے گفتگو
کرنا۔ شرروی مین شجاعت۔ نیک نامی کی خواہش
اور علم سے محبت یہ صفات بہلے لوگون مین
قدرتی ہوتی ہین۔ سچ ہے جن آدمیون مین
صفات مذکورۂ بالا ہونگی وہ مہاتما کیون نہ ہونگے
ایسے مہاتماؤن کو ہمارا بارم بار نمسکار ہے ہم
سب کو چاہئے کہ ان صفات کو دھارن کرین۔

طاعون اور سورج

آریہ بندھو کے گزشتہ نمبر مین ہمنے پبلک کی
آگاہی کے واسطے اُن دواؤن کا ذکر کیا تھا جنہین
مخزن الادویہ نے دافع طاعون تبلایا ہے۔
آج ایسے نسخہ کا ذکر کرتا ہون جس کے عجیب و
غریب اثر کی شہادت موجودہ زمانہ کی تحقیقات
بڑے زور کے ساتھ دے رہی ہے۔ ڈاکٹر لوگ
جنہین طاعون سے واسطہ پڑا ہے اسبات
پر متفق ہین کہ طاعون کا مائکروب سورج کی تیز
دھوپ مین زندہ نہین رہسکتا لیکن جبکہ یہ زہریلا مائکروب
انسانکے بدن مین داخل ہو کر اسکی جان کا مدعی ہو جاوے
تو سورج کی تیز دھوپ اپنی معمولی صورت مین اثر نہین
کرسکتی ہو وقت ایسی چیز کی ضرورت ہے جو انسانکے جسم کے
اندر پہنچکر اس بلا مائکروب کی ہلاکت کا موجب ہو پس تماکی
کر ایسی چیز سورج کی کرنون کے اندر موجود ہے اور وہ اصل
نیلے رنگ کی شعاع ہے جسے بذریعہ ایک نیلے رنگ کی بوتل کی
کارآمد بنایا جاسکتا ہے طریقہ یہ ہے کہ ایک نیلے رنگ کی بوتل مین صاف
پانی بھر کر تین گھنٹہ تک دھوپ مین رکھین
اور بعد مین اُٹھا کر ٹھنڈا کر لین۔ یہ پانی تاثیر
مین ٹھنڈا مقوی قلب اور زہرون کے لئے
تریاق ہو جاتا ہے۔

طاعون زدہ بیمار کو اسمین سے بیس بیس منٹ
کے بعد دو دو گھونٹ پلائین تو علاج شمسی کے
معالجین کی رائے کے مطابق طاعون کی علامات
دور ہو کر مریض جانبر ہو جاتا ہے۔ ایک نیلے شیشہ
کے ذریعہ سے مریض پر نیلی شعاعین ڈالنے سے
علاج مین مدد ملتی ہے پنڈت جوالا پرشاد
صاحب جہتا اپنے رسالہ علاج شمسی مین اس
طریقہ علاج سے بہت سے طاعون زدہ بندگان
خدا کا جانبر ہونا ظاہر کرتے ہین۔ ڈاکٹر آسبرن
ساکن انگلستان کی رائے مین بھی اس علاج
کا [illegible] کارگر ہونا ایک مدلل بات
[illegible] کر گیا ہے کہ نیلی
شعا [illegible]
ڈا [illegible]
[illegible] ہو کا شروع کر دیتا ہے اور [illegible]
جاتا ہے کہ اعضا رئیسہ کو بیکار کر دیتا ہے پس
یہ بات قیاس کے عین قریب ہے کہ نیلی بوتل
کا پانی اس مائکروب کی افزائش کو بند کرے

مرض طاعون میں جو گلٹیان پڑتی ہین وہ گویا
اس مائکروب کی بستیان ہین - ان بستیون
کو بھی بذریعہ نیلی شعاعون کے یون ویران
کیا جا سکتا ہے کہ ایک نیلے رنگ کے شیشہ کے
نیچے یا اوپر ایک آتشی شیشہ (لینس) رکھکر سورج
کی شعاعین آن پر باین نہج منعکس کیجاوین کہ
ایک نقطہ پر جمع ہو کر جلن نہ پیدا کرنے پاوین - اس
عمل سے طاعون مائکروب کی خانہ ویرانی ہو سکتی
ہے چونکہ نیلے رنگ کی بوتلین کمیاب نہین ہین
اس لئے اس طریقہ علاج سے طاعون زدہ علاقجات
کو فائدہ اٹھانا چاہیئے - اگر نیلے رنگ کی بوتل دستیاب
نہو تو اسکا بدل یون ہو سکتا ہے کہ سفید بوتل کی
بیرونی سطح پر نیلے رنگ کا کپڑا یا کاغذ چپان
کر دیا جاوے - میری رائے مین تو یہ بھی مناسب
ہے کہ مریضان طاعون کو نیلے رنگ کے کپڑے
پہنا دئے جاوین - اگر ممکن ہو تو مریض کو ایسے
مکان مین رکھا جاوے جس [illegible] تا ہوا ہو

راقم [illegible]

[illegible] سب خریدارون [illegible] دیا
پتہ لگ جاوے گا کہ ہر ایک کی [illegible]
[illegible] کی شکتی
[illegible] کے سنگ کا تیاگ [illegible] چار کھا سکو
[illegible]
کنیاون کو دیوناگری اور سوامی جی کرت سنسکرت پستکین
پڑھولنے کیلئے ایک ایسی ادہیاپکا کی ضرورت
ہے جو سوامی کرت پستکین بھاشا مین اچھی طرح
سے اور کچھ سنسکرت بھی پڑھا سکتی ہو تنخواہ
ماہوار سے ۱۵ روپیہ ماہوار تک حسب لیاقت
دیجاویگی اور اگر ادہیاپکا بہت زیادہ وِدوان
ہوگی تو تنخواہ مین اضافہ ہونا ممکن ہے ادہیاپکا
نیک چلین اور سوشیلا ہونی چاہیئے - خط و کتابت
پتہ ذیل سے ہونی چاہیئے -

المشتہر

رام کرشن ممبر آریہ سماج بنت پٹواری
ملیرہ ضلع مظفر نگر -

نوٹس

آریہ ورتھاشے بنتے - کرپا کرکے مندرجہ ذیل
سطور اپنے اخبار مین درج فرما کر مشکور فرماوین
شری سوامی آتمانند جی سرسوتی پراچین
آریہ اُپدیشک آجکل اپنے ویاکھیانون سے شملہ
آریہ سماج کو نہال کر رہے ہین - جو خط و کتابت
کوئی صاحب اُنکے نام کرنا چاہین شملہ آریہ سماج
کے پتہ پر کرین وہ قریب ڈیڑھ دو ماہ کے اس
جگہ ٹھیرین گے -

المشتہر

منتری نہال سنگھ
آریہ سماج شملہ

سماجک سماچار

آریہ ہون پرچارنی سبھا رُڑکی کا دوسرا سالانہ

جلسہ ۲۳ سے ۲۵ مئی سنہ ۱۹۰۲ء تک ہوگا - آریہ مہاشون - اپدیشکون اور سنیاسیون کو شامل ہونے کے لئے درخواست کی گئی ہے -

موضع گنگا بنگر ضلع گورداسپور مین نیا آریہ سماج قایم ہوا -

ہانسی آریہ سماج کے پورنتارتہی سبہاسدان ایک کنیا پاٹ شالا کہولنا چاہتے ہین - اوس کے واسطے ایک مہاشہ نے مبلغ ۵ ماہوار دینے کا وعدہ بہی کریا ہے ادہیاپکا کی ضرورت ہے ۵ روپیہ ماہوار تنخواہ ملیگی -

بٹالہ ضلع گورداسپور مین چند آریہ پرشون کی ہمت سے ایک کمپنی کہولی گئی ہے - جس کا نام آرین جنرل ٹریڈنگ کمپنی ہے - اس کمپنی کے حصہ دار آریہ سماج کے ممبران اور سہایک کے سوا اور کوئی نہین بن سکتا ہے -

بیساکہی کے دن ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو آریہ سماج خانگی کے سبہاسدان نے دریائے چناب پر جاکر باہر سے آئے ہوئے لوگون مین ویدک دہرم کا پرچار کیا جس کو لوگون نے بہت توجہ سے ساتہہ سنا -

آریہ سماج رنگون ملک برہما بڑی اچہی طرح ویدک دہرم کا پرچار کر رہا ہے ستیارتہہ پرکاش سے ہمیشہ ہر ہفتہ کتہا ہوتی ہے اور لیکچر وغیرہ بہی ہوتے رہتے ہین - وہان کے ممبران ایک بڑے بہون کیواسطے چندہ اکٹھا کر رہے ہین مبلغ ۵۰۰ روپیہ جمع ہو چکے ہین ایک سو روپیہ اور وصول کرنے کی کوشش کر رہے ہین - اپدیشک کی اس جگہہ سخت ضرورت ہے -

سادہو نتیانندجی گنگوہ جاتے ہوئے تقریباً دس روز سہارنپور ٹہیرے - اور وہان دس روز عام گذرگاہون پر ویدک دہرم کا پرچار کرتے رہے - علاوہ ازین آریہ سماج مندر مین بہی ان کے ودیا کہیان ہوئے -

لالہ بشن چند سپرنٹنڈنٹ محکمہ نہر کے پتر کا مونڈن سنسکار سادہو نتیانندجی نے ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو ویدوکت کرایا - لالہ صاحب نے اس موقعہ پر مبلغ تین ۵ روپیہ مختلف فنڈون مین دان دئے -

سادہو نتیانندجی نے سہارنپور مین ایک بالک کا یگیوپویت سنسکار کرایا -

افسوس لالہ بہاری لال ممبر آریہ سماج سہارنپور کا دیہانت ہوگیا - لالہ صاحب بڑے [illegible] ارتہی سبہاسد تہے [illegible] دین -

آریہ سماج پیلی بہیت کا وارشک اتسو ۲۴ و ۲۵ مئی سنہ ۱۹۰۲ء کو ہوگا - اور نگر کیرتن ۲۳ مئی سنہ ۱۹۰۲ء کو آریہ بہائی درشن دین -

آریہ سماج جلال آباد کے سبھاسد ان لالہ ٹھاکر داس
عرائض نویس کے اندرسین اور لالہ چونی لال کے
تین پتروں کا چوڑا کرم سنسکار ۱۱- اپریل سنہ ۱۹۰۲ء
کو ویدوکت ہوا ان سنسکاروں میں گوندوال
ویرووال سے بھی آریہ بھائی تشریف لاکر شامل
ہوئے تھے سب آریہ بھائیوں کا ستکار پریتی
بھوجن سے کیا گیا - اور اس موقعہ پر لالہ چونی لال
جی نے للعہ روپیہ اور لالہ ٹھاکر داس جی نے ۱۲ کل
مختلف فنڈوں میں دان دیئے -

مہاشے تخت رام سبھاسد آریہ سماج کھیر پور ضلع
مظفرپور کے گھر مین ۱۹- مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کو گربھادھان
سنسکار ویدوکت ہوا - ایک روپیہ مختلف فنڈون
مین دان دیا گیا -

پنڈت رشی رام اپدیشک نے ۶- اپریل سنہ ۱۹۰۲ء
کو ایک ہندو کے مرتک سنسکار کے موقعہ پر ہون
کرایا -

لالہ بابو رام نے اپنے پتر کی صحتیابی کی خوشی مین
۸- اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو ایک [illegible]
روپیہ گروکل فنڈ [illegible]

[illegible] سب خریداروں [illegible] جلسہ
پتہ لگ جاوے گا کہ ہر ایک کی [illegible]
[illegible] کی شکتی
[illegible]
امید ہے کہ باہر سے آنے والے بھائیون کا
اندازہ تقریبًا پانصد لگایا گیا ہے مہاتما اپدیشک
اور سنیاسی آریہ بھائی اس موقعہ پر درشن دیویں -

جلسہ مین پہلے کوئی باقاعدہ سماج نہین تھا - سوامی
درشنانند جی - اور پنڈت مقصدی رام اپدیشک
پرتی ندہی سبھا پنجاب و تردیش کے لیکچرون اور
کوشش سے باقاعدہ سماج ستھاپت ہوگیا اور انتخاب
حسب ذیل ہوا ہے -

بابو کدارناتھ صاحب سب اوورسیر نہر گنگ پردھان
منشی جمنالال شرما منتری - لالہ نانک چند دکاندار
خزانچی - اور لالہ دیوی سہائے پنساری پستکادھیکش
لالہ موسیٰ مین وہان کے باشندون نے بہت
سے روپئے اکٹھے کرکے طاعون کے خوف سے
ایک بڑا ہون کیا لوگون کی رچی ہون کی طرف
ہوتی جاتی ہے -

افسوس کہ لالہ منشا رام جی سبھاسد آریہ
سماج سہارنپور کی ماتا کا دیہانت ہوگیا - مرتک
سنسکار ویدوکت ہوا - ہون کی سامگری چالیس
روپیہ کی تھی دس روز تک برابر اگت مہاشے
کے مکان پر ہون ہوتا رہا - آریہ پرش ضرور
اس طرف دھیان دیں -

عام خبرین

امرتسر مین ۱۵- اپریل گذشتہ کو مقتولین
سارا گڑھی کی یادگار کی کمانڈر انچیف بہادر
نے افتتاحی رسم ادا کی - یہ یادگار سرکار نے
اپنے خرچہ سے بنوائی ہے قریبًا ۲۰ ہزار روپیہ

صرف ہوا ہے ۵۰ فیٹ مربع مین سنگ مرمر
کی برج بنائی گئی ہے ۔ ہجوم غیر معمولی تہا یہہ
برج دربار صاحب کے راستہ مین تعمیر کیگئی ہے

روس مین بچینی شہنشاہ روس اپنی سلطنت
کی توسیع کی فکر مین ہین چین مین ایک جانب
پیر پہیلائے ہوئے ہین ۔ فارس مین علیحدہ ملک گیری
کے جوش مین مصروف ہین وسط ایشیا مین مغربی
تہذیب پہیلانے کے الگ خواہان ہین کہ خداوند
بقول روسی مدبرون کے یہ چاہتے ہین کہ تمام
دنیا مین وہی تہذیب کا جہنڈا لئے ہوئے پہرین
ملک کے اندر سخت بے چینی پہیلی ہوئی ہے ناراضی
وبیدلی کی کوئی انتہا نہو گی جب تو یہ نوبت پہونچی
ہے کہ وزیر اندرون ملک کے ایک طالب علم نے
گولی ماردی اور ملک مین سخت بے چینی پہیلا دی
غریب وزیر نے دم توڑتے وقت کہا "میرے
کیون گولی ماری گئی مجہے اسکا علم نہین ہے کہ
مین نے کسی کو ایذا پہونچائی" یہ صحیح ہے کہ وزیر
صاحب نے ایذا نہین پہونچائی مگر وہ ایک ایسے
طریقے حکومت پر عمل کر رہے تہے جس سے رعایا
اسقدر تنگ تہی کہ انکی جان لینے مین اس کے
ایک معمولی ممبر نے تامل نہین کیا ۔

پولیس کمیشن ۔ ماہ اکتوبر مین قایم کیجائیگی
کہ ہندی پولیس کی ضروری اصلاح سوچے ۔

جنگلات حیدرآباد مین حضور ویسرائے نے
کئی شیر شکار کئے حضور لیڈی صاحبہ بہی ہمراہ
تہین ۔ ایک نوکر سے ناگہانی بندوق چل گئی
یہ غلط ہے کہ حضور ویسرائے کے سر کے قریب
سے گذری ۔

بلجیم مین سوشیلسٹ اور انارکسٹ کی ایک سخت
تحریک عالمگیر مصیبت کے بارہ مین ہوئی جسکا
نتیجہ یہ ہوا کہ ۹-اپریل کی رات کو برسلز اور گینٹ
اور لیج مین مجمع ہوئے اور سخت اسپیچین دی
گئین ۔ پولیس نے شمشیر برہنہ مجمع پر حملہ کیا
اور بہت سے لوگ زخمی ہوئے دو محفوظ رجمنٹین
طلب ہوئی ہین ۔

مسٹر پی ۔ ان جوگ متوفی نے جو امراولی کے
ایک تہیا سوفیٹ تہے تہیا سوفیکل سوسائٹی کو
سولہ ہزار روپیہ نقد دینے کی وصیت کر گئے ہین

جرمنی سے روس ۲۹ کروڑ ۲۵ لاکھ روپیہ
قرض لینے والا ہے ۔

بڑی خوشی ہوئی کہ بورون سے صلح کی ٹہیری
خدا کرے جلد صلح ہو کر روز کی کشت و خون کی

قریب مسند نشینی

۱۹۰۶ع

ہ کہولڈاک عہ

مسافران ریلوے کی سہولیت مین کیجاتی ہین
زنانہ مسافرون کے لئے عورت ٹکٹ کلکٹر ہون
پانی کا انتظام کہانے پینے کا انتظام ٹکٹ

شہروں مین ہر وقت بکار گرین - مسافر کچھ پیچ ڈپٹیشن کمیشن سے عرض کرینگے -

چکوال مین بیماری چیچک کا زور ہے ژالہ باری اس علاقہ مین کثرت سے ہوئی جس سے زراعت کا نقصان ہوا -

دفتر گورنمنٹ پنجاب بجائے شملہ کے کوہ ڈلہوزی مین جایا کرینگے پختہ تجویز ہو گئی -

کلکتہ مین سخت آتشزدگی ہوئی وکٹوریہ کالج اور کالجیٹ سکول کی جلکر خاک سیاہ ہو گئی -

کوہ بلقان مین عثمانیہ کے خلاف سرکشی کی آگ بے طرح پہیل رہی ہے ایک گروہ اہل بلغاریہ نے ترکی سرحد پر چار مسلمانون کو قتل کرکے اُن کی سخت بے حرمتی کی تمام عضو جدا کر دئے مطلب یہ کہ دولت عثمانیہ کا جوش بھڑکے اور لڑائی جاری ہو -

عثمان علی داروغہ پولیس جو مشہور مقدمہ نوکھالی سے بہت بڑا تعلق تھا [illegible] کی وجہ سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مین [illegible] جاوے سب خریدار دل [illegible] پتہ لگ جاوے گا کہ ہر ایک کی [illegible] [illegible] کی شکتی [illegible] مین ہر خبر [illegible]

ہے جس مین بیان ہے کہ ملک معظم کی سالگرہ ولایت مین ۲۰ مئی کو ہوگی - اور دوسرے مقامات مین ۹ نومبر کو ہوگی -

لوکل

استری سماج اور آریہ کنیا پاٹ شالا میرٹھ بدستور سابق ترقی کر رہا ہے میرٹھ آریہ سماج کے سپتاہک جلسے رونق کے ساتھ ہوتے رہے ۲۷ اپریل کو میرٹھ آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسے مین شرمان ماسٹر مرلیدہر جی نے جو بتقریب ایک شادی کے میرٹھ مین تشریف لائے تھے ایک بڑا مفید ویاکھیان دیا چونکہ آپ ریاضی کے پورے ماسٹر ہین اسلئے علم ریاضی ہی کی نہایت مستحکم دلائل سے آپنے ثابت کیا کہ کھنڈن سے منڈن افضلتر ہے اور نیز ڈی اے وی سکول میرٹھ کے معلم اور متعلم ہر دو فریق کو نہایت مفید بزرگانہ نصیحتین کین کہ خواہ آپ لوگ کسی علم کی درس تدریس مین مشغول ہون مگر اس سے دہارمک اور اخلاقی سبق حاصل کرنا نہایت ضروری ہے -

شانتی آشرم کے اُپدیشک جو شوانند نام سے پرسدھ ہین معہ اپنی دختر صاحبہ کے میرٹھ مین تشریف لائے ہوئے ہین -

۱۲ اپریل کو آریہ کمار سبھا کے ممبرون نے ملکر دفتر آریہ بندھو مین ہَوَن کیا -

لالہ تربینی سہائے منیجر بینک کی لڑکی کی شادی مین لالہ پورنمل صاحب نوشہ نے ۵۰ روپیہ حسب ذیل دان دیا - بنارس کالج یتیم خانہ بریلی یتیم خانہ میرٹھ - بوتری پاٹ شالا ڈاکٹر امجند صاحب - برہم مستمندر دھرم شالا واقع محلہ سید واڑہ وغیرہ - دیوناگری پاٹ شالا میرٹھ

ڈاکٹر رامچندر ورما شہر میرٹھ کی ہزارہا مریضون پر آزمائی ہوئی شرطیہ آرام کرنے والی تیر بہدف حکمی اور بے خطا ادویات

اگر تندرستی کو عزیز سمجھتے ہو اور اگر زندگی کا کچھ مزہ اٹھانا منظور ہے تو ڈاکٹر رامچندر ورما شہر میرٹھ کی مجربات بیخطا ادویات کا استعمال کرو جنسے ہزارہا بیمار ونکو آرام ہو چکا ہے اور صدہا سارٹیفکٹ موجود ہین یہ ادویات کل ہندوستان بلکہ ملک برہما کالا پانی - لنکا - افریقہ اور بلوچستان وغیرہ مین بھی جاتی ہے اور ان کی بڑی قدر و شہرت ہوئی ہے جو صاحب ایکدفعہ منگو الیتے ہین پھر ہمیشہ کے لئے یہین سے منگواتے رہتے ہین اس شفاخانہ نے اپنی ایمانداری نیک نیتی اور ہمدردی مین سچائی خاصکر غربا کا مفت مین علاج کرنے کی وجہ سے بڑی نیک نامی حاصل کی ہے امراض ذیل کو پوری کامیابی کے ساتھ کلیہ صحت حاصل ہوتی ہے - سولہ برس سے آجتک کسی مریض کو شکایت کا موقع نہین ملا - آتشک - سوزاک - بخار - تلی - جریان منی - نامردی و سستی - دمہ و کھانسی - بچون کا سانس - پیچش و اسہال - بدہضمی - امراض چشم - امراض گوش - ذیابطیس - امراض رحم - حیض و ایکہی واد - کھجلی - بیروزہ گ - مرگی - گنٹھیا - ہیضہ علاوہ اسکے دیگر امراض کی دوائین بھی ہر وقت طیار رہتی ہین زیادہ واقفیت کیلئے ایک کارڈ بھیجکر بڑی فہرست منگواکر ملاحظہ فرمائیے اسکے سوائے اس شفاخانہ مین ایک پوتر و شدھ دلیسی صابون کا کارخانہ بھی ہے جسمین نہایت عمدہ اور صاف دیسی اشیا سے بنا ہوا شدہ صابون تیار ہوتا ہے اور بہ نسبت اور کارخانون کے ارزان ملتا ہے اور زیادہ آسایش و آسانی کے لئے ایک خشک سفوف تیار کیا ہے جو بالکل صابون کا کام دیتا ہے اور بہت کم خرچ ہے [illegible]

علاوہ ازین ہمارے شفاخانہ کے متعلق ایک پستک آلہ دکت [illegible] آریہ دہرم کی کل کتابین بزبان سنسکرت دیوناگری بہاشا انگریزی - اردو [illegible] جس کا نام ہری لیش گاین ہے نہایت ہی نادر اور نئی طیار ہوئی ہے [illegible] گئے ہین - تال اور سُر اور وقت بھی ہر ایک بھجن پر لکھا گیا ہے [illegible]

قیمت فی جلد ۱۲ / [illegible]

نوٹ - ہم غریب - محتاج لاوارث - آدمیون کا علاج مفت کرتے ہین محتاج [illegible] ملنا چاہیئے نیز سانپ کے کاٹے ہوئے کو دوائی بلا قیمت دیجاتی ہے صرف محصول بذمہ بیمار ہوگا -

مژدہ مژدہ مژدہ

ہماری دکان سوداگری واقع بازار بزازہ شہر میرٹھ میں مفصلہ ذیل اشیا نہایت عمدہ اور سب سے ارزان قیمت پر دستیاب ہو سکتی ہیں ہم اپنے منہ سے اپنی دکان کی زیادہ تعریف کر کے آجکل کے جھوٹے اشتہار دینے والوں میں شامل ہونا نہیں چاہتے جو صاحب فرمایش بھیجکر مال منگائینگے انکو ہمارے قول کی خود آزمایش ہو جاویگی مال سوداگری میں ہر قسم کا بکفایت ملیگا قلمدان جسکا ڈھکنا ایک بالشت کا اندر ہی اندر غایب ہو جاتا ہے، اسٹیل کا بسل حسنہ خبردلی والا آباد نفیس بنا ہوا - قینچیان جو میرٹھ سے دور دراز کے ممالک میں جاتی ہین ولایتی قینچیون سے بھی عمدہ ہین - صابن میرٹھ کا جو تمام ہندوستان بھر میں مشہور ہے - موم بتی جو یہانسے عمدہ اور بکفایت اور کہیں نہیں ملسکتی - بٹن سوت کے جو اس شہر میں نہایت اچھے بنتے ہیں - گلوبند خالص اون کے اور ٹوپی جو تمام دسادرون میں یہیں سے جاتی ہین - انکے علاوہ ہماری دکان میں سوداگری کا وا[...] کیلئے تیار رہتا [...]

[...] پتہ لگ جاوے گا کہ ہر ایک کی [...]

المشتہر [...]

بشمبر سہائے - سوداگر شہر میرٹھ

بازار بزازہ

آریہ ہند ہو بک ایجنسی شہر میرٹھ سے ذیل کی نادر کتب مطالعہ کیلئے ضرور منگاییئے

سماج درشن سا ما اجکا سمبندھ ۲ر طریق معاش روزی پیدا کرنیکے آسان طریقے ۳ر ادہیت سوپن - سوامی دیانند کا پرکاش خواب کے پیرایہ میں ار ویدک سدہانت - نام سے ظاہر ہے ۱ر بواہ ناٹک - آجکل کے بیاہون کا فوٹو بطرز ناول ۴ر صغرسنی کی شادی چھوٹی عمر میں بیاہ کرنیکی برائیاں ۲ر حقیقت قرآن اسلامی عقائد کا کھنڈن - ۲ر گنگا ہیل و دیپکا - گنگا اشنان سے مکتی ماننے کی تردید ۱ر ستیارتھ پرکاش پورانک مت کھنڈن ۲ر مورتی پرکاش - مورتی پوجا کا کھنڈن - ۲ر بھجن پشپاولی - ویدک دہرم انکول بھجن ۴ر امو لیہ بھجن آولی - تھیٹر کی طرز کے بھجن ۲ر ہند و آریہ مت کی تحقیقات - نام سے ظاہر ہے ۱ر صداقت اصول و تعلیم آریہ سماج - عیسائیون کے اعتراضونکا جواب ۱ر ازالہ اوہام احمدیہ - اسلامی اعتراضونکا جواب ۲ر عینک چشم اسلامیہ - اسلامی اعتراضونکا جواب عقل اور جہل کے سوال و جواب بطرز مکالمہ ۲ر دہرم کا عملی پہلو - نام سے ظاہر ہے ۱ر ستی برت دہرم پرکاش ناگری ۱ر فن تماشبینی بطرز ناول ناگری ۴ر ہون کنڈ اور ہون سامگری - ہمارے کارخانہ سے تانبے کے ہون کنڈ فی سیر ۲ر اور گگل کٹائی خوشبودار ہون سامگری فی سیر ۹ر بھیجی جاتی ہے -

المشتہر

جی آر ورما - اڈیٹر آریہ ہند ہو شہر میرٹھ

ओ३म्

विद्यांचा विद्यांच यस्तं द्वेदो ॐ सह। अविद्यया मृत्युं

तीर्त्वा विद्यया मृत मश्नुते।१

جو منشیہ ودیا اور اودیا کے سروپ کو جانکر جڑ اور چیتن اور دونوں کو اُن کا ساد ہک نشچے کرکے شریر آدی جڑ اور چیتن آتما کو دہرم ارتھ کام اور موکش کی سدہی کیلئے ساتھ ساتھ پریوگ کرتے ہین وہ لوگ دُکھ سے چھوٹ کر پرماتھ کے سکھ کو پراپت ہوتے ہین۔

سکھوں کی

आर्य्यबन्धु

آریہ بندہو

بابتہ ۱۵- مئی ۱۹۰۲ء

قیمت سالانہ پیشگی بلا محصولڈاک ... روپیہ

باہتمام پی-آر-ور...

۱۹۰۲ء

معہ زرمحصولڈاک عہ/

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۴۶	آریہ بندہو-ایڈیٹوریل نوٹس	۱۵۹	نظم		
۱۴۸	حل سوالات-	۱۶۰	رہبر زمیندار-		
۱۵۱	آریہ بندہو قحط رلیف فنڈ کے متعلق	۰	حل طلب معمہ	۱۶۶	اطلاع-لوکل-
	ایک صاحب کی رائے-	۱۶۱	مسدس قطین نامقبولی معہ مثنوی	۱۶۷	نوٹس-
۱۵۳	مراسلات-ویدون کا پڑھنا پڑھانا	۱۶۲	بر کے لئے کنیا کی ضرورت	۱۶۸	نوٹس-
	وغیرہ-		کنیا کے لئے بر کی ضرورت		

آریہ بندہو

ویدک دہرم کے سوائے جملہ مت متانتروں کے لوگ خدا تعالیٰ کی ذات پاک کے نام سے عجیب و غریب قسم کے تصور باندھتے ہین کوئی اُسے عرش معلےٰ پر مقیم سمجھکر بوساطت ملائک اپنے دوستون کو پاس بلاتا ہوا یا بذات خود نیچے آکر کسی سے ہمکلام ہوتا ہوا مانتا ہے کوئی دریائے یردن مین یعقوب گڈرے کے ساتھ اسکی کشتی ہونا ایک امر واقعہ تسلیم کرکے کمزور انسان کے مقابلہ مین اسکو لاچار و مجبور قرار دیتا ہے یا پیدایش دنیا سے پیشتر اسکی روح کو پانیون پر تیرتی ہوئی سمجھتا ہے۔ کسی سادہ لوح نے اسکی مورکٹ دہارن کئے اور بنسری بجاتے ہوئے گوپیون کے ساتھ راس لیلا مین مشغول سمجھا ہے۔ مگر ایک بدہی مان اور وچار شیل پرش ان کمزور انسانی خیا[illegible] معلوم کرسکتا [illegible] [illegible] مین [illegible] جاوے سب [illegible] پتہ لگ جاوے گا کہ ہر ایک [illegible] جاہیئے۔ [illegible] کمزوری کو محسوس کرکے آجکل کے ناستک لوگ ایشور کے خیال کو محض ایک ڈہکوسلا بتانے لگے ہین۔ مگر ویدک دہرم جو کہ ایسے کمزور اور پوچ خیالات سے بالکل مبرا ہے وہ تمام مت متانتروں کے اوہام باطلہ کو دور کرتا ہوا ناستکون کو چیلنج دیتا ہے کہ اگر وہ نراکار سروویاپک پرماتما کو دیکھنا چاہتے ہین تو کچھ دیر کے لئے اپنی سائنس کو بالائے طاق رکھکر وید ودیا کو مطالعہ کرین پہر دیکھین کہ پرماتما کی ہستی کیسی ضروری اور ہر جگہہ وہ ہر وقت اظہر من الشمس ہے اور اسکی ذات سے منکر ہونے کا خیال کیسا بیجا اور بے بنیاد ہے۔

اڈیٹوریل نوٹس

ریاست کوچین مین برہمنون کا جاتی ابہمان

جہان اس زمانے کی نئی روشنی نہایت سرعت اور تیزی کے ساتھ پہیل کر لوگون کے جہوٹے عقاید اور توہمات باطلہ کو دور کرتی ہوئی خیال کی اجالتی ہے وہان دوسری جانب ملک کے بعض بعض حصون کو تاہنوز جہالت کی اسی حالت مین دیکھکر تعجب ہوتا ہے جو دو تین سو برس پیشتر کے زمانے مین تھی۔ چنانچہ مدراس کی ایک دیسی ریاست کوچین مین جنم کے برہمنون کا تعصب شودرون کے ساتھ اسقدر زیادہ ہے کہ جس سڑک پر سے کوئی برہمن دیوتا گذرا ہے ہوں شودر اسپر سے گذرنے

نہیں پاتا۔ شودر وہاں اس بات کا پابند ہے
کہ چلتے وقت شور غل مچاتا جائے جسکو سنکر اس
رستے میں گذرنے والا برہمن پابند ہے کہ آواز
دے اور شودر کسی گلی کوچہ میں منہ چھپا کر کھڑا
ہو جائے۔ اسی تعصب نے آریہ جاتی کے ہزاروں
لوگوں کو مسلمان عیسائی بنا دیا اور روزمرہ
بناتا جاتا رہا ہے۔ ہماری رائے میں جب تک آریہ
سماج کے پرچار سے وہاں ویدک سدھانت
نہیں پہنچے تب تک وہاں یہی حالت رہیگی
ہم نہیں جانتے کہ جب دیش کے کسی کسی پرانت
میں اودّیا کا یہ زور شور ہے پھر کیوں آریہ مہاشے
خواب خرگوش میں پڑے سوتے ہیں۔

حل سوالات

۱۵ فروری کے رسالہ آریہ بندھو میں جو معمہ جات
بغرض حل درج کئے گئے تھے ان کو حل کرکے
بابو اودھو رام صاحب متوطن دسوہہ ضلع ہوشیارپور
نے بوساطت لالہ امیر چند ہمارے پاس بھیجا ہے
جو بغرض ملاحظہ ناظرین درج ذیل ہیں امید ہے
کہ لالہ امیر چند جی نے بابو صاحب کو انعام بھی
بھیجدیا ہوگا۔ ایڈیٹر

پریہ ور مہاشے لالہ امیر چند جی نمستے
جوابات مفصل ارسال خدمت ہیں۔ انعام سے
مشکور فرمادیں۔

معمہ (۱)

زید نے بکر کی بہن سے شادی کی۔ اور بکر نے
زید کی بہن سے شادی کی۔ ہر دو کے گھر ایک
ایک لڑکا پیدا ہوا۔ ان دونوں لڑکوں کا
آپس میں کیا رشتہ ہوا۔

جواب

جناب من ایسی شادی یعنی بٹہ سٹہ کی ہو جایا کرتی
ہیں۔ چنانچہ ایسا رواج اقوام جاہنگ وغیرہ
میں پایا جاتا ہے۔ یہ ہر دو لڑکے آپس میں پھوپھی
زاد یا ماموں زاد بھائی لگتے ہیں۔ کیونکہ زید بکر
کی لڑکے کا ماموں اور بکر زید کی لڑکی کا ماموں
لگا۔ اسی طرح بکر کی عورت زید کی لڑکی پھوپھی
اور زید کی عورت بکر کی لڑکی کی پھوپھی لگی۔
اسی واسطے وہ ایک دوسرے کی ماموں زاد
و پھوپھی زاد بھائی لگے۔

سوال نمبر (۲)

... کرو۔

... ۱۹۱۳ء

معمہ ... عبیر

(الف) (لا + ر) کی ... کرو۔

(لا + ر + ۲ لا ر - ۲ لا ر) = (لا + ر) ...

(لا + ر + ۲ لا ر) (لا + ر ـ ۲ لا ر)

(ب) وہ کونسا عدد ہے جس کو ہم ۲ و ۳ و
۴ و ۵ و ۶ پر تقسیم کرین- تو ایک بچے- اور
جب سات پر تقسیم کرین- تو کچھ نہ بچے-
پورا ہو جائے-

جواب

عدد=(۲×۳×۴×۵×۶)+۱=۷۲۰+۱
=۷۲۱ جواب-

سوال نمبر (۴)

یکم بیساکھ سمت ۱۴۴۵ بکرمی اور ۳ مارچ ۱۰۹۶ء کو کونسا
ہفتہ کا دن تھا- کس طرح سے معلوم ہو سکتا ہے-
کہ کس صدی کی کس ماہ کی فلان تاریخ کو فلان
دن ہفتہ کا تھا-

جواب

یکم بیساکھ سمت ۱۴۴۵ بکرمی کو ویروار کا دن تھا- اور
۳ مارچ ۱۰۹۶ء کو منگل وار کا دن تھا-
مکلیہ قاعدہ کی بابت آپ ملاحظہ فرما سکتے ہین-
جنتری مصنفہ پنڈت گر...

...

ہین کہ مہاراج ... کی حیات مین رام چندر
جی نے اور شادی کی- کیا یہ ٹہیک ہے-

جواب

راجہ رامچندر جی مہاراج مہابھارت سے (۹۰۰...

برس پہلے ہوئے-
راجہ رامچندر جی مہاراج یعنے سورج بنس خاندان
کا آخری راجہ بدہ تھا- ملاحظہ فرماوین نرسنگہ پوران
(ادہیائے) ۲۶ خاتمہ سورج بنس
راجہ رامچندر جی مہاراج نے مہارانی سیتا جی
کی حیات مین بلکہ بعد بہی اور شادی نہین
کی- جو لوگ فرماتے ہین- کہ راجہ رام چندر جی
نے مہارانی سیتا جی کی حیات مین اور شادی
کی- وہ غلط فرماتے ہین- کیونکہ کسی پستک مین
اس کا حوالہ درج نہین ہے- انکو حوالہ پیش کرنا
چاہیئے ورنہ انکا فرمانا ٹہیک نہین ہے- رامائن
بلکہ کسی اور کتاب مین سے ظاہر نہین ہوتا ہے
کہ راجہ رام چندر جی نے اور شادی کی-

سوال نمبر (۶)

آریہ سماج کے نفاق موجودہ کا اصلی باعث کیا ہی
کیا صرف مانس ہی فساد کی بنا ہے- یا کوئی
اور سبب ہی ہے- انگریزی تعلیم کی مدرسی کہونا
آریہ سماج کے لئے فائدہ مند ہین یا نقصان
دہ ہین- پنڈت بہیم سین جی آریہ سماج مین
کیون داخل ہوئی- اور کیون الگ ہوئی-

جواب

آریہ سماج کے موجودہ نفاق کا باعث صرف
مانس ہی نہین- بلکہ ہر دو پارٹی کی خود غرضی
ہی بڑا بہاری سبب ہی جس کی نسبت ہم طوالت
کو بیجا تصور کرتے ہین- دانا خود سمجھ سکتے ہین

انگریزی تعلیم کی مدرسون سے آریہ سماج کو چندان
نقصان نہین کیونکہ تاوقتیکہ مروجہ حال کی
زبان سے آگاہی نہ ہو۔ترقی کا دروازہ مسدود
رہتا ہے۔جیسا کہ پنڈت گوپی ناتھ شہر لاہور
مین اپنا باجا بجاتی رہی ہین۔اسی طرح پنڈت
بھیم سین جی بھی اپنی خودغرضی کو مدنظر رکھ کر
مستند کتابون کی بھاشیہ موافق خیالات سماج
کی کرتا رہا۔اور اپنی نادانی کے باعث بھگوت گیتا
کی بھاشیہ مین اپنی ایجاد کو استعمال مین لایا۔یہ
محض اپنی ذاتی غرض اور پیسہ کمانیکی خاطر سماج
مین داخل ہوا۔اور پھر اپنے ہتھکنڈون سے اس
نے ہندو قوم کو لوٹنا چاہا۔چنانچہ اب سماج سے
علیحدہ ہوکر ہندو بن گیا ہے۔دیکھیئے ہندو قوم
اسکو کس وقعت کی نظر سے دیکھتی ہے۔

سوال نمبر (۶)

پنڈت گوپی ناتھ کی قلعی کہلنے سے آریہ سماج
کے ممبرون نے کیا سبق حاصل کیا۔سناتن دہرم
سبھا کو پنڈت گوپی ناتھ نے نقصان پہونچایا
یا نفع اسکے سناتن دہرم گزٹ کی ایڈیٹری کرنے
مین کیا پالیسی ہے۔

جواب

یہ کہ جب آریہ دلیش بہن ویدودیا کے الوپ
ہوجانے سے چارون طرف اندھکار چھایا۔
لوگ ست شاستر و ویدک دہرم سے بمکھ ہوکر
انجیل و قرآن کے پیرو کار ہونے لگے۔تو اس
اودیا کے زمانہ مین ایشر کی پریم دیالتا سے
ایک رشی پرگھٹ ہوا۔یہ شخص وید و شاستر
سے بخوبی واقف تہا۔اور علم فلسفہ و منطق مین
اسقدر آگاہی رکھتا تہا۔کہ کوئی شخص اس کے
سامنے گفتگو نہ کرسکتا تہا جب اس نے ست
شاسترون و ویدودیا کے پرچار کو اپنا فرض
سمجہا۔تو کیا ہندو اور کیا برہمو کیا قرانی اور کیا
کرانی کیا جینی اور کیا بام مارگی سب کی سب
گہبرانے لگے۔اور اپنے ہاتھ پاؤن مارنے لگے
مگر اس جوانمرد نے اپنی ہمت مردانہ سے اس
اندھا دہند کے زمانہ مین ویدک دہرم کی بنیاد
قایم کردی۔اور اہل ہنود اپنی جہالت کو چھوڑکر
آریہ سماج مین داخل ہوئی۔چنانچہ اسوقت
جو اہل ہنود ہمین دکھائی دے رہے ہین وہ
اسی شخص کی ہمت کی برکت ہے۔ورنہ آجتک
کوئی ہندو [illegible] آریہ ورت مین نظر نہ آتا یہ شخص
[illegible] تہا جن کے نام کا
[illegible]

برہمنون نے برخلاف آریہ سماج کے جابجا اپنی
سبھائین قایم کین جو سناتن دہرم کے نام
سے ملقب ہین سناتن دہرمی بھی گو وید و شاستر
کے قایل ہین مگر اپنی نادانی کے سبب دیگر

پورانک روایتون کو بھی جو وید شاستر کے
بالکل خلاف ہین تسلیم کرتے ہین۔ گو سناتن دہرمی
اپنے تئین وید شاستر کے حامی و مددگار ظاہر
کرتے ہین۔ مگر در اصل وہ لوگ اپنی مطلب براری
کو مقدم سمجھتے ہین۔ اور عوام کو جس جہالت کی
تاریکی سے آریہ سماج نکالنا چاہتی ہے۔ سناتن سبھا
اسی چاہ تاریکی مین انکو گرانا چاہتی ہے۔
الغرض جب آریہ سماج ویدک دہرم کی منادی
آریہ ورت مین زور شور کے ساتھ کرنے لگا۔ تو
سناتن سبھا لاہور نے بھی آنکھین کہولین۔ اور
بیچارے سیدھے سادے ہندو لوگون کو اپنے
دام تزویر مین پھنسانا شروع کیا۔ اور پنڈت
گوپی ناتھ نے اس موقعہ کو غنیمت جانکر سناتن سبھا
لاہور کا اپنے تئین سیکرٹری قرار دیا۔ اس شخص نے
سیکرٹری ہوکر ہندو بھائیون کو خوب لوٹا۔ اور
اپنی خود غرضی کے لئے آریہ سماج کے ساتھ کئی
مرتبہ مباحثہ شروع کیا [illegible]
مین عجیب دہ [illegible]
[illegible] جاوے سب [illegible]
پتہ لگ جاوے گا کہ ہر ایک [illegible]
[illegible]
بد تہذیبی [illegible] کی نسبت ہم کچھہ لکھنا نہین
چاہتے۔ فیصلہ مقدمہ سے سب کچھہ دریافت ہو سکتا
ہے۔ اس استغاثہ مین گوپی ناتھ کی جو بے عزتی
و بے حرمتی ہوئی۔ خامہ و زبان اسکی تحریر مین
قاصر ہے۔ آپ پنڈت گوپی ناتھ تمام اہل ہنود
کی نظر سے ایسا گر گیا کہ سناتن دہرمی بھی اسکا
نام لینے سے توبہ توبہ پکارتے ہین ۵

کلید در دوزخ است آن نماز
کہ در چشم مردم گذاری دراز

پنڈت گوپی ناتھ بظاہر اہل ہنود کی سبھاؤن
مین جاکر اپنا فخر کرتے رہے۔ اور مورتی پوجا
اور شرادہ وغیرہ پر منوہر ویاکھیان دیتے رہے
اور باطن مین خوبصورت طوائف کا ہر دم سمرن
کرتے تھے۔ اگر کبھی آپ کو ہردوار جانے کا بھی
اتفاق ہوا۔ تو وہان بھی اپنی محبوبہ کے دہیان
مین محو رہتے تھے۔ اور جب ذرہ ہوش آتا تھا۔
تو ہردوار کی پڑیون پر آسن جما کر اپنی معشوقہ
کو کبھی فراقنامہ لکھدیا۔ اور کبھی صدمہ ہجر سے
جو بیقراری و بیتابی لاحق ہوئی تو سرد آہ
بھر کر گنگا جی کی پوتر جل سے آچمن کر لیا۔ اسکے
پردہ فاش ہونے سے ہندو سوسائٹی کو بہت
شکست نصیب ہوئی اور اہل آریہ و ہنود اس
شخص کی کارروائی کو دیکھکر متحیر ہین اگر پنڈت
گوپی ناتھ سے آریون نے سبق حاصل کیا ہے
تو یہی حاصل کیا ہے کہ تاوقتیکہ کسی کا چال چلن
درست نہو اسکا دوسرون کے اخلاق کی
درستی و ملک کے سدہار کے لئے دعوے
کرنا سراپا باطل ہے۔ اور پنڈت گوپی ناتھ
کی بدچلنی اور بے تہذیبی نے سناتن سبھا

کو بہت ہی نقصان پہونچایا۔ اور سناتن سبھا
کی جمعیت کو شکستہ کر دیا۔ جیسا کہ کسی فوج کے سپہ سالار
کے قتل ہونے سے باقیماندہ لشکر کی دلشکنی ہو جاتی
ہے اسیطرح گوپی ناتھ کے پردہ فاش ہو جانے
سے ہندو قوم کی جمعیت مین بہت فرق آگیا ہے
سناتن دہرم گزٹ کی اڈیٹری سے پنڈت گوپی ناتھ
کی محض پالیسی ہے۔ تاہم ہندو قوم ایسی کمزور
دل ہے۔ کہ باوجود اس قدر شرمسار ہونے
پنڈت گوپی ناتھ کے اور اس کے پردہ فاش ہونے
کے بھی اسکے گزٹ کی خریداری مین کوئی کمی
نہین آئی ایسے بدباطن اور سیاہ دل کی
تحریر ہین کیا فائدہ دے سکتی ہے چنانچہ یہان
بھی سناتن دہرم گزٹ برابر جاری۔ اے ہندو
قوم جبکہ تو اس عقل و ہوش کی مالک ہے۔ تو
تیرا خدا حافظ ہے۔

راقم

اودہو رام از۔ دوسوہیہ ضلع ہوشیارپور

اڈیٹر آپ کے حل سوالات مذکورہ بالا مین
سوال نمبر (۱) "قلعہ کے سات دروازہ والا"
اسوجہ سے درج نہین کیا گیا کہ اوسکا حل میرٹھ
کے پنڈت چندر بہان جی نے چھپوا دیا تھا۔

آریہ بندھو فیملی ریلیف فنڈ کے متعلق ایک صاحب کی رائے

مانیہ ور مہاشہ اڈیٹر صاحب زاد عنایتہ

تسلیم - مین نے لالہ امیر چند صاحب آریہ مسافر
از نادون کی ایک تجویز متعلقہ قائمی آریہ بندھو
فیملی ریلیف فنڈ" اور اسپر آپکے ریمارکس وغیرہ جو
۲۸ فروری سے شائع ہو رہی ہے۔ بغور دیکھے مین
لالہ امیر چند کی تجویز نہایت مبارک تجویز ہے بشرطیکہ
چل نکلے کیونکہ کسی کام کا اختیار کر لینا نہایت
آسان ہوتا ہے مشکلات اسوقت ہوتی ہین جب
اُسے نباہنا پڑ جاتا ہے چونکہ مین خود جنرل فیملی ریلیف
فنڈ راولپنڈی" کا جنرل سیکرٹری رہا ہون
یا یہ کہئے مینے ہی اُسے کوشش سے قایم کیا۔
اور اُسے چلایا۔ مگر وہ چند ایک کارکنون سے
ایکسال بعد ٹوٹ گیا۔ پس مجھے جسقدر اس قسم کے

سے دلچسپی ہو سکتی ہے محتاج بیان نہین۔
اور ہیں فنڈون کے معاملات سے ہر قسم کی
آگاہی و واقفیت اور ان کے متعلق بڑا بہاری
[illegible] ہے کہ مین بھی اس کے متعلق

اگر خارے بود گلدستہ گردد

لالہ امیر چند صاحب آریہ مسافر نے اپنی مبارک
تجویز پیش کرتے ہوئے بہت قسم کے وعدے

کرد کہلائے ہین۔ مگر انہین معلوم ہونا چاہئے
کرشنا دی فنڈ۔ بمبئی۔ مجیٹھہ۔ گورداسپور۔
ہوشیارپور۔ لکھنؤ۔ کرنال۔ وغیرہ وغیرہ
کے ٹوٹنے اور بہت سے بیچارے غریبون کے
پچاسون روپیہ کے تلف ہوجانے کی دل شکستگی
نے اب انہین اس لایق نہین رکھا کہ وہ کسی
اور فنڈ مین شامل ہون۔ ایسے فنڈون کا چلنا
مین ضرور کہونگا۔ اس وقت ایک امر محال ہے
ہان اگر اسے کسی اور طرز پر جاری کیا جاوے
تو شاید لوگون مین کچھ دلچسپی حاصل کرے تو کوئی
تعجب نہین۔ ورنہ موجودہ صورت مین مان لیا
سو پچاس ممبر اِدہر اُدہر سے اکٹھے کرلئے گئے۔ مگر
اس کا نبھنا دشوار ہوگا ایک روپیہ سالانہ کی تجویز
اگر یہ مان لین کہ بہت سے ممبرون کو پیدا کردیگی
مگر بتلایئے اس سے فائدہ کس قدر ہوگا۔ پانصد
ممبر فرض کرلین۔ آریہ بندہو فیملی فنڈ کے ہو گئے
خریدار خواہ کسقدر ہی ہون کر [illegible] ہے
کہ ہر ایک خریدار فرض [illegible]
کہ پانصد [illegible]
مین قسمت [illegible] کیا جاوے سب [illegible]
پتہ لگ جاوے گا کہ ہر ایک [illegible]
[illegible]
ایڈیٹر آریہ بندہو اخراجات رجسٹر وخط وکتابت
وغیرہ وغیرہ اس سے منہا کرکے باقی اگر ماہانہ
بطور یہ فنڈ کے پاس ہو۔ تو اب امداد دینے کا
سوال پیش ہوگا۔
تبلایئے۔ پانصد اشخاص کی جہان آبادی
ہو وہان ماہ مین ایک دو آدمی بھی مرا نہین
کرتے۔ کیون نہین۔
"گورنمنٹ گزٹ" اس امر کا شاہد ہے
تو پھر سال بھر مین چوبیس ۲۴ پچیس ۲۵ آدمی کو
صرف ایک مہمل سی رقم سے امداد دینا کس
قدر منفعت بخش ہوگا؟
میرا مطلب اس نکتہ چینی سے خدانخواستہ
یہ نہین ہے کہ اس پر مین کسی قسم کا
کرون بلکہ
میرا مدعا یہی ہے کہ اس کام کو جاری کرتے
وقت خوب اچھی طرح سے سوچ بچار لیا جاوے
اگر ضرورت ہوئی تو مین اپنے فنڈ کے تمام
قسم کے کاغذات۔ قواعد سالانہ رپورٹ وغیرہ
بغرض ملاحظہ ایڈیٹر صاحب ارسال کردونگا
مجھے نہایت خوشی ہوگی کہ اگر لالہ امیر چند صاحب
یا ان کے کوئی اور مددگار اس معاملہ مین
خوب اچھی طرح سے بحث مباحثہ کے بعد اس
نیک کام کو ہاتھ مین لین گے۔ باقی لالہ
امیر چند صاحب یا کسی اور صاحب کا جواب
ملنے پر عرض کی جاویگی۔

راقم

چرنجیت لال سیٹھی
از راولپنڈی

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگارون کی تحریر کا ذمہ وار نہین ہے

ویدون کا پڑہنا پڑہانا

ناظرین! اس سے کون انکار کر سکتا ہے - کہ وید ہی ایشور کے گیان ہین - وید ہی ودیا اور گیان کے بہنڈار ہین - وید ہی رشیون مہرشیون کے ہتیار ہین ویدون کا پڑہنا ہی براہمنون کی تپسیا ہے ویدون کے پڑہنے ہی سے دوجونکا تیج بڑہتا ہے - غرضیکہ اس دیش کے براہمنون کا دہن ہی وید ہین - ویدونکے پرتاپ ہی سے اس دیش کے براہمنون کے بالک بچپن مین اٹل داکی ہوتے تہے - ویدون کی کرپا سے ہی براہمنون کا آدر ستکار جگت مین ایسا ہوتا تہا کہ جس کی نظیر ملنی مشکل ہے - تمام شاسترون مین ویدون کے پڑہنے پڑہانے والے براہمن ہی کی مہما لکہی ہے اور ویدون کے پڑہنے کی دوجون کو عموماً اور براہمنون کو خصوصاً تاکید ہے - غرضیکہ تمام اوصاف اور تمام عزت و توقیر پورب زمانہ مین براہمنون کی ویدون کی پڑہنے ہی سے تہی - اسوقت موجودہ زمانہ مین بہی جبکہ دنیا سے ویدون کا پڑہنا پڑہانا جاتا رہا ہے اسی قوم مین ہی ویدونکا پڑہنا پڑہانا چلا آتا ہے - جبکہ سب دنیا دنیاوی عیش و آرام - عزت و عہدون کے لئے انگریزی فارسی کی طرف دوڑ رہی تہی یہی قوم تہی جو کہ سب باتون کو چہوڑ سنسکرت ودیا کو تحصیل کرتے تہے - اور کچہہ برائے نام جو اسوقت ویدون پٹہن پاٹہن ہے وہ بہی اسی قوم مین ہے - یہہ تو بتلانے کی ضرورت نہین ہے کہ ویدونکا پڑہنا دوجون کے لئے ضروری ہے ہان براہمن مین سبب ہونے افضل برن ویدون کا پڑہنا تو ہے ہی پڑہانا اور دوسرا کام تہا - جو کہ ایک جیو کا کام تہا - کیونکہ ویدون کا پڑہنا تو انکا دہرم تہا جس کو پڑہنا تو شاسترون کی رو سے انپر لازمی ہے اور ویدون کا پڑہانا یہ دوسرا جیوکا کام ہے - کتنے شوک کی بات ہے کہ دوجون نے اس مکہہ کام کو بالکل ترک کر دیا ہے اور پہر دوج ہونے کے ابہمان مین مرے جاتے ہین اور یہ نام دہاری دوج بیچارے غریب براہمنون ... کہ ... فقیر ہو کے بہی ویدونکو ... ن کو زندہ رکہا

... سنہ ۱۹۰۲ء

... کہولڈاک ...

تمہاری معلوم ہو - دیکہئے منو بہگوان فرماتے ہین

वेदमेव सदाभ्यस्येत्तपस्तप्स्यन्द्विजोत्तमः। वेदाभ्यासो हि विप्रस्य तपः परमिहोच्यते॥ योऽनधीत्य द्विजो वेदमन्यत्र कुरुते श्रमम्॥

सञ्जीवन्नेव शूद्रत्वमाशु गच्छति सान्वयः ॥

ارتھ - (۱) جو دوج تپسیا کرنے کی اچھا کرتا ہے وہ سدا وید ابھیاس کرے - رشیون نے کہا ہے - کہ اس لوک مین وید ابھیاس ہی براہمن کی پرم تپسیا ہے -

(۲) جو براہمن وید پاٹھ ترک کرکے اور جگہہ پر شیرم کرتا ہے - وہ جیوت اوستھا مین ہی شودر بنجاتا ہے بھارت ورش مین ایک زمانہ تھا کہ جب یہان پر ننھے ننھے بالک ویدون کا اچار کیا کرتے تھے - اور ہر ایک براہمن کے لئے وید پڑھنا پڑھانا لازمی تھا - دوجون کو ویدون کے پڑھے بغیر دوج پدوی نہین ملتی تھی - آج کیا زمانہ آیا ہے - کہ ویدون کا پڑھنا پڑھانا بند ہو کر سندھیا گایتری تک کھو بیٹھے ہین - اور [illegible] فیصدی بھی ایسے دوج نہین نکلینگے جو [illegible] انکو سندھیا [illegible] ایسے بھی نکلینگے [illegible]

यथा काष्ठमयो हस्ती यथा चर्ममयो मृगः ।
यश्च विप्रोऽनधीयानस्त्रयस्ते नाम बिभ्रति ॥
यथा षण्ढोऽफलः स्त्रीषु यथा गौर्गवि चाफला ।
यथा चाज्ञेऽफलं दानं यथा विप्रोऽनृचोऽफलः ॥

ارتھ جیسے کاٹھ کا بنا ہوا ہاتھی - اور جیسے چمڑے کا بنا ہوا مرگ - اور بنا وید پڑھا براہمن یہ تینون کیول نام ہی کو دھارن کرتے ہین اصلی کام کے نہین ہوتے ہین -

(۲) جیسے ہیجڑے کی عورت اور گائے سے گائے کا سنگم اور اگیانی کا دان نشپھل ہوتا ہے - ویسے ہی وید پڑھنے سے خالی براہمن بھی کسی کام کا نہین ہوتا

آجکل جو ناستک - ادھرمی - پاکھنڈی [illegible] سنستان - ماتا پتا - بزرگون [illegible] مین آسکت [illegible] ہوتی ہے وہ سب ماتا پتاؤن کے وید [illegible] نہ پڑھنے سے [illegible] نہ ہونے کا پھل ہے -

اب بہت ضروری ہے کہ سب سے اول اپنے اپنے بالکون کو وید منتر کنٹھ کرا دے [illegible] جیسے کہ [illegible] مذہب کے لوگ اپنے اپنے بچون کو پہلے اپنے دھرم کی پستک پڑھاتے ہین اور در اصل یہ بہت عمدہ بات ہے -

(باقی آئندہ)

سردار سنگھ شرما - ہانسوی از حصار

آرین ڈیبیٹنگ کلب امرتسر کا ساتوان سالانہ جلسہ

معزز اڈیٹر آریہ بندھو نمستے - ذیل کی سطور
کو درج رسالہ کرکے مشکور کریں از حد کرپا ہوگی
مورخہ ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ ماہ اپریل کو امرتسر
کی آرین ڈیبیٹنگ کلب کا جلسہ خوب دہوم دہام
سے چوک ستی اٹاری میں سردار نند گوپال صاحب
کی حویلی میں جو کہ جمعدار سردار خوشحال سنگھ
مرحوم کے پسر ہیں منعقد ہوا - ۲۵ ماہ اپریل کو
۴ بجے بیرون ہال دروازہ سے نگر کیرتن شروع
ہوا جو کہ سب بازاروں میں سے ہو کر ۹ بجے رات
کے جلسہ کی جگہ پر آیا اس نگر کیرتن کی ساری
کامیابی کا باعث ہمارے معزز بھائی لالہ برجلال
صاحب تاجر لاہوری ہیں جو کہ لاہور میں پارٹ
منٹی میں کتب فروشی بھی کرتے ہیں آپ نے
وہ وہ بھجن سنائے کہ حاضرین کو دنگ کر دیا
ہر ایک دوکان والا آپ کو یاد کرتا تھا جو مزہ
کہ آپ کے بھجنوں میں آتا ہے وہ قابل بیان
نہیں آپ تو میاں نبی بخش ثانی ہیں آپ نے
نگر کیرتن کو خوب ترقی دی - ۹ بجے رات کے
نگر کیرتن ختم ہوا - دوسرے دن پراتہ کال سب
بھائی اٹھے اور نت نیم سے فارغ ہو کر جلسہ منعقد ہوا
بعد ہون کے جو کہ سردار ہو گوبند پال صاحب
آنریری اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب
نے اور لالہ سندر داس صاحب ہیڈ ماسٹر پتری
پاٹ شالہ لاہور نے کرایا پنڈت پورنانند جی
نے جو کہ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے اپدیشک

ہیں اوپاسنا کرائی بارگاہ عالی میں پہنچنے کا
سیدھا راستہ تھا پھر بعد چند بھجنوں کے پنڈت جی
نے ست بولنے پر دلچسپ سرمن دیا سرمن بھی
از حد دلچسپ تھا اس کے بعد لالہ برجلال صاحب
نے چند بھجن اور گائے اور اس کے بعد پھر سوامی
برہمانند جی پردھان آریہ ٹیچنگ پرچارک منڈلی
لاہور نے استری شکشا اور پتی برتا دھرم پر وہ
عالیشان ویاکھیان دیا کہ جس کی جس قدر تعریف
کی جاوے از حد کم ہے آپ نے بتلایا کہ جس
گھر میں ماتا پتا - آچارج تینوں گورو اچھے تعلیم یافتہ
ہوں وہ گھر مبارک ہے ماتا کا جس قدر اثر بچوں
پر پڑتا ہے اور کسی کا نہیں پڑتا - آپ نے
استریوں کی بابت خوب ہی عالیشان لیکچر
دیا اس کے بعد اکبر کی جودھا بائی کا ذکر کرکے
بتلایا کہ کس طرح سے اس نے پرتھی راج راٹھور
کی استری لاوہ کو مینا بازار میں بلایا کس طرح
[illegible] میں بھیجا گیا اور اکبر نے
[illegible] کی دامن عصمت
[illegible]
۱۹۰۴ع
[illegible] گھولڈاک [illegible]
اور نمبر سے پڑتلیا کروائی [illegible]
نہ جاری کریگا - غرضیکہ سب حالات کو
سوامی برہمانند نے خوب عمدہ طرح سے بیان
کیا ہر ایک فقرہ پر آپ کو چیرز ملتے تھے - اور

پہولون کی برشا آپ پر ہوتی تہی آپ نے لالوہ
کا جودہا بائی کو بچانا اور سیتا اور رام چندر اور
نپولین بونا پارٹ کے واقعات کو بیان کر کے
خوب جوش سے قریب ڈیڑہ گھنٹہ کے بعد لیکچر
ختم کیا لیکچر ازحد عمدہ تہا حاضرین نے خوب
تعریف کی اس کے بعد آرتی ہو کر جلسہ برخاست
ہوا۔ ۱ بجے تک باہر کے آئے ہوئے آریہ پرشون
نے بہوجن کیا اس کے بعد دو بجے سے چند بجے تلک
دہرم چرچا شروع ہوا دو تین اشخاص نے
اعتراض کئے جن کے جواب شانتی ماستر آتمارام
جی نے دئے ایک صاحب نے یہ اعتراض کیا
کہ ایک شخص نے کسیکو مارنے کا ارادہ کیا مگر موقعہ
نہ ملنے سے نہین مار سکا تو کیا اُسے سزا ملیگی ماسٹر
جی نے بتلایا کہ اس دنیا مین وہ بچ جاوے
تو بچ جاوے مگر پرماتما کے دربار مین وہ ضرور
سزا پائیگا اسیطرح ایک اور صاحب کا اعتراض
تہا پھر ایک ناستک آیا اس کے [illegible]
جواب دئے گئے [illegible]

ہے ماسٹر جی نے فرمایا کہ مسلمان گوشت خور قوم
ہے ان کے ہاتھ صاف نہین ہوتے اسلئے
پانی نہ پینا چاہئے مولوی صاحب نے کہا کہ

اگر ریل مین کسیکو پیاس لگے تو اگر اُس وقت
ہندو جاتی والا نہ ہووے تو مسلمان کے لوٹے
سے پانی پینے سے کیا ہرج ہے ماسٹر جی نے
کہا کہ مشکون کا پانی کبھی صاف نہین ہوتا
نہین پینا چاہئے مولوی صاحب نے کہا کہ اگر
ہاتھ صاف کر کے کوئی مسلمان پلا وے تو کیا
ہرج ہے ماسٹر جی نے کہا اگر گرمی کے سبب سے
نہ ہی رہا جاوے اور ازحد ضرورت ہو تو کوئی
ہرج نہین ہے۔ دہرم چرچا ۵ بجے تک رہا اسکے بعد
سادہو یو گیندر پال جی مہاراج اُٹھے آپ نے
پرانیون اور قرانیون کی وہ خبر لی کہ ہر دو کو چھٹی
کا دودہ یاد آگیا مولوی ثناء اللہ نے کہا تہا کہ
سائنس اور اسلام کا بڑا بہاری میل ہے سادہو
جی نے بتلایا کہ اگر سائنس کیطرف چلو تو اسلام نیست
و نابود ہو جاتا ہے سادہو جی نے بتلا دیا تہا کہ
قرآن ایک کہانیون کی کتاب بے مثل ہرگز نہ جانئے کہ
ہے محمد صاحب نے اپنے خیالات جمع کئے ہین
سادہو جی کا لیکچر راستی پسند لوگون کو ازحد اچہا
معلوم ہوا یہ لیکچر ایک گھنٹہ رہا اسکے بعد آرتی
ہو کر آج کی کارروائی ختم ہوئی دوسرے دن
صبح ہی وید پاٹھ و ہون ہو کر لالہ مرلیدہر پوری
پردہان آریہ سماج گوردا سپور نے پریم بہرے
بانی سے بیاخیان کرائی اور ایک دلچسپ سرمن
بہی دیا۔ اسکے بعد ماسٹر کنہیا لال جی نے جو کہ
جہنڈیالہ گورو کے رہنے والے ہین وہی مسدس

پڑھا جو کہ انہوں نے آریہ سماج لاہور و پھولی
کے گذشتہ جلسہ پر پڑھا تھا مسدس از حد عمدہ
تھا اسکے بعد لالہ رام داس جی ہیڈ ماسٹر دکٹوریہ
ہائی اسکول چھاؤنی جالندھر نے ایک دلچسپ
لیکچر یہ دیا تھا کہ مذہب عیسائی اور مسلمان کا
سائنس سے کوئی تعلق نہیں اگر سائنس
پڑھو تو یہ ہر دو مذہب حرف غلط کیطرح جاتے رہتے
ہیں آپ نے مختلف حوالوں سے بتلایا کہ ایک
سچا ویدک دھرم ہی ہے جو کہ سائنس کے مطابق
ہے بڑے بڑے پروفیسر ہربرٹ سپنسر ڈارون
بارکلے اور دیگر معتبر انگریزوں کی کتب سے ثابت
کیا کہ ویدہی پراچین کتب ہیں جو آغاز آفرینش
عالم میں پرماتما کی طرف سے نازل ہوئے باقی
سب مہابھارت کے زمانہ کے بعد کی رائج شدہ
مذاہب ہیں لیکچر از حد عمدہ تھا اس کے بعد لالہ
متھرا داس صاحب ایڈیٹر

نے ایک دلچسپ
لیکچر یہ دیا کہ دیسی چیزوں کا استعمال کرنا از حد
لازم ہے ہر سال ۵۰ کروڑ روپیہ کا کپڑا ولایت
سے آتا ہے ہم لوگوں کو دیش انتی اور سماجک
انتی آتمک انتی کے ساتھ ہی کرنی لازم ہے
آپ نے کہا کہ ۱۸ برس کے بعد میں نے امرتسر کے
سماج میں یہ لیکچر دیا ہے آپ کا لیکچر از حد
عمدہ تھا آپ بہت بوڑھے ہیں قریباً ۷۰ سالہ عمر

کئے ہیں سوامی جی سے جو گفتگو کہ ان کی میرٹھ
شہر میں ہوئی تھی جناب نے بیان کی آپ کے
لیکچر سے لوگ از حد خوش ہوئے آپ نے آجکل
کی رئیسوں کا ذکر کیا جو کہ انگریزی چیزوں پر
مرے جا رہے ہیں کمال کامیابی سے عمدہ
نصیحتوں سے آپ کا لیکچر ختم ہوا۔ اس کے
بعد آرتی ہو کر جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی ۲
بجے پھر دھرم چرچا شروع ہوا۔ اور پنڈت گوپی ناتھ
موتی جان والے کے شاگرد رشید پنڈت رلا رام
صاحب معہ ایک اور صاحب کے بحث کرنے کو
اٹھ کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا کہ میں سناتن دھرم
سبھا کی طرف سے بحث نہیں کرتا بلکہ آزادانہ
طور پر بحث کروں گا آپ نے اپنی تقریروں کو
اسقدر لمبا کیا جسقدر کہ پورانک رکھتے ہیں کہ
کمبھ کرن کی لمبائی تھی ماسٹر آتما رام جی نے
آپ کو خوب تسلی بخش جواب دئے مگر جس کی
رگوں میں تعصب کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا اسکا
...ھرم کلب امرتسر کا
...پنڈت رلا رام

معہ زہ گولڈ اک عمر

کو بند کیا گیا تو ایک اور ہم عمر کو آپ نے اشتراً
اس کے کان میں پھونک کر اٹھایا اس نے
اعتراض کرنے کو تو کر دیا مگر پنڈت پورنانند

جی کا جواب نہ سمجھہ سکا اور وہ شلوک بھی بھول گیا کہ جو رلارام سے سُنکر یاد کیا تھا آپ تو بڑی مشکل

ہو ئی جلسہ مین خوب ہی شرمندہ ہوا اس کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب نے اعتراض کیا

کہ ویدون مین جو لکھا ہے کہ تعظیم کرو ماں باپ کی اور سب کو عزت سے دیکھو تو ویدون

کے نازل ہونے سے اول دُنیا آباد ہوگی ماسٹر آتمارام جی نے کہا کہ یہ مولویصاحب جھوٹ ہے

وید دُنیا سے اول نازل ہوئے مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا کہ بابو نہال سنگہ کے ترجمہ رگ

وید آدی بھاشیہ بھومکا پر ایسا لکھا ہے ماسٹر جی نے کہا کہ بابو نہال سنگہ صاحبنے رگ وید

آدی بھاشیہ بھومکا کا ترجمہ کیا ہے نہ کہ ویدون کا اسپر مولوی صاحب از حد ناراض ہوئے اور

جلدی سے دہرم چرچا ختم ہوا دہرم چرچا مین ماسٹر آتمارام جی کو معترضون کے اعتراضات کے جواب

دینے مین جو لیاقت کہ حاصل [illegible] کیسی کو مشکل سے ہوگی [illegible]

[illegible] مین تقسیم کیا جاوے سب پتہ لگ جاوے گا کہ ہر ایک کا [illegible]

[illegible] کر دیا گرہ

[illegible] جی نے یہ لیکچر دیا کہ زمانہ قدیم کے رشیون مین نیوگ اور ویدک وواہ کی مریادا کیا تھی لیکچر از حد

عمدہ تھا ۲ بجے سے ۵ بجے تک رہا سناتن دہرم سبھا

کے اعتراضون کا کافی جواب دیا اس لیکچر کی ضرورت اسلیئے پڑی تھی کہ سناتن دہرم کلب

امرتسر کے جلسہ پر جو کہ ۱۸ و ۱۹ ماہ حال کو ہوا تھا کہ آرین ڈبیٹنگ کلب امرتسر نے ایک ٹریکٹ ”نیوگ

سناتن دہرم ہے“ کے عنوان سے چھپوا کر تقسیم کیا تھا اس کا جواب پنڈت رلارام نے کالیو (؟) سے

پر تقسیم کیا جس مین کہ سوامی جی مہاراج کی ذات پر کمینہ سے کمینہ حملے کئے اور دیگر بہت کچھ لکھا تھا

اسلیئے ماسٹر آتمارام جی کی خواہش پنڈت پورنا نند جی نے سناتن نیوگ پر دلچسپ لیکچر خوب دو

گھنٹہ تک دیا جس مین برائے نام سناتن دہرم سبھا کے اعتراضون کا خوب جواب دیا گیا اس کے بعد

آرتی ہو کر جلسہ کے کُل کارروائی بعد شکریہ سردار نند گوپال صاحب کی ختم ہوئی جلسہ کے حالات

ختم کرنے سے اول لالہ سالک رام صاحب منتری آرین ڈبیٹنگ کلب امرتسر کا ذکر کرنا مناسب ہے

اس کلب کا وجود لالہ سالک رام صاحب کے بغیر معدوم ہے آپ تو گویا اس کلب کی روح رواں ہین آپ نے اس جلسہ کو خوب عمدگی

سے رچا قریبا ۱۰۰ روپیہ کلب کا خرچ ہوا۔ لالہ مادہو رام جی برجی لال اور دیگر ممبران کلب از حد

ہمتی ہین ہر سال جلسہ کو رونق دے کرتے ہین پرماتما ان کو دن بدن برکت دیوے —

راقم

امیر چند آریہ مسافر سکنہ نادون ضلع کانگرہ۔

نظم

غزل

ایشور کو چھوڑ اور کو ہم سر جھکائین کیون
چیتنیہ چھوڑ جڑ کو بھلا ہم پوجائین کیون

پرماتما کو سرب ویاپک بتا کے پھر
خانہ خدا مساجد و مندر بنائین کیون

خود اپنے منہ سے کہہ کے نراکار ایشور کو
مورت بنا شوالے مین اس کو بٹھائین کیون

لوگون سے بت پرستی چھڑا کر جہان مین
کعبہ پرستی سنگ پرستی کرائین کیون

کرمون پہ اپنے آپ بھروسہ نہ رکھ کے ہم
عیسے کو جھوٹ موٹھ کا شافی بنائین کیون

ویدون کے ست گیان سے ہم منہ کو موڑ کر
قرآنی قصہ جات پہ ایمان لائین کیون

معلوم ہو جب عرش کی سب ہمکو اصلیت
معراج احمدی کو نہ جھوٹا ٹھیرائین کیون

ویدک دہرم سے شانتی پا کر کے دل مین ہم
اورونکو بھی نہ گیان کا رستہ دکھائین کیون

ایس-این-رائزادہ

دیگر

تیغ اسلام سے آج نہ ڈرنے والے
دہرم پہ جان کو تے قربان کرنیوالے

جان جائے یا رہے کچھ نہ تھی پرواہ انکو
[illegible] رہتے مین کب دہرم پہ مرنیوالے

زہر دین مارین چھری یا کہ کرین سر کو قلم
[illegible] ذکر رستے [illegible] والے

دہرم پہ جان ہوی جنکی فدا وہ بے شک
[illegible]

ہین کمینے وہ جو دنیا پہ فدا ہین دل سے
[illegible]

شانتی انکو ہوی [illegible]
سر کو جو دہرم پہ قربان کرنیوالے

ایس-این-رائزادہ

رہبر زیست

(۱) ہر ہر ہجو کہ اس مین نفع ہے۔
(۲) عقلمند کسیکو دیکھکر ہنسا نہین کرتے۔
(۳) سحر سیکھنے سے اخلاق سیکھنا بہتر ہے۔
(۴) دل کے ہمیشہ غنی رہو۔
(۵) اپنے اصلی دہرم پر قایم رہو۔
(۶) اپنے سے چھوٹون پر زیادہ خفا مت ہو کیونکہ وہ بے غیرتی کے عادی ہو جاینگے۔
(۷) ہر وقت بولتے رہنا یا کسی پر خفا ہوتے رہنا دلیل جہالت ہے۔
(۸) حق تلفی اور خود پسندی کو چھوڑ دو۔
(۹) روپیہ کمانا مشکل ہے اور اُٹھا دینا آسان ہے۔
(۱۰) جو بوؤگے وہی کاٹوگے۔
(۱۱) قطرہ سے دریا اور کوڑی سے روپیہ ہو جاتا ہے۔
(۱۲) کسیکے احسان کو فراموش نکرو۔
(۱۳) اوسان ایک زیور ...
(۱۴) اشعار ذیل ...

رہبری

گردون نے سُلایا ادنہین آغوش لحد مین
جو رکھتے تھے یہان بالش سر خواب بغلین

میر تقی۔ میر

سنو اے عزیزان ذی ہوش عقل
کہ اس کاردان گہ سے کرتا ہی نقل

شادی رام میرٹھی

منزلت ہے حصول محنت کا
اور شرافت نہ دل محنت کا

داغ دہلوی

یہان بہی تو وہان بہی تو نہین تیری فلک تیرا
کہین ہمنے پتا پایا نہ ہرگز آج تک تیرا

سودا مرحوم

لاتا ہے بلندی سے شکم سب کو بہ پستی
طائر کو بہی ہوتے نہ سُنا سیر ہوا پر

(باقی دارد)

رقم

خوشدل ماتھر میرٹھی

حل طلب تتمہ

(۱) + د + ی
(۲) ب + ب +

شرائط

(۱) ہر ایسے + نشان کی جگہہ کوئی ایسا حرف لکھو کہ جس سے کوئی مشہور شہر یا شے بنجائے
(۲) حل کنندہ کو ایک کتاب ڈاسولیہ چھناؤلی بطور انعام مفت نذر ہوگی۔

جناب اڈیٹر صاحب

نمستے۔ کرپا کرکے مضمون ذیل کو اپنے اخبار مین درج فرماکر ممنون فرماوین۔

سچا دان اسکو کہتے ہین

لالہ جبا لال دہیرا لال جی سکنہ گتھا قصبہ کہاتولی نے اپنے برادر زادے رام چندر کی شادی مین جو بابو نیادر سنگھہ صاحب ہیڈ کلارک ملٹری ورکس اگرہ دسٹرکٹ کی لڑکی سے ہوئی ہے حسب ذیل دان دیا۔ ماتما جوڑے کو چر نجیو رکہے۔ اور متعلقین کو تندرست اور اوتساہی۔ نیز اس شادی مین کسی قسم کی فضول باتین از قسم ناچ رنڈی و آتشبازی وغیرہ نہین ہوئی۔ بابو نیادر سنگھہ نے کل بارات کو دونون وقت کہانا دیا۔ بڑا آنند رہا۔ سوموار کے دن بتاریخ ۵ مئی پنڈت بدری دت جی کا ویاکہیان دربارہ نقص شادی بچپن جنواسے مین ہوا۔ کل باراتی سنکر بڑے خوش ہوئے۔

	دان منجانب جبالال دہیرالال	دان منجانب بابو نیادر سنگھہ
آریہ سماج صدر بازار میرٹھ	صہ ر	عگہ ر
	صہ ر	عا ر
وشش یتیم خانہ میرٹھ	صہ ر	عا ر
رام سس سبھا میرٹھ	للعہ ر	عا ر
گروکل ہردوار	لعہ	عا ر
میزان کل	سہ	عہ

آپ کا دوست کدار ناتھہ ہیڈ کلارک ملٹری ورکس ممبر پریسیڈنٹ آریہ سماج صدر بازار میرٹھ۔

غزل

ایشور کو چہوڑ اور کو ہم سر جہکائین کیون
معبود پارہ سنگ کو اپنا بنائین کیون

پرماتما کو سرب ویاپک بتاکے پھر
خانہ خدا مساجد و مندر بتائین کیون

لوگون سے بت پرستی چہڑا کر جہان مین
کعبہ پرستی سنگ پرستی کرائین کیون

خود اپنے منہ سے کہکے نراکار ایش کو
مورت بنا شوالہ مین اسکے بٹھائین کیون

کرمون پہ اپنے آپ بہروسہ نرکہ کے ہم
عیسےٰ کو جہوٹ موٹھ کا شافی بنائین کیون

ویدون کے ست گیان سے ہم منہ کو موڑ کر
قرآنی قصہ جات پہ ایمان لائین کیون

معلوم ہو جب عرش کی سب ہمکو اصلیت
معراج احمدی کو نہ فسانہ ٹہیرائین کیون

... شدہ نتی پاکر کے دلین ہم
رستہ دکہائین کیون

سنہ ۱۹ ... ء

... مہ ... ولڈاک عبہ

دیگر مہاشون سے بہی نویدن ہے کہ جلدی جلدی زر چندہ ارسال فرماکر اخبار کی مالی حالت مین مدد دیوین۔

ریویو

سیر چمنستان کو ہم نے مطالعہ کیا۔ یہ ہمارے لایق دوست منشی رگھبیر سنگھ صاحب کی تازہ ترین تصنیف ہے منشی صاحب نے ناول کے پیرایہ مین بڑے بڑے مفید مضامین مثلاً انتظام خانہ داری و آداب مجلس وغیرہ لکھے ہین۔ کاغذ عمدہ لگایا ہے چھپائی بہی بہت اچھی ہے ضخامت ۱۲۶ صفحہ ہے تقطیع کلان اور پڑہنے مین بڑی دلچسپ کتاب ہے قیمت عہ رہمدرد قوم دیش میرٹھ کے دفتر سے ملسکتی ہے۔

امراؤ سنگھ ورما منتری آریہ سماج پیلی بہیت سے اطلاع دیتے ہین کہ آریہ سماج پیلی بہیت کا تیسرا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ مئی سنہ ۱۹۰۲ء مطابق جیٹھ بدی ۲ و ۳ و ۴ بروز شکر و سنیچر و اتوار کو ہونا نحت ہوا ہے اور نگر کیرتن ۲۳ مئی بروز شکروار بوقت صبح کے ہوگا۔ یہ جلسہ بڑی رونق کے ساتھ ہوگا ...

دسنیاسی مہاتما ...

اور بہت منڈلی ...

بر کے لئے کنیا کی ضرورت

میرے ایک دوست بعمر ۲۲ سال جنون ...

لے انٹرنس تک تعلیم حاصل کی ہے اور اسوقت ڈاکخانہ مین سب پوسٹماسٹر بمشاہرہ ۲۰ روپیہ ماہوار ملازم ہین۔ ذات کہتری دسی گوت گوئل وایک ایسی کنیا کیساتھ شادی کرنا چاہتے ہین کہ جس کی عمر ۱۶ سال ہو اور ہندی جانتی ہو۔ بواہ ویدک ریتی سے ہوگا۔ اسکے متعلق خط و کتابت اس پتہ سے ہونی چاہئے۔

راقم

بیلی رام اورسیر ڈاکخانہ ہوشیار پور

کنیا کے لئے بر کی ضرورت

میرے ایک رشتہ دار بہائی ساکن شہر میرٹھ محلہ اندر کوٹ ویش اگروال گنش گوتی اپنی ہمشیرہ جسکی عمر تخمیناً سات سال ہے وایک دختر جسکی عمر تخمیناً آٹھ سال ہے نسبت کرنا چاہتے ہین لڑکا ہوشیار اور خاندانی تندرست عمر مین دس و گیارہ سال سے کم نہو۔ جملہ معاملہ جات خط وکتابت سے طے ہوسکتے ہین۔ نسبت شادی وغیرہ ویدک ریتی بہی چاہتے ہین۔

راقم

رام سرن داس ویش اگروال ساکن ورہنداپور شہر میرٹھ

سماجک سماچار

آریہ سماج حصار کیطرف سے ایک اُپدیشک ہر
اتوار کو آریہ سماج ہانسی مین اُپدیش کرنے جاتا ہی۔
ہریایہ کورو کشتر ستان دہرم منڈل حصار
کا سالانہ جلسہ چار روز تک دہوم دہام سے ہو چکا
آریہ سماج حصار مین بہی اون کے لیکچرون کے
جواب مین ایک اور جلسہ ہوا۔

آریہ سماج حصار نے ایک ممبر کے گہر پر جم تک
سنسکار ویدک ریتی سے کرا یا۔

اُپدیشک بہنڈار حصار پنڈت سردار سنگہ شرما
ہانسوی عرائض نویس حصار نے قایم کیا ہے۔
جس کا مکہیہ اُدیش تو پر تا دوہار کہنا دسکشا سمبندہی
چہوٹے چہوٹے ٹریکٹ نکالتا ہے اور کئی ٹریکٹ
نکل چکے ہین۔

مادہورام ہاسپٹل اسٹنٹ نروانہ نے مفصلہ
ذیل رقومات مختلف فنڈون مین جمع کر کے
روانہ کی ہین۔

لالہ مادہو ٹیگر وکل ۶ ویدپرچار فنڈ ۸
کنیا اناتہ آلہ جالندہر ۸ یتیم خانہ فیروز پور ۶
لالہ شیو لال حلوائی گروکل فنڈ ۶۔
یتیم خانہ فیروز پور ۶ کنیا اناتہ آلہ جالندہر ۶
لالہ پت رام صاحب گروکل فنڈ ۶

بدر آباد آریہ سماج کے پاس بہت سے
آریہ سماج اور دیگر ساماجک ہندی پرش ستاستر تہ
کے اخراجات کے لئے چندہ بہیج رہے ہین۔
آریہ سماج سے خیل کے سالانہ جلسہ پر پنڈت

پورنانند جی کے ساتہ ایک دُبلا پتلا سادہو
سہجانند نامی آیا تہا اُس کے دو نورونے لیکچر بہی
ہوئے وہ اپنے آپ کو پرتی ندہی کا اُپدیشک
بہی تبلاتا تہا۔ بہگت موتی رام جی منتری آریہ
سماج میانوالی ہمصرست دہرم پرچارک کو اطلاع
دیتے ہین کہ جب وہ سادہو سہجانند ۲ اپریل کو
میانوالی پہونچا تو کرایہ کے لالچ اُس نے آریہ
سماج کے برخلاف پوراناگاؤن مین جا کر لیکچر دیا
ہے اور کچہہ چندہ لیکر چلا گیا ہے آریہ پرش
خبردار رہین۔

لدہیانہ آریہ سماج کے سپتاہک جلسہ آریہ مین
کیمپ مین آنند پورک ہوتے ہین۔

آریہ سماج نوشہرہ پنوان کا وارشک اُتسو
بڑی کامیابی کے ساتہ سماپت ہوا۔

احمد پور شرقیہ آریہ سماج کی انترنگ سبہا
منعقدہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۲ع مین نشچیہ ہو کر آریہ سماج
[illegible] باقاعدہ شریمتی آریہ پرتی ندہی سبہا
[illegible] منتری بجائے لالہ خوشحال
[illegible] مین اُندرتن

۱۹۰۲ع

[illegible] گولڈ اک [illegible]

[illegible]
[illegible] یگوپویت سنسکار ہوئے۔ [illegible]
مختلف طور پر دان دئے گئے حاضرین کا مٹہائی
سے ستکار کیا گیا۔

شملہ کا مقدمہ یتیم خانہ۔ مشنریون کی

اس فیاضی کا کہ وہ غربا مساکین کی پرورش
فیاضی سے کرتے ہین اور قحط زدہ لوگون کو بھوک
سے نہین مرنے دیتے ہین شملہ کے مقدمہ کی کارروائی
دیکھکر کوئی انکی عالی ہمتی کی نہ بلند خیالی کی تعریف
کریگا واقعات اس مقدمہ کے یہ ہین کہ مسز ٹیلر
شملہ کے ہوٹل کی مالکہ ہین سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط
مین ایک امریکن مشنری لیڈی کو بھیجکر آپ
نے پچاس لڑکیان قحط زدگان کی منگوائین سرکاری
یتیم خانہ یا خیرات خانہ سے نہین بلکہ مثل پڑی
ہوئی اشیاء کے اٹھوا منگوائین انہین سے
ایک منکوحہ عورت سیوہاگا تھی ان دونون میم
صاحبان کا بیان ہے کہ مساۃ سیوہاگا کو ہم شملہ
لائے جہان لیس بنانے کا کام سکھلاکر اور یتیمون
کے ساتھ انبالہ بھیجدیا کہ جگادھری مین رہے کہ
آپ ہی آپ سیوہاگا گم ہوگئی لالہ رلیا رام پریسیڈنٹ
آریہ سماج شملہ پر جو سرکاری اہلکار [illegible] قایم
کیا کہ یہ یتیم خانہ جگادھری [illegible]
لالہ صاحب کی نیت [illegible]
مین قسمتاً یتیم کیا جاوے سب
پتہ لگ جاوے گا کہ ہر ایک [illegible]
[illegible]
کے سوال کے جواب مین کہا کہ لالہ رلیا رام نے سیوہاگا
کو اس نیت سے بہگایا کہ وہ لیس کا کام بنا سکتی تھی
جسکے درس کی آریہ سماج کے یتیم خانہ کو حاجت تھی

دونون میم صاحبون نے قبول کیا تھا کہ سیوہاگا
کی عمر دس سال سنہ ۱۹۰۱ء مین تھی اور یہ کہ خاوند اسکا
موجود ہے اور اسنے مشن کے قبضہ مین آنے کے
ہی وقت بیان کیا کہ وہ منکوحہ ہے ظاہر ہے کہ الزام
بے بنیاد پر استغاثہ قایم تھا اسپر بھی شملہ
پولیس نے اسطرح سے سرکار کیجانب سے پیروی
کی کہ گویا لالہ رلیا رام سے سخت جرم سرزد ہوا ہے کئی
روز تک اس شریف شخص کو حوالات مین رکھا تیما
نامی یتیم کو پریشان کیا خرچہ سے زیر بار کیا اور یہ کیون؟
لالہ صاحب نے بالکل بے غرضی سے ایک غریب
منکوحہ عورت کو پناہ دی اور اسکے خاوند تک پہنچانی
کی کوشش کی خاوند خود شملہ پہنچا یا اہل آریہ سماج اسکو
لائے اب خاوند کے مقابلہ مین یہی میم صاحبہ دعویدار
تہین کہ لڑکی ہم کو دلائے یعنی خاوند سے زیادہ حق
سیوہاگا پر ان روٹیون کا تھا جو اسنے مشن کی فیاضی
سے چند ماہ کہائی تہین مقدمہ لازم تھا فوراً خارج ہوتا
مگر آٹھ ماہ کی پریشانی مفت مین لالہ رلیا رام اور انکے
وکلا پیروکاران کو ہوئی جو ہرگز نہ ہوتی اگر افسران
پولیس اپنے فرایض ادا کرتے اور ابتدا ہی مین
تحقیقات کرلیتے کہ عورت کا کون مربی بن سکتا ہے
اسکا خاوند جسکو اسنے ترک نہین کیا ہے یا میمن
صاحبہ جنہون نے چند ماہ روٹیان کہلائین اور منکو
لیس بنانے کا کام سکھایا ۔ یہ کارروائی افسوسناک
ہے مشنری صاحبان یہ نہین دیکھتے ہین کہ ایسے
مقدمات کا کیا خوفناک اثر ہوگا ۔

چندہی روز ہوئے کہ ہمنے پنچ کا ایک واقعہ
اخبار مین چھپا پاتہا کہ دو مشنری لیڈیون نے روتی
ہوئی مان کی گودسے ایک بچہ چہین لیا اور اپنے
ساتہہ لے گیئن اور اسطرح سے اپنے مذہبی جوش کا
ثبوت دیا۔ مشنری صاحبان ایک جانب تو بلند
ہمتی اور فیاضی سے قحط زدگان کو مصیبت سے
بچاتے ہین دوسریطرف افسوسناک حرکات کرتے
ہین جن سے لوگون کے دلون مین اُنکی حرکات
سے نفرت پیدا ہوتی اور خود کوئی فائدہ نہین اُٹہاتے
ہین۔ گورمنٹ ہندنے بڑی غلطی کی کہ قحط زدہ
یتیمون کی بعد قحط پرداخت اپنے ذمہ نہین لی اور
اُنکو مشنریون کے حوالہ کیا کہ بچون کو دور از وطن
لیجائین اور اُسکے ماتحت افسران یہ مزید غلطی
کرتے ہین کہ ایسے مقدمات مین جن مین سرکار کو
فریق نہونا چاہئے جوش ظاہر کرکے مفت مین
سرکار کے ارادون کی نسبت غلط فہمی پہیلاتے ہین
سرکار کا فرض ہے کہ یتیم بچون کی صرف قحط کے
زمانہ مین نہین بلکہ بعد مین بہی پرورش کرے اگر
بحالت مجبوری مشنریون کے حوالہ کرے تو اُنسے
وعدہ لے کہ جیسے ہی کوئی عزیز یا اقارب اُنکے واپس
لینے کو آمادہ ہوگا بلا تامل واپس دئے جائینگے
اور کسی طرح سے علحدگی کو مجبور نہ کئے جائینگے نہ
بچہڑون ہوون کو ملانا۔ میان کو بیوی سے اور
بہائی کو بہن سے تلاش کرکے ملا دینا سرکاری
عہدہ داران کا فرض ہونا چاہئے نہ یہ کہ جب کوئی
شریف بے غرضی سے آمادہ امداد ہو تو اُسکی مدد
کرنے سے گریز کیا جائے اور سرکاری اہل کار ایسی
کارروائی کرین جس سے اسکی بو آوے کہ وہ مشنریون
کے طرفدار ہین ہم گورمنٹ ہند سے درخواست
کرینگے کہ وہ اس مقدمہ کی مثل منگا کر دیکہے کہ اُسکے
افسران نے کیسی غلطی کی ہے۔

حالات کابل

امیر حبیب اللہ خان کو مثل اپنے والد بزرگوار کے
شکایت گٹہیا کی ہے اسوجہ سے وہ کئی روز تک دربار
نہ کرسکے اور سردار نصر اللہ خان کو امور سلطنت
انجام دینے پڑے تلاّ مُلا کو اب آپ نے رخصت
کیا ہے بیان ہے کہ امیر صاحب نے اُنکو اسغرض
سے کابل مین روک لیا تہا کہ سرحد پر جہلا کو برانگیختہ
نہ کرین۔

آرڈر اف میرٹ اس تمغہ کے ساتہ گورمنٹ
ہند [illegible] خاص بہادری کیلئے دیا
[illegible] نقد رقم بہی جو [illegible]
[illegible]
[illegible] ۱۹۰ [illegible]
[illegible] گولڈ اک عہدہ [illegible]
[illegible] سول آبادی سے [illegible] بہادری
ہوگا اور بلا گورنر جنرل کی منظوری اور خاص جوہر بہادری
کے دکہلانے کے کسی کو نہین ملیگا امید کیجاتی ہے کہ تمغہ
سے انعام افسران پولیس کے حوصلہ بڑہانے کا معقول ذریعہ ہوگا

اطلاع

اس کو ضرور ہی پڑھئے اور عمل کیجئے

اگرچہ ہم اپنے ناظرین کی واقفیت کے لئے پہلے
بھی شایع کرچکے ہین کہ ہمنے آریہ بندھو بابو
پی آر۔ ورما۔ کے سپرد کردیا ہے اب ٹائیٹل پیج
پربھی ہمارا نام اڈیٹری یا پروپرائیٹری وغیرہ
مین نہین چھپتا لیکن تب بھی اکثر خطوط۔ و
منی آرڈر۔ مضامین وغیرہ ہمارے نام چلے آتے
ہین وے صاحب شاید ٹائیٹل پیج یا نوٹس
وغیرہ کو پڑھتے ہی نہین۔ اب دوبارہ اطلاع دیجاتی
ہے کہ ہمنے آریہ بندھو کو بہمہ وجوہ اپنے عزیز بابو
پولورام ورما کو دیدیا ہے اب آمدنی و خرچ
کے وہی مالک ہین پروپرائیٹر۔ اڈیٹر و مینجر وغیرہ
سب کچھ وہی ہین آریہ بندھو سے ہمارا کچھ تعلق
نہین رہا لہذا آئندہ [illegible]
جو کچھ خط و کتا[illegible]

ڈاکٹر۔ رامچندر ورما

شہر میرٹھ

لوکل

شرمان ڈاکٹر رامچندر صاحب ورما اپنی جیب
خاص سے مبلغ پانصد روپیہ صرف کرکے
آریہ سماج مندر کی چھت بنوائینگے۔ جو
پرانی ہوجانے کے باعث تھوڑے عرصے
مین گرجانے والی تھی۔ چونکہ سماج مندر مین
ڈی۔ اے۔ وی۔ اسکول کی تعلیم
کا کام ہوتا ہے اس لئے ڈاکٹر صاحب
موصوف نے موسم گرما کی تعطیلون مین
اس کام کو شروع کرنا مناسب سمجھا ہے
ہم ڈاکٹر صاحب موصوف کو اُن کی دان
شیلتا پر دھنیاواد دیتے ہوئے پرماتما
سے پرارتھنا کرتے ہین کہ وہ انکو اس سے بھی ادھک
سامرتھ اور دہرم بھاو دین کہ جس سے ہم
لوگ آپکی ذات بابرکات سے فیضیاب ہوتے
رہین۔ ہم اپنے لایق دوست شرمان بابو
کامتا پرشاد صاحب کو امتحان بی۔ اے۔ مین
کامیاب ہونے پر مبارکباد دیتے ہین۔
۱۳ مئی کو بابو صاحب موصوف نے اپنی کامیابی
امتحان کی خوشی مین اپنے مکان پر ہون کیا۔
بڑی خوشی کی بات ہے کہ شہر میرٹھ کے چند
ہونہار نوجوانون نے ایک کلب "بلیغ آریہ
ڈبیٹنگ کلب میرٹھ" کے نام سے جاری کیا ہے
پرماتما انہین اس مین کامیابی فرماوین۔

آریہ بندھو میرٹھ
۱۶۸
موقع کو ہاتھ سے نہ دو ورنہ اس سے سستی اور عمدہ گھڑیان ملنی مشکل ہین
جیبی گھڑیان
عہ
عہ
عہ خالص چاندی کی آٹھ روزہ کوک کی لیور گھڑی
اس گھڑی مین ایک ہفتہ مین ایک مرتبہ چابی
دیدیجئے اور آٹھ روز تک خبر نہ لیجئے کیا مجال کہ
وقت بتلانے مین ذرا بھی خطا کرے پرزے نہایت
مضبوط اور کیس نہایت خوبصورت پاس رکھکر
تجربہ کرنے سے اسکی خوبی ظاہر ہو سکتی ہے
مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔
ایک گھڑی کا بکس ایک چین اسکے ساتھ بلادام
دیئے جائینگے اس گھڑی کی اصلی قیمت نو روپیہ
تھی مگر اب اسکو صرف چار روپیہ مین فروخت کرتے ہین
اسکی قیمت کم ہونے کی وجہ
ہی کم قیمت کی
مین قیمت
پتہ لگ جاوے گا کہ ہر ایک
سے ہوئی ہے ہم اس بکری کو دو ماہ بعد بند کرینگے
اور اسکی اصلی قیمت جو کہ نو روپیہ ہے لیجائیگی منگانیوالو
کو دیر کرنے سے پچھتانا پڑیگا۔ محصول ڈاک فیس منی آرڈر
اور پیکنگ وغیرہ کا خرچ خریدار کے ذمہ ہوگا
جیبی گھڑی قیمت دس روپیہ گھڑی وہات
کی ہے کھلا کیس چاندی کا ملمع اور چولون مین جواہرات
جڑے ہین پرزے اعلیٰ درجے کے مضبوط ہین سوئٹزرلینڈ
کے مشہور کارخانہ سے تیار کرا کر منگائی گئی ہے ڈاکٹرون
انجنیرون اور سب اوورسیرون نے اسے بہت مفید
پایا ہے ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہین کہ اس گھڑی
کے پرزون اور چال کی بابت کبھی شکایت نہ ہوگی اور
اسپر بھی قیمت نہایت قلیل صرف مبلغ ۵ روپیہ رکھی
گئی ہے جلد خرید لیجئے ہاتھون ہاتھ فروخت ہو رہی ہے
کیا ہی خوش قسمت ہین وہ لوگ کہ جن کی جیبون مین
مکمل اور مضبوط بنی ہوئی گھڑیان موجود ہون اور آپ
کیا چاہتے ہین آپکو سیکنڈ منٹ گھنٹہ دن مہینہ
تاریخ غرضیکہ وقت کے متعلق سب کچھ بتلاتی ہے
باوجود ان جملہ خوبیون کے قیمت صرف مبلغ ۸ روپے
نکل سلور اور ۱۲ روپیہ خالص چاندی
نوٹ ۱۲ گھڑیان ایک ساتھ خریدنے پر ایک گھڑی
مفت ۶ خریدنے پر ڈاک خرچ وغیرہ معاف اور ۳ خریدنے
پر پیکنگ چارج معاف ۔ ملنے کا پتہ یہ ہے ۔
ونیدیال رامچندر، چاندی چوک متصل گھنٹہ گھر کوچہ نیوال دہلی

ओ३म्

विद्यांचा विद्यांच यस्तद्वेदो ॐ सह ॥
अविद्यया मृत्युंतीर्त्वा विद्यया मृतमश्नुते
॥ १ ॥

جو منشیہ ودیا اور اودیا کے سروپ کو جانکر جڑ اور چیتن اور دونوں کو انکا سادھک نشچے
کر کے شریرادی جڑ اور چیتن آتما کو دھرم ارتھ کام اور موکش کی سدھی کے لئے ساتھ ساتھ
پریوگ کرتے ہیں وہ لوگ دکھ سے چھوٹکر پرمارتھ کے سکھ کو پراپت ہوتے ہیں -

आर्य्यबन्धु

آریہ بندھو

بابت ماہ جون سنہ ۱۹۰۱ء

قیمت سالانہ پیشگی بلا محصولڈاک عہ معہ محصولڈاک عصہ

حسب الارشاد جناب ڈاکٹر رامچندر صاحب ورما پروپرائٹر شائع ہوا
فخر المطابع بشہر میرٹھ مین چھپا

دستور العمل

(۱) سلیس اُردو زبان کے لباس مین سبھیتا اور وچارپور بک آتمک - شاریرک اور سماجک اُنتی سمبندھی مضامین اپنے معزز خریداران کی خدمت مین التماس کرنا اس پرچہ کا اودیش ہوگا۔

(۲) جن مضامین سے آریہ پبلک کی مجموعی ترقی کو صدمہ پہونچنے کا احتمال ہوگا اُن سے اس پرچہ کے کالمون کو پاک رکھنے کا خیال ہر وقت رہیگا۔

(۳) ملکی معاملات ازقسم راج سمبندھی وشیون پر آریہ بندھو مین رائے زنی کرنے کا کسی مہاشہ کو حق حاصل نہ ہوگا۔

(۴) یہ پرچہ ہر ماہ کی آخیر تاریخ تک اپنے پیارے گراہکون کی دست بوسی کیلئے میرٹھ سے روانہ ہو جایا کریگا جن مہاشیونکو کسی وجہہ سے آریہ بندھو کی ملاقات پسند نہ ہو اُنکی خدمتمین گذارش ہے کہ بلا تکلف پروپرائیٹر کو اپنی نارضامندی سے اطلاع بخشین - تیسرے پرچے کسی مہاشہ کا قبول فرمانا خریداری کی دلیل متصور ہوگا۔

(۵) قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک عہ؎ اور بلا محصول ڈاک عہ مقرر ہے - جو مہاشہ قیمت مُقررہ بطور پیشگی عنایت فرماوینگے وہ خاص شکریہ کے مستحق ہون گے - آریہ گُنون کی متبری ہمین اس بات کی اجازت نہین دیتی کہ ہم پیشگی قیمت کو آریہ بندھو کی لازمی شرط قرار دین۔

(۶) آریہ بندھو اپنے عالی دماغ - باریک بین - وہرم ہتیشی - خیر اندیش اور نیک خیال نامہ نگارون کی خدمت مین ہمیشہ بلا قیمت پیش ہوا کریگا۔

(۷) مراسلات کو نرپکش اور منصفانہ مطالعہ کے بعد آپوگی ازقسم ہر طرح پر مفید سمجھا جانے پر بلا کم و کاست چھاپ دیا جائیگا - لیکن جو مراسلات اشاعت کے لایق نہین سمجھی جاوینگی انکا واپس کرنا پرچہ کے ادھکاریون پر واجب نہ ہوگا۔

(۸) آریہ سماج اور اُس کے معاون انسٹیٹیوشنون کے اشتہارات اور نیز ایسے نوٹس جنسے سراسر پبلک کی بہبودی مقصود ہو اس رسالہ مین بلا اُجرت شائع ہو سکین گے - ذاتی فائدہ کے اشتہارون پر بشرح ذیل اُجرت لیجاویگی - ایک [illegible] یکبار ۲ نصف صفحہ پر عہ؎ پورے صفحہ پر ہے - متواتر اشاعت کے لئے خاص نرخون کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کے طے ہو سکتا ہے۔

نوٹ - کوئی ایسا اشتہار طبع نہ ہوگا جس مین ناشایستہ فحش یا خلاف قانون الفاظ ہون یا جو آریہ سماج کے نیمون سے وِرودھ ہو۔

ایڈیٹوریل

وشواس گھات

حال مین کسی اخبار نے لکھا تہا کہ پوپ اٹلی کے کئی ایک وشواس پاتر لوگون نے آپکے خزانہ کی ایک بڑی معقول رقم غبن کرکے اپنے وشواس کا گھات کیا ہے - او ہو کسقدر کمینہ پن کی عادت ہے - ہندو مائی تہولوجی مین ایک قصہ لکہا ہے کہ ایک راجہ نے کسی بے بنیاد قصور پر اپنے وزیر کو جو بڑا بہاری پنڈت تہا ملک بدر کیا - ایک روز جب راجہ شکار کھیل رہا تھا اتفاقاً وہ اپنے ساتھیون سے الگ ہوکر کسی جنگل مین جا نکلا وہان ایک ریچھ نے کسی موذی جانور سے اسکی جان بچائی تب سے وہ راجہ اس ریچھ کا مہمان ہوا اور انمین بڑی گہری دوستی ہوگئی - مگر اس ریچھ کے ساتھ ایک شیر کی بڑی بہاری دشمنی تہی - ایک دن جبکہ ریچھ اپنے دوست راجا نے ران پر سر رکھ کر درخت کے اوپر سو رہا تہا شیر اس درخت کے نیچے آیا اور راجہ سے اس بات کا خواستگار ہوا کہ سوئے ہوئے ریچھ کو نیچے دھکیل دے - چنانچہ راجہ نے ایسا ہی کیا مگر چونکہ ریچھ اپنے سر کے بال درخت کے تنے سے باندھکر سویا تہا اسلئے وہ گرنے سے بچ گیا - مگر بیدار ہوکر اور راجہ کی غلطی کو جانکر بہی اسنے راجہ کو نہین مارا - ہان اتنا کہا کہ مہربان تمنے وسواس گہات کرکے ایک بڑا مہان پاپ اپنے سر پر لیا - کچھ دیر بعد جب راجہ اپنے جنگلی میزبان سے رخصت ہوکر گہر آیا وہ دل ہی دل مین اپنے کئے ہوئے پاپ پر پچہتاتا تہا - اور اسکی پراشچت کرانے کی فکر مین تہا - اس وقت اسے اپنا وزیر یاد آیا جو اسکی رائے مین اسے اس آتمک دکھ سے چھوڑا سکتا تہا - بڑی تجسس اور تلاش سے وزیر کو منگایا گیا اسنے اس کا پراشچت سو کچے پیپل کی خول مین جل بہرنا بتایا جس کو راجہ نے منظور کرکے پورا کیا - خواہ یہ ایک فسانہ ہی ہو مگر وشواس گھات کی برائی کو پورے طور سے دکہاتا ہے - واقعی جس قوم جس خاندان یا جس ملک مین وشواس گہاتی ہون لازمی طور سے مصیبتین آئینگی اور روز بروز زوال نازل ہوگا ہے ہم ہمارے سبھی چاہتے ہین کہ ہمارے دیش سے ہی نہین بلکہ ساری دنیا سے اس مہان پاپ کو دور کیجئے تاکہ منش سماج مین دکھ نہ پھیلے -

آریہ ہند ہو ماہواری شائع ہوا کرے گا

جب شروع مین لالہ امیر چند جی نے آریہ ہند ہو کو پندرہ روزہ کرنے کی تحریک کی تہی اسوقت اس تحریک کی تائید مین بکثرت سے خطوط موصول ہوئے تہے کہ پندرہ روزہ اخبار چل جانے کی پوری امید ہوتی تہی مگر تجربہ سے ثابت ہوا کہ آریہ ہند ہو کے سارے گراہک اسکا پندرہ روزہ ہونا نہین چاہتے

چار پانچ مہینوں مین صرف چند ایک دوستون نے چندہ روزہ اخبار کی قیمت ارسال کی ہے - پس آیندہ یہ رسالہ شریمان ڈاکٹر رامچندر جی کے انتظام سے سنہ ۱۹۰۱ء سے پیشتر کی حالت مین ماہواری شائع ہوا کریگا - صفحے ۳۲ ہون گے اور قیمت عہ -

المشتہر - اڈیٹر آریہ بند ہو

اعلان

چونکہ مین بصیغہ ملازمت عنقریب باہر کو جانیوالا ہون اور رسالہ آریہ بند ہو کا انتظام میرے بزرگ شریمان ڈاکٹر رامچندر ورما خود کرینگے - انہین کی ذات بابرکات سے مجھے یہ رسالہ ملا تھا اب اسکے تمام حقوق اڈیٹری بمعہ پراپرٹی ومنیجری وغیرہ انہین کے سپرد کرتا ہون - پس آیندہ سے تمام خطوکتابت ومنی آرڈر وغیرہ انہین کے نام آنے چاہئیے -

المشتہر - پی - آر - ورما اڈیٹر آریہ بند ہو

آتم پرساد

(سلسلے کیلئے دیکھو آریہ بند ہو جلد پنجم نمبر ۷ کا صفحہ ۱۴۹)

अनुपश्य यथा पूर्वे प्रति पश्य तथा परे ॥ सस्य मिव मर्त्यः पच्यते सस्य मिवा जायते पुनः ॥ ६ ॥ ० ॥

(اپدیش) پتا کو شوکاتر دیکھ کر نچکیتا بولا کہ آپ جیسے دہرماتما لوگ شوک نہین کیا کرتے پہلے گذرے ہوئے پتا اور پتا مہا دہرماتما بردہ لوگ جس پرکار سے آچرن کرتے آئے ہین ویسا ہی آپ بہی کیجئے جس طرح بر تمان مین دہرماتما لوگ پرتگیا پالن کرتے ہین ویسے ہی آپ بہی کرین - ست بادی لوگ مکھہ سے نکلے وچن کی ہتیا نہین کرتے - منش کہیت مین اوتپن ہوئے ان کی طرح جیرن ارتہات بردہ او ستہا کو پراپت ہوتا ہے اور پہر مرتا ہے مگر کھیتی کے سمان پہر اوتپن ہوتا ہے ارتہات انت شریر بار بار مرتا اور پیدا ہوتا ہے اسلئیے ست کے پالن روپی برت کا کبہی تیاگ نہین کرنا چاہئیے - سو ہے پتا آپ مجھے آپ ضرور مرتیو کے پاس بہیجکر اپنی پرتگیا کو پورا کرو

(تشریح) ناظرین کو یاد ہوگا کہ نچکیتا کے پتا واج سروس رشی نے کرودہ مین آکر یہ پرتگیا کرلی تہی کہ نچکیتا کو مرتیو (موت) کے حوالہ کرونگا لیکن آپ جانتے ہین کہ اولاد کی محبت کیسی سخت ہوتی ہے زبان سے تو نکال بیٹھے مگر مُنہ کے پریم نے رشی کو شوکاتر کردیا یعنی نچکیتا کے پتا بہت کچھ سوچ وچار کرنے لگے کہ مین نے ناحق ایسی پرتگیا کی - پتا کو غمگین دیکھ کر نچکیتا نے کہا کہ ہے پتا آپ شوک نہ کیجئے دہرماتما شوک نہین کیا کرتے جس طرح ہمارے بزرگ پرتگیا کا پالن اور ست کا آچرن کرتے آئے ہین

اوسی طرح آپ بھی اپنی پرتگیا کا پالن کیجئے منش بار بار مرتا اور جنم لیتا ہے اور کرمون کے بھوگ بھوگتا ہے اور کرمون کے انوسار ہی اوسکو شریر ملتا ہے اس لئے سنت آچرن کا پری تیاگ کسی طرح نہین کرنا چاہیئے - چونکہ پرتگیا کا پالن کرنا ایک دہرم کا کام ہے اب آپکو اسمین کچھہ بھی سوچ وچار نہ کرکے مجھے مرتیو دیوتا کے حوالے کردینا ہی ٹھیک ہے - پتا جی دہرماتما لوگ برت کو دہارن کرکے کبھی تیاگ نہین کرتے چاہے موت کا سامنا ہی کیون نہ کرنا پڑے چونکہ آپ دہرماتما ہین اور آپ نے یہہ برت کیا ہے کہ نچکیتا مین تجھے مرتیو کو دونگا تو اب آپ سوچ وچار کیون کرتے ہین آپ جیسے دہرماتما پرشون کے روبرو تو غم اور فکر کو جگہہ نہین ملنی چاہیئے پس ہے مہاراج مجھکو جلدی مرتیو کے حوالے کیجیئے -

شکشائین

प्रदानं प्रच्छन्नं गृहमुपगते सम्भ्रम वि
धिः ॥ प्रियं कृत्वा मौनं सदसि कथनं चा
प्युपकृतेः ॥ अनुत्सेको लक्ष्म्यां निरभिभव
साराः परकथाः । सतां केनोद्दिष्टं विषममसि
धाराव्रतमिदम् ॥

(ارتھ) دان کو گپت رکہنا - اپنے گہر آئے ہوئے پرش کا ستکار کرنا - بڑا پا بہا اکر کے رہنا - دوسرے کے کئے ہوئے اوپکار کو سبہا مین ورنن کرنا - دہن پاکر گرب نہ کرنا اور پرائی چرچا مین اوسکے نرادر کی بات بچاکر کہنا یہہ تلوار کی دہار جیسا کٹھن برت ست پرش ہی دہارن کرسکتے ہین -

(نوٹ) دہن سے آریہ ورت کے دوالون آپ کیسے کیسے بے بہا بچن ہم لوگون کے لئے چہوڑ گئے ہین جن پر عمل کرنے سے آدمی دیوتا کی پدوی کو پراپت کرسکتا ہے موکش دوار کے کپاٹ کہول سکتا ہے - لیکن افسوس ہے آجکل کی منش جاتی ہے کہ ایسے امولیہ رتنون کو تیاگ کرکنکر پتھر کی تلاش مین دن رات حیران و پریشان ہوکر دکھہ بہوگ رہے ہین - اشلوک مذکورہ بالا کی سکشاؤن کو سمجھئے اور اوسپر عمل کرکے سکھہ کا لابہہ اوٹھائیے -

اشلوک کار کہتے ہین کہ دان کو گپت رکہنا یعنی چہپ کر خیرات کرنا - اپنے گہر آئے ہوئے پرش کا ستکار کرنا یعنی مہمان نوازی کرنا - دوسرے کے اوپکار کو سبہا مین ورنن کرنا یعنی دوسرے کے کئے ہوئے احسان کو محفل مجلس کمیٹی مین بیان کرنا - دہن پاکر گرب نہ کرنا یعنی دولت مند ہوکر غرور نہ کرنا - پرائی چرچا مین اوسکے نرادر کی بات بچاکر کہنا یعنی یار دوستون یا محفل وغیرہ مین اگر کسی دوسرے آدمی کا تذکرہ ہو رہا ہو تو اوسکے لئے ہتک آمیز الفاظ کا استعمال نہ کرنا - ان تلوار کی دہار سے بہی تیز اور نہایت ہی مشکل

اصولون کی پابندی کرنا بڑے ہی بہادر اور
مستقل مزاج آدمیونکا کام ہے - یہ صفات
ست پرشونمین ہوا کرتی ہین جو لوگ اس اشلوک
کے موافق عمل کرتے ہین وہ سچ مچ دیوتا سروپ
ہین - افسوس کہ آجکل اسکے برخلاف عمل مین
آرہا ہے دان دیکر اخبارون مین چھپواتے ہین
شکریہ ادا کرتے ہین جسکو دان دیتے ہین اوسپر
احسان جتلاتے ہین - مہمان نوازی کا تو رسم ہی
اوٹھہ گئی کوئی بڑا ہی رشتہ دار آدمی تو بیٹھک
اوسکو مکان پر ٹھہرنے دین گے ورنہ انجان کی خاطر
تو رہی الگ اسکو مکان کے پاس تک کھڑا
نہین ہونے دیتے - اگر کسی پر ذرا سا بھی کوئی
احسان کر دیتا ہے تو گھر گھر گاتا پھرتا ہے دوسرے
کے اوپکار کو چھپانے کی کوشش کی جاتی ہے
تھوڑا سا دہن دولت پاکر مارے غرور کے زمین
پر پاؤن نہین لگتے - جہان دو چار آدمی اکٹھے
ہو کر بیٹھے ہین ہر کسی کی نندا کرنے لگتے ہین غرضکہ
ہر ایک بات اولٹی ہو رہی ہے اسی سے آریہ ورت
دن بدن رساتل کو جا رہا ہے آؤ سجنون اپنے
پرکھاؤن کی شکشاؤن کو مان کر سکھہ کے
بھاگی ہون -

شاریرک اور ساماجک اونتی

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ ہند ہو جلد ۵ نمبر ۵ کا صفحہ ۱۱۰)

جننین یعنی حمل

ہم پچھلے رسالے مین یہہ لکھہ چکے ہین کہ جب استری
کو رجس سولا (حیض) ہونے لگے اوس سے ڈیڑھ
سال بعد گربھا دان سنسکار کرنا مناسب ہے
اگر اس سے پہلے حمل قرار پاویگا تو اوسمین ضرور
کچھہ نہ کچھہ کمی یا خرابی رہے گی اس سے مناسب
یہی ہے کہ جب پورا زمانہ گذر جاوے تب استری
سے پرسنگ کرنا چاہیے - جب پرش کا ویرج
اور استری کا رج ملکر گربھہ آشیہ یعنی رحم مین
جاتا ہے تب حمل ٹھہرتا ہے یہہ بات تو سب پر روشن
ہے کہ حمل کی بنیاد ویرج - رج - اور رحم سے ہے
جننین کی عمدہ حالت اور تندرست و توانا ہونے
کے لئے مذکورہ بالا تینون چیزون کی حالت
صحت اور عمدگی پر منحصر ہے جس طرح کھیتی کی
پیداوار بڑہانے کے لئے اچھے بیج - کھیت اور کھاد
و پانی وغیرہ کی ضرورت ہے اسی طرح جننین کی
اچھے ہونیکے واسطے شدہ ویرج شدہ رج اور
شدہ رحم کی ضرورت ہے مطلب یہہ ہے کہ جب
ویرج - رج اور رحم تندرست حالت مین ہون
تب حمل قرار پانا چاہیئے - اس لئے سب سے
پہلے ہم شدہ ویرج اور رج کی پہچان درج کرتے
ہین تاکہ ہمارے ناظرین واقفیت حاصل کرکے
اس سے فائدہ اوٹھا سکین -

شدہ ویرج کی پہچان یعنی منی جب اچھی حالت
مین ہوتی ہے تو اوسکی صورت شکل حسب ذیل
ہوا کرتی ہے - رنگت سفید چمکدار چکناپن لئے

ہوئے نہ بہت گاڑہا اور نہ بہت پتلا شہد کی سی
خوشبو آتی ہے شُدہ ویرج کی چمک کنچ کی سی
ہوتی ہے شہد کی موافق گاڑہا ہوتا ہے اور وزنی
ہوتا ہے چھونے سے چکنا اور لعاب دار معلوم
ہوتا ہے چاشنی کی طرح تار چھوٹتی ہے چکنے سے
ذائقہ کسیقدر میٹھاس لئے ہوئے - ایسا ویرج
گربہادان کے لئے اچھا ہوتا ہے برخلاف اسکے
جس ویرج مین گانٹھین پڑجاوین بدبو آتی ہو
جسکا رنگ پیپ کی موافق ہو جو یا تو بہت ہی
پتلا یا نہایت ہی گاڑہا ہو یا جسکی رنگت سرخی
مایل یا سیاہی مایل ہو بہت گرم ہو جس مین
پیشاب کی بدبو آتی ہو جس آدمی کے ویرج مین
ایسی علامات ہون اوسکو چاہیئے کہ کبھی گربہادان
نہ کرے جب تک اوسکا علاج معقول نہ کرائے -

شُدہ رج کی پہچان یعنی استری کے عمدہ ویرج
کی شناخت عورت کی منی مرد کی منی کی طرح
سفید رنگ کی نہین ہوتی بلکہ لاکہہ کے دہوون
کی طرح لال رنگ کی ہوتی ہے لیکن یہہ صرف
ایسی ہوتی ہے کہ اسکا داغ اگر کپڑے پر پڑجاوے
تو پانی کے ساتھہ دہونے سے داغ چھوٹ جاتا ہے
استری کا رج پتلا ہوتا ہے اوسمین کسی طرحکی
بو نہین ہوتی اس قسم کا رج گربہادان کے لئے
اچھا ہوتا ہے -

برخلاف اسکے اگر استری کا رج گانٹھہ دار
اور جس مین پیشاب کی بدبو آتی ہو جس مین سفید
چربی کے موافق پھٹکیان نظر آتی ہون اور
جس مین سے خراب بدبو آتی ہو جسکا سیاہ رنگ
ہو ایسے رج والی استری کبھی گربہہ کو دہارن
نہ کرے -

مُفید اور کار آمد باتین

رَوغنون کے لئے سرخ رنگ طیار کرنی کی ایک
نہایت آسان ترکیب ہم اس ترکیب سے بہت
آسانی کے ساتھہ اور نہایت بڑہیا سرخ رنگ کا
سفوف روغنون مین ملانے کے لئے طیار ہوتا ہے
اور سستا بھی بہت ہے کیونکہ ہندوستانی
کاریگر سرخ روغن شنجرف سے طیار کرتے ہین شنجرف
بڑی مہنگی چیز ہے یہ سفوف شنجرف کی جگہہ بہت
اچھی طرح کام دیسکتا ہے ترکیب حسب ذیل
ہے گیارہ حصہ نمک لاہوری پچیس حصہ سبز رنگ
کے ہیراکسیس کے ہمراہ ملاکر سفوف کرلو پہراسکو
لوہے کی کڑاہی مین ڈالکر نیچے تیز آنچ کرو سفوف
کو ایک لکڑی یا لوہے کی کڑچھی سے ہلاتے جاؤ پہلے
یہہ سفوف پگہلیگا پہر اسکا پانی سب خشک ہوجاویگا
تب تک آنچ دیتے رہو جب تک کل پانی خشک
ہوجاوے اس عرصہ مین خوب ہلاتے رہو یہانتک
کہ ایک عمدہ سرخ رنگ کا سفوف باقی رہجاوے
پہر نیچے اوتارلو اور سرد ہونے دو اب اس سفوف
کو تازے پانی سے چہہ یا سات مرتبہ دہونا چاہیئے
تاکہ اسمین سے تیزابی خاصیت سب خارج

ہو جاوے تب دہوپ مین رکہکر خشک کرلو اور
خوب باریک پیکر شیشے مین بہر کر رکہہ چہوڑ دا سکو
ہوا سے بچانا چاہیئے یہہ ایک نہایت عمدہ سرخ
رنگ کا سفوف طیار ہوجاویگا ضرورت کے وقت
روغنون مین ملاکر استعمال مین لائیے بہت بڑہیا
سرخ رنگ کا چمکدار اور دلکش ہوگا۔
(مجیٹہ سے سرخ رنگ روغنون کے لئے طیار
کرنے کی ترکیب) مجیٹہ کی رنگت بہی بہت اچہی
اور پائیدار ہوتی ہے اگرچہ بہت بڑہیا یا اعلے درجہ
کی نہین ہوتی لیکن عام طور پر روغنون مین بہت
کام دے سکتی ہے بہت اچہا رنگ ہوتا ہے
اور پائیدار بہی ہے (ترکیب) ایک چہٹانک مجیٹہ
کو جوکوب کرکے ۲ سیر پانی مین ڈالکر ایک مٹی
کے برتن مین اوبالو اور خوب پکنے دو جب دو سیر
پانی باقی رہجاوے تب اوتار کر چہان لو اور اوسمین
آدہی چہٹانک پہٹکری کو ½ سیر تیز گرم پانی مین
حل کرکے ملادو اور خوب ہلاؤ اب اسمین ایک
چہٹانک خوب تیز کاربونیٹ آف پوٹاس (جوا کہار)
کا عرق تہوڑا تہوڑا کرکے ملاؤ اور تہوڑی دیر ٹہرنے
دو تہوڑے ہی عرصہ مین عرق کے نیچے ایک سرخ
رنگ کا سفوف تہہ نشین ہوجاویگا اوپر کے
عرق کو نتہار کر اوس سفوف کو دو چار دفعہ تازے
اور صاف پانی سے دہو ڈالو اور سایہ مین خشک
کرکے شیشے مین رکہہ چہوڑ وقت ضرورت
کام مین لاؤ۔

مراسلات

(ایڈیٹر نامہ نگارون کی رائے کا ذمہ دار نہین ہے)

شری مان اڈیٹر صاحب آریہ بندہو تستے - کرپا کرکے
اس مضمون کو اپنے اخبار فیض آثار مین جگہہ دیجئے۔

پورانیکون سے دریافت طلب امور

اسوقت ہم اخبار سناتن دہرم پتاکا مرادآباد
مورخہ مارچ ۱۹۰۲ع کا یہہ مضمون کہ جسمین پنڈت
بہیم سین جی کے اتروّلی جانے کا حال درج ہے
پڑہ رہے ہین - اسمین کئی باتین دریافت طلب ہین -
اول یہہ - کہ اسمین اور تو سب کچہہ درج ہے -
کہ پنڈت جی یون پدہارے - اسطور اونکی تعظیم تکریم
کیگئی - اونہون نے آریہ سماج کو اسطرح برا بہلا
کہا وغیرہ - مگر یہہ نہین لکہا - کہ اتروّلی والون نے
اونکو اپنے گروہ مین شامل کرنے پر اونکا پراشچت
کرادیا - یا نہین - کیونکہ آپکے سدہانت کے انکول
جو صاحب آریہ سماج کی عمدگی و خوبیون کو دیکہکر
ایشور کو وحدہٗ لاشریک مانکر و تمام عیوب سے
مبرا گردانکر و نیز جملہ توہمات و مورتی پوجا وغیرہ
ہانی کارک باتون سے متنفر ہوکر - آریہ سماج مین
شامل ہوتا ہے اور وید مارگ کو اختیار کرتا ہے
اور آپکے نزدیک جاتی پتت ہوجاتا ہے - چنانچہ
اس بارہ مین صدہا جگہہ اکثر صاحبان کی نسبت
آپکی جانب سے گلا ہل مچا ہے اور مچتا رہتا ہے -

چونکہ پنڈت بھیم سین جی ایکی آریہ سماجی تھے۔ جس
سے وے بھی آپکے نزدیک جاتی پتیت ہی تھے
پھر اترولی والون نے اونکو بغیر پراشچت کرائے
کیسے شامل کر لیا۔ کیا اونکے شامل کرنے پر وہ بھی
ویسی ہی نہیں ہو گئے؟ اب ہم سفر بھاؤ سے دریافت
کرتے ہین۔ کہ اترولی والونکو ایسا عمل کرنے پر
کس کوٹی مین شمار کرین۔ اگر پراشچت کرایا ہے
تو کب اور کہان؟ چونکہ ہمکو اس بات کا علم نہ
تھا۔ نہ اس اخبار مین اسکی بابت کچھ ذکر ہے۔
جس سے یہہ ٹھیک ہوا ہے۔ معاف فرمانا ہمنے
کوئی برائی نہین کری ہے۔ بلکہ اگر غور سے دیکھو
تو نیک صلاح دی ہے۔ اور دور کی سوجھائی
ہے۔ جسپر آپکو ممنون ہونا واجب ہے۔ ورنہ
اسوقت تو اترولی والے ہی اونکے ساتھہ شامل
ہوکر آپکے سدھانت کے انکول بھرشٹ ہوئے ہین
آیندہ کو یہی حال اور اور جگہہ بھی ہونا ممکن
ہے۔ یا آپ لوگون کی کہنے کی باتین اور ہین
اور کرنے کی اور۔ اگر ایسا ہی عمل ہے۔ تو ہم اب
اوس فقرہ کا (کہ جو اس اخبار مین درج ہے کہ
جب پنڈت بھیم سین جیکو سنکھہ گھڑیال باجے
گاجے کے ساتھہ اترولی مین مشتہر کرتے تھے۔ تو
آریہ سماجیون کو بڑا پشچاتاپ تھا) مطلب سمجھتے
ہین۔ واقعی جیسا ہمکو آپکی ظاہرداری دکھاوٹی
باتون پر از حد ملال ہے۔ ویسا ہی اون صاحبان
کو افسوس کرنا پڑا ہوگا۔ کہ دنیا مین ایسے بھی

لوگ ہین۔ کہ جو لوبھہ کے بس ہوکر ادھرم پر کمر بستہ
ہوجاتے ہین۔ یعنی کہتے کچھہ اور ہین اور کرتے کچھ
اور ہی ہین۔

پھر تعجب تو یہہ ہے۔ کہ پنڈت جی نے اترولی
والون کے سوال کرنے پر۔ صاف طور آریہ سماج
کو پنچ جاتی کا اڈا بتلایا۔ مگر افسوس وے لوگ
تب بھی خبردار نہوئے۔ یعنی مطلق نہ سوچا۔ کہ
جس سماج کو پنڈت جی اپنی زبان مبارک سے
پنچ جاتی کا اڈا بتلاتے ہین۔ یہہ بھی تو اوسی اڈے
کے بیٹھنے والے ہین۔ اور اوسی سے نکل کر آئے
ہین۔ مگر وہان سوچے کون یہہ طاقت ہی ندارد
تھی۔ اونکے شامل ہونے سے اپنے خویشیون
مین آئے۔ یا اونہون نے ایسا جادو کیا کہ بالکل
اگاڑی پچھاڑی کی خبر نرکھی۔

مگر ہمین پنڈت جیکا ذرا دوش نہین ہے۔ کیونکہ
اونہون نے تو کھلے لفظون مین۔ اپنی صفت جیسی
کچھ تھی۔ کہہ سنائی تھی۔ اگر سننے والے خوش فہمی
سے اتنے پر بھی نہ سمجھین تو اسکا علاج کیا۔ اس
سے صاف ظاہر ہے کہ جو کچھ بھول ہے وہ اترولی
والون کی ہے۔ کہ باوجود سن لینے اونکے ہو صلاح
جمیدہ کے اونکے ساتھہ شامل ہوکر ویسی ہی بن
بیٹھے۔ شوک مہا شوک۔

مگر ہمارے خیال مین پنڈت جی نے ایسا کبھی نہین
کہا ہوگا۔ کیونکہ کیا وے ایسے نادان تھے۔ کہ جس
سماج کے وے عرصہ تک پرتشٹت ممبر رہے

پہراوسکو پنچ جاتی کا ڈانبنا دین - کیا ایسے کہنے سے اونکی نسبت پنچ جاتی کا الزام عاید نہین ہوتا ضرور ہوتا ہے - اور زیادہ ہوتا ہے - کیونکہ وے پرتشٹہت ممبر ہین - کاش اترولی والون کو خوش کرنے کو ایسا کہا ہی ہو (کیونکہ پورا نیک آریہ سماج کو گالی دینے سے اور اوسکی برائی کرنے مین اپنا دہرم ایمان جانتے ہین) تووے بہت بہولے جو ایسے شخص کو اپنے مین بلا پراشچت کرائے شامل کرکے آپ بہی ویسے ہی ہوگئے - ہمارا کام بقول اسکے - بر رسولان بلاغ باشد و بس - آپکو متنبہ کرنے کا تہا - سوکردیا اب ماننا نہ ماننا آپکے اختیار ہے -

مگر بلا یہہ کہے بہی ہم باز نہین رہ سکتے - کہ جیسے ہم پنڈت جی کے پراشچت کے حال سے بیخبر ہین ویسے ہی آپ آریہ سماج کی عظمت سے ناواقف ہین لہذا ہمارا عین فرض ہے - کہ اس سے بہی مطلع کرین - جناب من آریہ سماج وہ اوتم وشرشٹ سوسائیٹی ہے کہ جسکے خارج شدہ شخص کی آپ اسقدر تعظیم و تکریم کرنا روا سمجہتے ہو کہ جیسی پنڈت جی کی آپکی جانب سے ظہور مین آئی - اور ہونا بہی ایسا ہی واجب ہے - کیونکہ وہ سوسائیٹی ایشور کے سچے گیان ویدون کا آشرا لئے ہوئے ہے - اور آپ صاحبان کو نیک راہ بتلانے کو اپنا تن من دہن ارپن کئے ہوئے ہے - الا افسوس آپ انکو بری نظر سے دیکہتے ہو - یہہ سراسر احسان فراموشی ہے - جس سے ہمکو یہہ کہنا پڑتا ہے - نفع ہم تمکو دیتے ہین تو کچہہ بیجا نہین کرتے - یہہ صدمہ ہمکو تم دیتے سوا اچہا کچہہ نہین کرتے -

دوسرے - پنڈت جی کی تعظیم و تکریم کا حال جو اترولی والون کی جانب سے ظہور مین آیا - بہت طوالت کے ساتہہ و فخر کے پیرایہ مین درج ہے - مگر ہمارے نزدیک قابل تعریف نہین ہے - کیونکہ عیسائی و مسلمان کسی کو اپنے گروہ مین ملاتے وقت اس سے ہزار درجہ (چند دنون کے لئے) تواضع تکریم سے پیش آیا کرتے ہین - اترولی والون نے تو کچہہ پنڈت جی کو نذرانہ بہی پیش کش نہین کیا - اگر کیا ہوتا تو درج اخبار ہوتا - مگر عیسائی مسلمان ایسا ہی عمل کیا کرتے ہین - پہر کس طرح ہم آپکو فوقیت دیسکتے ہین -

تیسرے - جو اس پرچہ مین - اترولی والون کے یہہ سوال کرنے پر - کہ ہمکو ایک بڑی بہاری شک کا ہے - کہ آریہ سماجی کہتے ہین - کہ آپ فقط شرادہ پکش کا ہی واکہیان دیتے ہین - سورتی پوجا - ورن بوستہا وغیرہ نہین مانتے - اسپر پنڈت جی کا جواب ہے - کہ یہہ بات نہین ہے - مین آریہ سماج کو پنچ جاتی کا اڈا جانتا ہون - اور مورتی پوجا - تیرتہہ - اور جنم سے ہی برہمن وغیرہ ورن ہین - کرم سے نہین - یہہ سب وید شاستر وکت ہین - پہر آگے لکہا ہے - پنڈت جی کا واکہیان

ورن بوستہا دمورتی پوجا پر ہوا۔ جاتی جنم سے ہے۔ گن کرم سے نہین۔ یہہ یکتی پرمان سے پرتکش سدہ کر دکہایا۔ یعنی کہا کہ جاتی اور جنم۔ ایک ہی دہاتو کے شبد ہین۔ اور اکار تہہ بو دیک بہی ہین۔ گن کرم سبہاؤ سے منش کی جاتی کا نشچہ ہوتا ہے۔ سبہاؤ وہ پدارتہہ ہے جو ماتا پتا کے رج ویریہ کے ملنے سے ایک نوین روپ ہو جاتا ہے۔ وہ ہی سبہاؤ ہے۔ یہہ شاستر وننہ کت وغیرہ سے سدہ کیا۔ پس جیسا رج ویریہ ہوگا اوسی پرکار کی سنتان ہوگی پس اگر کوئی نیچ ورن بہی گن کرم سبہاؤ اوتم ورن برہمن کے سے کرنے لگے۔ تو نشچہ جان لو کہ یہہ برہمن کا ہندو ضرور ہے

اسمین ہمکو کئی کلام ہین

آ۔ یہہ کہ اترولی والون نے۔ پنڈت بہیم سین جیسے سوال ادہورا کیا۔ اگر یہہ اور پوچہتے تو بہتر ہوتا کہ جب آپ مورتی پوجا کو وید وکت بتلاتے ہو اور مانتے ہو۔ تو ہمارے ساتہہ مندر مین چلئے اور جسطرح سے ہم پتہر کی مورتی کو سا کشات ایشور جانکر ماتہا ٹیکتے ہین۔ اسی طرح آپ بہی ناک رگڑئے۔ تو اوسوقت بہت اچہی پریکشا ہو جاتی۔ اور قلعی کہل جاتی۔ کیونکہ ہمارے خیال مین۔ سوامی جی مہاراج کے ست اوپدیش و ست شاستروں کے پڑہنے سے۔ اونکی پتہر پوجا وغیرہ مین بالکل شردہا نہین ہے۔ یہہ بات دوسری ہے۔ کہ اپنے گرو بہایون سے کچہہ رنجیدہ ہو کر یا کچہہ لوبہہ مین آکر۔ آپ لوگون کو زبانی جمع خرچ کرکے کچہہ بہکاتے ہون۔ مگر عملی کارروائی پتہر پوجا وغیرہ کی اونکی جانب سے ظہور مین آتی بہت ہی دشوار بلکہ ناممکن ہے۔

کیا آپکو اونکا وشواس آسکتا ہے۔ کہ جس مہرشی شری ۱۰۸ سوامی دیانند سرسوتی جی نے اون کو بیٹے کی طرح رکہا اور تعلیم دی جنکی بدولت بہیم سین سے پنڈت بہیم سین جی تمام مین مشہور معروف ہوئے۔ نیز اونکے طفیل آریہ سماجون کے بہیجے ہزارون روپیہ اوجہی ہنگئے اس آخری وقت مین کہ قبر مین پیر لٹکائے بیٹہے ہین اور کچہہ بہی بہت نہین رکہتے ہین کیا ایشور کا خوف دل سے دور کرکے اور سوامی جی مہاراج کو اون احسانات کو بہولکر اور آریہ سماجون کے گونہ گون مسلوکات کو ترک کرکے اونہی سماجون اور اپنے پرم گرو کے صدہا منتون کو برا بتلانے لگین گے ہمارے نزدیک اتنے بڑے احسان فراموش کسی صورت سے نہین ہونگے۔ اگر ہونگے تو بہت برا کرینگے جس سے ایشور کے گنہگار ہونگے۔ اور پہر ہم آپ سے پوچہتے ہین کہ جنہون نے سوامی جی کے اتنے اوپکارون کا پاس نہین کیا وے آپکو کیا فائدہ پہونچا سکتے ہین۔ ہان یہہ ضرور کر لینگے کہ جو فائدہ اونکا آریہ سماجون سے اخبار وغیرہ کے لینے کا بند ہو گیا ہے وہ اسے پورا کر لینگے مگر آپکو فائدہ اونسے کسی طرح نہین ہو سکتا۔

پیارے بہائیو یہہ اچہی طرح جان لو مان لو۔

سوو دے گو جیسے ناراض ہین یا ہم اون سے
رنجیدہ ہین۔ مگر استقدر دے اوہرمی نہ ہون گے
جو اپنے گرو و آریہ سماجون کے احسانات کو بہول کر
آپکے دوست ہو جاوین اور آپکے الوہائی بن
جلوین یہہ بات اون سے نیز کال ہین ممکن نہین ہے۔
بہائی ان بالتون کو آپ نہین سمجہتے۔ ہمارے
خیال مین اونکی یہہ کارروائی ایک مصلحت خاص
ہے جسکو آپ بہی چند دنون بعد خود جان جاوینگے
اور پچہتاوینگے۔ جیسا کہ سناتن دہرم گزٹ کے اڈیٹر
پنڈت گوپی ناتہہ جی کی کارروائیون سے آپکو
نیچا دیکہنا نصیب ہوا ہے۔
۲۔ پنڈت جی نے مورتی پوجا وغیرہ کے بارہ مین
بہی ہرگز ایسا نہ کہا ہوگا جیسا اس اخبار مین درج
ہے کیونکہ دے اپنے آریہ سدہانت پتر مین اکثر
جگہہ ان بالتون کا کہنڈن کرتے ہین۔ پہر کیا وے
سٹھیا گئے یا اون کے دماغ مین فرق آگیا۔ جو اپنی
پہلی تحریر کا پاس نکر کے اوسکے خلاف کہنے لگے۔
اگر کہنے لگے تو ایسے ڈہل مل یقین یا چہن بہنگی چیت کا
آپ جیسے نیک خیال والے ہی بشواس کر سکتے ہین
۳۔ اس پرچہ مین وید یا دیگر ست شاسترون کے
وہ پرمان۔ کہ جنکے مطابق اونہون نے مورتی پوجا
وغیرہ کو سدہ کیا تہا۔ درج نہین ہین۔ اور درج
ہوتے بہی کہان سے۔ اگر کوئی پرمان دیا ہوتا
تو درج ہوتا۔ جس سے اچہی طرح واضح ہے
کہ کچہہ سدہ نہین کیا۔ ہان یہہ بات دوسری ہے

کہ آپ سے دور فہمون کو انڈ بنڈ کچہہ کہکر خوش
کر دیا ہو یا بہکا دیا ہو۔
مگر جو کچہہ اس پرچہ مین بحوالہ بیان پنڈت جی کے
درج ہے۔ اوس سے تو یہہ ہی ثابت ہے۔ کہ
اونہون نے گن کرم سبہاؤ سے ہی ورن ویوستہا
کو ثابت کیا ہے۔ کیونکہ دے صاف لفظون مین
کہتے ہین۔ کہ گن کرم سبہاؤ سے منش کی جاتی
کا نشچہ ہوتا ہے۔ سو یہہ ہی آریہ سماج کا سدہانت
ہے اور وید کا بچن ہے۔ کیونکہ بقول منو مہاراج
(جنمنا جائتے شودرہ) یعنی جنم سے سبکی شودر سنگیا
ہوتی ہے۔ بعدہ اوسکے گن کرم سبہاؤ سے اوسکے
ورن کا نشچہ ہوتا ہے۔ واہ رے عقلمندون۔
(عقلمندون) پنڈت جی صاف طور پر آریہ سدہانت
ظاہر کرین۔ اور آپ اپنا پکش تصور کر کے جامہ
مین پہولے نہ سماوین۔ برین عقل و ہمت ببایہ
گریست۔
۴۔ جو یہہ فقرہ درج ہے۔ کہ اگر کوئی نیچ ورن
بہی گن کرم سبہاؤ۔ اوتم ورن برہمن کے سے کرنے
لگے۔ تو نشچہ جان لو یہہ برہمن کا بند و ضرور
ہے۔ اسپر یہہ عرض ہے۔ کہ جب پنڈت جی
نے یا آپ صاحبان نے کسی نیچ جاننے والے کے
اوتم گن کرم سبہاؤ ہو جانے کے یہہ دلیل دی
کہ وہ برہمن کا بند ہے۔ تو اوس سے یہہ بہی ظاہر
ہے۔ کہ جو برہمنی کے پیٹ سے پیدا ہوا کوئی
شخص مسلمان یا عیسائی ہو جاوے۔ یا اس سے

بہی کسی نیچ جاتی مین - اپنے گن کرم سبہاؤ کی
وجہہ سے شامل ہو جاتا ہے - تو وہ ضرور آپکے سدہانت
سکے انکول - وہ کیسے نیچ جاتی کا جندو برہمنی کے
پیٹ مین ٹہرتا ہے - مگر آپکے ایسا کہنے سے
کہلے لفظون مین ان بچاری برہمنیون کو کیسے
فحش گالی دی جاتی ہے - جو آپکو شایان نہین
ہے - شرم شرم شرم

پیارے بہائیون کیون آلسی بنکر پرسوار تہہ کو
جلا انجلی دے دیتے ہو - پرسوار تہہ کرکے برہمن
کے سے گن کرم سبہاؤ حاصل کرو - تب برہمن
کہلانے کا دعوی واجب ہے - ان تہوتی باتون
مین کیا رکہا ہے - دیگر لوگ کوشش کرکے
آگے نکلے جاتے ہین - آپ آلس مین ڈوب کر بہت
پیچہے رہے جاتے ہین - اسپر ہمکو افسوس کے ساتہ
آپکا وہ فقرہ کہنا پڑتا ہے - کہ واہ رے اپنے
بزرگون کے مہا پاک کو خدا ماننے والون تمہارا
کیا حال ہوتا ہے - ایک وہ وقت تہا جب ہزار
برس سخت تپ وتپشچریہ کرنے پر کوئی برہمن نہ
ہوئیگا - ایک یہہ وقت ہے کہ اچہے یا برے طور
برہمنی کے پیٹ سے نکلتی ہے برہمن بننے کا سکہہ
چاہتے ہو - لیکن کیا یہہ ممکن ہے وارے اودیا - {
۵ - جو یہہ دلیل دیگئی ہے - کہ گدہے کو کتنا ہی
نہلائے دہولائے وہ ترکال مین گہوڑا نہین
ہوگا ویسی ہی جس یونی کو کشی مین جنم لیا - وہ
ہی جاتی ہوتی ہے - واہ واہ کیا اچہی دلیل ہے

یعنی یونی و کو کشی کو ہی مانتے جاتے ہو - اور گدہے
سے گہوڑا ہونے کی دلیل دیتے ہو - کیا اس
دلیل مین یونی بہید نہین ہوا - یعنی گہوڑے
کی یونی اور ہے اور گدہے کی اور ہے - لہذا گدہے
کا گہوڑا نہین ہو سکتا - الا روڑ (خراب) گہوڑی
و نسل دار گہوڑی مین یونی بہید نہین ہے -
سو دیکہہ لیجئے - روڑ گہوڑی کا بچہ تعلیم دینے پر
شائستہ ہو جاتا ہے اور شائستہ گہوڑی کا بچہ نہ
پہیرنے سے روڑ ہو جاتا ہے - اسے نوع شودری
و برہمنی مین یونی بہید نہین ہے - کیونکہ وے
دونون از قسم انسان ہین - بنابران شودری کا
بیٹا اچہے گن کرم سبہاؤ حاصل کرنے کی وجہہ
سے برہمن کا رتبہ پا جاتا ہے اور برہمنی کا لڑکا
برے عادات اختیار کرنے کی وجہہ سے شودر بن
جاتا ہے - اگر یہہ دلیل واقعی پنڈت جی کی جانب
سے ہے تو پنڈت جی کا یہہ کہنا بہی - کہ آریہ سماجی
میکر لیکہہ مین ہمیشہ دوش نکالتی رہتے ہے صحیح
ٹہرتا ہے - کیونکہ حقیقت مین ایسے نیہول دلیلون
پر کہ جنکو ایک ذرا سا بچہ بہی کہنڈن کر سکتا ہے -
آریہ سماجیون نے دبکارک دی ہونگی - کیونکہ اس
سبہا مین صورت پرستی نہین ہے بلکہ ہر شخص
کی قدر و منزلت اوسکے گنون کی وجہہ سے ہوتی ہے
جوتیہ - جو یہہ لکہا ہے کہ ایک دل لگی تو سننئے
کہ سوامی جی مہاراج لکہہ گئے ہین - کہ بالک کے
جنم کال سے ۱۰ دن بعد نام کرن کرے - اور

برہمن کا نام شرما - چہتری کا ورما کہے کیون جی
۱۰ دن کے بالک کے گن کرم کیسے جانے گے -
اسکا اتر یہہ ہے کہ اسکے سمجہنے کی عقل سلیم کی
ضرورت ہے - دیکہو ایک فوج مین کئی بڑے
علیحدہ علیحدہ نام کے ہوتے ہین - اور ہر بڑے
کے پرانے جوان اوس بڑے کے نام سے پکارے
جاتے ہین - اگر کیسے بڑے مین نیا جوان بہرتی
ہوتا ہے - تو وہ بہی اوسی وقت سے پرانے جوانون
کی موافق نامزد ہو جاتا ہے - اگر نیا آدمی اوس
بڑے کی قابلیت نہین رکہتا تو دوسرے بڑے
مین تبدیل کردیا جاتا ہے - تبدیل ہونے پر اوسکا
نام دوسرے بڑے والون کی مطابق ہوجاتا ہی
اسی طرح کل بنی نوع انسان کا گروہ ایک فوج
کی مثال ہے - اور اسمین برہمن چہتری ویش
شدر چار ورن بہ بڑے کی تمثیل ہین - جب
ان چارون ورنون مین کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے -
تو اوسکا نام اوس نئے جوان کی طرح اوس ورن
کا رکہا جاتا ہے - کہ جسمین وہ پیدا ہوا ہے - جب
اوسکے گن کرم سبہاؤ کی پریکشا کرنے پر اوس
ورن کی انکول معلوم نہین ہوتے - تو اوسے
نئے جوان کی موافق دوسرے ورن مین داخل
کردیا جاتا ہے - اس مین مصلحت یہہ ہے کہ بڑے
نام والے کو نیچے اوترنے مین شرم دامن گیر ہوتی
ہے - اور نیچے درجہ والے کو اونچے درجہ پر جانے کی
ہمیشہ خواہش رہتی ہے - سو ایسا عمل کرنے سے
برہمن کے ہنر کو نیچے اوترنے کا خوف غالب ہو کر اوسکو
اچہی لیاقت حاصل کرنے کا باعث ہوگا - اسے
شودر کے بچہ کو اوپر پہونچنے کی خواہش اوسکے
قابل تعلیم کا سبب ہوگا - جب سے وید کا یہہ عمدہ
عمل چہوڑ دیا اور لوگون نے یہہ خیال کرلیا کہ جو
پڑہنے لکہنے کی تکلیف اوٹہاوینگے تو بہی برہمن رہینگے
جو نہ پڑہینگے تب بہی برہمن ہی مشہور ہونگے ہزارہا برہمن
ناخوانده دیکہہ پڑتے ہین - اور اس خرابی کے
دور کرنے کو آریہ سماج پکار پکار کہہ رہا ہے کہ وید
کے احکام کی موافق ورن بوستہا گن کرم سبہاؤ
سے ماننا واجب ہے - مگر جو لوگ ایسی ہین وہ اسکی
مخالف ہین -

پانچوین - جو یہہ درج ہے - کہ سنسکار ودہی مین
لکہا ہے کہ کشور کرم کراتے ہوئے اوستری سے
پرارتہنا کرے کہ ہے چہری تو ہمارے اوپر کرپا کر -
دیکہو انکی بدذہنی کہ جڑ پدارتہہ سے جو لوہا ہے پرارتہنا
کرنی اور چتین آتما جو نائی ہے اوس سے کچہہ نہ کہین
اسکا اوتر تو اوتر ہا مگر ہمکو تہذیب ایسا کہنے کو مانع ہی -
لیکن آپ لوگون نے بالکل جہوٹ بکا ہے سنسکار
ودہی مین ایسا ہرگز ہرگز نہین ہے اگر آپ لوگون
مین ذرا بہی راستی کا مادہ اور دہرم کا کچہہ انش
باقی ہے تو آپکا اور ہمارا اسی پر فیصلہ ناطق ہے
جسکو اطمینان نہو وے سنسکار ودہی کا صفحہ ۷۰
پڑہکر جہوٹے کو لعنت دینا واجب ہے -
سنسکار ودہی کی عبارت یہہ ہے - بالک کا

پتا نائی سے کہے کہ اس ٹھنڈے و گرم جل سے
بالک کا سر اچھی طرح کومل ہاتھ سے بھیجو سادو ہانی
و کومل ہاتھ سے کشور (حجامت) کرکہیں چھرا
نہ لگنے پاوے۔ فقط اوم شانتی شانتی شانتی

مرافقم

رام لال منتری آریہ سماج جیپور

شریمان اڈیٹر صاحب آریہ بندھو جی نمستے۔ کرپا
کر کے مضمون ذیل کو اپنے اخبار مین شایع کر دیجئے۔
ایشور پرماتما کی کرپا سے آریہ کنیا پاٹھ شالا اور
استری سماج میرٹھ آنند پور بک چل رہی ہین
اور دن بدن اپنے کرتو مین اونتی اور سپھلتا
پراپت کر رہی ہین اناتھ کنیائین بھلی پرکار
پرورش پا رہی ہین۔ ہم صاحبان مندرجہ ذیل
کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہین جنہون نے
آریا کنیا پاٹھ شالا کو حسب ذیل دان دیکر
مشکور و ممنون کیا ہے۔

۱
پنڈت ہردت سنگہ صاحب ساکن موضع
بوڈھ پور ضلع میرٹھ نے اپنے پتر کے بواہ کی خوشی
مین معرفت پنڈت چندر بہان صاحب عہ

۲
لالہ کندن لال صاحب رئیس لنڈھورہ ضلع
سہارنپور نے اپنے پتر کے بواہ کی خوشی مین
جسکی بارات لالہ تربھنی سہاے صاحب کے
یہان آئی تھی۔ ﷲ

۳
چودھری ہمت رام صاحب ساکن موضع کرہڑا
ضلع میرٹھ نے اپنے پتر کے بواہ سنسکار کی
خوشی مین۔ عہ

۴
لالہ رام رتن صاحب و لالہ رام گوپال صاحب
ساہوان ٹھاکر دوارہ ضلع مراد آباد اپنے پتر
کے بواہ کی خوشی مین جسکی بارات لالہ رامانج دیال
صاحب ساہو میرٹھ کے یہان آئی تھی ﷲ

۵
لالہ رامانج دیال صاحب ساہو میرٹھ نے اپنی
پتری کے بواہ سنسکار کی خوشی مین ﷲ

۶
لالہ شانتی روپ صاحب خلف لالہ برج رتن
صاحب ساہو مراد آباد برائے تقسیم مٹھائی عہ

۷
ٹھاکر بھیم سنگہ صاحب ساکن موضع برتولی
ضلع بلند شہر برائے تقسیم مٹھائی عہ

۸
ٹھاکر کندن سنگہ صاحب ضلعدار نہر ساکن
رام باس ضلع بلند شہر برائے تقسیم مٹھائی عہ

۹
پنڈت جمنا پرشاد صاحب ساکن موضع دیوٹھ
ضلع بلند شہر برائے تقسیم مٹھائی عہ

۱۰
بابو ڈونگر مل صاحب کی استری نے مبلغ عہ
کے خربوزے اناتھ کنیاؤن کو دئے۔

۱۱
منشی ماہراج سنگہ صاحب رئیس و منصف
مقام کرتھل ضلع میرٹھ نے اپنے پتر کے بواہ
کی خوشی مین۔ عہ

۱۲
لالہ رام داس و متھرا پرشاد صاحبان ساکن
ضلع میرٹھ نے پتر کے بواہ کی خوشی مین۔ عہ

۱۳
بابو گنگا پرشاد صاحب ڈپٹی کلکٹر کی ماتا نے
پتر کے بواہ کی خوشی مین۔ للعہ

ڈاکٹر رام چندر ورما

میرے ایک متر (جنکا ورن چھتری ہے) کو اپنی
کنیا کے لئے ایک لڑکے کی تلاش ہے وہ بہاٹی
راجپوت ہین گوتر بتس ہے - اونکی رشتہ داری
باچھل جاڈو لیار سولنکی - گوڑ - جہنگارہ - بسین
راجپوتون مین ہوتے ہین -
کنیا کی عمر ۱۴ سال کی ہے آریا کنیا پاٹھ شالا
میرٹھ مین سب سے بڑی شرینی مین پڑھتی ہے
سب طرح سے ہوشیار اور خوبصورت ہے -
رسوئی کے کام - سینے پرونے پڑھنے لکھنے مین
کشل ہے بواہ ویدک ریتی سے ہوگا لڑکا آریہ
خیالات کا ہونا چاہیے عمر ۱۸ - اور ۲۴ سال کے
درمیان ہونی چاہیے گذارہ کی سبیل معقول
رکھتا ہو انگ ہین نہ ہو جنکو منظور ہو مجھہ
سے خط و کتابت کرین -

ڈاکٹر رامچندر ورما شہر میرٹھ

سیکرٹری ڈاکٹر رامچندر جی نمستے - کرپاکر
کے اپنے بے بہا رسالہ آریہ بندھو مین مفصلہ ذیل
نوٹس کو جگہہ دیکر مشکور فرماوین -
بر کے لئے کنیا کی ضرورت - میرے ایک دوست
عمر ۲۲ سال جنہون نے انٹرنس تک تعلیم حاصل
کی ہوئی ہے اور اسوقت ڈاک خانہ مین سب
پوسٹ ماسٹر بشرح ۲۰ روپیہ ماہوار - ذات
کہتری دیسی گوت کوشل وہ ایک ایسی کنیا کے
ساتھہ شادی کرانا چاہتے ہین جسکی عمر ۱۴ سال
ہو اور ہندی جانتی ہو بواہ ویدک ریتی سے ہوگا
اور علاوہ نوکری کے خاندان کی مالی حالت
بہت اچھی ہے اگر کسی صاحب کو منظور ہو تو اور
باقی پتہ الراقم سے دریافت کر لیجئے گا -

بیلی رام اوورسیر ڈاکخانہ ہوشیارپور

شریمان مہاشہ ڈاکٹر رامچندر ورما جی نمستے -
گذارش ہے کہ ہمارے یہان مقام کرتھل مین ایک
براہمن کی لڑکی بعمر ۱۳ سال بال بدھوا ہو گئی لڑکی
اتی سندر ہے اوسکے واسطے ایک بر کی ضرورت ہے
جسکی عمر پندرہ سال سے اوپر اور پچیس سال سے
کم ہو لڑکا اگر پڑھا ہوا ہو تو بہت اچھا ہو ورنہ ذریعہ
کھانے کمانے کا اچھا رکھتا ہو اور لڑکا خوبصورت
ہو اگر مل سکے تو اطلاع بخشئے اور آپ معہ ماتا جی
کے تشریف لا کر شادی کرا دیجئے اور راتری اور
کشن ان دونون گوتر کا بر نہ ہونا چاہیئے - اور وہ
لڑکی یہان کے سبھاپتی گوڑے سنگھ کے پروہت
کی ہے - اور اس مضمون کو آریہ بندھو مین
شایع کرا دیجئے -
راقم - گوڑے سنگھ معرفت منشی ہلراج سنگھ
منصف کرتھل پرگنہ چھپرولی ضلع میرٹھ

جناب ایڈیٹر صاحب آریہ بندھو نمستے - کرپا کرکے
نیچے لکھے لیکھہ کو اپنے اخبار مین پرکاشت فرماکر
کرتارتھہ کیجئے -
میری کنیا جسکی عمر اسوقت ۹ سال ہے ناگری مین
چٹھی لکھ سکتی ہے اور ابھی اوسکا پڑھنا جاری
ہے اوسکی نسبت کرنا چاہتا ہون - لڑکا اوشش اگروال

بارہ تیرہ سال عمر کا ہو اور انگریزی مین تعلیم پاتا ہو آمدنی معقول رکہتا ہو سنگل اور گرگ گوتر کا نہو کیونکہ میرا گوتر سنگل اور کنیا کے نانا کا گرگ ہے لڑکا اور اوسکی والدین دڑہ آریہ ہون تاکہ وقت شادی ویدوکت ریتی برتی جاوے مین الّتن اگروال اور قصبہ تیترون ضلع سہارنپور کا رہنے والا ہون۔ جو صاحب یہہ نسبت منظور خاطر فرماوین وہ براہ راست بندہ سے اپنے مفصل حال تحریر فرماکر خط و کتابت کرین۔

راقم

چنڈی پرشاد وسب اوورسیر نہر گنگ نرورہ ضلع بلند شہر

شریمان اڈیٹر آریہ ہند ہوجی نمستے۔

کرپاکر کے مضمون ذیل کو ہند ہو مین شایع کر دیجیے ٹہاکر رتن سنگہہ صاحب ساکن موضع مہیپہ ضلع بلند شہر کی بہتیجی کا بواہ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا ٹہاکر صاحب نے حسب ذیل دان دیا اونکا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے،

تفصیل دان

گروکل سکندرآباد ۔ آریہ سماج سکندرآباد۔

عہ ؍ صہ ؍

آریہ کنیا پاٹہہ شالا میرٹھ عہ ؍

گنگا سہائے ورما منتری گروکل سکندرآباد

شودر ویر اوریہی ہان اچہوتونکا حال

راناسنگرام سنگھ۔

راناسنگرام سنگھ میواڑ کی گدی پر ۱۷۱۹ء سنہ عیسوی محمد شاہ کے آخری عہد مین بیٹھے اور اس عرصہ مین سلطنت زوال پذیر ہونے لگی بہت سے صوبجات اس عالیشان حکومت کے الگ ہوگئے اور کئی خود مختار ریاستین قایم ہوگئین۔ مرہٹون کی طاقت بہی اس زمانہ مین بہت زیادہ ہوگئی تہی۔ اور سہہ دلی مین اپنا سکہہ جمانا چاہتے تہے جس وقت میواڑ کے مخالف سلطنت مغلیہ کا یہہ حال تہا اس وقت میواڑ راناسنگرام کے زیر حکومت اچہی حالت مین تہا۔ راناسنگرام کی نسبت مورخون نے کئی کہانیان لکہی ہین جنسے اسکی مضبوطی اور عاقبت اندیشی نیز منصف عادل اور عقلمند ہونے کی قابلیت ظاہر ہوتی ہے۔ میواڑ کی ریاست کوٹاریو کے چوہان حاکم نے لباس درباری مین ایک تہ اور بڑہانے کی سفارش کی چونکہ روبرو انکار کرنا خلاف تہذیب سمجہا جاتا تہا اسلئے رانا نے اسکو منظور کرلیا اور وہ حاکم خوشی خوشی اپنی ریاست کو گیا کہ اسکے بادشاہ نے اس بات کو درجہ قبولیت بخشا۔ مگر رانا نے کوٹاریو کے وزیر کو بلاکر دو گاؤن اس ریاست کے مانگ لئے جب اس حاکم کو یہ خبر پہونچی وہ فوراً دربار مین آیا اور باعث خفگی دریافت کیا رانا صاحب بولے نہین

راؤ جی کو بھی خفگی کی بات نہین- مین نے اِن
دونون گاؤن کی آمدنی کا اندازہ لگایا وہ میری
پوشاک کے اس زائد خرچ کی کفیل ہوگی جو آپکے
حکم کی فرمانبرداری مین مجھے کرنا پڑیگا- چونکہ
میری تمام آمدنی اخراجات مین تقسیم ہوی ہے
اسلئے مین اس خرچ کے لئے روپیہ اور کہان سے
لاؤن-

ایک اور موقع پر بھول سے رانا نے ایک گاؤن
جو گھر کے اخراجات کے لئے مخصوص تھا ضبط کرلیا
رانا صاحب نے ہر ایک خرچ کے لئے علیحدہ
علیحدہ زمین مقرر کر چھوڑی تھین ہر ایک زمین
کے علیحدہ علیحدہ منتظم اور محاسب مقرر تھے-
جب رانا صاحب اور دیگر خاندانی لوگ کھانا کھا
رہے تھے دہی کے لئے میٹھا نہین پروسا گیا جب
مانگا گیا تو رسوئے نے کہا کہ میٹھے والا گاؤن ہی
نہین رہا میٹھا کہان سے آئے اسپر رانا صاحب
نے صرف یہ کہا بہت ٹھیک اور بے میٹھا ہی
دہی کھانا شروع کیا اور رسوئے پر کچھہ بھی خفگی
ظاہر نہین کی- مہاشیو دیکھئے ان دھرم پرشون
کے چال چلن کہ چھوٹے سے چھوٹے نوکرون کے
سامنے بھی اپنی بھول کو مان لیتے تھے اور دھرم
کو کبھی نہین چھوڑتے تھے اس دھرم کی بدولت
رانا سنگرام سنگھ نے اپنی ساری گئی ہوی
میواڑ کی سلطنت پھر حاصل کرلی-

ایک اور روایت ہے کہ جس سے رانا کی حکومت سے
متعلق چال چلن کی مضبوطی اور عمدگی معلوم
ہوتی ہے دیرپاوار کی ریاست ضبط ہو چکی تھی
اور رانا اپنی ماتا کی سرپرستی مین حکومت کرتے
تھے- چونکہ رانا صاحب نہ تو جوش مین آکر کسی
کو سزا دیتے تھے اور نہ کمزوری جانکر کسی کو معاف
کرتے تھے بلکہ جو کچھہ کرتے تھے بالکل صحیح اور حسب
ضابطہ کرتے تھے اسلئے کسی کی دلیری نہین پڑتی
تھی کہ حاکم دیرپاوار کی سفارش کرے اسلئے
وہ دو سال دربار سے بالکل معزول رہا- آخرکار
اسنے دو لاکھہ روپیے کے ساتھہ داسیون کی
معرفت رانا کی ماتا کے پاس درخواست بھیجی
جس کے کہنے سے رانا صاحب نے پھر اُسے
بحال کیا- رانا صاحب صبح کو اوٹھکر سب سے
پہلے اپنی ماتا جی کو پرنام کیا کرتے تھے- اسی سے
انکے چال چلن کی خوبی معلوم ہوتی ہے-

آتم بل

سنسار مین بہت سے بل (طاقتین) ہین مثلاً
آتم بل- ودیا بل- بھجا بل- دھن بل- جن بل
وغیرہ لیکن آتما کا بل ان سبھہ سے زبردست
اور قابل قدر ہے- دنیا کی ترقی اور تنزل کا انحصار
اسی طاقت پر منحصر ہے جس ملک اور جس قوم مین
آتم بل یعنی روحانی طاقت رکھنے والے آدمی
بہت ہوتے ہین وہ ملک وہ قوم دن دونی
رات چوگنی ترقی کرتا ہے جو مہاشے اس طاقت کو

حاصل کر لیتا ہے اوس کے لئے دُنیا مین پھر
اور کوئی کام کرنے کو باقی نہین رہتا اس طاقت
سے انسان نہ صرف اپنی ہی ترقی کرتا ہے بلکہ
لمحہ بھر مین سارے سنسار کا اُدہار کر سکتا ہے
اس صفت کا موصوف دنیا مین برلا ہی پایا
جاتا ہے - آتم بل یوگ ابھیاس کے ذریعہ سے
برہم کے ساکشات کر لینے سے حاصل ہوتا
ہے جو انسان اس طاقت کو حاصل کر لیتا ہے
اوسمین اون صفات کا حصہ موجود ہو جاتا ہے
جو ایشور مین پائی جاتی ہین جس وقت آتما کا
دہیان پرماتما مین ٹھیک ٹھیک لگتا ہے اوسی
وقت سے ایشری فیض کے چشمے اوس آتما کی
طرف جاری ہو جاتے ہین وید مین ایک منتر ہے

तेजोसि तेजो मयि धेहि वीर्यमसि
वीर्य्यं मयि धेहि बलं मसि बलं मयि
धेहि ओजो स्यो जो मयि धेहि मन्यु
रसि मन्यु मयि धेहि सहोसि सहो
मयि धे धेहि ॥ य० अ० ११ मं० ८

(ارتھ) آتما پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے کہ ہے
پرکاش سروپ اننت (بے حد) تیجون کے
پُنج (طاقتون کے خزانے) آپ تیجس سروپ
ہین وہ تیج مجھکو دیجئے جس سے کہ مین نس
تیج نہ رہون ہے اننت ویریہ یکت پرماتمن
مجھکو بہی سب سے اُتم بل دیجئے ہے اننت
پراکرم مجھے بہی وہی پراکرم پراپت کرائیے جس
سے مین سدا پرشارتہی بنا رہون ہے دُشٹون پر
کرودہ کرنے والے پرماتمن مجھکو بہی اس بل کو
دیجئے جس سے مین دُشٹون کو دمن کر سکون
ہے سہن شیل مجھے بہی سہن کی شکتی (استقلال)
دیجئے یعنی میرا شریر میرا من میری اندریان آپ
کے تیج آدی گنون سے سدا بل پراپت کرتے
رہین جس سے مین پرمانند کو پراپت ہون -
بس اسی طرح اِنہین پرماتما کے گُن کرم سبھاؤ
سے آتما اپنے لئے حصہ لیتی ہے وہ آتما جسمین
یہہ طاقت ہو جاتی ہے اتنا بلوان ہو جاتا ہے
کہ لاکہون چھوٹا بل والی آتمائین اوسکے آگے بے
حقیقت ہو جاتی ہین ایک روحانی طاقت رکہنے
والا انسان جب چاہے کسی ملک کے
اوپر اپنا پرتاو ڈالکر اوسکو اپنے ہاتہہ مین کر سکتا
ہے انسان توکیا بڑے بڑے خونخوار شیر وغیرہ
درندے جانور اوسکو دیکھتے ہی غلام ہو جاتے
ہین وہ جب چاہے اپنے جسم کو چھوڑ کر نجات حاصل
کر سکتا ہے اگر دہن دولت چاہے تو چکورتی
راج تک حاصل کر سکتا ہے لیکن روحانی
طاقت رکہنے والے اِنسان ایسی باتون کو بازی
چہ طفلان سمجھتے ہین مہاراج وششٹ رشی
مین جو مہاراج دشرتہہ و رامچندر جی کے
کُل گرو تھے یہی آتم بل تھا اونکے ساتہہ
بسوامتر جی کی (جو کہ ودیا اور تپ بل مین اپنا ثانی

نہین رکھتے تھے) مدت تک لڑائی رہی لیکن
بسوامتر جی سدا ہارتے رہے جب کسی طرح مقابلہ
نہ کرسکے تو بسوامتر جی نے گہات کرنا شروع کیا
یعنی وشسشٹ جی کے کئی ایک پُتّرون کو دہوکے
سے مار ڈالا لیکن وشِسشٹ جی کی آتما کو تب
بہی کسی پرکار کا کلیش نہین پہونچا کیونکہ وشِسشٹ
جی مہاراج پورن یوگیشور تھے اونکو آتم بل پورا
حاصل تہا اسلئے اونکی آتما کو پُتّر اور دہن کے
وِیوگ سے کچہہ بہی کلیش نہین پہونچتا تہا اگر
وہ چاہتے تو بشوامتر کو ایک لمحہ مین زیر کرسکتے
تھے لیکن اونہون نے ایسی چہوٹی باتون کی
طرف کبہی توجہہ نہین کی سارا زور لگانے
پر بشوامتر وشِسشٹ جی کا کچہہ بہی نہین بگاڑ
سکے تب ہار کر یہ بچن کہا۔

एकेन ब्रह्म दण्डेन सर्वास्त्राणि
हतानि मे॥ ब्राह्मं बलं तु बलं धिक्
क्षात्रबलं बलम् ॥

(ارتھ) وشِسشٹ جی نے ایک آتم بل سے
میرے سب شستر اور استر ڈہیلے کردیئے
اسلئے برہم شکتی یعنی آتما کا بل سچا بل ہے
اسکے سامنے راج بل کو دہکار ہے جب بشوا
متر جی نے دیکہا کہ آتما کا بل سب سے بڑا بل
ہے تو راج پاٹ چہوڑکر آتم بل پراپت کرنیکے
لئے یوگ ابہیاس کرنے لگے کچہہ عرصہ کے بعد
پورن یوگیشور ہوگئے اور آتما کے بل کو پراپت کیا

اسی آتم بل کے کارن دُربا سا رِشی جہان جاتے تہے
اونکے تپ اور آتم بل کے خوف سے بڑے بڑے
راجے مہاراجے اور دیش کے دیش تہر تہر کانپ
اوٹہتے تہے بڑے بڑے پرتاپیون کے چہکے
چہوٹ جاتے تہے۔

یہہ آتم بل ہی کی طاقت تہی کہ جمدگنی رشی نے
مہاراجہ سہسر باہو کو معہ اوسکی فوج کے ایک
چہوٹی سی کٹیا مین بیٹھے ہوئے جہان صرف
ایک گئو ہی زندگی کا ذریعہ تہا بہوجن کا تمام
سامان نکالکر دعوت کہلائی اس طاقت کو دیکہکر
سہسر باہو کو بڑا رشک ہوا اور چاہا کہ اس
گئو کو جمدگنی رشی سے لے لینا چاہیئے پس
سہسر باہو نے رشی سے کہا کہ یہہ گئو مجہکو
دیدیجئے جمدگنی نے جواب دیا کہ میرے پاس
بہوجن کا یہی ایک ذریعہ ہے مین اسکو نہین
دیسکتا راجہ نے کرودہ مین آکر فوج کو حکم
دیا کہ زبردستی چہین لو جب فوج گئو چہین
نے رشی کے پاس گئی تو رشی نے ایک ایسا للکارا
دیا کہ سب کے چہکے چہوٹ گئے اور ہاتہون مین
سے ہتیار گر پڑے بہت کچہ زور لگایا اور لڑائی
کی لیکن آخرکار راجہ کو شکست ہوئی اور اپنا
سا مُنہ لیکر گہر کو چلا آیا باوجود اس قدر فوج
رکہنے کے بہی رشی کا بال بینکا نہ کرسکا۔

راجہ جنک یوگیشور تھے اور پورن آتم بل رکہتے
تھے اون کے پاس ایک رشی ملنے کے لئے گئے

رشی نے دیکہا کہ راجہ جنک دربار مین بیٹھے ہوئے
اور اپنی رانی کو بائین طرف بٹھائے ہوئے اوس
سے محبت کر رہے ہین - اس واقع کو دیکھکر
رشی نے اپنے من مین وچار کیا کہ مین نے تو
سُنا تہا راجہ جنک یوگی ہے لیکن یہہ تو اس
طرح عورت سے پریم کر رہا ہے جیسے مورکہہ
آدمی کیا کرتے ہین رشی کے اس وچار کو راجہ
جنک نے سمجھ لیا اور اوسی وقت اپنا داہنا
ہاتھ آگ مین ادیدیا جب جلتے جلتے آدہی بُہجا جل
گئی تب رشی نے راجہ جنک کی بانہہ کو پکڑ لیا
اور کہا کہ دہن دہن آپ سچے اور جیتے جاگتے
یوگیشور ہین آپ کو تمام شریر کے جل جانے پر
پر بہی کوئی دکہہ پراپت نہ ہوگا یہہ آتما ہی کا بل تہا -
بس انہین طاقتون کے بہروسہ پر مہاتما لوگ
سنسار کے سُکہون کو چہوڑ دیتے ہین بڑی
بڑی بادشاہتون پر لات مار دیتے ہین دہن
دولت استری پُتر حکومت عزت کو ہی نہین
بلکہ اپنے جسم تک کو ناچیز سمجھکر اوسکی بہی کچہہ پرواہ
نہین کرتے کیونکہ اونکو ایک بے حد آنند ملجاتا ہے
جسکے سامنے دُنیا کے سارے سُکہ ناچیز ثابت
ہوتے ہین یہہ آتم بل کا ہی پرتو تہا کہ مہاتما گو
تم نے گہور بام مارگی مت کو جو کہ سارے آریہ ورت
مین پہیل رہا تہا ایکدم مٹا کر سب جگہہ
اہنسا کا برت پہیلا دیا -
یہہ آتم بل کا ہی ظہور تہا کہ شوامی شنکراچارج
جی نے بودہ جیسے ناستک پکش کو آریہ ورت
سے ایکدم نکالدیا -
یہہ آتم بل کا ہی پربہاؤ تہا کہ گرونانک جی نے
مسلمانون کی ایسی سخت حکومت کے زمانہ مین
کہ جب ہندو کہنے ماتر سے ہی گردن کاٹ دی
جاتی تہی سچے دہرم کا اُپدیش کیا لکہو کہا ہندوون
کو ہی نہین بلکہ ہزارون مسلمانون کو بہی اپنا
معتقد بنا لیا دنیا بہر مین بے خوف ہو کر بہرن
کیا یہانتک کہ مسلمانون کے خاص ملک مین
مکے مدینہ تک ہو آئے اور وہان پر بہی سچے
دہرم کا اوپدیش کرنے سے نہین ٹلے کیا مجال
کہ کوئی اونکے سامنے آنکہہ ملا سکے کیا گرونانک
صاحب ایک غریب سادہو کے پاس کچہہ فوج
تہی یا دہن کا بل تہا نہین نہین اون کے
پاس سب سے زبردست آتما کا بل تہا جسکا
مقابلہ دُنیا بہر مین کوئی نہین کر سکتا -
ناظرین یہہ تو ہم نے چند مثالین پچہلے زمانہ کی
دین لیکن ابہی ہماری آنکہون کی روبرو ایک
آتم بل کا نمونہ گذر چکا ہے ابہی جبکہ بہارت درش
گہور اندہکار مین پڑا ہوا تہا جسکی ناؤ دُکہہ روپی
سمندر کے بیچ مین ڈاوان ڈول ہو رہی تہی جسکی
کشتی جہالت کے بہنور مین چکر کہا رہی تہی
جبکہ چارون طرف سے بدہواؤن کا رونا سنکر
کلیجا بیٹہا جاتا تہا جبکہ پاکہنڈی لوگ مُردونکا
مال لینے کے لئے داؤ لگا رہے تہے جبکہ ادہرم

روپی پانی چارون طرف سے کشتی کے اندر بہر
آیا تہا لوگ چارون طرف سے تراہ تراہ کر
رہے تھے کوئی بچنے کی امید باقی نہین رہی تھی
بس کشتی ڈوبنے پر ہی تھی کہ مہہ رشی سوامی
دیانند سرسوتی جی نے پرگہٹ ہوکر اپنے آتم بل
کی طاقت سے ایک ایسا دہکا لگایا کہ بھارت کی
ڈوبتی ہوئی ناؤ کا ایکدم سے اودہار کر دیا ایک ساتھ
ہی زمانہ کی حالت کو پلٹ دیا۔

ناظرین اب آپ ہی وچار لیجئے کہ غریب دیانند
کہین کے راجہ نہین تھے کہین کے ساہوکار
نہین تھے لیکن ہان آتما کا بل پورن طور پر
رکھتے تھے اوسی بل کے پرتاپ سے آریہ ورت
کی کایا کو پلٹ دیا آریہ ورت کے ہی نہین بلکہ
کل یورپ کے علماء و فضلا سوامی جی مہاراج
کا لوہا مان گئے کوئی بہی اونکا مقابلہ نہ کر سکا۔
پیارے پاٹھک گنون اوپر جو کچھہ لکھا گیا ہے
وہ آتم بل کی تعریف مین ہے یہہ ہم پہلے لکھہ
چکے ہین کہ یہہ آتم بل یوگ ابہیاس کے ذریعہ
سے حاصل ہوتا ہے آتم بل کے پراپت کرنیکا ایک
ماتر یوگ ہی اوپای ہے یوگ کس طرح کیا جاتا
ہے اوسکے کیا قاعدے ہین جب تک یہہ جانا
جائے تب تک یوگ نہین ہو سکتا یوگ ابہیاس
کا طریقہ بہت مشکل اور تلوار کی دہار سے بہی
تیکشن ہے اسپر چلنا بڑے ہی آدمی کا کام
ہے دنیا کے سکھون پر لات مارنا کوئی آسان
بات نہین ہے من اور اندریون کو بس مین کر کے
ایشور کی طرف لگانا کوئی ہنسی کھیل نہین ہے
جو بڑبہاگی جیتے جی مر جانا اور دنیا سے منہ موڑنا قبول
کر لے وہ بیشک یوگ ابہیاس کے بندیون
مین داخل ہو سکتے ہین۔

یوگیشور ور مہرشی پاتنجل جی نے یوگ ابہیاس
کے طریقون کو سوترون مین ورنن کیا ہے جس
پستک مین یہہ سوتر درج ہین اوسکا نام پاتنجل
یوگ درشن ہے یہہ چہہ شاسترون مین
سے ایک شاستر ہے موکش کے دوار کہولنے
کے لئے یہی شاستر ہے یوگ درشن کے
طریقون پر عمل کرنیکے سوائے موکش پانیکا اور
کوئی راستہ نہین ہے۔

ہم نے ارادہ کیا ہے کہ اپنے ناظرین کو آتم بل
پراپت کرانیکی امید پر مہرشی پاتنجل کرت یوگ
درشن کا سرل اردو مین ترجمہ کر کے آریہ ہند ہو
مین شائع کیا کرین پس آیندہ اخبار مین ترجمہ شروع
کیا جائیگا اوپر کی تحریر بطور دیباچہ خیال کرنی
چاہیئے۔ ڈی۔ آر۔ سی۔ ورما

انسانی زندگی اور غلطیان

انسانی زندگی ایسی قابل افسوس غلط کاریون
اور غلط فہمیون کا مجموعہ ہے کہ اگر اوسے سخت
مصیبت کی زندگی کہا جائے تو بالکل بجا ہے
یون تو انسان کا ایک ایک خیال اور ذرا ذرا سا

کام اغلاط سے پاک نظر نہین آتا لیکن چند موٹی موٹی فرو گذاشتین جنسے ہر شخص کو حتے الوسع اجتناب کرنا ضروری ہے ذیل مین درج کیجاتی ہین۔

(۱) نیکی اور بدی کا معیار اپنی ذاتی رائے اور پسند کے مطابق قایم کرنا یعنی کسی کام کو اچھا یا بُرا صرف اسلئے خیال کرنا کہ ہماری اپنی رائے مین وہ اچھا یا بُرا ہے۔

(۲) تمام دُنیا کے لوگون سے رائے کی مطابقت کی اُمید رکھنا۔

(۳) نوجوانون مین تجربہ اور دانائی کی جستجو کرنا۔

(۴) گوناگون طبایع کو ایک سانچہ مین ڈھالنے کی کوشش کرنا۔

(۵) اپنے کامون مین کمال کی توقع رکھنا۔

(۶) اپنے آپ کو دور غیرون کو اون وقتون کے لئے خلجان مین رکھنا جنکا کوئی علاج نہین ہے۔

(۷) خفیف سے خفیف معاملات مین تعصب اور ضد سے کام لینا۔

(۸) جہانتک اپنا قابو چلے وہانتک کی دُشواریان رفع کرنے سے پرہیز کرنا۔

(۹) دوسرون کی کمزوریون کے لئے رعایت روا نہ رکھنا۔

(۱۰) جو اپنے آپ سے نہو سکے اوسے ناممکن خیال کرنا۔

(۱۱) صرف اون باتون پر یقین رکھنا جو اپنی محدود عقل مین سما سکین۔

(۱۲) ہر ایک بات کو سمجھ سکنے کی اُمید رکھنا۔

(۱۳) زندگی کو محض وقت کٹی تصور کرنا۔

ناظرین لا فرمایئے آپ لوگون مین سے کون مہاشے مذکورہ بالا اغلاط سے مُبرا ہین؟

شرما

طاعون دلی خوف اور قوت ارادی

اس رسالہ کے گذشتہ نمبرون مین ہمنے اون دواؤن کا ذکر کیا ہے جنہین طب یونانی سے متعلق مشہور کتاب موسومہ مخزن الادویہ نے دافع طاعون بتلایا ہے۔ ہم یہہ بہی ظاہر کر چکے ہین کہ اس موذی مرض کی ابتدا مین علاج شمسی سے کہانتک کام لیا جاسکتا ہے۔

آج ہم اپنے معزز ناظرین کی خدمت مین دو اور بڑی باتین عرض کرینگے۔ تجربہ کار اطبا اسبات کو بخوبی جانتے ہین کہ مریض کی طبیعت کو بڑہائے رکہنا کسقدر ضروری ہے۔ خواہ بیمار بستر مرگ پر کیون نہ لیٹ رہا ہو عقلمند طبیب ہمیشہ اسبات کی کوشش کریگا کہ اوسکے حوصلے کو پست نہونے دے۔ اگر کسی وجہہ سے مریض کو یقین ہو جائے کہ میرا مرض لاعلاج ہے تو ممکن نہین ہے کہ وہ بیچارہ معمولی بیماری سے بہی جانبر ہو سکے۔ برخلاف اسکے اگر اوسکو درڑہ وشواس ہے کہ مرض معمولی ہے تو باوجود

استشداد مرض کی اوسکی شفایابی ایک یقینی
بات ہے۔ کیا آپنے اکثر ایسی مثالین نہین
دیکہین یا سُنین جنہین سخت سے سخت بیماری
کی حالت مین مریض نے اوسوقت تک دم نہین
چہوڑا جب تک کہ اوسکا کوئی خاص عزیز یا
دوست جس سے ملنے کی اوسے قوی خواہش
تہی نہین آن پہونچا؟ اب جیسا کہ طبیعت
بعض اوقات موت کو ملتوی کر سکتی ہے
اسیطرح سے وہ بیماری کو پیدا بہی کر سکتی ہے۔
ایک دفتر کے چار محرروں نے ارادہ کیا کہ پانچوین
کلرک کے ساتھ مخول کرین۔ جب یہ بیچارہ
دفتر پہونچا تو ایک نے کہا منوہر! خیر ہے۔
چہرہ سُست کیون ہو رہا ہے۔ منوہر آگے
بڑہا ہی تہا کہ دوسرے دوست نے اوسے ٹوکا
اور کہا یار تم تو بالکل زرد ہو گئے ہو۔ ہین!
کل تک تم چنگے بہلے تہے۔ حیران منوہر نے
جواب دینے کا ارادہ کیا ہی تہا کہ تیسرے نے
آگے بڑہکر نہایت ہمدردی سے کہا اوہ!
منوہر تم دفتر کو ناحق چلے آئے۔ اِس فقرہ
ختم نہین کیا تہا کہ چوتہے نے اوسکی نبض
ٹٹول اور کہا۔ اجی دیکہتے کیا ہو گہر کو لوٹ جاؤ
منوہر بیچارہ جو اس اثنا مین پسینہ پسینہ
ہو گیا تہا اپنے قلب کو ڈوبتا ہوا محسوس
کرنے لگا۔ قریب تہا کہ اوسے غش آجائے۔
آخرلامر بیچارہ گہر کو واپس ہو گیا۔ شام تک
اوسکی درخواست مع ڈاکٹر کے سارٹیفکٹ کے
دفتر مین آپہونچی۔

ڈاکٹر آسبرن بیان فرماتے ہین کہ ہمارے ایک
دوست نے جو کسی پریس کے مہتمم تہے ایک
عجیب قصہ بیان کیا۔ اونکا کمپازیٹر اخبار مین
چہپنے کے لئے کسی پیٹنٹ دوا کا اشتہار مرتب
کرتے کرتے خود اونہین علامات مرض مین مبتلا
ہو گیا جنکا اوس اشتہار مین ذکر تہا۔ لنڈن
کے ایک ڈاکٹر لکہتے ہین کہ موقع کرسمس پر
عمدہ سے عمدہ غذائین اور میوہ جات کے کہانے
پر بہی بہت سے لوگ اسلئے بیمار ہو جاتے ہین
کہ پہلے سے اونہین یقین ہے کہ ہم کرسمس
کی بدپرہیزیون سے ضرور بیمار ہو جائینگے۔ دُنیا
مین سب سے زیادہ مضبوط آدمی مسٹر لیڈو
ہے۔ اوسکا قول ہے کہ اگر کوئی شخص توانا ہونیکا
خواہشمند ہے تو اوسے چاہیئے ہر وقت دل مین
اس خیال کو مضبوط کرتا رہے۔ بعض اوقات
تو دل کے خیالات کا اثر جسم پر ایسا ظاہر اور
صاف طور پر ہوتا ہے کہ بابد و شاید اکثر ایسا دیکہا
گیا ہے کہ ایک قوی الجثہ آدمی کو سخت اشتہا
کی حالت مین یکایک کوئی فکر پیدا کرنے والا
ٹیلیگرام ملا اور بہوک اُڑنچہو ہو گئی۔ تکلیف
کی حالت مین اکثر اشتہا مفقود ہو جاتی ہے۔
اگر ایسی حالت مین انسان کہاتا بہی ہے تو وہ
محض ایک جسمانی حرکت ہے ایک رات کی تشویش

کامل ہین تمام سر کے بالون کا سفید ہوجانا
بظاہر ناممکن معلوم ہوتا ہے لیکن اسکی مثالین
دنیا مین واقع ہوئی ہین۔ ان تمام باتون سے
یہہ ثابت ہوتا ہے کہ دل ایک بڑی زبردست
قدرت رکہنی والی چیز ہے اور اوسکا اثر جسم پر
زور کے ساتہہ ہوا کرتا ہے مرض کے روکنے یا
دفع کرنیکے لئے یہہ بڑی طاقت جو انسان
کے اندر موجود ہے نہایت عمدہ اور مفید کام
دیسکتی ہے۔ باقی آئندہ

(مشتہر)

واجب الاظہار

پیارے ناظرین! سخت علالت
کی وجہ سے ہمنے آریہ بندہو اپنے
عزیز مسٹر پی۔ آر۔ ورما کو سونپ
دیا تہا۔ عزیز موصوف نے حتے الوسع
پرچہ کی اسپرٹ کا سٹینڈرڈ قایم
رکہا بعض مہاشیون کو خفیف
امور مین شکوہ کا بہی موقع ملا لیکن
فی الجملہ آپ کے خادم بندہو کی حالت
اپنی منزل سے نہین گری۔ پرماتما
کی مہان کرپا سے اب ہماری جسمانی
صحت اطمینان بخش ہے اور ہم اونکا
پرم پوتر نام لیکر پہر اس پرچہ کو کلیتاً
اپنے ہاتہ مین لیتے ہین۔ اس تبدیلی
کا اعلان کرتے ہوئے ہم آپ کو ایک
مژدہ بہی سناتے ہین۔ وہ یہہ ہے
کہ تقاضاء احباب کے بموجب ماہ آیندہ
کے ساتہ پرچہ ہذا کے ضمیمہ کے طور
پر چار صفحہ ناگری ٹائپ مین

"آریہ بھگنی"

کے نام سے شائع ہوا کرینگے وہ آریہ بھگنی
بہن استریون اور کنیاؤن کی دلچسپی
کے لئے سرل بہاشا مین اوتم اپدیش
چہوٹی چہوٹی خبرین۔ ایشور کے بہجن
گرہست اوپکارک باتین۔ آریہ کنیا

پاٹ شالا - اور استری آریہ سماج
میرٹھ نے متعلق سماچار استریوں اور
بالکون کے امراض کے سو کشم علاج
وغیرہ چھپا کرینگے - بندھو کا اردو حصہ
آریہ بھگنی کے ساتھ ضخامت
مین ۲۴ صفحے سے زاید نہو گا -
پرچہ کی سالانہ قیمت مین کچھ اضافہ
نہین کیا جائیگا - اُمید کہ ناظرین اس
نئے تحفہ کو تلافی مافات تصور کرکے
بندھو اور بھگنی کی مشمولہ خدمات کو
پیار کی نگاہون سے دیکھتے رہینگے -

ڈاکٹر رامچندر ورما

عام خبرین

نہایت افسوس کے ساتھ ظاہر کیا جاتا ہے
کہ بوجہ علالت طبع جناب ملک معظم اڈورڈ ہفتم
جشن تاجپوشی جو ۲۶ - جون کو انگلنڈ مین ہونے
والا تھا ملتوی کیا گیا - ایشر پراتھنا ہے شاہ ممدوح کو
بہت جلد صحت نصیب کرین -

کلکتہ مین مصرانی ویدک کا پرچار بہت بڑھتا
جاتا ہے کوئی گلی کوئی کوچہ ایسا نہین ہے جہانپر
مصرانی ویدون کے دوائی خانے موجود نہون
ان ویدون مین ایسے وید بھی بہت ہین جنہون
نے مصرانی ویدک کے علاوہ ڈاکٹری مین بھی اعلی
قسم کی تعلیم حاصل کی ہے اور انگریزی زبان
دانی مین بھی - بی - اے - اور ایم اے - ہین ہم
مصرانی ویدک کی ترقی کے لئے کلکتہ کے ویدون
کو مبارکباد دیتے ہین صرف اسیقدر ترقی
نہین کی بلکہ ایک ویدک کا کالج بھی بنایا ہے
اور اس کالج کے متعلق ایک شفاخانہ اور ایک
باغیچہ بھی طیار کرنیکا ارادہ کیا ہے شفاخانہ مین
غریب محتاجون کا علاج مصرانی ویدک کے
طریقہ سے ہوا کریگا اور باغیچہ مین ہندوستانی
جڑی بوٹیان پیدا کیجاوینگی واقعی یہہ کام
ویدون کا تعریف کے قابل ہے ایسے ایسے کامون
سے ہی ملک کی ترقی ہوا کرتی ہے پرماتما ان کے
ارادے کو پورا کرے -

مراد آباد کے ضلع اسکول کے ہیڈ ماسٹر
بابو اشان چندر بنرجی نے ۳۷ سال سرکاری
نوکری کرکے پنشن پائی اور اون کے اچھے برتاو
اور کام سے پرسن ہو کر نگر واسیون نے چندا
کرنا شروع کیا ہے بابو صاحب مذکور کی
یاد مین ایک اسکالرشپ کھولا جائیگا یعنی کسی

لایق طالبعلم کو کچھہ روپیہ ماہواری دیا جائیگا۔

ڈہاکا کے نواب صاحب بہادر نے ایک لاکھہ روپیہ ایک انجنیرنگ کالج کے بنانے کو دان کیا ہے۔

جرمنی مین کاغذ کے مضبوط دانت بنائے گئے مثل پتھر کے دیرپا اور نیز ملایم پائے گئے۔

شاہ قیصر نے محل بکنگھم کے دربار خاص مین کرنل سر پرتاپ سنگہ کو جاپنی تمغہ مرحمت فرمایا۔

ہندی دستہ فوج سوتھمٹن مین جہاز سے اوتر کر بازار مین قواعد سے گذرا۔ خلقت ان کی مداح تہی۔

اخبار انڈین مرر مین ایک اہل الرائے نے گورنمنٹ کو چار باتون پر توجہ دلائی ہے جنکے پورے ہونیکے لیئے ہندی از بس خواہشمند ہین اول یہہ کہ ملازمت سرکاری مین ہندوستانی اور یورپین کی تفریق مٹادیجائے صرف قابلیت ما بہ الامتیاز ہو۔ اسکو معیار سمجہین دوسرے ہندی اور اینگلو ہندی فواید کو ایک دوسرے کے خلاف مین تصور کرتے ہین اس چول کو سیدہا کرین کہ انڈین اور اینگلو انڈین کی خواہشین ملکی امور مین واحد ہون اور ملکی بہتری و بہبودی کے خیال سے ہون تیسرے گورنمنٹ خبردار ہوگی کہ ملک کی دماغی اور اخلاقی بربادی کس سرعت سے جاری ہے۔ شراب اور بدپرہیزی کا رواج اس لئے ہے کہ تمام وسائل منجانب سرکار مہیا ہین (۴) ملک کی خاص اور اصلی صنعتون اور حرفتون کی طرف توجہ کیجاوے انمین جان ڈالنے کی کوشش کیجاوے۔

ایکس شعاعون سے جو فائدہ طبابت نے اوٹہایا ہے وہ شاید کسی اور سائنس کے حصہ مین نہ آیا ہوگا۔ آج تک تپ دق کی تشخیص کیلیئے اطبا کے پاس کوئی اچہا آلہ نہ تہا اسکی کسر ایکس شعاعون نے نکالدی ہے ان شعاعون کے ذریعہ سے نہ صرف تپ دق کی فوری تشخیص ہو سکتی ہے۔ بلکہ کہا جاتا ہے کہ ان کا اثر تپ دق کے جراثیم کیلیئے سخت مہلک ہے۔

طبابت کی طرح جراحی نے بہی ان شعاعون سے خوب استفادہ اوٹہایا ہے۔ میدان جنگ مین جراحون سے انکا فائدہ پوچہنا چاہیئے جوانکی مدد سے جہٹ معلوم کر لیتے ہین کہ گولی زخمی سپاہی کے جسم مین کتنی گہری چلی گئی ہے اور اسوقت کس پوزیشن مین اور کہان ہے جسکے مطابق علاج کیا جاتا ہے۔

فیروزپور کا ایک نامہ نگار تحریر کرتا ہے کہ بیرونی شکر پر جدید محصول لگانیکا اثر ابہی سے پیدا ہوا ہے۔ چند روز ہوئے کہ یہ شکر فی روپیہ پانچ سیر فروخت ہوتی تہی اور اب یکا یک چار سیر کی ہوگئی اور ابہی اور گران ہوگی مگر لوکل ساخت نیشکر ابہی تک اس سے مقابلہ نہین کر سکتی اور جبتک اسکی حفاظت زیادہ تر نہ ہوگی اوسوقت تک مقابلہ

نہ کر سکے گی۔

بھٹنیرہ کے مسلمانون نے باہم یہہ قرار دیا ہے کہ آیندہ بیاہ شادی مین جلسہ رقص و سرود برپا نہ کیا جائے اگر کوئی شخص اسکا مرتکب ہو تو وہ سو روپیہ جرمانہ ادا کرے۔ جو کسی نیک کام مین صرف کیا جائیگا۔

بمبئی مین ایک خاص مکان ہندو بیوگان کی پرورش اور گذارہ کے لئے آشرم کے نام سے قایم کیا گیا ہے۔ یہان نادار بیوگان کو دستکاری وغیرہ سکھلائینگے اور خوراک پوشاک وغیرہ کی مدد سے فاقہ کشی کے مصائب سے محفوظ رکھینگے اسکے امدادی سرمایہ مین ماد ہو داس و رگھناتھ داس کوٹھیداران نے ایکہزار روپیہ دیا ہے۔

ماہ ستمبر آیندہ مین یورپ کے مشہور پرفضا مقام کا رامباد مین جو آسٹریا کے دریائے سپا پر نہایت خوشنمائی سے واقعہ ہے ایک بڑا بھاری مجمع علمائے فلسفہ قدرت و فن حکمت کا ہونے والا ہے۔ اِس جلسہ مین تمام مہذب دنیا کے تمام چیدہ علما مدعو کئے گئے ہین حتی کہ حاضرین کی تعداد سات آٹھ ہزار کے درمیان بیان کیجاتی ہے کہ ہوگی۔ اس تعداد مین کچھ بھی شبہہ نہین ہے۔ قدرتی فلسفہ اور حکمت کے علما بلالحاظ ملک قوم یا مذہب کے شامل ہون گے۔ ۲۱ ستمبر سے لیکر ۲۸ ستمبر تک اجلاس جاری رہیگا ہر ایک زبان مین لکچر دینے یا بحث کرنے کی آزادی ہوگی۔ تمام ملکون کے عالمون اور اطبا کو اس جلسہ مین یکسان رعایتین دی جاوینگی گویا کہ سب مساوی اعزاز کے پلیٹ فارم پر ہین

دربار دہلی یکم جنوری سنہ ۱۹۱۲ع کو بوقت ۱/۲ ۲ بجے دوپہر کو منعقد ہوگا۔

انگلستان سے چین کے تمام مقامات تک جہان جہان انگریزی ڈاکخانے ہین چٹھی کا محصول ایک آنہ مقرر کیا گیا ہے۔

تمام ہندوستان مین سال رواں یعنی جنوری سنہ ۱۹۱۱ع سے لے کر آخیر مارچ تک ۲۲۵۶۶۶۴ موتین پلیگ سے ہو چکی ہین۔

جاپان مین آدمی بآرام ساٹھ روپیہ ماہوار مین بسر اوقات کر سکتا ہے۔

جرمن مین چیونٹیون کو تماشا کرنا سکھایا جاتا ہے۔ وہان ایک چھوٹا سا سرکس ہے۔ جہان ہر روز ہزارہ چیونٹیان تماشہ کرتی ہین وہ ناچتی اور کودتی ہین کشتی لڑتی ہین اور دیگر عجائبات تماشے کرتی ہین۔

امریکہ کی عورتین اور ہندو مذہب۔ ایک امریکن عورت مدت تک ویدانت کی مقلد اور سوامی ویکانند کی چیلی رہی۔ اب اس عورت نے تبدیل مذہب کر کے بنگال کا وشنو مذہب قبول کیا ہے۔ اس کے ترقی دینے کے واسطے یہ ہندوستان مین آنے والی ہین۔

لنڈن مین مردون کی نسبت اڑھائی لاکھ عورتین زیادہ ہین۔

سماجک خبرین

لالہ گنج بہاری لال صاحب سبھا آریہ سماج نیا گنج کانپور نے اپنے پوتے کا کرن بیدہ اور پوتی کا مونڈن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا اور مبلغ عہ روپیہ آریہ سماج کو دان دیا نیز ایک روپیہ پنڈت سورج پرشاد جی کو جنہون نے سنسکار کرایا تہا بہینٹ کیا۔

پنڈت بچو رام شرما سبہاسد آریہ سماج بچراون کے پُتر مورتی دیو پنڈیا کا اوپ نین سنسکار پنڈت گھنشام آچاریہ جی نے ویدک ریتی سے کرایا پنڈت کیدار ناتہہ مصر پورانک بہی موجود تہے کُچھہ چہیڑ چہاڑ بہی کی مگر آچاریہ جی سے معقول جواب پاکر خاموش ہو گئے - اس سنسکار مین حسب ذیل دان پنڈت بچو رام جی نے کیا -

سنسکرت پاٹہہ شالا بچراون آریہ سماج بچراون

عہ / عسہ /

آریہ پرتی ندہی سبہا ممالک مغربی و شمالی

عسہ /

گروکل فنڈ دیانند انگلو ویدک اسکول میرٹھہ

عہ / عہ /

اسکے علاوہ ۱۵ برہمنون کو بستر اور دکشنا دیکر سنکار کیا اسکے بعد سنسکارون کے وشئے پر پنڈت رام کہلاون جی نے ایک عمدہ ویاکھیان دیا اچہا اثر پڑا -

بابو بہولچند خزانچی آریہ سماج نیچ سے لکہتے ہین کہ نیچ مین پانی ابہی تک نہین برسا پرجا مین تراہ تراہ مچ رہی ہے دہناڈہ ہندو بدری نارائن کی جاترا مین سینکڑون روپیہ خرچ کر ڈالتے ہین لیکن اپنے بہائیون کو بہوکا مرتے دیکہکر بہی اونکے لئے ایک پیسہ خرچ نہین کرتے آگرہ اور مدراس کے عیسائی اور پونا کی عیسائنین سینکڑون ہندو پُتر پُتریون کو بہر بہر کر لئے جاتے ہین کیا ہندو کیا آریہ کوئی بہی دہیان نہین دیتے پیچہے سب جہوٹا واویلا مچاوینگے پر اسوقت ان ہاڈ پنجرون کی کوئی خبر نہین لیتا عیسائیون نے اپنے باڑے خوب بہر لئے ہین ہندو اور آریہ بہائیو اب بہی چیتو آپ ان اناتہہ بچون کے بچانے کے لئے لالہ نتہمل منیجر اناتہہ رکشنی سبہا اجمیر کے پاس دہن بہیجئے - پہر پچہتائے کیا ہوت جب چڑیا چگ گئی کہیت -

پٹہان کوٹ آریہ کنیا پاٹہ شالا طاعون کے سبب ایک ہفتہ کے لئے بند کی گئی -

سوامی درشنانند جی کے ویاکھیان نیچ مین ہوئے ہین باشندگان نیچ پر سوامی جی کے ویاکھیانون کا بہت عمدہ اثر پڑا ہے -

پنڈت دولت رام اوپدیشک آجکل وزیرآباد مین ہین وہان سماج مین ہر روز ویاکھیان دیتے ہین وہان کے پنڈت جی مقام خانگی کو جاوینگے -

اجمیر آریہ سماج کے سبھاسد دن نے ۱۷ مئی کو موضع ہاتھی کھیڑا میں تیرہ ہزار میواڑیوں کے بیچ میں ویدک دھرم کا پرچار کیا کہا جاتا ہے کہ میواڑ جاتی اپنے آپ کو نہ تو ہندو بتلاتے ہیں اور نہ مسلمان وے لوگ اب آریہ سماج کی شرن میں آکر ویدک دھرم کو قبول کرنا چاہتے ہیں۔

مہاشے مصری لال ورما کوشادھیکش آریہ سماج فیض اللہ پور ضلع بریلی کا دیہانت ہو گیا۔ مرتک سنسکار ویدک ریتی سے ہوا اپنی زندگی میں مصری لال ورما جی نے مبلغ لعہ روپیہ تو مختلف آریہ سماجک انسٹیٹیوشنوں کو دان دیا۔ اور ۱۵ روپیہ برہمنوں وغیرہ کو دان دینے کے علاوہ پانسو روپیہ کسی اپنی رشتہ دار کو دے گئے۔ جسکا ذکر پرچارک میں چھپنا ہمارے مرت بھائی کے بڑے بھرا تا ضروری سمجھتے ہیں۔

منشی منوا پرساد صاحب نائب محافظ دفتر کلکٹری مظفر نگر نے اپنے لڑکے کے بواہ پر ناچ وغیرہ نہ کرایا بلکہ پنڈتوں و عالموں کے ویاکھیان کرائے۔

آریہ سماج احمد آباد میں ۱۱ جون کو لالہ شب دیال صاحب سکنڈ ماسٹر اسکول نے شراب کی برائیوں پر ایک ویاکھیان دیا اسکا اثر عام لوگوں پر ایسا پڑا کہ کئی ایک آدمیوں نے شراب کے پینے سے قطعی پرہیز کرنیکا اقرار کیا۔

مہیا تووالی آریہ سماج اس وقت رونق پر ہے ۱۰۰ ممبران درج رجسٹر ہیں۔ اس آریہ سماج میں جان ڈالنے والے (بقول بھگت موتی رام) لالہ پوکرداس المعروف سدانند ہاسپٹل اسسٹنٹ تھے۔ جن کا تپ دق کے باعث ۲۹ - اکتوبر ۱۹۰۶ء کو دیہانت ہو گیا تھا۔ سماج سے اُن کا بڑا پریم تھا۔ اور بیماری میں بھی سماج کی سیوا کرتے رہے۔

مہنت گووہا رام ممبر آریہ سماج کے پتر کا نام کرن سنسکار ۲۰ - جون کو ہوا جس میں دو روپیہ لوکل سماج کو دان ملا۔

صدر بازار دہلی آریہ سماج کے سبھاسد لالہ گھاسی رام جی کی ماتا کا دیہانت ہو گیا۔ انتیشٹی سنسکار ۱۶ - جون کو ویدک ریتی سے ہوا۔ پچاس کی حاضری تھی۔

بھگت جیرام خزانچی آریہ سماج پٹیالہ نے اپنا رہائشی مکان آریہ سماج پٹیالہ کو دان کر کے دیدیا ہے۔ جس کی خوشی کا جلسہ ۲۶ - جیٹھ کو ہوا۔ ہون اور اُپدیش کے بعد بھگت جیرام نے تمام کاغذات متعلقہ مکان حوالہ پردھان آریہ سماج کر دئے۔ اور دوسرے روز باقاعدہ ہبہ نامہ عدالت میں تصدیق کرا دیا۔

پنڈت رامیشور پرساد جی پردھان آریہ سماج پٹیالہ کے پتر کا چوڑا کرن سنسکار ودھی پوروک پنڈت گوری دت شاستری نے کرایا۔ اور دوسرے روز اس کا کرن بیدھ ہوا۔ ممبران سماج کو پریتی بھوجن کے علاوہ پانچ روپیہ دان بھی دیا گیا۔

لوکل

آریہ سماج میرٹھ معمولی حالت پر اچھی طرح چل رہا ہے کوئی نئی بات قابل تحریر نہیں ہے۔

دیانند اینگلو ویدک اسکول میرٹھ یکم جولائی سنہ ۱۹۱۰ع سے کھل گیا بابو جیا لعل صاحب سکنڈ ماسٹر و بابو ہنداپرشاد صاحب فیفتھ ماسٹر اسکول ہذا علیحدہ کئے گئے۔ ابھی تک یہ ظاہر نہیں ہوا کہ کس قصور سے علیحدگی عمل میں آئی۔

آریہ سماج لال کورتی کے پرشارتھی سبھاسدوں نے سماج مندر کے لئے زمین خرید کر مندر بنانا شروع کر دیا مدد لگ رہی ہے ہم ممبران لال کورتی سماج کو دھنباد دیتے ہیں بغیر مندر کے کسی سماج کی بنیاد پختہ نہیں ہوتی مکان کے بن جانے سے سماج کی جڑ مضبوط ہو جاتی ہے روپیہ کی کمی ہے باہر کی سماجوں کو بھی کچھ امداد کرنی چاہیے۔

اس مہینے کے شروع میں ایک دو بارش ہوئیں تھیں پھر تو سارا مہینا خوب تپا سخت گرمی رہی البتہ آجکل پھر بادل شروع ہوئے ہیں بارش کی امید ہے۔

صدر بازار کی سماج آنند پور بک چل رہی ہے ہفتہ وار جلسے رونق سے ہوتے ہیں اس سماج کی لئے بابو کدار ناتھ صاحب کا دم غنیمت ہے آپ سے صدر سماج کو بہت امداد پہونچتی ہی ہم اوتساہ دلاتے ہیں کہ صدر سماج بھی اپنا مندر ضرور طیار کراوے تاکہ سماج کی
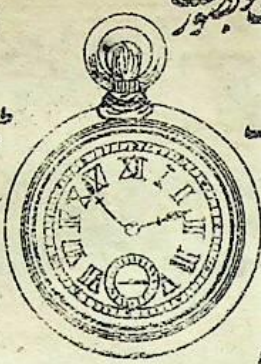
بنیاد مضبوط ہو جاوے [illegible]

نہایت خوبصورت اور مضبوط ٹھیک ٹایم دینے والی سستی جیبی گھڑی

ایک گھڑی کا بکس ایک ہینس اس گھڑی کے ساتھ بلا دام دئیے جاینگے۔ اس گھڑی کی اصلی قیمت [illegible] تھی مگر اب ہم اسکو [illegible] میں فروخت کرتے ہیں اسکی قیمت کم کرنے کی وجہ یہ نہ سمجھی جاوے کہ گھڑی کم قیمت کی ہے بلکہ سیدھی ولایت سے منگانے کے سبب بیچ کے دوکانداروں کا منافعہ اب نہیں رہا۔ یہ گھڑی نہایت خوبصورت اور مضبوط ٹھیک وقت بتلانے والی۔ گھوڑے کی سواری پر بھی بند نہ ہونے والی نکلسلور منہ کھلا ہوا بغیر چابی کی مع سکنڈ کی سوئی۔ ہم اس بکری کو ۲ ماہ کے بعد بند کرینگے اور اسکی اصلی قیمت جو کہ [illegible] ہے لی جائیگی۔ منگانیوالوں کو دیر کرنے سے پچھتانا پڑیگا۔ محصول ڈاک فیس منی آرڈر اور پیکنگ کا خرچ ذمہ خریدار کے ہوگا۔ علاوہ ازیں ۱۲ گھڑیاں جو صاحب ایک ساتھ خریدینگے اونکو ایک گھڑی بطور انعام کے دیجاویگی ۲۴ گھڑی ایک ساتھ خریدنے پر بغیر دیا سلائی ذرا کل دبانے سے خود بخود جلنے والا لاجواب لیمپ جسکی قیمت [illegible] ہم ہی انعام میں دینگے ۳۶ گھڑی ایک ساتھ خریدنے پر ایک بالا بودھنی جو تعلیم نسوان کی بہت عمدہ کتاب ہے اور ایک سودامنی نام کا دلچسپ ناول ہے مفت میں دینگے۔

پتہ

پنڈت سورج پرشاد اندر کوٹ شہر میرٹھ

ڈاکٹر رامچندر ورما شہر میرٹھ کی ہزارہا مریضوں پر آزمائی ہوئی

شرطیہ آرام کرنیوالی تیر بہدف حکمی اور بیخطا ادویات

اگر تندرستی کو عزیز سمجھتے ہو اور اگر زندگی کا کچھ مزہ اٹھانا منظور ہے تو ڈاکٹر رامچندر ورما شہر میرٹھ کی مجرب اور بیخطا ادویات کا استعمال کرو جن سے ہزارہا بیماروں کو آرام ہو چکا ہے اور بیشمار سارٹیفکیٹ موجود ہیں یہ ادویات کل ہندوستان بلکہ ملک برہما کالاپانی لنکا۔ افریقہ۔ اور بلوچستان وغیرہ میں بھی جاتی ہیں اور ان کی بڑی قدر و شہرت ہوئی ہے جو صاحب ایکدفعہ منگوا لیتے ہیں پھر ہمیشہ کے لئے یہیں سے منگواتے رہتے ہیں اس شفاخانہ نے اپنی ایمانداری نیک نیتی اور بیوپار میں سچائی خاصکر غربا کا مفت میں علاج کرنے کی وجہ سے بڑی نیک نامی حاصل کی ہے امراض ذیل کو پوری کامیابی کے ساتھ قطعیہ صحت حاصل ہوتی ہے سولہ برس سے آجتک کسی مریض کو شکایت کا موقع نہیں ملا۔ آتشک۔ سوزاک۔ بخار۔ تلی۔ جریان منی۔ نامردی و سستی۔ دمہ و کھانسی۔ بچوں کا سوکھا [?]۔ پیچش و اسہال۔ بدہضمی۔ امراض چشم۔ امراض گوش۔ ذیابیطس۔ امراض رحم۔ قبض دائمی۔ داد۔ کھجلی۔ پیرو روگ [?]۔ مرگی۔ گٹھیا۔ ہیضہ۔ علاوہ اسکے دیگر امراض کی دوائیں بھی ہر وقت طیار رہتی ہیں۔ زیادہ واقفیت کیلئے ایک کارڈ بھیجکر بڑی فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمائیے۔ اسکے سوا اس شفاخانہ میں ایک پر خوشبو دار صابون کا کارخانہ بھی ہے جسمیں نہایت عمدہ اور صرف دیسی اشیاء سے بنا ہوا خوشبودار صابون تیار ہوتا ہے اور ولایتی صابونوں کے [?] اور زیادہ آسائش و آسانی کیلئے ایک خشک [?] ملفوف تیار کیا ہے جو بالکل صابون کا کام دیتا ہے اور بہت کم خرچ ہے۔

علاوہ ازیں ہمارے شفاخانہ کے متعلق ایک پستک آلہ (کتب خانہ) بھی ہے جسمیں آریہ دھرم کی کل کتابیں زبان سنسکرت دیوناگری بھاشا انگریزی اردو مل سکتی ہیں خاصکر ایک بھجنوں کی پستک جسکا نام ہری کیرتن [?] کا [?] ہے نہایت ہی نادر اور نئی طیار ہوئی ہے جسمیں آریہ سماجی عمدہ عمدہ گیت بھجن درج کئے گئے ہیں تال اور سُر [?] بھی ہر ایک بھجن پر لکھا گیا ہے۔ ولایتی کپڑے کی نہایت عمدہ جلد بندھی ہے قیمت فی جلد ۱۲؍

نوٹ۔ ہم غریب محتاج لاوارث آدمیوں کا علاج مفت کرتے ہیں محتاج ہونیکا کامل ثبوت ملنا چاہیئے نیز سانپ کے کاٹے ہوئے کو دوائی بلا قیمت دیجاتی ہے صرف محصول بذمہ بیمار ہوگا۔

ओ३म्

विद्यां चाविद्यां च यस्तद्वेदोभयं सह ॥ १४ ॥

अविद्यया मृत्युं तीर्त्वा विद्ययाऽमृतमश्नुते ॥

جو منشیہ ودّیا اور اودیا کے سروپ کو جانکر جڑ اور چیتن اور دونون کو انکا سادہک نشچے

کر کے شریر آدی جڑ اور چیتن آتما کو دہرم ارتھ کام اور موکش کی سیڈہی کے لئے ساتھ ساتھ

پریوگ کرتے ہین وہ لوگ دکھ سے چہوٹکر پرمارتھ کے سکھہ کو پراپت ہوتے ہین ۔

आर्य्य बंधु

آریہ بندہو

بابت ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۲ع

قیمت سالانہ پیشگی بلا محصولڈاک عہ معہ محصولڈاک عہ

حسب الارشاد جناب ڈاکٹر رامچندر صاحب وزیر وسبھا اسٹرولایٹر شائع ہوا

فی المطبع شہر میرٹھ مین شائع ہوا

دستور العمل

(۱) سلیس اردو زبان کے لباس مین سبھیتا اور ودیا پورک آتمک۔ شاریرک اور سماجک اُنتی سمبندی مضامین اپنے معزز خریداران کی خدمت مین التماس کرنا اس پرچہ کا اودیش ہوگا۔

(۲) جن مضامین سے آریہ پبلک کی مجموعی ترقی کو صدمہ پہونچنے کا احتمال ہوگا اُن سے اس پرچہ کے کالموں کو پاک رکھنے کا خیال ہر وقت رہیگا۔

(۳) مُلکی معاملات ارتھات راج سمبندھی وشیون پر آریہ بندھو مین رائے زنی کرنے کا کسی مہاشہ کو حق حاصل نہ ہوگا۔

(۴) یہ پرچہ ہر ماہ کی آخیر تاریخ تک اپنے پیارے گراہکون کی دست بوسی کیلئے میرٹھ سے روانہ ہوجایا کریگا جن مہاشیونکو کسی وجہ سے آریہ بندھو کی ملاقات پسند نہ ہو اُنکی خدمت مین گذارش ہے کہ بلا تکلف پرو پرائیٹر کو اپنی نارضامندی سے اطلاع بخشین۔ تین پرچے کسی مہاشہ کا قبول فرمانا خریداری کی ویکرتی متصور ہوگا۔

(۵) قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک عہ/ اور بلا محصول ڈاک ۱عہ/ مقرر ہے۔ جو مہاشہ قیمت مقررہ بطور پیشگی عنایت فرماوینگے وہ خاص شکریہ کے مستحق ہون گے۔ آریہ گُنون کی مُعتبری ہمین اس بات کی اجازت نہین دیتی کہ ہم پیشگی قیمت کو آریہ بندھو کی لازمی شرط قرار دین۔

(۶) آریہ بندھو اپنے عالی دماغ۔ باریک بین۔ دھرم ہتیشی۔ خیراندیش اور ایک خیال نامہ نگارون کی خدمت مین ہمیشہ بلا قیمت پیش ہوا کریگا۔

(۷) مراسلات کو نر پکش اور منصفانہ مطالعہ کے بعد اُپیوگی ارتھات ہر طرح پر مُفید سمجھا جانے پر بلا کم و کاست چھاپ دیا جائیگا۔ لیکن جو مراسلات اشاعت کے لائق نہین سمجھی جاوینگی انکا واپس کرنا پرچہ کے ادھیکاریون پر واجب نہ ہوگا۔

(۸) آریہ سماج اور اُس کے معاون انسٹیٹیوشنون کے اشتہارات اور نیز ایسے نوٹس جنسے سماسو پبلک کی بہبودی مقصود ہو اس رسالہ مین بلا اُجرت شائع ہوسکین گے۔ ذاتی فائدہ کے اشتہار دینے والون پر بشرح ذیل اُجرت لیجاویگی۔ ایک سطر پر صرف ایکبار ۲/ نصف صفحہ پر عہ پورے صفحہ پر للعہ مستقل اشاعت کے لئے خاص نرخون کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کے طے ہوسکتا ہے۔ کوئی ایسا اشتہار طبع نہ ہوگا جس مین ناشائستہ فحش یا خلاف قانون الفاظ ہون یا جو آریہ سماج کے نیمون کے وردّھ ہو۔

آریہ ہندو

اندر جیت

جو شخص اپنی اندریون کو بس مین کر کے اون سے باقاعدہ کام لیتا ہے - من اور اندریون کو ادہر اودہر بھٹکنے نہین دیتا اوسکو اندر جیت کہتے ہین آجکل کے آدمی اپنا نام اندر جیت رکھہ تو لیتے ہین لیکن اوسکے معنون پر عمل نہین کرتے اِس لئے آجکل کے نامونکو اگر برا نام کہا جاوے تو بیجا نہوگا ایشر پرماتما نے انسان کو باہر کی معلومات اور کارروائی کے لئے پانچ گیان اندری اور پانچ کرم اندری دی ہین اور منو بدہی - چت - اہنکار چار اندرونی اندری عطا کی ہین اور آتما ان سبکا مالک ہے جو آتما ان چودہ کو اپنے بس مین کر کے نیم انوسار ان سے کام لیتا ہے درحقیقت اوسیکا نام اندر جیت ہونا چاہیئے بلکہ اوسکو اگر جگ جیت کہین تو بہت ہی ٹھیک ہے کیونکہ جسنے اندریون کو جیت لیا واستو مین اوس نے جگ کو جیت لیا - جو آدمی من اور اندریون کو اپنے قابو مین نہین رکھہ سکتے جنکی اندریان بے لگام ہوکر ادہر اودہر بھٹکتی پھرتی ہین وہ لوگ اِس دنیا مین یہان دوکھہ کو پراپت ہوتے ہین نانا پرکار کے پاپ کرم کرتے ہوئے نرک مین جاتے ہین ان اندریون کی خاطر طرح طرح کے گناہون مین مبتلا ہوکر سخت سے سخت تکالیف بھگتنی پڑتی ہین دُنیا مین جسقدر پاپ اور دوکھہ دکھلائی دیتے ہین وہ سب اندریون کی بے عنوانی کا نتیجہ ہے - جس طرح جو سارتھی رتھوان یا کوچوان اپنے گھوڑون کو قابو مین نہین رکھہ سکتا اوسکے گھوڑے بے لگام ہوکر اوسکو معہ رتھہ کے کسی خندق یا گڑھے مین گرا دیتے ہین جس سے نہ صرف تکلیف ہی اوٹھانی پڑتی ہے بلکہ جان کے لالے پڑ جاتے ہین اسی طرح جو آتما اپنے من اور اندریون کو جو اس شریر روپی رتھہ کے گھوڑے ہین اپنے اختیار مین نہین رکھہ سکتا وہ دوکھہ ہی نہین اوٹھاتا بلکہ جان سے بھی جاتا ہے - یہہ اندریان ہی انسان کو لذات محسوسات کی خواہش مین کشان کشان ادہر اودہر لئے پھرتے ہین انہین کی خاطر انسان چوری کرتا ہے ڈاکے مارتا ہے اورون کے گلے کاٹتا ہے انہین کے لئے جنگ و جدل ہوتے ہین جنمین لکھو کا بندگان خدا کے سر کٹتے ہین انہین اندریون کی خواہشات پوری کرنے کے واسطے انسان بے عزتی اور بے غیرتی قبول کرتا ہے میلا تمک اوٹھاتا ہے - انہین اندریون کے لئے بیگانی بہو بیٹیون کی عصمت مین بٹا لگاتا ہے انہین کمبخت اندریون کی خاطر انسان اپنی اولاد

تک کو ہیون کر کہا جاتا ہے غرضنکہ جسقدر گناہ
اور بُرائی تحریر اور تقریر مین آسکتی ہین وہ سب
اندریون کے لئے کی جاتی ہین ایسے ہی انسانون
کو اندریونکا غلام کہتے ہین ایسے پاپیون کے
لئے دُنیا کی ہرایک چیز دشمن جان ہو جاتی ہے۔
برخلاف اسکے جو سجن اپنے من اور اندریون کو
قابو مین رکھہ کر اونسے نیم انوسار کام لیتے ہین
وہ اس دُنیا مین ہمیشہ سُکھی رہتے ہین سنسار
کا آدرش اونکے لئے سُرگ کا کام دیتا ہے سدا
چاری آدمیون سے سب کوئی پریم اور پریتی
کرنا چاہتے ہین چونکہ اونکا من اور اندریان اونکے
قابو مین ہوتی ہین اس لئے اونکی خواہشین بہت
لمبی چوڑی نہین ہوتین بلکہ بہت مختصر ہوتی
ہین وہ صرف سادے بہوجن پر اکتفا کرتے ہین موٹا
جہوٹا کپڑا پہنکر گذارہ کر لیتے ہین اونکو سواری
وغیرہ کی کچھہ پرواہ نہین ہوتی چونکہ ایسے آدمی
فوق البھڑکی سے سخت نفرت رکھتے ہین اسلئے
اونکا کام تہوڑے ہی خرچ مین چل جاتا ہے لیکن
وے سادہ زندگی بسر کرتے ہوئے رفاہ عام کے
کامون کے لئے ہر وقت کمربستہ طیار رہتے ہین
ایسے مہاتماؤن سے دنیا کو بہت لابھہ پہونچتا ہے
اسی لئے دنیا مین کوئی اونکا دشمن نہین ہوتا
دہن ہین ایسے مہاتما جو سچے اندر جیت گی پدوی
کو پراپت کرتے ہین - آؤ پیارے بہائیو ہم تم بہی
سندیون کو جیتنے اور اس پدوی کو حاصل کرنیکی
کوشش کرین - (اوم شم)

نوٹ اور رائین

ہمعصر ستہ دہرم پرچارک کے مطالعہ سے معلوم
ہوا کہ اونتہا ہی آریہ پرشون نے گروکل مین اپنے
بالکون کو بھیجتے وقت دور اندیشی سے کام نہین
لیا - ہماری رائے مین بہی بچون کے انتخاب مین
بہت کچھہ ہوشیاری درکار تہی - ناقص القویٰ
لڑکون سے ہرگز یہ اُمید نہین ہو سکتی کہ وہ اعلےٰ
درجے کی شکشا پاکر اپنے دیش کی خدمت
کر سکینگے - بڑی بہاری خرابی جسکا ہمین اندیشہ
ہے یہہ ہوگی کہ اس قسم کے لڑکے باوجود گروکل
اسٹاف کی جانفشانی کے ادہورے رہینگے اور
پبلک اپنی فراموشکاری کی عادت کی وجہ سے اونکی
بدلیاقتی سے کارکنان گروکل کے کامون کا اندازہ
لگائیگی - ہماری رائے مین ایسے لڑکون کے والدین
کو چاہیئے کہ اپنے بچون کو واپس کر لین - لالہ منشی رام
جی کے اسکیم کو معقول امتحان کا موقع ملنا چاہیئے -
ڈی - اے - وی کالج لاہور سے متعلق ایک بورڈنگ
اسکول کہولا جانے کی تجویز کا ذکر کرتے ہوئے
ہمارے جالندہری ہمعصر نے یہ ظاہر کیا ہے کہ
کالج والے ناحق تکلیف اوٹہاتے ہین کیونکہ "جسکا
کام اوسی کو ساجے - الخ" لالہ منشی رام جی
کو اس قسم کی نکتہ چینی کا حق حاصل ہونے مین ابھی
ایک عرصہ دراز باقی ہے - گروکل کی کامیابی پر

بہی ہماری راے مین وہ یہہ نہین کر سکینگے
کہ ایک بورڈنگ اسکول کا انتظام اون مہاشیون
کی لیاقت سے باہر ہے جنہون نے ڈی - اے
وی کالج کو اوسکی موجودہ حالت تک پہونچایا ہے
اس بات سے کبہی انکار نہین ہوسکتا کہ طلبار
علم کے برہمچریہ کی کافی حفاظت کے بغیر اونہین
جسمانی اور ذہینی ترقی کے معراج پر پہونچانا
ممکن نہین ہے لیکن سوال یہ ہے کہ موجودہ
دنیا مین آرام کے ساتہہ زندہ رہنے کی ضرورت
کے اعتبار سے ہم زمانہ حال کے طریقہ تعلیم مین
کہانتک تبدیلی کر سکتے ہین - نگاہ غور و تعمق سے
دیکہا جاوے تو معلوم ہوگا کہ بورڈنگ اسکول
کی تجویز بہہ وجوہ احسن و انسب ہے - لالہ
منشی رام صاحب نے گروکل کو تمام خرابیون کا
علاج تصور کیا ہے اور جس صدق دلی سے
اونہون نے اس علاج کا تجربہ کرنا شروع کیا
ہے وہ لاریب صد آفرین کے لایق ہے لیکن
اسمین ہرگز جاے گفتگو نہین ہے کہ آپ کو ہنوز
معالج کی پدوی حاصل نہین ہوئے اسلئے
اونکا دیگر معالجین کے ادہکار پر ہنسی اوڑانا
اونکی معمولی سبہیتا اور گوڑہ وچار سے بعید ہے -
سکندر آباد کے گوروکل پاٹ شالا کے حالات
سنکر ہمین نہایت خوشی حاصل ہوتی ہے -
ایک اعلی درجہ کے وددان کا بلا تنخواہ تعلیم کی خدمت
ادا کرنا اور بچون کا بلا فیس و اخراجات داخل

کیا جانا در حقیقت ایسی باتین ہین جنکی پیروی
ہر ایک اس قسم کی انسٹیٹیوشن مین ہونی چاہیے
ہمارے سکندر آبادی بہائیون نے بڑی بہاری
قربانی کی مثال قایم کی ہے - ہر ایک سماج کے
ممبرون کو اس عمدہ مثال سے سبق لینا چاہیے -
ہچمی - اے - وی اسکول میرٹھ کی حالت ابتک
مذبذب ہے - سماج کے دیگر انسٹیٹیوشنون
کی رفتار کے لحاظ سے اسوقت تک یہان کالج
بن جانا چاہیے تہا لیکن افسوس ہے کہ میرٹھ
نواسی آریہ مہاشے آہستہ خرام بلکہ مخرام کا وظیفہ
رٹ رہے ہین - اسکول کے واسطے سماج نے
اپنا مندر دے رکہا ہے - لڑکون کی تعداد اور
اونکی فیس کی مقدار بہی اچہی خاصی ہے - بیرونجات
کے سماج بہی کچہہ نکچہہ مدد پر تلے ہوئے ہین -
گرد و نواح مین آریہ گنون کے یہان جو سنسکار
ہوتے ہین اونمین بہی اس اسکول کو فراموش
نہین کیا جاتا - سرمایہ مستقل بہی روز بروز ترقی
قبول کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے لیکن اسکول کی
حیثیت ہے کہ ٹس سے مس نہین ہوتی - آخر
ہمارے منیجنگ احباب کر کیا رہے ہین -
سکندر آباد ضلع بلند شہر کے علاقہ مین
آریہ سماج کے خیالات بہت ہی کچہہ ترقی کر رہے
ہین بیسیون گاؤن کے گاؤن سماجی ہو گئے
ویدک سنسکار تو اس کثرت سے ہوتے ہین
کہ جنکا کچہہ ٹہیک ہی نہین سنسکارون کے

مارے لیڈران سکندرآباد کو اسقدر کثرت سے
کام رہتا ہے کہ آریہ سماج کی معمولی جلسے بھی
نہین کر سکتے - گروکل پاٹھہ شالا کی اوپدیشک
کلاس کے لڑکے سنسکار کرانے جاتے ہین
یہ لڑکے بڑی اوتم ریتی سے سنسکار کراتے
ہین عام لوگون پر انکا بہت بڑا اثر پڑتا ہے
یہ سب پنڈت مراری لعل صاحب شرما - پنڈت
گنگا سہاے صاحب شرما - پنڈت رادھے لال
صاحب شرما - اور ٹھاکر گنگا سہاے صاحب
ورما کی کوششون کا نتیجہ ہے ہم اونکو اس کامیابی
کے سلئے ہاردک دہن باد دیتے ہین ایشور کرے
دن دونی رات چوگنی ترقی ہو -

آریہ ورت مین سینکڑون نہین بلکہ ہزارون
مندر - مٹھہ - ٹھاکردوارے - گدی - دہرم شالا
وغیرہ ایسی موجود ہین کہ جنکے ساتھہ لکھو کہا
روپیہ سال کی آمدنی کی جائداد لگی ہوئی ہے -
دان شیل مہاشیون نے تو مندرون کے
ساتھہ جائداد اس غرض کے سلئے دان کی تہی
کہ اوسکی آمدنی سے معمولی روز مرہ کا خرچ
چلا جاوے آئے ہوئے اتیتھی سادہو سنتون
بہوکہے ننگون کا بہوجن وغیرہ سے سنکار کیا
جاوے بیشک دان کرنے والون کا منشا
تو بہت ہی اعلےٰ درجہ کا تہا لیکن افسوس کہ
اس ان گنت روپیہ کو آجکل کے پوجاری
مٹھہ دہاری - گدی دار - مہنت وغیرہ جنکے
سپردگی مین یہہ آمدنی ہے اچھے کامون
مین جس سے ملک اور قوم کو فائدہ پہونچے
خرچ نہین کرتے بلکہ اپنے ذاتی اخراجات مین
روپیہ کو فضول اڑاتے ہین لکھوکہا روپیہ یون ہین
برباد ہوتا ہے اگر اس روپیہ سے اچھے اچھے
کام کئے جاوین یتیم خانے اور پاٹھہ شالائین
بنائی جاوین تو ملک کو بہت ہی فائدہ پہونچ
سکتا ہے ہم لیڈران ملک اور قوم کی خدمت
مین باادب التماس کرتے ہین کہ وہ اسطرف
ضرور اپنی توجہ مبذول فرماوین -

آجکل راجپوتانہ کے علاقہ پنجاب مین اکال (قحط)
نے اسقدر ظلم برپا کر رکہا ہے کہ جسکا کچھہ حد
حساب نہین ہزارہا آدمی بہوکہہ کے مارے
مرے جاتے ہین ہزارون لڑکے اور لڑکیون
کو عیسائی لئے جاتے ہین سینکڑون استریون کو
راما بائی لئے جاتی ہے ہائے افسوس جو
ملک کبھی سارے ملکونکا سرتاج تہا اور جو دوسرے
ملکونکی بہوکہہ مٹاتا تہا آج اوسی ملک کے بچے بہوکہہ
سے بیتاب ہوکر تڑپ رہے ہین اس پاپی پیٹ کی
خاطر اپنے دہرم کو بھی تل آنجلی دے رہے ہین
جن لوگون نے پنجاب کی دردشا کو آنکھون سے
دیکھا ہے روتے ہوئے اونکے آنسو نہین
تہمتے بہت نازک حالت بیان کرتے ہین جسکے
سننے سے چہاتی پہٹتی ہے آریہ ورت مین
اٹھارہ بیس کروڑ ہندو ہین اگر ایک ایک ہندو

ایک ایک بھوکھے کی پرورش کا پرن کرلے
تو آج ہی قحط کی جڑ اوکھڑ سکتی ہے آو پیارے
ہندو بھائیو نیچ کے بھوکھوں کی خبر لو مرتے ہوئے
کو پران دان دینے سے بڑہ کر اور کوئی پنّیہ نہیں
ہوگا۔

ستّ دھرم پرچارک مین پنڈت لیکھرام جی کی
دھرم پتنی کے سُرگ باس ہونیکا حال پڑہ کر
بڑا ہی رنجہ اور افسوس ہوا کمبخت موت کسی
پر بھی رحم نہیں کرتی۔ اس دیوی نے اپنے
پتی کا مشن پورا کرنے کی خاطر اپنا سروس ہی
نوچھاور کر دیا دو ہزار روپیہ جو انکو جان بیمہ کے
ملے تھے وہ گروکُل ہری دوار کی نظر کر دئے
اور باقی جو کچھہ مال اسباب ونقد تھا وہ لیکھرام
فنڈ مین داخل کر دیا خود کنیا پاٹھہ شالا جالندھر
مین کنیاؤں کے پڑہانے مین مصروف رہین
چارسو روپیہ کا زیور اپنی خوشدامن صاحبہ
کو اونکے گذارہ کے لئے دیدیا غرضنکہ اپنے
پاس کچھہ بھی نہیں رکھا آخر کار ۳۔ جولائی
سنہ ۱۹۱۰ء کو دیوی جی نے اپنے پران بھی نوچھاور
کر دئے دھن ہے ایسی پتی بر تا استریون
کو ایشر پرماتما اونکی آتما اور اونکے پس ماندگان
کو شانتی پردان کرے۔

آتم پرساد

(سلسلہ کیلئے دیکھو آریہ ہند ہو جلد ۵ نمبر ۸ صفحہ ۱۴۸)

ओ३म

वैश्वानरः प्रविशत्यतिथिर्ब्राह्मणो गृहान। तस्यैताᳯशान्तिं कुर्वन्ति हर वैवस्वतोदकम ॥

(بھاوارتھ) ہے ویوسوت پتر یم راج آپکے
گھر مین اگنی کے سمان تیج والا ایک براہمن
اتتھی آیا ہوا ہے آسن جل آدی سے اوسکی
شانتی کیجئے۔

(تشریح) نچکیتا کے پتا نے سر شیشٹ یگیہ کا
انوکرن کرتے ہوئے اپنے بچن کو پورا کرنے
کے لئے اپنے پتر نچکیتا کو یم راج (موت) کے
پاس بھیجدیا (ناظرین ہماری پچھلی تحریر کو یاد
رکھنا کہ یہہ سب کہانی النکار روپ یعنی استعارہ
کے طور پر لکھی گئی ہے) اتفاق سے یم راج
کہین پردیس کو گئے ہوئے تھے یم راج کی استری
نے نچکیتا سے کہا کہ سوامی تو پردیش کو گئے
ہین آپ ٹھہرئے بھوجن کیجئے اور بشرام پائیے
لیکن نچکیتا نے کہا کہ جب تک مین یم راج جی
سے نہ مل لونگا جسکے پاس میرے پتا نے
مجھے بھیجا ہے مین بھوجن آدی کچھہ نہیں کرونگا
بہت کچھہ کہنے سننے سے بھی نچکیتا نے بھوجن
نہیں پایا یہانتک کہ نچکیتا ۳ دن تک بے
انّ جل یم راج کے گھر پر بیٹھا رہا تیسرے روز
یم راج جی آئے اونکی استری نے کہا کہ
ایک اتتھی براہمن ۳ روز سے بے انّ جل

آپ کی انتظاری مین بیٹھا ہے بہت جلدی
اونکی خبر لیجئے یم راج کی استری نے بڑا پشچا
تاپ کیا کہ ایک اوتم براہمن اتیتھی ہمارے گہر
آوے اور اوسکی پوجا نہ کی جاوے سو دن تک
بہو کہا پیاسا رہے گہرست آشرمی پر یہہ ایکا
بڑا بہاری کلنک اور پاپ ہے شاستر ونمین
لکہا ہے کہ جو گہرستی آئے ہوئے اتیتھی کی
پوجا نہین کرتا۔ اوسکے سارے کئے ہوئے
پن نشٹ ہو جاتے ہین اس لئے ہے مہاراج
اوس براہمن کو جلد شانت کیجئے اور اس اپرادہ
کو چہما کرائے۔

شکشائین

संतप्ता यसि सस्थितस्य पयसो ना-
मापि न ज्ञायते ॥ मुक्ता कारतया
तदेव नलिनी पत्र स्थितं राजते॥
स्वात्यां सागर शक्ति मध्यपतितं
तन्मौक्तिकं जायते। प्रायेणाधममध्य-
मोत्तमगुणाः संसर्गतो देहिनाम् ॥

دارتھ تپت لوہے پر جل کی بوند پڑنے سے
ایک چہن مین ہی اوسکا نام بہی نہین رہتا
ارتہات جل نہین کر اوڑ جاتی ہے وہی بوند کمل کے
پتر پر پڑنے سے موتی کے سدرش شوبہت
ہوتی ہے۔ پہر وہی بوند سواتی نکشتر مین
سمندر کی سیپی مین پڑنے سے ساکشات
موتی ہو جاتا ہے اس سے یہ سدہ ہوا کہ پرایہ
ادہم۔ مدہم۔ اوتم گن سنسرگ سے ہی
ہوتا ہے۔

(نوٹ) شلوک مذکورہ بالا مین ست سنگ
یعنی صحبت نیک کی تعریف بذریعہ ایک مثال
کے کی گئی ہے۔ جو آب زر سے لکہنے کی قابل
ہے۔ مثال یہہ ہے کہ اگر پانی کی ایک بوند
گرم لوہے پر پڑ جاوے تو وہ جل کر اوڑ جاویگی
ایک دو لمحہ مین اوسکا نام نشان بہی باقی نہین
رہیگا۔ اگر وہی قطرہ پانیکا کنول کے پتے پر
پڑ جاوے تو موتی کی سی صورت شکل اور چمک
ہو جاوے گی اور نہایت ہی خوبصورت لگنے
لگے گا جسکو دیکہکر طبیعت خوش ہو گی پہر اگر
وہی بوند سواتی نکشتر مین سمندر کی سیپی
مین پڑ جاوے تو وہی ایک ناچیز پانی کا قطرہ
آب دار سچا موتی بن جاویگی جو مہاراجون کے
سر پر براجمان ہوتی ہے۔ دیکہئے ایک ہی
پانی کی بوند صحبت کی وجہ سے تین حالتون مین
تبدیل ہو گئی۔ گرم لوہے کی صحبت سے تو وہ
نشٹ بہرشٹ ہی ہو گئی۔ کنول کے پتے کی
صحبت سے موتی کی سی صورت بن گئی اور
سیپی کی صحبت سے ایک قیمتی موتی بن گئی
اچہی صحبت کے سبب سے ایک پانی کے
قطرہ کو اتنا مرتبہ حاصل ہو گیا کہ مہاراجون
کے سر پر براجمان ہونے لگا۔ اسی طرح انسانکا

حال سمجھنا چاہیئے جو لوگ بُری صحبت مین رہتے
ہین اونکے خیالات بھی بُرے اور نکمّے ہو جاتے ہین
وہ عوام کی نظرونمین حقیر ہو جاتے ہین برخلاف
اسکے جو آدمی نیک صحبت مین رہتے ہین اونکے
خیالات بھی نیک ہوتے ہین اور وہ کام نیک ہی
کرتے ہین جسکے سبب سے عوام اونکو عزت کی نگاہ
سے دیکھنے لگتے ہین ایسے آدمیو سے ایشر
پرماتما بھی خوش ہوتے ہین اور سب پرکار کا سکھہ
پراپت کراتے ہین۔ وہی ہے ست سنگ کی
مہان اپرم پار ہے ہم سبکو اس اشلوک پر ضرور
عمل کرنا چاہیئے۔

سماجک اور شاریرک اونتی

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ بندھو جلد ۵ نمبر ۳ کا صفحہ ۱۷۰)

جنین یعنی حمل

ہم پچھلے رسالہ مین اس بات کو ظاہر کر چکے ہین کہ
جب تک پرش کا ویرج اور استری کا رج
تندرستی کی حالت مین نہ ہو تب تک استری
پرش کو گربھادھان کا خیال بھی نہین کرنا چاہیئے
اور ہم تندرست ویرج اور رج کی پہچان بھی درج
کر چکے ہین اب ہم یہہ دکھلانا چاہتے ہین کہ گربھہ
یعنی حمل کس طرح قرار پاتا ہے اور کس طرح ٹھہتا
ہے۔ جسوقت پرش اور استری آپس مین
سمبھوگ کرتے ہین اوسوقت مرد کی اون تھیلیون
ہین کہ جن مین ویرج رہتا ہے اور جو خصیون مین
ہوتی ہین ایسی تحریک ہوتی ہے کہ ریڑہ کے
زیرین حصّے مین ایک ایسی حرکت پیدا ہوتی
ہے کہ اون تھیلیون اور آس پاس کے عضلے
بہت سختی کے ساتھہ اینٹھہ جاتے ہین عضلون
کے اینٹھنے کی وجہ سے اون تھیلیون مین سے
منی فوارہ کے طور پر بڑے زور سے نکل پڑتی
ہے اور نائیزہ کے راستہ سے بچہ دان کے
مُنہ تک پہونچ جاتی ہے لیکن یہہ بات بھی یاد
رکھنے کے قابل ہے کہ اگر ویرج رحم کے مُنہ
اور گردن کے اندر نہ بھی گرے بلکہ ادھر اودھر
جوف مین گر جاوے تو بھی حمل ٹھہر جاتا ہے
کیونکہ ویرج کے اندر جو کیڑے ہوتے ہین جنکو
انگریزی مین سپرموٹوزوا (
کہتے ہین اور جو حمل کی بنیاد ہین وہ کئی دن
تک زندہ رہتے ہین اور رینگہ رینگہ کر فم رحم
کے اندر سے فلوپین ٹیوپ مین داخل ہو کر
عورت کے خصیون مین پہونچ جاتے ہین اور
وہان پر استری کے رج جو کیڑے ہین تو نہی
ملکہ پھر رحم کے اندر آجاتے ہین۔ اور وہان پر
حمل کی صورت پکڑتے ہین یہ کیڑے دس روز
کے عرصہ مین عورت کے خصیون سے رحم تک
پہونچتے ہین۔

(باقی آئندہ)

مفید اور کارآمد باتین

(روغنون کے لئے سفید رنگ) پہٹکری کا سفوف ایک سیر شہد آدہ سیر دونون کو ملا کر ایک برتن مین رکہو اور خوب تیز آنچہ مین رکہکر بہون لو پہر اوس بہونے ہوئے سفوف کو دو تین دفعہ پانی سے دہو کر خشک کر لو یہہ ایک نہایت عمدہ سفید رنگ کا سفوف طیار ہو جاویگا جسکو روغن مین ملا کر کام مین لا سکتے ہین آجکل سفید روغن کرنے کے لئے سفیدہ کاشغری کام مین لاتے ہین لیکن سفیدہ بہت گران تیز ہے اور جو ترکیب ہمنے اوپر بیان کی ہے وہ بہت سستی پڑتی ہے۔

(زرد رنگ) سنہری دہات ڈیڑہ سیر۔ جست پہکا ہوا آدہ سیر اور سندہور ایک سیر سکو ملا کر ایک مٹی کے برتن مین بہر کر گل حکمت کرو اور اوپلون کی آنچہ مین رکہہ کر پہونک لو ایک من اوپلے کافی ہونگے جب آگ بجہہ جاوے برتن کو نکال کر اوسمین سے اوس سفوف کو نکال لو اور پانی سے دہو کر صاف کر لو اور پیسکر خوب باریک سفوف کر لو نہایت عمدہ زرد رنگ کا سفوف روغنون کے لئے اور بہت سستا طیار ہو جاویگا۔ (دیگر) ایک حصہ سرمہ کی دہات اور دو حصہ سندہور کو ملا کر اوپر کی موافق پہونک لینا چاہیئے یہہ بہی زرد رنگ کا سفوف عمدہ بن جاویگا۔

مراسلات

(ایڈیٹر نامہ نگارون کی رائیکا ذمہ دار نہین ہی)

طاعون۔ دلی خوف اور قوت ارادی

(سلسلہ کے لئے دیکہو نمبر ۸۔ کا صفحہ ۱۹۳)

دل کی تمام طاقتون پر بحث کرنا ہمارے مضمون سے متعلق نہین ہے۔ ہمین صرف یہ دکہلانا ہے کہ تندرستی کو قایم رکہنے یا دفعیہ امراض کے لئے دل کے مجموعی طاقت سے کیونکر کام لیا جا سکتا ہے۔ اسبات کو یاد رکہنا چاہیئے کہ انسان کا دل شمشیر دودم ہے اسلئے اسکے استعمال مین بہت خرم و احتیاط لازم ہے۔

صحت کامل کے معنی یہہ ہین کہ صحیح جسم کے اندر صحیح دل موجود ہو۔ پس کسی طریقہ علاج سے کامل صحت کی امید نہین ہو سکتی جب تک اوس سے اندرونی کلون کی رفتار درست نہو جس کام سے دل پر خراب اثر پڑتا ہو اوسکا لابدی نتیجہ یہہ بہی ہوگا کہ جسم پر تباہی آوے۔ اس اجمال کی تفصیل یہہ ہے کہ ہر ایک خیال جس سے افسردگی۔ خوف۔ حسد۔ پریشانی نفرت کینہ اور غصہ پیدا ہوتا ہے اس لایق ہے کہ اوسے پاس نہ پہٹکنے دیا جاوے کیونکہ اوس سے زوال جسم یقینی امر ہے۔ جوش مین

آنے سے آلات ہضم معطل ہو جاتے ہین غصّہ
کی حالت مین تمام جسم کانپنے لگتا ہے۔ بار بار
ایسا ہونے سے زندگی کو سخت نقصان پہونچتا
ہے۔ اِس قول مین ذرا شک نہین کہ بہ نسبت
امراض کے پریشانی زیادہ اموات کا باعث ہوتی
ہے۔ شاستروں مین لکھا ہے کہ دل ہوا سے
زیادہ تیز اور ناہموار گھوڑے سے زیادہ بے
لگام ہے۔ جب تک اس پر قابو پانے کی تدبیر
نکی جاوے تب تک اسکی طاقتوں سے استفادہ
نہین ہو سکتا۔ سائنس دان لوگون نے
ثابت کیا ہے کہ ایکبار آنکھہ جھپکنے اور ذرا سا
ناقص خیال کرنے سے بھی زیست کے خزانے
کو زوال پہونچتا ہے۔ پس اس بات کی صداقت
چندان محتاج ثبوت نہین ہے کہ شروع سے
ہی خیالات کو اچھے سانچون مین ڈھالنے کی کوشش
کرنی چاہیے۔ رفتہ رفتہ انسان دل پر قادر
ہو جاتا ہے خیالات مین مضبوطی آجاتی ہے۔
اوسوقت یہہ اندرونی انجن اس لایق ہوتا
ہے کہ اس سے بیماریون کو للکارنے کا کام
لیا جا سکے مذکورہ بالا طریقہ تو ایک مزاولت
ہے جسکے لئے عرصہ دراز چاہیے لیکن پھر بھی
یہہ ضرور کہینگے کہ اگر کوئی شخص ہمت نہ ہارے
اور حوصلہ کو ہاتھہ سے نہ دے تو وہ طاعون ایسے
سخت مرض کے مقابلہ مین بہت کچھہ مضبوط
ہو سکتا ہے۔ اس مرض سے چند موتین دیکھکر
انسان کا دل خوف زدہ ہو جاتا ہے۔ ہر وقت
علامات کا نقشہ آنکھون کے سامنے موجود
رہتا ہے۔ نتیجہ یہہ ہوتا ہے حضرت دل اپنے
رفیق جسم پر اپنے خیالات کو مادی صورت
مین ظاہر کر دیتے ہین۔ اس حالت مین بھی
اگر سنبھل جائین تو صحت سے ہمکنار ہونا کوئی
مشکل بات نہین بلکہ سچ پوچھیے تو اوس حالت
مین بھی جبکہ طاعون کا زہر جسم کے اندر داخل
ہو کر بیماری کا باعث ہوا ہو دل کی مضبوطی
بڑا کام دیتی ہے۔ اگر جی کڑا کر کے زور کے
ساتھہ ارادہ کیا جائے کہ مرض کو دفع کر دین
تو ضروری نتیجہ یہہ ہوگا کہ مرض دفع ہو جائیگا
قوت اِرادی سے عجیب و غریب نتایج پیدا ہو سکتی
ہین۔ ہمارے دوستون کو چاہیے کہ عوام مین
زور کے ساتھہ اس بات کو پھیلائین کہ طاعون
ظاہر ہونے پر خوف نہ کھائین خواہ مخواہ یہہ
نہ سمجھہ لین کہ پیغام اجل آ پہونچا۔ کوئی چارہ
باقی نہین رہا۔ برخلاف اسکے ہمیشہ مکانات
کی صفائی وغیرہ تدابیر کو عمل مین لاتے ہوے
زندہ رہنے کا حوصلہ رکھین اور اپنے دلون
کو نیک مشغلون اور عمدہ اثر ڈالنے والے
خیالات مین لگائے رہین۔

(شرما)

جیون کال اور ندی کا پرواہ

پاٹھک مہاشیون وچار کر دیکھو کہ گذشتہ عمر کہان گئی۔ کیون اسکا ایک لمحہ بھی اب ہمارے پاس موجود نہین ہے اصل مین بات یہ ہے کہ جیون کال بھی ندی کے پرواہ کی طرح بہ رہا ہے جب ہم کسی تیز رو دریا کے کنارے کھڑے ہوتے ہین تو پانی کا رو ہمارے پاس سے ہو کر گذرا کرتا ہے ہر ایک جل کی بوند جو پیچھے سے آتی ہوئی ہمارے پاس پہنچتی ہے اسکو حاصل کرنیکا موقع اگر ہمارے لئے ہوتا ہے تو فقط اسی لمحہ مین جبکہ وہ ہمارے پاس یا ہماری دسترس مین ہوتی ہے مگر دوسرے لمحہ مین جبکہ وہ ہمارے پاس سے گذر جاتی ہے پھر وہ کبھی ہمارے تصرف مین نہین آتی اور اسکو حاصل کرنے کا موقع ہمیشہ کے لئے ہمسے جاتا رہتا ہے۔ انگلینڈ کے ایک بڑے بھاری انجنیر نے اس جگہہ کو ملاحظہ کر کے جہان پنجاب کے پانچون دریا ایک ہو کر سمندر مین گرتے ہین محکمہ آبپاشی پر بڑا افسوس ظاہر کیا اور کہا کہ کیون اسقدر مقدار پانی کی مُفت مین بہنے دیجاتی ہے جبکہ اسکی ایک ایک بوند زمین مین جذب کر کے زراعت کو بڑا بھاری فائدہ پہنچایا جا سکتا ہے اور انڈیا کو ہمیشہ کے قحط سے نجات دی جا سکتی ہے جیسا یہ ریمارک ہے اسی طرح مہاراج پاتنجل

رشی جی اس زمانہ مین انسانی زندگی کے پرواہ کو بہتا ہوا دیکھکر یا ان الفاظ متکلم فرض کئے جا سکتے ہین کہ کیون جیون روپی پرواہ سے پرمارتھ روپی بھومی کو نہین سینچا جاتا جس سے سارے دکھ اور کلیش کا دور ہو جائین پیارے پاٹھکو مثل مشہور ہے گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین۔ اس وقت اپنی زندگی پر تمہین پورا اختیار ہے۔ اس سے پرمارتھ کا لابھ اوٹھاؤ جو کہ اس کا اصلی منشا ہے۔ سنسار کے پدارتھ جنکی پراپتی مین زندگی الیسی مولیہ وستو آپ خرچ کر رہے ہین ہمیشہ رہنے والے نہین اور نہ وہ آپکو مطمئن کر سکتے ہین۔ دنیا کی تواریخ مین ہزارون مثالین موجود ہین جن سے پایا جاتا ہے کہ حصول دنیا سے انسان کبھی سیر نہین ہوتا مگر جہان بڑی بڑی عظیم الشان سلطنتین اور اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب انسانی دل کو تسکین دینے مین ناکامیاب رہے ہین وہان پرمارتھ کے راستے مین فقط ایک قدم بڑھنے سے تمام پریشانی اور ہوس رفو چکر ہو گئے۔ کیا ان باتونکو جانتا ہوا منش یہ نہین سمجھہ سکتا کہ اسکی زندگی کا اصلی منشا حصول دنیا نہین ہے بلکہ اسکے منش جنم کا اصلی تاتپریہ اپنے پرم پتا پرمیشور کی شرن مین حاضر ہونا ہی اور ایشور پراپتی روپی پرکش بتنی پھل پھول سکتا ہے جبکہ جیون روپی پرواہ کو ریاکاری اور مکر و فریب کے سمندر مین گرنے سے روک کر

بھکتی مارگ میں بہایا جائے اور پرمارتھ کی بھومی
کو سینچا جائے ہے پربھو سومتی دیجئے کہ ہم اپنے
جیون کو مفت میں کہونے کی بجائے تیری بھکتی
میں صرف کریں اور پرم انند کو پراپت ہوں -
اوم - شم
داس پی - آر - ورما از اکھنور ریاست کشمیر

برخوردار میلا رام مرحوم کی یادگار

معزز ایڈیٹر رسالہ آریہ ہند ہو نمستے - سطور ذیل کو
ضرور درج رسالہ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء کر کے مشکور
کریں از حد کرپا ہوگی -

میرا پیارا بیٹا برخوردار میلا رام جو کہ نادون ضلع
کانگڑہ میں ۳ - مارچ سنہ ۱۸۹۶ء کو منگل وار کے
روز تولد ہوا تہا امرتسر کڑلوہ بہائی سنت سنگہ
گیانی میں منگل وار کے روز ۲۰ - ماہ اگست سنہ ۱۹۰۱ء
کو فوت ہوگیا ہے صرف ۵ سال ۵ ماہ اور ۱۷ -
دن جیتا رہا یعنی ۱۹۹۷ دن ہمیشہ مجھے
خوش رکھا مجھے اسکی موت سے چار منٹ اول
بھی خبر نہ ہوئی میں غافل ہی رہا - میرا ارادہ
اب اسکی یادگار بنانے کا ہے - آپ یا آپ کے
خریداران رسالہ سے کوئی صاحب اسکی یادگار
قائم کرنے کی بابت صلاح دیویں کہ کیا کرنا چاہیے
یہ بڑا ہی نیک لڑکا تہا ہمیشہ میرا کہنا مانا کبھی
ہٹ نہ کی رات دن میرا اسکی طرف خیال رہتا ہے
اسکی موت بڑی حیرت انگیز ہوئی ہے - مجھے
چار منٹ اول بھی خبر نہ ہوئی جہاں تک میرا
خیال ہے ایسی موت ابتک کبھی نہ ہوئی ہوگی
اُمید ہے کہ معزز ایڈیٹر آریہ ہند ہو آپ یا آپکے
خریداران سے کوئی صاحب بہت عمدہ رائے
سے اسکی یادگار قائم کرنے کی بابت بذریعہ
رسالہ ہذا مطلع فرماویں گے -

راقم
ایشر چند آریہ مسافر سکنہ نادون ضلع کانگڑہ

استفسارات

مندرجہ ذیل آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے کب
ہوویں گے منتری مہاشے مطلع کریں -

سکندرآباد ضلع بلندشہر — روپڑ ضلع انبالہ
کرنال — دینانگر ضلع گورداس پور
دہلی شہر — لدہیانہ

راقم
ایشر چند آریہ مسافر سکنہ نادون ضلع کانگڑہ

شورویر اور دہرماتما راجپوتوں کا

جیون چرتر

بھائی سبیگ سنگہ جی کی مصیبت
اور
بھائی سباج سنگہ جی کی شہادت

بھائی سبیگ سنگہ ذات کے جٹیر جاٹ لاہور کے

رہنے والے تھے۔ اُن کے باپ دادا معزز اور
نوکری پیشہ تھے ابتدائی عمر ہی مین وہ ناظم
لاہور کے دربار مین داخل کئے گئے جہان سے
انہین پندرہ بیس گاؤنکے معاملہ کا اجارہ ملگیا
فارسی مین تو انہون نے تعلیم پائی تھی لیکن گور
مکھی مین اپنے طور پہ مہارت پیدا کرلی تھی اس
دوہری واقفیت نے انہین بڑا پھل دیا کیونکہ
سکھ پنتھ کے ساتھ جب کوئی کام پڑتا تو ناظم
اُس وکالت پر انہین پسند کرتا۔ محمد شاہ
شہنشاہ دہلی کی طرف سے جو خلعت سکھ
پنتھ کو بوساطت ناظم لاہور عطا ہوئی اُسکے حامل
بھی وہی تھے اُن کے یہان ایک لڑکا سباج سنگھ
نامی تھا جسکو انہون نے فارسی اور عربی مین
اچھی تعلیم دی تھی اور اپنی دھرم بانی گورمکھی بھی
کسیقدر سکھادی تھی۔

سمبت ۱۷۹۱ بکرما جیتی مین سباج سنگھ جی
۱۸۔ برس کے اور تعلیم ختم کرنے کو تھے ایک
دن اُستاد سے مذہبی باتون کا ذکر چھڑا
اُس سے مسلمانون اور سنگھون کا بہت
بگاڑ ہو رہا تھا اور فریقین کے سرگروہون پر ہی
محدود نہ تھا بلکہ ایک فریق کا ہر ایک آدمی مخالف
فریق کے ہر فرد نفس کو اپنا دشمن جانتا تھا اِسکا
سبب یہہ تھا کہ پچھلی صدی مین اورنگ زیب
اور اوسکے جانشینون نے ہندوؤن پر سخت تعدی
کی تھی جس کے بدلے ہندوؤن کی ایک جماعت
یعنی سنگھون نے مسلمانون کو بہتیری تکلیفین
دین تھین اٹھارہوین صدی کے آخیر مین
دہلی کی سلطنت کمزور ہوچکی تھی اور صوبجات
قریبًا بے سہارا رہکر اپنا رعب کھو چکے تھے۔

ہر ایک صوبہ مین زبردست سردار اور چالاک
لٹیرے موجود ہوگئے تھے اور بہت جگہہ کامیابی
کے ساتھ گورنمنٹ کا مقابلہ کرتے تھے۔ ملک کے
ہر ایک حصّہ مین مخالف عنصر موجود تھے اور پنجاب
مین سب سے زیادہ جہان مُغل، پٹھان۔
ہندو۔ سنگھ۔ الگ الگ اغراض رکھتے تھی
ایسے موقعہ پر تکرار ہونا اور پھر مذہبی بنا پر کوئی
بڑی بات نہین ہوتی اور جہان بحث ہوتی ہے
ہو جایا کرتا ہے بدقسمتی سے اوستاد اور شاگرد
مین سخت کلامی ہوئی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ناظم
تک شکایت پہنچی۔ بیٹا اور باپ دونو پکڑے
گئے۔ اور شرع کا فتویٰ اُنکی نسبت یہ ملا
کہ یا تو یہ لوگ دین اسلام قبول کرین ورنہ
چرخی پر چڑھا کر عذاب دیکر مار دئے جاوین۔
سر دربار باپ اور بیٹا بلائے گئے اور اُنکو
اس سخت حکم کی اطلاع دی گئی۔ یہ سُنکر
سبھیگ سنگھ جی بولے دھن یہ وقت۔ دھن
تمہارا حکم۔ دھن عذاب کی چرخی۔ اور دھن
ہمارا جسم جو دہرم کے واسطے خرچ ہو۔ اگر مسلمان
ہوکر ہم موت سے بچ جاوین تو ہمین عذر نہو
پر جب مسلمان ہوکر بھی موت سر پر کھڑی رہیگی

تو اپنا دھرم چھوڑنے سے کیا حاصل ۔ ناظم نے
بہت سے سنگھ دیکھے تھے جنہوں نے اپنی زندگی
دھرم پر قربان کی تھی اور ان کا حال سُنا تھا
جو شریر چھوڑنا کپڑا اتارنے سے زیادہ مشکل
کام نہ سمجھتے تھے ۔ لیکن اُسکے خیال مین وہ
اُن کی جہالت اور بے علمی کا سبب تھا کہ
دین اسلام کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے ۔
اُسے یہ اُمید نہ تھی کہ کوئی اس قسم کا آدمی
جسنے اسلام کے مذہبی لٹریچر سے اچھی واقفیت
پیدا کی ہو اور اسلام کے عقائد کے ساتھ ملا ہو
دین اسلام سے اتنا گھبراوے ۔ اسلئے سبھاگ سنگھ
جی کے جواب نے اُسے کسیقدر پس و پیش مین
ڈالدیا اور تھوڑی دیر تک وہ چپ سا کر رہا ۔

(باقی آیندہ)

مہرشی پاتنجل کرت یوگ درشن

کا اُردو ترجمہ

(سلسلہ کیلئے دیکھو آریہ بندھو جلد ۵ نمبر ۸ کا صفحہ ۱۹۰)

پیارے ناظرین ہم نے پچھلے رسالہ مین آتم بل کی
سُرخی دیکر یہ ظاہر کیا تھا کہ آتم بل یعنی روحانی
طاقت سب طاقتوں سے زبردست ہے دُنیا کی
کوئی طاقت آتم بل کا مقابلہ نہین کر سکتی چند
مثالین بھی پیش کین تھی جن سے ناظرین پر روشن
ہو گیا ہو گا کہ واقعی روحانی طاقت ہی ایک ایسا
ذریعہ ہے جو انسان کو اعلےٰ معراج (نجات)
تک پہونچا سکتا ہے ۔ آتم بل ہی کے سہارے
سے منش موکش دوار تک پہونچ سکتا
ہے مطلب یہہ ہے کہ جب تک انسان کا آتما
بلوان نہین ہوتا تب تک نہ تو سنسار ک
اور نہ ہی پار مارتھک سُکھ پراپت ہو سکتا
ہے اس لئے منش ماتر کا پرم دھرم ہے کہ آتم
بل کو حاصل کر کے پرم دھام یعنے موکش (جو
انسانی زندگی کا مقصد اعلےٰ ہے) کو پراپت
ہو ۔ دیباچہ مین ہمنے یہہ بھی لکھا تھا کہ آتم بل
پراپت کرنے کے لئے یوگ ہی ایک ماتر اوپائے
ہے سوا یوگ کے اور کوئی طریقہ اس کے
حاصل کرنیکا نہین ہے کیونکہ وید اور شاستروں
مین ایسا ہی کہا گیا ہے ۔

سنسکرت کے جاننے والے مہاشیوں کے
لئے تو یوگ درشن موجود ہی ہے بھاشا مین بھی
اس درشن کا انوواد ہو چکا ہے لیکن جو لوگ
سنسکرت یا بھاشا نہین جانتے صرف اُردو
ہی جانتے ہین اونکے لئے کوئی ذریعہ اس
نعمت عظمٰی کو حاصل کرنیکا نظر نہین آتا اسی
لئے ہمنے اسکو نہایت ضروری اور مفید سمجھکر
مہرشی پاتنجل کرت یوگ درشن کا اُردو ترجمہ
آریہ بندھو مین شایع کرنا شروع کیا ہے اُمید
ہے کہ ناظرین اس سے نہایت محظوظ ہونگے
اور جو مہاشے اسکی موافق پورے طور پر اپنا
آچار بیوہار رکھینگے اور اسکے احکامات کی

پوری پوری تعمیل کرینگے وہ بے شبہہ آتم بلما کو پراپت کر کے موکش کے بھاگی ہونگے۔ جہان تک اپنا اختیار چلا ہے اِس ترجمہ کو عام فہم بنانے کی بہت کچھہ کوشش کی گئی ہے لیکن سنسکرت مین بہت سے الفاظ ایسے ہین جنکے لئے اردو مین لفظ نہین ملتے تاہم اونکی تشریح بہت سرل عبارت مین کر دی گئی ہے کہ جس سے مطلب بخوبی سمجھہ مین آسکتا ہے۔

پہلا سُوتر

अथ योगानुशासनम् ॥१॥

(پدارتھ) اتھہ یوگ شکشا وا اوپدیش کو آرنبھہ کرتے ہین۔

(تشریح) پہلے سُوتر کا مطلب یہہ ہے کہ اب یوگ کی تعلیم شروع کرتے ہین اس سوتر مین سب سے پہلا شبد (لفظ) پڑھا ہے جسکے معنے منگلاچار کے ہین اتھہ شبد سے مہرشی کا مطلب یہ ہے الیشر پرماتما کی استتی اوپاسنا اور پرارتھنا کے بعد یوگ کی تعلیم کو شروع کرتے ہین۔ یوگ شبد کے معنے سمادہی کے ہین چت کی برتیون کو روک کر الیشر کی طرف لگانیکا نام سمادہی ہے یعنے دل کے خیالات کو یکسو کر کے بہہ وجوہ اپنی آتما کو پرماتما مین جوڑ دینے کا نام یوگ یا سمادہی ہے۔ آتما کے جاننے کی اچھا (خواہش) کرنے والیکو جگیاسو کہتے ہین جو پورا جگیاسو ہے وہی اس شاستر کی تعلیم کا مستحق ہے اس یوگ شاستر تعلیم کا نتیجہ موکش یعنی نجات ہے۔

دوسرا سُوتر

योगश्चित्त वृत्ति निरोधः ॥२॥

(پدارتھ) چت کی برتیون کا نرودہ یوگ ہے۔

(تشریح) چت کی برتیون کے روکنے کو یوگ کہتے ہین یا یون سمجھئے کہ دل کے خیالات کو روکنے کا نام یوگ ہے۔ یوگ دو قسم کا ہوتا ہے ایک کو سمپرگیات (संप्रज्ञात) اور دوسرے کو اسمپرگیات (असंप्रज्ञात) یوگ کہتے ہین۔ جب رجوگن اور تموگن کی برتیان رک کر چت مین صرف ستوگن برتیان ہی باقی رہ جاتی ہین یعنے جب دل کے خیالات فاسد دور ہو کر صرف نیک خیالات ہی باقی رہ جاتی ہین اوسکو سمپرگیات یوگ کہتے ہین

اس درجہ یوگ مین اودیا اندھکار یعنے جہالت دور ہو جاتی ہے اور جہالت کے متعلق جتنے دکھہ ہین اونکی جڑ اوکھڑ جاتی ہے اور جب ستوگن برتیون کا بھی نرودہ ہو جاتا ہے یعنی جب دل مین نیک خیالات بھی باقی نہین رہتی یعنی جب دنیاوی خیالات کلیہ طور پر دل سے دور ہو کر صرف ایک ایشر پرماتما کا ہی خیال باقی رہتا ہو اوسکا نام اسمپرگیات یوگ ہے

(باقی آئندہ)

عام خبرین

جو سڑک بلوچستان ہوکر نوشکی سے سیستان تک پہونچی ہے اُس سے ہندوستان کی تجارت کو بہت ترقی ہوئی ہے پہلے چار پانچ لاکھہ روپیہ کا مال جایا کرتا تھا لیکن اس سڑک کے نکلنے سے پارسال بیس لاکھہ روپیہ کا مال ایران مین پہونچا ہے۔

شملہ مین آگ لگ جانے کے سبب ایک پارسی اور کئی انگریز سوداگرون کی کوٹھیان جل کر خاک سیاہ ہوگئین سات آٹھہ لاکھہ روپیہ کا نقصان خیال کیا جاتا ہے ایشر ہر بلا سے بچاوے۔

ممالک مغربی و شمالی مین آبکاری کی آمدنی پچھلے سال بہت ترقی پر رہی جب سے آبکاری کا محکمہ کھڑا ہوا ہے تب سے پچھلے سال جتنی آمدنی کبھی نہین ہوئی۔ پچھلے سال مین ستر لاکھہ روپیہ کی آمدنی ہوئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان مین شراب نوشی کا شوق دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔ بناش کالے بپریت بُدہی جب ناش ہونیکو ہوتا ہے تب عقل ماری جاتی ہے۔

جو ٹاپو سرکار انگریزی کے ماتحت ہین اونمین ہزارہا مزدور ہندوستان سے قلی کا کام کرنیکے لئے بھیجے جاتے ہین ہندوستان کے سب صوبون کی نسبت صوبہ ممالک مغربی و شمالی سے زیادہ قلی جاتے ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس صوبہ مین غریب لوگ زیادہ رہتے ہین کلکتہ سے پارسال جسقدر قلی ٹاپوؤن کو بھیجے گئے اُنمین صوبہ ممالک مغربی و شمالی کے رہنے والے ترسٹھہ فیصدی تھے افریقہ کے صوبہ نٹال مین ۶۶۰۰۰ ہندوستانی قلی ہوگئے تھے ان قلیون نے پچھلے سال اٹھارہ لاکھہ روپیہ کما کر ہندوستان کو بھیجا یہان پر رہکر بھوکے مرنے کی نسبت ٹاپوؤن مین جانا اور روپیہ کما کر ہندوستان کو لانا ہزار درجہ بہتر ہے۔

افسوس ۴۔ جولائی کو سوامی وویکانندجی کا دیہانت ہوگیا ہندوستان سے گویا ایک عالم ہمیشہ کے لئے جدا ہوگیا یہہ مہاشے ویدانتی تھے اور سنسکرت کے بڑے لایق پنڈت تھے سب سے پہلے ان کی عزت مدراس مین ہوئی یہہ اول درجہ کے لیکچرار تھے یورپ مین ان کے لیکچرون نے جادو کا سا کام کیا خاصکر امریکہ مین ان کے ویاکھیانون نے وہ اثر پیدا کیا کہ بہت سے استری پرش ویدانتی ہوگئے کتنون نے سنیاس لے لیا انگلستان مین بہی ان کی اچھی عزت ہوئی انکا جنم نام نریندر ناتھہ دت تھا ابھی انکی عمر بہی کچھہ بہت بڑی نہین تھی گویا جوانی مین ہی ظالم موت نے انکو اس دنیا سے اوٹھا لیا

(داشیوریتری اچھاپورن ہو)۔

گورنمنٹ کالج لاہور کا ایک ہندو طالبعلم اتوار کو متصل کالج ایک گاڑی کے نیچے کچل کر مر گیا۔

بنگالہ مین کالستھون نے اپنا درجہ ویدون سے افضل مانا۔ نام کے پیچھے وا اس کا استعمال قطعی بند کر دیا جاوے۔

پچھلے ہفتہ ہند مین طاعون سے ۱۰۵۸ فوتیان ہوئین پنجاب مین صرف ۱۱۰ تہین۔

فرنچ ڈاکٹر میرن نے مرض اسہال کے کیڑے معلوم کئے۔ علاج بذریعہ ٹیکا کے نکالا گیا ہے۔

کلکتہ کے اخبار سے جلپائی گوری کی عجیب خبر معلوم ہوئی ہے کہ یہان ٹیشہ ندی کے کنارہ پہ خود بخود ایسی آوازین آتی ہین کہ گویا توپین دغتی ہین۔ بعض اوقات دن مین ایکسو دفعہ یہہ عجیب آوازین آتی ہین۔ ایسی آوازین گاہ گاہ مدت مدید سے سنتے تھے لیکن چند روز سے علی التواتر یہہ آوازین آرہی ہین۔

بارسیال مین توپون کی آوازون کی نسبت ابہی حل نہین ہوا تہا کہ یہ دوسرا تماشہ پیش آیا۔

حکم دیا گیا ہے کہ دو غبارے ولایت سے دربار دہلی مین مشقی جنگ کے لئے منگوائے جائین

شب شنبہ کو مسٹر ایف ڈبلیو ایل کے مکان واقع نسبتی ٹھنڈی سڑک لاہور مین بہت بڑی چوری ہوئی اور بہت سے قیمتی زیورات و کاغذات چوری گئے۔ چور مس ایل کے کمرے کے دروازہ سے آیا تہا جسکے باہر پنکہا کہینچ رہا تہا۔ چور وہان سے کپڑے پہننے کے کمرے کو گیا۔ اور سنگار میز سے بہت سا روپیہ اور گہڑی وغیرہ اور دفتر کے صندوقچے سے قیمتی کاغذات چرا لئے۔

شب یکشنبہ کو قندہاری بازار لکہنؤ مین ایک عورت مار ڈالی گئی اور اوسکے شوہر کو سخت زخمی کیا۔ مجروح اپنے اظہار مین بیان کرتا ہے کہ ایک اور دو بجے شب کے مابین میرے گہر مین چار آدمی گہس آئے اور میری بی بی کا گلا کاٹا۔ ان مین سے ایک شخص نے میرا منہ بند کرکے دوسرے نے مجہہ کو چہریان مارین۔ عورت کا گلا کٹنے کے علاوہ اسکے جسم پر کئی جگہہ بڑے بڑے زخم بہی تہے خونی بہاگ گئے پولیس نے اطلاع پانے پر آکر دیکہا کہ عورت ایک خون کے تہالے مین مردہ پڑی ہوئی ہے اور مرد مہلک طور سے زخمی ہے۔ فوراً مرد علاج کیلئے اسپتال بہیجدیا گیا۔ دو آدمی گرفتار ہوئے جنمین سے رہنی کا رہنے والا ایک گدہیہ ہے اور دوسرا شخص کوچوان ملازم بابو تلسی رام ہے۔ مجروح شخص نے ان دونون کو شناخت کیا۔ سنا گیا ہے کہ اس عورت کی ایک قاتل سے آشنائی تہی اور رشک و حسد کی وجہہ سے یہہ قتل ہوا۔ اور یہہ تینون نفر قاتل کے دوست تہے جو اسکے کہنے سے اس خون مین شریک ہوئے۔ مجروم شخص نے اسپتال مین قضا کی

ساماجک خبرین

بورڑسے اُپدیشک جنہون نے ۱۸۸۶ء مین یہان کا آریہ سماج ستھاپت کیا تھا یعنی شری سوامی آتمانند سرسوتی جی مہاراج نے یہان پر تکالیف سے نجات کے بارہ مین ایک دلچسپ مدلّل لیکچر دیا۔ دوسرے روز پنڈت بدری دت سررشتہ دار جنگلات کے مکان پر ایک بڑا ہون ہوا۔ سوامی جی نے ایک نہایت عمدہ اور پُر اثر لیکچر دیا۔ بخشی گوپی پرشاد جی منتری سماج نے لیکچر کا خلاصہ سُنا کر سبکو دھنیہ واد دیا۔ پنڈت صاحب موصوف نے آریہ ساماجک فنڈون مین پانچ روپے دان دئے۔ اور پنڈت صاحب کی شریمتی ماتا جی نے دو روپیہ سوامی جی کو نذر دی۔ سوامی جی صاحب نے وہ دو نو روپے اُسی وقت آریہ سماج چکروتہ کو دیدئے۔

شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی تخت نشینی کے جلسہ پر رونق افروز ہونیکے لئے جو رؤسا و مہاراجگان ہندوستان سے ولایت تشریف لے گئے ہین۔ ان مین سے جو عزت سر کرنل پرتاب سنگھ صاحب کی ہوئی وہ دوسرون کو نصیب نہین ہوئی لارڈ ہرلش نے سر پرتاب سنگھ صاحب کی جو تعریف کی۔ وہ شاید ہی کسی دوسرے ہندوستانی کو نصیب ہوئی ہوگی۔ شہنشاہ نے اپنے دست مبارک سے نائٹ آف باتھ کا تمغہ انہین دیا۔ وستہ ہوچین کے جنگ کا تمغہ عطا فرمایا۔ اس بڑی بھاری عزت کا سبب کیا ہے۔ غور کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ سر پرتاب سنگھ کے اعلےٰ آچرنون کے باعث ہی اُن کی اسقدر عزت ہو رہی ہے۔ اور یہ آچرن انکے اندر مہرشی سوامی دیانند جی کے اُپدیشون کا ہی اثر ہین۔ ان دِنون جسقدر تعلیم یافتہ فرقہ مسٹر دادابھائی جی کو ہندوستان کا گرینڈ اولڈ مین (عالیشان بزرگ) مانتا ہے۔ اسی طرح سرکار انگریزی اور اینگلو انڈین کیطرف سے یہہ خطاب سر پرتاب سنگھ صاحب کو ملا ہے۔ آریہ سماج کو سر پرتاب سنگھ صاحب کا اسطرح سے اعزاز پانا قابل فخر ہے۔

لالہ پرمیشوری داس سب اوورسیر دیپالپور ضلع منٹگمری مین ویدک دہرم پرچار کی سخت ضرورت جتلاتے ہین۔ اور آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب سے باادب نویدن کرتے ہین کہ یہہ ضلع پرچار سے کیون محروم ہے۔

لاخوشی رام صاحب اسٹیشن ماسٹر احمد پور اپنی جگہہ سے بدلکر ملتان کو تشریف لیگئی ہین آپ نے ملتان کو جاتے وقت راستہ مین ۵ للعہ گروکل کے لئے چندا اکٹھا کیا

گذشتہ ماہ مین آریہ سماج پٹیالہ کے پردھان بابو رامیشور پرشاد کے سنتان کے چوڑا کرم واکرن بیدہ سنسکار ویدوکت ریتی سے پنڈت گوری دت جی نے کرائے بابو صاحب نے ۵ روپیہ سماجک فنڈون مین دان دیئے اور سماج کے ممبرون کو پریتی بھوجن کرایا۔

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ پنڈت دھرم دیو صاحب پردھان آریہ سماج امرتسر سرگ باس ہوگئے ایشور پرماتما انکی آتما کو شانتی پردان کرے۔

دلیوریا ضلع گورکھپور مین دسمبر ۱۹۰۱ء مین ایک نیا آریہ سماج قایم ہوگیا اس کے ہفتہ وار جلسہ برابر ہوتے ہین اور دن بدن ترقی کرتا ہے۔

پنڈت دولت رام اپدیشک نے ۲۲ جون سے ۲۴ جون ۱۹۰۲ء تک گوجرانوالہ مین تین ویاکھیان دئے اور ۲۶ جون کو ایک لیکچر لالہ موسا مین دیا ۲۸ جون کو سیالکوٹ پہونچ گئے۔

لالہ رلارام صاحب ٹھیکیدار نے لدھیانہ سماج کو مبلغ ۲۰ روپیہ حسب ذیل فنڈون کے لئے دان دیئے گروکل کے لئے ۱۰ روپیہ وید پرچار کے لئے ۵ روپیہ کنیا اناتھ آلہ کے لئے ۳ روپیہ کنیا مہاودیالہ کے لئے ۲ روپیہ

۲۰ جون ۱۹۰۲ء کو سیالکوٹ مین ایک بدھوا کا پنر بواہ ہوا بدھوا کوٹلی لوہاران کی رہنے والی تھی جسکی کہ عمر ۱۶ سال کی تھی اوسکی مان یہہ کارروائی دیکھکر بہت خوش ہوئی اور چونکہ سیالکوٹ مین یہہ پہلا ہی موقع تھا اسلئے اس کارروائی کو دیکھنے کے لئے بہت آدمی آئے اور بہت اچھا اثر پڑا۔

اجمیر دیانند یتیم خانہ کا ڈیپوٹیشن لالہ کنہیا لعل بی۔ اے کی مدد سے بمبئی پہونچا اور ویدھرم پرچارنی سبھا کی مدد سے قریب پانسو روپیہ بمبئی مین ملے اور بھی ملنے کی اُمید ہے۔

آگرہ۔ پنڈت دولت رام مارگو اپدیشک نے سیتلا کے میلے مین جو کہ ماہ آساڑہ مین ہر سوموار کو ہوتا ہے۔ دو دن پانچ پانچ سو کی حاضری مین دھرم پرچار کیا اثر اُتم ہوا۔

پنڈت رام رتن جی مہاراج کی سعی و کوشش سے سوہلن ضلع شملہ مین نیا آریہ سماج قایم ہوا ہے جسمین مفصلہ ذیل مہاشے عہدہ دار مقرر ہوئے ہین۔ بابو نول سنگہ پریسیڈنٹ بابو لیکہہ رام وائس پریسیڈنٹ۔ اور لائبریرین۔ بابو ودفی چند سیکرٹری۔ لالہ جیون رام اسسٹنٹ سکرٹری۔ لالہ سوریہ بہان جی کوشادھکش۔

ایک پنجابی مہاشے نے کلکتہ مین کئی لڑکیون کو عیسائی ہونے سے بچایا۔ ایک لڑکی جو کہ قریب تین یا چار مہینے کی تھی اسکے لئے ایک دودہ

پلانے والی مقرر کردی ہے اور باقی لڑکیوں کو
بریلی اور فیروز پور کے یتیم خانہ میں بھیجدیا ہے
اوپر دیکھ مہاشے کا قومی جوش اور فیاضی
قابل تعریف ہے۔

التماس

۵ جون کے رسالہ سے ناظرین کو یہ تو معلوم ہو گیا
ہوگا کہ عزیز پی۔ آر۔ در ملازمت کی وجہہ سے
باہر کو چلے گئے ہیں اور آریہ ہند ہو پھر سے
ہوشیارپور میں آگیا ہے چونکہ ناواقفیت کی وجہہ
سے جون کے رسالہ کی روانگی میں بہت گڑبڑ
ہو گئی ہے اسلئے اگر کسی صاحب کے پاس ماہ جون کا رسالہ
نہ پہونچا ہو وہ براے نوازش اطلاع دیں تاکہ
انکی خدمت میں رسالہ بھیجدیا جاوے۔ دیگر
عرض یہ ہے کہ آریہ ہند ہو کا پانچواں سال نصف ما
سے زیادہ گذر چکا اس سال میں ہمارے
خریداران نے قیمت بھیجنے میں بہت ہی کم توجہ
دی ہے اسلئے لازم ہے کہ براے عنایت
بہت جلدی اپنے ذمہ کا روپیہ عنایت فرمایا
جاوے۔ جن خریداران کی قیمت پندرہ روزہ
کی بابت پہونچ چکی ہے وہ مجرا دیجاویگی۔
بہت سے صاحبوں کی طرف کئی کئی سال کی قیمت
باقی ہے انکو اسطرف بہت جلدی توجہ کرنی
چاہیئے کیونکہ روپیہ کا کام بغیر روپیہ کے پورا
نہیں ہو سکتا اگست کے ختم ہونے کا اور انتظار

کیا جاویگا بعد کو رسالہ ویلیو پے ایبل بھیجنا شروع
کرینگے۔

دنیا میں تندرستی سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں

ہماری اکسیر صفت دواؤنکی
صحت بخش تاثیر کے تازہ کرشمے

جناب ڈاکٹر صاحب۔ مکرم و معظم بندہ زاد عنایتہ
قبل ازیں ۱۹۰۶ء میں مجھے ضعف دماغ کی
شکایت ہوئی تھی جس سے دماغ میں چکر آجاتا
تھا لیکن آپ صاحب کی دوا سے اچھا ہوا کہ آجتک
وہ شکایت ظہور میں نہیں آئی اسکا شکریہ
میرا ایک ایک بال کرتا ہے اور دل سے یہی
دعا نکلتی ہے کہ الیشور آپکے شفاخانہ کو دن دونی
رات چوگنی ترقی بخشے۔

مرقومہ جگل کشور۔ از باندہ

---

۲ مکرم بندہ جناب ڈاکٹر صاحب جی نمستے۔
دس بارہ سال ہوئے کہ میں نے آپکے شفا
خانہ سے دانتوں کا منجن منگوایا تھا وہ منجن بہت
خوشبودار تھا اور دانتوں کو صاف بھی رکھتا تھا
اور دانتوں کی مضبوطی کے واسطے بھی نہایت مفید
تھا اب مجھکو پھر ضرورت ہے لہذا ایک ڈبیہ منجن
کی بھیجدیجئے۔

مرقومہ لاجپت رائے از سہرالہ ضلع لدھیانہ

ضعف دماغ کی ادویہ کی قیمت فی شیشی عہ

۲ قیمت فی ڈبہ ۲

مہاشے جی پیارے دوست نمستے - ایک ہفتہ ہوا
کہ آپ سے چھائین کا مرہم منگایا تھا - ایک ہفتہ کی
ملنے سے ہی چھائین کو بالکل آرام ہو گیا - مین آپکا
شکریہ ادا کرتا ہون - راقم
شام لعل از سمولی ریاست گوالیار

ڈاکٹر مہاشے جی - نمستے - آپکی بھیجی ہوئی دوائیون
سے پورا پورا فائدہ پایا - کرپا کر کے آپ ایک
شیشی عشبہ کی اور بھیج دیجئے -
راقم - دولی رام از سنگھ بھوم

مہاشے ڈاکٹر رام چندر جی - نمستے - مین نے
آپ سے کچھ مدت ہوئی کہ دانتو نکا منجن منگوایا تھا
وہ نہایت ہی مفید ثابت ہوا - کرپا کر کے تین
ڈبیہ اور بھیج دیجئے -
راقم - مولا مل پلیڈر سکرٹری آریہ سماج گورداسپور

معظم مکرم بندہ جناب ڈاکٹر صاحب تسلیم -
عرصہ ڈیڑھ سال کا ہوا کہ مین نے آپکے ہان سے
برائے دافع عارضہ جریان و سستی فاسفورس
کی گولیان اور روغن طلا منگوایا تھا جس سے
میرا جریان اور سستی ایسا جاتا رہا کہ آج تک
اتنا عرصہ گذرنے پر بھی نہیں ہوا میں آپ کا
نہایت مشکور ہون -
راقم - جانکی پرشاد از موضع ڈنکا

جناب والا ڈاکٹر صاحب جی رام جی کی -
مین امید کرتا ہون کہ آپکو میرا خیال ضرور
ہوگا کیونکہ مین آپ کو ادویات کے منگوانے
کیلئے ہمیشہ تکلیف دیتا رہتا ہون مین نے
آپکی ادویات سے نایاب فائدہ اوٹھایا ہے خاصکر
سانپ کی دوا سے جس سے ہر سال دو چار
آدمیونکی جان بچ جاتی اب سانپ کی دوا نہیں رہی
لہذا تھوڑی سی بھیج دیجئے - اس شہر مین سانپون
کی بہت کثرت ہے -
راقم میشوری پرشاد دورما - چھاونی مرار

کنیا کے لئے ور کی ضرورت

مجھے ایک - برتر (جنکا ورن چھتری ہے) کو اپنی
کنیا کے لئے ایک لڑکے کی تلاش ہے وہ بھاٹی
راجپوت ہین گوتر بتس ہے - اونکی رشتہ داری
باجہل جٹ ولیار سولنکی - گوڑ - جہنگارہ - بیس
راجپوتون مین ہوتے ہین -
کنیا کی عمر ۱۴ سال کی ہے آریا کنیا پاٹھ شالا
میرٹھ مین سب سے بڑی شرینی مین پڑھتی ہے
سب طرح سے ہوشیار اور خوبصورت ہے -
رسوئی کے کام - سینے پرونے پڑھنے لکھنے مین
کشل ہے لڑکا آریہ
خیالات کا ہونا چاہیے عمر ۱۸ - اور ۲۴ سال کے
درمیان ہونی چاہئے گذارہ کی سبیل معقول

رکھتا ہو زنگ ہین نہ ہو جنکو منظور ہو مجھہ سے
خط و کتابت کرین۔

ڈاکٹر راجپندر ورما شہر میرٹھہ

شریمان مہاشئہ ڈاکٹر راجپندر ورما جی
نمستے۔ گذارش ہے کہ ہمارے یہان مقام کرتھل
مین ایک گوڑ برہمن کی لڑکی عمر ۱۳ سال بال بدھوا
ہو گئی لڑکی اتی سندر ہے اوسکے واسطے
ایک بر کی ضرورت ہے جسکی عمر پندرہ سال سے
اوپر اور پچیس ۲۵ سال سے کم ہو لڑکا اگر پڑھا ہوا
ہو تو بہت اچھا ہو ورنہ ذریعہ کہانے کمانے کا
اچھا رکھتا ہو اور لڑکا خوبصورت ہو اگر مل سکے
تو اطلاع بخشئے اور آپ معہ ماتا جی کے تشریف
لا کر شادی کرا دیجئے اور اتری اور کشن ان دونون
گوتر کا برہمن ہونا چاہئے۔ اور وہ لڑکی یہان کے
سبھاپتی کوڑے سنگھ کے پروہت کی ہے۔
اور اس مضمون کو آریہ ہند ہو مین شائع
کرا دیجئے۔

راقم
کوڑے سنگھ معرفت منشی ملراج سنگھ
منصف کرتھل پرگنہ چھپرولی ضلع میرٹھ

ریویو

شہید صادق مصنفہ پنڈت لکشمی دت صاحب ...
آگرہ ہمارے پاس ریویو کے لئے آئی ہے اس کتاب مین مصنف نے
عیسائی اور مسلمانون کے پرچار کے طریقہ ایک بہادر کا
دھرم کے معاملہ مین راجی جان پہ کھیل جانا ایک

لوکل

ایشور پرماتما کی کرپا سے آریہ کنیا پاٹھہ شالا اور
استری سماج میرٹھ آنند پورو ک چل رہے
ہین اور اپنے اودیش کو پورن کر رہے ہین
انا تھہ کنیاؤن کی حالت بہت اچھی ہے دس
انا تھہ کنیائین نیچ سے اور آنے والی ہین۔
ہم لالہ پھول چند صاحب بنکر کوشادکش آریہ
سماج نیچ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہین
جنہون نے دس کنیاؤن کے بھیجنے کا ہم سے
وعدہ کیا ہے مبلغ بیس روپیہ لالہ صاحب
موصوف کے پاس واسطے سفر خرچ کے
بھیجدیئے گئے ہین امید ہے کہ خزانچی صاحب
بہت جلدی انا تھہ کنیاؤن کو روانہ کرینگے۔
اس مہینے مین آریہ کنیا پاٹھہ شالا کے لئے
حسب ذیل دان ملا۔ ہم وہندگان کا تہ دل
سے شکریہ ادا کرتے ہین۔
ٹھاکر موتی سنگھ صاحب برادر ٹھاکر سروپ سنگھ
صاحب رئیس موضع سینلی ضلع میرٹھ
کے پتر کے بواہ سنسکار مین مبلغ للعہ ۱
لالہ نرائن داس چپراسی پٹری کے بواہ سنسکار
مین معرفت بابو رام کشن صاحب عہ روپیہ
لالہ چھجو مل صاحب پروہان آریہ سماج لاوڑ کی
استری نے مبلغ ایک روپیہ انا تھہ کنیاؤن
کو اپنے پوتے کی صحت یابی کی خوشی مین آنچہ

پاکدامن دیوی کی شجاعت و سرگزشت چاندنی بی بی کی خون کا حیرت انگیز کرشمہ بطور ناول کے درج کیا ہے ۱۰۶ صفحہ

کہانیکے لیئو دیا الیشور پرماتما آنکی منوکامنا پورن کرینگے۔

اس مہینے مین بارش خوب ہی ہوئی اور رانجکہ ہو رہی ہے فصلیں بوئی گئیں۔

دیش یتیم خانہ میرٹھ اچھی طرح سے چل رہا ہے سب لڑکے لڑکیون کی تندرستی اچھی ہے انکو پڑھایا بھی جاتا ہے اور دستکاری بھی سکھلائی جاتی ہے اس کام کے لیئے ہم لالہ رام نجیدیال صاحب رئیس شہر میرٹھ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہین کہ آپ نہایت ہی کوشش اور سرگرمی سے یتیم خانہ کے کام کو چلا رہے ہیں ایشور پرماتما ایسے نیک صفات روساء کو سدا آنند رکھے۔

آجکل ضلع میرٹھ کے دیہات مین آریہ دہرم کا پرچار خوب ہو رہا ہے ویدک ریتی سے سنسکار بہت کثرت سے ہوتے ہیں یہہ سب مہرشی دیانند جی کے ست سنکلپونکا نتیجہ ہے۔

آریہ سماج شہر میرٹھ اور صدر سماج نیز لال کرتی سماج اچھی طرح چل رہی ہیں۔

نوٹس

{ ہون سامگری }

چونکہ آجکل موسم برسات ہے اور بدبودار ہوائیں کثرت سے پیدا ہوتی ہیں اسلیئے سب آریہ بھائیونکو ہر روز دونوں وقت ہون ضرور ہی کرنا چاہیئے ہمنے خاص طور پر برسات کیلئے ہون کی سامگری طیار کی ہے قیمت فی سیر [illegible]

آریہ سماچار میرٹھ اور اینجانب

گویم مشکل وگر نگویم مشکل

ہمارے معزز معاصر آریہ سماچار کے مکرم و منتظم ایڈیٹر نے بعبعہ لوکل پہلے تو پبلک کو اطلاع دی ہے کہ ہمنے میرٹھ سماج کے مندر کی مرمت کے لئے پانسو روپیہ دان کرنے کا وعدہ منسوخ کردیا پھر ہمسے ارشاد کیا ہے کہ ہم اس منسوخی پر دوبارہ غور کریں۔ جبکہ ہم اور ہمارے محسن بابو گھاسی رام صاحب ایم۔ اے۔ ایک ہی مقام پر رہتے ہیں تو بذریعہ اخبار اس قسم کا ایجاد ہونا جس بہاو کو پرگٹ کرتا ہے اوسپر خامہ فرسائی فضول ہے۔ ناظرین اخبار اوس سرل بہاؤ کا فوٹو خود اپنی آنکھوں کے سامنے قائم کر سکتے ہیں۔ رہا وعدہ شکنی کے الزام کی شہرت ہمارے مِتر کی عنایت خاص ہے ہمیں افسوس ہے تو یہ ہے کہ ہمارے مشفق نے حق الامر کا اظہار نہیں فرمایا۔ چونکہ معاملہ اخباری دنیا میں پہونچایا گیا ہے اسلئے ہمپر بھی لازم آتا ہے کہ اوسکی صفائی کے لئے اپنے پرچہ کے کالموں کو کام میں لائیں حقیقت یہ ہے کہ ہمنے اپنی بیماری کے ایام میں پانسو روپیہ اس غرض سے دان کیا تھا کہ خاص میرٹھ میں کسی کار خیر پر صرف کیا جاوے۔ چونکہ سماج مندر کی چھت مخدوش حالت میں تھی اسلئے ہمنے انترنگ سبھا کو اطلاع دی کہ ہم یہ روپیہ اوسکی درستی کے لئے دے سکتے ہیں۔ اس وعدہ کو زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا کہ ایک روز سماج مندر میں عجیب و غریب نظارہ دیکھنے میں آیا۔ یعنی سماج کے ایک معزز سبھاسد کے ذریعہ سے اجازت حاصل کرکے سینکڑوں استریاں ایک بوڑھے ہندو کی مرگ کے موقع پر ناچنے کودنے کی لغو رسم ادا کرنے کے لئے مندر میں جمع ہوئیں اور دن بھر دھما چوکڑی کی علاوہ ایسے خرافات گیت گائی گئیں کہ مندر کے پاس کو نکلنے والے انگشت بدندان ہونے لگے۔ تمام شہر میں اس عجیب کیفیت کا چرچا ہوا اور سماج کے نام کا فخر کرنے والوں کو بڑی خفت اوٹھانی پڑی۔ اس واقعہ نے کئی ایک گذشتہ واقعات کو بھی جنمیں سے ایک مسلمانوں کا سماج مندر میں کسی برات سے متعلق دعوت کھانا تھا تازگی بخشی اور ہمیں قدرتی طور پر یہ خیال پیدا ہوا کہ ایسے مکان کے لئے پانسو روپیہ دینا جسکے استعمال میں مکان کی مذہبی حیثیت اور سماج کے پاک اصولوں کی عظمت کی ذرا پرواہ نہ کیجاوے آریہ دھرم کے سیوکوں کے لئے ایک طرحکی دل شکنی ہے اس خیال کے پیدا ہوتے ہی ہمنے سیکرٹری مہاشے کو اطلاع دی کہ وہ پانسو روپیہ کسی اور پروپکار کے کام میں صرف کیا جائیگا بابو گھاسی رام صاحب کو مناسب تھا کہ اگر وہ پبلک کے کان تک اس خبر کو پہونچانے کے لئے بیقرار تھے تو پورا قصہ بیان فرماتے۔ اونکا بھی جی بھر جاتا اور ہمیں بھی یہ نہ کہنا پڑتا کہ "گویم مشکل وگر نگویم مشکل"

(ایڈیٹر)

جلد پنجم

رجسٹرڈ نمبر الف ۶۸

نمبر ۱

ओ३म्

विद्यांचाविद्यांच यस्तद्वेदोभयंसह ॥ अवि-
द्यया मृत्युं तीर्त्वा विद्ययामृतमश्नुते ॥

جو منشیہ ودیا اور اودیا کے سروپ کو جانکر جڑ اور چیتن اور دونوں کو انکا سادھک نشچے
کر کے شریر آدی جڑ اور چیتن آتما کو دھرم ارتھ کام اور موکش کی سیدھی کیلئے ساتھ ساتھ
ہی پریوگ کرتے ہیں وہ لوگ دکھ سے چھوٹکر پرمارتھ کے سکھ کو پراپت ہوتے ہیں

आर्य्यबन्धु

آریہ بندھو میرٹھ

بابت ماہ اگست سنہ ۱۹۰۲ء

قیمت سالانہ پیشگی بلا محصولڈاک ۱؎ معہ محصولڈاک ۱؎

حسب الارشاد جناب ڈاکٹر رامچندر صاحب بابو پروپرائٹر و ایڈیٹر شائع ہوا

ہمدرد ہند پریس میرٹھ گدڑی بازار میرٹھ میں چھپا

دستور العمل

(۱) سلیس اردو زبان کے لباس مین سبھتا اور وچار پور یک آتمک - شاریرک اور سماجک اُنتی سمبندہی مضامین اپنے معزز خریداران کی خدمت مین التماس کرنا اس پرچہ کا ادیش ہوگا -

(۲) جن مضامین سے آریہ پبلک کی مجموعی ترقی کو صدمہ پہونچنے کا احتمال ہوگا اُنسے پرچہ کے کالمون کو پاک رکھنے کا خیال ہر وقت رہیگا -

(۳) ملکی معاملات ارتھات راج سمبندہی وِشیون پر آریہ بندہو مین رائے زنی کرنیکا کسی مہاشہ کو حق حاصل نہوگا -

(۴) یہ پرچہ ہر ماہ کی اخیر تاریخ تک اپنے پیارے گراہکون کی دست بوسی کیلئے میرٹھ سے روانہ ہوجایا کریگا جن مہاشیون کو کسی وجہہ سے آریہ بندہو کی ملاقات پسند نہ ہو اُنکی خدمین گذارش ہے کہ بلاتکلف پرو پرائٹر کو اپنی نارضامندی سے اطلاع بخشین - تین پرچے کسی مہاشہ کا قبول فرمانا خریداری کی دلیل متصور ہوگا -

(۵) قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک عہ اور بلا محصول ڈاک ۱۲ مقرر ہے - جو مہاشہ قیمت مقررہ بطور پیشگی عنایت فرماوینگے وہ خاص شکریہ کے مستحق ہونگے - آریہ گنون کی معتبری ہمین اس بات کی اجازت نہین دیتی کہ ہم پیشگی قیمت کو آریہ بندہو کی لازمی شرائط قرار دین -

(۶) آریہ بندہو اپنے عالی دماغ - بارہک بین - دہرم ہتیشی - خیر اندیش اور نیک خیال نامہ نگارونکی خدمت مین ہمیشہ بلا قیمت پیش ہوا کریگا -

(۷) مراسلات کو فریکش اور منصفانہ مطالعہ کے بعد آیوگی ارتھات ہر طرح سے مفید سمجھا جانیپر بلا کم وکاست چھاپدیا جاویگا لیکن جو مراسلات اشاعت کے لایق نہین سمجھی جاوینگی انکا واپس کرنا پرچہ کے ادھکاریون پر واجب نہوگا -

(۸) آریہ سماج اور اُسکے معاون انسٹیٹیوشنون کے اشتہارات اور نیز ایسے نوٹس جنسے سراسر پبلک کی بہبودی مقصود ہو اس رسالہ مین بلا اُجرت شائع ہو سکینگے - ذاتی فائدہ کے اشتہارون پر بشرح ذیل اُجرت لیجاویگی ایک سطر پر صرف ایکبار ۲ ر نصف صفحہ ۱۲ پورے صفحہ پر ستے متواتر اشاعت کیلئے خاص نرخ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت کے طے ہو سکتا ہے - اشتہارونکی تقسیم کرائی فی دفعہ ۶ ہونگے

نوٹ - کوئی ایسا اشتہار طبع نہوگا جس میں ناشائستہ محض یا خلاف قانون الفاظ ہون یا جو آریہ سماج کے نیمون کے درودہ ہو

آریہ بندھو

استقلال

انسانی زندگی کے لئے استقلال بھی ایک اعلےٰ درجہ کی صفت ہے بغیر استقلال کے انسان کا کوئی کام ٹھیک نہیں ہو سکتا بحر دنیا کے عظیم تلاطم مین جہان قدم قدم پر آدمی بیادہی خوشی رنج نفع نقصان سُکھ دُکھ راحت تکلیف مصیبت وغیرہ کے غوطے کھانے پڑتے ہین یہ استقلال ہی انسان کو سہارا دیتا ہے اور ہر لحہ سمجھاتا ہے کہ خوشی کے وقت پھولے پھولے مت پھرو اور جامہ سے باہر مست ہو جاؤ کیونکہ یہ دُنیاوی خوشی ہمیشہ قایم رہنے کی لایق نہین ہے بلکہ بادل کے سایہ کی طرح بہت جلد گذر جانے والی ہے - اور خدا نخواستہ اگر کوئی مصیبت پڑ جاوے تو ایکدم سے گھبرا مت جاو نامردون کی طرح روتے جھینکتے مت پھرو- مطلب یہہ ہے کہ انسان کو چاہیئے کہ ہر خوشی و مصیبت کے موقع پر استقلال سے کام لے - ایسے وقت مین جبکہ چارون طرف سے مصیبت کی گھٹائین جھوم رہی ہون رنج و غم کے بادل اُمنڈ اُمنڈ کر آرہے ہون نا امیدی کی اندھیری چھارہی ہو مخالفت کی ہوائین مُنھہ پر تھپیڑے مار رہی ہون دُکھ کی بوندین ٹپاٹپ سر کو توڑتی ہون - خانہ زندگی کی چھت گرنے کو ہو - امید صرف بجلی کیطرح کبھی کبھی چمک جاتی ہو - ایسے مصیبت کے زمانے مین صرف استقلال ہی سہارا دے سکتا ہے جن سجنون مین استقلال کی صفت موجود ہوتی ہے وے مصیبت کیوقت پربت کیطرح اپنے ارادہ پر مستقل رہتے ہین اُنکا دل کبھی تنگ نہین ہوتا چہرے پر کبھی اوداسی نہین چھاتی - برخلاف اسکے جن آدمیون مین استقلال کا مادہ موجود نہین ہوتا وے تھوڑی سی تکلیف مین گھبرا جاتے ہین - ذرا سی مصیبت پڑنے پر بزدلون اور عورتون کی طرح رونے پیٹنے اور ہائے ہائے کرنے لگ جاتے ہین - استقلال کی صفت رکھنے والے شور بیر یودھا رن بھومی مین جہان پر گولیون کا مینھہ برس رہا ہو توپون کے گولے دنا دن آرہے ہون - لہو کی ندیان بہہ رہی ہون - تلوارین بجلی کیطرح چمک رہی ہون - صرف استقلال کے بھروسہ پر اپنی چھاتی کو بیخوف ہو کر سامنے کر دیتے ہین - دھیر پرش جس نیک کام کو شروع کرتے ہین اوسکو پورا کئے بغیر نہین چھوڑتے چاہے اونکو بارہا ناکامیابی ہی ہوئی ہو لیکن وے استقلال کے ساتھہ اوس کام کو کئے ہی جاتے ہین جب تک کہ وہ کام پورا نہ ہو جاوے چاہے اوس کام کو کرتے کرتے اونکے پران انت بھی ہو جاوین مگر اپنے نیک ارادہ کو دھیر دیکی طرح

اٹل رکھتے ہین۔

دہیر پرشون کے مکہ سے جو بچن نکلجاتا ہے وہ اٹل ہوتا ہے وے اپنے قول کو جان تک نبھاتے ہین۔ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ آریا ورت مین ایک دو نہین بلکہ سینکڑون ہزارون دہیر بیر ایسے ہو گذرے ہین کہ جنہون نے اپنے قول کی پیروی کے لئے پران تک نچھاور کر دیئے سینکڑون مہاتما ایسے گذرے ہین کہ جنہون نے اپنے نیک ارادے کو پورا کرنے کے لئے سخت سے سخت مصیبتین برداشت کین دو چار دن نہین برس دو برس نہین بلکہ تمام عمر وہان کشٹ سہتے ہوئے بھی اپنے ارادے سے بال برابر نہین ہٹتے۔ ایسے ہی پرشون کے لئے کسی کوی نے ایک دوہا لکھا ہے۔

(دوہا) سب تب پورے اُس ہی تب پران دشرتھ نے دونون دئے بچن نج دینا جان

شریمان مہاراجہ دشرت۔ رامچندر۔ یدہشٹر۔ ہریشچندر۔ ارجن۔ بھیشم پتامہا۔ شنکر۔ بدہ۔ گرو نانک۔ گرو گوبند سنگھ۔ پرتاب۔ سیواجی۔ سوامی دیانند وغیرہ وغیرہ اسی بڑ اٹل کے مہاتما تھے۔ اسی لئے ان دہیر پرشون کے نام نامی آفتاب کی طرح درخشان ہین اور تا قیامت روشن رہین گے۔

پس جس انسان مین استقلال کی صفت موجود نہین ہے وہ پایہ انسانی سے گرا ہوا ہے ایشر پرماتما کرپا کرے کے بھارت نواسیون کو اس صفت کے موصوف بنائی۔ (راوم شرم)

نوٹ اور رائین

ہمعصر ست دہرم پرچارک جالندہر نے ایک بڑی باریک بات پیدا کی ہے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو بہت مدت سے تلاش تہی کہ دویارتہیون کے لئے کھڑاؤن پہننے کی آگیا کیون ہے اب آپ کو ایک محقق کی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ برہمچرج کے زمانہ مین انسان کے جسم مین بجلی بڑی کثرت سے پیدا ہوتی رہتی ہے۔ اگر یہ بجلی بذریعہ پاؤن کے خارج ہو کر زمین مین چلی جائے تو بقول محقق مذکور جسم انسانی کا سخت زیان ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ پاؤن اور زمین کے مابین کوئی ایسی چیز حایل کیجا دے جو بجلی کو بتدریج خارج ہونے دے ہمارے معزز ہمعصر کی راے مین یہ مطلب کھڑاؤن سے بخوبی تمام حاصل ہوتا ہے۔ کیا اچھا ہو اگر اس ایجاد کا مقصد از روے شاستر بھی ایسا ہی نمایان اور صاف نکل آئے۔ مرحوم گورو دت ایم۔ اے نے غور و فکر سے کام لیا تو اگنیہبن اور نائٹروجن واچی وید منتر کا پتہ لگ ہی گیا۔ کیا ممکن نہین ہے کہ مذکورہ بالا طور پر جسم انسانی کا ایک برقی باٹری ہونا کسی وید منتر کا نیا رو پایا

جاوے - آریہ سماج مین وید شاستر کا آندولن مد نضول مین داخل ہوگیا ہے - سماج کے ہفتہ واری جلسون مین صرف ستیارتھ پرکاش اور بھومکا کے پاٹھ کو کافی تصور کیا جاتا ہے - فرصت کے وقت کو آریہ گن شاستر وچار مین خرچ کرنے کے بجاے اخبار بینی یا قصہ خوانی مین ضائع کرتے ہین - ہماری راے مین ہر ایک سناتن ریتی کبھی نہ کسی طرح سے انسان کے لئے لابھ داےک ہے - ودیارتھیون کا مرگ چھالا اوڑھنا مونج بیکھا پہرنا چٹائی پر سونا وغیرہ ہر ایک وضع خاص کی تہ مین کوئی نہ کوئی خوبی ہے - ہمارے دوست لالہ منشی رام صاحب کو چاہئے کہ جہانتک ممکن ہو ودیارتھیون کے شاستر وکت فیشن کی رعایت رکھین -

ملک جاپان کے دارالخلافہ ٹوکیو مین مذہبی کانفرنس ہونے والی ہے اس کانفرنس مین غالباً تمام مذاہب کے پرتی ندہ شامل ہونگے - سماچک اخبارون مین نہ صرف اس بات کی تحریک ہوئی ہے کہ آریہ سماج کو یہ موقع ہاتھ سے نہ دینا چاہئے بلکہ چند لائق مہاشیون کے نام بھی لئے گئے ہین جنھین اس مذہبی جلسہ مین شامل ہوکر ویدک مت کی خوبیون کو ظاہر کرنا چاہئے - اگر ان یوگیہ پرشون مین سے کوئی مہاشے جاپان یاترا کا ساہس کرسکین تو کیا کہنے ہین لیکن سوال تو یہ ہے کہ خاص انڈیا مین پرچار کی ضرورت کہانتک پوری ہوئی ہے - اس ملک کے بہت حصے ایسے ہین جہان کے لوگ ابتک آریہ سماج کے نام سے واقف نہین ہین - بقول بھکت مہتہ دہرم پرچارک براو پکارنی سبھا کے پران تو اب گنگھٹہ مین آگئے ہین - پرتی مذہبی سبھاؤن نے معمولی کوشش کی بنیاد ڈالنے مین ہنوز پہلا قدم بھی نہین اوٹھایا - تھیوسوفیکل سوسائٹی - دہرم مہامنڈل وغیرہ موومنٹ سماج کے راستہ مین جس زور و شور کے ساتھ کانٹے بورہی ہین اوس سے دیگر وشنی آریہ گن بخوبی واقف ہین پس سب سے بڑی ضرورت تو اس بات کی ہے کہ بھارت ورش مین ویدک دہرم پرچار کا دائرہ وسیع کیا جاوے کیا اچھا ہو کہ نج ویش پرچار کا کام دہلی دربار کے عمدہ موقع سے شروع کردیا جاوے -

گروکل کے متعلق اخبار ست دہرم پرچارک جالندہر مین جو لٹریچر شائع ہوئی ہے اوسکے مطالعہ سے ہمارے دلمین ایک خیال پیدا ہوا ہے جسے ہم اپنے دوست لالہ منشی رام جی کی خدمت مین پیش کرتے ہین وہ یہ ہے کہ پاٹ شالا کے پاس ہی ایک آشرم کھول دیا جاوے اس آشرم مین وقتاً فوقتاً وہ مہاشے جاکر نواس کرسکتے ہین جو مصروف زندگی کے تھکاوٹون سے بیزار ہوکر چند روز کے لئے کسی ایسے استھان پر رہنا چاہتے ہین جو دنیا کے جھنجھٹون سے الگ ہونے کے علاوہ بلحاظ آب و ہوا کے بھی ایک عمدہ

مقام ہو - اس آشرم مین کہان پان کا معقول پربندہ ہونا چاہئے اور اوس مین پسندیدہ گرنتھون کا ایک عمدہ ذخیرہ موجود رہے - جو لوگ اس آشرم مین پاس کرین وہ مقررہ فیس ادا کر سکتے ہین - اس آشرم سے گورو کل انسٹیٹیوشن کو بہت کچھ مدد ملنے کی امید ہے اور پبلک کو جو فائدہ حاصل ہوگا وہ محتاج ثبوت نہین -

۷ اگست سنہ ۱۹۰۲ع کو شام کے چھ بجے ڈی - اے وی اسکول میرٹھ کے ودیارتھیون نے بابو جگناتھ صاحب بی - اے ہیڈ ماسٹر کو ایڈریس دیا - بابو صاحب موصوف نے اسکول سے چھ ماہ کی رخصت چاہی تھی کمیٹی کی طرف سے انکار ہوا - اونھون نے استعفا دیدیا - طلبا ء علم کو اپنے جاتے ہوئے گورو کو پرگٹ کرنا ضروری تھا سو اونھون نے سماج مندر مین ایک عام جلسہ منعقد کرکے ایک مختصر ایڈریس پیش کرکے اِس فرض کو ادا کیا - ایڈریس کے علاوہ دو تین لکھو وکتر تائین بھی ہوئین - اونکا تات پریہ یہ تھا کہ بابو صاحب کے وقت مین سکول نے خاطر خواہ ترقی کی ہے - بابو صاحب نے ایڈریس کے جواب مین فرمایا کہ مین جہان جاؤنگا اِس اسکول کی بہبودی کے خیال کو اپنے ساتھ لیجاؤنگا - اسکے علاوہ آپنے یہ امید ظاہر کی کہ آیندہ کو اسکول اسٹاف اور کمیٹی کے مابین زیادہ تر محبت کا رشتہ قایم ہوگا - اسکول کے حالات کے جاننے والے مذکورہ بالا

ضابطہ کی کارروائی کو دلچسپی سے مطالعہ فرماوینگے -

ہمکو باوا ارجن سنگھ صاحب ایڈیٹر آریہ پتر کا لاہور کے مرتیو کی خبر سے اتینت شوک ہوا - باوا صاحب کے وقت مین پتر کا نے جو ترقی حاصل کی اوس سے انگریزی دان آریہ پبلک خوب واقف ہے - ایسے لایق پرشون کا یون چل بسنا سماج کا بڑا بھاری نقصان ہے - پرماتما مرحوم کی روح کو شانتی پردان کرین -

آریہ بندہو بابتہ ماہ اپریل مین لالہ امیر چند صاحب کا ایک آرٹیکل چھپا تھا جس مین لالہ صاحب موصوف نے گورو کل کے افتتاحی جلسے کے متعلق کچھ حالات بیان فرماے تھے - مسٹر پی آر ورما ایڈیٹر نے اس آرٹیکل پر چند نوٹ دئے تھے - جہانتک ہم کہہ سکتے ہین مسٹر پی آر ورما کا ہرگز یہ منشا نہ تھا کہ گورو کل انسٹیٹیوشن کو پبلک کی نظرون مین حقیر بنائین - اونھون نے جو کچھ لکھا تھا اوسکا لُبِّ لُباب یہ ہے کہ ڈی - اے وی کالج لاہور کی کامیابی ایک فیکٹ ہے جس سے انکار کرنا نامہ نگار صاحب کے اون مضامین کی سپرٹ کے اعتبار سے جو سالہ آریہ بندہو مین وقتاً فوقتاً چھپتے رہے ہین ایڈیٹر کو شک مین ڈالتا ہے کہ آیا اس مضمون کے لکھنے والے لالہ امیر چند صاحب ہین یا کوئی اور صاحب تھے - دویم یہ کہ موجودہ گورو کل ہو بہو اوس گورو کل کا نمونہ نہین ہے جسکا پتہ

آرش گرنتھون مین چلتا ہے - مذکورہ بالا ریمارکس آریہ مسافر میگزین بابت ماہ جولائی مین ایک بڑی تحویل ہمارے ایک فلسفی دوست کے نکلی ہے جسکا ایک ایک لفظ اون کے نام کو اسقدر زور کے ساتھ ظاہر کر رہا ہے جسقدر زور کہ اوسکے چھپانے مین لگایا گیا ہے - ہم تو صرف اتنا ہی کہنا چاہتے ہین کہ مصرعہ ہر چہ از دوست میرسد نیکوست +

ہمنے جو ماہ جولائی کے آریہ بندہو کے ساتھ دیوناگری اکشرون مین استری جاتی کے لابھ پہونچانے کی خاطر ایک ضمیمہ جاری کیا ہے جو ہمارے معزز ناظرین کے ملاحظہ مین گذرا ہوگا - ہمارے خیال مین تو یہہ ضمیمہ مفید و لابھ دایک ثابت ہوگا اور ہمکو امید ہے کہ ہمارے شایقین بھی اس تجویز کو پسند فرمادینگے لیکن جو صاحب اس تبدیلی کو ناپسند کرتے ہون وہ اپنی راے مبارک سے معہ وجوہات ہمکو مطلع فرمادین اگر ناپسند فرمانے والے احباب کی کثرت راے ہوگی تو ہم ضمیمہ کا نکالنا بند کردینگے ستمبر ۱۹۰۲ء کے اخیر ہفتہ تک سب خطوط آجانے چاہئیں -

ہمکو اپنے اخبار کے لئے بڑے بڑے شہرون اور قصبون مین نامہ نگارون کی ضرورت ہے لہذا جو صاحب عمدہ عمدہ مضامین یا سچی خبرین ہر مہینے مین لگاتار بھیجتے رہینگے اون کی خدمت مین آریہ بندہو بلا قیمت بھیجا جاویگا -

---

ریویو

لالہ متھراداس پوری مینیجنگ دائرکٹر اریین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لیمٹڈ لاہور نے ہمارے پاس سوامی دیانندسرسوتی کرت ستیارتھ پرکاش کے دوسرے باب در بارہ تربیت اطفال کے انگریزی ترجمہ کی ایک کاپی بغرض ریویو بھیجی ہے - ہم نہایت خوشی سے ظاہر کرتے ہین کہ یہہ ترجمہ نہایت اوتم ریتی سے ہوا ہے - زبان کی خوبی اور مطلب کی فصاحت تبلا رہی ہے کہ اس ترجمہ پر بڑی محنت کی گئی ہے سوامی جی نے تربیت اطفال پر جس حسن و خوبی سے اپنی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش مین بحث کی ہے اوس سے دیوناگری پڑھنے والی پبلک واقف ہے مہرشی کے بیش قیمت اقوال اب انگریزی زبان کے لباس مین پبلک کے سامنے لائے گئے ہین - امید ہے کہ انگریزی دان اصحاب اس کتاب سے بہت لابھ اوٹھائینگے - کتاب کی قیمت صرف براے نام یعنی ایک آنہ چھ پائی ہے - مذکورہ بالا کمپنی سے ملسکتی ہے

آتم پرساد

(سلسلہ کیلئے دیکھو آریہ بندھو جلد ۵ نمبر ۷ کا صفحہ ۲۰۸)

आशा प्रतीक्षे सङ्गतं सूनृतां चेष्टापूर्ते पुत्र पशूंश्च सर्वान्। एतद्वृङ्क्ते पुरुषस्याऽल्पमेधसो यस्यानश्नन् बसति ब्राह्मणो गृहे॥

(ویدارتھ) استری آدی یم راج سے پھر بھی کہنے لگی کہ جس گرہستی پرش کے گھر میں برہمچاری اتتھی بھوجن آدی سے ستکار نہو اُس کی بدھی گرہستی کی ابھیشٹ برار کھنا - آشا ست سنگ سے ہونے والا پھل - ویدوکت یگ آدی کا پھل - اور دھرم کا پرچار - اور پشو آدی سب نشٹ ہو جاتے ہیں -

(تشریح) اس سے پہلے منتر میں بھی یم (موت) کی استری نے اپنے پتی سے اس بات کو کہا تھا کہ تین دن سے ایک براہمن ابھیاگت آپ کے گھر پر بنا ان جل کئے بیٹھا ہے چھما مانگ کر اوسکو خوش کرنا چاہئے ورنہ ہم سب بڑے پاپ کے بھاگی ہونگے - اس منتر میں بھی یم راج کی استری اور بہتر آدی نے پھر دوسرے کہا ہے کہ جس گرہستی پرش کے گھر میں براہمن (رودر دان) اتیتھی ابھیاگت کا ستکار بھوجن آدی سے نہیں ہوتا یعنی اگر اتفاقیہ کوئی بھلا آدمی عالم یا سادھو سنت اپنے گھر پر آ جاوے اور بھوکھا پیاسا بیٹھا رہے تو اوس گرہستی پر بڑا بھاری پاپ چڑھتا ہے اوسکی ساری امیدوں اور خواہشوں کا خون ہو جاتا ہے اوسکی بندگی قبول نہیں ہوتی جو کچھ ست سنگ یعنی نیک صحبت سے پھل ملنا تھا وہ برباد جاتا ہے اوسکی سنتان پشو آدی نشٹ ہو جاتے ہیں وہ گرہستی دھرم کا پرچار نہیں کر سکتا اسلئے ہے یم راج آپ بہت جلدی جا کر اوس براہمن سے چھما مانگئے اور اوسکو خوش کیجئے -

سبکتائین

भवन्ति नम्रास्तरवः फलोद्गमैर्नवाम्बुभिर्भूरिविलम्बिनो घनाः।
अनुद्धताः सत्पुरुषाः समृद्धिभिः स्वभाव एवैष परोपकारिणाम्॥

(ارتھ) جیسے پھل لگنے سے برکش نمر ہوتے ہیں جیسے نوین جل بھرنے سے میگھ بھومی پر جھک جاتے ہیں ویسے ہی ست پرش بھی سمپتی پا کر کے اودھت نہیں ہوتے کنتو نمر رہتے ہیں ارتھات پروپکاری جیووں کا

یہ سبھاؤ ہی ہے۔

(نوٹ) اوپر کی سیکشا کا مطلب یہہ ہے کہ جسطرح درخت مین جب پھل لگتے ہین تب وہ نیچے کو جھک جاتا ہے اور جب بادلون مین پانی بھرا ہوا ہوتا ہے اور برسنے کو ہوتے ہین تب وہ بہت نیچے آجاتے ہین۔ اسی طرح ست پُرشونکا نیک اور بھلے آدمیون کا مرتبہ جون جون بڑھتا جاتا ہے تون تون وہ نمر ہوتے جاتے ہین نیچے کو جھکتے جاتے ہین جسطرح اوچھے آدمی تھوڑی ہی سروت پانے پر آپے سے باہر ہو جاتے ہین اور غرور کے مارے اونکا مُنہ آسمان کی طرف ہی رہتا ہے اکڑ فون مین اگر کسیکو کچھ سمجھتے ہی نہین لیکن ست پُرشون کا یہہ شیوہ نہین ہے چاہے وہ کتنے ہی دہنوان ہو جاوین کتنا ہی مُعزز عہدہ اونکو ملجاوے چاہے کتنی ہی عزت بڑھجاوے وہ کبھی غرور نہین کرتے کبھی شیخی کو پاس نہین آنے دیتے بلکہ جون جون اونکی عزت بڑھتی جاتی ہے جون جون اونکا مرتبہ بُلند ہوتا جاتا ہے تون تون وہ اپنا سر نیچے کو جھکاتے جاتے ہین اور اون کی صلاحیت اور ملائمیت بڑھتی جاتی ہے مطلب یہہ ہے کہ ست اور پراپکاری پرشونکا یہہ سُبھاوک گن ہے کہ وے جون جون بڑھتے جاتے ہین تون تون نمر ہوتے جاتے ہین دیسے ہین ایسے سجّن

श्रोत्रं श्रुतेनैव न कुण्डलेन
दानेन पाणिर्न तु कंकणेन ।
विभाति कायः करुणा पराणां
परोपकारै र्नतु चन्दनेन ॥ १ ॥

(ارتھ) کرن کی شوبھا شاستر کے شرون سے ہے کُنڈل پہرنے سے نہین۔ ہاتھ کی شوبھا دان کرنے سے ہے کنگن پہرنے سے نہین۔ کرونا مئے جنون کے دیہہ کی شوبھا پروپکار کرنے سے ہے کچھ چندن لگانے سے نہین۔

(نوٹ) اشلوک مذکورہ بالا مین یہ جتلایا گیا ہے کہ کانون کی خوبصورتی تُنگل پہرنے سے نہین ہوسکتی بلکہ علم کے الفاظ سننے سے۔ ہاتھون کی خوبصورتی خیرات کرنے سے ہے نہ کہ طلائی کڑے پہننے سے پروپکاری رحیم سجنون کے جسم کی خوبصورتی چندن لگانے سے نہین بلکہ پروپکار کرنے سے ہوتی ہے۔ صاحبو ذرا خیال کرو کہ کیسی قیمتی نصیحتین ہین اگر انسان انپر عمل کرے تو اوسکے فرشتہ خصال بننے مین کیا شبہ ہے جو شخص اپنے کانون کو زیور سے آراستہ کر کے خوبصورت بنانا چاہتے ہین وہ کیسے مورکھ ہین اگر اونہین کانون کو علم سے بھرپور کیا جاوے تو اُن مین کیسی اعلےٰ درجہ کی خوبصورتی آسکتی ہے اسیطرح ہاتھون مین اگر دان کی صفت موجود کیجاوے تو اون ہاتھون کی خوبصورتی کی ساری دُنیا تعریف کریگی۔ جسم کی خوبصورتی اگر چندن اور عطریات وغیرہ سے کیجانے گی تو چند دیکھنے والے

آدمی ہی اچھا کہینگے لیکن اگر آدمی جسم مین پرولپکار
مفید عام کی صفت بھر دی جاوے تو اوس پرولپکار
روپی چندن کی خوشبو تمام دنیا مین پہونچ سکتی
ہے۔ مذکورہ بالا تینون صفات اس لایق ہین کہ
جو آدمی انپر عمل کرے اوسکو سارے سنسار
مین نیک نام مشہور کر سکتی ہین وہ آدمی ہمیشہ
سکھی رہ سکتا ہے۔
ایشر پرماتما کرپا کرو کہ ہمارے آریہ ورت نواسی
بھائیون کے دلون مین ان صفات کے موصوف
بننے کا شوق پیدا ہو۔

شاریرک اور سماجک اونتی

(سلسلہ کیلئے دیکھو آریہ ہند ہو جلد ۵ نمبر ۹ کا صفحہ ۲۰۹)
انسانی جسم کی بنیاد جنین سے شروع ہوتی ہے
اور جنین کی بنیاد رکھنے کیلئے (sperma
zoa) سپرمیٹوزوا نام کے کیڑے ہین
جب یہ کیڑے رحم مین پہونچکر ذراسی طاقت پکڑتے
ہین اوسی وقت جنین کی بنیاد قایم ہو جاتی
ہے۔ لیکن جسوقت یہ کیڑے اپنا بنیادی اور
مخفی کام ختم کر لیتے ہین یعنی جنین کی بنیاد قایم
کر دیتے ہین اوسوقت خود غایب ہو جاتے ہین
ناظرین ذرا ایشر پرماتما کی قدرت اور دانائی پر
غور کیجیو! اوسوقت جنین صرف ایک گول یا حجرہ
یا خانہ کی شکل کا ہوتا ہے جسکی تصویر یہ ہے

یہ تمام تغیر و تبدل جسکے ذریعہ سے صرف ایک نقطہ پر
جسم کے تمام عضو پیدا ہوتے ہین دو طرح سے عمل
مین آتا ہے۔ ایک تو اون خانون کو آپس مین ملانا
اور دوسرا اونکو الگ کرنا یا باہم خانون مین فاصلہ
پیدا کرنا۔ پہلا عمل خانون کی دیوارون مین اوس
جگہہ ظاہر ہوتا ہے جہان پر دو بنیادی دیوارین
ملتی ہین۔ دوسرا عمل یعنی خانون کا الگ الگ
رہنا اوسی وقت موجود ہوتا ہے جبکہ قانون قدرت
کی طاقت سے جنین کے خانے اول بننے شروع
ہو جاتے ہین اوسکی قدرت کاملہ کو ملاحظہ فرمایئے کہ
ہر خانہ مین فاصلہ بالکل یکسان ہوتا ہے یہ فاصلے کا
عمل خون کے کیسون مین بھی پایا جاتا ہے نیز ہر
ایک عضو کی ساخت مین موجود ہے۔
غرضیکہ عمل ہاے مذکورہ بالا کے سہارے سے
جسطرح انڈے مین زردی بڑھتی جاتی ہے
انسان کا جنین بھی روز بروز بڑھتا جاتا ہے
جنین کے اوپر ایک مضبوط جھلی لپٹ جاتی ہے
جسکو ہمارے ملک مین جیر کہتے ہین یہ جھلی جنین
کی حفاظت کیلئے ہے انسانی جنین کے شروع
مین جو زردی ہوتی ہے اوس مین مختلف قسم کے
گول گول دانے پائے جاتے ہین جنکے چارون
طرف ایک لعاب دار رطوبت بھری رہتی ہے

ان مین سے جو چھوٹے دانے ہوتے ہین اُن مین رنگت ہوتی ہے اور بڑے دانون مین چربی بھری ہوئی ہوتی ہے شروع جنین جبکہ صرف ایک نُقطہ کی شکل مین ہوتا ہے تو اوس کی شکل یہہ ہوتی ہے۔
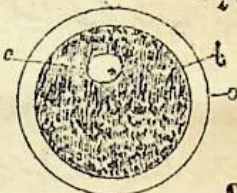
جنین کے بُنیادی خانون مین ایک نہایت شفاف اور چمکدار جھلّی پائی جاتی ہے جس مین ایک قسم کی رطوبت بھری ہوتی ہے اس رطوبت مین بھی ایک قسم کے دانے پائے جاتے ہین اُنکا قطر ۱/۲۰۰ انچھ کا ہوتا ہے اور بنیادی نُقطہ کے قریب قریب درمیانی حصّہ مین رہتے ہین لیکن جون جون جنین بڑھتا جاتا ہے تون تون اُنکی سطح کم ہوتی جاتی ہے اور بہ نسبت بُنیادی نقطہ یا زردی کے یہ کیڑے بہت ہی کم بڑے ہوتے ہین۔

(باقی آیندہ)

مفید اور کارآمد باتین

(قیمتی کاغذات کو محفوظ رکھنے کی ترکیب) قیمتی کاغذات مثلاً دستاویزات یا خزانہ کے چک - نوٹ - تصاویر وغیرہ کی حفاظت کرنی ضروری بات ہے تاکہ وے نم پاکر یا گرد و غبار سے کیڑا لگ جانے کی وجہ سے جلدی خراب نہ ہو جاوین پس ایسے قیمتی کاغذات کو ترکیب ذیل سے محفوظ رکھ سکتے ہین۔ کلوڈین ایک انگریزی دوا ہے جو انگریزی دواخانون مین یا سوداگرون کے یہان سے بہت مل سکتی اوسکو لیکر ایک بُرش سے کاغذ کے اوپر چُپڑ دینا چاہیئے تھوڑی دیر کے بعد کلوڈین خشک ہو جاویگا اور ایک باریک شفاف اور چمکدار تہ کاغذ کے اوپر جم جاوے گی جس مین سے حروف نہایت صفائی کے ساتھ پڑھے جاتے ہین اس ترکیب سے سیکڑون برس تک اوس کاغذ مین کیڑا نہین لگتا اور نہ نم اثر کرتی ہے نہ حروف خراب ہوتے ہین

(آلوؤن کو بہت دنون تک خراب نہ ہونے دینے کی ترکیب) اگر یہہ چاہو کہ آلو برس دو برس تک سڑنے نہ پاوین یا اون مین کیڑا نہ لگ جاوے تو ترکیب ذیل کو کام مین لاؤ پہلے زمین پر ایک تہ بنا بجُھے چونہ کی بچھاؤ پھر اوسکے اوپر ایک تہ آلوون کی لگاؤ آلوون کے اوپر پھر چونہ کی تہ جماؤ پھر آلو جماؤ غرضیکہ اسی طرح ایک تہ چونہ کی اور ایک تہ آلوؤن کی لگاتے چلے جاؤ جس قدر چاہو اسیطرح جما کر چارون طرف سے ڈھک دو اس ترکیب سے سال دو سال تک آلو بالکل محفوظ رہتے ہین نہ ان مین کیڑا لگتا ہے نہ سڑتے ہین اور نہ خشک ہوتے ہین۔

(چمڑے کی حفاظت) آپ جانتے ہین کہ

آجکل چمڑے کی ہزاروں چیزین بنتی ہین اگر اونکی حفاظت نہ کیجاوے تو بہت جلدی خراب ہو جاتی ہین چمڑے مین کیڑا لگ جاتا ہے موسم کے اثر سے چمڑے مین نمی آکر پھپھوندی لگ جاتی ہے اور جلد ہی گل جاتا ہے ہم ایک نہایت آسان ترکیب چمڑے کی حفاظت کیلئے یہان پر درج کرتے ہین جسکے کرنے سے بیسون برس تک چمڑے کی اشیاء خراب نہین ہونے پاتی (ترکیب) بھیڑ کی چربی اور السی کا تیل مساوی وزن لیکر اونکو دھیمی آنچ پر پگھلا دو جب خوب ملجاوین تو ان دونون کا دسوان حصہ تارپین کا تیل ملا دینا چاہیے جب یہ تینون چیزین خوب مخلوط ہو جاوین تو اوتار کر رکھ لو اور سرد ہونے دو یہ ایک نرم سا مرہم بنجاوے گا۔

پہلے چمڑے کی چیز کو دھوپ مین خوب سکھا لو پھر روئی کے پھوہے سے اس مرہم کو چمڑے پر چپڑ کر خوب رگڑ دو تھوڑی دیر ملکر صاف کپڑے سے پونچھ ڈالو دوسرے تیسرے مہینے اسی ترکیب سے اس مرہم کو لگا دیا کرو اس سے ایک تو چمڑا نہایت نرم صاف اور چمکدار رہیگا دوسرے بہت مدت تک نہ تو کیڑا لگیگا نہ سڑیگا نہ پھٹے گا کتابون کی جلد جوتہ۔ تھیلے۔ چرس۔ پیٹی۔ چپراس وغیرہ مین اس مرہم کو ضرور استعمال کرنا چاہیے۔

مہرشی پاتنجل کرت یوگ درشن

کا اردو ترجمہ

(سلسلہ کیلئے دیکھو آریہ منڈ ہو جلد ۹ نمبر ۹ کا صفحہ ۲۱۶)

چت مین نانا پرکار کی برتیان اوٹھتی رہتی ہین یعنی دل مین قسم قسم کے خیالات ہر وقت طاری ہوتے رہتے ہین۔ اسلئے یوگی جنون نے چت کی پانچ بھومیان استھاپت کی ہین یا یون سمجھئے کہ دل کی پانچ حالتین قایم کی ہین پہلی حالت کا نام کشپت (क्षिप्त) دوسری کا بکشپت (विक्षिप्त) تیسری کا موڑہ (मूढ़) چوتھی کا اکاگر (एकाग्र) اور دل کی پانچوین حالت کا نام نرودہ (निरुद्ध) ہے۔

(۱) کشپت اوس حالت کو کہتے ہین کہ جس مین انسان کا دل ایسا متحرک اور بیتاب رہتا ہے جیسے ہوا سے چراغ کی لو۔ اور جب لذات محسوسات کے لئے ماہی بے آب کیطرح بیقرار ہوتا ہے یعنی اس حالت مین دل کسی خاص مقصد یا نقطہ پر قایم نہین ہوتا۔ (۲) بکشپت وہ حالت ہے جسمین چت وشیون کے سکھ کا انوبھو کرتا ہے یعنی لذت کے آرام کو اوٹھاتا ہے جس لذت کیلئے پہلی حالت مین بیقرار تھا اوسکے حاصل ہو جانے پر تھوڑی دیر کے لئے ساکن ہو جاتا ہے۔ اوسی

حالت مین جیت کو شکھ معلوم ہوتا ہے (۳) جب دل ظلمت یا غصہ وغیرہ کے سبب سے مارے کرودھ کے اپنے آپکو بھی بھول جاتا ہے اور ناکردنی فعل کرتا ہے ایسی حالت کا نام موڑہ اوستھا ہے۔

(۴) آکاگروہ حالت ہے جس مین ٹھیرے ہوئے پانی یا چراغ کی لو کیطرح ایک مقصد یا نقطہ پر قائم ہو جاتا ہے اس حالت مین دل کی ظلمت اور خواہشات دنیاوی قریب قریب مفقود ہو جاتی ہین صرف دل مین راستی ہی راستی رہجاتی ہے اور آتما اپنے روپ کو انوبھو کرتا ہے۔ اسی حالت مین سم پرگیات یوگ ہو سکتا ہے۔

(۵) نرودھ اُس حالت کو کہتے ہین کہ جب دل کے تمام خیالات بیرونی صاف ہو کر صرف ایشور کی طرف دہیان لگ جاتا ہے۔ اس حالت مین یوگی کو سوائے برہم کے دوسرے کوئی چیز نظر نہین آتی اسی کا نام سمادہی اور اسم پرگیات یوگ بھی ہے اور فنا فی اللہ بھی اسیکو کہتے ہین ؎

(باقی آئیندہ)

مراسلات

(ایڈیٹر صاحب نامہ نگار کی رائے کا ذمہ دار نہین ہے)

نوین صدی کے براہمن کل بھوشن اور ودیا کے سوامی شنکر اچاریہ کے جیون مین جو دھارمک اصول آتمک بل پایا جاتا ہے اگر اسکا کھوج لگایا جاوے تو اسکی بیح مین وہی عالمگیر اصول معلوم ہوگا جسکا کہ ویدون اور ست شاسترون مین جابجا ذکر آیا ہے۔ وہ اصول یہ ہے کہ دھارمک جیون رکھنے والے ماتا پتا دھارمک سنتان پیدا کر سکتے ہین۔ چنانچہ شنکر آچاریہ کے پتا شوگرو نے اپنے برہمچریہ کے بعد جبکہ اُسکے گرو نے اسکو گرہست آشرم مین پرویش کرنے کی ہدایت کی یہ کہکر اسنے اعلےٰ درجہ کے تیاگ کا ثبوت دیا تھا کہ گروجی مہاراج مین تو آپ ہی کے چرنون مین رہ کر ودیا کو حاصل کرنا چاہتا ہون کیونکہ مین نردھن اور دہنوان ہر دو قسم کے گرہستون کو پاپ مین ڈوبا ہوا دیکھتا ہون مگر چونکہ بعد مین والدین کا تقاضا بہت سخت پیش آیا اسلئے شوگرو کو مجبوراً شادی کرنی پڑی۔ آہا ایک دھارمک جیون کسطرح دوسری پوتر زندگی کو اکرشن کر لیتا ہے شیوگرو کے جیون مین جسطرح اوتم سنسکارون نے کوٹ کوٹ کر دہرم بھاؤ کو بھرا تھا اسیطرح اسکی پتنی پوترتا اور دھارمک سکھشا سے سو بھوشت تھی۔ شادی کی رسم شوگرو کے مکان ہی پر ادا کی گئی تھی پس جو اس موقع پر ہون کنڈ مین اگنی جلائی گئی وہ پتی پتنی کے سنیوگ تک پھر کبھی سرد نہ ہوئی روز مرہ دونو ملکر اسی جگہ وید منترون کا پاٹھ کرتے ہوئے ہون یگیہ کرتے تھے اور دہرم کے باقی انگون کو بھی جان سے زیادہ عزیز جانتے ہوئے پلتے تھے۔ ان دھارمک زندگیون کے ملاپ سے

جس مہان اور پوتر زندگی کو پیدا کیا وہ سوامی
شنکر اچاریہ کی زندگی تھی - قریباً ہر ایک استری
ایک وقت ماتا بنتی ہے مگر قابل تعریف کے فقط
وہ ماتائین ہین جو دہرم مارگ کو جانتی ہوئین اپنی
سنتان کو دھارمک جیون پردان کرتی ہین
سوامی شنکر اچاریہ کا پتا شوگرو اسکو فقط تین
سال کا چھوڑکر مرتیو وش ہوا تھا - اس وقت
شنکر کی ماتا کے پاس سوائے اس ننھی سی جان
کے دوسرا کوئی رشتہ دار یا قریبی نہین تھا بس
اسکی دل لگی کا سامان سمجھو محبت کا مرکز خیال کرو
جو کچھ تھا فقط یہی اسکا چھوٹا سا لخت جگر تھا ایسی
حالت مین ہر ایک آدمی سمجھ سکتا ہے کہ ایک
بدھوا مان کو اپنا بچہ کسقدر پیارا ہوتا ہے مگر
دھنیہ تھی سوامی شنکر کی ماتا جسنے اس پریم کو
بُرے ڈھنگ سے استعمال نہین کیا بلکہ انہین
دھرم کو ملا کر سونے پر سہاگے کا کام کر دکھایا -
پانچ برس کی عمر مین جبکہ آجکل کی مائین ابھی
تک اپنے لڑکون کو گھر سے باہر قدم رکھنے نہین
دیتین اس ودوشی استری نے اپنے ننھے سے
سے آنکھون کے تارے کو اپنی پریم بھری گود
سے نکال کر دہرم شاستر کی مریادا انکول مرگ چھالا
پہنا اور اوپنین سنسکار کرا فوراً گروکل مین بھیجدیا
گروکل سے بہت خیال کیجئے کہ گرمیان آئین
اور ہم ڈیکشن کی رخصتین ملین دو مہینے کالج
مین داخل ہوئے نہین گذرے تین مہینے کیلئے

گھر مین آ گئے یہہ نیا طریقہ تعلیم جو آجکل جاری ہے
پراچین سمے مین اسکو پسند نہین کیا جاتا تھا
۲۵ برس کی عمر سے پیشتر ودیا تھی بلا سماورتن
سنسکار کرائے گروکل سے گھر مین نہین آسکتا
تھا اس قاعدے کی سختی پر خیال کرکے ہر ایک
بُدھیمان شنکر اچاریہ کی بدھوا ماتا کے دہرم بھاؤ
اور اخلاقی جُرات کا اندازہ لگا سکتا ہے - سچ
پوچھئے تو اسنے اپنے جگر کے ٹکڑے کو کاٹ کر
دہرم یگیہ مین بلیدان دیدیا تھا - اسی بلیدان
نے شنکر اچاریہ کے جیون روپی میون کُنڈ
مین وہ اگنی پرچنڈ کی جس نے ناستکتا کو آریہ
ورت کے ایک سرے سے دوسرے سرے
تک بالکل بھسم کر دیا اور از سر نو ویدک تعلیم کا جھنڈا
گاڑ دیا - دھنیہ تھے وہ پراچین سمون کے ماتا پتا
جو اپنی زندگیون کو دھارمک بنا کر ایسی اُتم سنتانین
پیدا کرتے تھے - تواریخ جن مہاپرکھون پورن
ودوانون اور سچے تیاگیون کا پتا دیتی ہے ان
سبکے بعد چند خاص مثالون کے اسی اصول سے
اپنے سرشیشٹ جیونون کو حاصل کیا تھا - اگرچہ سوامی
شنکر اچاریہ ادویت وادی تھے مگر انکے ویدون کے
رکھشک ہونے مین کسی کو کلام نہین ہو سکتا جیسا کہ
بودھ مت کے زور سے ناستکتا کی گھنگھور
بادل آریہ ورت کے اکاش پر چھائے ہوئے
تھے اور ویدون کو نابود کرنے کی کوشش کالی
گھٹاؤن کی شکل مین نمودار ہو کر عالم کو تیرہ و تار

کر چکی تھی اس زمانہ مین سوامی شنکر آچاریہ کی
زندگی بجلی کیطرح چمکتی ہوئی عالمان تواریخ کو نظر
آتی ہے۔ یہی پوتر اور مہان زندگی تھی جسنے
ناستکتا کے استیپر عظیم الشان طوفان کو فرد کیا۔
مبارک تھے وہ ماتا پتا جنھون نے ایسی مہان
اور آتمک بل رکھنے والی زندگی کو جنم دیا۔ اوشم

جھانسی مین بدھولواہ

جناب ایڈیٹر صاحب آریہ بندہو۔ نمستے۔
آپکو یاد ہوگا کہ بابو نانک چند کھنہ صاحب سکرٹری
آریہ سماج جھانسی نے ایک نوٹس آپکے رسالہ
آریہ بندہو بابت ماہ نومبر سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۴۴ کالم
دو مین دیا تھا کہ ایک ویش گہوی ذات کی
بدہوا عمر قریب ۲۲ سال خوبصورت جسم سے تندرست
اور عمدہ اپنا پنر بواہ کرنا چاہتی ہے۔ نوٹس
مذکور میں سے ایک ارٹکل آریہ بندہو ۵ ار
فروری سنہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰ اور ۱۱ و ۱۲ مین لکھا تھا جسکو
ہمارے آریہ بھائیون نے ضرور ملاحظہ کیا ہوگا۔
اور اس ارٹکل مین بسلسلہ تذکرہ اول انوکھے پنر بواہ
کا بھی حال درج رسالہ کیا تھا جسکا جواب آج تک
سکرٹری صاحب جھانسی سماج نے تحریر نہین فرمایا۔
ناظرین۔ یہہ سکرٹری صاحب جھانسی سماج
کے اُدیوگ سے دوسرا پنر بواہ پہلے سے

اور بڑھ چڑھ کر ہوا جسکی مفصل کیفیت ہدیہ ناظرین
ہے ۲۴ ار جون کو تمام شہر جھانسی کے محلون و
گلی کوچون و دفتر و کچہریون مین اس مضمون کا
ایک نوٹس تقسیم بزبان ہندی و اردو ہوا
کہ "تاریخ ۱۵ ار جون سنہ ۱۹۰۲ء بروز اتوار کے ۸ بجے
صبح کے وقت پر شری متی شب رانی بدہوا
ویش کا پنر بواہ لالہ گوبند رام کہتری کے ساتھ
ویدک دہرم انوسار آریہ سماج مندر کے پاس
والے مکان مین ہوگا آپ مہاشیون سے غرض
ہے کہ ٹھیک وقت پر تشریف لاکر اس شبھ اور
اوپکاری اُتسب کو رونق افروز کرین۔
دستخط نانک چند کھنا منتری آریہ سماج جھانسی"
جسکی دو کاپی اردو و ہندی واسطے ملاحظہ کے
ہمراہ مضمون ارسال کرتا ہون۔ ۱۵ ار کو تمام
شہر مین ایک عام چرچا اس پنر بواہ کا گھر گھر ہوا
اور آریہ سماج کے اس اوپکاری کام کے دیکھنے کو
ہر خاص و عام مقام مقررہ پر جا حاضر ہوے
درحقیقت مجمع کثیر تھا۔ بندہ خود ہمراہ چند دوستون
کے شامل جلسہ واسطے دیکھنے پنر بواہ کے گیا
عجیب کیفیت تھی۔ ایک پورانک پنڈت کرایہ کا
ٹٹو سنسکرت سے بے بہرہ جسکے ہاتھ مین
سماج کی سنسکار ودہی تھی ہون کی سامگری
موجود لٹون کی ٹوکری تقسیم کو رکھے ہوے
سوا ے لفظ سواہا کے اور کچھ نہین سنا گیا۔ بس
تھوڑی دیر مین معلوم ہوا کہ یہ صاحب جو بواہ بدہوا کا

ہوگیا۔ بدہوا بواہ کے ختم پر جناب لالہ ادوم پرشاد
جی مہاراج نے ایک اسپیچ دی کہ صاحبان بدہو
بواہ گوبند رام کھتری مہروترا چار گھر چونٹھ ضلع
جھنگ پنجاب کے رہنے والے لالہ رام دتا مل صاحب
کتب فروش لاہور کے بھانجی ہین اور شری متی
شب رانی ذات کی "سونارن" جیسے کھتری سنار
ودیشی ہوتے ہین کوئی اسکا نہین ہے لاوارث
ہے ویدک ریتی سے بواہ" بدہوا شب رانی اور
گوبند رام کو کوٹھے پر جانے کی اجازت ہوئی
لڈو تقسیم ہوئے۔ ایک کاغذ جو اس ثبوت مین
تھا کہ آپ صاحبان کے روبرو گوبند رام و شب رانی
کا پنربواہ ہوا لکھا گیا اور دستخط حاضرین سے
کرائے گئے۔ اکثر صاحبان فوراً رفو چکر ہوگئے
ہر ایک کو بڑا بھاری تعجب ہوا کہ نوٹس مین شب رانی
کی ذات ویش لکھا تھا اور اب عام جلسہ مین
سنارن کہا گیا۔ بعد مین اکثر لوگون کی زبانی
معلوم ہوا کہ جو کاغذ گوبند رام کو لکھ کر دیا تھا
اوس مین سنارن پیشتر لکھا گیا پھر کاٹ کر شب رانی
کی ذات بھی کھتری لکھا۔ اوسی تاریخ کو ۲ بجے
۵۰ منٹ کے پسنجر سے جو جھانسی سے بجانب
پنجاب جاتا ہے دونون کو روانہ کر دیا۔ اب
پھر سنا گیا کہ شب رانی پنجاب سے واپس
جھانسی آگئی اور اپنے خانگی پیشہ کو پھر اختیار
کر لیا۔ اب گلی گلی گھر گھر یہ چرچا ہونا شروع
ہوا یہان تک نوبت رسید کہ آریہ سماج کے ممبران کو
بازارین پکڑ پکڑ کر دریافت ہونے لگا اور اسی
سلسلہ مین شب رانی کی حالت پر ہر خاص و عام
جو جسکو معلوم تھا نکتہ چینی بلکہ سماج کی ہجو کرنے پر
لوگ کمر بستہ ہوگئے۔ بعد دریافت و کامل تحقیقات
کے معلوم ہوا کہ دراصل شب رانی ذات کی سنارن
جو کہ سنارون مین ایک فرقہ اودہے ہوتا ہے
اوس سے ہے مئو ضلع جھانسی کے رہنے والی
عرصہ سے جھانسی مین رہتی تھی تھوڑے روز تک
ایک سنار جسکی مان کھنگارن تھی اور باپ
سنار اوسکے پاس رہی۔ پھر پیشہ خانگی اختیار
کیا نیچ قوم مین شکم پروری بذریعہ بری حرکتون
کے ابتک کرتی تھی۔ کون ایسا ہے جو اوسکو
نہین جانتا۔ سنا گیا ہے کہ وہ کچھ روز تک
ایک مسلمان کے پاس بھی رہی۔ اگر دیکھا جاے
تو خانگیون کو ہندو اور مسلمان کا کیا پرہیز۔

(باقی آیندہ)

چوچو کا مرثیہ

مرتبہ پنڈت گوپی ناتھ ایڈیٹر سناتن دہرم گزٹ لاہور

معزز ایڈیٹر رسالہ آریہ بندہو منتے۔ سطور ذیل درج
رسالہ کرکے مشکور کرین کرپا ہوگی۔

اخبار عام لاہور مین یکم جنوری ۱۹۰۲ء مین چوچو کا مرثیہ چھپ چکا ہے
یہ مرثیہ کیا ہے گویا کہ مختلف لوگون کے مسٹریز
ہین پنڈت گوپی ناتھ صاحب اس مین اور لوگون
کے مسٹریز کے ساتھ اپنے مسٹریز بھی جمع
کر رہے ہین ہم نے اس مرثیہ کا تھوڑا سا حال

ھوا اور فروری سنہ آریہ بندھو مین شائع کردیا تھا
اس مربہ کو ہمنے باقاعدہ نوش کیا ہے بقول ایڈیٹر
جب یہ مربہ مکمل ہوگیا تو ازحد مزیدار ہوگا گوپی ناتھ
صاحب عجب طرح کے آدمی ہین اب انکا ارادہ اس
مربہ سے بہت سی دولت کمانیکا ہے کیونکہ
رام رام جپنا پرایا مال اپنا انکا موٹو ہے۔یہ
مربہ بہت عمدہ ہوگا جبکہ اس مین موتی جان
ناز جان برکت جان ٹہری جان کا حال جالندہر
وغیرہ مین گوپی ناتھ کے ساتھ پھرنے کا ذکر
ہوگا اخبار عام کے کئی ناظرین اس مربہ کو ازحد
پسند کرتے ہین اور کئی ازحد ناخوش ہین۔ بہر
حال یہ مربہ اسقدر عمدہ ہے کہ جب یہ مکمل ہوگیا
تو پھر کسی ناول یا سٹہریز کی ضرورت نہ رہیگی
میرا ارادہ اس امر پر [illegible]
کرنیکا تھا کیونکہ ہمنے سارا مربہ پڑھا ہے مگر
کئی جگہہ خراب خراب گندے گندے حالات
گوپی ناتھ نے لکھے ہین اُن سے دل برا ہوجاتا
ہے اسلئے مین باز رہا۔ سُنا ہے کہ گوپی ناتھ صاحب
اب اپنے کمرے سے باہر نہین نکلتے۔رات دن
یہی مربہ طیار ہوتا رہتا ہے تمام سوسائیٹیون سے
اُن کو جواب مل چکا ہے کسی جگہہ اجازت ان کو
نہین رہی۔ہولی کے مضمون چٹکلے سناتن دہرم
گزٹ مین چھپنے بحکم گورنمنٹ بند ہین آریہ سماجیون
سے جب سے مقدمہ ہوا تب سے ان کے برخلاف
بہی کچھ نہین لکھ سکتے ہین اب یہ چوچو کا مربہ ہی

ہے رات دن اسی مین مشغول رہتے ہین اخبار عام
کا ایڈیٹر لکھتا ہے کہ اس مربہ کو مزہ سے کھانا
چاہئے اسی طور پر جبکہ دعوت مین مربہ کھایا جاتا
ہے واقعی مربہ اسقدر عمدہ ہے کہ جشن تاجپوشی پر
اسکی ایک دو بہانگین ولایت مین گوپی ناتھ کو
ارسال کرنی چاہئین بصلہ اس خطاب کے جو کہ
۲ ستمبر ۱۹۰۱ء کو مسٹر کلورٹ صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ
نے ان کو دیا تھا پنڈت صاحب کو اب بھی کئی
سناتنی لوگ ایک اچھا مہاتما پُرش خیال کرتے
ہین اُنکا خیال ہے کہ پنڈت صاحب سے جو
کچھ قصور سرزد ہوا وہ جوانی کا جوش تھا جوانی مین
آدمی سے جو کچھ ہووے وہ ٹھیک ہے مسٹر ایڈیٹر
کیا ایسے لوگ ملک کا بھلا کرسکتے ہین جنکا مستقل
وطیرہ لوٹ کھسوٹ مکر و فریب ہووے چوچو کے
مربہ کے بدولت گوپی ناتھ کی عزت بے عزتی
بہت کچھ ہو رہی ہے لوگ کہتے ہین کہ گوپی ناتھ
بڑا استھی آدمی ہے جو کام کیا ہے اسنے لاجواب
کیا ہے کئی لوگون کا خیال ہے کہ آریہ سماج کی
طرف سے جو ثابت کیا گیا ہے کہ گوپی ناتھ نے
بیف کھایا یہ جھونٹ ہے جعلی چٹھیان بنائی گئی
ہین یہ اب سب سناتنیون کی شرارت ہے
آریہ سماج پر ان لوگون کے طرح طرح کے الزام
ہین گوپی ناتھ کا جسقدر بھانڈا پھوڑا کریم بخش
نے پھوڑا جسکے پاس چٹھیان تھین۔اُمید ہے
کہ گوپی ناتھ نے بہی مقدمہ سول ملٹری گزٹ کے

داستان کی طرح آریہ سماج والے مقدمہ کی داستان بھی بنائی گئی ہوگی اور اس مین سب حال بیف کھلنے کا لکھدیا ہوگا۔ گوپی ناتھ ایک طرح سے راستباز ہے عدالت مین جسطرح سے مسٹر سنگت رام بیرسٹر ایٹ لا پوچھتے رہے بیچارہ سبز عینک لگا کر ہان ہان کرتا رہا۔ ہان ہان نہ کرتا تو کیا کرتا۔ ہاتھون کا لکھا کبھی مٹ نہین سکتا تھا کریم بخش کو بہتیرا لکھا کہ چٹھیان پھاڑ دینا مگر نامراد نے نہ پھاڑین بھانڈا اچھوٹ ہی گیا معزز ایڈیٹر کیا پنڈت صاحب بھی جشن تا جپوشی ولایت مین جاوینگے کیونکہ یہ چوچو کے مربے مصنف ہین اور ان کے بغیر بھلا جشن ٹھیک کیسے ہوگا۔ آپ اپنی رائے ظاہر کرین۔

راقم

بیر چند آریہ مسافر سکنہ نادون ضلع کانگڑہ

شو بیر اور دہرماتما سکھونکے جیون چرتر

بھائی سبیگ سنگھ جی کی مصیبت

اور

بھائی سباج سنگھ جی کی شہادت

(سلسلہ کیلئے دیکھو آریہ ہند ہو جلد ۵ نمبر ۹ کا صفحہ ۲۱۵)

الا ناظم سنگھی کے تباہ کرنے پر مستعد تھا۔ اسکا ارادہ تھا کہ کوئی سنگھ چاہے پڑھا ہوا ہو یا انپڑھ ہو اسکی قلمرو مین رہنا نہ پاوے۔ اور بظاہر اُسنے اس بربادی کی مشن مین بہت کچھ کامیابی حاصل کر لی تھی اب ذرا کمزوری یا رحم دکھا کر وہ اپنی گود مین گرگ پالنا نہین چاہتا تھا۔ پس جلادون کو بلا کر حکم دیا کہ باپ بیٹا دونون چرخی پر چڑھا دئیے جاوین۔ حکم کی دیر تھی کہ عذاب دینا شروع ہوگیا اعضا مڑ گئے تھے۔ بند بند درد کرتا تھا پر دونون سنگھ اپنے وشو اس مین مست تھے اور اونچے اونچے اکال اکال بولتے تھے ایک گھنٹہ اسطرح سے عذاب دیکر انہین وقفہ دیا گیا۔

دو گھنٹہ کے بعد پھر اُنھین بلا کر ناظم نے مسلمان ہونے کی ترغیب دی اور تھوڑا بہت لالچ بھی دیا پھر بھی اُنھون نے نانا دوسری دفعہ عذاب دیا گیا اور پھر وقفہ دیا۔ لیکن اس دفعہ باپ بیٹے کو الگ کر دیا۔

اب ناظم نے سباج سنگھ جی کو اکیلا بلا کر کہا لڑکے تمھارا باپ بوڑھا ہے اور دنیا کا سب سکھ بھوگ چکا ہے۔ اُس کی زندگی بہت تھوڑی باقی ہے آج نہ مرا تو کل مر جائیگا۔ اگر وہ جینے سے تنگ ہو تو تعجب نہین لیکن تم جوان ہو۔ ابھی تک دُنیا کا کچھ نہین دیکھا تمھارے جینے کی عمر اب شروع ہوئی ہے حیرانی ہے اگر

مرنا پسند کرو۔ تمہارے لئے یہی اچھا ہے کہ تم مسلمان ہو جاؤ اور دنیا اور عقبیٰ کا آرام حاصل کرو۔ سباج سنگھ جی بولے مجھے دھرم تیاگنا ہرگز منظور نہیں۔ تب ناظم نے غصہ میں آکر حکم دیا کہ اُن کو سخت عذاب دیا جاوے جلادون نے اُنھین ایک تھم کے ساتھ اُلٹا لٹکا دیا اور کوڑے لگانے شروع کئے۔ وہ بھی سہتے گئے لیکن بے رحم جلادون نے اُسپر بھی قناعت نہ کی اور لوہے کی سیخین گرم کرکے اُن کے بدن پر لگانی شروع کین۔ یہ جلین اُن کی برداشت کی طاقت کے لئے بہت زیادہ ثابت ہوئی اور جلا اُٹھے باپ کا سہارا دینے والا چہرہ سامنے نہ تھا۔ گھبرا کر بولے مجھے چھوڑ دو مین مسلمان ہونے پر راضی ہوں۔ (باقی آئندہ)

عام خبرین

۹ اگست کو تاجپوشی کی خوشی مین ہندوستان کے مختلف مقامات پر جلسہ ہوے اور ایشور سے پرارتھنا کی گئی کہ ایشور ہمارے شاہنشاہ عالی کی عمر دراز کرے اور ہمارے سر پر ہمیشہ برقرار رکھے۔

دہلی مین روسی۔ دہلی مین چالیس برس کی عمر کا ایک روسی آیا ہے یہ روس سے بغداد آیا اور وہان سے بصرے مین آیا بعد کو عرب کے سمندر مین سے ہو کر مسقط کی راہ سے کراچی آیا اور کئی روز تک وہان ہی رہا وہان سے لاہور اور پھر دہلی آیا اور یہان آگرہ سے مشہور مشہور مقامات کے فوٹو لئے مگر اُسکو تاج کا فوٹو نہین لینے دیا۔ وہ جلد ہی کلکتہ کو جانے والا ہے۔

منصف اور چپراسی۔ باریسال کے منصف صاحب نے اپنے سرکاری چپراسی کو حکم دیا کہ لیمپ جلا دو۔ چپراسی رام تمک کرلول اور کہنے لگا مین کیون لیمپ جلاؤن؟ جیسے آپ سرکاری نوکر ہین ویسا ہی مین بھی ہون۔ جج نے یہ خبر سنکر اُسکو معطل کر دیا۔ اب اس سے کیفیت طلب کی ہے۔ مگر یہ معلوم نہین کہ یہ عجیب قسم کا چپراسی ہے کس جگہ کا۔

ولایت اور فرانس کے درمیان جو سمندری راستہ ہے وہ نہر کہلاتا ہے ہالبین نام کا ایک صاحب اُسکو تیر کر پار ہونا چاہتا تھا۔ وہ تیرہ گھنٹے مین دس میل تیرا۔ بعد کو تھک گیا اور پار نہ ہو سکا۔ پار ہو جانے والون کی ہمت بہت بڑھ رہی ہے۔

دربار مین کل۔ دہلی دربار کے وقت پانی کے نل تو دربار کی سرحد مین جاری ہی ہونگے مگر ساتھ ہی ایک سوڈا واٹر کی کل بھی جاری ہوگی۔ لوگ جتنا چاہین دونون کلون کا پانی پی سکینگے مگر یہ ضروری ہوگا کہ سوڈا واٹر کی قیمت نقد دینی ہوگی۔

دہلی دربار کے دیکھنے والون کے لئے

ہندوستان کی ریلوے کمپنیاں محصول گھٹا دینگی فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کا ریٹرن (واپسی) ٹکٹ لینے سے صرف ایک طرف کا کرایہ دینا ہوگا۔ انٹر کلاس (ڈیوڑھے) کا واپسی ٹکٹ تیسرے کے بھاؤ بکیگا اور تیسرے درجہ کا واپسی ٹکٹ لینے سے کل کا چوتھائی محصول گھٹ جاویگا۔ یہ صرف اونھیں دیکھنے والوں کیلئے ہوگا۔ جو کم سے کم ۱۰۰ میل دور کے مسافر ہیں یہ ریٹرن (واپسی) ٹکٹ دو ماہ تک کام دے سکینگے۔ نمایش کیلئے جو چیزیں جاوینگی اونکا بھی محصول کم لگیگا۔

امیر کابل نے اپنی فوج کے لئے بارہ ہزار خیمے تیار کرنے کی اجازت دی ہے۔ ہر ایک خیمہ مین آٹھ آٹھ سپاہی رہ سکینگے۔

اس سال ریلوے مین بہت جلد جلد حادثات ہو رہے ہین کہین طوفانی ہوا سے ٹرین اولٹی ہے کہین لڑتی ہے اور کہین اور ہی لیلا ہوجاتی ہے اس سے پہلے تین اور حادثہ ہوچکے ہین ایک ایسٹ انڈین ریلوے کا نل ہٹی کے پاس اور دوسری پونا کے پاس مقام بھور اور تیسری خوشحال گڈھ تھل ریلوے کا گورجانی اسٹیشن کے پاس اب چوتھا حادثہ یہ مظفر نگر کے پاس کھتولی مین ہوا۔ دن کے ۲ بجکر ۲ منٹ پر نارتھ ویسٹرن ریلوے میرٹھ سے سہارنپور کو جاتی تھی۔ ٹوٹنے کا کوئی سبب معلوم نہین ہوتا جہانتک معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ گاڑی اپنی دونی چال سے جارہی تھی اور بہ سبب برسات کے لاین خراب تھی۔ کراس کے مقام پر جہانکہ لاین بدلی ہوتی ہے انجن پٹری سے اوتر کر زمین مین دھنسا چلا گیا۔ ڈرایور اور فایر مین کود کر بچے جو گاڑیان انجن کے پیچھے گھسی جاتی تھین اون کی بُری حالت ہوئی ان گاڑیون مین اسٹینلی کمپنی کے آدمی زیادہ تھے یہ گاڑیان دوسرے درجہ کی تھین۔ جارج ٹنل اس کمپنی کا باجہ بجانے والا بہت گھایل ہوا ہے اس گاڑی مین تین لڑکون اور ایک جوان کے سوا سب معمولی طور پر گھایل ہوئے ہین ایک گاڑی ہندوستانی مسافرون کی اُلٹی اوس مین جتنے آدمی تھے سب کچلے جاکر مر گئے تیسری اور اولٹی اونکی بھی یہی حالت ہوئی ان کے علاوہ اور بھی ۲ گاڑیان چور چور ہوئین اور ان کے مسافرونکی یہی حالت ہوئی۔ صرف ویسیان کی گاڑیان پٹری پر رہین مرے ہوئے اور گھایلون کی تعداد ہمارے ناظرین خود سمجھ لینگے۔ مگر پانیر کا نامہ نگار سہارنپور سے لکھتا ہے کہ ۲ آدمی مرے اور ۲۳ گھایل ہوئے مرنے والے سب ہندوستانی ہین اور گھایلون مین صرف ۹ یوروپین ہین۔

کلکتہ مین بدیا ساگر نام انجمن نے ۲ سالہ زندگی مین ۶۴ بیوگان کی دوبارہ شادیان کرائین۔

پایہ تخت پرتگال مین طوفان باد و باران سے نصف شہر بیٹھ گیا اور جہ جہانٹھکر اکر بائیں بائیں ہو گئے

پونا کی گاین سماج یعنی انجمن موسیقی کو ایک

ہندو یونیورسٹی میں ہزار روپیہ عطا کیا ہے۔

جاپان کی مذہبی کانفرنس میں سوامی تیرتھ رام ایم۔ اے سابق پروفیسر مشن کالج لاہور جو سنیاسی ہو گئے ہیں شریک ہونیکا ارادہ رکھتے ہیں۔

سرکاری شرم جب شہنشاہ۔ پرنس اوف ویلز تھے اور ہندوستان تشریف لائے تھے اُس وقت رؤسا نے جناب والا کا جس خوبی سے استقبال و دعوت کی تھی وہ محتاج بیان نہیں۔ یہانتک کہ ۵، لاکھ روپیہ صرف نذرانہ وغیرہ کا ملا تھا۔ اگر غور کا مقام ہے کہ وہی ہندوستانی راجہ مہاراجے سرکاری دعوت پر گئے۔ مگر ان کے کھانے وغیرہ کا صرف غریب ہندوستان کے سر منڈھا جاویگا۔ یہ صرف ولایت مین ہوگا اور خرچ ہندوستان سے لیا جاویگا۔ اس بات کو ظاہر کرکے اسٹیٹ سکرٹری اور لارڈ جارج ہملٹن کو بہت شرمندہ ہونا پڑا چارون طرف سے شرم شرم کی آواز سنائی دی رہی ہے۔ یہ گویا سرکاری شرم ہے (حق پسند امرت سر)

چوہدسار تیرتھ رام اور گردھاری لال دو نوریل گاڑی مین چٹھی چھانٹنے کا کام کرتے تھے۔ تیرتھ رام کو گیارہ سو کی ایک رجسٹری چٹھی مین سے سو روپیہ کا ایک نوٹ نکال لینے کے جرم مین فیروزپور کے مجسٹریٹ نے ۷ برس کی قید کی سزا دی چیف کورٹ نے بھی سزا بحال رکھی۔ مگر گردھاری لال کو ٹھیک اسی طرح کے جرم مین لاہور کی سٹی مجسٹریٹ نے ۲ برس کی قید کی سزا دی۔ اسنے بھی رجسٹری مین سے صرف ٹھیک سو ہی کا نوٹ نکال لیا تھا۔ مگر سزا کا فرق دیکھیئے کہان تو دو برس اور کہان سات برس۔

سماجک خبرین

بالنسرہ سے مہاشیہ برج لال جی اطلاع دیتے ہین کہ یہان کے باشندہ وید ودیا کا نام تک نہین جانتے ہرچند کوشش کیجاتی ہے اور دیاکھیان بھی دیے جاتے ہین مگر لوگون کے دلون مین پورانکو نے اندھیرا ڈالا ہوا ہے اسواسطے سب کچھ رائگان جاتا ہے سماج مقرر کرنیکا دل مین بڑا خیال آتا ہے مگر افسوس کہ بغیر روپیہ اور مدد کے کچھ بن نہین پڑتا اور آریہ سماج ایبٹ آباد ضلع ہزارہ سے اس واسطے درخواست نہین کی گئی کہ بوجہ اسکول اور گران اسکول سے لدی ہوے ہین۔ اور اسکول کی عمارت تیار ہو رہی ہے۔ لالہ امیر چند صاحب کا اشتہار مندرجہ آریہ ہند ہو ماہ جولائی دیکھکر گذارش ہے کہ لالہ صاحب اس جگہہ دہرم یادگار کرادیوین۔

یکم اگست کو سوامی درشنانند جی سرسوتی معہ چار ودیارتھیون کے بغرض پرچار قصبہ آمانہ مین تشریف لے گئے وہان لیکچرون کا اچھا اثر ہوا ۱۲؎ ماہوار نقد آریہ سماج نے گروکل کے لئے

جمع کر دیا حالانکہ سماج ہذا کے پردھان لالہ ستیا رام جی سخت بیمار تھے آپنے وہان کی پاٹھ شالا کیلئے ایکہزار نقد دان دیا ہے اور سماج مندر دو ہزار کی لاگت سے اپنی گرہ سے طیار کروایا ہے۔

چھاؤنی سوہلین مین پنڈت رام رتن جی پرچارک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے اودیوگ سے ایک نیا آریہ سماج قایم ہوا ہے۔

دہن کیوانگر ضلع گورداسپور مین مہاشے سولچند جی اور مہاشے ہیرانند جی کے اودیوگ سے ایک نیا سماج استھاپت ہوا ہے۔

پنڈت شونندن سہے جی آنریری اوپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا بنگال کے اودیوگ سے پٹنہ ضلع کے مواضعات مین آریہ دہرم کا پرچار ہو رہا ہے۔

آریہ سماج داناپور کا مندر طیار ہو گیا ہے تھوڑا سا پلاسٹر باقی ہے مندر قابل تعریف بنا ہے اور کئی ہزار کی لاگت کا ہے جس سے کہ ہمارے داناپوری بھائیون کی فیاضی اور آریہ دہرم مین شردہا ظاہر ہوتی ہے۔

اوریہ ضلع اٹاوہ مین پنڈت ہنومان پرشاد جی آنریری اوپدیشک کے اودیوگ سے بتاریخ ۲۸ ر جولائی کو آریہ سماج قایم ہوا ہے۔

لکھنؤ مین ایک برہمن جو عیسائی ہو گیا تھا آریہ سماج نے پھر شدھ کر کے برادری مین ملا لیا ہے۔ (آریہ گزٹ)

ریویو

ایک جلد کتاب موسوم بہ **مخزن فوٹوگرافی** ہمارے دفتر مین موصول ہوئی جو کہ واقعی بلا امداد استاد فوٹوگرافی سیکھنے کے لئے عمدہ گائیڈ ہے۔ جو کہ اس فن کے شائقین کو نہایت مفید ثابت ہوگی کیونکہ اس کتاب مین علاوہ ابتدائی فوٹوگرافی کے اپ ٹو ڈیٹ نو ایجاد طریقے بہی مثل انیلارجمینٹ یعنی فوٹو تصاویر کا قد آدم سائز تک بڑا کرنا۔ میجک لینٹرن سلائیڈ کا بنانا۔ پوسٹیج پورٹریٹ یعنی ڈاک کے ٹکٹ کی برابر تصاویر بنانا۔ برومائیڈ پیپر۔ ویلاکس۔ اوپل اور ریشم پر تصاویر چھاپنا۔ نیلی۔ سرخ۔ سبز۔ فوٹو تصاویر بنانا وغیرہ نہایت سہل الوصول طریقون سے عام فہم اردو زبان مین سمجھایا ہے۔ حجم کتاب ہذا کا ۱۰۰ صفحہ ہے۔ جو کہ اعلے درجہ کے دبیز کاغذ پر چھاپی گئی ہے اور چھپائی لکھائی کے لحاظ سے بہی اچھی ہے۔ اسکے مولف

بی۔ ایل۔ ونیش۔ لالہ کا بازار شہر میرٹھ مین

جنسے کہ کتاب ہذا ۱۲؍ یا مجلد ۱؎ قیمت مین مل سکتی ہے

لوکل

(۱) آریہ کنیا پاٹھ شالا میرٹھ دن بدن اونتی کر رہی ہے راجپوتانہ سے ۲۹ یتیم لڑکے لڑکیاں اور آئی ہیں آریہ کنیا پاٹھ شالا میرٹھ کے آشرم میں اسوقت ۵۰ یتیم لڑکیاں اور ۲۶ یتیم لڑکے ہو گئے ہیں ایک لڑکی جو بہت بیمار آئی تھی جسکا نام دُرگی تھا اور قوم کی گوجر تھی اسہال کی بیماری میں مرتیو کو پراپت ہو گئی مرتک سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا ایشر پرماتما اوسکی آتما کو شانتی پردان کرے باقی لڑکیاں جو بیمار آئیں تھیں اچھی ہوتی جاتی ہیں اکثر ہماری بہنیں اور بھائی یتیموں کی حالت پر ترس کھا کر اونکو میوے پھل پھلیری اور مٹھائی وغیرہ کھلاتی ہیں ہم اونکو اتینت دہنیاواد دیتے ہیں چنانچہ لالہ جگن ناتھ صاحب پردھان آریہ سماج لال کورتی نے قریب ۵ سیر مٹھائی اور مبلغ ۶ نقد برائے پارچہ جات یتیمان دان دیے ایشر پرماتما انکی منو کامنا پورن کرے بابو بلدیو پرشاد صاحب جوڈیشل کلرک کی استری نے عصر کی مٹھائی یتیموں کو تقسیم کی ہم اپنی بہنجی کو اتینت دہنیاواد دیتے ہیں۔

بابو تیجرام صاحب اسسٹنٹ انجنیر اکھنور علاقہ جموں نے اپنے پتر عزیز ودیا بھوشن کی بیماری میں مبلغ ۵ یتیموں کی بھوجن کے لئے دان دیے کہ ایک روز سب یتیم کنیاؤں کو اچھے اچھے بھوجن کھلائے جاویں چنانچہ سب کو کھیر پوری ترکاری وغیرہ کے بھوجن کھلائے گئے ایشر پرماتما اونکے لخت جگر کو جلدی شفا بخشے۔

استری سماج میرٹھ بھی برابر ترقی کر رہا ہے ہفتہ وار جلسے بڑی کامیابی کیساتھ ہوتے ہیں شہر کی اکثر استریاں بیچ میں بھی دہرم اپدیش سُننے کیلئے آتی رہتی ہیں استری جاتی میں آج دہرم کا خوب پرچار ہو رہا ہے۔ جوالا دیوی اودہشٹھاتا آریہ کنیا پاٹھ شالا و استری سماج میرٹھ آجکل بہت بیمار ہو رہی ہے۔

(۲) دیانند انگلو ویدک اسکول میرٹھ کی حالت دن بدن کچھ عجیب ڈھنگ کی ہوتی جاتی ہے۔ ہائی اسکول کا ایک درجہ کم ہو گیا صرف مڈل اسکول باقی رہگیا بورڈنگ ہوس بھی ٹوٹ گیا پچھلے مہینے میں سیکنڈ ماسٹر اور فیفتھ ماسٹر علیحدہ کر دیئے گئے تھے اس ماہ میں ہیڈ ماسٹر صاحب کا استعفا بھی منظور کر لیا گیا بیچارے ہیڈ ماسٹر صاحب نے تو چھ ماہ کی رخصت مانگی تھی اور لکھا تھا کہ اگر رخصت نہ ملی تو استعفا منظور کیا جاوے اُس بھلے آدمی نے یہ سمجھا تھا کہ استعفا تھوڑا ہی منظور ہونے لگا ہے رخصت ملجاویگی مگر یہ معلوم کیا سبب ہے کہ شرمتی مینیجنگ کمیٹی نے استعفا منظور کرنا ہی مناسب سمجھا اب بیچارے ہیڈ ماسٹر صاحب ششدر ہیں لیکن اب پچھتائے کیا ہوت ہے جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت۔ ہمکو تو بہت ہی افسوس ہے۔

(۳) ۱۲ اگست کو شام کے وقت مسلمانوں کے دو جوان لڑکے چھیپی تالاب میں ڈوب کر مر گئے انمیں سے ایک لڑکا پہلے ڈوبا تھا دوسرا لڑکا اوسکو نکالنے گیا پہلے نے اوسکو ایسا پکڑا کہ ساتھ ہی لے بیٹھا دونوں ختم ہو گئے شام کو ۶ بجے کے قریب نکالے گئے اوسوقت بدن میں کچھ گرمی موجود تھی بہت کچھ علاج معالجہ کیا لیکن کچھ نہ ہو سکا۔

ہمارے پریس کی مفید اور کارآمد کتابین

افسانہ شو شیلا - اس چھوٹے ناول مین ایک پارسا بیوی شوشیلا کی زندگی کا فوٹو شوہرادر بیویون کیلئے زندہ نظیر ہے بہت سی روایتین قابل دید درج ہین قیمت ۸ مر

افسانہ گل اندام - اسمین ایک شخص کی بیٹی گل اندام کا دلچسپ بیان ہے جسنے مغربی رسم و رواج کی پیروی کرکے خود کو اور بیٹی کو خراب کیا بڑا دلچسپ قصہ ہے قیمت ۸ر

افسانہ مہرالنسا بیگم - ایک تعلیم یافتہ لڑکی کا اپنے بدوضع منگیتر کو عاقلانہ تدابیر سے اپنا عاشق بنا کر شادی کرنا نہایت ہی مؤثر اور دل پسند قصہ ہے قیمت ۶ر

افسانہ انجام - یہ تاریخی ناول بنگالی زبان کے مشہور ناول دیب سنہ بان کا ترجمہ ہے اسمین سلطان محمود غزنوی کی دوبارہ ہندپر چڑھائی - پرتھی راج وغیرہ شور بیرون کا مقابلہ انکی بہادری اور قتل کے دردناک سین کے علاوہ بہت سی قابل دید روایتین درج ہین - ہر ایک کے پڑھنے اور سننے کے قابل ہے قیمت مہ ر

رام گن گیتا - اسمین عمدہ عمدہ بھجن ایشور سرتی مہندر جی و کرشن جی وغیرہ دیوتاؤنکی اوپاسنا سمبندھی غزل کبت چھند ہولی بارہ ماسہ وغیرہ دہرم اوپاسکون کے پڑھنے اور فائدہ اُٹھانیکی قابل درج ہین قیمت ۷ر

بدھ دہرم کا علم روحانی - اسمین بدھ دہرم کے طریق عبادت ابتدا کے درجہ نروان حاصل کرنے تک درج ہین قیمت ۴ر

دُنیا اور دوزن - اسمین دُنیا کی ناپائداری کا فوٹو دردناک اور موثر پیرایہ مین کھینچا ہے - طالبان کی غرض ضرور پڑھین قیمت ۴ر

وشنو دہرم پرچار - وشنو مت کا مفصل حال قیمت ۸ر

نہایت خوبصورت اور مضبوط ٹھیک ٹائم دینے والی جیبی مستقی گھڑی

ایک گھڑی کا بکس ایک چین اس گھڑی کے ساتھ بلادام دیئے جاوینگے - اس گھڑی کی اصلی قیمت لغہ تھی مگر اب ہم اسکو فقط ہے مین فروخت کرتے ہین اسکی قیمت کم کرنے کی وجہ یہ نہ سمجھی جاوے کہ گھڑی کم قیمت کی ہے بلکہ یہ ہی ولایت سے منگا نیکے سبب بیچ کے دکانداروں کا منافعہ اسپر نہین رہا - یہ گھڑی نہایت خوبصورت اور مضبوط ٹھیک وقت بتلانیوالی - گھوڑی کی سوائی بہ کبھی بند نہ ہونیوالی نکلسلور منہ کھلا ہوا بغیر چابی کی سکنڈ کی سوئی - ہم اس گھڑی کو ۶ ماہ کی بعد بند کرینگے اور اسکی اصلی قیمت جوکہ لغہ ہی لیجائیگی - منگانیوالون کو دیر کرنے سے پچھتانا پڑیگا - محصول ڈاک فیس منی آرڈر اور پیکنگ کا خرچ ذمہ خریدار کے ہوگا - علاوہ ازین ۱۲ گھڑیان جو صاحب ایک ساتھ خریدینگے انکو ایک گھڑی بطور انعام کے دیجاویگی - ۶ گھڑی ایک ساتھ خریدنے پر بغیر دیا سلائی کی کل دبانے سے خود بخود جلنے والا جادو کا لیمپ جسکی قیمت عہ ہے انعام مین دینگے - ۳ گھڑی ایک ساتھ خریدنے پر ایک بالا بودھنی جو تعلیم نسوان کی بہت عمدہ کتاب ہے اور جو ایک سوداسنی کا دلچسپ ناول ہے مفت مین دینگے -

المشتہر

پنڈت سورج پرشاد اندرکوٹ شہر میرٹھ

विद्यांचा विद्यांच यस्तद्वेदो भं सह ।

अविद्यया मृत्युं तीर्त्वा विद्यया मृत मश्नुते ॥

جو منشیہ ودیا اور اودیا کے سروپ کو جانکر جڑ اور چیتن کو ... اون کا سادھک نشچے
کر کے شریر آدی جڑ اور چیتن آتما کو دہرم ارتھ کام اور موکش کی سدھی کیلئے سادھن
پرلوگ کرتے ہین وہ لوگ سے چھوٹکر پرمارتھ کے سکھ کو پراپت ہوتے ہین

جس مین ویدک سدھانت اور سماجک اُنتی کا ... اپدیش ہو نیز ہر ایک منشیہ کا اودھار ہو سکتا ہی اس پرچہ کا یہی اُدیش ہے

[illegible]

आर्य बन्धु

آریہ بندھو میرٹھ

بابتہ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء

قیمت سالانہ پیشگی بلا محصول ڈاک عہ معہ محصول ڈاک عہ

حسب الارشاد جناب ڈاکٹر رامچندر صاحب ورما پروپرائٹر و ایڈیٹر شائع ہوا

فخر المطابع شہر میرٹھ مین چھپکر شائع ہوا

دستور العمل

(۱) سلیس اُردو زبان کے لباس میں سبھیتا اور وچار پورن آتمک۔ شارِیرک اور سماجک اُنتی سمبندھی مضامین اپنے معزز خریداران کی خدمت میں التماس کرنا اس پرچہ کا اودیش ہوگا۔

(۲) جن مضامین سے آریہ پبلک کی مجموعی ترقی کو صدمہ پہونچنے کا احتمال ہوگا اُنسے پرچہ کے کالموں کو پاک رکھنے کا خیال ہر وقت رہیگا۔

(۳) مُلکی معاملات اور خاص راج سنبندھی وِشیوں پر آریہ ہند ہو میں رائے زنی کرنیکا کسی مہاشہ کو حق حاصل نہوگا۔

(۴) یہ پرچہ ہر ماہ کی اخیر تاریخ تک اپنے پیارے گراہکوں کی دستبوسی کیلئے میرٹھ سے روانہ ہو جایا کریگا جن مہاشیوں کو کسی وجہ سے آریہ ہند ہو کی ملاقات پسند نہ ہو اُنکی خدمت میں گزارش ہے کہ بلا تکلف پروپرائٹر کو اپنی نارضامندی سے اطلاع بخشیں۔ تین پرچے کسی مہاشہ کا قبول فرمانا خریداری کی دلیل متصور ہوگا۔

(۵) قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ۱۲؎ اور بلا محصول ڈاک ۱؎ مقرر ہے۔ جو مہاشہ قیمت مقررہ بطور پیشگی عنایت فرماوینگے وہ خاص شکریہ کے مستحق ہونگے۔ آریہ گنوں کی مُنتظمی ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ ہم پیشگی قیمت کو آریہ ہند ہو کی لازمی شرط قرار دیں۔

(۶) آریہ ہند ہو اپنے عالی دماغ۔ باریک بین۔ دھرم نشٹھی۔ خیر اندیش اور نیک خیال نامہ نگاروں کی خدمت میں ہمیشہ بلا قیمت پیش ہوا کریگا۔

(۷) مراسلات کو نکتہ چینی اور منصفانہ مطالعہ کے بعد جو اُنکی ارتھمات ہر طرح مفید سمجھا جانے پر بلا کم و کاست چھاپا جاویگا لیکن جو مراسلات اشاعت کے لائق نہیں سمجھی جاوینگی انکا واپس کرنا پرچہ کے ادھکاریوں پر واجب نہ ہوگا۔

(۸) آریہ سماج اور اُسکے معاون انسٹیٹیوشنوں کے اشتہارات اور نیز ایسے نوٹس جنسے سراسر پبلک کی بہبودی مقصود ہو اس رسالہ میں بلا اُجرت شائع ہو سکینگے۔ ذاتی فائدہ کے اشتہاروں پر بشرح ذیل اُجرت لیجاویگی ایک سطر پر صرف ایکبار ۲؎ نصف صفحہ ۲؎ پورے صفحہ پر ۳؎ متواتر اشاعت کیلئے خاص نرخوں کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کے طے ہو سکتا ہے۔ اشتہاروں کی تقسیم کرائی فی دفعہ [illegible] مقرر ہونگے۔

نوٹ۔ کوئی ایسا اشتہار طبع نہوگا جسمیں ناشائستہ و فحش یا خلاف قانون الفاظ ہوں یا جو آریہ سماج کے نیموں سے [illegible] ہو نیز ادویات کے اشتہار بھی [illegible] نہ کئے جاوینگے۔

آریہ بندھو

پُرشارتھ

پُرشارتھ سنسکرت زبان کا لفظ ہے یہہ پُرش
اور ارتھہ دو لفظون سے بنا ہے جسکے معنے ہین
پُرش کے لئے یعنی انسان کے واسطے مطلب
یہہ ہے کہ انسان کے لئے اگر کچھ کرنے کو ہے تو
وہ پُرشارتھہ ہی ہے عام لوگ اسکو اودّم یا محنت
کرنا بھی کہتے ہین۔ اگر سچ پوچھا جاوے تو واقعی
پُرشارتھہ انسان کے لئے ایک نعمت عظمیٰ ہے
جو آدمی اس صفت کا موصوف ہوتا ہے وہ سدا
سُکھی رہتا ہے دہنوان ہوتا ہے اوسکو آروگتا
(تندرستی) پراپت ہوتی ہے سنسار مین اوسکا
گورو (عزت) بنا رہتا ہے وہ اپنی سہایتا آپ
کرتا ہے پُرشارتھی آدمی دوسرے کے آگے اپنی
دہینتا کبھی نہین جتلاتا نہ کسی اور کو تکلیف دیتا
ہے بلکہ اپنے پرشارتھہ سے اورون کو لابھہ
پہونچاتا ہے۔

برخلاف اسکے آلسی (سُست کاہل) آدمی
ہمیشہ دُکھی نِردہن دہین ہین درّدری اور بےعزت
بنا رہتا ہے اوسکا سبب جگہہ نرادر ہوتا ہے ایسے
درّدری کو کوئی اپنے پاس بیٹھنے نہین دیتا
سچ پوچھو تو پُرشارتھہ مین آدمی سے ہٹی ہزار
درجہ بہتر ہے کیونکہ ہٹی تو کسی نہ کسی کام بھی
آجاتی ہے مگر آلسی منش سے تو دکھہ کے سوا
کسی قسم کا لابھہ پہونچنے کی بالکل اُمید نہین ہے
ایشور پرماتما کی رچی ہوئی سرشٹی مین ہر ایک
پدارتھہ پُرشارتھہ کرتا ہوا نظر آتا ہے ذرا غور
فرمائیے کہ سورج۔ چندرما۔ پرتھوی ستار
آدی کتنا بھاری پُرشارتھہ کر رہے ہین ایک
منٹ مین لاکھون میل کا فاصلہ طے کرتے ہین
اپنے پرکاش کو دور دور تک پہیلاتے ہین اپنے
گُن کرم سبہاؤ سے سرشٹی کو کیسا اوتم لابھہ
پہونچا رہے ہین کہ جسکا ورنن ہمارے جیسے تچھہ
منشیون سے کسی طرح نہین ہو سکتا اگر یہہ پدارتھ
ایک سکنڈ کے لئے بھی پُرشارتھہ ہین ہو جاوین
تو ابھی قیامت برپا ہو جاوے سارا سنسار
نشٹ بہرشٹ ہو جاوے۔ پہر دیکھئے پشو پکشی
کیسا کیسا پرشارتھہ کرکے دنیا کو فائدہ پہونچا
رہے ہین ذرا گاے بیل بھینس۔ گہوڑا۔ اونٹ
ہاتھی وغیرہ کے لابھون پر سوکشم درشٹی سے
دہیان کیجیئے اسی طرح برکشون کے پرشارتھہ اور
پراوپکار پر نگاہ دوڑائی تو صاف پرگٹ ہو جاویگا
کہ ایک پرمانو بھی پرشارتھہ اور اپکار سے خالی
نہین ہے پرمانو سے لیکر سورج چندرما
پرتھوی پرینت سب پدارتھ پرشارتھہ کرکے
دوسرون کو لابھہ پہونچا رہے ہین۔ لیکن
یہہ حضرت انسان ہی کی ذات مین پایا جاتا ہے

کہ آلسی ہو کر پڑے رہنے اور خود غرضی کو پسند
کرتا ہے آجکل آریہ ورت کو اس آلس کی مرض
نے بے طرح گھیر رکھا ہے بھارت درش کی نشٹ
جاتی ہین سستی - کم ہمتی - بزدلی - تقدیر پرستی
دشنے آسکتی اور عیش پرستی اسقدر پھیلی ہی
کہ جسکا کچھ حد و حساب نہین ہماری رائے ناقص
مین تو ہندوستان کی آبادی مین نصف سے
بھی کم آدمی محنت مزدوری کرکے اپنے قوت بازو
سے روٹی کما کر کھانے والے نکلینگے باقی نصف
سے زیادہ حصہ مہان آلسی اور دلدری بن کر
پڑا رہتا ہے اور محنت کرنے والون کی کھال کھینچ
نوچ نوچ کر کھاتا ہے۔ ناظرین ذرا وچار کرنے کی بات
ہے کہ ہندوستان مین ایک چوتھائی حصہ
آدمی تو کیول بھیک مانگ کر گذارہ کرتے ہین
کروڑون تیرتھون مندرون اور مٹھا کردوارون
مین پڑے پڑے مفت کا مال اڑا رہے تے
ہین لکھو کھا عیش و عشرت مین پھنسے ہوئے
باپ دادا کی کمائی کا ستیاناس کر رہے ہین
لاکھوں کھا چوری ڈکیتی قمار بازی جیب کتری
اور دغا بازی مین اپنی عزیز عمر اور دوسرون کے
دھن کو برباد کرنے لگ رہے ہین لاکھو کھا امیر
دیکھنے مین اچھے بھلے آدمی صرف گدی تکئے
لگائے فقط گپوڑے مارنے مین ہی ساری
عمر گذار دیتے ہین۔
لکھو کھا عوام محض تقدیر کے بھروسے پر کچھ کام
کاج نہین کرتے۔

سچ ہون کہان تک رونا رویا جاوے ہندوستانی
آلسیون کے ایسے ہی کاروبار ہین اسی لئے بھارت
کا اقبال آجکل خاک مین مل رہا ہے۔
لیکن اس ملک مین یہہ مرض صرف پانچ چار ہزار
برس سے ہی پھیلا ہے ورنہ مہا بھارت سے پہلے
اس دیش کے آدمی بڑے پرشارتھی شوربیر پرُوپکاری
دھرماتما اور کھاوُ بیر ہوتے تھے اگر ایسا نہ ہوتا تو یہہ
دیش سب ملکون کے سرتاج ہونیکا فخر کس طرح
حاصل کر سکتا تھا تاریخ اس بات کی شاہد ہے
زیادہ ثبوت کی ضرورت نہین ہے۔
آؤ بھارت واسیو اب بھی سوچو اور چیتو آلس کو
چھوڑ کر پرشارتھہ کا پلا پکڑو تقدیر کے بھروسے
پر مت رہو او دم بڑی چیز ہے اسکو گرہن کرو
آلس بڑی بلا ہے اسکو تیاگن کرو پھر دیکھو کہ
تھوڑے ہی عرصہ مین آپکے سوبھاگیہ کا سورج
کیسا پرچنڈ ہوتا ہے۔ پرم پتا آپ کرپا کرو کہ
ہمارے دیش مین پرشارتھی جیو اتپن ہون
اودم تھم

نوٹ اور رائین

ہمنے بہت سا دھن اکٹھا کیا۔ عالیشان مکان ہمنے
فوق الشرک پوشاکین تیار کرائین۔ عمدہ سے
عمدہ غذائین بہم پہونچائین۔ صرف اس لئے کہ
یہہ دنیا منزل راحت معلوم ہو۔ لیکن افسوس

کہ ہماری پریشانی اور بھی زیادہ ہو گئی۔ دلیشا ٹن کو
اپنی بیماری کی دوا سمجھ کر غدار شہروں اور سنسان
بیابانوں کی خاک چھانی مگر کیا مجال کہ اس من کو
شانتی پراپت ہو۔ خویش و اقارب سے رشتہ توڑ کر
گیروے بستر دھارن کر کے جنگل پر بسیرا لیا
پرنتو ایک لمحہ بھی آرام سے نہ گذرا۔ معلوم ہوا
کہ اندریان قابو سے باہر ہیں من سایہ کی طرح سے
اونکے پیچھے لگا ہوا ہے اور ہمیں خوار و ذلیل کر رہا
ہے۔ یہہ اوسنیا کیونکر درست ہو۔ دھن کا نشہ
جایداد کا فخر نفیس پوشاکوں اور غذاؤں کا خمار
من کی شانتی کا اپار ہو تو دنیا کے دھنا ڈھیہ پر سش
لاجواب مثالیں قایم کر دیں۔ سیر و سیاحت
سے حقیقی راحت ملے تو لوگ خانہ بدوشی کو اصول
زندگی بنا لیں۔ معروف دنیا سے الگ ہو کر من
قابو میں آتا ہو تو تمام مشغلوں کا بازار یک قلم
سرد ہو جاوے شانتی کی تمنا میں اشانتی یکت
ذریعوں کو آزمانا ہماری بھول ہے شانتی مطلوب ہے
تو شانتی کبھنڈار پرماتما سے یاچنا کرو۔

سادھو ہیرالارام مدت سے آریہ سماج سے شترو تا
پرگٹ کر رہے ہیں انہیں بھول کر بھی اتنا خیال
نہیں آتا کہ جس آشرم میں ہم پروشٹ ہوئے
ہیں اوسکے فرایض کیا ہیں۔ جہانتک ہمیں معلوم
ہے آریہ سماج نے سادھو صاحب کو کبھی ایذا نہیں
پہونچائی۔ خواہ مخواہ انکی طرف سے حملوں کی بوچھاڑ
ظاہر کرتا ہے کہ آلارام جی کے دماغ میں کچھہ خلل ہے

سماچار پتروں سے معلوم ہوا ہے کہ اندنوں آپنے
الہ آباد میں پہونچکر سوامی دیانند سرسوتی جی کی شان
میں بہت نا ملایم الفاظ استعمال کئے۔ اور آریہ
سماج کے ممبروں کو خوب جلوا تین سنائیں یہہ
بلا وجہہ دشنام دہی اس درجہ تک پہونچی کہ پولیس
کو نوٹس لینا پڑا اور گورنمنٹ کی طرف سے اونپر
مقدمہ دایر ہو گیا۔ سادھو صاحب اپنی حرکات پر
نادم ہونے کے بجائے اس کوشش میں سرگرم
ہیں کہ سوامی جی کی پستکوں کے حوالہ سے آریہ
سماج کو گورنمنٹ کا مخالف گروہ ثابت کریں۔
اس دیرینہ کوشش میں انہیں کامیابی ہونا
کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔
جب سے سماج کی مومنٹ اس دیش میں شروع
ہوئی ہے اوسی روز سے ممبروں کی عملی زندگی
گورنمنٹ کی اطاعت کا اصول لئے ہوئے ہے۔
امید ہے کہ سادھو صاحب کو مایوس ہونا پڑیگا
اور اغلب ہے کہ اونہیں عدالت کی ہوا ہوش میں
لے آئیگی۔

ہمعصر آریہ میسنجر نے لکھا ہے کہ ملک جاپان
کی مجوزہ مذہبی کانفرنس ماہ اپریل آئندہ تک
ملتوی ہو گئی ہے۔ اگر یہہ خبر صحیح ہے تو اس
ملک کے ڈیلیگیٹوں کے لئے عمدہ طور سے تیار
ہو کر شامل ہونے کا اچھا موقع ہے۔ لیکن سوال
تو یہہ ہے کہ اس امر میں ہماری تیاری کیا معنے
رکھتی ہے۔ جاپانی زبان سے ہمیں واقفیت

نہین ہے صرف اسس بنا پر ساری اوچہل کود
ہے کہ انگریزی زبان کو ذریعہ اظہار خیالات بنائین گے
ہندوستانیون کا ملک جاپان کے ساتھیین
کے سامنے انگریزی زبان مین مذہبی نکات پر
اس امید پر لب کشائی کرنا کہ آپس کے اختلافات
دور ہو کر کوئی رفاقت کی صورت نکل آئے ایک
ایسا فعل ہے جسے عبث کہا جائے تو بجا ہے۔

جس ملک کی منش جاتی مین ترقی کا مادہ موجود
ہوتا ہے وہان پر ہر قسم کی اونتی ہوتی چلی جاتی
آجکل ملک جاپان کے باشندون نے جسقدر
ترقی کی ہے وہ کسی سے چھپی ہوئی نہین تھوڑے ہی
عرصہ مین دنیاوی ترقی مین وہ نام پیدا کیا کہ بالکلیہ
سارا یورپ لوہا مان گیا اب جاپانیون نے دہرم کی ترقی
کی طرف بھی قدم بڑھایا ہے اونکو یہہ معلوم کرنیکا
خیال پیدا ہوا ہے کہ آریہ ورت کے پراچین دہرم
اور بدہ دیو کے دہرم کا مقابلہ کیا جاوے اور دیکھا
جاوے کہ کال چکر نے انمین کون کونسی خرابیان
اور تبدیلیان پیدا کر دی ہین اونکا یہہ بھی خیال
ہے کہ ان دونون مین جو پراچین اصلی اور سچا
ہو اوسکو گرہن کیا جاوے۔ اسی لئے جاپان کے
ٹوکیو شہر مین ایک بڑا بھاری مذہبی جلسہ اکتوبر
سنہ ۱۹۰۲ء مین ہونے والا ہے اس کانفرنس مین
آریہ ورت نواسیون کو خاص کر بلایا گیا ہے سماجیون
مین بھی کھلبلی مچ رہی ہے کہ سماجون کی طرف سے
بھی چند لائق آدمی اس کانفرنس مین ضرور
شامل ہونے چاہئیے شری متی آریہ پرتی ندہی سبھا
ممالک مغربی شمالی نے تو پاس بھی کر دیا کہ ایک
آدمی کا خرچ پرتی ندہی دیگی دو مہاشیون کے
نام بھی پرگٹ کر دئے۔ امید ہے انمین سے
ایک صاحب ضرور تشریف لیجاوینگے سماجون
کو ڈیڑھ ہزار روپیہ اکٹھا کرنیکا حکم بھی لگا دیا ہے
کچھ سماجون اور اودار چت مہاشیون نے پچاس
پچاس روپیہ دینے کا وعدہ بھی کر لیا ہے پنجاب
مین بھی اسس معاملہ پر بہت کچھ اندولن ہو رہا ہے
یقین ہے کہ وہان سے بھی ایک دو صاحب
ضرور شامل جلسہ ہونگے سجنو ہم یہہ دریافت
کرنا چاہتے ہین کہ کیا آریہ ورت مین اب پرچار کی
ضرورت نہین رہی کیا سماجیون نے بھارتورش
کے بچے بچے کو سماجی بنا لیا گیا انڈیا کی گلی گلی مین
ویدک دہرم کا ڈنکا بج گیا کیا ہندوستان مین کوئی
ہندو بھائی عیسائی یا مسلمان نہین ہوتا کیا راجپوتانہ
کے قحط مین بڑے بڑے اونچے کلون کی ہزارہا
کنیائین اور بالک بھوک کے مارے اپنے دہرم
کو تلانجلی دیکر عیسائیون کی شرن نہین جا پڑے
کیا ہزارون ہندو بدہواؤن کو رامابائی نے عیسائی
نہین بنا لیا۔ کیا لکھوکہا اشراف بیوائین بھوکہون
کے مارے اندر ہی اندر گھٹ گھٹ کر نہین مر رہی ہین
کیا آپنے سماجون کی حالت کو سدہار لیا ہے۔
پیارے آریہ بھائیو اگر مذکورہ بالا باتونکی ضرورت
کو آپنے پورا کر دکھایا ہے تو شوق سے جاپان بھیجین

چاہیے سات سمندر پار جائے اور دل کھول کر خوب روپیہ لٹائے کوئی منع نہیں کر سکتا لیکن اگر ان باتوں کو پورا نہیں کیا اور مذکورہ بالا نقص بھارت ورش میں ہنوز موجود ہیں تو پھر ہم نہیں کہہ سکتے کہ آپ لوگوں کا جاپان جانے کے لئے وہاں اکٹھا کرنا کیا معنے رکھتا ہے ہماری ناقص رائے میں تو یہ اس مثل کے مصداق ہے کہ آگا دوڑ اور پیچھا چھوڑ آئیندہ جنوری سنہ ۱۹۰۳ع کو دہلی میں ایک بہت بڑا عظیم الشان جلسہ ہونے والا ہے ہماری سمجھ میں تو اس موقع پر آریہ بھائیوں کو روپیہ خرچ کر کے آریہ دہرم کا پرچار کرنا بہ نسبت جاپان جانے کے ہزار درجہ بہتر ہے پہلے اپنے ملک کو سدہار لیجئے یہاں کی دہرم پیاس کو بجھا دیجئے بھارت ورش کی نقصوں کو دور کر کے پھر دوسرے ملک کی طرف نگاہ دوڑائی ورنہ دونوں کام ادہورے رہیں گے اطمینان رکھئے۔

دوہا۔ ایکو سادہے سب سدہے سب ساد ہے سب جائیں۔

آتم پرکاش

(سلسلہ کیلئے دیکھو آریہ ہند ہو جلد ۵ نمبر ۱۰ کا صفحہ ۲۳۲)

तिस्रो रात्रीर्यद् वात्सीर्गृहे मेऽनश्नन् ब्रह्मन्नतिथिर्नमस्यः। नमस्तेऽस्तु ब्रह्मन् स्वस्ति मेऽस्तु तस्मात्प्रति त्रीन् वरान्

(بید ارتھ) یم راج اپنی استری آدمی کے کہنے کو سُنکر نچکیتا کے پاس جاکر بولے کہ ہے براہمن تم ابھیاگت ہو اس لئے نمسکار کرنے کے یوگ ہو سو تمہارے لئے نمسکار ہو تمہاری کرپا سے میرا کلیان ہو اور کہا کہ ہے شدہ براہمن جس کارن سے گھر میں تین رات بنا بھوجن آدمی کئے آپ رہے ہیں اس لئے آپ مجھ سے تین بر مانگ لیجئے جس سے میں اورن ہو جاؤں۔

(تشریح) جب یم راج کی استری نے بہت زور دیا کہ ایک ابھیاگت براہمن تین دن تک بھوکھا گھر میں بیٹھا رہا ہے اس سے معافی مانگنی چاہیئے ورنہ ہم سب پاپی ٹھہرتے ہیں اس لئے یم راج نچکیتا کے پاس گیا اور کہا کہ ہے براہمن چونکہ آپ ۳ دن تک میرے گھر پر بنا ان جل کئے بیٹھے رہے ہو جس سے آپکو بڑا کشٹ ہوا ہوا ہے اور انتہتی کا ستکار نہ ہونے سے گھرستی پاپی ٹھہرتا ہے اس لئے آپ کرپا کر کے میرے اپرادہ کو چھما کیجئے اور چونکہ آپنے ۳ دن رات دکھ اوٹھایا ہے اس لئے ہر ایک دن رات کے لئے ایک بر مانگ لیجئے میں بڑی خوشی کے ساتھ دونگا اور جو کچھ مانگو گے وہی پورا کرونگا۔ اس اور پچھلے دو تین اشلوکوں میں اتیتھی پوجا کی بہت کچھ مہما ورنن کی گئی ہے سچ مچ پرتیت ہوتا ہے کہ پراچین سمیہ میں جب کہ ویدوں کا زمانہ تہا آریہ ورت سرگ دہام بنا ہوا ہوگا جس

ملک مین مہمان نوازی کی اسقدر تاکید ہو کہ
جیسے مذکورہ بالا دو تین اشلوکون مین بتلائی
گئی ہے تو اوس ملک مین سکھ اور آرام کا کیا
ٹھکانا ہے مسافرونکو کیسا کچھہ آرام ملتا ہوگا
کہ جو آجکل لاکھو کہا روپیہ ہوٹلون پر خرچ کرنے
سے بھی حاصل نہین ہو سکتا اگر غور سے دیکھا
جاوے تو ہمارے آریہ قوم کے لیڈرون نے
جیون یاترا (طریقہ زندگی)
کے نیمون یعنے طریقون کو ایسا پایدار سہل اور
آسان بنایا ہے کہ آجتک کسی دیش کے عالم
فاضل اوسکا مقابلہ نہین کر سکے اسی اتتھی سیوا
(مہمان نوازی) کے مسئلہ پر غور فرمائی کہ ہمارے
بزرگون نے اس کے لئے کس قدر تاکید کی ہے
کہ جسکا کچھہ حساب نہین یہانتک کہ جس گرہستی
کے یہان اتتھی پوجن نہ ہوگا اوسکے کئے ہوئے
سب پُن نشٹ ہو جاتے ہین اور وہ گرہستی مہا
پاپی ٹھہرتا ہے اس خوف کے مارے سب گرہستی
پوری پوری مہمان نوازی کرتے تھے مہمان کے
لئے مسافری کرتے وقت کسی اسباب کے
اوٹھانے کی ضرورت نہین تھی کچھہ خرچ کی بھی
ضرورت نہ تھی جہان جاتے ہین ہاتھون چھایا
ہوتی ہے ہر گرہستی خدمت کرنیکو طیار ہے
کسی کے یہان جاکر ٹھہری سب طرح کا آرام دیا
ہے ہزار جان سے خدمت ہو رہی ہے ناظرین
ذرا اس آرام اور آسانی پر وچار کیجئے واقعی
ویدون کی شکشا پرم لابھہ دایک ہے۔

(باقی آیندہ)

شکشائین

पापान्निवारयति योजयते हिताय। गुह्यं निगूहति गुणान् प्रकटीकरोति ॥ आपद्गतं च न जहाति ददाति काले सन्मित्रलक्षणमिदं प्रवदन्ति सन्तः

(ارتھ) انتر کو پاپ کرنے سے ہٹا کر دو اور اوسکے
ہت کی بات کہو متر کی گپت بات کو چھپاؤ گنون کو
پرگٹ کرو آپتی کال مین ساتھہ مت چھوڑو اور
سمیہ پڑنے پر یتھا شکتی دھن بھی دیو۔ یہ اچھے
متروں کے لکشن سنتون نے کہے ہین۔

(نوٹ) اوپر کے اشلوک مین اچھے دوستون
کی تعریف کی گئی ہے جو دوست اپنے متر کو عیب
کرنے سے روکتا ہے اور اوسکے فائدے کی بات
کہتا ہے اوسکی پوشیدہ بات کو چھپاتا ہے اور
اچھی باتون کو ظاہر کرتا ہے اور مصیبت کے وقت
ساتھہ نہین چھوڑتا اچھے وقت پر روپیہ سے
بھی مدد کرتا ہے وہ سچا دوست ہے جیسی تعریف
کہ سچے دوست کی اشلوک مذکورہ بالا مین کی گئی ہے
فی الحقیقت اگر کسیکو ایسا دوست پراپت ہو جاوے
تو واقعی وہ آدمی بڑا ہی خوش نصیب ہے سچے
دوست سے بڑا آرام ملتا ہے لیکن افسوس کہ

اودیا کے کارن آجکل معاملہ برعکس ہو رہا ہے
فی زمانہ سچے دوست بہت ہی کم ملتے ہین باقی
سب کے سب غرض کے دوست ہوتے ہین پس
ایسے خود غرض دوستون سے بچتے رہو انکی
چکنی چپڑی باتون مین مت آجاؤ سچے دوست
کی تلاش رکھو اگر مل جاوے تو زہے قسمت۔

पद्माकरं दिनकरो विकची
करोति-चन्द्रो विकाशयति
कैरव चक्र वालम्।
नाभ्यर्थितो जल धरोऽपि ज
लं ददाति सन्तः स्वयम् पर हिते

(ارتھ) سورج بنا پوچھے ہی پدم کمل کے سموہ
کو بکاشت کرتا ہے۔ چندرما بنا پوچھے کیرون کے
سموہ کو پرپھولت کرتا ہے۔ میگھ بنا یاچنا کے
ہی سرشٹی مین جل دیتا ہے ایسے ہی سنت
جن بنا یاچنا کیے ہی پرائے ہت کے لئے آپ سے
آپ اودیوگ کرتے ہین۔

(نوٹ) اشلوک مذکورہ بالا مین یہہ کہلایا
گیا ہے کہ جس طرح آفتاب بلا مانگے ہی کنول
کے پھولون کو کھلا دیتا ہے اور چاند بنا کہے
سنے اپنا اثر کمودون پر کرتا ہے اور بادل بلا کسی
غرض کے پانی برساتے ہین اسی طرح سنت
جن یعنی پرا اپکاری آدمی بلا مانگے ہی پرائے
ہت کے لئے پرشارتھ کرتے ہین مطلب یہہ ہے
کہ ست پرش اور پروپکاری آدمی اس بات کی
انتظار نہین کرتے کہ کوئی اونکی خوشامد کرے
تب وہ کسیکا کام کرین نہین بلکہ اونکو تو پرپکار
کرنے کی فکر ہی لگی رہتی ہے جہان اونکو اپکار کا
موقع ملا پھر وہ کہنے سننے کی پرواہ نہین کرتے
اونکا تو سنسار ہی پراوپکار کے لئے ہوتا ہے
وہی ہین ایسے مہاتما۔

شاریرک اور سماجک اونتی

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ ہند ہو جلد ۵ نمبر ۱ کا صفحہ ۳۵)

غرضیکہ اسی طرح بنیادی نقطہ مین ہر لمحہ ہر گھنٹہ
اور ہر دن تغیر و تبدل ہوتا چلا جاتا ہے اور جنین کا
وزن بھی بڑھتا جاتا ہے اگر جنین کے ہر گھنٹہ اور
ہر دن کی تبدیلیون کا حال پورا پورا لکھا جاوے
تو ایک ضخیم کتاب طیار ہو سکتی ہے۔ یہان پر
اوسکی ضرورت نہین ہے کیونکہ باریک باتین
علم تشریح اجسام کے جاننے والے ہی سمجھ
سکتے ہین یہان پر تو موٹی موٹی اور عام فہم باتکو
درج کیا ہے پس اس مضمون کے متعلق صرف
ایک بات نہایت ضروری اور باقی ہے یعنی
کس کس مہینے مین کون کونسا عضو طیار ہوتا ہے
چنانچہ اس پرچہ مین اوسکو ہی درج کیا جاتا ہے
دوسرے ہفتے مین ناف کا بنیادی نقطہ قایم ہوتا
ہے۔ تیسرے ہفتے مین ریڑھ کی ہڈیون کے
نقطے بنتے ہین۔ چوتھے ہفتے مین ناف کا نقطہ

پختہ ہو جاتا ہے اور نیچے کے دہڑون کے نقطے
قایم ہو جاتے ہین اور بائین طرف دِل کا نقطہ بہی
شروع ہو جاتا ہے۔ پانچوین ہفتہ مین ہاتھ
اور پاؤن کے نشان بن جاتے ہین اور سب سے
بڑی شریان بہی بننی شروع ہوتی ہے۔
چھٹے ہفتے مین ناف کا کام شروع ہو جاتا ہے
یعنے ماتا کے پیٹ مین سے جنین کے پیٹ مین
خون جانے لگتا ہے ویدک کے موافق دوسرے
مہینے مین کف بار۔ پت اپنا کام کرنے لگتے
ہین۔ ساتوین ہفتے مین عضلات کا وجود بننے
لگتا ہے اور ہڈیونکا مادہ بہی سخت ہونے لگتا
ہے آٹھوین ہفتے مین بازو اور کلائی ٹانگین وغیرہ
علیحدہ ہونے لگتے ہین۔ ویدک مین بہی یہی لکھا
ہے کہ تیسرے مہینے کے شروع مین شریر کے
انگ یعنے ہاتھ پاؤن پہوٹنے لگتے ہین۔
تیسرے مہینے کے جنین مین لڑکا ہے یا لڑکی یہہ
بہی ظاہر ہو سکتا ہے۔ چوتھے مہینے مین ہڈیان
سخت ہونے لگتے ہین اور پسلیان اور ریڑہ کی
ہڈیان سب سے پہلے بنتی ہین اور چربی بہی
پیدا ہو جاتی ہے اس چوتھے مہینے مین بہی
گربہہ کے اندر چیتنا یعنے روح آتی ہے اسی لئے
جنین حرکت کرنے لگتا ہے اور استری کو نانا
پرکار کی چیزون کے کہانے کی خواہش ہوتی ہے
ویدک کی رو سے چوتھے مہینے سے استری کو
دوہردے والی کہتے ہین۔ پانچوین مہینے مین
گربہہ کے من پرگٹ ہو جاتا ہے اور دانتون کی جڑ
قایم ہو جاتی ہین اور بالون کے سوراخ بہی پانچوین
مہینے مین قایم ہو جاتے ہین۔ چھٹے مہینے مین گردن
کی ہڈیان بنجاتی ہین اور دماغ بہی بننے لگتا ہے
اور کہال کا مادہ بہی اسی مہینے مین قایم ہو جاتا ہے
ناخون کے نشانات قایم ہو جاتے ہین۔ اور عقل
کی کوٹہڑی بہی چھٹے مہینے مین بنتی ہے سالوین
مہینے مین فوطون کی بنیاد قایم ہوتی ہے اور اعضاء
تناسل کے نشان بہی قایم ہو جاتے ہین۔ آٹھوین
مہینے مین معدہ انتڑیان وغیرہ اعضاء بننے لگ
جاتے ہین اور جگر اور تلّی گردہ وغیرہ بہی اسی مہینے
مین بنتے ہین غرضکہ اس آٹھوین مہینے مین
سب انگ قریب قریب پورے ہو جاتے ہین
آٹھوین مہینے مین بعض دفعہ بچہ پیدا بہی ہو جاتا
ہے مگر زندہ نہین رہتا اسکو اٹھہ ماسک کہتے ہین
چونکہ ہر ایک عضو مین کچھہ نہ کچھہ کمی باقی ہوتی ہے
اسی لئے آٹھہ ماسا بچہ جینا نہین ہے۔ نوین
مہینے مین سب انگ پورے ہو جاتے ہین
جو کچھہ کمی آٹھوین مہینے مین تہی وہ سب پوری
ہو جاتی ہے بہون اور پلک نوین مہینے مین
بنتی ہین عام طور پر نوین مہینے مین بچہ پیدا
ہو جاتا ہے۔ بعضے بچے دسوین مہینے مین
پیدا ہوتے ہین۔ تمت

(یہہ جنین کا مضمون ختم ہوا)

مفید اور کارآمد باتین

عرق لیمو کی حفاظت

عرق لیمون کو نچوڑکر اگر ویسے ہی چھوڑ دیا جاوے تو تہوڑے دلون مین خراب ہو جاتا ہے اور اوسکی ترشی زایل ہو جاتی ہے لیکن ایسی ترکیبین بہی ہین جنکے کرنے سے بہت عرصہ تک عرق خراب نہین ہوتا ہندوستان مین تو عام طور پر عرق لیمون کو بوتلون مین بہر کر اوپر سے ذرا سا تیل ڈالدیتے ہین اور رکہہ چھوڑتے ہین لیکن یہہ ترکیب بہی اچھی نہین ہے اس سے بہی عرق خراب ہو جاتا ہے جو ترکیب ہم یہان پر درج کرتے ہین یہہ نہایت ہی اچھی ہے اس ترکیب سے کئی سال تک عرق نہین بگڑتا (ترکیب) لیمون کو تراش کر عرق کو نچوڑ لینا چاہیے احتیاط رکہو کہ ریشہ عرق مین نہ جانے پاوے اب اس عرق کو دو گھنٹہ تک ٹھہرنے دو جو کچہہ کثیف حصہ اور ریشہ یا بیج وغیرہ ہون گے سب نیچے بیٹھ جاوینگے اوپر سے صاف عرق کو نتھار لینا چاہیے اب اسکو قلعی دار دیگچی مین آنچ پر چڑھاؤ آنچ دہیمی رکھنی چاہیے جب ایک یا دو جوش آجاوین تب اوتار لو اور ٹھہرنے دو دو گھنٹہ کے بعد نتھار کر اور چھان کر بوتلون مین بہر دو اور یاد رکہو کہ بوتل کو خوب منہ تک بہر دینا چاہیے تاکہ ہوا کے لئے جگہہ نہ رہے اب بوتل کا منہ پر کاگ لگاکر چپڑا لاکہہ سے بند کر دو اس ترکیب سے کئی سال تک عرق لیمون خراب نہین ہوتا ذائقہ تازے عرق کی موافق بنا رہتا ہے۔

(سن کے اشیار کی حفاظت) سن کے رستے رسیان ٹاٹ بوری وغیرہ سنیکڑون چیزین بنتی ہین اگر انکو حفاظت اور ترکیب سے استعمال کیا جاوے تو دوگنے عرصہ تک چل سکتی ہین سن کی بنی ہوئی چیزون کو اگر مازو کے عرق مین ۴۸ گہنٹہ تک بہگو کر اور پہر نکال کر خشک کر لیا جاوے تو اونکی عمر دوگنی ہو جاتی ہے یعنے بہت پائیدار اور مضبوط ہو جاتی ہین مازو کا عرق بنانے کی یہہ ترکیب ہے کہ ایک سیر مازو کے سفوف کو ۲۵ سیر پانی مین ایک یا دو جوش دیکر چہان لو اور اس عرق مین سن کی اشیار کو ۴۸ گہنٹے تک بہگو رکہو۔ اور بعد کو خشک کر لو۔

مہرشی پاتنجل کرت یوگ درشن کا

اردو ترجمہ

(سلسلہ کیلئے دیکھو آریہ ہند ہو جلد ۵ نمبر ۱۰ کا صفحہ [illegible])

[illegible] स्वरूपेऽवस्थानम् ॥

(پدارتھ) تب درشٹا کا سروپ مین ہی ستھان [illegible]

(تشریح) مطلب یہہ ہے کہ جب اسم پر [illegible] یوگ مین چت کی استنتی ہو جاتی ہے یعنے جب چت نربکلپ سمادہی بہ قایم ہو جاتا ہے

بالیون سمجھیے کہ جب دل مین سے ہر قسم کے
خیالات مفقود ہو جاتے ہین تب آتما صرف اپنے
ہی روپ کو دیکھتا ہے غرض یہہ ہے کہ جب
ہمین سے دنیا اور دنیاوی خیالات بالکل نیست
نابود ہو جاتے ہین تب آتما یعنی روح کو دیکھنے
کے لئے سوائے اپنے اور کوئی چیز نہین رہتی
اسی لئے اپنے آپکو دیکھتا ہے بدہی برتیان
یعنی عقلی خیالات روح کی ذاتی صفت نہین
ہے اسی لئے خیالات کی جڑ اوکھڑ جانے سے
روح کی اصلی صورت رہ جاتی ہے جس طرح
شیشے کے پاس جب تک لال رنگ کا پہول
رکہا رہتا ہے تب تک اوسکے اوپر لال رنگ کا
عکس پڑتا ہے جب اوس پہول کو اوٹھا لیا
جاتا ہے تب آئینہ اپنے اصلی رنگ مین رہ
جاتا ہے اسی طرح جب آتما یعنے روح کے
پاس سے دنیاوی خیالات کے رنگ کو ہٹا
دیا جاتا ہے تب روح اپنی اصلی حالت مین
رہ جاتی ہے چونکہ اس حالت مین روح خالص
رہجاتی ہے اور دنیا اوسکے سامنے سے ہٹ جاتی
ہے اب اوسکو سوائے اپنے اور کوئی چیز دیکھنے
کے لئے نہین رہتی اسی درجہ مین جب روح
اپنے آپکو ثابت کر لیتی ہے تب اوسکو اور بہی آگے
بڑھنے کی خواہش ہوتی ہے کیونکہ پرتین آتما کا
سوبھاوک گن ہے جب آتما اپنے آنند کو بھوگ
لیتا ہے تب اس سے بہی آگے بڑھنے کی ترشنا

ہوتی ہے اس درجہ سے آگے یوگی کی آتما کیان
سروپ۔ سروگیہ۔ پرمیشر کے دھیان مین
مگن ہو جاتی ہے اس مرتبہ کا نام نربکلپ سمادہی
ہے۔ خلاصہ یہہ ہے کہ جب یوگی کے چت سے
دنیاوی خیالات بالکل نیست ہو جاتے ہین
تب اوسکی آتما پہلے اپنے آپکو دیکھتی ہے جب
اپنا آنند بہوگ لیتی ہے تب پرماتما کا درشن ہوتا
ہے اسی سکھ کا نام پرمانند یا موکش پد ہے۔
دہن ہین وہ بڑبہاگی مہاتما جنکو یہہ مرتبہ
حاصل ہوتا ہے۔

(باقی آئیندہ)

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگار و نکی رائے کا ذمہ دار نہین ہے

(سلسلہ کیلئے دیکھو آریہ بندہو جلد ۵ نمبر ۲ صفحہ ۴۴)
اب ہمارے اودیوگی صاحبان نے اخباری دنیا
مین اس اپنی اودیوگ کے شکریہ لینے کا لکھنا شروع
کیا ۔۲۱ جون ۱۹۱۲ء کے اودہ سماچار لکھنؤ مین
اس خبر کو اسطرح مدرج کیا جسکی مختصر الفاظ
یہہ ہین کہ کہتری جبن پنربواہ اریہ سماج
مندر مین ہوا ۔اور اودیوگیون کے پرشارتہہ کا
شکریہ ادا کیا گیا " جب ایڈیٹر صاحب اودہ
سماچار نے اپنی رائے اشارتًا ظاہر کی کہ ذات
ذات مین پنربواہ ہونا چاہیئے تب آپ جان

سکتے ہین کہ اخبارہی دنیا کو کس وجہ سے یقین
دلایا گیا۔ جو آریہ سماج کے سدہانت اور نیم کے
بالکل خلاف ہے۔ تب بندہ نے ماہ جولائی
سنہ ۹۸ ع کے اودہ سماچار مین حسب ذیل لکہا۔
جسکو بجنسہ نذر ناظرین رسالہ ہے۔

یہہ بدہوا بواہ کہتری کہتری مین نہین ہوا بلکہ
دگیا مین مین جو اس پتر کے ساتہہ بہیجتا ہون
گوبندرام کہتری اور شب رانی ودہش لکہا ہے
بواہ کی سماچتیہ بابو اودہو پرشاد جی نے سب کے
سامنے یہہ جو شب رانی کی ذات بجائے ودہش
کے ستنارن کہا تہا اور جو پتر گوبندرام کو لکہکر
دیا گیا ہے اوسمین ستنارن پہلی لکہا گیا تہا
پہر پہر ستنارن کا لفظ کاٹکر کہتری بنایا گیا ہے
اس سے صاف ظاہر ہے کہ کہتری کہتری
مین بواہ نہین ہوا آپکے پتر مین لکہا ہے کہ
آریہ سماج مندر مین بواہ ہوا یہہ بہی غلط ہے
دوسرے ایک مانگی کی وکا نہین ہوا تہا کیونکہ
ویدک ریت سے بدہان نہین تہا اور نہ
دہرم مین ایسے پتر بواہ کی آگیا ہے اگر ویدک
ریت انوسار ہوتا تو آریہ سماج مندر مین
ہوتا۔ شب رانی ذات کی ستنارن موضع
جہالسی کی رہنے والی بہت دن سے جہالسی
مین رہتی تہی بدہوا نہین تہی بلکہ کسی کی بیٹھی
دلیسوا تہی اسیواسطے منتری نے دلیسوا کو ودہش
لکہا کیا ایسی پتر بواہ سے ودہش کی درستی ہو سکتی ہے

کبہی نہین۔ سری سوامی دیانند سرستی جی
مہاراج نے بہی ایسی بدہوا بواہون کی کہین
آگیا نہین دی ہے سو یہہ بدہوا بواہ نہین ہے
بلکہ ودہشیا بواہ ہے۔ جو آریہ سماج اور سناتن
دہرم دونون کے برودہ ہے۔

ایڈیٹر اودہ سماچار کی رائے۔ یہہ پتر
ہمارے پاس دیر مین پہونچا اور اسی کارن
ہم اسکو پہلے انک مین نہ دے سکے اسلیئے اپنے قیاس
کے کہتری بہائیون سے جہان کے ہمارے بہی
ہین۔ نوٹس جو بابو پیارے موہن جی نے
بہیجا ہے اوسپر سب اکثر بابو نانک چند کہنہ
منتری آریہ سماج جہالسی کے ہین۔ اور یہہ ہی
سبب تہا کہ پہلے ہم نے اسکو دیکہکر جیسا اوسمین
لکہا ہے اوس کے پرمان پر اپنے پتر مین بہی
سوچنا دیتے تہے کیول یہہ ہی نہین بلکہ ہمارے
ایک مخبر نے اپنے پتر دوارا بہی ہمکو یہہ ہی اطلاع
دی تہی اب کہتری سبہا سے ہمکو یہہ پورا حال
معلوم ہوا تو اسکو بہی پرکاشت کرتے ہین دیکہین
اس بواہ کے سمبندہ مین اور خاصکر کے بابو نانک چند
جی اسکا کیا اوتر دیتے ہین کیونکہ اونپر یہہ دوشن
لگایا گیا ہے کہ انہون نے "ودہشیا" کو "بدہوا
ودہش" بنایا اور پہر "ستنارن" کو ودہش
لکہا یہہ بات ٹہیک نہین ہے اور ہم بہت
خوش ہون گے اگر بابو نانک چند جی کرپا کرکے
کچہہ حال خلاصہ کے ساتہہ لکہہ بہیجین گے۔

بدھا ابواہ ہونا ٹھیک بات ہی پراس سمتو دہن
کے پرچار کے شروع مین ایسی بات
ہونے سے شدھار اور سدھارک دونون ہی کی
ہانی ہے۔ سمپادک " (باقی آیندہ)

پریہ ور مہاشے جی۔ نمستے۔ کرپا کر کے مضمون
ذیل کو اپنے اخبار مین درج فرما کر ممنون فرمایئے
۱۹- اگست سنہ ۱۹۰۶ع بروز منگل آریہ سماج صدر بازار
میرٹھ نے بتقریب تہوار سرادلی (سلونو) بڑا
جلسہ کیا صبح کے ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک پنڈت
تلسی رام جی و بدری دت جی نے ہون کرایا اور
پنڈت تلسی رام جی نے ہون کے ہی وشے
مین ایک منوہر ویاکھیان دیکر حاضرین جلسہ کو
آنندت کیا۔ اور ۱۱ بجے حاضرین جلسہ کا لڈونسے
آدر ستکار کر کے جلسہ برخاست ہوا۔ پھر
۳ بجے سے ۴ بجے تک بھجن منڈلی سکندر آباد
نے عمدہ عمدہ بھجن سنا کر حاضرین کے دلونکو
خوش کیا۔ ہر ایک بھجن سے دہرم اوپدیش
ٹپکتا تھا۔ بعد ازان پنڈت بدری دت جی
نے تہوار سلونو کے وشے مین ایک پُر اثر
اور مدلل ویاکھیان دیا جس سے حاضرین
بہت آنندت ہوئے اور پنڈت جی کا دھنیاواد
دیا۔ اس موقع پر شوک سے کہا جاتا ہے کہ
حاضرین جلسہ کو پنڈت تلسی رام جی کے
ویاکھیان کی بڑی ابھیلاشا تھی۔ پنڈت جی

حاضرین کو اپنے پُراثر اور عالمانہ لیکچر سے
خوش کرنیکو ہی تھے کہ دفعتاً اونکی پسلی مین
درد ہو گیا۔ جسکی وجہہ سے حاضرین جلسہ
کے چہرونپر مایوسی چھاگئی۔ جو کچھہ پریم پنڈت
تلسی رام جی کو و پنڈت بدری دت جیکو اِس
سماج سے ہے وہ قلم کی طاقت بیان سے
باہر ہے پرماتما ایسے سجن پرشونکو آنند رکھے
ابھی قریب ۵ بجے ہونگے کہ آریہ کنیا پاٹھشالا
صدر بازار کی کنیائین آپہونچین اور جلسہ کی
رونق کو دوبالا کردیا۔ آتے ہی پرارتھنا منتر بہا
بھجن اور ویاکھیان دینے شروع کردیئے
جنکو سنکر حاضرین جلسہ ششدر رہ گئے
کیونکہ انکو یہہ امید نہ تھی کہ چھوٹی چھوٹی لڑکیان
ایسے ایسے کام کرینگی۔ ہر ایک سمت سے
صدائے آفرین آرہی ہین۔ لڑکیون نے
اپنے ویاکھیان سے حاضرین کے دلون پر
پورا اثر پیدا کر کے ثابت کردیا کہ لڑکیان
کسی حالت مین لڑکون سے کم نہین ہین بشرطیکہ
اونکی تعلیم کا باقاعدہ بندوبست کیا جاوے
حاضرین اسقدر تھے کہ کہین قدم رکھنے
کو بھی جگہہ نہ تھی۔ اون مہاشیون سے جو ممبر
جلسہ ہوئے اور جنکو بوجہہ قلت بیٹھنے کو
جگہہ نہ ملی اور اونہون نے کھڑے کھڑے
ہی دہرم اوپدیش سنا معافی چاہتا ہون
اور دل سے اونکی امداد کا شکریہ ادا کرتا ہون

عہ روپیہ کنیاؤن کے شیرینی کے
لئے دان ملا۔
آپکا داس کدارناتھ ہیڈ کلرک ملٹری ورکس
وپریسیڈنٹ آریہ سماج صدر بازار میرٹھ

ہری یش گاین

آریہ سماجک بھجنون کی سب سے اعلےٰ درجہ کی
کتاب قیمت ۱۲ ار ملنے کا پتہ منیجر آریہ ہند ہو

جناب ایڈیٹر صاحب رسالہ آریہ ہند ہو۔ نمستے
کرپا کرکے مفصلہ ذیل خبر درج اخبار فرماوین۔
۲۔ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ع کو بابو کدارناتھ سب اورسیر نہر
وپردہان آریہ سماج جلیسر کے پوتر کا کرن سنسکار
پنڈت رامیشور سہلے شرما اوپدیشک آریہ پرتی
ندہی سبہا اور پنڈت پربہودت جی ادہیاپک سنسکرت
پاٹ شالا جلیسر نے کرایا۔ اس موقعہ پر بابو صاحب
نے حسب ذیل دان کیا۔ یتیم خانہ اجمیر عہ
ویدپرچار فنڈ عہ اودہیایک فنڈ جلیسر عہ
ہردو پنڈتان کو عہ حاضرین کو مٹھائی تقسیم
کی گئی اور پانچ برہمنون کو بھوجن کرایا گیا جنمین
دو پنڈت مذکورہ بالا دونون ہی تھے۔
آپکا نیازمند ایک ممبر از جلیسر ضلع ایٹہ

جناب من نمستے۔ آریہ ہند ہو کے پچھلے چار صفحہ میری

ناقص رائے مین پہلے کل ورقون سے زیادہ
قیمت رکھتے ہین۔ خدا کے واسطے انکو ضرور
ترقی و ترتیب ملتی رہے یہ اگر اسی طرح سلسلہ
وار ترقی کرتے گئے اور چلتے گئے تو خصوصاً استری
جاتی کے لئے بڑے ہی مفید ثابت ہونگے۔
استریون کے لئے پورے اخبار کا کام دیتے
ہین مختصر لفظون مین۔
لکشمی چند از جہلم

شریمان مہاشہ جی۔ نمستے۔ کرپا کرکے
نیچے لکھے لیکھ کو اپنے اخبار گوہربار کے کسی گوشہ
مین جگہہ دیکر ممنون فرمایئے۔ اس قصبہ مین
ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ع مین۔ منشی بابو لال صاحب
واصل باقی نویس تحصیل جالندھر کے ستہ
اوپدیش اور پرچار سے آریہ سماج استہاپت
ہوا تہا جب سے اس تہوڑے عرصہ مین سماج
نے اچھی ترقی کر لی قریباً چودہ میمبر ہین اور آٹھ
سبھاسد چندہ دہندگان ہین۔ ہفتہ وار جلسہ
عمدہ طور سے ہوتا ہین حاضری شروتاون
کی اوسط پندرہ ہو جاتی ہے۔ اب شروع
برسات سے ہفتہ وار ہر میمبر کے مکان پر ہون
ہوتا ہے بڑی رونق رہتی ہے۔ پرماتما اس
پودہ کو بار آور کرے۔
سوال۔ جبکہ بناسپتی مین جیو پایا گیا ہے
تو درخت اور چہوٹے چہوٹے پودون کے

کاٹنے اور کھودنے میں ہنسا پاپ لگتا ہے
یا نہیں۔ اگر ہنسا پاپ نہیں ہوتا تو اسکی کیا
وجہ ہے۔ اگر درختوں کے کاٹنے میں ہنسا
پاپ ہوتا ہے تو بمقابلہ گوشت خوار قوموں کے
ہم اہنسک کیسے ہو سکتے ہیں۔ اس شنکا کے
نوارن کے لئے سب ودوانوں اور سجن پرشوں
کی سیوا میں نویدن ہے کہ آریہ ہند ہو کے ذریعہ
سے میری شنکا نوارن فرماویں۔

بڑے افسوس کے ساتھہ یہہ ظاہر کرنا پڑتا
ہے کہ (آرین پبلشنگ کمیٹی لاہور نے) جیسا
اشتہار اپنی صفائی معاملہ کا دیا ہے ویسا
نہیں پایا جاتا۔ ابھی میں نے کچھہ پستکیں جنکی
تعداد تخمینہ اسی کے قریب ہوگی کمپنی مذکور سے
منگوائی تھیں اور فہرست مفصل بھیجدی ہو
مگر افسوس کہ منجملہ تعداد مذکور کی صرف باون ۵۲ یا ترپن ۵۳
پستک آئیں اور اونمیں بھی وہ پستک نہیں آئیں
جو ضروری تھیں اور کمیشن بھی اپنے اشتہار کے
موافق کمپنی نے نہیں دیا لہذا کارکنان کمپنی
کی سیوا میں دست بستہ نویدن ہے کہ معاملہ
داری اور تعمیل فرمائشات بیرونجات کی ٹھیک
ہونی چاہیئے اور ہر فرمائش کی تعمیل کے بحفظ (?)
اور بل قیمت کا ضرور ہونا چاہیئے۔ یہہ مناسب
طریقہ نہیں ہے کہ اشیاء فرمائشی کی پارسل بناکر
ویلیو پے ایبل کر دیا۔ منگوانیوالے کو مفصل حال نہیں
معلوم ہو سکتا کہ اشیاء مطلوبہ میں کیوں
کمی ہو گئی اور کمیشن کیوں نہیں ملا۔ جو اشیاء
کہ طلب کیجاتی ہیں اگر وہ نہیں کمی ہو اور کمپنی کے
پاس موجود نہیوں تو قبل پارسل روانہ کرنے
کے فرمائش کنندہ سے دریافت کر لیا جاسکے۔

کمترین جمنا پرشاد از مقام جالندھر کنٹری آریہ
سماج جالندھر۔

منش کو سچدانند سروپ پرماتما کی ہستی کا نشچے کیسے ہوتا ہے

سرشت انسانی میں ایک خاصہ پایا جاتا ہے
جسکی وجہ سے فقط وہ باتیں اور چیزیں اسکی
مقبولیت اور پسندیدگی حاصل کر سکتے ہیں
جو دلیل کی کسوٹی میں سچی ثابت ہوں اور فہم
و ادراک کی میزان میں پوری اتریں۔ اسی
معیار کو اپنا اصل الاصول بناتا ہوا ایک عیسائی
عام مجمعوں میں کھڑا ہو کر مذہبی منادی کرتا ہے
ایک مسلمان واعظ دیگر اہل مذاہب سے
دست و گریبان ہوتا ہے ایک سناتنی ہندو
کسی آریا اپدیشک کے مقابلہ میں دوں کی
لیتا ہے مگر ایک مذہبی مان اور وچار شیل پرماتما
کا بھگت اس قبیل نقال اور چون چرا میں پڑکر
اپنے اصولیہ سمے کو نہیں کھونا چاہتا۔ کیونکہ
وہ اچھی طرح سمجھ چکا ہے کہ جو معیار ان
لوگوں کے پاس ہے وہ فقط مادی چیزوں کے

پرکھنے کا کفیل ہو سکتا ہے آتما کو وہ ہرگز ہرگز
جتا نہیں سکتا - کیونکہ بدہی جسکو ہم نے دلیل
وفہم وغیرہ الفاظ سے تعبیر کیا ہے ایک بھوتک
یعنے مادی چیز ہے اور فقط مادی اشیا کی
ماہیت میں دوڑتی ہے - آتما یا پرماتما کو معلوم
کرنا اس کا کام نہیں جیسے کان سُن سکتے
ہیں مگر دیکھہ نہیں سکتے اور آنکھہ دیکھہ سکتی
ہے مگر سننے کی طاقت اسمیں پائی نہیں جاتی
اسیطرح بدہی بھی فقط مادی چیزوں کی معلومات
حاصل کر سکتی ہے - روحانی کرہ میں اس کا
مطلق دخل نہیں - اس کرہ میں فقط آتما یا روح
کی رسائی ممکن ہے یہی وجہہ ہے کہ آپت پرشون
نے پرماتما کو جاننے کے لئے دلیل سے کام
نہیں لیا بلکہ ان کا مت ہمیشہ سے یہی چلا آیا
ہے کہ پرماتما کو جاننے کے لئے کیول شدھ سنکلپ
اور بھگتی کی ضرورت ہے - فروتنی اور عاجزی
کی حاجت ہے - شردھا اور درڑھتا کی اوشکیتا
ہے انہیں نیموں کو دھارن کرکے ہر ایک منش
اُس پار برہم سروشکتیمان پرمیشور کے
نکٹ جا سکتا ہے - منطق ایک بڑی مُفید چیز
ہے مگر اسکی ضرورت زیادہ تر وکلا کو ہے -
نہ کہ سچدانند سروپ پرماتما کے بھگتوں کو -
اسی طرح دیگر علوم مثلاً کیمسٹری اور فلاسفی
وغیرہ بھی حصول دنیا کے اغراض کو بہت عمدہ طرح
سے پورا کرتے ہیں مگر پرماتما کی ہستی کا نشچہ

کرانے میں وہ بالکل بیکار ہیں اُس کے درشن کو تو
فقط وہ منش پراپت ہوتا ہے جو شردھا پوروک
ایکاگر چت ہو کر بیٹھتا ہے اور اسکی بھگتی میں
من کو لگاتا ہے - ممکن ہے کہ اسکو ایکاگر چت
ہونے یا پورن درڑھ وشواس سے اپنے آپ کو
اُس سروآدھار کے نکٹ بیٹھنے میں کچھہ دیر
لگے مگر جو ہیں کہ وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہوا ہے وہ
سچ مچ اُس سچدانند سروپ کے ساکشات
درشن کرتا ہے اور اپنے آپ کو انکا شرناگت
سمجھنے لگتا ہے - وہی سمے ہوتا ہے جبکہ منش
اپنے سے اور نیز دیگر تمام ہستیوں سے ایک اعلیٰ
ترین ہستی کو دیکھتا ہے اور اُسکی سروویاپکتا
پر نشچہ کرتا ہے - پس اگر پرماتما کو جاننے کی
کوئی ودھی یا طریقہ ہے تو فقط شردھا اور
شدھ سنکلپ سے بھگتی میں تت پر ہوتا ہے اور
اگر کوئی وقت ہے تو صرف وہ ہے جبکہ من بالکل
دُنیاوی چیزوں سے ہٹ کر اُس سروویاپک
پربھو کی طرف مایل ہوتا ہے - لاکھوں برسوں تک
نہیں نہیں ہمیشہ کے لئے ناستک اور آستک
بحث مباحثہ کے جنگ وجدال میں سرگرم
رہیں گے اور ہر ایک فریق دلایل کے وہ طومار
باندھیگا کہ شاید و باید مگر پانی کو بلو کر مکھن نکالنے
میں شاید وہ کبھی بھی کامیاب نہ ہوں گے
ہاں پرماتما کے سچے بھگت اور پریمی اس ادرو
گیر سے کنارہ کش کرتے ہوئے پریم رس کو پان

کرینگے اور پرمانند کو پراپت ہون گے۔

اوم شم

شوبیر اور دہرماتما سکھون کے جیون چرتر

بھائی سبیگ سنگھ جی کی مصیبت

اور

بھائی سباج سنگھ جی کی شہادت

(سلسلے کیلئے دیکھو آریہ ہند ہو جلد ۵ نمبر ۱ صفحہ ۲۴۴)

ناظم اس اثر سے بہت خوش ہوا اور انہین بلاکر سامنے بٹھالیا پھر اپنی جیت دکھلانے کے لئے سبیگ سنگھ جی کو طلب کرکے کہنے لگا - دیکھو تمہارا بیٹا دین اسلام قبول کرنے کو طیار ہے - اب تمہاری کیا منشا ہے

باپ کا دہرم وشواس سے چمکتا ہوا چہرہ دیکھ کر سباج سنگھ جی کا دہرم بہاؤ پرگٹ ہوا جس نے موت کا ڈر کچل ڈالا - اتنے مین سبیگ سنگھ جی آگے بڑھے اور بیٹے سے اس طرح مخاطب ہوئے - بیٹا جسم کسی کا نہین رہا نہ تمہارا ہی رہے گا - موت سے مت ڈر کیونکہ آتما کبھی نہین مرتی اور چاروں شریر رکھنے کی خاطر دہرم کو نہ چھوڑو - امر پرش (غیر فانی لوگ) وہ ہین جو دہرم کے سامنے شریر کو تنکے کی مانند سمجھتے ہین - دیکھو پرہلاد جی - ہری چند جی - منی سنگھ جی - نے دہرم پر کیسی کیسی قربانیان کین جن سے اس لوک مین جس اور پرلوک مین سکھ پایا - ناظم پہلے سبیگ سنگھ جی کی باتون کو چپکا سنتا رہا لیکن جب اس نے دیکھا کہ ان کا ایک ایک لفظ سباج سنگھ جی کے دل مین گڑتا جاتا ہے۔ تو انہین بولنے سے روک دیا - پر انکا کلام خوب گہرا پہنچ گیا تہا - اور سبیگ سنگھ جی رکے تو سباج سنگھ جی بول اٹھے - مین بھولا تھا جو تمہارے پھندے مین پھنسنے کو راضی ہو گیا تہا - جسم لیلو خواہ جان لیلو - دھرم ساتھ ہی نبہے گا - عذاب پھر شروع کیا گیا اور جاری رکھا گیا - جب تک باپ بیٹا بیہوش ہو گئے - تب ان دونون بندیخانہ مین پہنچائے گئے - جہان سباج سنگھ جی اسی دن گذر گئے اور سبیگ سنگھ جی کچھ دن مصیبت مین کاٹ کر رہائی پا گئے -

---

ریویو

ردّ جہالت جسکو لالہ بہگوتی پرشاد صاحب گپت ساکن بلند شہر نے تصنیف کیا ہے - پنڈت گنگا سہائے مختار عدالت کلکٹری بلند شہر نے ایک کتاب جہالت نامی بنائی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اوسمین ویش جاتی پر کچھ الزام لگائے گئے ہین - اوسی کی تردید مین یہہ ردّ جہالت بنی ہے کتاب بہت مدلل ہے ہر ایک تردید کو پرمانون سے بخوبی ثابت کیا ہے - ہماری رائے مین سب آریہ بہائیون عموماً اور ویش صاحبون کو خصوصاً اس کتاب کو پڑھنا چاہیے چھوٹی تقطیع ۲۲ صفحہ کی کتاب ہے قیمت ۲ پائی مصنف سے مل سکتی ہے۔

گھر سنت آشرم سیریز حصہ اول گرہیاودان

پدہتی یعنے اوتم سنتان پیدا کرنے کے طریقہ جات جسکو باپو سریپال صاحب نے تصنیف کیا ہے ریویو کے لئے ہمارے پاس آئی ہے ویدک کے موافق گربہادہان کے طریقے جنین کی تشریح حمل کی پہچان۔ حمل کی حفاظت وغیرہ کا بیان بہت اچھی طرح سے کیا گیا ہے۔ کشن چند کمپنی شاہ علمی دروازہ لاہور سے ملتی ہے قیمت فی جلد ۴ ہماری رائے مین قیمت بہت زیادہ ہے۔

شوک مہاشوک

نہایت افسوس کے ساتھہ پرکاش کیا جاتا ہے کہ شری متی ہیٹی شیکشاوتی شری پت پنڈت گنگا سہائے جی دیوبٹہہ ضلع بلند شہر نواسی کی پتری کا ۱۶ ستمبر ۱۹۰۸ء کو دیہ آنت ہو گیا اس کنیا نے ۵ سال تک آریہ کنیا پاٹہہ شالا میرٹھ مین نواس کرکے بڑی محنت کے ساتھہ اول درجہ کی شیکشا پراپت کی تہی اور کچہہ ویدک بھی پڑہی تہی یہہ لڑکی پرلے درجہ کی ذہین سوشیل اور چتر تہی سینے پرونے رسوئی آدی کے بنانے اور گرہست کے ہر ایک کام مین اتی کشل تہی عمر ابہی ۱۳ سال کی تہی پرنتو بدہی مین بڑہون سے بہی ادہک تہی یہہ کنیا ساری پاٹہہ شالا مین ہوشیار تہی اور بدہی متی تہی پتری شیکشاوتی سے ہمکو بہت بڑی بڑی اُمیدین تہین [illegible] شوک مرتیو کا [illegible] خاک مین ملادیا کال مرتیو اسیکو کہتے ہین ہملوگ اس موت سے سخت رنج ہوا ہے خاصکر اس کنیا کی ادہیاپکا جوالا دیوی کو نہایت سخت صدمہ پہونچا ہے جسوقت سُنا تہا دو گہنٹہ تک بیہوش رہی تہین کیونکہ خود بہی سخت بیمار ہو رہی تہین ایک چہوٹی سی کنیا نے بڑی غلطی کری کہ اپنے پتا سے شیکشاوتی جی کی مرتیو کا حال سُنکر جہٹ پٹ اندر جاکر جوالا دیوی جی سے کہدیا چونکہ وہ خود ہی بیمار اور سخت کمزور ہو رہی ہے لہذا بیہوش ہو گئی دو گہنٹہ کے بعد ہوش آیا غرضیکہ اس موت نے ہملوگون کو تو بہت ہی کچہہ دکہہ دیا ہے ایشر جانے کنیا کے ماتا پتا کا کیا حال ہوگا پرماتما اوسکی آتما اور اوسکے والدین کو شانتی پرادان کرین مرتک سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔

عام خبرین

تمام ہند کے لئے خوشخبری

اب ہمارے شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم دن بدن اچھی حالت مین ہوتے چلے جاتے ہین۔ یعنی بیماری سی صحت پکڑتے جاتے ہین۔

مہاراج بیکانیر کے فرزند ارجمند پیدا ہوا ہے پرماتما ٹیکا جی کی عمر دراز کرے مہاراج کو۔ مبارک

بتاریخ ۵ ستمبر کو لارڈ کرزن نے اپنی کونسل مین کہہ دیا کہ جوتاجپوشی کے موقعہ پر راجہ مہاراجہ و چشن وغیرہ ہندوستان سے ولایت گئی تہی اسکا

خرچ ولایتی خزانہ ادا کریگا - کیا خوشی کی بات ہے -

بارش سے نقصان - دارجلنگ مین بارش کی زیادتی سے کئی جگہہ پہاڑی ٹیلے گر گئے اور نیز بہت سے راستے بند ہو گئے - اور علاوہ ازین کئی جگہہ ریل کا راستہ بند ہو گیا - بہار مین سنتھیا اور ملارپور کے بیچ مین ریل کی سڑک اور پل بہ گیا کچھہ دیر کلکتہ کی ڈاک رُکی رہی -

ولایت سے تار آیا ہے کہ انڈیا اسٹیٹ سیکرٹری لارڈ جارڈ ہمٹن اپنا عہدہ چھوڑتے ہین - اور ان کی جگہہ لارڈ ہال بھوربلی سٹیٹ سکرٹری ہو دین گے -

نیپال کے مہاراج چندر شمشیر بھی دلی دربار مین رونق افروز ہون گے پردہ نشین لیڈیون مین بھوپال کی بیگم رونق افروز ہون گی -

دہلی مین مکانون کا کرایہ خوب بڑھ رہا ہے - دو کانون پر ایک ایک چوبارہ کا کرایہ ڈھائی ڈھائی سو تین تین سو روپیہ مانگا جا رہا ہے -

مہاراج میسور نے ایک مکان کا کرایہ ۲۸۰۰۰ ہزار روپیہ ہے کچھہ بہار کے منیجر نے دس ہزار ایک مکان کا کرایہ دیا ہے - حیدر آباد کے نظام ایک مکان کے لئے پانچ لاکھہ دیتے ہین - مہاراجہ جوتندر موہن ٹھاکر نے ایک مکان بارہ ہزار روپیہ کرایہ پر لیا ہے گھوڑا گاڑی والے گاڑیون کا نو سے روپیہ تک کرایہ مانگتے ہین -

"معصر" ٹرنیبون کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے - کہ فاضل کا واقعہ جہان ہا مین موتی ملے ہین - وہان ایک خاص بڑی جھیل ہے جس مین عموماً صاحب لوگ اور دیگر اشخاص مچھلیان پکڑا کرتے ہین اور خشک موسم مین اس جھیل کا بہت سا حصہ خشک ہو جاتا ہے کچھہ دن ہوئے ایک لڑکے نے ایک سیپی نکالی اور اسکو پھوڑا اس مین سے ایک گول گول چمکدار چیز نکلی لڑکے نے اس کو بازار مین ایک پیسہ مین فروخت کر دیا ایک لڑکے نے بھی ایسا ہی کیا اور کچھہ آنون کے بدلے بیچ دیا آخر ماجرا افسران کے کان تک پہنچ گیا - اور اب سرکار انتظام کر رہی ہے موتی تو تھوڑے ہی ملے ہین مگر بے تعداد سیپیان پھوڑی جا چکی ہین اور لاکھون جانور اس طرح سے بے فائدہ مارے گئے ہین

ملک جرمن مین ایک نئی قسم کی ریلوے انجن اور ریل گاڑی سے جو لوہے کے ٹکڑون سے چارون طرف سے ڈھکے ہوئے ہین تجربہ کیا جا رہا ہے کہتے ہین کہ سامنے سے یہہ ریل گاڑی سانپ جیسی نظر آتی ہے اور اسّی میل فی گھنٹہ چلتی ہے انجن کا سب سے اگلا حصہ نوکدار بنا ہوا ہے -

دہلی کے دربار مین جو راجہ مہاراجے مختلف مقامات سے تشریف آور ہون گے وہ پانچ لاکھہ اسی ہزار مربع میل مین حکمرانی کرتے ہین جو رقبہ سلطنت جرمن سے ۹ گنا ہے - اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ ہندوستان دیسی ریاستون کی وسعت کسقدر ہے -

ٹھگ عورتین - امائی اور لکشمی نام کی دو گھاٹنون نے جھوٹا لکشمن نام کے ایک شخص کو پیتل کا زیور سونے کا بتلا کر فروخت کرنے کو دیا پولیس کے سامنے

دونون عورتون کا راز کھل گیا تلاشی لینے پر اوسکے پاس اور بہی پیتل کا زیور نکلا یہ عورتین پہلے بہی تین آدمیونکو ٹھگ چکی تہین مجہہ گاؤن کی پولیس کورٹ سے دونونکو چہہ چہہ ماہ کی قید سخت کی سزا ملی۔

جزیرہ غائب ۔ نہ جانے امریکہ والونپر اسوقت کا اتنا کوپ کیون ہے ابہی آتش فشان پہاڑ کی ٹھنڈی آگنی لیپا سے ہزارون آدمی جلکر خاک سیاہ ہو چکے ہین اب انگلش مین کو خبر ملی ہے کہ میکسیکو کی کوئی کہاڑی کا بیرون نیز اجزیرہ بالکل غایب ہو گیا ویسٹ انڈیز کے فرانسیسی فوجی افسر نے خبر دی ہے کہ اسکو بہی کوہ آتش فشان کے سبب سے نقصان پہونچا ہے۔

دربار کے ٹکٹ ۔ گورنمنٹ نے شایع کیا ہے جو مہاشے بمبئی سے دہلی دربار مین شامل ہونا چاہین انکو ۱۰- اکتوبر سے پہلے گورنمنٹ کے پولٹیکل ڈپارٹمنٹ کے سکرٹری صاحب کے پاس اپنے نام اور مقام صاف صاف لکہکر روانہ کرنے چاہئین اون کے نام دہلی کی انتظامیہ کمیٹی کے نام بہیجدیئے جاوینگے اور دہلی سے ٹکٹ مل سکیگا کیونکہ جگہہ دینے کا کام اونہی کے تعلق مین ہے۔

ہوٹلونکا راجہ ۔ مشہور و معروف فیاض مسٹر ٹاٹا کا نام رفتہ رفتہ ساری دنیا مین پہیلتا جاتا ہے آپ بمبئی کے ایک بہت بڑے رئیس ہین بہت سی عمارتون کے علاوہ آپکا ایک بہون اتنا عمدہ ہے کہ جو لوگ اور اور ملکون سے بمبئی مین آتے ہین انکو اسکے بغیر دیکہے تسلی نہین ہوتی اب آپ نے اپولو بندر کے پاس ہے ایک بہت بڑا ہوٹل بنوایا ہے جسوقت تیار ہو جاویگا آگرہ کے تاج محل کی طرح دنیا بہر مین ٹاٹا کا نام کردیگا اسکے بنوانے مین ۲۵ لاکھ روپیہ لگیگا بمبئی مین واٹسن ہوٹل جیسے بڑے بڑے محل اسکے سامنے نرے جہونپڑے دکہائی دیتے ہین یہ ہوٹل دس سال سے بن رہا ہے اور ابہی ڈیڑہ برس تک تیار نہ ہو سکیگا۔

تار پر ڈاک ۔ اٹلی مین اکیلی صاحب نامے نے وہ ایجاد کی ہے جو ڈاک کی آمد و رفت مین حیرت انگیز تغیر پیدا کریگا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ برقی قوت سے تار پر کاغذات سے لبریز ہوئے صندوق الونیم ایک مقام سے دوسرے مقام کو روانہ کرتا ہے ۲۵۰ میل فی گھنٹہ یہ صندوق سفر کرتے ہین اٹلی مین کامیابی حاصل کرکے موجد انگلستان آیا ہے جہان اسکی ایجاد کا امتحان ہو رہا ہے اور عجب نہین ہے کہ بحالت کامیابی اس شخص کی طباعی سے عوام کو فائدہ پہونچے۔

سماجک خبرین

پرائشچت

منشی اندرمن جی کے ایک رشتہ دار بابو جگناتھ جو مٹھرو لشیر ہین۔ جو ۲۲ سال سے عیسائی ہو گئے تہے وہ موضع کہاتے کے زمیندار اور اپنے گہر کے اچہے کہاتے پیتے آدمی ہین انہون نے عیسائی

ہونے کے بعد مرادآباد چھوڑ کر کہانے کی سکونت
اختیار کر لی تھی اور وہان اپنے اودیوگ سے
۲۰ یا ۲۵ کسانونکو عیسائی کرکے اپنی سوسائیٹی
کی بنیاد ڈالکر اونکے ساتھہ ایک دھارمک عیسائی
کی طرح اپنی گذر کرتے تھے لگ بھگ چار ماہ کے
گذرے کہ ڈاکٹر حکم سنگھہ جی کے ذریعے سے اونکا
منشی نراین داس صاحب سے ملنا ہوا اوسی
وقت سے عیسائی اور ویدک دہرم ہیراون کے
اور منشی جی صاحب کے درمیان گفتگو ہونی شروع
ہوئی اور اوسکا خاتمہ بابو جگناتھہ صاحب کے
۸- اگست کے خط سے ہوا انہون نے منشی جی صاحب کو
اطلاع دی تہی کہ مین نے سب باتون سے ۲۰ پہلے تو ۲۶-
اگست مقرر ہوئی تہی مگر اوسکی اطلاع گاؤن مین
ڈاک کے دیر سے پہونچنے کے سبب سے ملتوی
کی گئی اور بجائے اوسکے ۲ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ع مقرر ہوئی
۲ ستمبر کی رات کو منشی نراین داس اور مہاشہ
شام سندر جی پنڈت جیوا رام جی پنڈت کنور سین
جی بابو بشنو سروپ جی اور منشی بہگوتی پرشاد
جی وغیرہ کہاتا پہونچ گئے صبح ہی سے پرائشچت کا
کام شروع کیا گیا ایک پہر کے ہون کے بعد
باقاعدہ پرائشچت اور گایتری منتر وپدیش کیا گیا
پرائشچت ہونے والونکی تعداد ۱۲ تہی جو کہ مفصلہ
ذیل فہرست سے ظاہر ہے۔

نمبر	عیسائی نام	جو نام پرائشچت کے بعد رکھا گیا	عیسائی ہونیکے پہلے کیا ذات تھی
۱	بابو جگناتھ	بابو جگناتھ	ویش ماہر
۲	بابو صاحب کی پتنی	پتنی	”
۳	روڑے سنگھ	روڑ سنگھ	جاٹ
۴	بیوہ ہیرا دہنیا	لاجونتی	عیسائی
۵	البرٹ	بلونت	جاٹ
۶	زورآور سنگھ	زورآور سنگھ	جاٹ
۷	پران کنور	پران کنور	عیسائی
۸	بشنو سنگھ	بشنو سنگھ	”
۹	سیم سون	شام سنگھ	”
۱۰	رنیا	رانی	”
۱۱	گہرسیں	یشودا	”
۱۲	پیلان سکھ	پران سکھ	”

اس طور پر ۱۲ پتت بہائی آریہ سماج کے اودیوگ
سے ویدک دہرم گرہن کر کے یش پراپتی کے بہاگی
ہے کیا اب بہی کسیکو آریہ سماج کے پتت پاون
ہونے مین سندیہہ کرنے کا موقع مل سکتا ہے۔
آریہ سماج مرادآباد کے ۱۰ اگست سنہ ۱۹۰۲ع کے
ہفتہ وار جلسہ مین اس پرائشچت کا اعلان کر دیا گیا
تہا۔ اور یہ بہی کہدیا گیا تہا کہ اگر کسی عیسائی پادری
کو کرشچیانٹی کی سچائی کا وشواش ہو تو وہ کہاتے
جاکر بابو جگناتھ کو پرائشچت سے روک سکتے ہیں
ایسا اودیوگ بہی کیا گیا مگر کچھ پہل نہ ہوا۔

لوکل

آریہ سماج میرٹھ معمولی طور پر اچھی طرح چلی جاتی ہے ۱۳ و ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء کو شری سوامی آتمانند سرستی جی کے سماج مندر میں دو بہت اچھے ویاکھیان ہوئے شروتاگن بہت پرسن ہوئے۔

اسی عرصہ میں پنڈت بھیم سین و پنڈت ترکھا رام سوامی شانتانند جی دہرم سبھا کی مکان میں آ بلا جی آریہ سماج کے خلاف لکچر دینگے نہیں لکچر دینے پائے تھے کہ آریہ سماج نے تردیدی لکچر شروع کردئے اور جو ہیں سوامی تلسی رام جی نے پنڈت بھیم سین و پنڈت ترکھا رام جی کے پول کہولنی شروع کی اور پچھلا سارا کچا چٹھا پبلک کی روبرو پیش کیا بس پھر کیا تھا رات کو ہی بھاگتے نظر آئے چونہا ویاکھیان دینے کی نوبت بھی نہ آئی افسوس کہ ان لوبھیوں کو میرٹھ سی کچھ پراپتی بھی نہیں ہوئی۔

آریہ کنیا پاٹھشالا اور استری سماج میرٹھ بھی اچھی طرح چل رہی ہیں مگر دو ماہ سے جوالا دیوی اوپشتہاتا بہت بیمار ہو رہی ہے ابھی تک کچھ پورا پورا آرام نہیں ہوا انکی بیماری کی وجہ سے پاٹھشالا کا بہت ہرج ہو رہا ہے ایشر پرماتما انکو جلدی صحت بخشے یتیم کنیائیں اچھی طرح سے ہیں ٭

بگھانہ دروازہ شہر میرٹھ میں ایک مکان گر پڑا آدمی بالکل جان سے مرگئے اور ۳ سخت زخمی ہوئے۔

ओ३म् ॥

विद्यांचाविद्यांच यस्तद्वेदो ॐ सह ॥

अविद्यया मृत्युं तीर्त्वा विद्ययामृतमश्नुते

جو منشیہ ودیا اور اودیا کے سروپ کو جانکر جڑ اور چیتن اور دونوں کو انکا سادھک نشچے
کرکے شریر آدی جڑ اور چیتن آتما کو دھرم ارتھ کام اور موکش کی سدھی کیلئے ساتھ
ساتھ پریوگ کرتے ہیں وہ لوگ دکھ سے چھوٹکر پرمارتھ کے سکھ کو پراپت ہوتے ہیں

یہی منشیہ کا اودھار ہو سکتا ہے

आर्य बन्धु

آریہ بندھو میرٹھ

بابتہ ماہ اکتوبر ۱۹۰۲ع

قیمت سالانہ پیشگی بلا محصولڈاک عہ معہ محصولڈاک عہ

حسب الارشاد جناب ڈاکٹر رامچندر صاحب ورما پروپرائیٹر وایڈیٹر شائع ہوا

خیر المطابع شہر میرٹھ میں چھپکر شائع ہوا

دستور العمل

(۱) سلیس اُردو زبان کے لباس میں سمبتا اور دچار پورک آتمک - شاریرک اور سماجک اُنتی سمبندھی مضامین اپنے معزز خریداران کی خدمت میں التماس کرنا اس پرچہ کا اودیش ہوگا-

(۲) جن مضامین سے آریہ پبلک کی مجموعی ترقی کو صدمہ پہونچنے کا احتمال ہوگا اُنسے پرچہ کے کالموں کو پاک رکھنے کا خیال ہر وقت رہیگا-

(۳) ملکی معاملات ارتھات راج سنبندھی وشیون پر آریہ بندھو میں رائے زنی کرنیکا کسی مہاشہ کو حق حاصل نہوگا-

(۴) یہ پرچہ ہر ماہ کی آخیر تاریخ تک اپنے پیارے گراہکوں کی دست بوسی کیلئے میرٹھ سے روانہ ہو جایا کریگا جن مہاشیوں کو کسی وجہہ سے آریہ بندھو کی ملاقات پسند نہ ہو اُنکی خدمتمین گذارش ہے کہ بلا تکلف یہ - وہ پراسٹر کو اپنی نارضامندی سے اطلاع بخشیں - تین پرچے کسی مہاشہ کا قبول فرمانا خریداری کی دلیل متصور ہوگا-

(۵) قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ؏ اور بلا محصول ڈاک ؏ مقرر ہے - جو مہاشہ قیمت مقررہ بطور پیشگی عنایت فرماوینگے وہ خاص شکریہ کے مستحق ہونگے - آریہ گنوں کی مُعتبری ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ ہم پیشگی قیمت کو آریہ بندھو کی لازمی شرط قرار دیں -

(۶) آریہ بندھو اپنے عالی دماغ - باریک بین - دہرم ہتیشی - خیر اندیش اور نیک خیال نامہ نگاروں کی خدمت میں ہمیشہ بلا قیمت پیش ہوا کریگا-

(۷) مراسلات کو نرپکش اور منصفانہ مطالعہ کے بعد اپیوگی ارتھات ہر طرح مفید سمجھا جانے پر بلا کم و کاست چھاپدیا جاویگا لیکن جو مراسلات اشاعت کے لائق نہیں سمجھی جاوینگی اُنکا واپس کرنا پرچہ کے ادھکاریوں پر واجب نہ ہوگا-

(۸) آریہ سماج اور اُسکے معاون انسٹیٹیوشنوں کے اشتہارات اور نیز ایسے نوٹس جنسے سروسا پبلک کی بہبودی مقصود ہو اس رسالہ میں بلا اُجرت شائع ہو سکینگے - ذاتی فائدہ کی اشتہاروں پر بشرح ذیل اُجرت لیجاویگی -
ایک سطر پر صرف ایکبار ۲ / نصف صفحہ ؏ پورے صفحہ پر ؏ - متواتر اشاعت کیلئے خاص نرخوں کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کے طے ہو سکتا ہے - اشتہاروں کی تقسیم کرائی فی دفعہ ؏ ہونگے -

نوٹ - کوئی ایسا اشتہار طبع نہوگا جس میں ناشایستہ و فحش یا خلاف قانون الفاظ ہوں یا جو آریہ سماج کے نیموں کے برودھ ہو-

آریہ ہند ہو بابت ماہ اکتوبر سنہ ۱۹...ع

بانی یعنی کلام

کلام کے ذریعہ سے انسان اپنے اندرونی خیالات کو دوسرون پر ظاہر کرتا ہے. منش کے ہردے کے بھاو کو پرگٹ کرنیوالی بانی ہی ہے مترتا اور شترتا کرانی والی بانی ہی ہے یعنے کلام کے ذریعہ سے ہی دوستی اور دشمنی پیدا ہوتی ہے کلام ہی انسان کے کل دنیاوی کاروبار کی جڑ ہے اسی کی سہائیتا سے لوکک کامون مین پرورتی ہوتی ہے اور اسی کی سہائیتا سے ویدک کرمونکا انشٹھان ہوتا ہے برے اور بھلے کرمونکا گیان اسی کی چھایا مین ہے - یہہ بانی ہی دیوی سرستی ہے جو منش کے جیون کو پوتر بناتی ہے - یہی دنیا کی دیوی ہے - یہی دہن دتی ہے - سوبدھی کے دینے والی یہی ہے - یہی یگ کا آدہار اسی کی کرن (شعاع) اتھا سشبد ساگر اور سنسار ساگر کو پرکاشت کرتی ہے اور اسی بانی کے پرتاپ سے بدہیان پرکاشت وان ہوتی ہین -

پوتر کرنے والی سارے بلوانون سے بلوتی سارے دہنوانون سے دہنوتی بانی ہی ہے سارے سنسار کو بس مین کرنے والی یہی بانی ہی ہے اسمین کوئی شک نہین کہ بانی یعنے کلام نربل کو بلوان بنا دیتی ہے کایر کو شور ویر بنا دیتی ہے پاپ کے کرمون سے روک کر دہرم کے کامون مین پرورت کر دیتی ہے جیون کو پلٹا دیکر سارے سنسار کو متر بنا لیتی ہے - درحقیقت کلام مین بڑی طاقت ہے تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ کلام کی طاقت رکہنے والے صاحبون نے اپنے کلام کے زور سے کروڑہا انسانون کی زندگیون کو اک دم سے پلٹ دیا ایک ایک رشی نے ویاکھیانون کے زور سے بڑے بڑے راجاؤن اور ملک کے ملک کو اپنے بس مین کر لیا مسٹر گلیڈسٹون جب تک لکچر شروع نہین کرتے تہے تب تک سینکڑون انکی جان کے دشمن بنے رہتے تہے لیکن جونہی لکچر کی آواز منہ سے نکلی بس سب کے سب موم کی طرح پگہل گئے ہاتہون سے ہتہیار گر پڑے یہی حال شری سوامی دیانند سرستی جی مہاراج کا تہا کہ ویاکھیان شروع کرنے سے پہلے سینکڑون بزدل براہمن لاف و گزاف مارا کرتے تہے کہ ہم یون کرین گے اور وون کرین گے یہہ سوال کرین گے اور وہ پوچہین گے مگر ویاکھیان کے شروع ہوتے ہی سب کے سب بغلین جہانکنے لگتے تہے -

گرو نانک صاحب جی نے اپنے کلام کی طاقت سے اسلامی حکومت کے زمانہ مین سخت سے سخت بے رحم مسلمانون کو اپنا مطیع بنا لیا - گرو گوبند صاحب نے اپنی طاقت گویائی کی وجہہ سے سارے پنجاب کو اپنا گرویدہ کر لیا -

مطلب ہمارا یہ ہے کہ کلام میں بڑی بھاری طاقت ہے صاحبان اہل کلام نے دُنیا میں بڑے بڑے کام کر دکھلائے ہیں۔

لیکن ناظرین وہ بانی وہ کلام جسکی تعریف ہم اوپر کر آئے ہیں کیسی ہونی چاہیئے اوسکی کیا صفت ہے؟ پھر بھی ہم آپکو بتلائے دیتے ہیں کیونکہ بانی تو سب منش بولتے ہیں مگر سب کی بانی میں وہ گُن نہیں پائے جاتے جن گُنوں کا ورنن ہم اوپر کر چکے ہیں۔ وہ بانی جو جادو کا سا اثر کرتی ہے جو مُنہ سے نکلتے ہی سُننے والے کے ہردے میں تیر کی طرح گڑ جاتی ہے ستّ سے بھری ہوئی ہونی چاہیئے جھوٹھ کا لیش ماتر بھی اوسمین نہ ہو جس طرح چھلنی سے چھان کر ستّوون کے تُوس اور کوڑے کرکٹ کو صاف کرکے کام میں لاتے ہیں اسی طرح من کی چھلنی سے بانی کو جھوٹھ سے صاف کرکے مُنہ سے نکالنی چاہیئے۔ وہ بانی مدھر ہونی چاہیئے میٹھی بولی پر سب کوئی اپنے متر بن جاتے ہیں پشو بھی پریم کرنے لگتے ہیں منش کی تو کیا گنتی ہے۔ وہ بانی پریم سے ہونی چاہیئے جس سے سبکا ہت پرگٹ ہو اوسمین کسی کی برائی لیش ماتر بھی نہ ہو وہ بانی کلیان سے بھری ہوئی ہو اتھات سبکا بھلا چاہنے والی ہو۔ وہ بانی پریم سنچیونی ہو یعنے جسمین محبت کی مہک آتی ہو جو بانی اوکت گُنوں سے بھوشت ہوگی یعنے جو کلام صفات مذکورہ بالا سے موصوف ہوگا وہ بغیر اثر کیئے خالی نہیں جا سکتا ایسی بانی کا نام ہی واک بیدی ہے جو مہاتما اپنی بانی کو شُدھ اور پوتر کر لیتے ہیں اونکا واک کبھی خالی نہیں جاتا اونکا ایک ایک شبد ہردے میں گڑتا چلا جاتا ہے۔

کیونکہ وہ ستّ۔ کلیان کاری۔ مدھر۔ سبھیہ۔ پریم سے اپکاری اور ہتکاری ہوتا ہے۔ جن سجنوں نے اپنی بانی کو ستّ سے پوتر کر لیا ہے وے دھن ہیں آؤ پیارے ناظرین ہم اور آپ بھی ایسی ہی کلیان کاری بانی بولنے کی چیشٹا کریں۔ پرماتمن دیا کرو کہ ہمارے سب بھائی ستّ وادی ہو کر دیوتا کی پدوی کو پراپت ہوں۔

نوٹ اور اپین

انڈیا کے تباہی کے اسباب میں ظاہر داری اور ظاہر پرستی کا بڑا بھاری حصہ ہے یہی وجہ ہے کہ عوام میں فضائل حقیقی کا نشان نہیں ملتا۔ آریہ سماج کا حلقہ بھی ظاہر داروں اور ظاہر پرستوں سے خالی نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص سماج کے ہفتہ واری جلسوں میں بلاناغہ شریک ہو کے مذہبی مباحثوں میں ذرا سی دلچسپی ظاہر کرتا ہے گاہے ماہے سماج کے انسٹیٹیوشنوں کی طرف ہمدردی کی نظر سے دیکھ لے ہمارے بھائی اوسے سب سرٹیفکیٹ کی پدوی دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اسبات کی کسی کو پروا نہ ہوگی ان بھائیوں کے آچرن کیسے ہیں پرائیویٹ زندگی کس قسم کی ہے

سماج مندر کے چار دیواری سے باہر جاکر خواہ
ایک ممبر دولتمندی کے چمکتے ہوئے لباس کو پہنکر
یا شب تاریک کے سیاہ چادر کی اوٹ مین کیسی ہی
گہرنت کام کیون نکرتا ہو لیکن آٹھوین روز
سماج بہون مین قدم دہرتے ہی نستے شبد کا
اوچارن کرتا اور گہنٹہ بہر تک ہہہ تن گوشش بنکر
بیٹھے رہنا اوسکو دہرم تہیسی کا خطاب دلانے
کے لئے کافی ہے۔ سماجیون کی اِس انوکہی جانچ
نے آریہ سماج کے مشن کو سخت نقصان پہونچایا
ہے۔ ہمارے بہائی روز بروز آتمک اسٹینڈرڈ
سے گرتے جاتے ہین اور جن خرابیون سے انہین
ہندو دہرم سے نفرت دلائی تہی اون سے بہی
بہلی اور متعفن برائیان سماج مین پہیلتی جاتی
ہین۔ ہماری راے مین جین اور دو تیرہ کا بہی ہمیشہ
زہر سمجہا جانے کے لائق ہے اور آریہ گنون مین
بہی نظر انداز نہ ہونا چاہئیے۔

ہمین اِسوقت اپنے دوست لالہ منشی رام جی کے
وہ الفاظ یاد آتے ہین جو اونکے قلم سے مسٹر فرانسیس
کا بہروہ فاش کرتے وقت نکلے تہے۔ وہ یہ تہے
کہ جس قوم مین پبلک راے کچہہ معنے نہین رکہتی
وہ قوم اصلاح کی منزل کو کبہی طے نہین کرسکتی
ہماری قوم مین جہان اور نیکیون کا خون ہوا
ہے وہان پبلک راے کو بہی بالکل گور شستر
سمجہنے مین کوئی دقیقہ باقی نہین رہا۔ لوگون اپ
انکو اجرات نہین ہے کہ زید کو زید اور بکر کو بکر کہہ سکین

یہان نام کرن سنسکار دہرم کے انوسار ہوتے
ہین۔ سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج نے
تو ناجائز طور کی کمائی کے لقمہ کو بہی ابہکش
بتایا لیکن اونکے نام کا علم بلند کرنے کا دعوی
رکہنے والے اسبات کی ذرا بہی پروا نہین
کرتے کہ وہ روپہری جامہ جس سے اونکی آنکہوں مین
چکا چوند کا عالم ہے کیسے کیسے اندہیر مچا کر تیار
کیا گیا ہے روپیہ کو ستار عیوب اور قاضی الحاجات
سنا کرتے تہے لیکن اوہرم کی کمائی کو دہرم کا
برقع بنانے والے حضرات کے درشن اسی زمانہ
مین ہونے لگے ہین۔ مہاشیو۔ ذرا غور کرو کہ منزل
کدہر ہے اور ہمارا قدم کدہر کو اوٹہہ رہا ہے۔
دہلی دربار کا موقع آپہونچا۔ ہمارے بہائیون نے
ابہی کروٹ نہین لی۔ جاپانی کانفرنس کے
التوائے نے بہی ہم لوگون کو بیدار نہین کیا۔
ایسے نادر موقعے بار بار نہ نہین آتے چہانتک
سننا ہے کیمپ کے حدود مین کافی جگہ
ملنا مشکل نہین ہے۔ صرف کوشش درکار
ہے اور ضروری اخراجات
شری متی پرتی ندہی سبہا پنجاب کو چاہئیے کہ
بہت جلد انتظام فرمائیے۔ دیگر صوبجات کی
پرتی ندہی سبہاؤن کو اس کام مین کافی
مدد کرنی چاہئیے۔
میرٹھ آریہ سماج کی اوم نہ گتی اتینت شوک کے
لائق ہے۔ ممبرون مین رابطہ و اتحاد کا

ابہاؤ پبلک کی آنکھوں میں مثل سابق سماج کا
گورو نہ رہا۔ مالی حالت کا ضعف۔ سردھا کا زوال
نیموں اور آپ نیموں میں اشردھا وغیرہ کونسی
اوگن ہی ہے جو ہمارے سماج کو پراپت نہیں ہوئی
اس قابل رحم حالت کو دیکھکر شری سوامی
آتمانند سرسوتی جی مہاراج کو نہایت دکھ ہوا
اور اونہوں نے ماہ گذشتہ میں ممبروں کو خاص
اسی حالت پر وچار کرنے کے لئے جمع کیا۔ بیٹھے
اور با مطلب الفاظ میں پرانے ممبروں کو ہدایت
کی گئی۔ نتیجہ جب راقم شترا کی شاستری گھبرا کر اونہیں
سے پہونچی تھی۔ چنانچہ اس بیچارہ کی بھی بہت
کچھ لے دے ہوئی اسباب کی ذرا سمواہی
نہیں ہوئی کہ دردشا کا کارن کیا ہے اور اوسکو
کیونکر دور کیا جا دے۔ فتویٰ دیدیا گیا کہ غریب
شترا کا ٹھیکہ رہنا سماج کے تنزل کا سبب ہے
ایک با قاعدہ سوسائٹی کے بربادی علاج کا یہہ
طریقہ ہماری رائے ناقص میں ہرگز مناسب
نہیں ہے کسی ایک ممبر کے ٹھیکہ رہنے سے اوسکا
کام نہیں رک سکتے۔ سماج کی حالت تبہی
درست ہو سکتی ہے جبکہ ہر ایک ممبر اپنے
آپ کو سماج کا جزو تصور کرے اور سمجھے کہ میری
طرف سے کوتاہی ہونا سماج کے لئے زیانکار ہے۔
میرٹھ سماج کے عہدہ داروں کا انتخاب ظاہر
کر رہا ہے کہ ممبروں کو سماجک اونتی کا کہانتک
خیال ہے۔ بابو گھاسی رام صاحب ایم۔ اے

نے جو پارسال سکرٹری تھے صاف طور پر
کہدیا کہ میں کسی صورت میں بھی منتری بننا منظور
نہیں ہے۔ منشی نہال سنگھ صاحب پریزیڈنٹ
نے ظاہر فرمایا کہ ہمیں کام کرنے کے لئے وقت
نہیں ملتا۔ لوگوں نے ذرا پروا نہیں کی پھر
اونہیں کو منتخب کر لیا۔ شتر راقم صاحب نے پارسال
سماج کے کام کے نام تنکا نہیں توڑا اوس
بیچارے کو پھر وائس پریزیڈنٹ بنا دیا۔ پنڈت
تلسی رام صاحب سوامی جو بقول پردہان
صاحب سیپھر وائس پریزیڈنٹ منتخب ہوئے
البتہ ایک ایسے مہاشے ہیں جو ساماجک کاموں
میں دلچسپی ظاہر کر رہے ہیں۔ اس قسم کے
انتخاب اور یہہ شکایت کہ سماج کی حالت ابتر
ہے۔ العجب — کالعجب۔

خریدار صاحبو کیا آپ یہہ چاہتے ہیں کہ ہم ہر
اخبار میں آپ کے اوپر تقاضا کرتے ہی رہیں۔
ہمکو تو تقاضا کرتے ہوئے لحاظ آتا ہے لیکن
افسوس کہ آپ لوگ کچھ بھی خیال نہیں فرماتے
کیا آپ یہہ سمجھتے کہ دنیا کا کوئی کام بھی بغیر روپیہ
کے چل سکتا ہے۔ کیا یہہ شیوہ بھلے آدمیوں کا
ہے کہ برسوں تک اخبار کی قیمت کے دینے
کا خیال ہی نہ کیا جاوے کیا آپ پروپرائیٹر
یعنے مالک آریہ ہندو کو نقصان پہنچا کر خوش
ہوں گے۔ کیا آریہ ہندو جیسا امولیہ رتن چیج
اتنی کم قیمت میں آپکو مل سکے گا۔ کیا ہندو ملا

خرچ کرکے ہی چھپ جاتا ہے - پیارے مترو اپنی
آتما کو شدھ کرکے ذرا ان پرشنون پر وچار
کرو اور انصاف کی نگاہ سے دیکھو کہ ہم تو آپکو
لابھہ پہونچانے کے لیئے دن رات کٹی بدھہ ہوا کرین
اور اوسکا بدلا یہہ ملے کہ اخبار کی قیمت سے بھی
ہانتہہ دھو بیٹھیں بہت اچھا سمجھون اگر آپکے
انصاف مین یہی ہے تو آپ جانے آپکا کام -

آریہ سماجونکا وہ اقبال کہان گیا - وہ پرتاپ کیا
ہوا - وہ اتفاق کدہر غایب ہو گیا - اوس جوش
خروش کو کس نے چٹ کر لیا - وہ حُب الوطنی
کدہر گئی اوس صداقت پر کیون اوس پڑ گئی
وہ آپس کا پریم وہ میل ملاپ وہ ایک دوسرے
کے لیئے کٹی بدھ ہونا کیون نظر نہین آتے
جو آج سے آٹھہ دس برس پہلے پائے
جاتے تہے - یہہ سوال ہین جنپر شری متی پرتی
ندہی سبھاؤنکو بہت جلد غور کرنا چاہیئے -
آج سے دس برس پہلے سماجونمین جوش
تہا اتفاق تہا روشنی تہی صداقت تہی پریم
تہا اعتبار تہا عزت تہی غیر آدمی یہہ کہا کرتے
تہے کہ جو کام آریہ سماج اوٹہا دیگی پورا کر دکہا دیگی
لوگ آریہ سماجیون کو بڑی وقعت کی نگاہ سے
دیکھتے تہے پبلک کو یہہ بہروسا ہو گیا تہا کہ
آریہ سماج ضرور دیش کا ادہار کریگی لیکن افسوس
صد ہزار افسوس کہ آج وہ سب باتین غایب

ہو گئین عوام کے دلون مین سماج کی وقعت
نہین رہی آپس کے اتفاق کا پتا نہین نفاق
نے اپنا ڈیرا جما لیا سماجون مین وہ رونق ہی
نہین رہی پریم پر بٹا - ہٹ اوتساہ سب
نشٹ ہو گئے - اس لیئے ہم اپنی معزز شری
متی پرتی ندہی سبھاؤنکی سیوا مین نویدن
کرتے ہین کہ اور سب کامون کو چھوڑکر پہلے ان
پرشنون پر غور اور فکر کرکے کوئی ایسی معقول
تجویز نکالین کہ جس سے سماجین پہر اوسی
رونق پر آجاوین اور اتفاق پیدا ہو پبلک
مین وقعت ہو - آریہ سماجی اخبارونکو بہی
بڑی ساودہانی اور نکیش بات کو چھوڑکر ان
سوالونپر بحث شروع کرنی چاہیئے اگر یہہ
کام پورا ہو گیا تو اونتی ہانتہہ باندہکر سامنے آ
کہڑی ہوگی پیارے آریہ بہائیو ایک دفعہ
تو پہر بہی دنیا کو چمتکار دکہلادو -
کسرت کرین تو کیون ڈرین کرکے کیون
پچہتائین - بیج بوئے ببول کے آم کہان
کہائین - منش جیسے کرم کرتا ہے ویسا ہی
پہل پاتا ہے ہمارے سماجی بہائی کہنے کو تو
بہت کچہ ہین اور جو کچہ کہتے ہین وہ ٹہیک بہی
ہے مگر افسوس کہ اوسپر خود عمل نہین کرتے
ویدک سدہانتون کے سچ ہونے مین کسیکو بہی
شک یہہ نہین اور اونکا مقابلہ دنیا مین کوئی
بہی نہین کر سکتا لیکن افسوس تو یہی ہے

کہ ان سدہانتوں پر عمل کرنے والا نظر نہیں آتا
یہی وجہ ہے کہ سماجوں کی وقعت عوام کی
نظروں میں کم ہو گئی ہے اور پرچار کا کام تو ہمارے
بھائیوں نے خوب ہی نبھایا پرنتو جب کرم کرکے
دکھلانے کا وقت آیا تو اوندھے منہ گر پڑے
اسی لئے سماج روپی برکش کے پھل کو پراپت
نہیں کر سکے آریہ بھائیوں یدی آپکو آریہ سماج
جیسی پوتر سبھا کے گورو بڑھانے کی اچھا ہے
یدی آریہ ورت کا کچھہ سدھار کرنا چاہتے ہو
یدی آپکو ایکتا کا سکھہ بھوگنا ہے اور اگر
آپکو سماج میں داخل ہوتے وقت کے وچنوں
کا کچھہ بھی خیال ہے تو آریہ سدہانتوں پر عمل
کرکے دنیا کو دکھلا دو کہ سچے سماجی ایسے ہوتے
ہیں ورنہ تھوک بلونے سے کچھہ حاصل نہ ہوگا۔

آتم پرساد

(سلسلہ کیلئے دیکھو آریہ مندر جلد ۵ نمبر ۱۱ کا صفحہ ۶۵۴)

शान्त संकल्पः समाना यथा स्या-
द्वीतमन्युर्गौतमो मा ऽभि मृत्यो।
त्वत्सृष्टं माभि वदेत्प्रतीत।
एतत् त्रयाणां प्रथमं वरं वृणे॥

(پدارتھ) نچکیتا یم راج سے بولا کہ ہے مرتیو
میرا پتا میری اور سے شانت سنکلپ ہو جاوے
اور اوس کا کرودھ دور ہو جاوے۔
ارتھات میرے پتا پہلے کی طرح برتاؤ کرے مجھکو
دیکھکر پہچان لیوے اور کشل سماچار پوچھے
یہہ تینوں بروں میں سے پہلا بر ہے۔

(تشریح) ہاتھ لگن۔ آپکو پچھلے منتر سے
ظاہر ہوا ہوگا کہ مرتیو نے نچکیتا سے کہا کہ آپ
میرے مکان پر تین دن بنا ان جل کئے بھوکے
بیٹھے رہے ہیں اس لئے میں اپرادھی ٹھہرتا ہوں
یدی آپ ایک ایک دن کے بدلے میں ایک
ایک بر مانگ لیں تو میرا اپرادھ دور ہو جاویگا
پس ہے نچکیتا تم مجھہ سے تین بر مانگ لو
میں بڑی خوشی کے ساتھہ پورا کر دونگا۔ یہہ
مطلب پچھلے منتر میں آچکا ہے اب اس منتر کا
خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ نچکیتا نے یم راج کی
یہہ بات سنکر کہا کہ ہے مرتیو میرا پہلا بر یہہ ہے
کہ مجھکو میرے پتا نے خفا ہو کر گھر سے نکالکر آپکے
حوالہ کر دیا ہے آپ ایسا بر دیجئے کہ وہ اوس خفگی
کو بھول جاویں اور جب میں اونکے پاس جاؤں
تو وہ میرے ساتھہ اچھی طرح پیش آویں وہ
اوس کرودھ کو بھول جاویں جو اونکے من میں
اوتپن ہوا تھا وہ پہچانیں اور میری کھیم کشل
پوچھیں اور میرے ساتھہ ویسا ہی برتاؤ کریں
جیسا پہلے کرتے تھے۔ مطلب یہہ ہے کہ نچکیتا
نے مرتیو سے پہلا بر یہہ مانگا کہ میرا پتا مجھہ
سے میری گستاخی کے سبب
ناراض ہو گئے ہیں اور اسی کرودھ میں آکر مجھکو

مرتیو کے حوالہ کیا ہے سو وہ میری گستاخی کو چھما کر کے اپنی خفگی اور کرودھ کو تیاگ دیں اور میرے ستے ویسا ہی برتاؤ کریں جیسا پہلے کرتے تہے جب مین اونکے پاس جاؤن وہ مجہکو جان کر میرے ساتھہ خوشی سے بات چیت کریں اصل بات یہہ ہے کہ نچکیتا نے پہلا بر یہہ مانگا کہ میرا اور میرے پتا کا راضی نامہ کرا دیجے جس سے میرے من مین اپنے پتا کی طرف سے کسی طرحکا فکر نہ رہے -

(باقی آئیندہ)

شیکشائین

एके सत्पुरुषाः परार्थ घटकाः स्वार्थं परित्यज्यये॥ सामान्या स्तु परार्थ मुद्यमभृतः स्वार्थावि रोधेयेनते ऽमी मानुष राक्षसाः परहितं स्वार्थाय निघ्नंति निर्थ कं परहितं तेके न जानीमहे ॥०॥=॥

(ارتھ) ست پرش وے ہین جو اپنا ارتھ چھوڑ دوسرے کے کاریہ کو سادہتے ہین سامانیہ پرش وہ ہین جو اپنے اور پرائے دونون کاریون کو سادہن کرتے ہین اور راکشس وے پرش ہین جو اپنے ہت کے ارتھ پرائے کاریہ کو نشٹ کرتے ہین اور جو دیرتھہ پرائے کاریہ کی ہانی کرتے ہین وے کیسے آدمی ہین او نہین ہم نہین جانتے -

(نوٹ) اس اشلوک کا یہہ مطلب ہے کہ منش چار پرکار کے ہوتے ہین اول وے جو اپنے کام کو تیاگ کر بہی دوسرے کے کام کو سیدہ کرتے ہین یعنے اپنا کام ہو یا نہ ہو بگڑے یا سدہرے پرنتو پرائے ہت کے لئے ہر سمیہ تتپر رہتے ہین اونکو ست پرش کہتے ہین ایسے مہاتما مہان دہرماتما کے یوگ ہین اور سنسار مین بہت تھوڑے ہی ہوتے ہین - دوسرے وے جو اپنے اور دوسرے دونون کے کامون کو سادہن کرتے ہین یا یون سمجھو کہ پرائے کام کو بہی کرتے ہین اور اپنا کام بہی بناتے ہین یہہ سامانیہ پرش کہلاتے ہین دنیا مین ایسے سجنون کا دم غنیمت ہے تیسرے وہ جو اپنے کام کو سیدہ کرنے کے لئے دوسرے کے کام کو بگاڑ دیتے ہین ایسے آدمیون کو راکشس کہتے ہین جگت مین اس قسم کے پاپی بہت ہین چوتھے وہ ہین کہ اپنا کام سیدہ بہی نہ ہوتا ہو مگر دوسرے کے کام کو ضرور بگاڑتے ہین پرائی ہانی کرنے مین سدا اتت پر رہتے ہین بہرتری ہری جی کہتے ہین کہ ہم نہین جانتے وے کیسے آدمی ہین : ارتہات وہ مہا نیچ ہین اور سب سے ادہم یعنی پاپی ہین الغرض یہہ جاننا چاہیے وہ دونون قسم کے آدمیون سے پالا نہ ڈالے ایسے مہا نیچ پاپی اور دشٹ آدمیون سے سدا الگ رہنا چاہیے

क्षीरेणात्मगतो दकाय हि
गुणा दत्ताः पुरा ते खिलाः ॥
क्षीर ताप मवेक्ष्य तेन पयसा
ह्यात्मा कृशानौ हुतस्तः गन्तुं
पावक मुन्मनस्तद भवद्दृष्ट्वा
तु मित्रापदन ॥ यक्तं तेन ज
लेन शाम्याति सतां मैत्री पुन
स्त्वो द्दशी ॥

(ارتھ) دودھ مین جب جل ملا تو اوس دودھ
نے اپنا سب گُن اور روپ اپنے جل روپی متر کو
دیدیا۔ پھر دودھ کو جلتا دیکھکر جل نے اپنا
شریر اگنی مین ہوم دیا ارتھات اوبل پڑا۔ پھر
دودھ نے بھی اپنے متر جل کی آپتی دیکھکر اگنی
مین گرنا چاہا۔ پھر جل کے چھینٹے پاکر ٹھنڈا ہو بیٹھ
گیا سچ ہے ست پرشون کی متری ایسی ہی
ہوتی ہے۔

(نوٹ) اس اشلوک مین دودھ کی مثال دیکر
ست پرشون کے گُن ورنن کئے گئے ہین ارتھات
دودھ اور جل کو متر کا النکار دیکر ظاہر کیا گیا ہے
کہ ست پرشون کی متر تا دودھ کے سمان ہوتی
ہے اشلوک زیر بحث کا مطلب یہہ ہے کہ
جب دودھ مین پانی ملایا جاتا ہے تب دودھ
اپنا گن اور روپ پانی کو دیدیتا ہے یعنے پانی بھی
دودھ کی موافق سفید اور میٹھا ہو جاتا ہے اور
دودھ کے نرخ بکنے لگتا ہے۔ پھر جب پانی
سے دودھ کو آگ پر دھرتے ہین تب پانی اپنی دوستی کا
حق ادا کرنے کے لئے آگ سے بجھانے کو دوڑتا
ہے اسی لئے دودھ اوبلنے لگتا ہے گر دودھ بھی پانی کو
اکیلے نہین جانے دیتا اوسکے ساتھ خود بھی جلنے کو
طیار ہو جاتا ہے لیکن اگر اوس اوبلتے ہوئے
دودھ مین پانی کا چھینٹا دیوین تو دودھ شانت
ہو کر بیٹھ جاتا ہے کیونکہ اوسکو اوسکا دوست
پانی مل گیا اسی لئے اوسکو شانتی پراپت ہو گی
یہی النکار یعنے استعارہ ہے اسی طرح ست
پُرش اپنے متر کو کبھی تکلیف نہین ہونے دیتے
اپنے دوست کی خاطر اپنا شریر ہوم دیتے
ہین وہن ہین ایسے مہاتما۔

شاریرک اور ساماجک اونتی

خوبصورتی

پیارے ناظرین گرہبہ یعنے جنین کا مضمون تو
پچھلے رسالہ مین ختم ہو چکا آج ہم ایک اور مضمون
شروع کرتے ہین جس مین خوبصورتی پر ویدک
رو سے ایک نہایت دلچسپ اور مفید بحث
ہوگی اس مضمون مین ذیل کی باتین بیان
کیجاوینگی۔ (۱) اوصاف خوبصورتی۔
(۲) خوبصورتی کے فائدے اور قدر (۳) تشریح
خوبصورتی (۴) مستورات مین خوبصورتی کی
وجہ (۵) خوبصورتی کی حفاظت۔

(۶) وہ طریقے جس کے ذریعہ سے ہم اپنے چہرہ کو
خوبصورت بنا سکتے ہین (۷) چہرہ کے راز اور
تبدیلیان (۸) خوبصورتی اور تندرستی کے
تعلقات (۹) خوبصورتی کے تغیر اور اوس کے
اسباب (۱۰) طبیعت پر غذا کا اثر (۱۱) جلد کا
رنگ روپ اور عجائبات (۱۲) تندرستی اور
خوبصورتی کے ساتھ جلد کے تعلقات (۱۱) دلی
خیالات کا جلد پر اثر (۱۲) سردی - گرمی -
اور آب ہوا کا جلد پر اثر (۱۳) رنگت کا خراب
ہونا اوسکے اسباب اور علاج (۱۴) غذا جو
رنگت کو بگاڑتی ہے (۱۵) غذا جو رنگت کو عمدہ
بناتی ہے (۱۶) رنگ روغن کے متعلق عام
خبرداری (۱۷) رنگت کو خوبصورت بنانا اور
اوسکے متعلق کچھہ ظاہری بھید (۱۸) ابٹین
اور اوسکے نقصانات (۱۹) ناک کے امراض اور
اونکا علاج (۲۰) بالون کے امراض اور اونکا
علاج وغیرہ وغیرہ بہت سی مفید اور کارآمد
باتین درج ہونگی - اگر ہمارے ناظرین ان باتون پہ
عمل کرینگے تو لا انتہا فائدہ اوٹھاوینگے
اب ہم خوبصورتی پر طب کی رو سے بحث شروع
کرتے ہین -

حکما متقدمین کا قول ہے کہ قدرت نے انسان
کو دو چیزین سب سے اعلے درجہ کی عطا کین ہین
اول اعلے خیالات - دوسرے خوبصورتی یہہ دونو
عطیات دولت - اور لیاقت سے بھی زیادہ قیمت

کی نگاہ سے دیکھنے کے لایق ہین ہم فی الحال اعلے
خیالات پر بحث کرنا نہین چاہتے کیونکہ یہہ مسلہ ہی
دوسرا ہے اسوقت تو ہمارا مدعا خوبصورتی
پر بحث کرنیکا ہے -

خوبصورتی ایک ایسا وصف ہے کہ جو ہر ایک
ذی روح کو مرغوب ہے دنیا مین شاید کوئی کمبخت
ایسا ہوگا جو خوبصورتی کو ناپسند کرتا ہو ورنہ خوبصورتی
سبکو مرغوب ہے اور مرغوب کیون نہ ہو جبکہ ایشر
کی رچی ہوئے ہر ایک پدارتھ مین خوبصورتی جھلک
رہی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خوبصورتی کے
بنانے والا بھی ایشر ہی ہے پس ایشری رچنا کو
کون ناپسند کر سکتا ہے ہمارے دعوی کی صداقت
کو ثابت کرنے کے لئے ذرا موجودات عالم پر نگاہ ڈالی
مختلف قسم کے پرندون اور اونکے پرون کے رنگون
کو دیکھیے تتلیون کے چمکدار اور قسم قسم کے رنگدار
پرون کو ملاحظہ فرمائیے پھولون کے کیچھہ رنگ اور
صراحی دار گردن پر غور کیجیے پھولونکی نباتات
رنگ اور نزاکت کی سیر کیجیے غرضکہ پرماتما کی
بنائی ہوئی جس چیز پر آپ نگاہ ڈالینگے اوسمین
خوبصورتی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی پائینگے
بعض آدمی شاید یہہ خیال کرینگے کہ تندرستی
کے آگے خوبصورتی کیا چیز ہے لیکن اونکو یہہ
سوچنا چاہیے کہ تندرستی کے بغیر اصلی خوبصورتی
آ ہی نہین سکتی جس آدمی یا دیگر کسی مخلوق مین
خوبصورتی ہوگی اوسمین تندرستی بھی ضرور ہوگی

اس سے یہہ ظاہر ہوا کہ بغیر تندرستی کے
خوبصورتی نہین آسکتی مگر تندرستی بغیر خوبصورتی
کی بہی پائی جاتی ہے۔
جب ایک بچّہ پیدا ہوتا ہے جبکو قدرت کاملہ نے
رحم کے اندر طیار کیا ہے اوسکی اوس وقت کی خوبصورتی
کو نگاہ غور سے ملاحظہ فرمائیگا تو نہایت پاکیزہ اور
اول درجہ کی معلوم ہوگی جوں جوں انسان بڑا ہوتا
جاتا ہے توں توں بناوٹی خوبصورتی کو کام مین
لاتا ہے جو اصلی کو بہی بگاڑ دیتی ہے اس لئے
جو انسان قانون قدرت کی پوری پوری پیروی
کرتا ہے تو وہ اول درجہ کا خوبصورت بن سکتا ہے۔
دنیاوی کامون مین خوبصورتی بڑے کام کی چیز
ہے ایک خوبصورت چہرہ کشش کی شکتی رکہتا
ہے خاصکر عورتون کی تو یہی ایک جیتی جاگتی
اور اصلی جایداد ہے خوبصورتی کی کشش نے
بے رحم اور سنگ دلون کو اپنا غلام بنالیا ہے
سچ پوچہئے تو خوبصورتی کی ہی دنیا پر بادشاہت
ہے بلکہ یہہ بادشاہون پر حکومت کرتی ہے سیکڑون
شاہنشاہون کی تقدیر کا فیصلہ اس خوبصورتی
نے کر دیا غرضنکہ خوبصورتی ہی بہت بڑی طاقت ہے
بشرطیکہ ایشور پرماتما کی عطا کی ہوئی پوری پوری
خوبصورتی موجود ہو۔ (باقی آئندہ)

مفید اور کار آمد باتین

(حفاظت لکڑی) لکڑی بڑی بڑی عالیشان
مکانون مین لگائی جاتی ہے مثلاً شہتیر یا کڑیان
یا کواڑ چوکہٹ وغیرہ کے کامون مین آتی ہے یا دیگر
ہزار ہا مختلف اشیا ر انسانی استعمال کے لئے
لکڑی سے طیار ہوتی ہے اگر اسکی کچہہ پرواہ
نہ کیجاوے یا احتیاط کو کام مین نہ لایا جاوے
تو لکڑی بہت جلد گل سڑ کر خراب ہو جاتی ہے
اوسکو گہن یا دیگر قسم کے چہوٹے چہوٹے کیڑے
کہا جاتے ہین اور لکڑی کو بالکل بوسیدہ اور
خراب کر دیتے ہین لیس آجکل کے ماہران علم
کیمیا نے بہت سے نسخے ایجاد کئے ہین جنکے استعمال
سے لکڑی ہزارون سال تک خراب نہین ہونے
پاتی یہہ ثابت ہو گیا ہے کہ لکڑی کو خراب اور بوسیدہ
کرنے والی سب سے بڑھکر دو چیزین ہین ایک
تو مرطوبیت دوسرے کیڑے اگر ان دونون کا
انتظام اور روکاوٹ ہو جاوے تو لکڑی کی عمر بہت
بڑی ہو جاتی ہے ہم آپکو ایک نہایت ہی عمدہ
اور آسان ترکیب بتلاتے ہین جسکو کل یورپ نے
بہت ہی پسند کیا ہے اور یورپ والے آجکل
اسی ترکیب کو کام مین لاتے ہین اور واقعی بہت
ہی اعلےٰ درجہ کی ترکیب ہے (ترکیب)
پہلے لکڑی کو خوب خشک کر لینا چاہئیے اوسمین
نمی مطلق نہ رہے ولایت والے تو لکڑی کو
گرم تنورون مین خشک کرتے ہین لیکن ہمارے
ملک مین سورج دیوتا تنورون سے عمدہ کام
دیتے ہین اس لئے لکڑی کو دہوپ مین خوب

سکھا لینا چاہیے اسکے بعد ایک حصہ رسکپور
کو ۱۰۰ حصہ پانی مین حل کرکے برش سے لکڑی
کے اوپر پھیر دینا چاہیے جب یہہ خشک ہو جاوے
تو گندے بروزے کو پگھلا کر اسکی بہت ہلکی
تہہ برش سے لکڑی کے اوپر دیکر خشک کر لو
یہہ ایک ہلکا روغن لکڑی کے اوپر ہو جاویگا۔
بس اب لکڑی کو جس کام مین چاہیے لگائے
ہزارون برس تک مرطوبیت اور گھن اندر
نہین گھسنے پاویگا۔ تشریح اسکی اسطرح پر
کی گئی ہے کہ رسکپور ہر قسم کے کیڑون کے
لئے زہر قاتل ہے اور گندہ بروزہ مرطوب ہوا کو
اندر نہین گھسنے دیتا بس لکڑی ہمیشہ کے
لئے محفوظ ہو جاتی ہے۔

مہرشی پاتنجل کرت یوگ درشن کا

اردو ترجمہ

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ ہند ہو جلد ۵ نمبر ۱۰ کا صفحہ ۲۴۱)

वृत्तिसा रूप्य मितरत्र।४।

(دیدارکتھ) نردووا وستہا کے اتی رکت اور
وشا و ہین آتما برتی کے روپ کو دھارن کرلیتا ہے۔
(تشریح) مطلب یہہ ہے کہ جب تک چت کی
حالت نرید بلکہ سمادھی تک نہین پہونچتی تب تک
چت مین نانا پرکار کی برتیان اوٹھتی رہتی ہین
اور آتما اونہین برتیون کے روپ کو گرہن کرلیتا ہے
یعنے جب تک ولمبن سے خیالات کا سلسلہ منقطع
نہین ہوتا تب تک آتما پر اون خیالات کا اثر
پڑتا رہتا ہے جیسے خیالات ہوتے ہین ویساہی
آتما کا روپ ہوتا ہے۔ پریوجن ہے کہ برتیون
کے روپ بہاؤ کے سمان پرش اپنے کو مانتا
ہے کہ مین شانت ہون مین دوکھی ہون مین
موڑہ انہوا چتر ہون پرنتو یہہ کیول بھرم ہے
سبھاؤ سے آتما چتت نہین ہے جس طرح
شیشے کے پاس رنگ دار پھول رکھنے سے
یدپی شیشہ لال دیکھنے لگتا ہے پرنتو واستو
مین کنچ لال نہین ہے کنچ کی سفیدی کہین
چلی نہین گئی جب اوسکے پاس سے پھول
اوٹھا لیا جاتا ہے رنگت بھی دور ہو جاتی ہے
اسی طرح آتما کو آئینہ من اور برتیون کو رنگدار
پھول سمجھ لینا چاہیے جیسی برتیان ہوتی ہین
ویساہی آتما کا سروپ ہوتا جاتا ہے جب
چت کی برتیان یوگ کے بل سے ہٹادی جاتی
ہین تب کیول آتما شدہ پوتر اپنے اصلی روپ
مین رہتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ من کو
نردووا وستہا تک پہونچنے اور آتما کے مکت
ہونے مین برتیان ہی بادہا ڈالتی ہین۔

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگارون کی رائے کا ذمہ دار نہین ہے

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ ہند ہو جلد ۵ نمبر ۱۱ صفحہ ۲۶۲)

ناظرین۔ اب تحریر بالا سے بخوبی سمجھہ جائینگے
کہ یہہ انکو کبھی کارروائی نقصان پہونچانے والے
آریہ سماج کے ہی یا نہین۔ جب سے جہانسی
آریہ سماج قایم ہوا ہے ویدوکت دہرم کے عالمگیر
اصولون نے بندیل کہنڈ کی ہر جگہہ مین اپنا
ظہور کچھہ نہ کچھہ ضرور دکہایا ہے کیونکہ اِس
علاقہ مین صرف ایک جہانسی ہی آریہ سماج ہے
اور لوگ آجتک سماج کے اُپدیشون سے مستفید
ہونے کی آرزو کرتی ہین لیکن اسمین کلام نہین
کہ تہوڑے عرصے سے اس سماج کے چند صاحبان
موجودہ کی بدولت حالت سماج بالکل دگرگون ہوگئی
اور متلاشی لوگون کے دلونمین وہ امید کوسون
دور ہوگئی۔ دہرم کی وہ پیاس جو مہارشی سوامی
دیانند سرسوتی جی کے اُپدیشون سے بجھہ سکتی ہے
جو نہ بجھہ سکے بلکہ ان لوگون کو ان حرکتون نے پژمردہ کردیا
ہاے۔ جس آریہ سماج مندر مین ویدوکت دہرم
کا اوپدیش ہوا کرتا تہا وہان اب ایک پارچہ دیسی
کی دوکان کہولی گئی ہے جہان پہ وید آدی ست
شاستر وغیرہ کی پستکین الماری مین رکھی رہتی
تہین اوسجگہہ مین شکہدل اور دیسی پارچہ کی
الماریان رکھی ہین۔ جس سماج مین ۱۵ روزہ
یا ماہواری انترنگ سبہا ہوتی تہین [illegible] گفتار
کی صلاح اور حقہ بازی ہوتی ہے۔ جس جگہہ
ہفتہ وار ہر اتوار کو بوقت شام ایشور بہگتی کے
بہجن اور ویدون کا پاٹھ [illegible] ہر کاشی کی
کتہا پڑہی جاتی تہی وہان اب درزی وغیرہ کا
حساب اور لین دین کا فکر ہوتا ہے۔ [illegible]
جس سماج نے اپنی کوشش و جانفشانی سے
تمام بندیل کہنڈ مین دہرم سمبندہی ویدوکت
دہرم کا جہنڈا اکہڑا کیا تہا اور ہر قوم اور ہر ملت کے
لوگ سادہو سنیاسیون اور اور اپدیشکون
وغیرہ اور اُتسب وغیرہ پر دہرم اوپدیش مین
دور دور سے آکر شامل ہوتے تہے وہ اب سماج
کے نام سے حضرت لوگون کی حرکتون سے نفرت
کرتے ہین۔ کیا یہہ کسی سے پوشیدہ ہے
کہ "اہنسا پرمو دہرما" آریہ سماج کے خیالات کا
پہلا مرکز ہے لیکن جب سے پنڈت شنکر دیال
اوپدیشک آریہ پرتی ندہی سبہا ممالک مغربی
وشمالی واودہ سے اس جہانسی آریہ سماج مین
"بکرا مرواوین گے" علانیہ کہا گیا ہے۔ (جسکا
مفصل حال آریہ پتر کالاہور مطبوعہ یکم جون ۱۹۰۱ء
مین درج ہے) جب سے کوئی اوپدیشک
اسطرف نہین آتا اور نہ کوئی سادہو سنیاسی
مگر ایک سری سوامی آتمانند سرستی جی مہاراج
یہان آئے تہے لیکن عرصہ تک یہان مقیم رہے
اونکا ایک اوپدیش تک نہین ہوا لاچار ہوکر
چلے گئے۔ جب یہہ حال آریہ سماج جہانسی
کا ہے تو لوگ کیون نہ شاکی ہون اور کیون
نہ کہین کہ اب آریہ سماج نہین ہے بلکہ
ایک پارچہ کی دوکان ہے۔

ناظرین - خود غرضون اور خود مطلبیون نے
آریہ سماج کے نام کو بٹا لگا رکھا ہے - اور جو
کوئی ذرا بھی چون وچرا کرتا ہے تو بیہودہ گفتگو
سے خبر لیجاتی ہے اور فحش گالی تک دینے سے
انکار نہین - اور دل دو کھانے کو - برا بھلا کہنے
کو طیار ہو جاتے ہین - کہ پہلی ستیارتھ پرکاش
مین سرادہ وغیرہ کو جائیز قرار دیا تھا پھر دوسرے
مین بدل دیا اگر زندہ رہتے اُن مسئلون کو
جنپر لوگ آتے ہین ضرور بدل دیتے - بجاے
ستیارتھ پرکاش اور سری سوامی دیانند
سرستی جی مہاراج کے اور پیغمبرون اور
دیگر ملک کے ریفارمرون کا تذکرہ رہتا ہے جیسا
کہ پنجاب کے دوسرے فریق والے اپنے لکچرون
مین ظاہر کیا کرتے ہین -

ان حرکتون اور حالتون کو دیکھکر بابو گردھاری لعل
صاحب اکونٹنٹ ریلوے جہانسی جو آریہ
سماج مین ۱۸۸۷ع سے ہین اور اوپدیشک وڈرہ
آریہ ہین اور سماج جہانسی کے خزانچی تھے
استعفا دیدیا - بابو کندن لعل صاحب ڈپٹی
داروغہ جنگلات حال مقیم جہانسی ممبر انترنگ
سبھا نے بھی استعفا دیدیا - وہان سماج
ہی نہین ہوتا استعفا دیا جاوے اور نہ دیا
جاوے سب برابر ہے -

ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہین اور پریذیڈنٹ
صاحب آریہ ہیتکاری مذہبی سبھا ممالک مغربی
وشمالی و اودہ و سکرٹری صاحب بابو بہادر کو
وخاصکر پریسیڈنٹ آریہ سماج جہانسی سے
عرض پرداز ہین کہ کیا آپ کی خاموشی سماج
کو نقصان پہونچانے والی نہ ہوگی - کیا آپ
نے بھی اصل سماج کو اون ہی صاحبان کے
ہاتھ مین دیدیا ہے - امید کہ اسپر توجہ ہوگی

راقم
پیارے موہن کھتری - جہانسی

متر وہ مہاشے اڈیٹر اخبار آریہ ہند ہو میرٹھ -
نمستے - کرپا کر کے مضمون ذیل کو اخبار گوہر بار
کے کسی گوشہ مین جگہہ دیکر مشکور فرمایئے
یہان پہلی ستمبر مین آریہ سماج وعیسائی صاحبان
سے چھہ روز تک مباحثہ ہوتا رہا یہہ مباحثہ ۲۲
ستمبر ۱۸۹۰ع سے منعقد ہوا تھا اور ۲۷ ستمبر
سنہ الیہ کو باحسن ہوکر ختم ہوگیا اس مباحثہ
مبحوثہ ہر روز ساڑھی پانچ بجے شام سے
۱۰ بجے شب تک ہوا کرتا تھا حاضرین جلسہ کی
تعداد ۱۵۰۰ سو کے قریب ہوجاتی تھی عیسائی
صاحبان کی جانب سے پادری جوالا سنگھ
صاحب وعیسائی برہمانند جی و مسٹر رزنیل
صاحب و مسٹر پی یم واسن صاحب اور
آریہ سماج کی جانب سے سری سوامی درشنانند
سرستی جی و پنڈت خند گشو ... ماسٹر ... شت
منصدی لال شرما و بابو گردھاری لال صاحب
بیان ہیرہ سے چار چار اصحاب مقرر تھے آریہ

سماج کی جانب سے تین سوال پیش ہوئے اول مسئلہ تثلیث پھر دوسرا ابن اللہ مسیح کسطرح ہیں۔ تیسرے مسئلہ کفارہ پر اعتراضات ہوئے جسکے جوابات عیسائی صاحبان نے تین روز میں اپنی دانست میں بڑی تقاریر اور لفاظی کے ساتھہ ادا کرنیکی کوشش کی مگر جب ان مسایل کی آجتک بڑے بڑے پادری صاحبان نے شافی جوابات دینے میں ناقابلیت کا اظہار کیا ہے تو ہمارے ناظرین اخبار خیال فرما سکتے ہیں کہ یہ حضرات اور کیا زیادہ اطمینان بخش جواب دے سکتے ہیں آریہ سماج پر عیسائی صاحبان کی جانب سے تین روز میں تین سوال پیش ہوئے اول روح اور مادہ کی پرمیشر ہی ہونے کی دلیل طلب دوسرے روز روح اور مادہ کی قدامت اور پرماتما روپ سے سرشٹی کیسے انادی ہے تیسرے روز مسئلہ تناسخ اواگون پر۔ اس ہر سہ مسائل کے جوابات جو کچھہ آریہ سماج کی جانب سے بدلایل ساطعہ و براہین قاطعہ دی گئی اوسکو تمام حاضرین جلسہ خوب جانتے ہیں ہم یہاں کچھہ اپنے منہ سے کہہ کر میاں مٹھو بننا نہیں چاہتے آخرکار اس جلسہ کے پادری صاحبان کی جانب سے ختم ہونیکی استدعا کی گئی ہمکو اس بات کا افسوس ہے کہ قبل از وقت پادری صاحبان نے جلدی کی دوسری بات یہ ہے کہ تحریری مباحثہ سے گریز کیا۔ ورنہ دونون جانب کی مفصل تقریرین دیکھکر سامعین جلسہ کی طرح ناظرین اخبار کو بھی پورا پورا لطف آجاتا۔ ہم اس موقع پر اپنے حاکم ضلع کی عنایات حاکمانہ کے مشکور ہین جنکی خوش انتظامی سے یہ جلسہ بخیر و خوبی انجام کو پہونچا۔ فقط

آپکا نیاز مند ہر سہائے سنگہ نایب سکرٹری آریہ سماج پیلی بھیت

شریمان مہاشہ جی۔ نمستے عرض یہہ ہے کہ جو سوال منشی جمنا پرشاد از مقام جالندھر سکرٹری آریہ سماج جالندھر نے آریہ ہند ہو جلد ۵ نمبر ۱۱ یعنی بابت ماہ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء مین تحریر کیا تہا اور اسکا جواب طلب کیا ہے لہذا اسکا جواب تحریر کرکے روانہ خدمت شریف مین کرتا ہون کرپا کرکے جواب کو اپنے اخبار گوہربار مین جگہہ دیکر ممنون فرمائیگا۔

سوال

جبکہ بناسپتی مین جیو پایا گیا ہے تو درخت اور چھوٹے چھوٹے پودھون کے کاٹنے مین اور کھودنے مین ہنسا پاپ لگتا ہے یا نہین اگر ہنسا پاپ نہین ہوتا تو اسکی کیا وجہ ہے اگر درختون کے کاٹنے مین ہنسا پاپ ہوتا ہے تو بمقابلے گوشت خوار قومون کے ہم اہنسک کب ہو سکتے ہین۔

جواب ۔ ہنسا پاپ نہین ہوتا ہے کیونکہ

نباتات اور حیوانات مین بہت بڑا فرق یہ ہے
کہ حیوانات (چر) چیتن (متحرک) یعنی چلپہر سکتے
ہین اور نباتات (اچر) (جڑ) غیر متحرک (یعنی
چل پہر نہین سکتے اور کل دُنیا کے مخلوقات کے
جیوون کی پیدایش بہی دو طرح پر ہے اول
(آبی) یعنی نباتات جنکی پیدایش پانی ہی سے
ہے اور دوسرے (پیشانی) یعنی حیوانات جو
رج بیرج کے ملنے سے پیدا ہوتے ہین اور
پرماتما نے نباتات کو حیوانات کے کھانے پینے
اور کام مین لانے کے لئے بنایا ہے اسواسطے
نباتات کے کھانے پینے اور کام مین لانے سے
ہنسا پاپ نہین ہوتا دیکھو منو سمرتی ادھیائے
۵ اشلوک ۴۴ مین لکھا ہے -

या वेद विहिता हिंसा निय
ता स्मिंश्च राचरे ॥ अहिं
सा मेव तां विद्याद्वेदाद्ध मौ
लिबै भौ ॥ मनु० ५ आ ४४

اور نباتات کے نہ کاٹنے اور نہ کہودنے سے دُنیا
کے کل کاروبار و حیوانات کی زندگی کا ہونا غیر
ممکن ہے کیونکہ حیوانات کی زندگی نباتات ہی پر
منحصر ہے۔ دوہا

वृक्ष फलै न आपको नदी
न अचवै नीर

اور پہر دیکھو منو مہاراج نے کہا ہے

नर जीवो के लिये अचर

لہذا کمترین کی ایک چہوٹی سی بدہی کے لائق
جیسا کچھ سمجھہ مین آیا ویسا آپ کی خدمت مین
تحریر کرتا ہون -

فدوی سالگرام ولد شیو پرشاد باشندہ
دیش آریہ سماج محمدی ساکنمو ضلع دلاور پور
تحصیل مہگپنہ ڈاکخانہ محمدی ضلع کہیری

جناب ایڈیٹر صاحب - نمستے - اگر یہ مضمون آپ کے
ملاحظہ سے گذر کر قبولیت اندراج آپ کے آریہ
پتر مین پا جاوے تو عین عنایت ہوگی -

دھرم سبھاؤ

زمانہ موجودہ کے اپنے آریون کے دہرم سبھاؤ کا
مقابلہ جب گذشتہ زمانہ سے کرتے ہین تو اُس
مین تہوڑی ہی بلکہ زمین آسمان کا فرق نظر آتا
ہے یہ بہارت کے بہاری بہاگیہ دوش کا کارن
ہے کہ آریون کے دہرم اتہاس کی مریادا نہایت
افسوسناک بلکہ تحت الثریٰ تک پہونچی ہوئی پائی
جاتی ہے - پرنتو ان سے کے انیک مہاپرشون
نے اپنے پراچین اور سروتم وید دھرم کو ترک کر
دیگر مذہبوی دھرم کو اپنے لوک پرلوک کے بہبود
اور فلاح کا ذریعہ خیال کر کے اُس کے انویائی
اور آپا سک بن گئے افسوس ہا! اس دُکھیا
بہارت کے پہوٹے کپال مین نہ جانے کیا بدا ہے
کہ موجودہ وقت کی نئی روشنی کو پاتے ہوئے
بہی اپنے کو بیدار نہین کرتے بلکہ خواب خرگوش

میں پڑے ہوئے خود اور اپنے ہمعبند ضیونکو
افسوسناک اور ناقابل ذکر ذلیل باتوں کی
طرف دل وجان سے متوجہ کیے ہوئے ہیں
اور اُن کو دھرم اور موکش کا سادھن مانتے ہیں
وام مارگ، رادھا سوامی اور چھیبروں پنت
اسوقت کے گمراہ اور شرمناک دھرم کے ادنیٰ
نمونہ ہیں ایسے نازک وقت میں جبکہ من گھڑت
اور فرضی انیک دھرم کی گھنگھور اور طوفانی
سیاہ گھٹا نے پھیلکر عالم کو تیرہ و تار کر دیا
تھا اور جبکہ ناستکتا اور تعصب کی گھور آتش
فشانی آریوں کے دھرم زندگی کو مٹی میں
ملانیوالی تھی یکایک سچدانند بھگوان کی مہان
کرپا سے سوامی مہرشی دیانند کی پاک روح
نے ظہور کرکے آفات مذکورۂ بالا کے لیئے تیز ہوا
بارش اور روشنی کا کام دیا اور بھارت
کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو سہارا دیا۔

ایک بار آنکھ موند کر سوچیئے تو سہی اُس پُرزور
روح نے بھارت کی مردہ حالت کو مسیحا سے
بڑھکر کام کر دکھایا اور آریہ قوم کی عزت کو آسمان
پر چڑھا دیا۔ آپ کے سوابھاوک دھرم سبھاو
اور ودیش ہتیشتا کو سمرن کرتے ہوئے جب
دشٹوں کا سلوک ایسی پوتر زندگی کے
ساتھ یاد آتا ہے تو چیت میں چوٹ سی لگتی
ہے دھن مہرشی سوامی دیانند اور دھن تمہارا
دھرم سبھاؤ!

تواریخ سے اس بات کی سچی شہادت ملتی ہے
کہ اس پوتر اور سرووتم بھارت بھوم میں انیک
دھارمک زندگیوں نے جنم لیا اور اپنے سچرتر
سے ابتک یش روپ سے استھت ہیں اور
دنیا کے انت کال تک استھت رہینگے جن پُرشوں
نے دھرم کو اس جگت میں انمولیہ اور اپنی عزیز
زندگی کا ماحصل سمجھا ہے اُسی کا جیون سچمچ
اور سچ شنشینی ہے دیکھیئے مہاتما بدھ شری رامچندر
اور مہاراج رامچندر آدکا نام کس عزت اور تعظیم
کے ساتھ ابتک آریہ ماتر کی زبان اور دل پر
کالنقش فی الحجر ہے جن لوگوں نے اپنی عزیز زندگی
کو دنیاوی جھوٹی عزت و مرتبہ اور خواہشات
نفسانی کے پورا کرنے میں صرف کر دی وہ لوگ
اشانتی کے بحر میں غوطہ لیتے ہوئے دست حسرت
ملتے ہوئے اس دنیا سے اٹھ گئے اور اپنا کوئی
نشان یادگار دنیا میں ایسا نہ چھوڑا جو ان
کے پس ماندگان اور اہل ملک کو نیک بنانے
اور اخلاقی جیوت پیدا کرنے واسطے اُستاد کا
کام دیتا۔ ہم کو موجودہ گورنمنٹ نے راج پرج
میں بہت کچھ کرنے کا موقعہ دیا ہے ہم اپنی پہلی
اور اب کی حالت زار پر افسوس کرکے اپنے کو
کچھ سے کچھ بنا سکتے ہیں کیونکہ اگر پراتہ کال کا
بھولا ہوا سایں کال تک گھر کا نے آجاوے تو
اُس کو بھولا نہیں کہنا چاہیئے۔ افسوس
صد افسوس زیادہ کہتے اور سوچتے ہوئے

آنسو ٹپکتے ہیں کہ جن کے پتا مہرشی کہلاتے تھے انہیں کی سنتان بھچیا کے بابا کہلاتے ہیں۔

مہاراج کبیر یادت کی لائف کی یہہ بات نہایت ہی قابل قدر ہے کہ وہ اپنے ہی ہاتھ سے چھپیر اندری سے پانی کا توشہ بھر لانا اور چٹائی پر بیٹھن کرنا ایسے مہاراج کی پونتر روح میں وہ اصول عالمگیر موجود تھا جسکو ادائیگی فرض یا کرتویہ پالن کہہ سکتے ہیں۔

مہاراجہ رام چندر نے باوجود پُر زور سفارش مہرشی بالمیک کے اپنی ستی ساوتری سیتا کو پھر سے گرہن نہیں کیا کیونکہ وہ رعایا کی منشا کے خلاف کرنا دہرم کی نافرمانی سمجھتے تھے ہم کو ایسے مہاپرشون کے چرتر ہدایت کر رہے ہیں کہ یدی بیچا سُکھ اور شانتی لابھہ کرنا ہو یدی لوک پرلوک کا بھنڈار پھل پانے کی اچھیا ہو تو اپنے من چت کو استھر کرکے دھرم درڑھ ہو۔ اوم شم

راقم۔ سورج پرشاد سکنڈ ماسٹر ٹون کماسن ضلع باندا۔

جناب ایڈیٹر صاحب آریہ ہند ہوجی نمستے کرپا کرکے آپ اپنے اخبار گوہر بار کے ایک گوشہ مین مندرجہ ذیل کو جگہہ دیکر مجہکو ممنون و مشکور فرمائیگا۔

کنیا کی ضرورت

چہوٹے سنگھ ملازم میونسپلٹی قوم گوڑ برہمن ساکن بلاور ضلع بجنور ایک ایسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے جو کہ ۱۲ سال کی عمر مین بدہوا ہوگئی ہو اور اسوقت اسکی عمر ۱۶ یا ۱۸ سال کی ہو قوم کی گوڑ برہمن ہو۔ مسمی مذکور کی عمر ۲۶ سال کی ہے۔ پہلی بیوی کو عرصہ ۲ سال کا گذرا انتقال ہوگیا ہے کوئی اولاد نہین ہے۔ جو کچہ خط و کتابت کرنا ہو مجہسے کیجائے آپکا سیوک۔

راقم روپ کشور شرما خلف پنڈت چتر بھوج صاحب

دفتر آریہ سماج ہوشیارپور

ڈیر ایڈیٹر آریہ ہند ہوشیارپور نمستے۔ کرپا کرکے اپنے قیمتی رسالہ مین پرکاشت کرین۔

۱۹۰۲ء کو آریہ سماج ہوشیارپور کا جلسہ بتاریخ ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ نومبر ہوگا۔ کرپا کرکے دیگر آریہ سماجین یہ تواریخ مقرر نفرماوین۔ نگر کرتن ۱۶ نومبر ۱۹۰۲ء کو ہوگا۔

آپکا داس گوپال سہائے

ریویو

مرتک شرادھ پریکشا نامی ایک اردو کا ٹریکٹ ہمارے پاس ریویو کے لئے آیا ہے اسمین ۱۶ صفحہ کے ٹریکٹ کے مصنف صاحب دیال [illegible]

ہین اور آرین ڈیبیٹنگ کلب امرتسر نے چہپوا کر مفت تقسیم کیا ہے جو صاحب چاہین کلب مذکورہ بالا سے طلب کر سکتے ہین اِس کتاب مین مرتک شرادہ کا کہنڈن بڑی عمدگی کے ساتھہ کیا گیا ہے دلایل عقلی و نقلی سے ثابت کر دیا ہے کہ مرتک شرادہ بالکل لغو ہے اور خراب نتایج پیدا کرنے والی رسم واقعی یہہ چہوٹی سی کتاب دیکہنے کے قابل ہے ضرور سب کو دیکہنی چاہیئے۔

اطلاع

جو صاحب آریہ ہند ہو کی قیمت واجب الادا ماہ نومبر کے آخیر تک نہ بہیجین گے اون کے نام اخبار بابت ماہ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء قیمت طلب بہیجا جاویگا جن صاحبون کو کچہہ عذر ہو وہ بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لین تا کہ بعد مین شکایت کا موقع نہ رہے۔

منیجر آریہ ہند ہو

عام خبرین

سہارنپور مین ایک درباری نے ۳۰ ہزار روپیہ قرض لیا کہ دربار دہلی مین شریک ہو۔ عزت بیرونی اوسوقت اچہی ہے جب اندرونی خوشحالی ہو۔

لنڈن مین عظیم الشان گرجا سینٹ پال کی عمارت مرمت طلب سمجہی گئی ہے اسپر ۳۰ لاکہ روپیہ خرچ ہوگا۔ افسوس ہمارے آریہ بہائیون پر کہ جس جگہہ سماج قایم ہو وہان اونکا مندر تک نہو۔

زار روس ان دنون ملکی اخبارات کو بغور دیکہتے ہین کہ ناراضی رعایا کا راز معلوم کرین اُن کا ارادہ طریق حکومت مین بہاری اصلاح کرنیکا ہے۔ دہن ہے بادشاہ کو ہمیشہ اپنی رعایا کی بہبودی کا خیال رکہنا چاہیئے تا کہ سلطنت کی جڑ مستحکم ہو۔

امریکہ مین دودہہ کی سفوف کی طرح شراب کے قرص ایجاد کئے گئے ہین جو ہر شراب ہوگا کچھ ہندوستانی تہوڑے ہی ہین جو غپ شپ مین دن گذارین۔

مسٹر کارنیگی نے مسٹر جان مارلی کو لارڈ ایکٹن کا کتب خانہ خرید دیا ایک لاکہہ روپیہ قیمتی کی کتابین ہین اور مکان جو اِن کے رکہنے کے لئے بنایا جائیگا قریب تین لاکہہ روپیہ خرچ ہوگا۔ کمال فیاضی

دربار دہلی میں فوج کے سپاہی اپنے اپنے
کرتب دکھاینگے۔ جیتنے والوں کو انعام
ملیگا اسکے لیئے پانسو ساٹھ روپیہ منظور ہوا ہے
ناروے کے ایک باشندہ نے ایسی کل
ایجاد کی ہے جو پندرہ ہزار سے بیس ہزار تک
روزانہ ٹین کے بکس بنائیگی۔
ایران کے مغربی قصبہ میں سفید رنگ کا
ایک بلند قد اونٹ ہوتا ہے جسکے لوگ پرستش
کرتے ہیں۔ عدالت راؤ صاحب جوگندر نراین
رائے نے اپنے ضلع میں کنوئیں بنوانے کو
ایک لاکھ روپیہ دیا۔ آفرین نیک کام ہے
امریکن ہیرا کسی لیٹن ۹۶ فٹ سکنڈ میں
۱۵۰ گز تیر گیا ہے اتنا کسی نے کبھی نہیں کیا۔
ہمت مردان مدد خدا۔
لندن میں مسٹر چیمبرلین و مسٹر بالفور نے
صاف کہدیا کہ مسودہ تعلیم ضرور پاس ہوگا
جسکا منشا یہ ہے کہ تعلیم کو پادریوں کی ماتحت
کریں گو عام رائے اسکے برخلاف ہے بہت
متصل یاکوہامہ جاپان کا ایک بحری ضلع
طوفان سے بہہ گیا بیشمار مکان تباہ ہوئے
بہت پانسو آدمی و نیز ایک جنگی جہاز ریتی پر چڑھ گیا
قہر خدا۔
مسٹر ول راجہ چنار راسی کے مقام بلاری
میں نظر بند رہینگے۔ اعمال خود کردہ را چارہ نیست
مسٹر ہیم بجیں مشہور رقاصہ جنوبی امریکہ کو گئی ہے

سوا دو لاکھ روپیہ ایک ہفتہ کی اجرت قرار پائی ہے
کسب کمال کن کہ عزیز جہان شوی۔
ڈاکٹر کوچ نے مچھروں کو مارکر جزائر واقعہ اسٹریلیا
سے ملیریا بخار بالکل دور کردیا۔ تیزی عقل
شہر انبالہ میں طاعون کی شدت ہے
ایشر رحم کر سب جگہہ ہی قہر خدا نازل ہے [illegible]
فعل بد سے باز آؤ۔
ضلع فارس میں اسکے موتی بافراط پیدا
ہوئے ۴۴ لاکھ کے بمبئی میں لائے گئے۔
غواصونکی قسمت اور پرماتما کا فضل
لندن میں ایک غبارہ باز کو مہلک حادثہ پیش
آیا پیرس میں تماشا کیا گھوم گھوم کر اوترنا چاہتا
تھا کہ فولادی تار ٹوٹ گئے دھم سے نیچے آپڑا
بلندی ۳۵ فٹ تھی معہ ماس کام آیا۔ ہان
بازی کا کھیل تو ہی ہے۔
کلکتہ میں انگریز لوگ مردہ جلانے کے قایل
ہوتی جاتی ہیں سچائی کی ہمیشہ جے ہوتی ہے
آریہ رشیون نے بڑی تحقیقات سے معہ خوشبودار
اشیاء انسان کے جسم کو جلانا جو تجویز کیا ہے
فائدہ مند ہے کہ ہوا صاف وشدہ رہے اور
تمام جیون کو آسایش پہونچی ورنہ گاڑنے سے
رہتی کے مسامات میں بدبو ہوکر ہائی کار کینگی
وبا وغیرہ کو منتشر ہوتی ہے۔
چکاگو میں بوجہ قلت لکڑی اشخاص بھی
فرشونکو اوکھاڑ کر جلا رہے ہیں۔

سماجک خبریں

لالہ رلارام صاحب بجواڑیہ سکریٹری تحریر کرتے ہیں
یہاں منڈوں میں پنچایت ہو کر بعد مباحثہ
کے یہہ طے پایا کہ مرتک شرادہ کا کوئی پرمان ویدوں
میں نہیں ہے اسلیئے یہہ ستیہ نہیں مانی جاسکتی ہے
اسکے بانی مبانی محض پیٹ پوجک ہیں لہذا یقین ہے
کہ آئندہ وہاں شرادہ کرم بالکل نہونگے۔

گوہاٹی آریہ سماج کی فہرست چندہ کی کل میزان
بارہ سو روپیہ تک پہونچ چکی ہے سردار جگت سنگھ
صاحب بھی اس مطلب کیلئے آسام تک جاوینگے
امید اس جگہہ سے غالباً ڈیڑہ ہزار روپیہ کی
رقم جمع ہوسکیگی۔

بہتونہ ضلع بجنور میں موقعہ رام نومی پر آریہ
سماج چاندپور کی طرف سے بڑی دہوم دہام کے
ساتہہ ویدک پرچار ہوا حاضری یومیہ قریب
دو ہزار کے ہوتی رہی ہندو دہرم سبہا کی طرف سے
بڑی کوشش سماج کو ڈیرہ وغیرہ اوکہاڑنے
کی کیگئی یہانتک کہ ایک شخص موہن نے
عرضی کلکٹر صاحب کے پاس بدیں مضمون دی
کہ یہاں سماج والوں کو لیکچر کی امتناع کردی جاوے
لیکن ناکام رہے اور سب لوگوں نے ویدک
دہرم پرچار سے لابہہ حاصل کیا اور بہت آنند
رہا اثر اچھا پڑا۔

یتیم خانہ فیروزپور کے لئے ۱۔ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء

سے ۱۳۱۷ اگست سنہ ۱۹۰۲ء تک مبلغ ۸۵۱
روپیہ ۱۲ آنہ دان عطا ہوا مفصل فہرست لشٹ
گنجائش پر درج ہوگی۔

شملہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۷ و ۲۸ ماہ
ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء کو بڑی دہوم دہام سے ہوا لوگ نہایت
خوش ہوئے لالہ لاجپت رائے صاحب کے
موثر اپیل پر مبلغ ۱۲۰۰ روپیہ نقد اور نیز ۶۴۳
روپیہ کا وعدہ ہوا دہن ہے۔

لالہ شیو چرن لعل صاحب اسسٹنٹ سکریٹری
آریہ سماج رام پور کی کوشش سے ایک نیا سماج
موضع بک ببڑا ضلع مراد آباد میں قایم ہوا۔

مہاشے گرپرسنگہ رئیس اعظم و زمیندار
ضلع ایٹہ نے بعد مباحثہ بسیار و رفع شکوک
ممبری آریہ سماج کی قبول فرمائی اور اپنی گزشتہ
حالت پر کمال افسوس اظہار فرمایا اور عادات
ناقصہ کی اصلاح فرمانے کا وعدہ کیا اور حقہ
نوشی او سوفتہ سے ایکلخت ترک کردی۔

آریہ سماج سنبہل نے ایک نئی سنسکرت
پاٹھ شالا افتتاح فرمائی۔ مبارک ہو ایشور
ترقی کرے اونکے ارادوں میں۔

کرنال آریہ سماج کا دسواں سالانہ جلسہ
بتاریخ ۱۵-۱۶ و ۱۷ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء کو قرار پایا ہے
یقین ہے کہ سب سماجوں سے اپدیشک
و مہاشے تشریف لاکر جلسہ کو رونق بخشینگے

برنالہ ضلع پٹیالہ کا اول سالانہ جلسہ بتاریخ

لوکل

آریہ کنیا پاٹھ شالا اور استری سماج میرٹھ شمولی طور پر اچھی چل رہی ہے ہیڈ کنیا مہین بھی آنند پربت مہیں جوالا دیوی جی کو اب آرام ہے کمزوری بہت ہے یقین ہے دس بیس روز میں بخوبی صحت ہو جاویگی۔

ہم شریمان گنیشی لال صاحب پٹواری آریہ سماج چندوسی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنی پتری کے بواہ سنسکار میں مبلغ عہ کنیا پاٹھشالا کو دان دیکر اپنا آریہ اور ریدہ ہونیکا ثبوت دیا۔

آجکل میرٹھ میں وبائی امراض کا بڑا زور ہو رہا ہے کچھ کیس طاعون کے بھی ہوئے ہیں صفائی روز انتظام سرکاری نہایت معقول ہے یقین ہے کہ بہت جلد یہ مرض موذی دفع ہو جاویگا۔

ہم صاحبان ذیل کے نہایت مشکور ہیں جنہوں نے آریہ ہند ہو کی قیمت بھیجکر ہمکو ممنون کیا ہے۔

بالو کرم چند صاحب اسٹیشن ماسٹر یوگینڈہ ریلوے ملک افریقہ ﷲ عہ

پنڈت رامجی مل صاحب اٹاوہ عہ ر

پنڈت سوامی مہاد یوجی بہارتی بھدرا ﷲ عہ

چودہری ... رام صاحب مقام سوجت ۱۴ ر

بالو آنند سروپ صاحب کانپور ﷲ عہ

چودہری مہراج سنگھ صاحب منصف دیہہ عہ ر

منشی چہجو لعل صاحب امین بریلی ﷲ عہ

بالو الکہدہاری لعل صاحب انبالہ ﷲ ر

پنڈت امید سنگھ صاحب ضلع بلند شہر ﷲ عہ

بالو اندر بہان صاحب رانگڈہ سے ر

نصف قیمت میں عمدہ گھڑی

نمبر ۱۔ اس گھڑی کی اصلی قیمت للعہ تھی مگر اب ہم اسکو للعہ میں فروخت کرتے ہیں اسکی قیمت کم کرنیکی وجہ یہ نہ سمجھی جاوے کہ گھڑی کم قیمت کی ہے بلکہ سیدھی ولایت سے منگانیکے سبب بیچ کے دوکانداروں کا منافع نہیں رہا۔ یہ گھڑی نہایت خوبصورت اور مضبوط ٹھیک وقت بتلانیوالی گھوڑے کی سواری پہننے ہونے والی نکلسور منہ کھلا ہوا بغیر چابی کے مع سکنڈ کی سوئی۔ ہم اسکی ایک ماہ کے بعد بند کرینگے اور اسکی اصلی قیمت جو للعہ ہے لیجاویگی۔ منگانیوالوں کو دیر کرنے سے پچھتانا پڑیگا۔

راسکوپ سٹم گھڑی

نمبر ۲۔ اسکی تعریف فضول ہے سب صاحب بخوبی جانتے ہیں کہ کس بلا کی یہ پائدار اور مضبوط پرزے اور درستی چال کی ہوتی ہے کیا مجال جو ذرا فرق دیجائے یا گرنے سے جنبش تک کہا جائے چینی کا سفید ڈائل سوئیاں موٹی اور منہ سے چلا ہیں دیکھنے میں خوشنما پائداری میں یکتا بس ایک خرید لیں برسوں کافی ہے قیمت ... روپیہ

جلیبی چھاپہ خانہ

ہمیں انگریزی کے سب حروف میں چھاپنے کی سیاہی کمپوز کی سٹک چمٹی وغیرہ سب سامان ہیں گردفتر سفر میں یہ بہت کام دیتا ہے دوکانداروں اور طالب علموں کو بہت کام کا ہے جو چاہو چھاپ لو اسٹامپ کی ضرورت نہیں ہے قیمت ... روپیہ علاوہ محصول ڈاک

الملتمس پنڈت سورج پرشاد اندر کوٹ میرٹھ

ایک نظر ادہر بھی

بندہ کے پاس سے ہر قسم کی کتابین یعنی تعلیمی حکمت ناول آریہ دہرم ہمندی - انگریزی - عربی - فارسی - اردو ناگری - سنسکرت - اور گورمکھی وغیرہ کا ایک بڑا ذخیرہ ہے جو کتابین مل سکتی ہیں جن احباب کو مطلوب ہون پتہ ذیل سے طلب فرمائین - یہان پر چند کتب بطور نمونہ درج کیجاتی ہین مفصل فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمائیے -

اشتہار کتب

ستیارتھ پرکاش ہندی ترجمہ پنڈت تلسی رام کرت عہ اردو ترجمہ عہ کلیات پنڈت لیکھرام آریہ مسافر قیمت عہ سوامی جی کی اونکی تصنیفات کی کل کتابین موجود ہین سنسکرت خود سکھانے والی اسٹیک سنسکرت بھاشا کی چارون کتابین موجود ہین - ۱ ر ہندی کا مشہور ناول سہنا چرتر چارون بہاگ کی قیمت عہ اردو فی حصہ عہ آریہ کے عجیب ناول کی قیمت کم کر کے مادہوی کنکن ایک تواریخی ناول قیمت بجائے عہ کے ۱۲ ر ناول ول آف ویز جسمین کرشن اور رادہا کا حال ہے قیمت ۸ ر ناول رادہا تارا او ما نیلا چارون حصہ ایک بنگالی ناول کا اردو ترجمہ قیمت ۸ ر یجروید بہاشیہ اردو ترجمہ قیمت ۸ ر سام وید بہاشیہ اردو ترجمہ قیمت عہ ر نیائے درشن اردو ترجمہ دونون حصہ قیمت ۸ ر سانکہیہ درشن اردو ترجمہ قیمت عہ ر ہندی کے ۱۲ ر مجموعہ شاستر قیمت عہ دنیا کی سیر جسمین ہر ایک ملک کے لوگون کی تصویر لباس اور رسمیات زبان وغیرہ درج ہین قیمت عہ تجربات ہند جسمین جانورونکی بولی اور زمانہ کے چال بازون سے بچنے کا عمدہ نسخہ ہے قیمت ۸ ر جوہر نباتات ہر قسم کے درختون کے حالات دستناخت اور حفظ الصحت وغیرہ درج ہین قیمت عہ ر ہارمونیم گائڈ جس سے بغیر استاد کے باجا بجانا بہت جلد آجاتا ہے اردو ۸ ر ناگری ۸ ر مہابہارت اردو ترجمہ ۱۸ پرب ایک جلد مین قیمت للعہ محصول انک ۱۰ ر انگریزی کی سیڑہی جو ایک علم کا جاننے والا اس کتاب کے ذریعہ سے تینون علم جان سکتا ہے قیمت ۱۰ ر چار علمون کی سیڑہی قیمت ۸ ر کاغذات کارروائی عدالت ناگری قیمت ۸ ر سرمایہ عشرت یعنی قانون موسیقی ستار بجانے کی اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے قیمت معہ جلد عہ ر ناد نبو دگر تعہ اردو ستار کی سب سے بڑی کتاب ہے قیمت معہ جلد للعہ آریہ سماج کی انجم بہجنون کی پستک ہری لیش گاین جسمین کل بہجن ہین قیمت ۱ ر گیان بہجنا ولی قیمت ۲ ر بہجن الکیسی قیمت ۸ ر بہجن پچاسا ناگری قیمت ۱ ر اردو ۱ ر سہار شن ناگری و اردو ۳ ر اسکے علاوہ اور سب بہجن موجود ہین -

سوانح عمری شری سوامی دیانندجی مہاراج کلان قیمت للعہ سوانح عمری مہاتما بودہ قیمت ۸ ر سوانح عمری سیواجی اردو قیمت ۸ ر ناگری ۸ ر کارنامہ ظلوہ یعنی سوانح عمری فاتح افغانستان سردار ہری سنگہ نلوہ قیمت ۲ ر سوانح عمری محمد صاحب قیمت عہ ر گایتری منتر آرتھ سہت - اوم گایتری سنہری جو کہ آئینہ مین لگانے کو چہاپی ہین قیمت ۸ ر تصویر شری سوامی جی مہاراج سادہ اور رنگین ۳ ر المشتہر - کیدار ناتھ آریہ بکسیلر بازار شاہزادہ شہر پور ...

आर्य्यबन्धूका क्रोड़पत्र बाबतमाह आक्टूबर १९०२

मां बेटी की बात चीत

(पिछले अंक से आगे)

(बेटी) माता जी बादलों के बनने घूमने फिरने और बरसने का हाल तो जान लिया परन्तु यह और बतलाइये कि यह बूंदें छोटी२ किस तरह बन जाती हैं—

(मां) पुत्री इस का कारण यह है कि जब बादल में से मेंह बरसता है तब तो बहुत बड़ी २ बूंदें होती हैं और धारें २ गिरती हैं लेकिन नीचे आते समय वायू (हवा) से टकरा कर नन्ही २ बूंदें बन जाती हैं बेटी देखो इस में भी परम पिता जगदीश्वर की बड़ी कारीगरी और सृष्टि पर कृपा है यदि बादलोंमें से पानी धार दार अथवा बड़ी २ बूंदें गिरती तो प्रजा की बड़ी हानी होती कहीं तो पानी अती भरजाता कहीं पहुंचता ही न हीं, बहुत पशू पक्षी पानी की चोट से मर जाते इसी कारण परमात्मा ने छोटी २ बूंदें बरसने का नियम रक्खा है बेटी तुम इन सब बातों को अपने मन में भली प्रकार इकट्ठी कर लो जाना तुम को इन से बड़ा लाभ प्राप्त होगा-

(शेष पुन:)

समाचार

(१) ईश्वर की कृपा से ज्वाला देवी को अब आराम होता जाता है पर आत्मा ने चाहा तो एक महीने में काम करने के योग्य हो जावेंगी—

(२) आर्य्या कन्या पाठशाला और स्त्री समाज भली प्रकार चल रहा है अनाथ कन्यांएभी आनन्दपूर्वकहैं श्री मान बाबू गनेशीलाल साहब प्रधान आर्य्य समाज चन्दोसी ने अपनी पुत्री के विवाह संस्कार में २) पाठशाला को दान दिये ईश्वर परमात्मा वर वधू को चिरजीव रक्खे—

(३) आज कल मेरठमें मौसमी बुखार बहुत फैल रहा है इसी कारण दुसहरे का हजूम हलका हुआ—

(४) बम्बे में एक नरमदा नामी स्त्री ने अपने पुत्र के शरीर को चोरी के अपराध में लोहे से दाग दिया था मेजिस्टिरेट साहब ने ४ मास के लिये नरमदा को कारागारमें भेज दिया माता ने तो अपनी सन्तान को आगे को चोरी ने करे दण्ड दिया था मेजिस्टिरेट ने न जाने मातरको क्यों कैद कर दिया—

श्री जगदीश्वर प्रेस शहर मेरठ—

आर्य्यबन्धूका क्रोड़पत्रबाबतमाहआक्टूबर१९०२

॥ पाक विद्या ॥

(पिछले अंक से आगे)

एक ओर चुन्हा तीन चार ऐल का होना चाहिये जिस पर आवश्यकता हो तो तीन चार प्रकार के भोजन एक साथ बन सकें चुन्हे के पीछे की ओर एक मोरी धुवां निकलने के लिये अवश्य रखनी चाहिये इस से आंच भली प्रकार जलती रहती है एक ओर बरतन रखने के लिये चौंतरा होना चाहिये उस पर मंजे हुए साफ सुथरे बरतन रक्खे रहैं पाक शाला में पानी रखने के लिये भी जगह होनी उचित है मतलब यह है कि रसोई के लिये जिन बस्तुओं की आवश्यकता हो वह सब उचित स्थान पर रक्खी रहनी चाहियें यदि हो सके तो पाक शाला पक्की बनवानी चाहिये अब जिस समय तुम रसोई बनाने लगी सब से पहिले यह बिचार करो कि कितने मनुष्यों का भोजन बनाना है किस २ प्रकार का भोजन बनेगा यदि कुटुम्ब में कोई रोगी है तो उसके लिये वैद्य की आज्ञा के अनुकूल रसोई बनानी चाहिये प्रयोजन यहहै कि जितनेप्रकार के भोजन बनाने हों उनके लिये जिस२ पदारथ की आवश्यकता हो उन सब को रसोई में रखलो जिससे तुम को बार बार उठना न पड़े—

(शेष फिर)

॥ शिल्प विद्या ॥

(पिछले अंक से आगे)

(नीलका खमीर उठाने की दूसरी विधि)

आधसेर चूना आधसेर गुड़का शीरा (गाढ़ा शरबत) सेरभर कच्चा नील तीनों को मिलाकर एक मट्टीके मटके में भरदो और पानी इतना डालो कि ऊपर तक भर जावे दिन में कई बार हिला दिया करो आठ दस दिन में खमीर तैयार हो जावेगा—

(कटका रंग बनाने की विधि)

कट काला रङ्ग होता है अकेले कट के रङ्ग से कपड़ा नहीं रंगा जाता परन्तु यह दूसरे रंगों में मिलाने के लिये बहुधा काम आता है इस लिये कट का बनाना अवश्य सीखना चाहिये। दो सेर लोह चून को पन्द्रह सेर पानी में मिलाकर एक लोहे की कढ़ाई में डालदो उस कढ़ाई को धूप में रखदो दिन में दो तीन बार लकड़ी से हिला दिया करो दस पन्द्रह दिन में सब पानी काला हो जावेगा इसको छान कर रख छोड़ो—

(शेष फिर)

हैं प्राण पियारी स्त्री भी घर के द्वार पर रोती रह जाती है सब कुटुम्बी भाई, बेटा, पोता, आदि श्मशान में रह जाते हैं और यह देह चिता पर जल कर भस्म हो जाता है अकेला धर्म्म ही जीव के साथ जाता है॥ बहिनों अब तुम को विदित होगया होगा कि धर्म्म कैसा अमूल्य पदार्थ है। इसलिये प्राणी मात्र को धर्म्म का अनुकरण और उसी के अनुकूल अपना आचार व्यवहार करना परमावश्यक है सो हे आर्य्या ललनाओ तुम लोग भी धर्म्म शीला बनने की सदा चेष्टा करती रहो। जो प्राणी धर्म्म का सहारा लेते हैं वह इस लोक में सदा सुख भोगते हैं ईश्वर उनकी सब मनोकामना पूरण करता है और पर लोकमें स्वर्ग प्राप्तहोताहै परन्तु जो धर्म्म नहीं करते वे सदा महा पापी मन्द भाग्य हीन, हीन कुकरमी होकर दुख ही दुख भोगते रहते हैं भगिनियों अधर्म्मात्मा की सङ्गति कभी मत करो।

॥ आयुर्वेद ॥

(पिछले अंक से आगे)

बहिनों। ऊपर की कसौटी से तुम स्त्री पुरुष लड़का लड़की सबके स्वभाव को पहिचान सकती हो अब तुमको उन पदार्थों के गुण बतलाते हैं जो हर दिन खान पान में काम आते हैं इस से तुम को यह लाभ होगा कि जिसकी प्रकृति के अनुकूल जैसा भोजन होगा वैसा ही बनाओगी इस विधि से कुटुम्ब में रोगों की प्रबलता नहीं होने पावेगी—

(गेहूं) गरम तर है पुष्टि कारकपाक में मीठा और सब प्रकृति वालों के अनुकूलहै जिनको कोष्ट बद्ध (कब्ज) का रोग हो उन को गेहूं की रोटी हानि कारक है, पुराना गेहूं अच्छा होता है नया गरमी करता है गेहूं के आटे की रोटी बनती है जिस की विधि तुमको भोजन प्रकरण (पाक विद्या) में बतलाई जावेगी सब देश और सब ऋतुओं में इसकी रोटी खा सकते हैं—

(चावल) चावल को संस्कृत में तनडुल कहते हैं यह बहुत प्रकारके होते हैं सबसे अच्छे बासमती, व्रीहि, शालि आदि होते हैं चावल ठंडे हैं शीघ्र पाचक, बल कारक, वीर्य्य वर्धक पित्त नाशक हैं कफ को बढ़ाते हैं इस लिये कफ स्वभाव वाले मनुष्यों को चावलों का सेवन कम करना चाहिये

(शेष फिर)

आर्य्यबन्धू का छोड़पत्र बाबत माह आक्टूबर १९०२

यः प्राणतो निमिषतो महित्वैक इद्राजा जगतो बभूव । य ईशे ऽस्य द्विपदश्चतुष्पदः कस्मै देवाय हविषा विधेम ॥

अर्थः- जो जड़ और चेतन्य जगत का एक ही विराजमान राजा है जो मनुष्य आदि और पशु आदि प्राणियों के शरीर की रचना करता है हम सब उस सुख स्वरूप परमात्मा की अपनी सारी सामग्री से भक्ति किया करें—

भजन

प्रभु तेरे भजन तेरे में चहूँ । भजन बाझो उमर विरथा गवांई ॥ तुही दाता तुही जगदीश मेरा, करो कृपा मैं लड़ फड़या है तेरा ॥ बिना तेरे नहीं कोई हमारा, तुही स्वामी सही प्रीतम पियारा ॥ पियाला प्रेम का हम को पिला औ पिता, पुत्रो हमें सच्चा बनाओ हुकम सारे बजा लावें तुम्हारे ॥ सुफल जीवन तभी होवें हमारे ॥ यह विद्या वेद की घर घर फैलादो । यह मारग मोक्ष का सब बतादो ॥ नहीं कोई बहिन भाई हमारा यह झूठा जगत का है सब पसारा ॥

॥ धर्म्मोपदेश ॥

(पिछले अङ्क से आगे)

और भी सुनियेः- श्लोक ॥

मृतं शरीरं मुत्सृज्य काष्ठलोष्ट समं क्षितौ ॥ विमुखा बान्धवा यान्ति धर्म्मस्तमनुगच्छति ॥ नामुत्राहि सहायार्थं पिता माता च तिष्ठतः । न पुत्र दारं न ज्ञातिधर्म्मस्तिष्ठति केवलः ॥

(अर्थ मरे शरीर को लकड़ी वा ढेले के समान श्मशान भूमि में पटक अथवा जलाकर बान्धव लोग विमुख अर्थात हट जाते हैं केवल एक धर्म्म ही साथ जाता है पिता, माता, पुत्र भार्या बन्धु यह सब परलोक में सहायक नहीं होते केवल धर्म्म ही सहायता करता है—

श्लोकः ॥

धनानि भूमौ पशवश्च गोष्ठे, नारी गृहद्वारि जनः श्मशाने । देहश्चितायां परलोक मार्गे, धर्म्मानुगो गच्छति जीव एकः ॥

(अर्थ) यह धन धरती में गड़ा या सन्दूकों में बन्द रह जाता है हाथी घोड़े घुड़साल में बन्धे रहजाते

جلد پنجم — رجسٹرڈ نمبر الف ۶۸ — نمبر ۱۲

ओ३म्

विद्यांचा विद्यांच यस्त दादो ऽ सह ॥०॥
अविद्या या मृत्यु तीर्त्वा विद्या या मृत म्ऽश्नुते

جو منشیہ ودّیا اور اودّیا کے سروپ کو جان کر جڑ اور چیتن اور دونوں کو آتما ساد کر کے نشچے کر کے شریر آدی جڑ اور چیتن آتما کو دھرم ارتھ کام اور موکش کی سدھی کیلئے ساتھ ساتھ پریوگ کرتے ہیں وہ لوگ دکھ سے چھوٹ کر پرمارتھ کے سکھ کو پراپت ہوتے ہیں

...اپدیش ہو جیسے ہی منشیہ کا ادھار ہو سکتا ہے اس پرچہ کا بھی ...
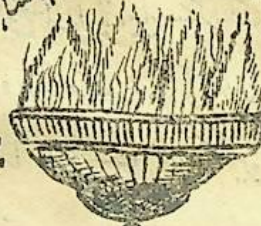
आर्यबन्धु

آریہ بندھو میرٹھ

بابتہ ماہ نومبر ۱۹۰۲ع

قیمت سالانہ پیشگی بلا محصول ڈاک عہ معہ محصول ڈاک عہ

حسب الارشاد جناب ڈاکٹر رامچندر صاحب ورما پروپرائٹر و ایڈیٹر شائع ہوا

فیض عام پریس میرٹھ میں چھپ کر شائع ہوا

دستور العمل

(۱) سلیس اُردو زبان کے لباس مین سچا اور وچارپور دِک آتمک - شارِیرک - اور سماجک اُنتی ہی مضامین اپنے معزز خریداران کی خدمت مین التماس کرنا اس پرچہ کا اودیش ہوگا۔

(۲) جن مضامین سے آریہ پبلک کی مجموعی ترقی کو صدمہ پہونچنے کا احتمال ہوگا اُنسے پرچہ کے کالمون کو پاک رکھنے کا خیال ہر وقت رہے گا۔

(۳) مُلکی معاملات ارتھات راج سنبندھی وِشیون پر آریہ بندھو مین رائے زنی کرنیکا کسی مہاشئہ کو حق حاصل نہوگا۔

(۴) یہہ پرچہ ہر ماہ کی آخیر تاریخ تک اپنے پیارے گراہکون کی دست بوسی کیلئے میرٹھ سے روانہ ہو جایا کریگا جن مہاشیون کو کسی وجہ سے آریہ بندھو کی ملاقات پسند نہ ہو اُنکی خدمتمین گذارش ہے کہ بلا تکلف پروپرائیٹر کو اپنی نارضامندی سے اطلاع بخشین - تین پرچے رکھ کسی مہاشئہ کا قبول فرمانا خریداری کی دلیل متصور ہوگا۔

(۵) قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ع۱ اور بلا محصول ڈاک ع۱ مقرر ہے - جو مہاشئہ قیمت مقررہ پیشگی عنایت فرماوینگے وہ خاص شکریہ کے مستحق ہونگے - آریہ گنون کی مُعتبری ہمین اس بات کی اجازت نہین دیتی کہ ہم پیشگی قیمت کو آریہ بندھو کی لازمی شرط قرار دین۔

(۶) آریہ بندھو اپنے عالی دماغ - باریک بین - دھرم ہتیشی - خیر اندیش اور نیک خیال نامہ نگارونکی خدمت مین ہمیشہ بلا قیمت پیش ہوا کریگا۔

(۷) مُراسلات کو نیرپکش اور منصفانہ مطالعہ کے بعد اُمید کی ارتھات ہر طرح پر مُفید سمجھا جانے پر بلا کم و کاست چھاپدیا جاویگا لیکن جو مُراسلات شاعت کے لائق نہین سمجھی جاوینگی انکا واپس کرنا پرچہ کے ادھکاریون پر واجب نہوگا۔

(۸) آریہ سماج اور ادکے معاون انسٹیٹیوشنون کے اشتہارات اور نیز ایسے نوٹس جنسے سرا پبلک کی بہبودی مقصود ہو اس رسالہ مین بلا اُجرت شایع ہوسکینگے ذاتی فائدہ کے اشتہارات پر بشرح ذیل اُجرت لیجاویگی - ایک سطر پر صرف ایکبار ۲ ر نصف صفحہ ع ۱۲ ر پورے صفحہ پر ۳ ر متواتر اشاعت کیلئے خاص نرخون کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کے طے ہوسکتا ہے - اشتہارونکی لقسیم کرائی فی دفعہ ۶ ر ہونگے۔

نوٹ - کوئی ایسا اشتہار طبع نہوگا جس مین ناشائستہ و فحش یا خلاف قانون الفاظ ہون یا جو آریہ سماج کے نیمون کے برخلاف ہو ... کا نوٹس ... شایع نہین ہوسکتا۔

آریہ سندھو بابت ۱۵ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء

سُکھ پراپتی

جسطرح وِدّیا دو پرکار کی ہوتی ہے ایک اپراوِدّیا
(دُنیاوی علوم) دوسری پراوِدّیا (علم الٰہی) یعنے
سانسارک اور آتمک وِدّیا اِسیطرح سُکھ بھی دو ہی
پرکار کا ہوتا ہے۔ ارتھات ایک سانسارک دوسرا
پارمارتھک یا شاریرک اور آتمک۔

سُکھ کی پراپتی کے بھی دو ہی راستے ہین یعنی جو
مُنش سانسارک یا شاریرک سُکھ کی اچھا رکھتا ہو اُسکو
اُچت ہے کہ وہ سانسارک وِدّیا کو پہلی پرکار
پراپت کرے اور جسکو آتمک سُکھ کی ابھلاشا ہو
وہ آتمک وِدّیا کو اوپ لبدھ کرے دونون پرکار کے
سُکھ کی پراپتی بنا گیان دونون وِدّیاؤن کے سرتھا اسمبھو
(ناممکن) ہے ہماری سمجھ بدھی مین سانسارک
وِدّیا یا شاریرک سُکھ آتمک وِدّیا یا آتمک سُکھ
پراپتی کے لئے بہت کچھ سہایک ہوسکتے ہین بنا گیان
سانسارک پدارتھون کے آتما اور پرماتما کا گیان
ہونا اسمبھو نہ بھی ہو پرنتو کٹھن تر تو اوشی ہی ہے
اسلئے مُنش ماتر کو دونون پرکار کے سُکھون کی
پراپتی کے لئے پہلے سانسارک وِدّیا کو اوشیہ نیم
انوسار گرہن کرنا اُچت ہے جس سے سانسارک
سُکھون کو پہلی پرکار پراپت کرسکین اسکے اپرانت آتمک
سُکھ کو اوپ لبدھ کرنا سگم ہوگا۔ پاٹھک گن
تنک وچار کیجئے کہ یدی ہمارے بیٹھنے کو اچھا استھان
نہین۔ پیٹ بھرنے کو بھوجن نہین۔ شیت نوارن کو
بستر نہین۔ بال بچون کے آرام کا سوپنا نہین۔
بھلا ایسی دشا مین آتمک سُکھ کی پراپتی کس طرح
ہوسکتی ہے۔ بھراتری گنو آتمک سُکھ کے درشن
تو تبھی ہوسکتے ہین جب چارون اور شانتی کا راج
ہو۔ اوپر کی دشا مین شانتی کہان۔ کداچت آپ
یہہ پرشن کرینگے کہ آتم وِدّیا کی پراپتی کے لئے استھان
بھوجن۔ بستر آدی کی کیا اوشکتا ہے۔ بن مین
نکل بیٹھ کر برکشون کے پتے کھاکر آتمک وِدّیا کو
گرہن کرسکتے ہین۔ پرنتو متر ور یہہ ٹھیک نہین
پرتھم تو وہ سمے نہین رہے کہ جب راجے مہاراجے
ایسے ویرکت سادھوؤن کی رکشا کیا کرتے تھے۔
دوسرے ایسے کشٹ اوٹھانے والے مُنش بھی نہین
رہے تیسرے یدی سارا سنسار ایسے ہی وچار کا
ہوجاوے تو جگت کا چلنا کٹھن ہے۔ چوتھے آتمک
وِدّیا کا سیکھنا کوئی آسان کام نہین یہ تو پرلی
وِدّیا ہے دو چار دن مہینے برس مین آنے والی
نہین اسکی اوپ لبدھی کے لئے تو انیک جنمون
تک مہا کشٹ اوٹھانے پڑتے ہین لوگ ابھیاس مین
ہزارون برس وئتیت کرتے ہوتے ہین اور پھیر
ستگرو بھی مل جاوے تو کہین آتمک سُکھ کی پراپتی
کے درشن ہوتے ہین۔ بھلا جیسی دین ہین دشا کا
پرشن آپ کرتے ہین اسمین آتمک وِدّیا کی پراپتی
کسطرح ہوسکتی ہے۔

کال دیش اس ابھاگے آریاورت دیش مین آجکل

جھوٹے ویراگ کے سدھانت نے بڑا بھاری انیاچار
کر رکھا ہے جدھر دیکھو ویراگ ہی ویراگ پھیل رہا ہے
بچے بچے کی زبان سے سن لیجئے۔ یہ سنسار اور اسکے
سکھ سب متھیا ہیں بھائی بند۔ بیٹا بیٹی۔ ناتے رشتے
دھن دولت۔ مال خزانہ۔ راج پاٹھ سب جھوٹے ہیں۔
بس ایک ایشور کا نام سچا ہے۔ اس سدھانت نے
بھارت ورش کو بڑی ہانی پہونچائی ہے۔ لکھو کھا
منش آلسی ہو کر بھکھاری بن گئے۔ پرنتو بہت سے
ہو کر دین کنگال ہو بیٹھے۔ اسی سدھانت کے بھرم
میں بہت سے راجے مہاراجوں نے راج پاٹھ تیاگ
دئے انت کو یہ پرنام ہوا کہ اس جھوٹے ویراگ
کی دھن میں سدا کے لئے سکھ سمپتی راج پاٹھ سوتنترتا
عزت حرمت سب کچھ نشٹ کر کے کورے باواجی
رہ گئے۔

ان بھگتوں سے کوئی پوچھے کہ تم نے دنیا کا کیا
چھوڑ دیا اور کیا چھوڑ سکتے ہو۔ کیا تم سانس نہیں
لیتے یا کھاتے پیتے نہیں یا دِسا فراغت نہیں جاتے
یا دھرتی پر نہیں رہتے۔ کیا ان باتوں کو تم ترک
کر سکتے ہو۔ (کداپی نہیں) اور سنو یہ بھی اچرج
ہے کہ یہ سنسار کو جھوٹا کیوں کہتے ہیں۔ ہماری
بدھی میں تو یہ آپ ہی جھوٹے ہیں۔ سنسار
تو جھوٹا نہیں ہے۔ سنسار تو سدا سے چلا آیا اور
سدا اسی طرح چلا جاوے گا۔ پدمان ہوتا ہے
پھر پرلے ہوتی ہے پھر پدمان ہوتا ہے۔ پرواہ
روپ سے اسیطرح سدیو بنا رہا اور بنا رہے گا۔
پھر نہ معلوم یہ متھیا کیونکر ٹھہر سکتا ہے۔ پرنتو جن کے ہم
ہے کہ ان آلسی اور پاکھنڈی منشیوں نے آریاورت
کو آلسی پرشارتھ ہین بنا کر کسی کام کا نہیں چھوڑا۔
اس لئے منش ماتر کو اوچت ہے کہ اس جھوٹے ویراگ کا
پیچھا چھوڑ کر سچے ویراگ کا پلا پکڑیں۔ ارتھات برہم
چریہ۔ گرہست۔ بان پرستھ۔ آشرموں کو وید کی
آگیا کے انکول دھرم انوسار پورن کرتے ہوئے
جب چوتھے آشرم میں پرویش کریں تب سچے ویراگ
کا سمے ہے۔ سنیاس آشرم میں ادھک سنساری
پدارتھوں سے ویراگ کرنا چاہئے۔ ویراگ کھانا
پینا چھوڑ دینے کا نام نہیں ہے۔ کنتو موہ کے تیاگ
کا نام ویراگ ہے۔ سنیاسی کو سنساری کسی پدارتھ
کے ساتھ موہ اور پریم نہیں رکھنا چاہئے۔ اگر روکھی
روٹی مل گئی تو اوس میں بھی آنند رکھ کر سچا اپدیش
کرتے رہنا راگ دویش کو تیاگ ہر دشا میں آنند رہنا
یہی سچا ویراگ ہے۔ اسیطرح نیم انوسار چاروں
آشرموں کو دھرم انکول بھوگتا ہوا اور ایشور
کی آگیا کا پالن کرتا ہوا جیو بڑی سگمتا کے ساتھ
دونوں پرکار کے سکھوں کو پراپت کر سکتا ہے
ایسے جیو کی کال آنتر میں موکش بھی اوشیہ ہو جاتی
ہے اور ایشور پرماتما کے درشن ہوتے ہیں
ایسے پرماتما جیووں کو جگت پتا اپنی گود میں
جگہ دیتے ہیں۔

(اوم شم)

نوٹ اور رائین

مادی دنیا مین آجکل بڑا کولاہل مچ رہا ہے۔ مادہ پرست
حضرات اپنے مسلمہ اصول کو معرض خطر مین پاکر بالکل
ششدر کھڑے ہین۔ مغربی سائنس کو یہ عقل کے پتلے
اب ویسا قوی اور زور آور مددگار نہین پاتے جیسا
کہ کل تک اُسے سمجھ رہے تھے۔ مشرقی فلسفہ کے
ساتھ ٹکر لگتے ہی اس چمکیلے طلسم کا بھانڈا پھوٹ
گیا اور لوگون کو صاف نظر آنے لگ گیا کہ اِس دنیا
کی ظاہری تصویر کے علاوہ ایک اندرونی روح تو ہو بھی
ہے۔ کرم کے مسئلہ نے خیالات کے انقلاب مین بڑا
بھاری حصہ لیا ہے۔ اہل دنیا کی مختلف حالتون ۔
طبیعتون اور واقعات کا عقدہ لاینحل اس مسئلہ کی
روشنی سے بالکل حل ہوگیا ہے۔ اور ذہین طبعنین
زندگی کی راز جوئی مین بڑی سرگرمی کے ساتھ مصروف
ہوگئی ہین آریہ ورت اس قابل نہین ہے کہ تمام دنیا کو اپنے
اُتنگ چشمون کی دعوت دے لیکن دنیا کو اعتراف ہے کہ
یہ سرزمین قدرت کے قوانین کی تفسیر کو اپنی گود مین لئے
ہوئے ہے یہی وجہ ہے کہ ویدک صداقتین بڑے زور کے
ساتھ مغربی دنیا کو اپنی طرف کھینچ رہی ہین کیسا عجیب
نظارہ ہے کہ ہم لوگ اہل یورپ و امریکہ کے کاریگرون کے
ہاتھ بکتے جاتے ہین اور دنیا کے عالی دماغ ہمارے بزرگون
کے نقش پا کو قبلہ حاجات تسلیم کرتے جاتے ہین۔

دھلی دربار پر ویدک دھرم کے پرچار کا انتظام
ہونا آخر الامر شروع ہوگیا۔ مہاشے رام بھجت صاحب
کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب آریہ پرتی ندھی سبھا
نے اس بڑے موقع کی عظمت کے عین مطابق پرینمانگو
اوچت سمجھا ہے۔ ہماری رائے مین آریہ پبلک کو اس
کام مین سچا پریم اور اوتساہ پرگٹ کرنا چاہئے۔ دیگر
صوبجات کی پرتی ندھ سبھاؤن کا فرض ہے کہ
اس مہان یگیہ کو بخیر و خوبی انجام دینے مین اپنا بہتر
لین اور ہمین یقین واثق ہے کہ اس فرض کو نظر انداز
نہین کیا جائیگا۔

لوکل آریہ سماج مین آجکل اس بات پر وچار ہو رہا
ہے کہ اونتی کے لئے کیا سبیل کی جاوے۔ آریہ بندھو
کے کالمون مین عام طور پر سماجک مشن کو ہر دلعزیز
بنانے کے سوال پر بحث ہو چکی ہے اگر ہمارے مقامی
مہاشے اس بحث کو مطالعہ فرمائینگے تو اونہین عمدہ
اور عملی نتایج پر پہونچنے مین بہت کچھ مدد ملیگی بعض
باتین ایسی ہین جو خاص میرٹھ سماج سے علاقہ رکھتی
ہین۔ اونپر خاص طور پر وچار ہونا ضروری ہے ہماری
رائے مین ممبران سماج کو فرداً فرداً اپنی اونتی کا یتن
کرنا چاہئے۔ ایسا کرنے سے اونہین اپنی مجموع ترقی کے
سوال سے ایک قسم کا قدرتی لگاؤ پیدا ہو جائیگا
جس سے وہ زیادہ دیر تک معرض تعویق مین نہین
رکھ سکینگے۔ یون تو اپنی ذاتی اونتی ہر شخص چاہتا
ہے لیکن بہت کم ایسے مہاشے ہین جو یہ سمجھنے
کی کوشش کرتے ہون کہ ہماری اونتی کن باتون سے
ہوسکتی ہے۔ اون سے بہی کم تعداد اون بزرگوارونکی ہے
جو اونتی کارک باتون پر وقوف حاصل کرکے انہین عمل مین
لانا ایسا ہی ضروری خیال کرین جیسا کہ کہانا کہانے

اور وقت پر سوئینکو۔

سب سے پہلے ہمارے بہائیون کی توجہ سنساریک اونتی کی طرف ہونا ضروری ہے اور اونہین اس امر کا فیصلہ کرنیکے لئے کہ اس ونتی کی بنیاد کیونکر ڈالی جاوے اپنی پرائیوٹ زندگی کے پوشیدہ کامون کی پڑتال کرنا مقدم ہے ہر شخص اپنے دل مین اپنے پرائیوٹ کامون پر غور کرکے اونہین مقبول یا مردود کا درجہ عطا کر سکتا ہے لیکن چونکہ ہر شخص اس قسم کے فیصلے اپنی محدودہ عقل کے مطابق صادر کیا کرتا ہے۔ اسلئے ضرور ہے کہ وہ جس کام پر فتوے لگانا چاہتا ہو اوسکو علماء دہر کے تجربہ کی کسوٹی پر کھینچے بغیر نہ چھوڑے۔

اگر ہمنے یہہ سمجھ لیا ہے کہ آریہ دہرم درحقیقت سچا دھرم ہے اگر ہمارا اسپر پورن وشواش ہے کہ ویدک دھرم پہیلنے سے ہی سنسار مین شانتی کا راج ہوگا۔ اگر ہمنے یہ نشچے کرلیا ہے۔ کہ اسی دھرم کے پرچار سے آریہ ورت کا دوکھ دور ہوسکتا ہے تو ہر ایک سماجی کا عین فرض ہے کہ اپنی پوری طاقت خرچ کرکے ویدک دھرم کے پرچار کا بیڑا اوٹہاوے۔ من۔ وچن۔ اور کرم سے سماجک سدہانتون کو پہیلانے کے لئے تت پر رہے۔ جس کے پاس دہن ہے وہ دہن سے جسکے پاس ودیا ہے وہ ودیا سے۔ جس کے پاس یہہ دونون نہین وہ شریر سے مدد دیوے۔ یدی سب آریہ بہائی اِس نیم کا پالن کرین تو آریہ سماج کی اونتی خاطرخواہ ہوسکتی ہے اور یہ ایک ساری جان جاوے کہ سماجی اپنے دہرم کے پکے ہین۔

ہمنے جو آریہ بندہو کے ساتھ ۴ صفحہ ہندی کے استریون کی شکشا کے لئے گزشتہ جولائی سنہ ۱۹۰۲ع سے نکالنے شروع کئے ہین معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے گراہک مہاشیون کی اِس کے لئے کچھ رُچی نہین ہے کیونکہ سواے ایک صاحب کے اور کسی مہاشہ نے اِس کے لئے خواہش ظاہر نہین کی۔ اِس لئے آپ پھر عرض کیا جاتا ہے کہ اگر دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء کے اخیر ہفتہ تک ہمارے پاس بہت سے صاحبون کی تحریرین اِس کے جاری رکہنے کے لئے نہین آوین گی تو ہم شروع سال یعنے جنوری سنہ ۱۹۰۳ع سے اِس ناگری حصہ کا شایع کرنا بند کرکے حسب معمول ۲۴ صفحہ کا رسالہ نکالا کرینگے۔

جن صاحبون کو ناگری کے ۴ صفحہ کا شائع ہونا پسند ہو وہ فوراً اپنی ایک تحریر ہمارے پاس بھیجدین تاکہ شائقین کے شوق کا اندازہ ہوجاوے۔

اطلاع۔ مہاشے کنون کرپاکرکے اپنے اپنے ذمہ کی قیمت آریہ بندہو اس پرچہ کے پہونچتے ہی عنایت کردیجئے۔ جو صاحب قیمت نہ بھیجینگے اُن کی خدمت مین رسالہ ویلیو پی ایبل بھیجا جاویگا۔

انگریزی فیشن روز بروز بڑہتا جاتا ہے۔ ایک

ورنہ تھا کہ اعلےٰ اقوام اور خاندان کے کہستھری
پرش اسلئے جوتا پہرنے سے پرہیز کرتے تھے کہ مردہ
چمڑے کو چہوکر اشنان کرنے یا پیر دہونے کی
ضرورت پڑتی ہے ایسے خیالات والے ٹاٹ
کپڑے یا لکڑی کے جوتے پہنتے تہے ادنیٰ اقوام کے
آدمی باہر جاتے وقت جوتا پہنتے تہے اب سب
چھوت چھات کے خیالات نکل گئے۔ ادنے قومون مین تو کبہو
پیر سے جوتا اوترتا ہی نہین اس لئے جوتے کی مانگ
بڑہ گئی (دیسی جوتے کی نہین بلکہ ولایتی کی)
اس لئے ممالک غیر سے بکثرت جوتے آتے ہین اور
اچہے دامون بکتے ہین۔ انگریزی فیشن کے کوٹ
پتلون بہی جرمن اور انگلینڈ سے سِلے سلائے
آتے ہین اور ہزارون آدمی زیب تن کرتے ہین خاصکر
صوبہ بنگال مین تو مستورات بہی زنانے کوٹ
ولایت کے سِلے ہوئے پہرنے لگی ہین۔ نئی روشنی
والون کے خیال مین تو یہہ ہندوستان کی ترقی
کے آثار ہین لیکن ہماری رائے مین یہ آثار جہالت
اور بے وقوفی کے ہین کیونکہ انہین ذریعون سے
ہمارا بیش بہا روپیہ ممالک کو چلی جاتی ہے ہم لوگون
نے آجکل مصارف اس قدر بڑہائے ہین کہ جسکا کچھ
ٹھیک نہین یہان پر گرم ملک کے رہنے والے
پرانے لوگ باہر جانے کے وقت جوتا پہنتے تہے اب
باہر جانے کی بات تو جانے دیجئے گہر پر بہی جوتا
پیر سے نہین اوترتا۔ موجودون کی ہندوستان
مین کبہی ضرورت نہین تہی آج ضروریات مین

نہ پہنے اپنی لنگوٹہ اب چنے مین فرق آگیا ہے لکہو کہا
روپیہ کے موزے ہندوستان مین آتے ہین ہمارے
ملک مین شریف مستورات درزی سے کپڑا سِلانا معیوب
سمجہتی تہین۔ آج ولایت سے سِلے سلائے جوڑے
منگائے جاتے ہین اب تو صرف کسر یہہ رہگئی ہے کہ
بنی بنائی روٹی بہی ولایت سے آنے لگے بسکٹ
وغیرہ تو آتے ہی ہین روٹی بہی آنے لگے گی بہائیو
کیا موٹا کپڑا پہنکر گذارہ نہین کرسکتے کیا چمڑے کے بوٹون
بغیر سرتا نہین۔ کیا ولائتی جوتا سُرگ مین لیجاویگا
اگر سمجہو اب بہی باز آؤ اپنی ضرورت آپ پوری کرو دوسرے
کے محتاج رہنا مہا کشٹ ہے (دوہا)

پرآدہین سپنے سُکہہ ناہین
سوچ وچار دیکہہ من ماہین

آتم پرساد

(سلسلہ کے لئے دیکہو آریہ بندہو جلد ۵ نمبر ۱۲ کا صفحہ ۲۸۱)

यथा पुरस्ताद् भविता प्रतीत औद्दाल-
कि रारुणिर्मत्प्रसृष्टः ॥ सुखं
रात्रीः शयिता वीत मन्युस्त्वां ददृ-
शिवान् मृत्यु मुखात् प्रमुक्तम् ॥

(پدارتھ) ہے [illegible] جس شردا کے [illegible] واجسرس
تیرے پتا جس پرکار پریم پوروک سے برتاؤ کرنے والے
پہلے تہے ویسے ہی تیرے لئے سے ہونگے اور رات
کو سُکہہ پوروک شین کرینگے کرودہ رہت ہو کر مرن سے

سے مکت ہوئے نچکیتا اپنے پتر کو انند پورک دیکھینگے۔

(تشریح) ناظرین کو پچھلے منتر سے ظاہر ہوا ہوگا کہ نچکیتا نے پہلا بر یہہ مانگا تھا کہ میرے پتا مجھ سے خفا ہو گئے ہیں وہ مجھ سے راضی ہو جاوین اس منتر مین یمراج اس بر کو پورا کرتے ہین یعنے مرتیو نے کہا کہ واجسروا شرواس رشی کے بیٹے نچکیتا تیرا پہلا بر مین پورا کرتا ہون جب تم اپنے پتا کے پاس جاؤ گے وہ تمہارے سے بڑے خوش ہونگے اور بڑی پریم ورپتی کے ساتھ ملینگے جیسے پہلے برتاؤ کرتے تھے ویسا ہی اب بھی کرینگے رات کو بڑے سکھ سے سوینگے نچکیتا تمہارے پتا کو تمہارے وِیوگ سے بڑا شوک ہو رہا ہے جب تمکو دیکھینگے اتینت پرسن ہونگے یہہ جانکر کہ یہہ میرا بیٹا موت سے بچکر آگیا بڑے ہی خوش ہونگے اس لئے ہے نچکیتا جا مین بر دیتا ہون تیرا استو یعنے جیسا تنے برمانگا ہو ویسا ہی ہو۔

شکشائین

तृष्णां छिन्धि भज क्षमां जहि मदं
पापे रतिं मा कृथाः सत्यं ब्रूह्यनु
याहि साधु पदवीं सेवस्व विद्वज्ज
नसमान्यन्मानय विद्विषोऽप्यनुन
य प्रख्यापय स्वान् गुणान् कीर्तिं
पालय दुःखिते कुरु दयामेतत्सतां
लक्षणम् ॥

(ارتھ) ترشنا کا چھیدن۔ پہا کا سیون۔

مرکا تیاگ۔ پاپ سے بیر ست کہ پریم۔ ساد ہو جنون کی مریادا پر چلنا۔ نیدونون سے ست سنگ۔ ماننیہ جنون کا مان کرنا۔ شترون کو پرسن رکھنا۔ اپنر گنو نکو پرسدہ کرنا۔ اپنی کیرتی کو پالن کرنا اور دکھیون پر دیا رکھنا یہہ ست پرشون کے لکشن ہین۔

(تشریح) اس اشلوک مین ست پرشون کے لکشن ورنن کئے گئے ہین ارتھات جو ست پرش ہوتے ہین وہ ترشنا یعنے خواہشات نفسانی کو دن بدن کم کرتے جاتے ہین چھما کا سیون ارتھات اگر کوئی ونکا قصور بھی کردے تو بھی معاف کر دیتے ہین۔ غرور کو بھی دن بدن چھوڑتے جاتے ہین۔ گناہون سے دشمنی رکھتے ہین یعنے پاپ سے نفرت کرتے ہین۔ سچائی سے محبت کرتے ہین۔ سادھوون کی راہ پر چلتے ہین۔ یعنی نیک چلن ہوتے ہین۔ عالمون سے صحبت رکھتے ہین۔ بھلے آدمیون کی عزت کرتے ہین۔ دشمنون کو بھی اپنے ست بیوہار سے خوش رکھتے ہین اپنی بزرگی۔ چترائی اور علم کو دوسرون پر پرگٹ کرتے ہین یعنی کسی سے چھپاتے نہین۔ دکھیون پر دیا رکھتے ہین یعنی غریب غربا ہو سکے دین ہین پر رحم کرتے ہین۔ دھن ہین لیسے مہاتما پرماتمن۔ ہمارے سب بھائیون کو ان صفات سے موصوف کرو۔

मनसि वचसि काये पुण्यपीयूष
पूर्णास्त्रिभुवनमुपकारश्रेणिभि
प्रीणयन्तः॥ परगुण परमाणून्

मनसि वचसि काये पराय पीययूष
पूर्णास्त्रिभुवनमुपकार श्रेणिभि प्री
णायन्तः। परगुणा परमाणून् पर्वतीकृत्य
नित्यम् निजहृदि बिकसन्तः सन्ति सन्तः किय[न्तः]

(ارتھ) من۔ بانی اور شریر مین پُن روپی امرت سے بھرے ہوئے تینون بہونون کو اوپکارون سے ترپت کرنے والے اور پرائے گُنون کو پربت سمان بڑہا کے اپنے ہردے مین پرسن ہونے والے سنت جن برلے ہی ہوتے ہین۔

(تشریح) اشلوک مذکورہ بالا کا مطلب یہ ہے کہ جو سجن اپنے تن من دہن سے پُن کر کے سنسار بہر کو اوپکار کرتے ہین اور دوسرے کے ذراسے اوپکار کو پربت کے برابر بڑہا کر خوش ہوتے ہین ایسے مہاتما دُنیا مین برلے ہی پیدا ہوتے ہین۔ پرنہو مذکورہ بالا اوصاف کے انسان کدہر گئے۔

شاربرک ورسا ماجک ونتی

ماہ اکتوبر کے آریہ بندہو مین ہمنے (خوبصورتی) پر طبی بحث شروع کی تہی لیکن ایک نہایت ضروری اور اسی موقع پر چہاپنے کی لائق مضمون کی ضرورت نے ہمکو مجبور کیا ہے کہ خوبصورتی کی بحث کو ملتوی رکہکر ایک دوسرا مضمون جسکے شائع کرنے کا ہی توقع ہے شروع کیا جاوے لہذا ہم اسکے لئے ابہ ناظرین سے معافی کے خواستگار ہین۔ جس مضمون ہم اس موقعہ پر شائع کرنا چاہتے ہین اوسکی سُرخی حفظ ماتقدم ہے۔

حفظِ ماتقدم

چونکہ آجکل ہندوستان مین موسمی بخار۔ ہیضہ طاعون اور چہیچک، پہنسی کے امراض کا بہت کچھ زور ہو رہا ہے جن کے سبب سے لکہو کہا بندگان خدا ہین آئی موت مر رہے ہین اگر نگاہ غور سے دیکہا جاوے تو یہہ سب کچھ بے احتیاطی۔ لاعلمی اور بے پرواہی کا نتیجہ ہے۔ ذرا غور تو فرمائیے کہ وبائی امراض خاصکر ہندوستانی آبادی مین کثرت سے پہیلتے ہین۔ انگریزی آبادی مین شاذ و نادر ہی نظر آتے ہین۔ وجہ ظاہر ہے کہ صاحبان انگریز صاف سُتہرے رہتے ہین مکانات کو پاک صاف رکہتے ہین گندے پن سے نفرت کرتے ہین گنجان آبادی کو پسند نہین کرتے۔ علم رکہتے ہین حکما کی ہدایت پر عمل کرتے ہین۔ ڈاکٹرون کی رائے کو مقدم سمجہتے ہین۔ غذا نفیس کہاتے ہین۔ اسیوجہ سے وبائی امراض اونکے پاس نہین آنے پاتے لیکن ہندوستانیون کا معاملہ بالکل اسکے برعکس ہے۔ یہہ بڑے گندے رہتے ہین اشنان تو چاہے ہر روز کرتے ہون لیکن دہوتی برسون تک دہوبی کے یہان نہین جاتی۔ کپڑے گندے۔ مکان گندے۔ خیالات گندے۔ غذا خراب۔ آبادی گنجان۔ بے احتیاطی۔ بے پرواہی اور جہالت پرلے درجے کی اگر کوئی حکیم یا ڈاکٹر انکے بہلے کے لئے حفظان صحت کی ہدایت کرے تو اوسکو اپنا دشمن سمجہتے ہین۔ طاعون کو روکنے کے لئے ہماری عادل گورنمنٹ نے کیسے

کیسے عمدہ انتظام کئے تھے لیکن ان بےوقوفوں
نے اونکو اپنے خلاف سمجھا اور لڑنے مرنے پر طیار
ہو گئے۔ گورنمنٹ نے بھی ان کو جاہل سمجھکر قوانین
کو نرم کر دیا اور اپنا دست شفقت اوٹھا لیا
اور اس پر عمل کیا کہ وہ جانے اور اون کا کام
افسوس انکے عقل پر بھلا ناظرین غور تو فرمائیے
کہ پھر ہندوستانی وبائی امراض کے شکار ہندون
نو کون ہو۔ انہیں خیالات کو پیش نظر رکھکر
ہم سردست اپنا (پبلک کے لئے عموماً اور آریہ
ناظرین کے لئے خصوصاً) کچھ ہدایتیں یہاں پر
درج کرتے ہیں جنپر کاربند رہنے سے امراض مذکورہ
بالا کے دست برد سے بچنے کا پورا پورا یقین ہے
جو شہر جو قصبہ جو گانون جو گھر جو انسان ان
ہدایتوں پر عمل کریگا ضرور بالضرور وبائی
اور موسمی امراض سے بچ گا۔ ہاتھ کنگن کو آرسی
کیا۔ عمل کیجئے اور ہاتھوں ہاتھ ثمرہ لیجئے۔

(۱) چونکہ اس موسم میں عموماً ہاضمہ بگڑ جاتا ہے
اور اکثر قبض ہو جایا کرتا ہے اس لئے ایک ہلکا سا
مسہل ضرور لے لینا چاہئے تاکہ پیٹ صاف ہو جاوے
جب پیٹ صاف ہوتا ہے تو کوئی بیماری جلدی اثر
نہیں کر سکتی پس پیٹ کو ہمیشہ صاف رکھنا چاہئے
لیکن ضعیف۔ بیمار اور کمزور آدمی اس سے مستثنے ہیں۔

(۲) آجکل غذا بہت ہلکی اور زود ہضم کھانی
چاہئے مثلاً صبح کو دال چاول یا دودھ چاول اور
شام کو روٹی اور سبزی ترکاری یا دال روٹی پر قناعت
کرنا لازم ہے موسمی بقولات مثلاً امرود۔ سنگھاڑا۔
شکر قندی۔ اروی وغیرہ وغیرہ سے پرہیز رکھو۔

(۳) کچھ ورزش جسمانی ضرور کرتے رہو کہ پڑے پڑے
لوہے کو بھی زنگ کھا جاتا ہے۔

(۴) چونکہ آجکل برسات ختم ہونے کے بعد ہوا بہت
بگڑ جاتی ہے۔ ملیریا بہ کثرت سے پیدا ہو جاتی ہے
اور یہ کثیف اور وزنی ہوتی ہے اور بہت اونچی نہیں
جاتی اس لئے نیچے کے مکانوں کی بود و باش ترک
کرکے اوپر کے مکانوں میں رہنا بہتر ہے۔ اونچی جگہ
پر ملیریا کا اثر بہت کم ہوا کرتا ہے۔

(۵) مکان کو ہر روز دن میں دو مرتبہ بہت اچھی
طرح صاف کرنا چاہئے ذرا بھی کوڑا کرکٹ مکان میں نہ
رہنے پاوے اور گندے پانی کی نالی کو دونوں وقت
پانی سے دھو ڈالو۔ کہیں پر مکان میں دال ترکاری اناج
سڑنے نہ پاوے ہفتہ میں ایک دو بار سارے مکان
کو گوبر سے لیپ دینا مناسب ہے اور سال بھر میں ایک یا
دو دفعہ سفیدی کرا دینی چاہئے۔

(۶) چونکہ آجکل طاعون کا بہت زور ہے اس لئے
طاعون کے جرم مارنے کے لئے اپنے اپنے گھروں میں
ایک حصہ رس کپور کو ہزار حصہ تازے پانی میں حل
کرکے صبح شام چھڑکنا چاہئے نیز اس عرق کو نہایت
عمدگی اور کیمیاوی طریقہ کے ساتھ طیار کیا ہے جنکو
ضرورت ہو وہ بذریعہ ڈاک منگوا سکتے ہیں۔ اس
عرق سے طاعون کے جرم فوراً مر جاتے ہیں۔ اور
ہر قسم کی گندی ہوا کو صاف کر دیتا ہے۔

(۷) ہر روز صبح شام مکان مین خوشبو دار اشیاء
کا جلانا نہایت ضروری بات ہے تجربہ سے ثابت ہوا
ہے کہ اس عمل سے خراب ہوا ہر روز زائل ہوتی رہتی
ہے۔ اسلیئے خوشبودار اشیاء سے ہون یگ ہر روز
دونون وقت ضرور کرنا چاہیئے۔ ہمارے یہان ہون
سامگری اور ہون کند بکری کے لیے ہر وقت طیار
رہتے ہین۔

(۸) ہر ایک آدمی کو آجکل نیم گرم پانی سے ہر روز
غسل کرنا چاہیئے اور حتی المقدور کپڑے بھی صاف
پہرنے چاہئین کیونکہ گندے کپڑون مین وبائی جرام جلد
پیوست ہو جاتے ہین۔ (باقی آئندہ)

مفید اور کارآمد باتین

(گھنٹا بنانیکی دہات) یہ گھنٹے یا گھنٹیان
جو بجائی جاتی ہین انکے لیئے خاص قسم کی دہات طیار کی
جاتی ہے یہہ دہات تانبے اور رانگ سے بنتی ہے ایک
حصہ رانگ ۵ حصہ تانبے کے ٹکڑون کو ملاکر پگھلاؤ جب
پگھلکر پانی کی حالت ہو جاوے تب سانچے مین ڈھالدو۔
بہت آواز دینے والا گھنٹا بنے گا۔

(دیگر) تانبا ۳ حصہ رانگ ایک حصہ پگھلاکر
سانچے مین ڈھالو۔ اس وزن سے بہت بڑے بڑے
گھنٹے بنائے جاتے ہین جو مندرون اور گرجون مین
لگائے جاتے ہین۔

(دیگر) تانبا ۱۷ حصہ رانگ ۸ حصہ پگھلاکر ڈھال
لو اس وزن سے چھوٹی گھنٹیان بنائی جاتی ہین۔

(پیتل بنانے کی ترکیب) پیتل تانبے اور
جست کو باہم ملاکر پگھلانے سے بنتا ہے لیکن قسم
قسم کا پیتل بنانے کے لیے وزن الگ الگ ہین جیسا
کہ بہت بڑھیا اور چمکدار پیتل بنانے کے لیے ۲ حصہ
تانبے کے ٹکڑے اور ایک حصہ جست کے ٹکڑے
ہونے چاہئین ان دونون دہاتون کو کٹھالیون
مین الگ الگ پگھلاکر پھر ملا دینا چاہیئے اس وزن
اور ترکیب سے جو پیتل طیار ہوگا وہ نہایت خوشرنگ
اور چمکدار ہوگا اس قسم کے پیتل سے جو مال طیار
کیا جاویگا وہ بہت اچھا ہوگا میلا بہت کم ہوگا۔

(بٹن بنانے کی دہات) جس دہات سے
بٹن بنائے جاتے ہین وہ بھی ایک قسم کا پیتل
ہوتا ہے لیکن اوس کا وزن حسب ذیل ہے۔
تانبا ۱۵ حصہ جست ۲۰ حصہ سیسہ ۳ حصہ۔ رانگ
۲ حصہ ان سبکو کٹھالی مین ڈال کر پگھلاکر یا تو
سانچے مین ڈہال دو یا چادر بنالو اس دہات سے
بٹن بڑے خوبصورت اور پائدار بنتے ہین۔

(بہت ملایم پیتل بنانے کی ترکیب) تانبا
۳۳ حصہ۔ جست ۲۵ حصہ۔ دونون کو پگھلالو
اس وزن سے جو پیتل طیار ہوتا ہے وہ نہایت
نرم قسم کا ہے۔

(تار بنانے کے لیئے پیتل) جس پیتل کا تار بنایا
جاتا ہے اوس کا وزن حسب ذیل ہے یعنی تانبا ۷۲ حصہ
جست ۲۸ حصہ۔ دونونکو پگھلاکر جنتی مین کھینچنے سے
تار بن سکتی ہے۔

مہرشی پاتنجل کرت یوگ درشن کا

اردو ترجمہ

(سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ ہند ہو جلد ۵ نمبر ۱۲ کا صفحہ ۲۸۵)

वृत्तयः पंचतय्यः क्लिष्टा अक्लिष्टाः॥५॥

پدارتھ - برتیان کلشٹ اور اکلشٹ روپ سے پانچ پرکار کی ہوتی ہین -

(تشریح) اس سے پچھلے سوتر مین رشی جی نے کہا ہے کہ جیسی برتیان یعنی خیالات ہوتے ہین آتما مین بہی وہی روپ جہلکنے لگتا ہے - گویا آتما کا روپ برتیون کے موافق ہی ہو جاتا ہے اس لئے برتیون یعنے خیالات کی تشریح کرنی ضرور ہوئی - پس اس پانچوین سوتر سے مہرشی پاتنجل جی برتیون کا حال ورنن کرتے ہین - اس سوتر کا یہہ مطلب ہے کہ خیالات دو قسم کے ہوتے ہین ایک بُرے دوسرے بھلے یعنی بد اور نیک جن خیالات کے سبب سے آتما کو دُوکھ ملتا ہے یعنی تینون پرکار کے دوکھون کی پرورتی ہوتی ہے اونکو کلشٹ یا دوکھ مین پہنسانے والی برتیان کہتے ہین اور جن برتیون کے کارن سنساری وشیون سے ویراگ ہو کر ایشر پراپن ہونا ہوتا ہے یعنی جو برتیان موکش پہل کی دینے والی ہوتی ہین اونکا نام اکلشٹ یعنی دوکھ سے بچانے والی ہے جیسی برتی ہوتی ہے ویسا ہی سنسکار اوتپن ہوتا ہے سنسکار پہر برتی کو اوتپن کرتا ہے برتی پہر سنسکار کو اوتپن کرتی ہے اسطرح یہہ برتی اور سنسکار کا چکر رات دن چلتا رہتا ہے اور چت بہی اسی چکر کے انوسار چنچل یا استہت رہتا ہے اگر اکلشٹ برتیون کے کارن ببیک اور ویراگ سے چت استہت (قایم) ہو جاتا ہے تو پرم سکھ ارتہات موکش کی پراپتی ہوتی ہے اور اگر کام کرودہ لوبہہ موہ آدی کلشٹ برتیون کو گرہن کر لیتا ہے تو مہا دوکھ روپ پرلے کو پراپت ہو جاتا ہے - پہر یہہ دونون قسم کے خیالات پانچ طرح کے ہوتے ہین اونکا نام اگلے سوتر مین لکھا ہے -

प्रमाण विपर्यय, विकल्प, निद्रा, स्मृतयः

(پدارتھ) پورب سوتر مین کہی ہوئی پانچ برتیون کے یہہ نام ہین - ۱ پرمان - ۲ بپریہہ - ۳ بکلپ - ۴ ندرا - ۵ سمرتی - اگلے سوتر سے ہر ایک برتی کی تشریح علیحدہ علیحدہ کیجاوے گی

(باقی آیندہ)

مُراسلات

پرماتما کی بلوان اچھا اور منش کی الپگتا

بسا اوقات ایسا ہوا کہ کسی اچھے تعلیم یافتہ خوبصورت نوجوان کی شادی کسی اعلے ترین گھرانے کی مہ جبین لڑکی سے ہونے کو ہے - دونون طرف سے خوب شان و شوکت کی تیاریان ہو رہی ہین دولہا کے والدین اس شادی کو موجب خانہ آبادی سمجھکر برسون کی کمائی صرف کر رہے ہین اور دلہن کے مان باپ اس مبارک رسم کی خوشی مین سُہاگ کے گیت سُنتے اور بشاش ہوتے ہین سب سے بڑہ کر

بَر اور بَدھو کے دل مین باہمی محبت اس قدر جوش مار رہی ہے جوکہ بیان سے باہر ہے اگر نوجوان مرد کو ایک خوبصورت بیوی ملنے کی اُمّید ہے تو عورت کو بہت تھوڑے عرصہ مین ایک اچھے عہدہ دار اور بلند مرتبہ خاوند کی جورو ہونے کا شوق ہے غرض ہر دو جانب اُمّید کے سبز باغ دکھائی دے رہے ہین۔ مگر عین شادی کی رات کو جب تمام مراسم طے ہو جاتے ہین اچانک دولہا بیمار ہو جاتا ہے اور آناً فاناً اجل کا شکار ہو کر سب کو روتا ہوا چھوڑ جاتا ہے۔ ادہر اس وقت کیسا بھیانک سمہ ہوتا ہے جسکو بیان کرکے ہر دہ یکسان ہو جاتا ہے۔ دونون گہرون مین بجاے خوشی کے ماتم چھا جاتا ہے۔ کہان تو والدین کو اس قدر خوشی ہوتی ہے اور کہان ایک دم مین اِن کی تمام خوشیان اور اُمّیدین اُداسی مین تبدیل ہو جاتی ہین۔ بیچاری کنیا جو نہین معلوم اپنے دل مین کیا کیا اُمّیدین لیے بیٹھی تھی اور کیسے کیسے اچھے نظارے عالم خیال مین دیکھ رہی تھی آہ یاس و حسرت کی ایک تصویر بنجاتی ہے مگر خیر کچھ بھی ہو بجز رضا بہ قضا کے چارہ نہین ہوتا۔ کیونکہ پرماتما کی اِچھا بڑی بلوان ہے مُنش الپگیہ ہے۔ وہ ہر ایک بات کو نہین سمجھ سکتا کہ قضا و قدر نے اِسمین کون سی بھلائی متصوّر کی ہے۔ دُنیا مین سِرشٹی نیم سے جسقدر عظیم انقلاب ہوتے ہین وہ مُنش کی سمجھ مین بہت کم آتے ہین اور بڑے سے بڑے فلاسفر اِن کے فوائد کو جاننے مین قاصر رہجاتے ہین لیکن اِس سے فقط مُنش کی الپگیتا ظاہر ہوتی ہے ورنہ نیچر جیسے پرماتما کا کارکن ایجنٹ سمجھنا چاہیے کبھی غلطی نہین کرتا۔ ہمارا عظیم حوادث کے وقوع پر شور و واویلا مچانا بعینہٖ یہہ مثال رکھتا ہے جیسے کوئی بادشاہ اپنی رعیت کی خوشحالی اور آسودگی کے لیے نہرین کھدوائے۔ سڑکین تیار کرائے۔ پاٹھشالے اور سرائین بنوائے اور ایک کیڑا فقط اس لئے اسکے اس عمل کو ناپسند کرے کہ اسکو اِن کامون کی وجہ سے اپنا گھر چھوڑنا پڑا۔ بادشاہ اور کیڑے مین تو پھر بھی کچھ نسبت ہے مگر دُنیا مین سب سے بڑا شہنشاہ اُس سرو شکتیمان سرو گیہ پرمیشور کے سامنے کچھ بھی حیثیت نہین رکھتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر زمانہ کے مذہبی پیشوا اور وید و دیا کے جاننے والے وگیانی تتو درشی ہمیشہ پرماتما کی اِچھا کے سامنے خوشی خوشی سرِ تسلیم خم کر دیتے ہین اور بڑی سے بڑی آپتی کے وقت نہین نہین اُس ہمہ مین جب کہ مرتیو اپنا گھاڑا لئے سر پر کھڑا ہوتا ہے یہی وچن مُنہ سے نکالتے ہین "ہے پرم پتا پرماتما تیری اِچھا پُورن ہو"۔ ناظرین یہہ الفاظ تھے جو شری سوامی دیانند سرسوتی جی نے پرلوک کو جاتے سمیہ مُنہ سے نکالے تھے۔ حضرت مسیح نے سولی پر چڑھکر جو الفاظ بولے تھے اِن کا بھی یہی مطلب تہا۔ واقعی پرماتما کی اِچھا بڑی بلوان ہے اِسمین چون و چرا کی ہرگز گنجائش نہین۔ دُنیا کا کونسا جہان پہلوان اِسکے رستے مین کچھ روک پیدا نہین کرسکتا اعلےٰ سے اعلےٰ عظیم الشان

سلطنتوں کو جنکا لوہا ساری دنیا مین مانا جاتا ہے
مشیت ایزدی کے سامنے فوراً سر جھکانا پڑتا ہے
اور بڑے سے بڑے مغرور سپہ سالاروں اور فاتحان
دنیا کو اسکے حکم کی تعمیل مین بلا تامل اور توقف کے
پابزنجیر ہونا پڑتا ہے انسانی تواریخ اس قسم کی
مثالوں سے بھری پڑی ہے۔

نیپولین۔ روس۔ آسٹریا۔ اٹلی۔ جرمنی۔ مصر وغیرہ
تمام ممالک کو فتح کر چکا ہے۔ واٹرلو کے میدان پر ایک
طرف انگریزوں کی بے شمار فوج پڑی ہے دوسری جانب
نیپولین کی فرانسیسی سپاہ کوسون تک پھیلی ہوئی
ہے۔ نیپولین کے بڑھے ہوئے دل کو فتح کی پوری امید
ہے اور یہہ وہ فتح تھی جسکے بعد نیپولین یقینی طور سے
سارے کرۂ ارض کا بادشاہ کہلایا جا سکتا تھا۔ مورخون
نے لکھا ہے کہ لڑائی سے ایک گھنٹہ پیشتر نیپولین کو
شہنشاہ دنیا ہو جانے کی پوری امید تھی مگر آہ
فلاسفروں کا یہ قول کس قدر صحیح ہے کہ
man proposes & God disposes
یعنی جو تجویز انسان سوچتا ہے مشیت ایزدی اس کو
منسوخ کر دیتی ہے۔ نیپولین نے اس امید سے کہ مین
ساری دنیا کا بادشاہ بنوں گا بیلنس کے مقام مین
لڑنا شروع کیا ایک ہی گھنٹہ مین خون کے دریا
بہہ گئے۔ فرانسیسیون کے بے شمار کرنے ہرچند چاہا
کہ اس فتح کو حاصل کر کے اپنے سپہ سالار کو سلطنت دنیا
کے تخت پر بٹھائین مگر مشیت ایزدی کو کچھ اور ہی
منظور تھا۔ ایک گھنٹہ کی لڑائی کے بعد جبکہ لاکھون
فرانسیسی سپاہ کٹ چکی تو نیپولین گرفتار کیا گیا
اور پابزنجیر کر کے سینٹ ہلینا کے جزیرہ مین
بحیثیت ایک عمر قیدی کے بھیجا گیا۔ اور یہہ ہماری
نظرون مین کسقدر بھاری انقلاب ہے مگر اس
سروشکتیمان پرمیشور کی اچھا کے سامنے اس
انقلاب کی حیثیت اس سے کچھہ زیادہ نہین جیسے
کہ احتیاط سے چلنے والا شخص ایک کیڑے کو اپنا
رستہ صاف کرنیکے لئے آگے سے ہٹا دیتا ہے۔

اسیطرح علاالدین خلجی کی مثال قابل ملاحظہ ہے
جسنے رانی پدمنی کو لیکر اور رانی کو قبضہ مین لانے
کی بالکل پکی امید رکھکر اسنے چتوڑ کا محاصرہ
کیا۔ کئے مہینے گذر گئے دونون اطراف کے لاکھون
آدمی غارت ہو گئے۔ جنمین غالباً بہت سے علاالدین
کے خویش واقارب بھی ہونگے مگر مغرور اور البیلیہ
انسان علاالدین نے اپنی امید سے دست بردار
ہونا ہرگز نہین چاہا۔ اور وہ کیا جانتا تھا کہ جس
منزل پر اسکی امید اسکو کھینچے لئے جا رہی ہے
وہان پہونچکر وہ رانی پدمنی کی جگہہ بجز ایک راکھہ
کی مٹھی کے کچھہ نہین پائیگا اور سوائے دست تاسف
ملنے اور اس قدر بنی نوع انسان کے خون پر پچھتانیکے
کچھہ ہاتھہ نہین آئیگا۔

مبارک ہین وہ لوگ جو جھوٹی امیدون کا پیچھا
چھوڑ کر پرماتما کی مرضی کے ساتھہ متفق ہوتے ہین
یہان ہم اپنے ناظرین اخبار کی توجہ سنسار مین مہاراجہ
رامچندر کے پوتر جیون کی طرف لیجانا چاہتے ہین

آپ کو ولیعہد قرار دینے کی تجویز ہو چکی ہے۔ اجودھیا
کی سلطنت میں ہر چہار سو آرائش و زیبائش کے
سامان ہو رہے ہیں۔ نگینہ نما لاؤں میں بڑے بڑے
نگینہ کیے جا رہے ہیں۔ جھاڑ فانوس سے سجی ہوئی محفلوں
میں الیشر گنان واد یا جا رہا ہے اور راج بھون جیسی
زرق برق کے سامان سے چکا چوند کا عالم ہے وید
دھونی سے گونجتا ہے۔ دور و نزدیک کے باجگزار
راجاؤں کے ڈیرون سے اجودھیا کا میلوں تک
پٹا ہوا ہے ایسی حالت میں اس نوجوان کی امیدوں
کا اندازہ کیا ہو سکتا ہے جو کہ تھوڑے عرصہ میں
ولیعہد قرار دیا جا کر اس ساری عظیم الشان سلطنت
کا مالک ہو جائیگا مگر عین اس وقت جبکہ مراسم
طے ہونے میں چند لمحے باقی ہوتے ہیں یکایک اسی
ولیعہد بننے والے نوجوان کو ۱۴ برس کا بنوباس
ملتا ہے لیکن کیا اس سے اس نوجوان کی حالت میں
کچھ تغیر ہوتا ہے ہرگز نہیں بلکہ وہ اسیطرح لیتا ہے
چہرہ یہ وچن کہ کر ہے پرماتما تمہاری اچھا پوری ہو
جنگل کا راستہ لیتا ہے۔ اوہو کہاں ہیں وہ دہرماتما
پرش جو ایشر کی اچھا کے سامنے اس طرح خوشی
سے سر تسلیم خم کرتے تھے۔

ان پرانے تواریخی واقعات سے ہوتے ہوئے
اب ہم اپنے ناظرین اخبار کی توجہ انہیں دنوں
کی نہایت تازہ مثال پر لانا چاہتے ہیں جو کہ ہمارے
شہنشاہ وقت سر یمان ایڈورڈ ہفتم کی تاجپوشی
سے متعلق ہے۔ ایک مہینہ پیشتر تمام دنیا کی آنکھیں
اس مبارک رسم کے تزک و احتشام کو دیکھنے یا اسکے
حالات پڑھنے کے منتظر تھے۔ ہر ایک فرد بشر اس بات
کا قائل تھا کہ دنیا کی تواریخ میں یہہ جلوس ہمیشہ کے
لیے بے نظیر رہیگا۔ انگلستان کے کل اخبار اتنے
نہیں نہیں یورپ کا تمام پریس اس مبارک رسم کے
حالات کی اشاعت میں اپنا جوہر دکھانے کے لئے
تیار ہو بیٹھا تھا خاص لنڈن میں جو جو سامان بنائے
گئے تھے اور جس قدر عظیم الشان تیاریاں کی گئی
تھیں ان کو بیان کرنے کی قلم میں طاقت نہیں۔
اہا۔ ۲۰ جون کو انگلستان کا نظارہ کیسا تھا جبکہ
اسکے ساحل پر سینکڑوں میلوں تک جہازوں
کے بیڑے لنگر ڈالے ہوئے ہوتے اور ہر ایک
انگلستان کی طاقت کا اندازہ لگاتے۔

جنگی جہاز کا جداگانہ علم ہوا میں پھرا تا ہوا ہر اک
غیر کو آکر تماشا دیکھنے کا اشارہ کرتا۔ سجی ہوئی
بندرگاہیں اور ریلوے سٹیشن استقبالیہ پارٹیوں
کے ہجوم سے بھرے ہوئے نظر آتے۔ برطانیہ کلاں
کے ہر ایک شہر و قصبہ میں رقص و سرود کے سامان
ہوتے خاص لنڈن کے گلی گلی اور کوچے کوچے
میں آرائش و زیبائش کے سامان دکھائی دیتے
بازاروں میں بانا نوں کے فرش نظر آتے۔ تمام
بادشاہی مکانات جھاڑ و فانوس سے آراستہ
و پیراستہ ہوتے اور ویسٹ منسٹر کا گرجا اپنی
زیبائش سے خود بدولت جناب شہنشاہ کی سواری
کا استقبال کرتا ہوا دکھائی پڑتا اور جلوس کے

ساتھ ساتھ ہزاروں انگریزی اور دیسی فوجوں کے بینڈ بجتے ہوئے اور بہت سے بادشاہان ممالک غیر ہمرکاب ہوتے۔ مگر یہ تمام باتیں انسانی خیال میں ہی تھیں قضا و قدر یا مشیت ایزدی کو تھوڑے دنا ملتیں میں اور توقف منظور تھا اس لئے ہمارے شہنشاہ وقت جو ہماری ہی طرح انسان ہیں اور ایشر کے سامنے ہماری مانند کمزور ہیں وہ تاریخ کی صبح تک اس بات سے واقف نہیں تھے کہ تعلیم تیاریاں جس جلوس کے لئے کی جا رہی ہیں وہ آج نہیں ہو سکے گا۔ چنانچہ وہ صبح کو ہی بیمار ہوئے اور بجائے تخت نشین ہونے کے جراحی کی میز پر لٹائے گئے جب ایسے صاحب اقتدار اور عالیجاہ شہنشاہوں کو پرماتما کی مرضی کے سامنے بیچارہ دیکھا جاتا ہے تو مہرشی سوامی دیانند کے یہ آخری الفاظ یاد آتے ہیں۔ "ہے پرماتمان تیری اچھا پورن ہو"۔

(اوم شم)

کرموں کا بندھن

انسان کی زندگی ایک بڑا بھاری دلچسپ ناٹک ہے اور ہر ایک مرد ہر ایک عورت ہر ایک بچہ اپنا کام اسی طرح کرتا ہے جیسے کسی تماشے میں الگ الگ آدمی الگ الگ صورتوں میں اسٹیج پر آکر لوگوں کا دل لبھاتے ہیں۔ انسان اگر غور سے دیکھ لے تو جتنے دلچسپ سین اس دنیا کے ناٹک میں ہیں اتنے ہرگز کسی پارسیوں کے تماشے میں نہیں مل سکیں گے مگر افسوس صد ہزار افسوس کہ بہت کم لوگ ان دلچسپ واقعات پر نظر ڈالتے ہیں اور بچوں کی طرح اچھے اچھے پردوں سفیدہ ملے چہروں چمکتے جوڑوں میں ڈوب کر وقت خراب کرتے ہیں ناٹکوں کی اگر تعریف ہو سکتی ہے اور اگر ان سے کچھ نکل سکتا ہے تو صرف یہی ہے کہ دنیا کے واقعات کو جیسا کہ پاتے ہیں ناٹکوں میں باندھ کر دکھا دیں جو طبیعت کے خیال۔ دل کی دھڑک۔ محبت کا جوش۔ بدمعاشوں کی بیرحمی۔ غریبوں۔ بھلے مانسوں کی تکلیفات اس دنیا میں اپنا اثر دکھاتی ہیں اونکو چمکیلے رنگوں میں ہمارے نظر کے سامنے ڈال کر ہماری طبیعت پر اثر پیدا کر کے ہمکو کچھ سکھا جائیں سنبھال جائیں آدمیت دیجائیں۔ برائی سے دور نیکی کی محبت ہم میں پیدا کر جاویں۔ نہ کہ صرف کالی پری لال پری پیلا دیو ہرا دیو ہمارے سامنے لا کر کھڑا کر دیں اور ناپاک عشق کے ملاروں۔ خیالوں غزلوں کو اس طرح سے سناویں کہ گویا اونکے برابر کی صفائی اور خوبی کبھی سنا ہی ممکن نہو۔

یہ ہماری سوسائیٹی کی خرابی کی ایک نشانی ہے کہ اندرسبھا وغیرہ جیسی بے معنی فضول ناٹک ہر گلی کوچہ میں زبان پر سننے میں آتے ہیں اور وہ بھی اس طرح سے کہ گویا اوس کے مضمون پر اوس گانے والے کی رال ٹپکی پڑتی ہے اور ایک اسی پر کیا منحصر ہے اور کئی ناٹک ایسے موجود ہوتے جاتے ہیں بلکہ یہاں تک اس طبیعت کے کمینہ پن کا اس سوسائیٹی میں اثر ہے کہ جو ناٹک کسی اور زبان سے بھی ترجمہ کیا جاتا ہے

اوس مین بھی اس قدر غزلون کی بوچھاڑ اور ٹھمریون
کی بھرمار اپنی طرف سے لگا دی جاتی ہے کہ اصل مضمون
کی بھی خوبی کھو دیجاتی ہے۔ یہہ تو اس دُنیا کی نمائش
کا ایک سین ہے اور بھی سین دیکھئے ذرا ہم بازار کی
طرف نکل جاتے ہین تو کیا دیکھتے ہین کہ سیکڑون
آدمی ادہر سے آتے ہین اودہر کو جاتے ہین۔ کوئی بنئے
کی دوکان پر کھڑا ہے کوئی بزاز سے کپڑا خرید رہا ہے
کوئی عطار کی دوکان پر نسخہ بند ہواتا ہے۔ کوئی
لکڑی کے بل بھی چلنے کو مجبور ہے کوئی دوسرے
کے کاندھے سے اپنی آنکھون کا کام لیتا ہے۔ ایک
اور پردہ اوٹھایئے اودہر سے بالسنون پر بیحس و حرکت
پڑا چار آدمیون کے کاندہون پر ایک شخص دکھائی
دیگا جو کل ہی سُرخ سفید اوچھلتا کودتا کسی کی
آنکھون کا لعل بنا بیٹھا تھا کوئی ہائے کرتا ہے کوئی
روتا ہے کوئی سر پیٹتا ہے۔

ایک اور سین دیکھئے عدالت آپکے سامنے ہے سیکڑون
آدمی ہر لباس مین نظر پڑتے ہین اودہر فیس ادا
ہوتی ہے۔ اودہر رشوت سے ہاتھ گرم ہوتا ہے اوکر
عدالت سے جھک جھک ہوتی ہے۔ اودہر اسٹامپ
بکتے ہین۔ غرضکہ جہان دیکھو وہان کوئی کام ہوتا نظر
آویگا۔ ذرا باریک نظر سے دیکھئے انہین دُنیا کے
بندون مین کسی کے ماتھے پر تیوری ہے کوئی ہنستا
ہے۔ کوئی ہو ہو کرتا ہے کوئی لڑتا ہے گالیان
دیتا ہے کوئی معشوق کی یاد مین دل کی گدگدی کو
ہمنشینون کے سامنے چھپانے کی کوشش کرتا ہے

کوئی عیب چوری قتل و دغا کے کام مین مشغول ہے
کوئی بنوری کشتی مین بیٹھکر دریائے شراب مین
سیر کرتا ہوا جہنم کے صدر دروازے پر کُنڈی
کھڑکاتا ہے۔

غرضکہ جہان دیکھئے ہر شخص وہر کار ہے۔ یہہ
کرمون کا دریا ہمیشہ لہرین مارتا رہتا ہے۔ پھر ان
لوگون سے کوئی ذرا پوچھے کہ آپ کون ہین؟ یہہ
دُنیا کیا ہے؟ آپ اس مین کہان سے آئے ہین
اور کدہر کو جاوینگے ذرا سوچئے۔ کیا مطلب کیا
سوچنا کیا خیال۔ پس سمجھنا چاہیئے کہ یہی خیال
بے سوچے بلا غور اس بھروسہ مین پڑا رہنا۔ یہ کام
کرنا وہ کام کرنا۔ مگر ذرا خیال کرنا کہ ہر ایک کام شاید
ہزارون برس کے لئے انسان کی ہستی پر ایک اٹ
نشان لگا جاتا ہے۔ کرمون کے بندہن مین داخل
ہے۔ آپ کسی کی طرف آنکھ نکال کر دیکھئے اس کا
دل دُکھائے تو یہہ سمجھ لیجئے کہ وہ آنکھون کی سُرخی آپ
کے بدن مین بہت سخت جگہہ پکڑ گئی اور کسی وقت مین
آپ کو کبھی کی خفگی مین بیکس بناکر خوب جلا دے گی
آپ اپنے وقت کو رائیگان کھوتے ہیں جواہر کی
قدر نہ کیجئے جو جو کام دہرم اور مکتی کے دینے والے
اس سے بن سکتے ہین اون پر توجہ نہ کیجئے تو کیا
آپ یہہ سمجھتے ہین کہ جیسے آپ اس دُنیا مین آئے
تھے ویسے ہی چلے جاوینگے؟ ہرگز نہین۔ قدرت
کا قانون کبھی اپنے عمل مین ٹل نہین سکتا ہے۔
اور یہہ وقت بے فائدہ کھونا شاید بہت قریب ضرور

آپکو جیتن کی حالت سے نکال کر جڑ بنا دے گا۔ آدمیت کے تو کیا شاید حیوانیت کے بہی درجہ سے گرا دے۔

یہہ جو ہندوستان بے پیرو حال ہو رہا ہے نہ اس کے بچون کے پیٹ کو روٹی نہ تن پر کپڑے۔ نا بیودان کے بچون کو نیم وحشی ہونے کا الزام ہے بحکومت کرنے نالیاقتی ان کا بڑا بہاری انعام ہے نہ ہمارا اپنا راج نہ اپنا انتظام ہے۔ سوسائیٹی ہماری بگڑی پڑی ہے۔ دس دس برس کی کنواری بیوائین سر پیٹتی ہین۔ پندرہ پندرہ برس کے دو دو بچون کے باپ روٹی کہلانے اُن کے پیٹ بہرنے کی فکر مین پڑتے ہین۔ نہ اپنا علم ہے نہ اپنی تجارت۔ ہم آپ سرگردان ہین۔ ہماری عورتین کاٹہ کی پتلیان ہین۔ ان سب کا یہی باعث ہے کہ ہم نے بڑے بکتے خوف انگیز کام کئے ہین۔ آپس کی پھوٹ بہائیون کی لڑائی۔ راجاؤن کی عیاشی۔ برہمنون کی جہالت اور خود غرضی اور ایسی باعث ملک کے انتظام کی خرابی۔ ہر قسم کے جرم کا بڑہنا۔ ڈکیتون کا بڑہنا قاتلون کا سرگرمی کرنا ایسے ایسے کامون کے باعث سے وسط ایشیا کے ڈکیت ہم سے ایک روحانی رشتہ پیدا کر کر ہمکو مار گئے۔ جن جن باتون مین ہمارا فخر تہا اوکو کہو گئے۔ سینکڑون ہمارے بہائیون کو ہماری چہاتیون سے علیحدہ کر کر غیر جرگ مین ملا گئے۔ مذہبون کی نا اتفاقی کا بیج بو گئے۔ راجپوتون کے خون سے رہی سہی گرمی

رفع کر گئے۔ اب جو کچہہ ہزارون برس کی سزا نے اُن پاپون کی سزا نئی کی ہے تو تہوڑی تہوڑی سختی پیدا ہو گئی ہے۔ پچھلے بادشاہون کے زمانہ مین قانون کا بازار گرم نہ تہا روپیہ اور ملکون کو چھینتا تہا اس لئے اس ملک کی یہہ سزا باقی تہی وہ اب بہت کچہہ مل چکی ہے اور کسیقدر باقی ہے۔ جہالت کی سزا تو مل چکی اس لئے اب تعلیم روز افزون ہے ہمارے بہائیون کی آنکھین بہی کہلتی ہین اپنی حالت سرگردان کو دیکھتے بہی ہین اور اوسپر روتے بہی ہین ہاتہہ پیر بہی مارتے ہین مگر کیا کرین کرمون کا بندہن بہت کڑا ہے وہ کیا بلا بھگتے بلا پرائشچت کئے نکلنے تہوڑا ہی دیتا ہے۔ ہان بہائیو خوب سمجہہ لو اور آنکہین کہولو اپنی حالت کو سمجہو اور سمجہاؤ۔ کرمون کا بندہن ہلکا کرو۔ ہزارون برس کے بڑے کامون کو چہوڑنے کے راستہ پر پڑو۔ خود غرضی کو کام مین نہ لاؤ۔ عیاشی مین نہ پڑو اپنے ذاتی فائدون کے لئے اپنے قوم کے گلے پر چہری نہ پہیرو۔ اپنے ہی نیست و نابود ہونے کا راستہ صاف نہ کرو۔ اٹہو اپنی اور اپنی سوسائیٹی اور اپنے ملک کے مرضون کو دریافت کرو۔ اور تن من دہن سے اوس مرض کی دوا کرو۔ آپس کے کینہ اور حسد بغض کو کام مین نہ لاؤ۔ بہت تہوڑے دنون مین دیکہو گے کہ تمہاری ترقی روز افزون ہے اور تم بہی اس دنیا مین منہ دکہانے کے قابل ہو۔ ورنہ کیا ہے کتنا ہی رو رو کیون کہا لو کتنے ہی ناچ

تماشے کیون نہ دیکھو۔ کتنی ہی شرابین کیون نہ
پیو۔ کتنے ہی مخملون کے گدّون اور رومی قالینون
پر کیون نہ بیٹھو۔ کتنے ہی پان کھاکر مُنہ کیون نہ
رچاؤ تمہارے واسطے کہین مدد نہین ہے۔ کوئی
چکّر دار پگڑیون اور کلابتّونی دوشالون کو نہ پوچھیگا
بلکہ یہہ سب چیزین تو جہنّم کے دریا مین سنگ گردن
کا کام دینگی۔

الراقم

شاہ پوری۔ از بنارس

قدیم گرنتھ

ایک انگریز کو تاڑپتر پر لکھی ایک اَت پراچین سنسکرت
کی پستک پرانے دیوناگری حرفون مین لکھی ہوئی
ملی ہے۔ اوس گرنتھ کا نام سری پراشر جی کی تصنیف
عیسیٰ سنگھتا ہے۔ اِس گرنتھ مین لکھا ہوا ہے کہ
کلجگ مین عیسیٰ نام کا ایشور کا پُتر پیدا ہوگا اور اپنے
نام پر نیا مذہب چلاوے گا اوس وقت اِسی مذہب
کا ایک چکرورتی راجا ہوگا۔ آجکل کے ودوانون کے
مت سے پراشر جی کو پیدا ہوے قریب پانچ ہزار برس
کے ہوے ہین۔ پراچین کال کے بھارت برشی لوگ
تری کالگ ہوتے تھے اوسکی شہادت یہہ گرنتھ دے
رہا ہے۔ اگرچہ فی الحقیقت یہہ جعلی گرنتھ ہو تو۔

(نوٹ از اڈیٹر) یہہ عیسائیون کی چالاکی ہے
چونکہ آجکل براہمنون کی حالت بہت گری ہوئی ہے
دھرم ادھرم کا کچھ وچار نہین رہا اسلئے عیسائی مشنریون
نے کسی براہمن دیوتا کو لالچ دیکر یہہ کارروائی کی ہے۔

بنارس

یہان کی آریہ سماج اپنے قدیم جگہہ سے اوٹھ کر شہر
مین ہونے لگی ہے۔ تعداد ممبران مین کوئی ترقی
نہین ہے۔ کارروائی سماج کی بہت سُست ہو اپنین
برودہ کے لکچھن دیکھ پڑتے ہین۔ سُنا جاتا ہے کہ ماہ
دسمبر کی تعطیل مین آریہ پرتی ندھی کا جلسہ ہوگا۔
مگر بعض ممبرون کے زبانی ہونے مین بھی شک پایا
جاتا ہے۔ اوپدیشکون کا کاشی مین وقتاً فوقتاً
آنا بہت لازمی ہے تاکہ مذہبی مذاق کا جوش
ترقی پذیر ہے۔ منتری سماج کو سماج کی حالت سدھارنے
کی دل وجان سے کوشش کرنا چاہئے۔

راقم نامہ نگار شاہ پوری از بنارس

شری مان اڈیٹر آریہ بندھو جی۔ نمستے
کرپا کرکے مضمون ذیل کو اپنے انمول پتر مین جگہہ
دیکر مشکور کیجئے۔ بڑے آنند کی بات ہے کہ آج تاریخ
۳۰۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء کو بوقت شب جملہ طلبا مدرسہ
زراعت کانپور چونکہ ہندو و مسلمان و عیسائی ہین
نے بڑی خوشی و جوش کے ساتھ بورڈنگ ہاؤس
مین روشنی اور ہون کی جس وقت سب ودیارتھی
نو ہا "سواہا" کا اوچارن اونچے سُر سے کرتے
تھے سب جنگل گونج اوٹھتا تھا اور آواز بازگشت
سے معلوم ہوتا تھا کہ اطراف نواح کے تمام درخت
تمام مکانات و تمام جڑی بوٹیان وید دُھنی سے
تمام میدان کو پورب کہہ رہے ہین۔ مین پنڈت

سوریہ پرشاد جی و پنڈت رتنگ بہاری لعل جی
و دیارتہی شیوچرن جی کو بارک دہن دادو تیا ہون
کہ جنہون نے میری درخواست کو قبول کرکے بہت سے
یہان تشریف لانے کی تکلیف کو گوارا کیا اور ہون
کو نہایت تیار کرایا - پنڈت سوریہ پرشاد جی نے
ایک واکہیان ہون کے فوائد پر دیا اور سائنس
وغیرہ کے دلائل سے یہ اچھی پرکار ثابت کیا کہ ہوا
و پانی و غذا کو ہون سے فائدہ عظیم پہونچتا ہی
اور یہہ بہی ثابت کیا کہ جڑی بوٹیون کے اثر بہی
اسیوجہہ سے کم ہوگئی ہین کہ یہان ہون کا پرچار
کم ہوگیا ہے - اپنے واکہیان مین ویدون کی عظمت
کو بہی مسٹر میکسمولر و پرنس بسمارک وزیر جرمنی
وغیرہ وغیرہ کے واکہیانون و کتابون کے حوالہ دیکر
اچھی طرح ثابت کیا

مجہکو فخر ہے کہ میرے شاگردون مین ایسا
پریم بہاو و اتفاق بڑہا ہوا ہے کہ باوجود اونکے
مختلف مذاہب سے تعلق رکہنے کے اون سبنے ملکر
اس شبہ اوسر پر ہون و روشنی کا آنند اوٹہا -
ایشر پرماتما سے پرارتہنا ہے کہ وہ ایسا پریم بہاو
و اتفاق سب بہارت واسیون کے دل مین پیدا
کردے

آپ کا کرپا بہلاشی
ہری رام سنگہ ورما سکنڈ ماسٹر مدرسہ اعوت کانپور
مورخہ ۳۰ - اکتوبر ۱۹۰۲ء

عام خبرین

شاہِ ایران نے حال کے سفر یورپ مین برلن
مینو سپلٹی کو دو عجائب اونٹ دیئے ہین اِن مین
بڑا اونٹ ستائیس انچ اونچا اور اکیس سیر وزنی
ہے - دوسرا چار انچ چہوٹا وزن معلوم نہین -
شان خدا ہے کیسی کیسی مخلوق بنائی ہے -

ملک کلینیا انگلستان مین قدرتی صابون کی
کان نکلی ہے انسان کے لئے سے سب
سامان مہیا کردیتی ہے -

ٹیکہ طاعون شہر کانپور مین مفید ثابت ہوا لوگ
بہ شوق خود لگواتے جاتے ہین -

ملّا دیوانہ کا انگریزون سے لڑنا تعجب خیز ہے پر
معلوم ہوتا ہے کہ خفیہ امداد کسیکی ضرور ہے -

ایک اسٹریلین پنشن یافتہ افسر نے اس واسطے
اسلام قبول کیا ہے کہ "بادشاہ کسی مقام کا
بن جائے اور اپنا نام میر سلیمان رکہا ہے اور
شمالی انڈیا مین صاحب حکومت بن بیٹھا ہے اور
ملا کو فوج کا افسر مقرر کردیا ہے - اچھی چال ہی -

ملتان مین فصلون کو مورچہ اور امرتسر
مین میدانی چوہا خراب کررہا ہے -

شکایت ہے کہ دربار دہلی کے سامان کے لیجانے
مین ایسٹ انڈین ریلوے قاصر پائی گئی -

قائم گنج مین ہندو و مسلمانون مین نفاق کی
آگ سلگ رہی ہے -

پونا مین مسٹر تلک کے مقدمہ کی ۱۲ تاریخ نومبر بہی ملتوی کی گئی۔

سیشن جج الہ آباد کے سر پر ایک قیدی نے ہتکڑی پہینک کر ماری زخم خفیف آیا دس سال کی سزا دی گئی۔

دہلی مین داخل ہونے والون کا معاینہ ریواڑی رہتک سونی پت انبالہ چہاونی مین ہوگا۔

حضور ویسرے نے مہاراجہ صاحب اودے پور کی کمال تعریف فرمائی کہ کار ریاست مین بدل مشغول رہتے ہین یہان تک کہ صحت بدن کا خیال بہی نہین ہے ہر ایک ریاست کی خود نگرانی کرتے ہین۔

ڈیڑہ سو مسافر انگلستان سے ہندوستان برائے دربار دہلی آرہا ہے۔

مہاراجہ صاحب کشمیر ایک غیر معمولی قد کا آدمی دربار دہلی کے لئے ہمراہ لاوینگے۔ تحفہ

انسپکٹر مدارس اوڑلیسے نے حکم دیا ہے کہ طلبار کو دونون ہاتہون سے لکہنے کی مشق کرائی جاے۔

دہلی کی چاندنی چوک کی پٹری کا نیلام مبلغ ایکہزار دوسو روپیہ کو ہوگیا یکم جنوری کو پٹری خالی کراکے کمیٹی حوالہ ٹہیکہ دار کر دے گی۔

دربار جشن تاجپوشی کے چبوترہ پر بلا حاصل کرنے سارٹیفکیٹ سکرٹری درباری ممانعت کردیگئی ہے۔

ملک پیرس مین ایک لڑکی ہے عمر ۱۹ سال تمام علوم سے واقف بہت سی اسناد حاصل کی ہین اسکی خداداد استعداد کی بدولت متفرق مدارسون سے ایک ہزار چارسو فرانک مشاہرہ ملتا ہے۔ والدین چاہتے ہین کہ شادی ہوجاے مگر لڑکی کسیکی نہین مانتی اور کہتی ہے کہ جو شخص مجہہ سے مباحثہ و علوم مین فوق لیجاوے گا اوسکے ہمراہ شادی کرونگی ورنہ کنواری ہی رہنا بہتر ہے آخرش ایک اعلان شایع کرایا ہے اوسپر ایک جوان ہی نے شرائط قبول کی ہین اور پیرس مین ایک انجمن امتحان کے لئے قرار پائی ہے۔ اگر جوان غالب رہا تو شادی ہوجایگی ورنہ ندامت کے ساتہ کو لوٹنا پڑیگا۔

سول اور ملٹری گزٹ نے ایک بہت ہی افسوسناک خبر سنائی ہے وہ لکہتا ہے کہ دہلی دربار کیمپ مین جو قلی اس وقت کام کر رہے ہین ان مین سے ایک پر پلیگ نے اپنا ہاتہ صاف کیا ہے بہگوان نہ کرے کہ کبہی دہلی دربار جیسے جلسہ پر لون کے ساتہ راکشش پلیگ بہی جا پہنچے (اندو پرکاش ٹیشور)

جاپان والون نے وہان کی دہرم سبہا مین جانے والون کو ادہ بیچ مین غوطہ دیدیا۔ بہارت کے ہرن دور سے پانی سمجہکر جن کی پیاس بجہانے کے لئے جاپان جانے کو مرے مٹتے تہے اون کو اب معلوم ہوا ہوگا کہ وہان تالاب کی جگہہ صرف ایک دہوکہ ہی نکلا۔ سنا ہے کہ جس دہرم سبہا مین جاکر لوگ لکچر ہٹکارنا چاہتے تہے اونکا اب جاپانی لوگ لکچر نہین سنینگے۔ اجی لکچر سننا

درکنار وہ آپ کہتے ہین کہ ہمنے آپ کو نیوتہ ہی کب دیا تہا خیر یہہ بہی اچہا ہوا نیوتے کی قلعی جلدی ہی کہل گئی (ر) ہم تو پہلے ہی لکہہ چکے ہے کہ آپ چندہ وغیرہ جمع کرکے کیا کرینگے۔ پہلے ہمکو بہی تو پرچار کر لیجیے۔

مدراس مین لوگ سپاری کاٹنے کی چہری کمر مین باندہے پہرتے ہین۔ وہان کی ہائیکورٹ کے جسٹس ہانٹ اس بات سے بڑے ناراض ہین آپ کہتے ہین کہ عام لوگ بے کہٹکے یہ چہری لئے ہوے جہان تہان گہوما کرتے ہین اسکے روکنے کا قانون بننا چاہئے۔ ایسے ایسے بچارک سونی رکہنے کے لئے بہی قانون بنواوین تو تعجب نہین۔

(بہارت مترا)

چین مین پہر کچہہ فساد برپا ہوا ہے کئی ایک پادریون کو چینیون نے مار ڈالا ہے اس پروہان کے انگریزی رزیڈنٹ کی بہت ناراضگی ہوئی ہے۔ انگریزون کے چار جہاز چین بہیجے گئے ہین۔ چارون طرف اشانتی پہیلتی جاتی ہین۔ ایشور پرماتما اپنی کرپا رکہین۔

اودہ اخبار اور اخبار عام نے لکہا ہے کہ الہ آباد کے ایک بنگالی بابو کانتی چندر بوس کی لڑکیون کو ایک میم صاحبہ پڑہانے آیا کرتی تہین ان لڑکیون کا سیسی اوپدیش بابو صاحب کی بہن پر اثر کر گیا۔ بہن بہائی کے بغیر کہے سنے الہ آباد کے مشن ہاوس مین جا بسین۔ بہت تلاش کرنے پر جب معلوم ہوا تب میم صاحب کو نوٹس دیا گیا تب انہون نے جواب دیا کہ ہمنے تمہاری بہن کو نہین بہکایا اسکی عمر ۳۰ یا ۴۰ برس کی ہے اوسکو اپنا خود اختیار ہے جو چاہے سو کرے۔ جواب ٹہیک ہے۔ جب بوس صاحب روزمرہ ان کی تمثیلون سے جانتے تہے تو آپ نے ان لیڈی مشنریون کو بلایا ہی کیون تہا کیا بوس صاحب لڑکیون کے لئے کوئی ہندو لیڈی کو پڑہانے کے لئے مقرر نہین کر سکتے تہے۔ ہم افسوس کرتے ہین ان ہندون پر پہلے اپنی لڑکیون کو زنانہ مشن مین پڑہنے کے لئے بہیجتے ہین اور پہر بعد کو ہاتہہ مل کر پچہتاتے ہین اور مقدمہ دایر کرتے پہرتے ہین۔

اوڑیسہ کے انسپکٹر صاحب بہادر نے ایک سرکلر جاری کیا ہے کہ تمام اسکول ماسٹرون کو مناسب ہے کہ لڑکون کو دونون ہاتہون سے لکہنا سکہاوین۔ پانیر نے سٹارک صاحب کی دلگی کرکے کہا ہے کہ "اونکی یہ تجویز اوس آدمی کی سی ہے کہ جو مکان کی نیو آسمان پر سر زمین پر رکہنا چاہتا ہے۔ صاحب کا نام بنی نوع انسان کی ترقی کرنے والون کی فہرست مین لکہنا چاہیے کیونکہ آج آپ بائین ہاتہہ سے لکہوانا چاہتے ہین کل پیر کے انگوٹہے سے لکہوائینگے اور پرسون پلکون سے لکہنے کا نمبر آویگا۔ بچارے بہکاری بہارت باسی جیسے تیسے امتحان پاس کر اپنا پیٹ پالنا چاہتے تہے اونکے اوپر اس طرح کا جہنجہٹ ڈالکر اونکے پیٹ پر لات مارنا بہی سٹارک صاحب کی بہاری ہے"۔ (وینکٹیشور)

اس سال بار بار ریلوے کے لڑ جانے کی خبر سنکر
جی کانپ اوٹھتا ہے جس وقت ولیت مین اکثر ہین
ہے۔ بلیگ نے بھی ابھی تک بھیانک روپ نہین
پکڑا ہے اس ابھاگے بھارت باسیون کا پران لینے
ریل ہی راکشش کا دے رہی ہے۔ ۱۱ نومبر کو ریل
روہیلکھنڈ ریلوے کے سنودا اسٹیشن پر لکھنؤ اور
سہارنپور کے بیچ مین دو مال گاڑیان لڑ گئین
۹ قلی مرے اور ۳۶ گھایل ہوئے۔ کہتے ہین کہ
ڈرائیورون کی بے خبری سے یہہ ریل لڑ پڑی ہے۔

بمبئی مین رن چھوڑ دیو جی ایک لڑکے نے پیسہ پر
پارہ چڑھا کر اوسکو اٹھنی کی بدلے ایک عورت کو دیا
اوس عورت نے لڑکے کو پولیس کے حوالہ کیا چیف
پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے لڑکے کو ریفارمٹری اسکول
مین بھیجنے کی بجاے اوسکو چھہ ماہ کی قید کی سزا دی۔

جشن تاجپوشی۔ مختلف مقامات مین جشن تاجپوشی
کے لئے جلسے منعقد ہو رہے ہین۔ چنانچہ لکھنؤ مین بھی
ایک کمیٹی قایم ہو رہی ہے کہ مناسب طریقہ سے
یکم جنوری کو تقریب جشن تاجپوشی ادا کی جاے جس
مین تجویز ہے کہ اسکول کے طلبا وغیرہ کی دعوت
کی جاوے اور صنعت کو روشنی وغیرہ کا انتظام کیا
جاوے۔ ہمکو یہ سنکر خوشی ہوئی ہے کہ نواب لفٹنٹ
گورنر صاحب بہادر نے صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس
دو سو روپیہ کی ایک چک اس خواہش سے بھیجی
ہے کہ اوسکو خرید غلہ اور کپڑے مین صرف کیا
جاوے جو شریف غربا بالخصوص کہ پردہ نشین
عورتون کو دیا جاوے۔ مسٹر جیمس لاٹوش صاحب
بہادر کی غربا پروری اور خیرات مشہور ہے
ہم امید کرتے ہین کہ ہز آنر کی اس فیاضی کی عام
طور پر تقلید کیجاوے گی۔

مدراس ریلوے کے انجنیر ای۔ ایم بالدون صاحب
کو ۴۴۳۵ روپیہ ۸ آنہ ۳ پائی غبن کرنے کے
جرم مین ایک سال کی سزا ہوئی۔ بالدون صاحب نے
اپیل کی۔ فیصلہ مین جج صاحب نے کہا کہ ملزم
دو دفعہ ایسا قصور کر چکا ہے لیکن ابکی دفعہ ہم اسکو
چھوڑ دینگے تو اس ملک کے آدمی کیا کہینگے۔

پنجاب ریلوے مین ایک سال کے اندر قریب
چار ہزار کے نقلی (جالی) روپیہ آئے ہین۔ یہہ
روپیہ ایسی کاریگری سے بنا ہے کہ اچھے اچھے ہوشیار
بھی اس کا بھید پکڑ نہین سکتے۔ اس مین چاندی
سرکاری روپیہ کے برابر ہے (بنگ باسی)

دہلی دربار کی تیاریان برابر جاری ہین غدر
کے وقت کے سب سپاہی بھی بلاے جاینگے۔ مگر
جتنے بلائے جاوین گے اونکے لیے بڑی دھوم دھام
ہو رہی ہے۔ نقلی لڑائی کے لئے بھی میدان مین
سب بندوبست ہوا ہے۔ شاہجہان بادشاہ کے
تخت پر اب تک فارسی مین لکھا ہوا ہے۔ "اگر
فردوس بر روئے زمین است * ہمین است و
ہمین است و ہمین است" یعنی اگر بہشت کوئی زمین
پر ہے تو یہی ہے یہی ہے یہی ہے۔ اب تخت
پر اس لکھاوٹ کے سواے موتی و جواہرات

وغیرہ کچھہ بھی نہین رہے ہین - غدر مین ان سب
کو لٹیرون نے لوٹ لیا مگر بڑے لاٹ صاحب نے
آگرہ سے تبڑیون کو منگا کر جواہرات سے پھر مینا کاری
کروائی ہے -

سماجک خبرین

بہرائچ مین مسعود غازی کی درگاہ مین اسی بخیر
کو مسلمان چوتتے ہین اور اوسکو ہندو - ویسے ہاتہہ تک
کا پانی چھوا نہ ہوین اور تہوک چاٹین - افسوس بہوت
پریت کے خوف سے اسی غازی کے تعویذ عورت و لڑکی
لڑکیان پہنتی ہین بلکہ اولاد کے واسطے عرضیان لکہکر
گذرانتی ہین - جہالت -

بابو والبشن سنگہ صاحب ممبر آریہ سماج امرتسر نے مبلغ
پانسو روپیہ اپنے پوتر کی صحت یابی پر بورڈنگ ہوس
مین ایک کمرہ بنانے کے لئے دیا - دو کمرہ پیشتر دیانند کالج
مین بنا چکے ہین -

ہائیکورٹ بمبئی نے ایک فیصلہ کیا ہے کہ نابالغ
لڑکی کی شادی منسوخ ہو سکتی ہے کیونکہ وہ کرما گدی
کے بواہ کے موافق ہے لڑکی کو بالغ ہونے پر خود اختیار
ہے کسیکے ساتہہ بواہ کرے نہ کہ والدین لالچ سے بوڑہے
کے ساتہہ شادی کر دین -

دہرم سالہ سماج شروع اگست ۱۹۰۲ء سے پہر شروع
و سرسبز ہو گیا ہے -

ریاست چرکہاری کی ناگہ گانون مین ایک نیچے
کی عورت گذشتہ ساون مین ستی ہو گئی تھی اپنے اوپر
کر وسین تیل ڈال کر اوس کا چبوترہ جہان جلائی گئی
تھی بن گیا ہے اور لوگ دور دور سے اپنا دکہہ و مرض
علیحدہ ہو جانے کی غرض سے آتے ہین - ایک میلہ لگا
رہتا ہے مگر فائدہ کسیکو نہین ہوا -

آریہ سماج جالندہر نے ایک عیسائی صاحب کو شدہ
کیا مع چار لڑکون و استری کے -

لوکل

چونکہ صدر بازار اور شہر مین طاعون کی چھیڑ چھاڑ
چلی جاتی ہے اس لئے کچھہ عرصہ کے لئے آریہ کنیا
پاٹھ شالا میرٹھہ کو بند کر دیا گیا - جب طاعون کی
بیماری رفع ہو جاوے گی تب پاٹھہ شالا پہر جاری
کیجاوے گی - استری سماج کے جلسے برابر کامیابی
کے ساتہہ ہوتے ہین -

جوالا دیوی جی کو اب آرام ہے - صرف تھوڑی کمزوری
باقی ہے یقین ہے کہ دس بیس روز مین کلیہ صحت ہو جاویگی

آریہ سماج میرٹھہ معمولی طور پر چلا جاتا ہے ہفتہ وار
جلسے ہوتے ہین اسکول کی حالت بہی موافق دستور
ہے کوئی نئی بات نہین ہے جو درج کی جاتی -

آریہ سماج میرٹھہ کا سالانہ جلسہ ہر سال بڑے دنون
کی تعطیلون مین ہوا کرتا تہا لیکن اس سال دہلی دربار
کی وجہ سے سماج کا جلسہ ملتوی کر دیا گیا -

ڈاکٹر رام چندر ورما
اڈیٹر و پروپرائیٹر

(मां) पुत्री बादलों में जो गरज और चमक होती है इन दोनों का कारण एक ही है बेटी संसार के हरएक पदारथ में एक प्रकारकी अग्नि भरी हुईहै यह अग्नि बड़ी बलवान और तीव्र है इसी का नाम बिजली है बादलों में सब पदारथों से अधिक बिजली भरी है बादल जब इधर उधर से आकर आपस में टक्कर खाते हैं तब उनमें बिजली उत्पन हो कर प्रगट हो जाती है उस समय एक महा भयंकर शब्द और अत्यन्त तीव्र प्रकाश (चमक) या रोशनी पैदा होती है बस इसी का नाम बादल का गरजना और बिजलीकी चमक है यही बादलों की बिजली कभी २ पृथिवी पर चली आती है जिस चीज पर गिरती है तत्काल ही भस्मा भूत कर देती है लखुखा आदमी इस बिजली से जल गये ... २ परबतों को तोड़ देतीहै ... वृत्तान्त बहुत बड़ा ... जायगा—

... :)

समाचार

(१) ज्वाला देवी को अभी तकभली प्रकारआरामनहीं हुआ कुछन कुछ रोग चला ही जाता है—

(२) सदर और शहर मेरठ में अभी तक महामारी (ताऊन) चली जाती है इस लिये आर्य्य कन्या पाठशाला कुछ दिन के लिये बंद करदी गई है अनाथ बालक और बालिका आनन्द पूर्वक स्वस्थता और शीक्षा ग्रहण कर रहे हैं—

(३) इस अभागे आर्य्य वर्त देश में २०३४३७ ऐसी बाल विधवायें हैं जिनके अभी तक दूध के दांत भी नहीं टूटे ॥ त्राहि त्राहि ॥ हे दीनानाथ दयाकरो, यह सब बाल विवाह का परिणाम है—

(४) आर्य्य समाज मुरादाबाद तथा बरेली के उत्सव आनन्द पूर्वक समाप्त हुए (बड़ी खुशी की बात है)

(५) अमरोहे में नया आर्य्य समाज स्थापित हुआ ईश्वर चिरंजीव करे-

(६) देहलीमें जो बड़ा भारी दरबार होने वाला है उसमें आर्य्य समाजों की ओर से वैदिक धर्म का प्रचार किया जावेगा—

...وغیرہ کچھ بھی نہیں رہے...

आर्य्यबन्धूकाक्रोड़पत्रबाबतमाह नवम्बर १९०२

शिल्पविद्या (कारीगरी)

(पिछले अंक से आगे)

रेणीचुआनेकीविधी)

सं्वे का रंग सज्जी का खार और ... ी कई बहुरेणु चुआकर निकाले जा ... है रेणी चुआने की बिधी इस त ... ह परहै कि पहले एक तिपाई पर ... ाढ़ेका कपड़ा बांधो कपड़ा ढीला ... ांधना चाहिये जिसमें आधसेर तो ... पाव कसूंबेको तरी आजावे अब ... स कपड़े पर उस चीज (कसूंबे) को ... खो जिस का रंग निकालना है ... फर उस पर बहुतसा पानी डालदो ... पड़े के नीचे एक बरतन रखदो ... ीले रंग का पानी टपकने लगेगा ... ाद रखो अभी यह असली रंग न ... ीं है इस से कसूंबे का मैला पन ... ल जाता है जब पीला पानी नि... कलना बंद होजावे तब जानलो कि ... सूंबा धुल गया कभीर यह पीला ... ानी भी काम आजाताहै चाहोतो ... सकोरखछोड़ोअबउस कसूंबेकोतनक ... रहरा करके उस में छटांक सेर के ... साब से पिसी हुई लाटा सज्जी ... लाकर अच्छी तरह हाथोंसे मलो ... कसूंबा व सज्जी मिल कर एक ... ल होजावें अब इसको उसीकपड़े ... डालो जो तिपाई पर बंधा है

और इतना पानी डालो कि कसूंबे के ३ या ४ उङ्गल ऊपर तक आजावे अब इसमें से बहुत लाल रंग टपके गा यही असली रङ्गहै इसी को जेठा रङ्ग या शहाव कहते हैं जब सब रङ्ग टपक जावे तो इस को अलग रख छोड़ो, अब कसूंबे में उतनाही पानी फेर डालदो और टपकने दो यह दूसरा रङ्ग कहलाता यह कम लाल होता पर बड़े काम का है गुलाबी और नारंजी रङ्ग इसी दूसरे रङ्ग से रंगे जाते हैं इस दूसरे रङ्ग को जेठे रङ्ग से अलग रखना चाहिये और फोकट को फेंकदो—

(शेष पुनः)

(मांबेटीकीबातचीत)

पिछले अंक से आगे

(बेटी) माता जी मैं आपको हरएक शिक्षा को अपने हृदय में इकट्ठा कि... जातीहूं बादलों का हाल ... बड़ा आनन्द प्राप्त हु... विषय में एक वा... ती हूं वह यह... गरज होतीहै ... होती है कि ... है यह क्या ... लगे' आ...

لڑکی کی ... کے بیاہ کے موافق ہے ... ہے کہ کیسے ساتھ بیاہ کرے لڑکے والدین ... کے ساتھ شادی کریں۔ ... و ہر سال ... سماج شروع اگست ۱۹۰۲ء سے ... دستخط ہوگیا ہے۔ ... ریاست چرکھاری کی ناگ گاؤں میں ایک ہندو ... کی عورت گذشتہ ساون میں ستی ہوگئی تھی اپنے اوپر